المستدرك على الصحيحين

جلد 4

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب ـــــــــ المستدرک (جلد چہارم)

تصنیف ـــــــــ للامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری

مترجم ـــــــــ الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمٰن القادری الرضوی

پروف ریڈنگ ـــــــــ مزمل ریاض انصاری

کمپوزنگ ـــــــــ ورڈز میکر

باہتمام ـــــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ـــــــــ فروری 2012ء

سرورق ـــــــــ باھو گرافکس

طباعت ـــــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ـــــــــ : روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تا کہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

خادم قرآن، عاشق رسول، استاذی المکرّم جناب

الحاج حافظ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے نام

جنہوں نے **مرکزی جامع مسجد میاں چنوں** میں کم وبیش چالیس سال تک قرآن کریم کی بے لوث خدمت کی۔

جو حلیم اور بردبار تھے.......... جو ہر حال میں صابروشاکر رہتے تھے.......... جن کی عادات وخصائل میں سلف صالحین کا مکمل رنگ تھا.......... جن کی زیارت کر کے خدایاد آجاتا تھا.......... جن کے شب وروز قرآن کی تعلیم میں گزرتے تھے.......... جنہوں نے ہمیشہ حلال اور طیب رزق کھایا.......... جن کی طبیعت، اخلاقِ کریمہ کا شاخسانہ تھی.......... جن کی شخصیت میں علم وعمل کا حسین امتزاج تھا.......... جن کے ماتھے پر شب بیداریوں کی چمک تھی.......... جن کے چہرے پر اہل بیت اطہار کی محبت کی بجلیاں رقص کرتی تھیں.......... جن کی نگاہ میں امراء کی دولت اور تاج سکندری کی کوئی اہمیت نہ تھی.......... جنہوں نے دولت اور شہرت کی کبھی خواہش نہ کی.......... جن کے ہاتھوں میں تسبیح اور زبان پر ذکرِ مصطفیٰ ہوتا تھا.......... جن کے ضمیر میں درویشانہ غنائے نفس تھا.......... جو پیکرِ صدق وفا تھے.......... اخلاق نبویہ سے مزین تھے.......... جو دھن کے پکے اور قول کے سچے تھے.......... جو مشفق مربی تھے.......... محنتی استاد تھے.......... جو اولاد سے بڑھ کر طلباء سے محبت کرتے تھے.......... جن کا سخن دلنواز تھا.......... جن کی جاں پرسوز تھی.......... جن کے پاس عمل واخلاص کا وہ مکمل رختِ سفر تھا جو ایک میرِ کارواں کے پاس ہونا چاہئے.......... جو غریبوں اور ناداروں کی مدد کرتے تھے.......... رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتے تھے.......... جن کے کثیر تلامذہ میاں چنوں اور اس کے گردونواح میں بالخصوص اور پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں بالعموم اللہ ربّ العزت کی کتاب مبین کا نور بانٹ رہے ہیں۔

راقم کو تین سال اس عظیم ہستی کے جوڑے سیدھے کرنے کی سعادت میسر آئی.......... انہی کی نگاہ فیض رسا کا کمال ہے کہ بندہ ناچیز آج یکم جنوری ۲۰۱۲ء تک ۲۵ مرتبہ تراویح میں قرآن کریم سنا چکا ہے۔ اللہ ربّ العزت ان کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، اور نسل درنسل ان کی اولادوں کی خیر فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

نیازمند

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی ابوالعلائی جہانگیری

پیش لفظ

الحمد للہ علی احسانہ المستدرک علی الصحیحین مترجم کی چوتھی جلد آپ کے ہاتھ میں ہے۔اس جلد کا ترجمہ تیار کرنے میں کافی تاخیر ہوگئی، جس کی وجہ یہ تھی پچھلے دنوں سے طبیعت بہت علیل ہے، شوگر اکثر بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے بہت سے امور تعطل کا شکار ہو جاتے ہیں، لیکن بایں ہمہ تدریس، افتاء اور جامعہ کے انتظامی امور تو بہر طور چلانے ہی ہوتے ہیں، ان کاموں کی شدید مصروفیات سے بہت کم وقت بچتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعویذات واستخارہ اور روحانی علاج کے لئے قرب وبعد سے آنے والے سائلین، مریدین متعلقین کی دلجوئی اور مہمان نوازی کے لئے بھی وقت نکالنا پڑتا ہے لیکن بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے صدقے اس جلد کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔

اس جلد میں ہجرت کے متعلق احادیث ہیں اور اس کے بعد آخر تک فضائل ومناقب کے بارے میں احادیث موجود ہیں۔ سابقہ تین جلدوں میں مفصل فہرست نہیں دی گئی تھی، پچھلے دنوں استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ غریب خانہ پر (میاں چنوں) تشریف لائے، تینوں جلدوں کو بغور ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ نے حکم فرمایا کہ کتاب میں فہرست کی کمی ہے اس کو دور کیا جائے۔ آپ کے اس حکم کی تعمیل کرنے کی کوشش کی ہے اور اس جلد میں موجود تمام احادیث کے متعلق فہرست شروع میں لگا دی ہے۔ کتاب میں فہرست شامل ہو جانے کے بعد اس سے استفادہ آسان ہو جائے گا۔

فہرست میں اگرچہ اصل عنوانات تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی کے حوالے سے ہیں۔ کیونکہ عموماً جو عنوان کتاب میں دیا جاتا ہے اس کے ذیل میں اسی سے متعلق احادیث لکھی جاتی ہیں اور وہی عنوان فہرست میں درج کر دیا جاتا ہے، لیکن بسا اوقات حدیث کسی صحابی کے فضائل میں بیان کی جاتی ہے لیکن ضمنی طور پر اس میں کئی دوسری باتیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ ہم نے کوشش کر کے ان ضمنی موضوعات کو بھی ایک الگ عنوان کے تحت فہرست میں شامل کر دیا ہے تاکہ قارئین بغیر کسی دقت کے حدیث شریف میں موجود مضامین پڑھ سکیں۔ اور سابقہ جلدوں کی جو مفصل فہرست رہ گئی تھی، آئندہ ایڈیشن میں شامل کر دی جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ

اس جلد میں عموماً فضائل کی احادیث ہیں، کئی مقامات پر عربی اشعار موجود ہیں، اشعار میں معنیٰ مرادی تک پہنچنا اگرچہ بہت مشکل ہوتا ہے لیکن میں نے اپنی علمی کم مائیگی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق ان کے ترجمہ کی جسارت کی ہے۔ میرے پاس دارالکتب العلمیہ بیروت کی چھپی ہوئی المستدرک ہے، اس میں کئی مقامات پر کمپوزنگ کی غلطیاں موجود تھیں جس کی وجہ سے

بعض مقامات پر ترجمہ میں بہت دقت پیش آئی، اس کا حل یہ نکالا کہ اسی حدیث کو دیگر کتب میں ڈھونڈ کر الفاظ کا تعین کیا گیا۔ بعض تشریح طلب مقامات پر متعلقہ حدیث کے تحت مختصر لفظوں میں وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس جلد میں جہاں کہیں بھی قرآن کریم کی کوئی آیت موجود ہے، اس کے لئے نیا پیراگراف بنایا اور اسے عربی رسم الخط میں لکھا ہے تاکہ قرآنی آیت نمایاں ہو جائے، ساتھ ہی اس سورت اور آیت کا حوالہ پیش کر دیا گیا ہے۔ اور آیت کے ذیل میں نئے پیراگراف میں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے، اردو ترجمہ میں ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ صرف سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے شہرہ آفاق ترجمہ قرآن کنزالایمان کا اقتباس پیش کیا جائے۔

آپ نے اس کتاب کی سابقہ تینوں جلدوں میں بھی دیکھا ہو گا کہ ہم نے صرف حدیث کے ترجمہ پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ ہر حدیث کی مکمل سند اور متن اعراب کے ہمراہ پیش کیا ہے، اسی طرح اس جلد میں بھی عربی متن مع الاعراب پیش کیا جا رہا ہے۔ ترجمہ کرنے میں کسی فضل و کمال کا دعویٰ نہیں ہے بلکہ یہ صرف اساتذہ کرام کے جوڑے سیدھے کرنے، مشائخ عظام کی نگاہ فیض اور ماں باپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ایک گنہگار و عاجز انسان، حدیث شریف کی خدمت کے قابل ہوا۔ ارباب علم و دانش کی خدمت میں گزارش ہے کہ جہاں کہیں عربی عبارت اور ترجمہ میں فرق یا ترجمہ میں غلطی پائیں براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں۔ تاکہ ہم اپنی غلطیوں کا ازالہ کر سکیں۔

اس کتاب کی تیاری میں میرے محسن دوست مولانا محمد محی الدین جہانگیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی قابل قدر آراء شامل حال رہیں اور حدیث کے ذیل میں تخریج، آپ ہی کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ اور عزیزم جناب مولانا محمد علیم صاحب متعلم درجہ عالیہ سال دوم جامعہ نظامیہ رضویہ نے عربی متن کی ترتیب کے حوالے سے بہت تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ راقم کی صحت کے لئے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اپنے حبیب کے صدقے شفائے کلی نصیب فرمائے۔ اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی ابوالعلائی جہانگیری

بانی و مہتمم: جامعہ کنزالایمان، گلی نمبر ۲، نواب کالونی، شہید روڈ، میاں چنوں، ضلع خانیوال۔

امام و خطیب: جامع مسجد غوثیہ غلہ منڈی جہانیاں۔

فون نمبر: 03003518100 065 2662511

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

كِتَابُ الْهِجْرَةِ

وَقَدْ صَحَّ اَكْثَرُ اَخْبَارِهَا عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ وَاَخْرَجَا جَمِيْعًا اِخْتِلَافَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي مَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ

کتاب الهجرت

ہجرت کے موضوع پر بہت ساری ایسی احادیث موجود ہیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں اور دونوں بزرگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں قیام کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف بھی نقل کیا ہے۔

4257۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ مَشَيْتُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَمَّرَ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدِ اتَّفَقَتِ الرِّوَايَاتُ عَلٰى هٰذِهٖ مَعَ الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ اَخْرَجَاهَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَمَّا خَبَرُ اَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَاِنْ صَحَّتْ اَسَانِيْدُهُمَا فِيْ عَشْرِ سِنِيْنَ فَلَيْسَ عَلَيْهِمَا الْقَوْلُ وَالْعَمَلُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکۃ المکرمہ میں ۱۳ سال رکھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی شیخین رحمۃ اللہ علیہما کی نقل کردہ احادیث کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت ساری احادیث ہیں جو اس مذکورہ حدیث کے ساتھ موافقت رکھتی ہیں۔ اور جہاں تک تعلق ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مکہ میں رہے تو (علمائے امت کا) ان پر عمل نہیں ہے (یعنی علمائے امت نے ان کو قابل عمل قرار نہیں دیا ہے)

4258۔ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ

4258–جامع ترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ' باب ما جاء في فضل المدينة' حديث 3941:المعجم الكبير للطبراني' باب الجيم' باب من اسمه جابر – أبو زرعة بن عمرو بن جرير عن جده' حديث2359:دلائل النبوة للبيهقي' باب من هاجر من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلى' حديث716:

شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيرٍ، اَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحَى اِلَيَّ اَيُّ هَؤُلاءِ الْبِلادِ الثَّلاثِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ: الْمَدِينَةُ، اَوِ الْبَحْرَيْنِ، اَوْ قِنَّسْرِينُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تم مدینہ، بحرین یا قنسرین میں سے جہاں بھی چلے جاؤ، وہی آپ کا دارالہجرت (یعنی ہجرت کا مقام) ہے

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4259۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، فَاُمِرَ بِالْهِجْرَةِ، وَاُنْزِلَ عَلَيْهِ: وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں رہتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ملا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا

(الاسراء:80)

''اور یوں عرض کرو کہ اے میرے ربّ مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4260۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ فَاَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاَدْخَلَهُ الْمَدِيْنَةَ مُدْخَلَ صِدْقٍ قَالَ وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمَ اَنَّهُ لَا طَاقَةَ لَهُ بِهٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا بِسُلْطَانٍ فَسَاَلَ سُلْطَانًا نَصِيرًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَحُدُوْدِ اللّٰهِ وَلِفَرَائِضِ اللّٰهِ وَلِاِقَامَةِ كِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّلْطَانَ عِزَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ جَعَلَهُ بَيْنَ اَظْهُرِ عِبَادِهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَغَارَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَاَكَلَ شَدِيْدُهُمْ ضَعِيْفَهُمْ

4259- الجامع للترمذی' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب: ومن سورة بنی إسرائيل' حديث 3147: دلائل النبوة للبيهقي' باب قول الله عز وجل وقل رب أدخلني مدخل صدق وأخرجني' حديث 769.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

(الاسراء:80)

کے متعلق فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب حق کے ساتھ نکالا، اور حق کے ساتھ ہی مدینہ منورہ میں داخل فرمایا۔ اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی جانتے تھے کہ مددگار کے بغیر وہ یہ کام نہیں کر پائیں گے، اس لئے انہوں نے کتاب اللہ، حدود اللہ، فرائض اللہ اور اقامت کتاب اللہ کے لئے مددگار مانگا۔ اور مددگار (سے یہاں پر مراد) اللہ تعالیٰ کی طرف سے غلبہ ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نافذ فرماتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں، غارت گری کریں اور طاقتور اپنے سے کمزور (کے مال) کو کھا جائے۔

4261۔ اَخْبَرَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، حَدَّثَنِي اَخِي، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَخْرَجْتَنِي مِنْ اَحَبِّ الْبِلَادِ اِلَيَّ، فَاَسْكِنِّي اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَيْكَ، فَاَسْكَنَهُ اللّٰهُ الْمَدِينَةَ هٰذَا حَدِيثٌ رُوَاتُهُ مَدَنِيُّونَ مِنْ بَيْتِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی:

''اے اللہ! تو نے مجھے اس شہر سے اذنِ سفر دے دیا ہے جو شہر مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا، اب تو مجھے اس شہر میں آباد کر جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے''

تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں آباد فرمایا۔

✿✿ اس حدیث کے تمام راوی مدنی ہیں۔

4262۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: قَدْ اُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، اُرِيتُ سَبِخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ، وَهُمَا الْحَرَّتَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

4262–صحیح ابن خزیمة 'کتاب الوضوء' جماع أبواب التیمم عند الإعواز من الماء فی السفر – باب إباحة التیمم بتراب السباخ' حدیث266: صحیح ابن حبان 'کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر صحبة أبی بکر رضی الله عنه رسول الله صلی الله' حدیث6978: السنن الکبری للبیهقی 'کتاب السیر' باب الإذن بالهجرة' حدیث16485: مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار 'حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' حدیث25082: الطبقات الکبری لابن سعد –ذکر إذن رسول الله صلی الله علیه وسلم للمسلمین فی الهجرة' حدیث510:

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارا مقامِ ہجرت دکھا دیا گیا ہے۔ مجھے سیاہ پتھروں والے دو ٹیلوں کے درمیان کھجوروں والی دلدلی زمین دکھائی گئی ہے۔

۞۞ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

4263- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْخَلِيلِ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ، وَلَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَسَهُ بُرْدَةً، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُرِيدُ اَنْ تَقْتُلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلُوا يَرْمُونَ عَلِيًّا، وَيَرَوْنَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ لَبِسَ بُرْدَةً، وَجَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَضَوَّرُ، فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ، فَقَالُوا: اِنَّكَ لَلَئِيمٌ اِنَّكَ لَتَتَضَوَّرُ، وَكَانَ صَاحِبُكَ لَا يَتَضَوَّرُ، وَلَقَدِ اسْتَنْكَرْنَاهُ مِنْكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، وَغَيْرُهُ، عَنْ اَبِي عَوَانَةَ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی بازی لگا دی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اوڑھ کر ان کی جگہ لیٹ گئے۔ (اس سے قبل) مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں دیا کرتے تھے۔ (ہجرت کی رات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر اوڑھا دی تھی۔ جبکہ قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) شہید کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے ہوئے اذیت دینا شروع کیں، (ان کی ایذا رسانیوں کی وجہ سے) حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچ و تاب کھانے لگے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت سے) ان کو اندازہ ہوا کہ یہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں بلکہ یہ تو) علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ تب وہ بولے: تم کمینے ہو، تم تڑپ رہے ہو، جبکہ تمہارا ساتھی تو اس طرح نہیں تڑپا کرتا تھا۔ اور ہمیں اصل دشمنی اسی سے ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو ابوداؤد طیالسی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے بھی ابوعوانہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

4264- وَقَدْ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ قُنْفُذٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ شَرَى نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَّقَالَ عَلِيٌّ عِنْدَ مَبِيتِهِ عَلَى فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعْرٌ

وَقَيْتُ بِنَفْسِي خَيْرَ مَنْ وَطِئَ الْحَصَا　　　وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَبِالْحَجَرِ

رسول إلـه خـاف أن يـمـكـروا بـه　　فـنـجـاه ذو الـطـول الإلـه من المكر

وبـات رسـول اللّٰـه في الغار آمنـا　　مـوقـى وفـي حفظ الإلـه وفـي ستـر

وبـت أراعيهـم ولـم يتهـمـونـنـي　　وقـد وطنت نفسي على القتل والاسر

✧✧ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جان کا سودا کرنے والے سب سے پہلے شخص حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹے ہوئے (درج ذیل) اشعار کہے۔

وَقَيْتُ بِنَفْسِي خَيْرَ مَنْ وَطِئَ الْحَصَا　　وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَبِالْحَجَرِ

رسول إلـه خـاف أن يـمـكـروا بـه　　فـنـجـاه ذو الـطـول الإلـه من المكر

وبـات رسـول اللّٰـه في الغار آمنـا　　مـوقـى وفـي حفظ الإلـه وفـي ستـر

وبـت أراعيهـم ولـم يتهـمـونـنـي　　وقـد وطنت نفسي على القتل والاسر

میں نے اپنی جان کو اس ذات کے صدقے بچالیا ہے جو ان سب سے افضل ہے جنہوں نے کنکریوں کو روندا اور جنہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور جنہوں نے حجر اسود کو چوما۔

یہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام ہیں، خدشہ تھا کہ مشرکین ان کے خلاف سازش کرتے لیکن احسان کرنے والے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی سازشوں سے بچالیا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غار میں محفوظ مقام پر پوشیدگی میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں بے خوف ہو کر رات گزاری۔

میں نے انجام پر نگاہ رکھے ہوئے رات گزاری اور انہوں نے مجھ پر بدگمانی نہ کی جبکہ میں تو قتل اور قید کے لئے ذہنی طور پر تیار تھا۔

4265۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مَرْيَمَ الْاَسَدِيُّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ اللَّيْلَةَ الَّتِي اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيتَ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مُهَاجِرًا، انْطَلَقَ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم اِلَى الْاَصْنَامِ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: انْهَضْ، فَنَهَضْتُ بِهِ، فَلَمَّا رَاٰى ضَعْفِي تَحْتَهُ، قَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَاَنْزَلْتُهُ عَنِّي، وَجَلَسَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عَلِيُّ، اصْعَدْ عَلٰى مَنْكِبِي، فَصَعِدْتُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ نَهَضَ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخُيِّلَ اِلَيَّ اَنِّي لَوْ شِئْتُ نِلْتُ السَّمَاءَ، وَصَعِدْتُ اِلَى الْكَعْبَةِ، وَتَنَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَلْقَيْتُ صَنَمَهُمُ الْاَكْبَرَ، وَكَانَ مِنْ نُحَاسٍ مُوَتَّدًا بِاَوْتَادٍ مِنْ حَدِيدٍ اِلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِجْهُ، فَعَالَجْتُ فَمَا زِلْتُ اُعَالِجُهُ، وَيَقُولُ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيهِ اِيهِ، فَلَمْ اَزَلْ اُعَالِجُهُ حَتّٰى اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: دُقَّ، فَدَقَقْتُهُ فَكَسَرْتُهُ وَنَزَلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس رات رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا اور خود ہجرت کر کے تشریف لے گئے، اس رات رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے (کعبہ میں موجود) بتوں کے پاس لے گئے، آپ ﷺ نے وہاں پہنچ کر مجھے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ تو میں کعبہ کی ایک دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا، پھر رسول اللہ ﷺ میرے کندھوں پر چڑھ گئے، پھر آپ نے مجھے کہا: اٹھو۔ میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن جب آپ نے میری کمزوری پر توجہ کی تو فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ میرے کندھوں سے اتر گئے اور خود نیچے بیٹھ کر مجھے فرمایا: اے علی! میرے کندھوں پر بیٹھ جاؤ، میں آپ ﷺ کے کندھوں پر چڑھ گیا اور آپ اٹھ کر کھڑے ہو گئے (اس وقت) میں اپنے آپ کو اتنی اونچائی پر محسوس کر رہا تھا کہ اگر میں چاہتا تو آسمان کو ہاتھ لگا سکتا تھا۔ پھر میں کعبہ پر چڑھ گیا اور رسول اللہ ﷺ نیچے سے ہٹ گئے تو میں نے ان کا سب سے بڑا بت گرا دیا، یہ بت تانبے کا بنا ہوا تھا اور لوہے کی کیلوں کے ساتھ زمین سے بندھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: اس کو ہلاؤ، میں نے اس کو ہلایا اور پھر مسلسل ہلاتا رہا اور رسول اللہ ﷺ کہتے رہے: اس کو اور ہلاؤ، اور ہلاؤ۔ جب وہ بہت زیادہ ہلنے لگ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو لڑھکا دو، میں نے اس کو لڑھکا دیا تو وہ ٹوٹ گیا اور میں کعبہ سے نیچے اتر آیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4266- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَمَّادِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ السَّرْخَسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، وَمِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ يُهَاجِرُ مَعِي؟ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: میرے ہمراہ کون ہجرت کرے گا؟ انہوں نے کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

❁❁ اس حدیث کی سند اور متن دونوں صحیح ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4267- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ لَمَّا تَوَجَّهَ

4267- مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' مسند النساء' حديث أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنهما' حديث26384: المعجم الكبير للطبراني' باب الألف' ما أسندت أسماء بنت أبي بكر - عباد بن عبد الله بن الزبير' حديث20108:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ حَمَلَ اَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ جَمِيْعَ مَالِهِ خَمْسَةَ اَلْفٍ اَوْ سِتَّةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ فَاَتَانِي جَدِّيْ اَبُوْ قُحَافَةَ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَاللّٰهِ قَدْ فَجَعَكُمْ بِمَالِهِ مَعَ نَفْسِهِ فَقُلْتُ كَلَّا يَا اَبَتِ قَدْ تَرَكَ لَنَا خَيْرًا كَثِيْرًا فَعَمِدْتُ اِلٰى اَحْجَارٍ فَجَعَلْتُهُنَّ فِي كَوَّةِ الْبَيْتِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَجْعَلُ اَمْوَالَهُ فِيْهَا وَغَطَّيْتُ عَلَى الْاَحْجَارِ بِثَوْبٍ ثُمَّ جِئْتُ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى الثَّوْبِ فَقَالَ اَمَّا اِذَا تَرَكَ هٰذَا فَنَعَمْ قَالَتْ وَوَاللّٰهِ مَا تَرَكَ قَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کا سفر اختیار کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا تمام مال جو کہ پانچ یا چھ ہزار دراہم تھے، اپنے ساتھ لے گئے، بعد میں میرے داد ابوقحافہ میرے پاس آئے، یہ ان دنوں نابینا ہو چکے تھے، یہ بولے: اس نے تو اپنی جان کے ساتھ ساتھ اپنے مال کے ذریعے بھی تمہیں مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں۔ ابا جان! وہ تو ہمارے لئے بہت سارا مال چھوڑ کر گئے ہیں۔ تو میں نے کچھ پتھر کمرے کے ایک کونے میں جمع کر کے ان کے اوپر کپڑا ڈال کر ان کو ڈھانپ دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اپنا مال اسی طرح رکھا کرتے تھے پھر میں نے ان (ابوقحافہ) کا ہاتھ پکڑ کر اس کپڑے پر لگایا تو وہ بولے: اگر وہ اتنا مال چھوڑ کر گیا ہے تب تو ٹھیک ہے۔ حالانکہ خدا کی قسم انہوں نے تھوڑا یا زیادہ کچھ بھی مال نہیں چھوڑا تھا

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4268۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِيْنَ، قَالَ: ذَكَرَ رِجَالٌ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَاَنَّهُمْ فَضَّلُوْا عُمَرَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَلَيْلَةٌ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ آلِ عُمَرَ، وَلَيَوْمٌ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ آلِ عُمَرَ، لَقَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْطَلِقَ اِلَى الْغَارِ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَمْشِيْ سَاعَةً بَيْنَ يَدَيْهِ، وَسَاعَةً خَلْفَهُ حَتّٰى فَطِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا لَكَ تَمْشِيْ سَاعَةً بَيْنَ يَدَيَّ وَسَاعَةً خَلْفِيْ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَذْكُرُ الطَّلَبَ فَاَمْشِيْ خَلْفَكَ، ثُمَّ اَذْكُرُ الرَّصْدَ، فَاَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، لَوْ كَانَ شَيْءٌ اَحْبَبْتَ اَنْ يَكُوْنَ بِكَ دُوْنِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا كَانَتْ لِتَكُوْنَ مِنْ مُلِمَّةٍ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ بِيْ دُوْنَكَ، فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَى الْغَارِ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَكَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَتّٰى اَسْتَبْرِئَ لَكَ الْغَارَ، فَدَخَلَ وَاسْتَبْرَاَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اَعْلَاهُ ذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَسْتَبْرِءِ الْحُجْرَةَ، فَقَالَ: مَكَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَتّٰى اَسْتَبْرِءَ الْحُجْرَةَ، فَدَخَلَ وَاسْتَبْرَاَ، ثُمَّ قَالَ: انْزِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَنَزَلَ، فَقَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لِتِلْكَ اللَّيْلَةُ خَيْرٌ مِنْ آلِ عُمَرَ

• هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، لَوْلَا اِرْسَالٌ فِيْهِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کچھ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینا شروع کر دی۔ اس بات کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک بھی پہنچ گئی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صرف ایک رات، عمر کی تمام زندگی سے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا صرف ایک دن، عمر کی پوری زندگی سے افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے اور کبھی پیچھے پیچھے چلتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھانپ لیا۔ اور فرمایا: اے ابوبکر! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کبھی آگے چلتے ہو اور کبھی پیچھے چلتے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے خیال آتا ہے کہ میں آپ کا طالب ہوں تو آپ کے پیچھے چلتا ہوں اور جب راستہ کی ناہمواری کے بارے میں سوچتا ہوں تو آپ کے آگے چلنے لگتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اگر میں کسی چیز کے بارے میں چاہوں کہ وہ صرف تجھے ملے، مجھے نہ ملے (تو وہ کیا ہو سکتی ہے؟) عرض کی: جی ہاں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کوئی بھی حادثہ یا سخت تکلیف اگر آئے تو میں چاہوں گا کہ وہ صرف مجھ تک محدود رہے اور وہ آپ تک نہ پہنچے۔ جب یہ دونوں غار تک پہنچ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ باہر ہی ٹھہریئے۔ پہلے میں غار کی صفائی کر لوں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار کے اندر جا کر اس کو صاف کیا اور باہر نکل آئے۔ پھر ان کو یاد آیا کہ غار میں ایک سوراخ باقی رہ گیا ہے۔ تو عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہیں ٹھہریئے۔ میں اس سوراخ کو بھی بند کر لوں۔ پھر انہوں نے اندر جا کر اس کو بند کیا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آیئے، تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے "ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وہ رات، عمر رضی اللہ عنہ کی ساری زندگی (کی تمام نیکیوں) سے افضل ہے۔

❁❁ اگر اس حدیث میں ارسال نہ ہوتو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4269۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ جَبَلَةَ الْيَمْنِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْمُشَاوِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَخِي سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ، يَقُوْلُ: جَاءَتْنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، يَجْعَلُونَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ دِيَةً، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُمَا اَوْ اَسَرَهُمَا، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ، اَقْبَلَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَا سُرَاقَةُ، اِنِّي رَاَيْتُ آنِفًا اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ، اُرَاهَا مُحَمَّدًا

4269-صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر ما يمنع الله جل وعلا كيد كفار قريش عن المصطفى' حديث 6371:مصنف ابن أبي شيبة' كتاب المغازي' ما قالوا في مهاجر النبي عليه السلام وأبي بكر وقدوم من' حديث35928:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -سراقة بن مالك رضي الله عنه' حديث935:مسند أحمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث سراقة بن مالك بن جعشم' حديث17280:

وَاَصْحَابَهُ، قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُمْ: اِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلٰكِنِّي رَاَيْتُ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلِقُوا بُغَاةً، قَالَ: ثُمَّ مَا لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ اِلَّا سَاعَةً حَتّٰى قُمْتُ فَدَخَلْتُ بَيْتِي، فَاَمَرْتُ جَارِيَتِي اَنْ تُخْرِجَ اِلَيَّ فَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ، وَاَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ اِلَى الْاَرْضِ، وَحَفَفْتُ عَالِيَةَ الرُّمْحِ حَتّٰى اَتَيْتُ فَرَسِي، فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى رَاَيْتُ اَسْوِدَتَهُمَا، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُمْ حَيْثُ اَسْمَعَهُمُ الصَّوْتُ عَثَرَتْ بِي فَرَسِي، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَقُمْتُ فَاَهْوَيْتُ بِيَدِي اِلٰى كِنَانَتِي، فَاسْتَخْرَجْتُ الْاَزْلَامَ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا، فَخَرَجَ الَّذِي اَكْرَهُ اَنْ لَا اَضُرَّهُمْ فَعَصَيْتُ الْاَزْلَامَ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى اِذَا دَنَوْتُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ، وَاَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ، فَسَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْاَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، ثُمَّ زَجَرْتُهَا، فَنَهَضْتُ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِ يَدَيْهَا عَنَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: يَعْنِي الدُّخَانَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ غَيْرِ نَارٍ، ثُمَّ اَخْرَجْتُ الْاَزْلَامَ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا، فَخَرَجَ الَّذِي اَكْرَهُ اَنْ لَا اَضُرَّهُمَا، فَنَادَيْتُهُمَا بِالْاَمَانِ فَوَقَفَا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتّٰى جِئْتُهُمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَلَيْهِمْ اَنْ سَيَظْهَرَ اَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ، وَاَخْبَرْتُهُمْ مِنْ اَخْبَارِ سَفَرِهِمْ، وَمَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ، فَلَمْ يَرْزَؤُنِي شَيْئًا، وَلَمْ يَسْاَلَانِي اِلَّا اَنْ قَالُوا: اَخْفِ عَنَّا، فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ مُوَادَعَةٍ آمَنُ بِهِ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ فَكَتَبَ لِي فِي رُقْعَةٍ مِنْ اُدُمٍ ثُمَّ مَضَيَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اورانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قتل پر یاان کو گرفتار کرنے پرانعام مقرر کیا۔ میں قبیلہ بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی مری طرف متوجہ ہوکر بولا: اے سراقہ! میں نے ابھی ساحل کے پاس کچھ لوگوں کو دیکھا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوراس کے ساتھ ہیں۔ سراقہ نے کہا: کیا تجھے یقین ہے کہ وہ واقعی وہی لوگ تھے؟ اس نے کہا: نہیں (میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا کہ) وہ وہی ہیں، البتہ میں نے فلاں فلاں آدمی کو دیکھا ہے وہ باغی ہوکر بھاگ گئے ہیں۔ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک ہی لمحے کے بعد اس مجلس سے نکل آیا اوراپنے گھر آ گیا۔ اپنی لونڈی سے کہا کہ میرا گھوڑا نکالے (یہ ٹیلے کے پیچھے ہوتا تھا) اوراس کو میرے لئے تیار کر کے رکھے۔ میں اپنے گھر کے پچھواڑے سے نکلا، اپنے نیزے کے پچھلے حصے کے لوہے کو زمین پر گھسیٹتا ہوا، اس کے اوپر والے حصے کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنا نیزہ ہمراہ لے کر اپنے گھوڑے تک پہنچا، اوراس پر سوار ہو کر ان کی جانب چل نکلا۔ مجھے دور سے ان کا وجود دکھائی دیا۔ پھر جب میں ان کے اتنا قریب ہوا کہ میں ان کی گفتگو سن سکتا تھا تو میرا گھوڑا پھسل کر اوندھا ہو گیا۔ اور میں اس سے گر گیا۔ پھر میں اٹھا، ترکش سے تیر نکالے اور پانسہ ڈالا۔ تو جواب یہ آیا کہ ان کو نقصان نہ پہنچایا جائے لیکن یہ

جواب مجھے منظور نہ تھا۔ میں نے پانسے کا جواب ٹھکرا دیا اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی جانب بڑھا، جب میں ان کے قریب پہنچا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کی آواز سنائی دی، آپ ادھر اُدھر نہیں دیکھ رہے تھے۔ لیکن ابوبکر کی توجہ بدستور چاروں جانب تھی۔ اچانک میرے گھوڑے کی اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں اور میں اس سے گر گیا۔ میں نے گھوڑے کو بہت جھڑکا اور بہت ڈانٹا، وہ اٹھنے کی کوشش تو کرتا رہا لیکن اس کی ٹانگیں بڑی مشکل کے ساتھ باہر نکلیں، جب وہ صحیح طور پر کھڑا ہو گیا تو اس کی ٹانگوں پر آسمان پر پھیلنے والے بادلوں جیسے اثرات تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یعنی وہ دھواں سا تھا جو آگ کے بغیر ہوتا ہے۔ میں نے پھر تیر نکال کر پانسہ ڈالا اب کی بار بھی وہی جواب آیا کہ مجھے ان کو نقصان نہیں پہنچانا چاہئے، لیکن یہ جواب مجھے پسند نہیں تھا۔ پھر میں نے ان کو امان کے لئے آواز دی تو وہ کھڑے ہو گئے۔ میں گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے قریب آ گیا تو ان پر قابو نہ پا سکنے کی وجہ سے میرے دل میں یہ بات راسخ ہو گئی کہ عنقریب رسول اللہ ﷺ کا معاملہ غالب آ جائے گا۔ تو میں نے آپ سے کہا: آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں انعام کا اعلان کر رکھا ہے اور میں نے ان لوگوں کی بھاگ دوڑ اور ان کے ارادوں کے بارے میں آپ ﷺ کو آگاہ کیا اور میں نے کچھ مال و متاع بھی پیش کیا۔ لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی چیز بھی قبول نہ کی اور نہ ہی مجھ سے کچھ پوچھا سوائے اس کے کہ مجھے اپنا معاملہ صیغہ راز میں رکھنے کا حکم دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی جاتے جاتے مجھے کوئی نصیحت لکھ دیں جو مجھے امن دے۔ تو آپ علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عامر بن فہیرہ کو حکم دیا تو انہوں نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر مجھے تحریر لکھ کر دے دی پھر وہ چلے گئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4270 ـ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِالْحَزْوَرَةِ، يَقُولُ: وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنِّي اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عدی بن الحمراء الزہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حزورہ (پانی اور گڑھے والی زمین) میں اپنی سواری پر (سرزمین مکہ کو مخاطب کر کے) یہ ارشاد فرماتے سنا ہے "خدا کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی تمام زمین سے افضل جگہ

4270 – صحیح ابن حبان کتاب الحج باب – ذکر البیان بأن مکة خیر أرض اللہ حدیث3768: سنن الدارمی – ومن کتاب السیر باب: فی إخراج النبی صلی اللہ علیه وسلم من مکة حدیث2467: سنن ابن ماجه کتاب المناسک باب فضل مکة حدیث3106: الجامع للترمذی أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم باب فی فضل مکة حدیث3943: الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم – ومن ذکر عبد اللہ بن عدی حدیث582: السنن الکبریٰ للنسائی کتاب المناسک إشعار الهدی فضل مکة حدیث4123: مسند أحمد بن حنبل أول مسند الکوفیین حدیث عبد اللہ بن عدی بن الحمراء الزهری حدیث18362: مسند عبد بن حمید – عبد اللہ بن عدی بن الحمراء حدیث492: المعجم الأوسط للطبرانی باب الألف من اسمه أحمد حدیث456:

ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی پوری زمین سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اگر مجھے تجھ سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں تجھ سے نہ نکلتا

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4271- اَخْبَرَنِي اَبُو اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اُخْرِجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَهْلِكُنَّ، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ عَرَفَ اَبُو بَكْرٍ اَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے نکلے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دیا گیا ہے اب یہ لوگ ضرور ہلاک ہوں گے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی

اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ

(الحج:39)

''پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بناء پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے تھے کہ اب عنقریب جہاد (کا حکم نازل) ہوگا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4272- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ قَالَ بْنُ اِسْحَاقٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَارِ مُهَاجِرًا وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مُرْدِفُهُ اَبُو بَكْرٍ وَخَلْفَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُرَيْقِطَ اللَّيْثِيُّ فَسَلَكَ بِهِمَا اَسْفَلَ مِنْ مَكَّةَ ثُمَّ مَضٰى بِهِمَا حَتّٰى هَبَطَ بِهِمَا عَلَى السَّاحِلِ اَسْفَلَ مِنْ عَسْفَانَ ثُمَّ اسْتَجَازَ بِهِمَا عَلٰى اَسْفَلِ اَمَجَّ ثُمَّ عَارَضَ الطَّرِيقَ بَعْدَ اَنْ اَجَازَ قَدِيدًا ثُمَّ سَلَكَ بِهِمَا الْحِجَازَ ثُمَّ اَجَازَ بِهِمَا ثَنِيَّةَ الْمِرَارِ ثُمَّ سَلَكَ بِهِمَا الْحَفْيَاءَ ثُمَّ اَجَازَ بِهِمَا مُدْلِجَةَ ثَقْفٍ ثُمَّ اسْتَبْطَنَ بِهِمَا مُدْلِجَةَ صِحَاحٍ ثُمَّ سَلَكَ بِهِمَا مُذْحِجَ ثُمَّ بِبَطْنِ مُذْحِجٍ مِنْ ذِي الْغُصْنِ ثُمَّ بِبَطْنِ ذِي كِشْدٍ ثُمَّ اَخَذَ الْجَبَاجِبَ ثُمَّ سَلَكَ

4271- صحيح ابن حبان كتاب السير باب التقليد والجرس للدواب ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن فرض الجهاد حديث 4783

ذِىْ سَلَمٍ مِنْ بَطْنِ اَعْلٰى مُدْلِجَةً ثُمَّ اَخَذَ الْقَاحَةَ ثُمَّ هَبَطَ الْعَرْجَ ثُمَّ سَلَكَ ثَنِيَّةَ الْغَائِرِ عَنْ يَمِيْنِ رَكُوْبِه ثُمَّ هَبَطَ بَطْنَ رِيْمٍ فَقَدَمَ قُبَاءَ عَلٰى بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں غار سے نکل کر ہجرت کا سفر آگے بڑھایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور حضرت عبداللہ بن اریقط لیثی رضی اللہ عنہ پیچھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہمراہ مکہ کے نشیبی علاقے سے روانہ ہوئے اور چلتے چلتے عسفان کے ساحل پر جا نکلے۔ پھر امج سے گزرتے ہوئے قدید سے آگے نکل کر یہ راستہ چھوڑ دیا اور حجاز کا رُخ کیا اور ثنیۃ المرار سے ہوتے ہوئے حفیاء پہنچے، پھر ثقف، صحاح، مدلج اور ذی الغض سے ہوتے ہوئے ذی کشد آئے، پھر جباجب، ذی سلم، قاحہ سے ہوتے ہوئے عرج میں آئے، پھر وہاں سے دائیں جانب ثنیۃ الغائر سے گزر کر ریم سے ہوتے ہوئے قباء میں بنی عمرو بن عوف کے پاس پہنچے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4273۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ، حَدَّثَنَا اِيَادُ بْنُ لَقِيْطٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: لَمَّا انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مُسْتَخْفِيَيْنِ مَرَّا بِعَبْدٍ يَرْعٰى غَنَمًا، فَاسْتَسْقَيَاهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَقَالَ: مَا عِنْدِىْ شَاةٌ تُحْلَبُ غَيْرَ اَنَّ هَا هُنَا عَنَاقًا حَمَلَتْ اَوَّلَ الشِّتَاءِ، وَقَدْ اَخْدَجَتْ وَمَا بَقِىَ لَهَا لَبَنٌ، فَقَالَ: ادْعُ بِهَا، فَدَعَا بِهَا، فَاعْتَقَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ ضَرْعَهَا، وَدَعَا حَتّٰى اَنْزَلَتْ، قَالَ: وَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِجَنٍّ فَحَلَبَ فَسَقٰى اَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ حَلَبَ فَسَقَى الرَّاعِىَ، ثُمَّ حَلَبَ فَشَرِبَ، فَقَالَ الرَّاعِىْ: بِاللّٰهِ مَنْ اَنْتَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِثْلَكَ قَطُّ، قَالَ: اَوَ تُرَاكَ تَكْتُمُ عَلَىَّ حَتّٰى اُخْبِرَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّىْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِىْ تَزْعُمُ قُرَيْشٌ اَنَّهُ صَابِءٌ، قَالَ: اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَاَشْهَدُ اِنَّكَ نَبِىٌّ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مَا جِئْتَ بِهِ حَقٌّ، وَاَنَّهُ لَا يَفْعَلُ مَا فَعَلْتَ اِلَّا نَبِىٌّ، وَاَنَا مُتَّبِعُكَ، قَالَ: اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ، فَاِذَا بَلَغَكَ اَنِّىْ قَدْ ظَهَرْتُ فَاْتِنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت قیس بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مستخف ہوکر (مکہ سے) نکلے۔ (مستخف اس آدمی کو کہتے ہیں جس کو اس کی قوم نے حقیر جانا ہو) تو ان کا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا، وہ بکریاں چرا رہا تھا۔ انہوں نے اس سے دودھ مانگا، اس نے کہا: اس وقت میرے پاس دودھ دینے والی صرف ایک ہی بکری ہے اور یہ بھی سردیوں کے شروع میں حاملہ ہوگئی تھی لیکن اس نے بچہ گرا دیا تھا، اور اب یہ دودھ نہیں دیتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ، وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ٹانگ کو اپنی ٹانگ اور ران کے درمیان دبا لیا اور اس کے تھنوں پر ہاتھ لگایا اور دعا مانگی، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور دعا کی برکت سے) اس بکری کا دودھ اتر آیا۔ (راوی) کہتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈھال لے آئے، (آپ ﷺ نے اس میں) اس کو دوہا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور اس کو دوہا، پھر چرواہے کو بلایا اور پھر دوہا۔ سب نے سیر ہو کر دودھ پیا۔ چرواہا بولا: تجھے خدا کی قسم ہے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ خدا کی قسم! میں نے آپ جیسا انسان کبھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میری رازداری رکھو تو میں تمہیں بتاؤں گا (کہ میں کون ہوں) اس نے رازداری کی حامی بھر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔ اس نے کہا: اچھا تم ہی ہو وہ شخص جس کے بارے میں قریش کا گمان ہے کہ وہ صابی (ستارہ) پرست ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ لوگ ایسے ہی کہتے ہیں۔ اس نے کہا: تو میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ نبی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ جو کچھ لائے ہیں سب حق ہے۔ اور جو کمال آپ نے کر کے دکھایا ہے یہ نبی کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اور بے شک میں آپ کے ہمراہ چلوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج تو تمہارا ہمارے ساتھ جانا مناسب نہیں ہے البتہ جب تمہیں میرے غلبہ کی خبر مل جائے تب ہمارے پاس چلے آنا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4274۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ بَشَّارٍ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا اَخِي اَيُّوبُ بْنُ الْحَكَمِ، وَسَالِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيُّ جَمِيعًا، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ هِشَامِ بْنِ حُبَيْشِ بْنِ خُوَيْلِدٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِينَةِ، وَاَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَدَلِيلُهُمَا اللَّيْثِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُرَيْقِطٍ مَرُّوا عَلٰى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيَّةِ، وَكَانَتِ امْرَاَةً بَرْزَةً جَلْدَةً تَحْتَبِي بِفِنَاءِ الْخَيْمَةِ، ثُمَّ تَسْقِي وَتُطْعِمُ، فَسَاَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا، فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ، قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: اَتَاْذَنِينَ لِي اَنْ اَحْلُبَهَا؟ قَالَتْ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، اِنْ رَاَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا، وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى، وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ، فَاجْتَرَّتْ، ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ يَرْبِضُ الرَّهْطُ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ، وَسَقَى اَصْحَابَهُ حَتّٰى رَوَوْا، وَشَرِبَ آخِرَهُمْ حَتّٰى اَرَاضُوا، ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ الثَّانِيَةَ عَلٰى هَدَّةٍ حَتّٰى مَلَاَ الْاِنَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا، ثُمَّ بَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا، فَقَلَّ مَا لَبِثَتْ حَتّٰى جَاءَ هَا زَوْجُهَا اَبُو مَعْبَدٍ لِيَسُوقَ اَعْنُزًا عِجَافًا يَتَسَاوَكْنَ هُزَالًا مُخُّهُنَّ قَلِيلٌ، فَلَمَّا رَاَى اَبُو مَعْبَدٍ اللَّبَنَ اَعْجَبَهُ، قَالَ: مِنْ اَيْنَ لَكِ هٰذَا يَا اُمَّ مَعْبَدٍ وَالشَّاءُ عَازِبٌ حَائِلٌ، وَلَا حلوبَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنَّهُ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ مِنْ حَالِهِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: صِفِيهِ لِي يَا اُمَّ مَعْبَدٍ، قَالَتْ: رَاَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ،

اَبْلَجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخَلْقِ، لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ، وَلَمْ تُزْرِبِهِ صَعْلَةٌ، وَسِيمٌ قَسِيمٌ، فِي عَيْنَيْهِ دَعِجٌ، وَفِي اَشْفَارِهِ وَطَفٌ، وَفِي صَوْتِهِ صَهَلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ، اَزَجُّ اَقْرَنُ، اِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَاِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَعَلاهُ الْبَهَاءُ، اَجْمَلُ النَّاسِ وَاَبْهَاهُ مِنْ بَعِيدٍ، وَاَحْسَنُهُ وَاَجْمَلُهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلا، لا نَزْرٌ وَلا هَذْرٌ، كَاَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ، يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةٌ لا تَشْنَاهُ مِنْ طُولٍ، وَلا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلاثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ، قَدْرًا لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهِ، اِنْ قَالَ: سَمِعُوا لِقَوْلِهِ، وَاِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوا اِلٰى اَمْرِهِ، مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ لا عَابِسٌ وَلا مُفَنَّدٌ، قَالَ اَبُو مَعْبَدٍ: هٰذَا وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِي ذُكِرَ لَنَا مِنْ اَمْرِهِ مَا ذُكِرَ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَصْحَبَهُ، وَلاَفْعَلَنَّ اِنْ وَجَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيلا، وَاَصْبَحَ صَوْتٌ بِمَكَّةَ عَالِيًا يَسْمَعُونَ الصَّوْتَ، وَلا يَدْرُونَ مَنْ صَاحِبُهُ، وَهُوَ يَقُولُ: جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ رَفِيقَيْنِ حَلا خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدِ هُمَا نَزَلاهَا بِالْهُدٰى وَاهْتَدَتْ بِهِ فَقَدْ فَازَ مَنْ اَمْسَى رَفِيقَ مُحَمَّدِ فَيَالَ قُصَيٍّ مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ بِهِ مِنْ فَعَالٍ لا تُجَازَى وَسُؤْدُدِ لِيَهْنِ اَبَا بَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهِ بِصُحْبَتِهِ مَنْ يُسْعِدُ اللّٰهُ يَسْعَدِ وَلِيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَقَامُ فَتَاتِهِمْ وَمَقْعَدُهَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدِ سَلُوا اُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَاِنَائِهَا فَاِنَّكُمْ اِنْ تَسْاَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ عَلَيْهِ صَرِيحًا ضَرَّةَ الشَّاةِ مَزْبَدِ فَغَادَرَهُ رَهْنًا لَدَيْهَا لِحَالِبٍ يُرَدِّدُهَا فِي مَصْدَرٍ بَعْدَ مَوْرِدِ فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ الْهَاتِفَ بِذٰلِكَ، شَبَّبَ يُجَاوِبُ الْهَاتِفَ، فَقَالَ: لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي اِلَيْهِمْ وَيَغْتَدِي تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَضَلَّتْ عُقُولُهُمْ وَحَلَّ عَلٰى قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ هَدَاهُمْ بِهِ بَعْدَ الضَّلالَةِ رَبُّهُمْ فَاَرْشَدَهُمْ مَنْ يَتْبَعِ الْحَقَّ يَرْشُدِ وَهَلْ يَسْتَوِي ضُلالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوا عَمًى وَهُدَاةٌ يَهْتَدُونَ بِمُهْتَدِ وَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلٰى اَهْلِ يَثْرِبٍ رِكَابُ هُدًى حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِاَسْعَدِ نَبِيٌّ يَرَى مَا لا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ وَيَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَشْهَدِ وَاِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ فَتَصْدِيقُهَا فِي الْيَوْمِ اَوْ فِي ضُحَى الْغَدِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَيُسْتَدَلُّ عَلٰى صِحَّتِهِ وَصِدْقِ رُوَاتِهِ بِدَلائِلَ، فَمِنْهَا نُزُولُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْمَتَيْنِ مُتَوَاتِرًا فِي اَخْبَارٍ صَحِيحَةٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ، وَمِنْهَا اَنَّ الَّذِينَ سَاقُوا الْحَدِيثَ عَلٰى وَجْهِهِ اَهْلُ الْخَيْمَتَيْنِ مِنَ الْاَعَارِيبِ الَّذِينَ لا يُتَّهَمُونَ بِوَضْعِ الْحَدِيثِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ، وَقَدْ اَخَذُوهُ لَفْظًا بَعْدَ لَفْظٍ عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ، وَاُمِّ مَعْبَدٍ، وَمِنْهَا اَنَّ لَهُ اَسَانِيدَ كَالاَخْذِ بِالْيَدِ اَخْذِ الْوَلَدِ عَنْ اَبِيهِ، وَالاَبِ عَنْ جَدِّهِ لا اِرْسَالٌ وَلا وَهَنٌ فِي الرُّوَاةِ وَمِنْهَا اَنَّ الْحُرَّ بْنَ الصَّبَّاحِ النَّخَعِيَّ اَخَذَهُ عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ كَمَا اَخَذَهُ وَلَدُهُ عَنْهُ، فَاَمَّا الْاِسْنَادُ الَّذِي رَوَيْنَاهُ بِسِيَاقَةِ الْحَدِيثِ عَنِ الْكَعْبِيِّينَ فَاِنَّهُ اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَالٍ لِلْعَرَبِ الْاَعَارِبَةِ وَقَدْ عَلَوْنَا فِي حَدِيثِ الْحُرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے پیارے صحابی حضرت ہشام بن حبیش بن خویلد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اوران کے غلام حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ شریف کی جانب روانہ ہوئے اوران

کے راہ بتانے والے حضرت عبداللہ بن اریقط لیثی رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ لوگ ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کے خیموں کے پاس سے گزرے (ام معبد بہت دلیر اور طاقتور خاتون تھیں اور یہ خیمے کے صحن میں چادر لپیٹ کر بیٹھ جاتی تھیں اور یہیں کھانا وغیرہ کھایا کرتی تھیں) انہوں نے (ام معبد سے) پوچھا: تمہارے پاس گوشت یا کھجوریں وغیرہ ہوں تو ہم خریدنا چاہتے ہیں۔لیکن ام معبد رضی اللہ عنہا کے پاس بیچنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ کیونکہ یہ لوگ بہت نادار اور قحط زدہ تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خیمے کے ایک کونے میں بکری کھڑی دیکھی تو فرمایا: اے ام معبد! یہ بکری یہاں کیوں کھڑی ہے؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے کہا: اس میں ریوڑ کے ہمراہ چلنے کی سکت نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ دودھ دینے سے بھی عاجز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجھے اس کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتی ہو؟ اس نے کہا: حضور! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیجئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اپنے پاس منگوا کر اس کے تھنوں پر اپنے دست مبارک لگائے، اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اس کے لئے دعا فرمائی، (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور دعا کی برکت سے) بکری نے اپنی ٹانگیں کھول دیں اور خوب دودھ اتار لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو بٹھالیا اور ایک برتن منگوا کر اس میں دودھ دوہا، حتی کہ وہ برتن بھر گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دودھ ام معبد رضی اللہ عنہا کو پلایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے بھی یہ دودھ پیٹ بھر کر پی لیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پھر اس برتن میں دودھ دوہا حتی کہ برتن بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ اس برتن میں اسی طرح رہنے دیا، پھر وہ بکری اس سے خرید کر وہیں چھوڑ دی اور وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس کا شوہر ابو معبد کچھ لاغر سی بکریاں ہانکتے ہوئے آ گیا، وہ بکریاں کمزوری کی وجہ سے بہت سست چل رہی تھیں، ان کی ہڈیوں کا گودا کم ہو چکا تھا۔ جب ابو معبد نے گھر میں دودھ دیکھا تو بہت حیران ہو کر پوچھنے لگا: اے ام معبد! گھر میں تو کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی، یہ دودھ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! ایک آدمی ادھر سے گزرا ہے جو بہت برکت والا تھا، پھر تمام ماجرا سنا دیا۔

ابو معبد نے کہا: تم مجھے اس کے اوصاف بتاؤ، اس نے کہا: میں نے آج جس آدمی کو دیکھا ہے وہ خوبصورت، ہنس مکھ، اور روشن چہرے والا تھا اس کا ثجلہ تھکا تا نہیں ہے (ثجلہ کا مطلب ہے "موٹے پیٹ والا ہونا"۔ معنی یہ ہوگا کہ اس کا پیٹ اتنا موٹا نہیں تھا کہ چلنے میں اس کی وجہ سے تھکاوٹ ہوتی ہو) اس میں صعلہ کا عیب بھی نہیں تھا (صعلہ کا مطلب ہے، چھوٹی اور پتلی گردن والا ہونا) بہت ہی خوبصورت ہے، اس کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں، اس کی پلکیں گھنی تھیں، اس کی آواز میں تیزی تھی، گردن بلند تھی، داڑھی گھنی تھی، باریک دراز ملے ہوئے ابرو تھے، اگر وہ چپ ہو تو اس کی شخصیت پر ایک وقار ہوتا ہے، اگر گفتگو کرے تو اس وقار میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، اس کو دور سے دیکھو تو سب سے زیادہ خوبصورت نظر آتا ہے، اور قریب سے دیکھو تو حسن و جمال اس سے بھی بڑھ کر دکھتا ہے، ٹھہر ٹھہر کر میٹھی باتیں کرنے والا ہے، نہ بے برکت ہے، نہ بے ہودہ گفتگو کرنے والا ہے، اس کی باتیں ایسی ہیں گویا کہ قیمتی موتیوں کو پرو کر عطر فروش کے ڈبے میں اتار دیا گیا ہو، نہ اتنے لمبے تھے کہ دیکھنے والا نفرت کرے اور نہ اس قدر پستہ قد تھے کہ آنکھ کو برا لگے، بلکہ میانہ قد تھے، آپ پتیوں سے زیادہ تر و تازہ خوبصورت اور باعزت تھے، اس کے دوست ہمیشہ اس کے سائبان کی طرح رہتے تھے، وہ بات کرے تو بہت توجہ سے سنتے ہیں، کسی چیز کا حکم دے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر عمل کرتے

ہیں، وہ مخدوم ہے، جلد بات ماننے والے ہیں، ترش رو اور ملامت گر نہیں ہیں، (یہ سن کر) ابومعبد بولا: خدا کی قسم! یہ آدمی وہی ہے جس کے بارے میں قریش نے مجھے بتایا تھا، میں اس کی سنگت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر میں مجھے اس کی طرف راہ ملا تو میں یہ کام ضرور کروں گا۔ اور مکہ میں ایک آواز بلند ہوئی لوگوں نے یہ آواز سنی مگر کسی کو یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے۔ کہنے والا کہہ رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان دو ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جو ام معبد کے دو خیموں میں آئے۔

وہ دونوں ہدایت کے ساتھ وہاں سے اترے اور اس (ام معبد) کو بھی اس سے ہدایت ملی پس وہ کامیاب ہو گیا جو محمد ﷺ کا ساتھی ہوا۔

ابوبکر کو ان کے آباؤ اجداد کی نیک بختی ملی ان کی صحبت کی برکت سے اور سعادت مند وہی ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ سعادت مند کرے۔

اور بنی کعب کو ان کی سخاوت ملی اور ان کے بیٹھنے کی جگہ مومنوں کیلئے بدلہ وجزا کا مقام ہے۔

تم اپنی بہن سے اس کی بکری اور برتن کے متعلق پوچھو۔ بے شک اگر تم بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی۔

انہوں نے ایسی بکری منگوائی جو دودھ دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی، لیکن اس بکری نے آپ ﷺ کے سامنے جھاگ پھینکتا (یعنی خالص) دودھ دیا۔

پھر انہوں نے وہ بکری اسی کے پاس رہن چھوڑ دی اور دودھ دوہنے والا بار بار اس کا دودھ دوہتا رہا۔

جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ہاتف غیبی کی یہ آواز سنی تو فوراً اس کے جواب میں آپ نے فرمایا:

وہ قوم برباد ہوگئی جن سے ان کا نبی چلا گیا اور وہ لوگ بہت خوش قسمت ہیں جن کی طرف اللہ کا نبی روانہ ہوا۔

وہ اس قوم سے کوچ کر گئے ہیں جن کی عقلیں زائل ہو چکی ہیں اور ایک قوم کے پاس بزرگی والے نور کے ساتھ تشریف لے گئے ہیں۔

ان کے رب نے ان کو گمراہی کے بعد ہدایت عطا فرمائی اور ان کو ہدایت دی جو حق کی پیروی کرتے ہوئے ہدایت ڈھونڈتا ہے،

اور کیا برابر ہے بے وقوف اندھی قوم کی گمراہی اور وہ راہنما جو مرشد کامل سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

اور تحقیق اس سے اتری ہے اہل یثرب پر ہدایت کی رکاب جو کہ ان پر نیک بختی لے کر آئی۔

یہ نبی ہیں جو اپنے اردگرد وہ سب کچھ دیکھتے ہیں جو دوسروں کو نظر نہیں آتا اور یہ ہر مقام پر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔

اور اگر یہ کسی دن کوئی پیشین گوئی کردیں تو اسی دن یا اس سے اگلے دن اس کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی صحت اور اس کے راویوں کی صداقت پر درج ذیل دلائل موجود ہیں۔

(۱) رسول اللہ ﷺ کا دو خیموں میں تشریف لانا متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

(۲) جنہوں نے یہ حدیث اس انداز سے بیان کی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر حدیث گھڑنے اور اس میں کمی زیادتی کی کوئی تہمت نہیں ہے۔ اور انہوں نے ام معبد اور ابو معبد سے لفظ بہ لفظ روایت بیان کی ہے۔

(۳) اس کی سند ایسی ہے جیسے بیٹا باپ سے، وہ اس کے دادا سے ہاتھوں ہاتھ حدیث لے۔ اس میں نہ تو کوئی ارسال ہے اور نہ کوئی ضعف ہے۔

(۴) حر بن الصباح النخعی نے اس کو ابو معبد سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی ہے۔ اور وہ اسناد جو ہم نے کعبین کی حدیث کی سند کے ساتھ روایت کی ہے وہ اسناد صحیح ہے اور عرب عرباء کی سند عالی ہے۔ اور بے شک حر بن الصباح کی حدیث میں ہماری سند عالی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4275۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَوْدًا عَلٰى بَدْءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنِي اَبُو اَحْمَدَ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ وَهْبٍ الْمَذْحِجِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ الصَّبَّاحِ النَّخَعِيُّ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ مُهَاجِرًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُوْلِهِ مِثْلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَاَمَّا حَدِيثُ الْخَيْمَتَيْنِ الْمَعْرُوْفُ بِرُوَاتِهِ فَقَدْ

حر بن الصباح النخعی سے مروی ہے کہ ابو معبد الخزاعی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک رات ہجرت کر کے نکلے، پھر اس کے بعد سلیمان بن الحکم کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

اور دو خیموں والی مشہور حدیث اس کے تمام راویوں سمیت درج ذیل ہے۔

4276۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ، وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرَقِيُّ، فِي آخَرِينَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، وَاَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ مُحْرِزٍ، ثُمَّ سَمِعْتُ الشَّيْخَ الصَّالِحَ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الْبَزَّارَ الْقَطِيعِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ مُحْرِزٍ، عَنْ اَبِيهِ، فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُوْلِهِ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ اَبِي مَعْبَدٍ فَقُلْتُ لِشَيْخِنَا اَبِي بَكْرٍ الْقَطِيعِيِّ: سَمِعَهُ الشَّيْخُ مِنْ مُكْرَمٍ؟ قَالَ: اِي وَاللّٰهِ حَجَّ بِي اَبِي وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ، فَاَدْخَلَنِي عَلٰى مُكْرَمِ بْنِ مُحْرِزٍ

✧✧ الشیخ الصالح ابو بکر محمد بن جعفر بن حمدان البزار القطیعی کہتے ہیں: ہمیں مکرم بن محرز نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث سنائی۔ پھر ابو معبد کی طرح تفصیلی حدیث بیان کی۔ میں نے اپنے شیخ ابو بکر القطیعی سے پوچھا: کیا شیخ نے یہ حدیث مکرم سے سنی ہے: تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ خدا کی قسم! میرے والد مجھے حج پر لے گئے، میں ان دنوں سات سال کا تھا، تو وہ مجھے مکرم بن محرز کے پاس لے گئے تھے۔

4277۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا مُوسٰى

بْنُ الْمُشَاوِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّبَيْرَ يَذْكُرُ اَنَّهُ لَقِيَ الرَّكْبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ قَافِلِيْنَ مِنْ مَكَّةَ عَارَضُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ بِثِيَابٍ بِيْضٍ حِيْنَ سَمِعُوْا بِخُرُوْجِهِمْ فَلَمَّا سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ بِمَخْرَجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهُ حَتّٰى يُؤْذِيَهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوْا انْتِظَارَهُ فَلَمَّا آوَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِّنْ يَّهُوْدَ اُطُمًا مِنْ آطَامِهِمْ لِيَنْظُرَ اِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ مُبَيِّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هٰذَا صَاحِبُكُمُ الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کی ملاقات مسلمانوں کی ایک جماعت سے ہوئی کہ شام میں تجارت کیا کرتے تھے، جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا پتہ چلا تو یہ لوگ مکہ سے آنے والوں سے ملتے (اور پوچھتے کہ) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑوں میں دیکھا ہے؟ اور جب مدینہ منورہ میں اطلاع پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو چکے ہیں تو یہ لوگ روزانہ صبح سویرے باہر ٹیلوں پر آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگ جاتے، حالانکہ دوپہر کی گرمی بہت شدید ہوتی تھی، اس کے باوجود طویل انتظار کرتے، پھر وہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹ جاتے، ایک یہودی بھی اپنے قلعہ نما گھر سے جھانک کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ تکا کرتا تھا، ایک دن اس کی نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر پڑ گئی، ان کی سفیدی سے سراب چھپٹ رہا تھا،، اس یہودی سے رہا نہ گیا اور بلند آواز سے بولا: اے اہل عرب! یہ رہا تمہارا وہ ساتھی جس کا تم آج تک انتظار کرتے رہے ہو، تو مسلمانوں نے اپنے ہتھیار سنبھال لئے اور ''ظہر الحرہ'' نامی ایک ٹیلے پر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا والہانہ استقبال کیا

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4278۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ يُصَلِّي فِيهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ

4278—صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها' جماع أبواب الأفعال المباحة في الصلاة' باب الرخصة بالإشارة في الصلاة برد السلام إذا سلم على المصلي' حديث848: صحيح ابن حبان' باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر الإباحة للمرء أن يرد السلام إذا سلم عليه وهو يصلي' حديث2289: سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب كيف يرد السلام في الصلاة' حديث1384: سنن أبي داود' كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الركوع والسجود' باب رد السلام في الصلاة' حديث805: سنن ابن ماجه' كتاب إقامة الصلاة' باب المصلي يسلم عليه كيف يرد' حديث1013: مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب السلام في الصلاة' حديث3473

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کی مسجد یعنی مسجد قباء میں تشریف لائے۔ تو مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کرتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صہیب بھی ان کے ساتھ بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جاتا اور آپ اس وقت نماز میں ہوتے تو آپ علیہ السلام کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4279۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ يَعْنِي مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَيُصَلِّيَ فِيهِ كَانَ كَعَدْلِ عُمْرَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس نے اس مسجد میں (راوی کہتے ہیں یعنی مسجد قباء میں) آکر نماز پڑھی اس کو عمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4280۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَدَايِنِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ يَقُوْلَانِ: سَمِعْنَا سَعْدًا يَقُوْلُ لَاَنْ اُصَلِّيَ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

4279–سنن ابن ماجه' كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الصلاة في مسجد قباء' حديث1408: السنن الصغرى' كتاب المساجد' فضل مسجد قباء والصلاة فيه' حديث696: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' في الصلاة في مسجد قباء' حديث7418: السنن الكبرى للنسائي' كتاب المساجد' فضل مسجد قباء والصلاة فيه' حديث764: مسند أحمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث سهل بن حنيف' حديث15700: مسند عبد بن حميد' سهل بن حنيف' حديث470: المعجم الكبير للطبراني –من اسمه سهل' ما أسند سهل بن حنيف' أبو أمامة بن سهل بن حنيف عن أبيه' حديث5423: شعب الإيمان للبيهقي –فضل الحج والعمرة' حديث4020:

4280–صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر إنكار الصحابة قلوبهم عند دفن صفي الله صلى الله عليه' حديث6744: سنن الدارمي' باب في وفاة النبي صلى الله عليه وسلم' حديث93: سنن ابن ماجه' كتاب الجنائز' باب ذكر وفاته ودفنه صلى الله عليه وسلم' حديث1627: الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3636: مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث13084: مسند عبد بن حميد' مسند أنس بن مالك' حديث1293: مسند أبي يعلى الموصلي –ثابت البناني عن أنس

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عامر بن سعد اور عائشہ بنت سعد بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت سعد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کے مقابلے میں، مسجدِ قبا میں نماز ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

❀❀ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4281۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ يَوْمَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَلَمْ اَرَ يَوْمًا اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، میں نے آج تک اس سے زیادہ روشن اور چمکدار دن نہیں دیکھا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4282۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَمَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَخَرَجَ النَّاسُ حَتّٰى دَخَلْنَا فِي الطَّرِيقِ، وَصَاحَ النِّسَاءُ وَالْخُدَّامُ وَالْغِلْمَانُ، جَاءَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ، جَاءَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ انْطَلَقَ فَنَزَلَ حَيْثُ اُمِرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے، حتی کہ آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے تو لوگ (اپنے گھروں سے) باہر نکل آئے، حتی کہ ہم گلی میں داخل ہوئے تو عورتیں، خدام اور بچے زور زور سے یہ کہہ رہے تھے ''اللہ اکبر! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں، جب صبح ہوئی تو آپ چل پڑے حتی کہ جہاں (اللہ کی طرف سے) حکم ہوا وہاں آپ نے قیام کیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4283۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِي اَوْفٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا وَرَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ، وَقِيلَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَتَكَلَّمُ اَنْ

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ تیزی کے ساتھ آپ کی طرف بھاگے اور (مجھے) بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: میں بھی لوگوں کے ہمراہ آپ کی زیارت کیلئے چل پڑا، جب میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے آدمی کا نہیں ہوسکتا۔ میں نے آپ کی سب سے پہلی گفتگو جو سنی وہ یہ تھی "اے لوگو! سلام عام کرو، (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں جاؤ گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4284۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا بَنٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰؤُلَاءِ وُلَاةُ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تعمیر فرما رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کو لگا دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر لا کر لگا دیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر لا کر لگا دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی لوگ (اسی ترتیب سے) میرے بعد امور سلطنت کے والی ہوں گے۔

4283- سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب فضل صلاة الليل' حديث1480: سنن ابن ماجه' كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في قيام الليل' حديث1330: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الأدب' ما قالوا في البر وصلة الرحم' حديث24867: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب الترغيب في قيام الليل' حديث4315: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث عبد الله بن سلام' حديث23176: مسند عبد بن حميد - عبد الله بن سلام' حديث497: المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث5514: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - زرارة بن أوفى' حديث13805: مسند الشهاب القضاعي - أفشوا السلام' حديث669: شعب الإيمان للبيهقي - ما جاء في إطعام الطعام وسقي الماء' حديث3205:

4284- مسند الحارث' كتاب الإمارة' باب ما جاء في الخلفاء' حديث584: دلائل النبوة للبيهقي' باب ما أخبر عنه المصطفى صلى الله عليه وسلم عند بناء' حديث815:

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4285 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَيَّاطُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْطَاَ النَّاسُ فِي الْعَدَدِ مَا عَدُّوا مِنْ بَعْثَتِهِ وَلَا مِنْ وَّفَاتِهِ اِنَّمَا عَدُّوا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے گنتی کرنے میں غلطی کی ہے کیونکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے گنتی نہیں کی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری سے گنتی کی ہے۔ (یعنی سن ہجری کا آغاز ہجرتِ مدینہ سے ہوا ہے)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4286 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ التَّارِيخُ فِي السَّنَةِ الَّتِي قَدِمَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَفِيهَا وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تاریخ کا آغاز اُس سال سے ہوا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے، اسی برس میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تھی۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4287 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ جَمَعَ عُمَرُ النَّاسَ فَسَاَلَهُمْ مِنْ اَيِّ يَوْمٍ يُكْتَبُ التَّارِيخُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ مِّنْ يَوْمٍ هَاجَرَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ اَرْضَ الشِّرْكِ فَفَعَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر کے پوچھا: تاریخ کس دن سے لکھی جائے؟ تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور شرک کی زمین کو چھوڑا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے ہی کیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4288 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا وَرَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ آخَى بَيْنَ اَصْحَابِهِ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، آخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ اَحَدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَابَعَهُ سَالِمُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ جُمَيْعٍ بِزِيَادَةٍ فِي السِّيَاقِ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر بارگاہ مصطفیٰ ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ آپ نے تمام صحابہ کے درمیان مواخاۃ قائم فرمادی ہے، لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

❀❀ یہ حدیث جمیع بن عمیر سے روایت کرنے میں سالم بن ابوحفصہ نے حکیم بن جبیر کی متابعت کی ہے اور سند میں کچھ اضافہ ہے۔

4289۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ الْكَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ اَصْحَابِهِ، فَآخَى بَيْنَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَبَيْنَ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ، وَبَيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ قَدْ آخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ فَمَنْ اَخِي؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرْضَى يَا عَلِيُّ اَنْ اَكُونَ اَخَاكَ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلْدًا شُجَاعًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ نے تمام صحابہ کو بھائی بھائی بنا دیا، میرا بھائی کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا بھائی ''میں'' ہوں؟ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت طاقتور اور دلیر آدمی تھے۔) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

4290۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

4288– الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث 3738:

اَبِی طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ، عَنْ اَبِی حَرْبٍ، وَحَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْجُرَشِیُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ، عَنْ اَبِی حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِی طَلْحَةُ الْبَصْرِیُّ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا اِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ لَهُ بِهَا عَرِيفٌ نَزَلَ عَلَى عَرِيفِهِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بِهَا عَرِيفٌ نَزَلَ الصُّفَّةَ، فَقَدِمْتُ فَنَزَلْتُ الصُّفَّةَ، فَكَانَ يَجْرِی عَلَيْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ مُدٌّ مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، وَيَكْسُونَا الْخُنُفَ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ صَلاةِ النَّهَارِ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ اَهْلُ الصُّفَّةِ يَمِينًا وَشِمَالًا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَحْرَقَ بُطُونَنَا التَّمْرُ، وَتَخَرَّقَتْ عَنَّا الْخُنُفُ، فَمَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِلَى مِنْبَرِهِ فَصَعِدَهُ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الشِّدَّةَ مَا لَقِیَ مِنْ قَوْمِهِ حَتَّى، قَالَ: وَلَقَدْ اَتَى عَلَیَّ وَعَلَى صَاحِبِی بِضْعَ عَشْرَةَ، وَمَا لِی وَلَهُ طَعَامٌ اِلَّا الْبَرِيرَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِی حَرْبٍ: وَاَیُّ شَیْءٍ الْبَرِيرُ؟ قَالَ: طَعَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرُ الْاَرَاكِ، فَقَدِمْنَا عَلَى اِخْوَانِنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ وَعِظَمُ طَعَامِهِمُ التَّمْرُ فَوَاسَوْنَا فِيهِ، وَاللّٰهِ لَوْ اَجِدُ لَكُمُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ لَاَشْبَعْتُكُمْ مِنْهُ، وَلَكِنْ عَسَى اَنْ تُدْرِكُوا زَمَانًا حَتَّى يُغْدَى عَلَى اَحَدِكُمْ بِجَفْنَةٍ وَيُرَاحُ عَلَيْهِ بِاُخْرَى قَالَ: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنَحْنُ الْيَوْمَ خَيْرٌ اَمْ ذَاكَ الْيَوْمَ؟ قَالَ: بَلْ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ، اَنْتُمُ الْيَوْمَ مُتَحَابُّونَ، وَاَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اُرَاهُ قَالَ: مُتَبَاغِضُونَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ اَبِی سَهْلٍ الْقَطَّانِ. وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَلَى الاخْتِصَارِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت طلحہ بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں ایک آدمی تھا، اس کی جان پہچان والا ایک آدمی مدینہ میں رہتا تھا۔ یہ جب مدینہ میں آتا تو اپنے اُس دوست کے پاس ٹھہرتا، اور اگر وہ (گھر) نہ ہوتا تو صفہ میں آجاتا، میں بھی صفہ میں ٹھہر گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے روزانہ کھجوریں آتیں، دو آدمیوں کے لئے ایک مد ہوتا، اور آپ ہمیں کھدر کے کپڑے پہنایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دن کی ایک نماز پڑھائی، جب آپ نے سلام پھیرا تو دائیں بائیں سے اہل صفہ ندائیں دینے لگے: یا رسول اللہ ﷺ کھجوروں نے تو ہمارے معدے جلا کر رکھ دیئے ہیں، اور ہمارے کھدر کے کپڑے بوسیدہ ہو چکے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد ان تکالیف کا ذکر فرمایا جو ان کے ساتھیوں کو پیش آئی تھیں، آپ نے فرمایا: میں اور میرے ساتھیوں نے دس سے زیادہ دن ایسے گزارے ہیں کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے بریر کے سوا کچھ نہ تھا (داؤد ابن ابی ہند) کہتے ہیں: میں نے ابوحرب سے پوچھا: ''بریر'' کیا چیز ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا: پیلو کے درخت کے پھل۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا طعام تھا۔ (رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا) پھر ہم اپنے ان بھائیوں کے پاس آئے تو ان کا کھانا کھجور ہمیں بہت پسند آیا۔ تو انہوں نے اس میں ہماری مدد کی۔ خدا کی قسم! تمہارے لئے میرے پاس گوشت اور روٹی ہوتی تو میں تمہیں وہ پیٹ بھر کر کھلاتا۔ لیکن قریب ہے کہ تم ایسا زمانہ پاؤ کہ تم میں سے ہر ایک بڑے پیالے کے ساتھ ناشتہ کرے

گا، اور شام کے وقت دوسرا پیالہ حاضر ہوگا۔ (راوی) کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس دن بہتر ہوں گے یا آج بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آج بہتر ہو، آج تم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو، اور اس دن تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: تم ایک دوسرے سے بغض رکھنے لگ جاؤ گے۔

نوٹ: یہ مذکورہ الفاظ ابو سہل القطان کی روایت کے ہیں جبکہ یحییٰ بن یحییٰ کی روایت اس سے مختصر ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4291۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافَ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُونَ اِلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ، وَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِي اِلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ، فَمَرَّ بِي اَبُو بَكْرٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي، وَقَالَ: اَبَا هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: الْحَقْ، وَمَضَى، فَاتَّبَعْتُهُ، وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَاسْتَاْذَنْتُهُ، فَاَذِنَ لِي، فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قِيلَ: اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: الْحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ فَهُمْ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ، لَا يَاْوُونَ عَلٰى اَهْلٍ، وَلَا عَلٰى مَالٍ، اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا، وَاَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذٰلِكَ، وَقُلْتُ: مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُولُهُ اِلَيْهِمْ، فَيَاْمُرُنِي اَنْ اُدَوِّرَهُ عَلَيْهِمْ؟ فَمَا عَسٰى اَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ، وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ مَا يُغْنِينِي؟ وَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ وَاَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ، قَالَ: اَبَا هِرٍّ، خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ، فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يُرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّهُ وَاُنَاوِلُهُ الْآخَرَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ بِهِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، وَقَالَ: يَا اَبَا هِرٍّ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ، فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ، فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُولُ: اشْرَبْ، حَتّٰى قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى، ثُمَّ شَرِبَ

صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل صفہ اسلام کے مہمان لوگ تھے، یہ مال و دولت اور رشتہ داریوں کی طرف مائل نہ تھے۔ اور اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں بھوک کی وجہ سے زمین پر لیٹا رہتا تھا اور بھوک کی شدت کی وجہ سے

اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ایک دن میں اس راستے میں بیٹھ گیا جس راستے سے لوگ (مسجد سے) باہر نکلا کرتے تھے۔میرے پاس سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے قرآن پاک کی ایک آیت کا مطلب پوچھا۔میرے اس سوال کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے،لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گذرے، میں نے ان سے بھی قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا،ان سے سوال کرنے کا مقصد بھی صرف یہی تھا کہ یہ مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے،لیکن انہوں نے بھی ایسا نہ کیا۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو مجھے دیکھ کر مسکرا دیئے،اور فرمایا:اے ابوہریرہ!میں نے کہا:لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔آپ علیہ السلام نے فرمایا:میرے ساتھ چلو،پھر آپ چل دیئے اور میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا،چلتے چلتے آپ علیہ السلام اپنے گھر پہنچ گئے،میں نے اجازت مانگی تو مجھے بھی (اندر آنے کی) اجازت مل گئی،آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک پیالے میں دودھ موجود ہے،آپ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ آپ علیہ السلام کو بتایا گیا کہ فلاں آدمی کی جانب سے تحفہ آیا ہے۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اے ابوہریرہ!میں نے کہا:لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔آپ علیہ السلام نے فرمایا:اہلِ صفہ کو بلالاؤ،یہ اسلام کے مہمان لوگ ہیں،یہ اہل وعیال اور مال کے پیچھے سرگرداں نہیں پھرتے۔جب بھی آپ علیہ السلام کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ علیہ السلام (سارے کا سارا صدقہ) ان کی طرف بھیج دیا کرتے تھے۔اور خود اس میں سے کچھ بھی نہیں رکھتے تھے،اور جب کبھی آپ کے پاس کوئی ہدیہ (تحفہ) آتا تو ان کے ساتھ ساتھ خود بھی اس میں شریک ہوتے۔(خیر) مجھے اس وقت یہ بات بہت ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ ایک پیالہ اہل صفہ میں کیسے پورا آئے گا؟ جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کی طرف بھیجا گیا ہوں اور آپ علیہ السلام مجھے یہ حکم بھی دیں گے کہ یہ پیالہ ان تمام تک پہنچانا ہے۔لگتا نہیں تھا کہ اس میں سے میرے لئے بھی کچھ بچے گا لیکن مجھے امید تھی کہ مجھے اس میں سے اتنا تو مل ہی جائے گا جو میرے لئے کافی ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا،چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کو بلالایا۔جب وہ سب لوگ آکر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:ابوہریرہ!یہ پیالہ پکڑو اور ان کو دو،میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک آدمی کو دینا شروع کیا،وہ دودھ پی پی کر سیراب ہو جاتا پھر واپس کر دیتا۔پھر میں دوسرے کو دے دیتا وہ بھی پیٹ بھر کر پیتا (اور واپس کر دیتا) حتیٰ کہ یہ پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور تمام لوگ سیر ہو چکے تھے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ پکڑ کر اپنے سامنے رکھا،پھر میری جانب سر اٹھا کر مسکرا دیئے اور فرمایا:اے ابوہریرہ!میں نے کہا:لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔آپ علیہ السلام نے فرمایا:بیٹھ جاؤ،اور پیو،میں نے پیا،آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا:پیو،میں نے پھر پیا،آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا:پیو،میں نے پھر پیا،آپ علیہ السلام فرماتے رہے اور میں پیتا رہا حتیٰ کہ میں نے کہا:اس ذات کی قسم!جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب تو کوئی گنجائش نہیں ہے۔پھر آپ علیہ السلام نے وہ پیالہ پکڑا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور بسم اللہ پڑھ کر پی لیا۔[1]

---

[1] (سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان فرماتے ہیں):

کیوں جناب بوہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شیر جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

سبحان اللہ

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4292۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عِتَابٍ الْعَبَدِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ كَانَ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مَا لَهُمْ اَرْدِيَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ قَالَ الْحَاكِمُ تَاَمَّلْتُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ الْوَارِدَةَ فِي اَهْلِ الصُّفَّةِ فَوَجَدْتُّهُمْ مِنْ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَعًا وَتَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُلَازَمَةً لِخِدْمَةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَارَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ مَا اخْتَارَهُ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْكَنَةِ وَالْفَقْرِ وَالتَّضَرُّعِ لِعِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرَكَ الدُّنْيَا لِاَهْلِهَا وَهُمُ الطَّائِفَةُ الْمُنْتَمِيَةُ اِلَيْهِمُ الصُّوْفِيَّةُ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ فَمَنْ جَرٰى عَلٰى سُنَّتِهِمْ وَصَبْرَهُمْ عَلٰى تَرْكِ الدُّنْيَا وَالْاُنْسِ بِالْفَقْرِ وَتَرْكِ التَّعَرُّضِ لِلسُّؤَالِ فَهُمْ فِي كُلِّ عَصْرٍ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ مُقْتَدُوْنَ وَعَلٰى خَالِقِهِمْ مُتَوَكِّلُوْنَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اصحاب صفہ ۷۰ تھے، ان کے پاس باعث زینت کوئی چیز نہ تھی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

فائدہ: امام حاکم کہتے ہیں: اہل صفہ کے متعلق واردان احادیث میں، مَیں نے غور کیا تو اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پرہیزگار اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہنے والے پایا، اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو وہی فقر وفاقہ، وہی مسکنت اور عبادت الٰہی کے لئے گریہ زاری عطا فرمائی اور دنیا کو اہل دنیا کے سپرد کر دینے کا وہی جذبہ عطا فرمایا جو اس نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا۔ اور یہ وہی لوگ ہیں جو ہر زمانہ میں صوفیاء کہلائے۔ اور جو آدمی بھی ان کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہو کر ترک دنیا پر صبر اختیار کرے، فاقہ مستی کے ساتھ لگاؤ قائم کرے اور اہل دنیا سے سوال ترک کرے، تو ہر زمانہ میں ایسے لوگ اہل صفہ ہی کے پیروکار کہلائیں گے اور اپنے پیدا کرنے والے پر بھروسہ کرنے والے قرار پائیں گے۔

4293۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا شَيْخُ التَّصَوُّفِ فِي عَصْرِهٖ اَبُوْ مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصِيْرٍ الْخَلَدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْجَرِيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ التَّسْتَرِيَّ يَقُوْلُ لَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الدُّنْيَا سَبْعَةَ اَصْنَافٍ مِّنَ النَّاسِ اَلْمُلُوْكُ وَالْمُزَارِعُوْنَ وَاَصْحَابُ الْمَوَاشِيْ وَالتُّجَّارُ وَالصُّنَّاعُ وَالْاُجَرَآءُ وَالضُّعَفَآءُ وَالْفُقَرَآءُ لَمْ يَاْمُرْ اَحَدًا مِّنْهُمْ اَنْ يَّنْتَقِلَ مِمَّا هُوَ فِيْهِ وَلٰكِنْ اَمَرَهُمْ بِالْعِلْمِ وَالْيَقِيْنِ وَالتَّقْوٰى وَالتَّوَكُّلِ فِيْ جَمِيْعِ مَا كَانُوْا فِيْهِ قَالَ سَهْلٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَيَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ اَنْ يَّقُوْلَ مَا يَنْبَغِي لِيْ بَعْدَ عِلْمِيْ بِاَنِّيْ عَبْدُكَ اَنْ اَرْجُوَ وَاُؤَمِّلَ غَيْرَكَ وَلَا اَتَوَهَّمَ عَلَيْكَ اِذْ خَلَقْتَنِيْ وَصَوَّرْتَنِيْ عَبْدًا لَّكَ اَنْ تَكِلَنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ اَوْ تُوَلِّيْ اُمُوْرِيْ غَيْرَكَ قَالَ الْحَاكِمُ قَدْ وَصَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الطَّائِفَةَ بِمَا خَصَّهُمُ اللّٰهُ

تَعَالٰى بِهٖ مِنْ بَيْنِ الطَّوَائِفِ بِصِفَاتٍ فَمَنْ وَّجَدْتَّ فِيْهِ تِلْكَ الصِّفَاتِ اِسْتَحَقَّ بِهَا اسْمُ التَّصَوُّفِ

✧✧ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا: اس وقت زمانہ میں سات قسم کے لوگ موجود تھے۔

بادشاہ، کھیتوں میں کام کرنے والے، مزارع، جانور وغیرہ پالنے والے، تاجر، کاریگر، مزدور، ضعیف اور فقراء۔

آپ علیہ السلام نے ان میں سے کسی کو بھی اپنی موجودہ حقیقت بدلنے کا حکم نہیں دیا۔ البتہ ان سب کو اپنی اپنی حیثیت میں رہتے ہوئے علم، یقین، تقویٰ اور توکل علی اللہ کا حکم دیا۔ تو حجرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک عقل مند آدمی کو یوں کہنا چاہئے ''جب میں یہ جانتا ہوں کہ میں صرف تیرا بندہ ہوں تو میرے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ تیرے سوا کسی اور سے امیدیں لگاؤں۔ اور جب تو نے میری تخلیق کی ہے اور مجھے اپنا بندہ بنایا ہے تو میرے لئے یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ میں تیرے بارے میں یہ وہم کروں کہ تو مجھے میرے حال پر چھوڑ دے گا یا تو میرے معاملات اپنے سوا کسی اور کے سپرد کرے گا۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دیگر گروہوں میں اس جماعت کو جن اوصاف کے ساتھ خاص کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی وہ صفات بیان کر دی ہیں چنانچہ جس میں یہ صفات پائی جائیں گی، اس پر تصوف کا اطلاق کرنا درست ہوگا۔

4294۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ بْنُ السَّمَّاكِ حَقًّا بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ الزِّبْرِقَانُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُ اُمَّتِي فِيمَا اَنْبَاَنِي الْمَلَاُ الْاَعْلَى، قَوْمٌ يَضْحَكُونَ جَهْرًا فِي سَعَةِ رَحْمَةِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَبْكُونَ سِرًّا مِنْ خَوْفِ شِدَّةِ عَذَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ، يَذْكُرُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فِي الْبُيُوتِ الطَّيِّبَةِ الْمَسَاجِدِ وَيَدْعُونَهُ بِاَلْسِنَتِهِمْ رَغَبًا وَرَهَبًا، وَيَسْاَلُونَهُ بِاَيْدِيهِمْ خَفْضًا وَرَفْعًا، وَيُقْبِلُونَ بِقُلُوبِهِمْ عَوْدًا وَبَدْاً، فَمُؤْنَتُهُمْ عَلَى النَّاسِ خَفِيفَةٌ، وَعَلٰى اَنْفُسِهِمْ ثَقِيلَةٌ يَدِبُّونَ فِي الْاَرْضِ حُفَاةً عَلٰى اَقْدَامِهِمْ كَدَبِيبِ النَّمْلِ، بِلَا مَرَحٍ وَلَا بَذَخٍ، يَمْشُونَ بِالسَّكِينَةِ، وَيَتَقَرَّبُونَ بِالْوَسِيلَةِ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيُقَرِّبُونَ الْقُرْبَانَ، وَيَلْبَسُونَ الْخُلْقَانَ، عَلَيْهِمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى شُهُودٌ حَاضِرَةٌ، وَعَيْنٌ حَافِظَةٌ يَتَوَسَّمُونَ الْعِبَادَ، وَيَتَفَكَّرُونَ فِي الْبِلَادِ اَرْوَاحُهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَقُلُوبُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ، لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اِمَامُهُمْ اَعَدُّوا الْجِهَازَ لِقُبُورِهِمْ، وَالْجَوَازَ لِسَبِيلِهِمْ، وَالِاسْتِعْدَادَ لِمُقَامِهِمْ، ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ

قَالَ الْحَاكِمُ: فَمَنْ وُفِّقَ لِاسْتِعْمَالِ هٰذَا الْوَصْفِ مِنْ مُتَصَوِّفَةِ زَمَانِنَا فَطُوبَاهُ، فَهُوَ الْمُقْتَفِي لِهُدٰى مَنْ تَقَدَّمَهُ، وَالصُّوفِيَّةُ: طَائِفَةٌ مِنْ طَوَائِفِ الْمُسْلِمِينَ، فَمِنْهُمْ اَخْيَارٌ، وَمِنْهُمْ اَشْرَارٌ لَا كَمَا يَتَوَهَّمُهُ رَعَاعُ النَّاسِ وَعَوَامُّهُمْ، وَلَوْ عَلِمُوا مَحَلَّ الطَّبَقَةِ الْاُولٰى مِنْهُمْ مِنَ الْاِسْلَامِ، وَقُرْبِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامْسَكُوا عَنْ

كَثِيرٍ مِنَ الْوَقِيعَةِ فِيهِمْ، فَاَمَّا اَهْلُ الصُّفَّةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ اَسَامِيَهُمْ فِي الْاَخْبَارِ الْمَنْقُوْلَةِ اِلَيْنَا مُتَفَرِّقَةٌ، وَلَوْ ذَكَرْتُ كُلَّ حَدِيثٍ مِنْهَا بِحَدِيثِهِ وَسِيَاقَةَ مَتْنِهِ لَطَالَ بِهِ الْكِتَابُ، وَلَمْ يَجِءْ بَعْضُ اَسَانِيدِهَا عَلٰى شَرْطِي فِي هٰذَا الْكِتَابِ، فَذَكَرْتُ الْاَسَامِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَخْبَارِ عَلٰى سَبِيلِ الْاخْتِصَارِ، وَهُمْ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ، وَاَبُو عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَاَبُو الْيَقْظَانِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ، وَقَدْ كَانَ الْاَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ تَبَنَّاهُ، فَقِيلَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ، وَخَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ، وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ، وَصُهَيْبُ بْنُ سِنَانِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخُو عُمَرَ، وَاَبُو كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو مَرْثَدٍ كَنَّازُ بْنُ حُصَيْنٍ الْعَدَوِيُّ، وَصَفْوَانُ بْنُ بَيْضَاءَ، وَاَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَسَالِمٌ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَمِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيُّ، وَمَسْعُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْقَارِيُّ وَعُمَيْرُ بْنُ عَوْفٍ مَوْلٰى سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَعُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ، وَاَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، وَسَالِمُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ ثَابِتٍ، وَكَانَ اَحَدُ الْبَكَّائِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَفِيهِ نَزَلَتْ: وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا وَاَبُو الْبِشْرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو، وَخُبَيْبُ بْنُ يَسَافٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ، وَاَبُو ذَرٍّ جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ الْغِفَارِيُّ، وَعُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِمَّنْ يَاْوِيْ اِلَيْهِمْ، وَيَبِيتُ مَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اَيْضًا مِمَّنْ يَاْوِيْ اِلَيْهِمْ وَيَبِيتُ مَعَهُمْ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرُ بْنُ عَامِرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجُهَنِيُّ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيُّ، وَثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذُ بْنُ الْحَارِثِ الْقَارِيُّ، وَالسَّائِبُ بْنُ خَلَادٍ، وَثَابِتُ بْنُ وَدِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ قَالَ الْحَاكِمُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَلَّقْتُ هٰذِهِ الْاَسَامِيَ مِنْ اَخْبَارٍ كَثِيرَةٍ مُتَفَرِّقَةٍ فِيهَا ذِكْرُ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَالنَّازِلِينَ مَعَهُمُ الْمَسْجِدَ، فَمِنْهُمْ مَنْ تَقَدَّمَتْ هِجْرَتُهُ مِثْلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَسَلْمَانُ، وَبِلَالٌ، وَصُهَيْبٌ، وَالْمِقْدَادُ، وَغَيْرُهُمْ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاَخَّرَتْ هِجْرَتُهُ فَسَكَنَ الْمَسْجِدَ فِي جُمْلَةِ اَهْلِ الصُّفَّةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ اَسْلَمَ عَامَ الْفَتْحِ، ثُمَّ وَرَدَ مَعَهُ وَقَعَدَ فِي اَهْلِ الصُّفَّةِ اِذْ لَمْ يَاْوِ بِالْمَدِينَةِ اِلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا يُعَدُّ فِي الْمُهَاجِرِينَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَاِنَّ مِمَّا اَرْجُو مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ كُلَّ مَنْ جَرٰى عَلٰى سُنَّتِهِمْ فِي التَّوَكُّلِ وَالْفَقْرِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَنَّهُ مِنْهُمْ، وَمِمَّنْ يُحْشَرُ مَعَهُمْ، وَاِنَّ كُلَّ مَنْ اَحَبَّهُمْ، وَاِنْ كَانَ يَرْجِعُ اِلٰى دُنْيَا وَثَرْوَةٍ فَمَرْجُوٌّ لَهُ ذٰلِكَ اَيْضًا لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا حُشِرَ مَعَهُمْ

✧✧ حضرت عیاض بن سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتوں نے جو مجھے بتایا ہے اس کے مطابق میری امت میں بہترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پر خوش ہوتے ہیں اور تنہائی میں اپنے ربّ کے عذاب کی شدت کے خوف سے روتے ہیں، صبح وشام پاکیزہ گھروں (یعنی) مساجد میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے

ہیں۔اپنی زبانوں کے ساتھ رغبت اورخوف سے اس کو پکارتے ہیں،اٹھتے ، بیٹھتے اس کی بارگاہ میں دستِ دعادراز کرتے ہیں،ابتداء وانتہاء میں اپنے دلوں کے ساتھ اسی کی طرف متوجہ رہتے ہیں،وہ لوگوں پر بوجھ نہیں بنتے ، بلکہ وہ اپنا بوجھ اپنے اوپر ہی ڈال کر رکھتے ہیں۔زمین پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی طرح عاجزی اور انکساری کے ساتھ ننگے پاؤں چلتے ہیں،اطمنان کے ساتھ چلتے ہیں، وسیلہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرتے ہیں،قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں قربانی پیش کرتے ہیں،بوسیدہ کپڑے پہنتے ہیں،اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر (ملائکہ) نگہبان حاضر رہتے ہیں اوروہ حفاظت کرنے والی نگاہوں میں ہوتے ہیں۔وہ اپنی فراست سے بندوں کو پہچان لیتے ہیں۔اور بلاد میں غوروفکر کرتے ہیں،ان کی ارواح دنیا میں ہوتی ہیں مگران کے دل آخرت (کی یاد)میں ہوتے ہیں۔ان کی خواہش صرف یہ ہوتی ہے کہ اپنی قبروں کے لئے سامان تیار کرلیں، اپنے راستے کی تیاری کرلیں،اوراپنے آپ کو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) کھڑے ہونے کے لئے تیار کرلیں۔پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ (ابراهیم 14)

''یہ اس کیلئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے''۔

(ترجمہ کنزالایمان،امام احمد رضا)

امام حاکم کہتے ہیں:ہمارے زمانے کے جن متصوفہ(تصوف کے دعویداروں) کا ان اوصاف پر عمل ہے، ان کو خوشخبری ہو کیونکہ وہ گزشتہ (اہل صفہ)لوگوں کے حقیقی پیروکار ہیں اور ''صوفیاء''مسلمانوں کی ایک جماعت کا نام ہے،ان میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی،اوراصل بات وہ نہیں ہے جو عوام الناس سمجھتے ہیں۔اگر پہلے طبقے کے اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ان کے قرب کا لوگوں کو پتہ چل جائے تو ان کے متعلق عیب جوئی سے باز آجائیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو اہل صفہ تھے،ان کے اسمائے گرامی متعدد الگ الگ احادیث کے ذریعے پہنچے ہیں۔ اگر میں وہ تمام احادیث بیان کروں اوران سب کے الگ الگ متن تحریر کروں تو یہ کتاب بہت طویل ہوجائے گی،مزید برآں یہ کہ ان میں سے بعض کی سند ہماری اس کتاب کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔چنانچہ ان تمام احادیث میں سے (اصحاب صفہ کے) نام مختصراً ذکر کررہاں ہوں۔

حضرت ابوعبداللہ فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود الہذلی رضی اللہ عنہ

حضرت مقداد بن عمرو بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ (اسود بن عبدیغوث نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا،اس وجہ سے ان کو مقداد بن الاسود الکندی بھی کہا جاتا ہے)

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

حضرت صہیب بن سنان بن عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن خطاب (آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابومرثد کناز بن حصین العدوی رضی اللہ عنہ

حضرت صفوان بن بیضاء رضی اللہ عنہ

حضرت عبس بن جبر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ

حضرت مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

حضرت عکاشہ بن محصن الاسدی رضی اللہ عنہ

حضرت مسعود بن ربیع القاری رضی اللہ عنہ

حضرت سہیل بن عمرو کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر بن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ

حضرت سالم بن عمیر بن ثابت (یہ آہ و بکا کرنے والے صحابہ میں سے تھے اور انہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی

وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا (التوبہ: 92)

''ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت ابوالبشر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ الغفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عتبہ بن مسعود الہذلی رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما عموماً ان کے پاس رہتے اور رات بھی انہی کے پاس گزارتے تھے، یونہی حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوالدرداء عویمر بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید الجہنی رضی اللہ عنہ، حضرت حجاج بن عمرا سلمی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن حارث القاری رضی اللہ عنہ، حضرت سائب بن

خلاد رضی اللہ عنہ، ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس آ کر ٹھہرتے تھے اور رات بھی یہیں گزارا کرتے تھے۔

امام حاکم کہتے ہیں: میں نے یہ مذکورہ بالا اسماء گرامی متفق احادیث سے اکٹھے کئے ہیں جن میں اہل صفہ اور ان کے ہمراہ مسجد میں ٹھہرنے والوں کے نام موجود ہیں ان میں کچھ ایسے ہیں جنہوں نے پہلے ہجرت کی مثلاً حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت مقداد وغیرہم رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے بعد میں ہجرت کی اور وہ اہل صفہ کے ہمراہ مسجد میں ٹھہرے۔ ان میں کچھ وہ بھی ہیں جو فتح مکہ والے سال اسلام لائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی مدینہ آ کر اہل صفہ میں شریک ہو گئے۔ کیونکہ یہ لوگ مدینہ میں اپنے رشتہ داروں اور اپنے مال کی طرف کچھ دھیان نہ دیتے تھے اور ان کا شمار مہاجرین میں بھی نہیں ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ امید رکھتے ہیں کہ قیامت تک جو آدمی بھی ان کے راستے پر چلے، توکل اور فقر اختیار کرے گا وہ انہی میں سے شمار ہوگا۔ اور انہی کے ہمراہ ان کا حشر ہوگا۔ اور بے شک جو آدمی ان سے محبت کرے گا وہ اگرچہ دنیا اور اس کی دولت کا امیدوار ہی کیوں نہ ہو اس کیلئے بھی ہم یہی امید رکھتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جس قوم سے محبت کرے گا اس کا حشر اسی قوم کے ہمراہ ہوگا۔

4295۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْمُثَنَّى مَعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اُنْزِلَ بِالْمَدِيْنَةِ وَمَا كَانَ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ فَبِمَكَّةَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جن آیات میں

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا

(کے الفاظ ہیں) وہ مدینہ میں نازل ہوئیں اور جن میں

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ

کے الفاظ ہیں، وہ مکہ میں نازل ہوئیں۔

4296۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ وَكِيْعٌ اَنْبَاَ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاْنَا الْمُفَصَّلَ حِيْنًا وَّحَجَجْنَا بِمَكَّةَ لَيْسَ فِيْهَا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے مکہ میں حج کے دوران اور اس کے علاوہ مختلف اوقات میں قرآن کریم کی آخری سات سورتیں پڑھی ہیں، ان میں کہیں بھی یاایھا الذین آمنوا کے الفاظ نہیں ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الْمَغَازِىْ وَالسَّرَايَا

غزوہ اور جہاد کی کتاب

حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَآءً فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِ مِائَةٍ كِتَابَ الْمَغَازِىْ وَالسَّرَايَا وَسَائِرِ الْوَقَائِعِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَوَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى كُنْهِ مَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْكِتَابِ وَفِيْهِ اَخْبَارٌ كَثِيْرَةٌ مَدَارُهَا عَلٰى اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِاِخْرَاجِهَا مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِمَا اَخْبَارٌ يَسِيْرَةٌ رُوَاتُهَا ثِقَاتٌ مِمَّنْ لَمْ يُخَرِّجُوْا عَنْهُمْ فَمِنْهَا

امام حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے ذی الحج ۴۰۱ ہجری کو ہمیں یہ کتاب المغازی والسرایا املاء کروائی۔ اور رسول اللہ ﷺ کی ہجرت اور وفات کے بقیہ تمام واقعات جو اس کتاب میں صحیح قرار دے کر درج کئے گئے ہیں ان کے مفہوم کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے نقل کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں بہت ساری احادیث ہیں لیکن ان تمام کو ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے اور اس ان کو صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے جبکہ کچھ روایات ایسی ہیں جن کے راوی تو ثقہ ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے:

4297- مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بْنُ اِسْحَاقَ وَحَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَا رَاَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ قَبْلَ مَقْدَمِ ضَمْضَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ عَلٰى قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بِثَلَاثِ لِيَالٍ رُؤْيَا فَاَصْبَحَتْ عَاتِكَةُ فَاَعْظَمَتْهَا فَبَعَثَتْ اِلٰى اَخِيْهَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ لَهُ يَا اَخِي لَقَدْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا اَفْزَعَتْنِي لَيَدْخُلَنَّ عَلٰى قَوْمِكَ مِنْهَا شَرٌّ وَبَلَاءٌ فَقَالَ وَمَا هِيَ فَقَالَتْ رَاَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّ رَجُلًا اَقْبَلَ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهُ فَوَقَفَ بِالْاَبْطَحِ فَقَالَ انْفِرُوْا يَا آلَ غُدَرٍ لِمَصَارِعِكُمْ فِي ثَلَاثٍ فَاَرَى النَّاسَ اجْتَمَعُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ اَرٰى بَعِيْرَهُ دَخَلَ بِهِ الْمَسْجِدَ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ مَثَّلَ بِهِ بَعِيْرُهُ فَاِذَا هُوَ عَلٰى رَاْسِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ انْفِرُوْا يَا آلَ غُدَرٍ لِمَصَارِعِكُمْ فِي ثَلَاثٍ ثُمَّ اِنَّ بَعِيْرَهُ مَثَّلَ بِهِ عَلٰى رَاْسِ اَبِي قُبَيْسٍ فَقَالَ انْفِرُوْا يَا آلَ غُدَرٍ لِمَصَارِعِكُمْ فِي ثَلَاثٍ ثُمَّ اَخَذَ صَخْرَةً فَاَرْسَلَهَا مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ فَاَقْبَلَتْ تَهْوِي حَتّٰى اِذَا كَانَتْ فِي اَسْفَلِ الْجَبَلِ اَرْفَضَتْ فَمَا بَقِيَتْ دَارٌ مِنْ دُوْرِ قَوْمِكَ وَلَا بَيْتٌ اِلَّا دَخَلَ فِيْهِ بَعْضُهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا فَاكْتُمِيْهَا قَالَتْ وَاَنْتَ فَاكْتُمْهَا لَئِنْ

بَلَغَتْ هٰذِهٖ قُرَيْشًا لَيُؤْذُوْنَنَا فَخَرَجَ الْعَبَّاسُ مِنْ عِنْدِهَا وَلَقِيَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ وَكَانَ لَهٗ صَدِيْقًا فَذَكَرَهَا لَهٗ وَاسْتَكْتَمَهٗ اِيَّاهَا فَذَكَرَهَا الْوَلِيْدُ لِأَبِيْهِ فَتَحَدَّثَ بِهَا فَفَشَا الْحَدِيْثُ قَالَ الْعَبَّاسُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَغَادٍ اِلَى الْكَعْبَةِ لِأَطُوْفَ بِهَا اِذْ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا اَبُوْ جَهْلٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رُّؤْيَا عَاتِكَةَ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ يَا اَبَا الْفَضْلِ مَتٰى حَدَثَتْ هٰذِهِ النَّبِيَّةُ فِيْكُمْ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ رُؤْيَا رَاَتْهَا عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَمَا رَضِيْتُمْ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْ يَّتَنَبَّاَ رِجَالُكُمْ حَتّٰى تَنَبَّاَ نِسَاؤُكُمْ فَسَنَتَرَبَّصُ بِكُمْ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الَّتِيْ ذَكَرَتْ عَاتِكَةُ فَاِنْ كَانَ حَقًّا فَسَيَكُوْنُ وَاِلَّا كَتَبْنَا عَلَيْكُمْ كِتَابًا اِنَّكُمْ اَكْذَبُ اَهْلِ بَيْتٍ فِي الْعَرَبِ فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ اِلَيْهِ مِنِّيْ مِنْ كَبِيْرٍ اِلَّا اَنِّيْ اَنْكَرْتُ مَا قَالَتْ فَقُلْتُ مَا رَاَتْ شَيْئًا وَّلَا سَمِعْتُ بِهٰذَا فَلَمَّا اَمْسَيْتُ لَمْ تَبْقَ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا اَتَتْنِيْ فَقُلْنَ اَصَبَرْتُمْ لِهٰذَا الْفَاسِقِ الْخَبِيْثِ اَنْ يَّقَعَ فِيْ رِجَالِكُمْ ثُمَّ تَنَاوَلَ النِّسَآءَ وَاَنْتَ تَسْمَعُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ فِيْ ذٰلِكَ غَيْرَةٌ فَقُلْتُ قَدْ وَاللّٰهِ صَدَقْتُنَّ وَمَا كَانَ عِنْدِيْ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرَةٍ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ مَا قَالَ فَاِنْ عَادَ لَاَكْفِيَنَّهٗ فَقَعَدْتُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ اَتَعَرَّضُهٗ لِيَقُوْلَ شَيْئًا فَاُشَاتِمُهٗ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَمُقْبِلٌ نَحْوَهٗ وَكَانَ رَجُلًا حَدِيْدَ الْوَجْهِ جَدِيْدَ الْمَنْظَرِ حَدِيْدَ اللِّسَانِ اِذْ وَلّٰى نَحْوَ بَابِ الْمَسْجِدِ يَشْتَدُّ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِي اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ كُلَّ هٰذَا فَرَقًا مِنْ اَنْ اُشَاتِمَهٗ وَاِذَا هُوَ قَدْ سَمِعَ مَا لَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ ضَمْضَمَ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِالْاَبْطَحِ قَدْ حَوَّلَ رَحْلَهٗ وَشَقَّ قَمِيْصَهٗ وَجَدَعَ بَعِيْرَهٗ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَللَّطِيْمَةُ اَللَّطِيْمَةُ اَمْوَالُكُمْ مَعَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَتِجَارَتُكُمْ قَدْ عَرَضَ لَهَا مُحَمَّدٌ وَّاَصْحَابُهٗ فَالْغَوْثُ فَشَغَلَهٗ ذٰلِكَ عَنِّيْ فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا الْجَهَازُ حَتّٰى خَرَجْنَا فَاَصَابَ قُرَيْشًا مَا اَصَابَهَا يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ قَتْلِ اَشْرَافِهِمْ وَاَسْرِ خِيَارِهِمْ فَقَالَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَلَمْ تَكُنِ الرُّؤْيَا بِحَقٍّ وَعَابَكُمْ بِتَصْدِيْقِهَا قَلَّ مِنَ الْقَوْمِ هَارِبٌ فَقُلْتُمْ وَلَمْ اَكْذِبْ كَذَبْتُ وَاِنَّمَا يُكَذِّبُنَ بِالصِّدْقِ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ عاتکہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے ضمضم بن عمرو الغفاری کے مکہ میں قریش پر چڑھائی کرنے سے تین دن پہلے خواب دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہما نے اس خواب کو معمولی سمجھا اور اپنے بھائی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور کہا: اے میرے بھائی! میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے، اس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ کی قوم پر کوئی آزمائش اور مصیبت نہ آ جائے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا (خواب) ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ ایک آدمی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور (مقام) ابطح میں کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے غدارو! باہر نکلو، تین دن بعد تمہارے ساتھ جنگ ہوگی۔ میں دیکھتی ہوں کہ وہ لوگ اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں، پھر میں دیکھتی ہوں کہ اس کا اونٹ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور لوگ اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں، پھر وہ اونٹ سمیت کعبہ کے اوپر ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے غدر والو! تین دن میں تمہارا قتل ہوگا، پھر وہ اونٹ سمیت ابوقبیس (پہاڑ) پر ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے غدر والو! باہر نکلو، تین دن میں تمہارا قتل ہوگا۔ پھر اس نے پہاڑ کی چوٹی سے ایک بھاری

پتھر گرادیا، وہ نیچے کی جانب لڑھکتا آیا حتی کہ جب وہ پہاڑ کی گہرائی میں پہنچا تو پھٹ گیا تو تمہاری قوم کا کوئی گھر اور کوئی مکان ایسا نہیں ہوگا جس میں اس کے ذرات نہ پہنچے ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم یہ خاص بات ہے، اس کو چھپا کر رکھنا۔ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ بھی اس کو پوشیدہ رکھنا، کیونکہ اگر اس بات کی خبر قریش کو ہوگئی تو وہ مجھے تکلیف دیں گے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے اور اپنے دوست ولید بن عتبہ کے پاس گئے اور یہ خواب اس کو سنا دیا اور ساتھ ہی اس کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کرنے کی تاکید بھی کردی، لیکن ولید نے یہ خواب اپنے والد کو بتا دیا، اور اس کے والد نے جگہ جگہ بیان کردیا، اس وجہ سے یہ بات پھیل گئی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کل کعبۃ اللہ کا طواف کروں گا، لیکن جب میں مسجد میں داخل ہوا تو ابوجہل پوری ایک جماعت میں بیٹھا تھا اور ان میں اسی خواب کا تذکرہ ہو رہا تھا، ابوجہل نے کہا: اے ابوالفضل! تم میں یہ عورت کب سے نبی بن گئی ہے؟ میں نے کہا: کیا مطلب؟ اس نے کہا: وہی عاتکہ بنت عبدالمطلب کی خواب۔ اے بنی عبدالمطلب! کیا تمہیں اپنے مردوں کا دعوائے نبوت کافی نہ تھا کہ اب تمہاری عورتوں نے بھی نبوت کے دعوے شروع کر دیئے ہیں؟۔ ہم ان تین دنوں کا انتظار کر رہے ہیں، جن کا ذکر عاتکہ نے کیا ہے۔ کہ اگر (اس کا یہ خواب) حق ہوا تو ہو جائے گا ورنہ ہم تمہارے بارے میں یہ فیصلہ لکھ دیں گے کہ پورے عرب میں تمہارا گھرانہ سب سے زیادہ جھوٹا ہے (حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) خدا کی قسم! میرے لئے اس سے بڑھ کر تکلیف دہ کوئی بات نہیں ہوسکتی تھی۔ میں عاتکہ کے خواب سے مکر گیا اور میں نے کہہ دیا کہ نہ اُس نے کوئی خواب دیکھا ہے اور نہ میں نے اس سے کوئی بات سنی ہے۔ جب شام ہوئی تو بنی عبدالمطلب کی تمام عورتیں میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں: تم نے اس فاسق خبیث کی باتیں سن کر بھی صبر کیا، اس نے تمہارے مردوں پر طعنہ زنی کی ہے اور تمہاری عورتوں پر بھی باتیں بنائیں اور تم (خاموش تماشائی بنے) سنتے رہے، تمہارے اندر غیرت نام کی کوئی چیز نہیں ہے؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! سچ کہہ رہی ہو، اس معاملے میں واقعی مجھ میں غیرت نہیں تھی (یعنی غیرت تو تھی مگر میں اس پر بگڑ نہیں سکتا تھا) تو سوائے اس کے کہ میں اس بات سے ہی مکر جاتا میرے پاس کوئی چارہ نہ تھا لیکن اب اگر اس نے دوبارہ ایسی کوئی بات کہی تو میں اس کو بھرپور جواب دونگا۔ چنانچہ میں تیسرے دن ان کا مقابلہ کرنے کی نیت سے بیٹھا ہوا تھا کہ وہ کچھ بولے تو میں اس کو گالیاں دوں۔ خدا کی قسم! میں تو اس کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی لوہے کے چہرے والا، دیکھنے میں نیا اور تیز زبان والا، مسجد کے دروازے کی جانب تیزی سے بڑھا، میں نے اپنے دل میں کہا: یا اللہ! اس پر لعنت کر، میں اس سے مقابلہ بازی نہیں کرسکتا اور وہ ضمضم بن عمرو کی آواز سن رہا تھا جو میں نہیں سن رہا تھا۔ وہ اونٹ پر سوار ''ابطح'' میں کھڑا تھا، اس نے اپنا کجاوہ اتارا، اپنی قمیص پھاڑی اور اپنے اونٹ کی ناک کاٹ ڈالی اور بولا: اے گروہِ قریش! بازار میں آؤ، بازار میں آؤ۔ تمہارا مال ابوسفیان کے پاس ہے اور تمہاری تجارت کو محمد اور اس کے ساتھیوں نے روک رکھا ہے اور آؤ میری مدد کرو۔ تو وہ لوگ اسی سلسلہ میں مشغول ہو گئے، اور ہم تیاری کر کے وہاں سے نکل گئے۔ تو اس دن قریش کو اتنا نقصان پہنچا جتنا جنگ بدر میں پہنچا تھا۔ ان کے بڑے بڑے لوگوں کو قتل کر دیا گیا اور سرداروں کو گرفتار کیا گیا تو حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا نے کہا:

کیا میرا خواب سچا نہ تھا؟ اور اس کی تصدیق نے تمہیں نقصان دیا، قوم میں سے بہت کم لوگ بھاگ سکے۔

توتم نے کہا: اور میں تمہارے جھٹلانے سے جھوٹی نہیں ہوگئی، کیونکہ سچائی کو جھوٹا ہی جھٹلاتا ہے پھر اس کے بعد مفصل قصہ بیان کیا۔

4298۔ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِسْحَاقَ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ مَا كَانَ مَعَنَا اِلَّا فَرَسَانِ فَرَسٌ لِلزُّبَيْرِ وَفَرَسٌ لِلْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنَّ اَبَا ثَابِتٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ وَاَبُوْ صَخْرٍ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيُّ عَمَّارُ الدَّهْنِيُّ وَكُلُّهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہمارے پاس (جنگ بدر کے دن) صرف دو گھوڑے تھے، ایک گھوڑا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تھا اور ایک حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس میں جو ابوثابت ہیں وہ "محمد بن عبید اللہ المدینی" ہیں۔ اور یہ تمام (محدثین) کے متفق علیہ راوی ہیں۔

4299۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ الْمُثَنّٰى مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلَّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ، قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ وَاَبُوْ لُبَابَةَ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَكَانَ اِذَا كَانَتْ عَقَبَتُهُ قُلْنَا: ارْكَبْ حَتّٰى نَمْشِيَ، فَيَقُوْلُ: مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّي، وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بدر کے دن تین تین آدمیوں کے لئے ایک ایک اونٹ تھا (اس موقع پر) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی (پیدل چلنے کی) باری آتی تو ہم عرض کرتے کہ آپ سوار رہیں آپ کی باری ہم دیتے ہیں، تو آپ فرماتے: تم لوگ مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور تمہاری طرح مجھے بھی اجر کی ضرورت ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4299–صحیح ابن حبان' کتاب السیر' باب التقلید والجرس للدواب' ذکر إباحة تعاقب الجماعة' حدیث4806:السنن الکبری للنسائی' کتاب السیر' الاعتقاب فی الدابة' حدیث8538:السنن الکبری للبیہقی –جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب آداب السفر' باب الاعتقاب فی السفر' حدیث9728:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه' حدیث3785:مسند الطیالسی –ما أسند عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حدیث348:مسند الحارث' کتاب المغازی' باب غزوة بدر' حدیث669:مسند أبی یعلی الموصلی' مسند عبد الله بن مسعود' حدیث5231:

4300- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى وَاَبُو الْحُسَيْنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ تَحَرَّوْهَا لِاِحْدٰى عَشَرَةَ يَبْقَيْنَ صَبِيحَتَهَا يَوْمَ بَدْرٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شب قدر کے متعلق فرماتے ہیں: اس کو باقی ماندہ گیارہ راتوں میں ڈھونڈو، اور یہ یوم بدر کی صبح تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4301- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ وَاَبُو الْحُسَيْنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِلْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ لِتِسْعَ عَشَرَةَ صَبِيحَةَ يَوْمِ بَدْرٍ "يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ" هٰذَا حَدِيثٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شبِ قدر کو اس رات میں تلاش کرو (جس سے اگلے دن) انیس (رمضان) کی صبح ہوتی ہے۔ یہی وہی دن ہے جب غزوہ بدر ہوا تھا۔ (جس کے بارے میں قرآن نے یہ کہا ہے:)

"يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ"

"یہ فرق کرنے والا دن ہے جب دو گروہ ایک دوسرے کے مدمقابل آ گئے تھے"۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4302- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَدِّيّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَّآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ * كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا وَّثَمَانِيْنَ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ نَيِّفًا وَّاَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں مہاجرین کی تعداد ۸۰ سے کچھ زیادہ تھی اور انصار ۲۴۰ سے زائد تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4303- اَخْبَرَنِي اَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صُفِفْنَا لِلْقِتَالِ لِقُرَيْشٍ وَصُفُّوا لَنَا: اِذَا اَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگِ بدر کے دن جب ہمارا اور قریش کا لشکر صف آراء ہو چکا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کی کہ ''وہ جب تمہارے قریب آنے لگیں تو ان پر تیروں کی بوچھاڑ کر دو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4304۔ اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَانَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَقُوْلُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْاُسَارَى، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: ايتِ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْحَطَبِ فَاضْرِمْ نَارًا، ثُمَّ اَلْقِهِمْ فِيهَا، فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَطَعَ اللّٰهُ رَحِمَكَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَادَتُهُمْ وَرُؤَسَاءُهُمْ قَاتَلُوكَ، وَكَذَّبُوكَ فَاضْرِبْ اَعْنَاقَهُمْ بَعْدُ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَشِيرَتُكَ وَقَوْمُكَ، ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ: الْقَوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا تَقُوْلُونَ فِي هَؤُلَاءِ؟ اِنَّ مَثَلَ هَؤُلَاءِ كَمَثَلِ اِخْوَةٍ لَهُمْ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ، قَالَ نُوحٌ: رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا وَقَالَ مُوسَى: رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوبِهِمْ الْاٰيَةَ، وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَاِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ عِيسَى: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيمُ وَاَنْتُمْ قَوْمٌ فِيكُمْ غِيلَةٌ فَلَا يَنْقَلِبَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْ بِضَرْبِ عُنُقٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَقُلْتُ: اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَاِنَّهُ لَا يُقْتَلُ، وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَتَكَلَّمُ بِالْاِسْلَامِ فَسَكَتَ، فَمَا كَانَ يَوْمٌ اَخْوَفُ عِنْدِي اَنْ يُلْقَى عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ يَوْمِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے مشورہ لیا کہ ان جنگی قیدیوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی زیادہ ایندھن والی وادی میں آگ بھڑکا کر ان کو اس میں ڈال

4303–صحيح البخاري' كتاب الجهاد والسير' باب التحريض على الرمي' حديث2765:صحيح البخاري' كتاب المغازي' باب فضل من شهد بدرا' حديث3783:صحيح البخاري' كتاب المغازي' باب فضل من شهد بدرا' حديث3784:مستخرج أبي عوانة –مبتدأ كتاب الجهاد' بيان صفة حفر الخندق' حديث5552:سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب في الصفوف' حديث2303:سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب في سل السيوف عند اللقاء' حديث2304:السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب سل السيوف عند اللقاء' حديث17182:مسند أحمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث أبي أسيد الساعدي' حديث15767:المعجم الكبير للطبراني' باب الميم' ما أسند أبو أسيد – حمزة بن أبي أسيد' حديث16333:دلائل النبوة للبيهقي' باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على القتال يوم بدر' حديث924:

4304–الجامع للترمذي' أبواب الجهاد' باب ما جاء في المشورة' حديث1681:

دیا جائے۔لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے اس مشورہ کو پسند نہ کیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کے بڑوں اور سرداروں نے آپ سے لڑائی کی اور آپ کو جھٹلایا ہے، اس لئے ان سب کو قتل کر دیا جائے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آپ کی قوم اور آپ کا کنبہ ہے۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو سب لوگوں کی رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق ہوگئی۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تم ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ان لوگوں کی مثالیں ان سے پہلے بھی ان جیسے لوگوں میں گزر چکی ہیں۔حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا:

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا(نوح:26)

''اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوبِهِم(یونس:88)

''اے رب ہمارے! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهٗ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَاِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (ابراھیم:36)

''تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ(المائدۃ:118)

''اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور تم ایسی قوم میں ہو جس میں دھوکا (کا خدشہ) موجود ہے۔اس لئے تم میں کوئی شخص فدیہ لئے یا قتل کئے بغیر واپس نہ پلٹے۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: سوائے سہیل بن بیضاء کے، کہ اس کو قتل نہ کیا جائے، کیونکہ میں نے اس کو اسلام کے حق میں (اچھی) گفتگو کرتے ہوئے سنا ہے۔لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔اس دن سے زیادہ مجھے کبھی اس بات کا خوف نہیں ہوا کہ مجھ پر آسمان سے پتھر برسیں گے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا: سوائے ''سہیل بن بیضاء'' کے۔

🌸🌸 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4305۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَدِمَ بِالْاَسَارٰى حِينَ قَدِمَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ، وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مَنَاحَتِهِمْ عَلَى عَوْفٍ، وَمُعَوِّذٍ ابْنِي عَفْرَاءَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ، قَالَتْ سَوْدَةُ: فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَعِنْدَهُمْ اِذْ اَتَيْنَا، فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ الْاَسَارَى قَدْ اُتِيَ بِهِمْ، فَرَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِي، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، فَاِذَا اَبُو يَزِيدَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ، وَيَدَاهُ مَجْمُوعَتَانِ اِلٰى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ، فَوَاللّٰهِ مَا مَلَكْتُ حِينَ رَاَيْتُ اَبَا يَزِيدَ كَذٰلِكَ، اَنْ قُلْتُ: اَبَا يَزِيدَ، اُعْطِيتُمْ بِاَيْدِيكُمْ اَلَا مُتُّمْ كِرَامًا؟ فَمَا انْتَبَهْتُ اِلَّا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ: يَا سَوْدَةُ، عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى رَسُولِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا مَلَكْتُ حِينَ رَاَيْتُ اَبَا يَزِيدَ مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهِ بِالْحَبْلِ اَنْ قُلْتُ مَا قُلْتُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا الْعَبَّاسَ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَذَرْنَ دِرْهَمًا

✧✧ حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ''جب قیدیوں کو مدینہ منورہ لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا آل عفراء میں، عفراء کے دونوں بیٹوں عوف اور معوذ کی میت پر رو رہی تھی (یہ واقعہ پردہ کے احکام نازل ہونے سے پہلے کا ہے) سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب قیدیوں کو لایا گیا تو میں اس وقت وہیں پر تھی، ہمیں بتایا گیا کہ یہ قیدی لائے گئے ہیں، میں اپنے گھر کی طرف لوٹ گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے حجرہ میں تھے۔ (لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کا مجھے پتہ نہ تھا) میں نے دیکھا کہ ابو یزید سہیل بن عمر کے ہاتھ رسی کے ساتھ اس کی گردن پر باندھ کر ایک کونے میں کھڑا کیا ہوا تھا۔ خدا کی قسم! ابو یزید کی یہ حالت دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے کہہ دیا: اے ابو یزید! اللہ نے تمہیں ہاتھ دیئے ہیں، اس لئے عزت کی موت مرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سودہ! کیا تم اللہ اور اس کے رسول کے خلاف (ہدایت دے رہی ہو؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آواز سے مجھے پتہ چلا کہ گھر میں آپ موجود ہیں۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ابو یزید کے رسی کے ساتھ گردن پر بندھے ہوئے ہاتھ دیکھ کر مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے جو کچھ بولنا تھا بول دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن فلیح کے ذریعے موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

4305–صحیح البخاری' کتاب العتق' باب إذا أسر أخو الرجل' حدیث2420:صحیح البخاری' کتاب الجهاد والسیر' باب فداء المشرکین' حدیث2904:صحیح البخاری' کتاب المغازی' باب شهود الملائكة بدرا' حدیث3812:صحیح ابن حبان' کتاب السیر' باب التقلید والجرس للدواب' ذکر مبادرة الأنصار' حدیث4868:السنن الکبری للبیهقی' کتاب اللقطة' باب ذکر بعض من صار مسلما بإسلام أبویه أو أحدهما من' حدیث11359:المعجم الأوسط للطبرانی' باب العین' من اسمه :عبید الله' حدیث4726:

فرماتے ہیں کہ کچھ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں اجازت عطا فرمائیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کرنا چاہتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! ایک درہم بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔

4306۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اَسَارَاهُمْ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ فِيهِ قِلَادَةٌ كَانَتْ خَدِيجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى اَبِي الْعَاصِ حِينَ بَنَى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوا لَهَا اَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخَذَ عَلَيْهِ، وَوَعَدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخَلِّيَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیے بھیجے تو حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص کے فدیہ کے لئے جو مال بھیجا اس میں وہ ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو ابوالعاص کے ساتھ شادی کے موقع پر دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر بہت شدید رقت طاری ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس کے قیدی کو رہا کردو اور اس کا فدیہ بھی واپس بھیج دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عہد لیا تھا اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ وہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس آنے دیں گے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4307۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَعْنِي بِالْفُرْقَانِ يَوْمَ بَدْرٍ يَوْمَ فَرَقَ اللّٰهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد

اِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ (الانفال: 41)

''اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے متعلق فرماتے ہیں: اس میں فرقان سے مراد ''بدر'' کا دن ہے، جس دن اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کے درمیان فرق کردیا تھا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4308۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ الْمَكِّيُّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَفَا الْمُشْرِكُونَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوُوا حَتّٰى اُثْنِيَ عَلٰى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَصَارُوا خَلْفَهُ صُفُوفًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ، وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لَمَّا بَعَّدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَّا قَرَّبْتَ، اللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اللّٰهُمَّ عَائِذٌ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَنَا، اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ، اللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ، وَاَحْيِنَا مُسْلِمِينَ، وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ، اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبید بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن مشرکوں کو شکست ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صف بستہ ہو جاؤ تاکہ میں اپنے ربّ عزوجل کی حمد وثناء بیان کروں۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنالیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگنا شروع کی "اے اللہ! تمام تر حمد صرف تیرے ہی لئے ہے، اے اللہ! تو جسے پھیلا دے، اس کو کوئی سمیٹنے والا نہیں ہے اور جس کو تو سمیٹ دے اس کو کوئی پھیلانے والا نہیں ہے۔ جس کو تو گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے اور جس کو تو ہدایت دے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔ جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور جس کو تو دے دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ جس کو تو دور کر دے اس کو کوئی قریب کرنے والا نہیں ہے اور جس کو تو قریب کر لے اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمتیں، اپنا فضل اور اپنا رزق عام کر دے، اے اللہ! میں تجھ سے قائم رہنے والی وہ نعمتیں مانگتا ہوں جو نہ پرانی ہوں، نہ ختم ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے خوف والے دن، امن کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو نے ہمیں جو کچھ عطا کیا، اس کے شر سے، اور جو کچھ ہم سے روکا اس کے شر سے اپنی پناہ عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں ایمان سے محبت عطا فرما اور ہمارے دلوں میں اس کو مزین فرما اور ہمیں کفر، فسق اور نافرمانی سے نفرت عطا فرما اور ہمیں ہدایت یافتگان میں شامل فرما۔ اے اللہ! ہمیں مسلمان زندہ رکھ اور حالت اسلام پر ہی وفات عطا فرما

4308–السنن الكبرى للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' الاستنصار عند اللقاء' حديث10052: مسند أحمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث عبد الله الزرقي' حديث 15221: البحر الزخار مسند البزار' حديث رفاعة بن رافع' حديث3142: المعجم الكبير للطبراني' باب الذال' رفاعة بن رافع الزرقي الأنصاري عقبي بدري' حديث4416: المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب المغازي والسرايا' حديث4255:

اور ہمیں ذلیل کئے بغیر اور آزمائش میں ڈالے بغیر صالحین میں شامل فرما۔ اے اللہ! ان کافروں کو ہلاک فرما جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیری راہ سے روکتے ہیں اور ان پر اپنا برحق قہر نازل فرما۔ آمین

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4309۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، قَالَ: وَزَعَمَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسَيْفِهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَدِ انْحَنَى، فَقَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: هَاكِي السَّيْفَ حُمَيْدًا، فَاِنَّهَا قَدْ شَفَتْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ كُنْتَ اَجَدْتَ الضَّرْبَ بِسَيْفِكَ لَقَدْ اَجَادَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَاَبُو دُجَانَةَ، وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَفْلَحُ، وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيحٌ فِي الْمَغَازِي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی خمدار تلوار لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اس تلوار کی تعریف کرو کیونکہ اس نے مجھے کامیاب کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو نے تلوار کی وجہ سے اچھا جہاد کیا ہے تو سہل بن حنیف، ابودجانہ، عاصم بن ثابت الافلح اور حارث بن صمہ نے بھی بہت اچھی لڑائی کی ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ مغازی میں مذکورہ حدیث کی ایک صحیح حدیث شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے۔)

4310۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ سَيْفَهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، اغْسِلِي عَنْ هٰذَا الدَّمِ، فَاَعْطَاهَا عَلِيٌّ سَيْفَهُ، فَقَالَ: وَهٰذَا فَاغْسِلِي عَنْهُ دَمَهُ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَقَنِي الْيَوْمَ الْقِتَالَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ لَقَدْ صَدَقَ مَعَكَ الْقِتَالُ الْيَوْمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَسِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ اَبُو دُجَانَةَ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ نَاوَلَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ السَّيْفَ: اَفَاطِمُ هَاكِي السَّيْفَ غَيْرَ ذَمِيمٍ فَلَسْتُ بِرِعْدِيدٍ وَلَا بِلَئِيمٍ لَعَمْرِي لَقَدْ اَعْذَرْتُ فِي نَصْرِ اَحْمَدَ وَمَرْضَاتِ رَبٍّ بِالْعِبَادِ رَحِيمٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ احد سے) لوٹ کر آئے تو اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی تلوار دی اور فرمایا: بیٹی! اس سے یہ خون صاف کر دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی تلوار ان کو دی اور کہا: اس سے بھی خون دھو ڈالو۔ خدا کی قسم! آج اس نے مجھے قتال میں سچا کر دیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آج تو نے لڑائی کا حق

ادا کیا ہے تو آج تیرے ساتھ ساتھ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور سماک بن خرشہ ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے بھی لڑائی کا حق ادا کیا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تلوار تھمائی تو کہا:

اے فاطمہ اس تلوار کو صاف کرو، اس میں کوئی عیب نہیں ہے، اور میں نہ بزدل ہوں، نہ کمینہ ہوں۔

مجھے میری عمر کی قسم! میں نے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے اور بندوں پر رحم کرنے والے خدائے رؤف رحیم کی رضا جوئی میں کوئی کمی نہیں کی۔

4311- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ الطَّلْحِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ ارْتَجَزْتُ بِهٰذَا الشِّعْرِ: نَحْنُ حَمَاةُ غَالِبٍ وَمَالِكٍ نَذُبُّ عَنْ رَسُوْلِنَا الْمُبَارَكِ نَضْرِبُ عَنْهُ الْيَوْمَ فِي الْمُعَارِكِ ضَرْبَ صِفَاحِ الْكُوْمِ فِي الْمَبَارِكِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، قَالَ لِحَسَّانَ: قُلْ فِي طَلْحَةَ، فَاَنْشَاَ حَسَّانُ، وَقَالَ: طَلْحَةُ يَوْمَ الشِّعْبِ آسَى مُحَمَّدًا عَلٰى سَالِكٍ ضَاقَتْ عَلَيْهِ وَشَقَّتْ يَقِيهِ بِكَفَّيْهِ الرِّمَاحَ وَاَسْلَمَتْ اَشَاجِعُهُ تَحْتَ السُّيُوفِ فَشُلَّتْ وَكَانَ اِمَامَ النَّاسِ اِلَّا مُحَمَّدًا اَقَامَ رَحَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى اسْتَقَلَّتْ

✧✧ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن میں نے یہ رجزیہ اشعار پڑھے تھے:

ہم غالب اور مالک کے حمایتی ہیں، ہم اپنے برکت والے رسول کا دفاع کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے دن واپس آئے تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: طلحہ رضی اللہ عنہ کی تعریف میں کچھ کہو، تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے درج ذیل اشعار پڑھے

طلحہ نے شعب کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمدردی کی، ایک ایسے موقع پر جب ان پر تنگی ہو چکی تھی اور پھٹ چکی تھی

وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ نیزوں سے بچاتے رہے اور ان کی انگلیاں شل ہو گئیں، اور ان کے بہادر تلواروں کے نیچے بھی محفوظ رہے۔

وہ لوگوں کے امام ہیں سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، انہوں نے اسلام کے گھمسان کے معرکے میں آخر تک ثابت قدمی کا ثبوت دیا۔

4312- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَهَبَ لِيَنْهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

4312-صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر طلحة بن عبيد الله التيمي رضوان الله عليه وقد فعل ' حديث7089:الجامع للترمذي" أبواب الجهاد ' باب ما جاء في الدرع ' حديث1659 :السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفيء والغنيمة ' جماع أبواب تفريق ما أخذ من أربعة أخماس الفيء غير الموجف ' باب إعطاء الفيء على الديوان ومن يقع به البداية ' حديث12242 :مسند أحمد بن حنبل ' مسند العشرة المبشرين بالجنة ' مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة - مسند الزبير بن العوام رضي الله عنه ' حديث1383 :المستدرك على الصحيحين للحاكم كتاب المغازي والسرايا حديث4264:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَ دِرْعَيْنِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَنْهَضَ اِلَيْهَا، فَجَلَسَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ تَحْتَهُ، فَنَهَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْجَبَ طَلْحَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ حملہ کرنے کے لئے چٹان کی طرف بڑھے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس چٹان کی طرف نہ چڑھ سکے۔ تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیٹھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اوپر چڑھ کر چٹان پر چڑھ گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلحہ رضی اللہ عنہ نے واجب کر لی (یعنی طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی ہو گیا)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4313۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارِكِ اَنْبَاَ اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنِي مُوْسٰى بْنُ طَلْحَةَ اَنَّ طَلْحَةَ رَجَعَ بِسَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ اَوْ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ تَرْصَعُ جَبِيْنُهُ وَقُطِعَتْ سَبَابَتُهُ وَشَلَّتِ الْاِصْبَعُ الَّتِي تَلِيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو ان کے بدن پر تلوار، نیزہ اور تیروں کے ۳۵ یا ۳۷ زخم موجود تھے، ان کی پیشانی زخمی تھی، شہادت کی انگلی کٹ چکی تھی اور اس کے ساتھ والی انگلیاں شل ہو چکی تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4314۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهَا سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا جَالَ النَّاسُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْجَوْلَةَ يَوْمَ اُحُدٍ، تَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ: اَذُودُ عَنْ نَفْسِي، فَاِمَّا اَنْ اُسْتَشْهِدَ، وَاِمَّا اَنْ اَنْجُوَ حَتّٰى اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذَا بِرَجُلٍ مُخَمَّرٍ وَجْهُهُ مَا اَدْرِي مَنْ هُوَ، فَاَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ حَتّٰى قُلْتُ: قَدْ رَكِبُوهُ، مَلَا يَدَهُ مِنَ الْحَصَى، ثُمَّ رَمٰى بِهِ فِي وُجُوهِهِمْ فَنَكَبُوا عَلٰى اَعْقَابِهِمُ الْقَهْقَرٰى، حَتّٰى يَاْتُوا الْجَبَلَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا، وَلَا اَدْرِي مَنْ هُوَ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ، فَبَيْنَا اَنَا اُرِيدُ اَنْ اَسْاَلَ الْمِقْدَادَ عَنْهُ اِذْ قَالَ الْمِقْدَادُ: يَا سَعْدُ، هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ، فَقُلْتُ: وَاَيْنَ هُوَ؟ فَاَشَارَ لِي الْمِقْدَادُ اِلَيْهِ، فَقُمْتُ، وَلَكَاَنَّهُ لَمْ يُصِبْنِي شَيْءٌ مِنَ الْاَذٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ كُنْتَ الْيَوْمَ يَا سَعْدُ؟ فَقُلْتُ: حَيْثُ رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَجْلَسَنِي اَمَامَهُ، فَجَعَلْتُ اَرْمِي، وَاَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ سَهْمَكَ فَارْمِ بِهِ عَدُوَّكَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ، اللّٰهُمَّ سَدِّدْ لِسَعْدٍ رَمْيَتَهُ، اِيهًا سَعْدُ، فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي، فَمَا مِنْ سَهْمٍ اَرْمِي بِهِ اِلَّا قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ سَدِّدْ رَمْيَتَهُ، وَاَجِبْ دَعْوَتَهُ، اِيهًا سَعْدُ حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ مِنْ كِنَانَتِي، نَثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي كِنَانَتِهِ، فَنَبَلَنِي سَهْمًا نَضِيًّا، قَالَ: وَهُوَ الَّذِي قَدْ رِيِّشَ، وَكَانَ اَشَدَّ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: اِنَّ السِّهَامَ الَّتِي رَمٰى بِهَا سَعْدٌ يَوْمَئِذٍ كَانَتْ اَلْفَ سَهْمٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منتشر ہو گئے تو میں ایک طرف ہٹ گیا اور میں نے سوچا کہ میں اپنا دفاع خود کرتے ہوئے (آگے بڑھوں) حتی کہ یا تو میں شہید ہو جاؤں یا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاؤں۔ (میں نے آگے بڑھنا شروع کر دیا) اسی دوران میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ ادھر مشرکوں نے پیش قدمی شروع کر دی حتی کہ میں نے سوچا کہ وہ اس آدمی پر حملہ کر دیں گے۔ اس نے اپنے ہاتھ میں کنکریاں لیں اور ان (مشرکین) کے چہروں پر پھینک دیں، تو وہ انہیں قدموں پر پیچھے ہٹ گئے حتی کہ وہ یہاں تک پہنچ گئے۔ اس نے کئی مرتبہ اسی طرح کیا، مجھے ابھی تک بھی پتہ نہ تھا کہ یہ کون ہے، اس وقت میرے اور اس کے درمیان حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں مقداد سے اس کے بارے میں پوچھنا ہی چاہتا تھا کہ مقداد خود ہی بول پڑے: اے اسود! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ تو مقداد نے مجھے اشارے سے بتا دیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گیا لیکن مجھے کسی قسم کا کوئی زخم نہیں آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! آج تم کہاں تھے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں آپ دیکھ رہے تھے۔ آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھا لیا، میں نے تیراندازی شروع کر دی اور ساتھ ہی یہ دعا بھی مانگ رہا تھا ''اے اللہ! یہ تیرا تیر ہے، تو یہ اپنے دشمن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو مار''۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہتے تھے ''اے اللہ! سعد کی دعا قبول فرما، اے اللہ! سعد کا نشانہ ٹھیک لگا''۔ اے سعد! بالکل ٹھیک (کر رہے ہو) تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، میں جب بھی تیر پھینکتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ''اے اللہ! اس کا نشانہ ٹھیک لگا، اس کی دعا قبول فرما۔ سعد بالکل ٹھیک (کر رہے ہو) حتی کہ میرا ترکش خالی ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ترکش جھاڑ کر ایک نضیب مجھے تھما دیا (راوی) کہتے ہیں: نضیب اس تیر کو کہتے ہیں جو پَر کے بغیر ہو۔ تاہم یہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ سخت ہوتا ہے۔ زہری کہتے ہیں: اس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پورے ایک ہزار تیر برسائے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4315۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا جَالَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَصُرْتُ بِهِ مِنْ بُعْدٍ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ قَدِ اعْتَنَقَنِي مِنْ خَلْفِي مِثْلَ الطَّيْرِ يُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ

بْنُ الْجَرَّاحِ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يَرْفَعُهُ مَرَّةً وَّيَضَعُهُ أُخْرٰى فَقُلْتُ أَمَّا إِذَا أَخْطَأَنِي لأَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَجِيءُ طَلْحَةُ فَذَاكَ أَنَا وَأَمْرٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ فَإِذَا طَلْحَةَ يَرْفَعُهُ مَرَّةً وَّيَضَعُهُ أُخْرٰى وَإِذَا بِطَلْحَةَ بِسِتٌّ وَّسِتُّوْنَ جَرَاحَةً وَّقَدْ قُطِعَتْ إِحْدَاهُنَّ أَكْحُلُهُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَرَبَ عَلٰى وَجْنَتَيْهِ فَلَزِقَتْ حَلْقَتَانِ مِنْ حَلَقِ الْمِغْفَرِ فِي وَجْنَتَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى أَبُوْ عُبَيْدَةَ مَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاشَدَنِي اللّٰهُ لَمَا أَنْ خَلَّيْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَ إِحْدَاهُمَا بِثَنِيَّتِهِ فَمَدَّهَا فَنَدَرَتْ وَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الأُخْرَى فَنَاشَدَنِيَ اللّٰهُ لَمَا أَنْ خَلَّيْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَزَهَا بِالثَّنِيَّةِ الأُخْرٰى فَمَدَهَا فَنَدَرَتْ وَنَدَرَتْ ثَنِيَّتَهُ فَكَانَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ أَثْرَمَ الثَّنَايَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن جب لوگ تتر بتر ہوگئے تو سب سے پہلے میں آپ کے پاس پہنچا۔ تو میں نے دور سے دیکھا کہ ایک آدمی میرے پیچھے سے پرندے کی لپکتا آرہا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آرہا تھا یہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر میں نے ایک اور آدمی کو دیکھا وہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھالیتا اور کبھی چھوڑ دیتا تھا، میں نے سوچا کہ مجھے موقع ملا تو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوں گا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچوں گا۔ یہ سوچتے ہوئے ہم ان کے قریب پہنچے تو وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تھے جو حضور علیہ السلام کو کبھی اٹھا لیتے تھے اور کبھی چھوڑ دیتے تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ۶۶ زخم آچکے تھے اور ان کے بازو کی ایک رگ بھی کٹ چکی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کے رخسارے زخمی تھے اور خود کی دو کڑیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک میں پیوست ہو چکی تھیں، جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت دیکھی تو انہوں نے مجھے اللہ کی قسم دے کر کہا کہ میں اس کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سے ہٹ جاؤں، پھر انہوں نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر ایک کڑی کو کھینچا، کڑی تو نکل گئی لیکن ساتھ ساتھ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ایک دانت بھی ٹوٹ گیا، پھر انہوں نے دوسری کڑی دیکھی تو پھر مجھے قسم دے کر کہا کہ میں اس کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سے ہٹ جاؤں۔ انہوں نے دوسرے دانت کے ساتھ دوسری کڑی کو کھینچا (اب کی بار بھی) کڑی نکل گئی اور ان کا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ "اثرم الثنایا" تھے (اثرم الثنایا اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے سامنے والے دونوں دانت جڑ سے ٹوٹے ہوئے ہوں)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4316۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ * أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَنْظُرُ إِلٰى هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ وَصَوَاحِبِهَا مُشَمِّرَاتٍ هَوَارِبَ مَا دُوْنَ أَخْذِهِنَّ قَلِيْلٌ وَّلَا كَثِيْرٌ إِذْ مَالَتِ الرُّمَاةُ إِلَى الْعَسْكَرِ حَتّٰى كَشَفْنَا الْقَوْمَ عَنْهُ يُرِيْدُوْنَ النَّهْبَ وَخَلَوْا ظُهُوْرَنَا لِلْخَيْلِ فَأَتَيْنَا مِنْ أَدْبَارِنَا وَصَرَخَ صَارِخٌ إِلَا أَنَّ مُحَمَّدًا قُتِلَ فَانْكَفَأْنَا وَانْكَفَأَ الْقَوْمُ بَعْدَ أَنْ أَصَبْنَا اللِّوَاءَ حَتّٰى مَا يَدْنُوْ مِنْهُ أَحَدٌ مِنَ

الْقَوْمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے ہند بنت عتبہ اوراس کی ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ تھوڑی یا زیادہ کوئی بھی چیز لئے بغیر تیزی سے دوڑتی جارہی تھیں اور تیرانداز میدانِ جنگ میں آگئے حتی کہ ہم نے قوم کو وہاں سے بھگا دیا، یہ لوگ مالِ غنیمت لوٹنے کا ارادہ رکھتے تھے اورانہوں نے ہماری پشت گھڑسواروں کیلئے خالی چھوڑ دی تو ہماری پشت کی جانب سے ہم پرحملہ ہوگیا۔ ادھرایک آدمی نے چیخ کر کہا: خبردار! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کوشہید کر دیا گیا ہے۔ (یہ خبرسن کر) ہم منتشر ہوگئے اورقوم بھی منتشر ہوگئی۔ حالانکہ اس سے پہلے ہم علم تک پہنچ چکے تھے۔ اس کے بعد پوری قوم میں سے کوئی بھی علم کے قریب نہ پہنچ سکا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

4317۔ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ قَيْسٍ كَانَ لَهُ رِبًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ الرِّبُ مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يَاْخُذَهُ، فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ بِاُحُدٍ، فَقَالَ: اَيْنَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ؟ فَقِيلَ بِاُحُدٍ، فَقَالَ: اَيْنَ بَنُو اَخِيهِ؟ قِيلَ: بِاُحُدٍ، فَسَالَ عَنْ قَوْمِهِ، قَالُوا: بِاُحُدٍ، فَاَخَذَ سَيْفَهُ وَرُمْحَهُ، وَلَبِسَ لَامَّتَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اُحُدٍ، فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ قَالُوا: اِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو، قَالَ: اِنِّي قَدْ آمَنْتُ، فَحَمَلَ فَقَاتَلَ، فَحُمِلَ اِلٰى اَهْلِهِ جَرِيحًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ لَهُ: جِئْتَ غَضَبًا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ اَمْ حَمِيَّةً لِقَوْمِكَ؟ قَالَ: بَلْ جِئْتُ غَضَبًا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلّٰى لِلّٰهِ صَلَاةً عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عمرو بن قیس کا ایک آقا تھا جو کہ ان کو قبولِ اسلام سے منع کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم احد میں تھے۔ اس نے پوچھا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ اس کو جواب دیا گیا کہ وہ احد میں ہے۔ اس نے پوچھا: اس کے بھتیجے کہاں ہیں؟ جواب ملا: احد میں ہیں۔ پھراس نے اپنی قوم کے بارے میں پوچھا تو جواب ملا کہ وہ سب بھی احد میں گئے ہوئے ہیں۔ اس نے اپنی تلوار اور نیزہ پکڑا، زرہ پہنی اوراحد کی جانب چل پڑا۔ جب مسلمانوں نے اس کو دیکھا تو بولے: اے عمرو تو کیسے آرہا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں ایمان لاچکا ہوں، پھراس نے جنگ میں شرکت کی اورزخمی حالت میں اس کو اس کے گھر پہنچایا گیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور بولے: تم اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر غصہ لے کر آئے تھے یا اپنی قوم کی غیرت اورحمیت کی وجہ سے آئے تھے؟ اس نے کہا: اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر غصہ کی وجہ سے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ جنت میں گیا حالانکہ اس نے کوئی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

4318۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ

ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَصْحَابَ اُحُدٍ يَقُوْلُ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي غُوْدِرْتُ مَعَ اَصْحَابِي بِحِضْنِ الْجَبَلِ، يَقُوْلُ: قُتِلْتُ مَعَهُمْ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب احد کا ذکر کرتے تو فرماتے: خدا کی قسم! میں یہ چاہتا ہوں کہ کاش میں بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہاڑ کے دامن میں ہی رہ گیا ہوتا یعنی ان کے ساتھ شہید ہو گیا ہوتا۔

4319۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَزُوْرُ قَبْرَ عَمِّهَا حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الْاَيَّامِ فَتُصَلِّي وَتَبْكِي عِنْدَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ امام جعفر صادق اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے، ان کے والد (امام زین العابدین) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ان کے والد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا عموماً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے لئے جایا کرتی تھیں اور ان کی قبر کے پاس نماز بھی پڑھتی تھیں اور بہت رویا کرتی تھیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4320۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ بِاُحُدٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ عَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ يَشْهَدُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَاءُ، وَاَنَّهُ مَنْ زَارَهُمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدُّوا عَلَيْهِ قَالَ الْعَطَّافُ: وَحَدَّثَتْنِي خَالَتِي، اَنَّهَا زَارَتْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ، قَالَتْ: وَلَيْسَ مَعِي اِلَّا غُلَامَانِ يَحْفَظَانِ عَلَيَّ الدَّابَّةَ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، فَسَمِعْتُ رَدَّ السَّلَامِ، قَالُوا: وَاللّٰهِ اِنَّا نَعْرِفُكُمْ كَمَا يَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا، قَالَتْ: فَاقْشَعْرَرْتُ، فَقُلْتُ: يَا غُلَامُ اُدْنُ بَغْلَتِي فَرَكِبْتُ هٰذَا اِسْنَادٌ مَدَنِيٌّ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی فروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد میں شہداء کی قبور کی زیارت کی اور کہا: اے اللہ! بے شک تیرا بندہ اور تیرا نبی یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ شہید ہیں اور بے شک قیامت تک جو آدمی بھی ان کی زیارت کرے اور ان کو سلام کرے تو یہ اس کا جواب دیں گے۔

حضرت عطاف کہتے ہیں: میری خالہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے شہداء کی قبروں کی زیارت کی، وہ کہتی ہیں: اس دن میرے ساتھ دو غلاموں کے سوا اور کوئی نہ تھا، وہ بھی سواری کی حفاظت پر مامور تھے، وہ کہتی ہیں: میں نے شہداء کو سلام کیا تو میں نے سلام کا

جواب سنا۔ جواب یہ آیا کہ خدا کی قسم! ہم تمہیں اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے ہم ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں: (یہ آواز سن کر) میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں نے غلام سے کہا: میرا خچر میرے قریب کرو۔ تو میں اس پر سوار ہو گئی۔

یہ اسناد مدنی ہے، صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4321۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَا بْنَ اُخْتِي اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّ اَبَاكَ وَجَدَّكَ تَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمِنَ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے میرے بھانجے! خدا کی قسم، بے شک تیرا والد اور نانا یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ (آل عمران: 172)

"اور جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4322۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَارِمٌ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَاتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَارِبَ خَصَفَةَ بِنَخْلٍ، فَرَاَوْا مِنَ الْمُسْلِمِينَ غِرَّةً، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَاْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: اللّٰهُ، قَالَ: فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَاَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

4321-صحيح البخاری' كتاب المغازی' باب الذين استجابوا لله والرسول' حديث3867:صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم' باب من فضائل طلحة' حديث4545:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل الزبير رضی الله عنه' حديث123:مصنف ابن أبی شيبة' كتاب الفضائل' ما حفظت فی الزبير بن العوام رضی الله عنه' حديث31531:السنن الكبرى للبيهقی' كتاب قسم الفیء والغنيمة' جماع أبواب تفريق ما أخذ من أربعة أخماس الفیء غير الموجف' باب إعطاء الفیء على الديوان ومن يقع به البداية' حديث12234:مسند الحميدی' أحاديث عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها عن رسول الله' حديث258:المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب المغازی والسرايا' حديث4265:

4322-صحيح البخاری' كتاب الجهاد والسير' باب من علق سيفه بالشجر فی السفر عند القائلة' حديث2774:صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب صلاة الخوف' حديث1436:صحيح ابن حبان' باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الخوف' ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن هذا الخبر' حديث2935

وَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: كُنْ خَيْرَ آخِذٍ، قَالَ: تَشْهَدُ اَنَّ لاَ اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لاَ اُقَاتِلَكَ، وَلا اَكُونُ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُونَكَ، قَالَ: فَخَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيْلَهُ فَجَاءَ اِلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلاةُ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةَ الْخَوْفِ، وَكَانَ النَّاسُ طَائِفَتَيْنِ، طَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، وَطَائِفَةٌ تُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَتَيْنِ، فَانْصَرَفُوا فَكَانُوا مَوْضِعَ اُولَئِكَ الَّذِينَ بِإِزَاءِ عَدُوِّهِمْ، وَجَاءَ اُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے جھنڈ سے بنے کچھاروں میں جنگ کی، ان لوگوں نے مسلمانوں کو نا تجربہ کار سمجھا، ان میں غوث بن الحارث نامی ایک آدمی آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور تلوار سونت کر بولا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ۔ تو اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار پکڑ لی اور فرمایا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے کہا: آپ اچھا پکڑنے والے ہو جائیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا: میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ نہ تو میں خود آپ کے خلاف لڑوں گا اور نہ آپ کے کسی مخالف کی مدد کروں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں اس شخص کے پاس سے آ رہا ہوں جو تمام لوگوں سے اچھا ہے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلاۃ الخوف پڑھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو جماعتوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ ایک جماعت دشمن کے مقابلے میں کھڑی رہی اور ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے لگی۔ ان لوگوں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ لوگ وہاں سے ہٹ گئے اور اس جماعت کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے جو دشمن کے سامنے تھی، اور ان لوگوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دو دو رکعتیں (جماعت کے ساتھ) ہوئیں تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتیں پڑھ چکے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4323- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ اَبِي عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَقِيَ الْمُشْرِكِينَ بِعُسْفَانَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَرَاَوْهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ هُوَ وَاَصْحَابُهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: كَانَ هٰذِهِ فُرْصَةً لَكُمْ لَوْ اَغَرْتُمْ عَلَيْهِمْ، مَا عَلِمُوا بِكُمْ حَتّٰى تُوَاقِعُوهُمْ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: فَاِنَّ لَهُمْ صَلاةً اُخْرٰى هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَهْلِيهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ، فَاسْتَعِدُّوا حَتّٰى تُغِيرُوا عَلَيْهِمْ

فِيهَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، وَأَعْلَمَهُ مَا ائْتَمَرَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، وَكَانُوا قِبَالَتَهُ فِي الْقِبْلَةِ جَعَلَ الْمُسْلِمِينَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا مَعَهُ، فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ الْمُشْرِكُونَ يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ وَيَقُومُ بَعْضُهُمْ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: لَقَدْ أُخْبِرُوا بِمَا أَرَدْنَاهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے سلسلہ میں روانہ ہوئے تو (مقامِ) عسفان پر مشرکوں کا سامنا ہوگیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی تو ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رکوع اور سجود کرتے ہوئے دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے: یہ موقع تمہارے لئے بہت اچھا تھا اگر اسی موقع پر ان پر حملہ کر دیا جاتا تو ان کو کچھ پتہ نہ چلتا اور تم ان پر جا چڑھتے۔ ان میں سے ایک آدمی بولا: ابھی ان کی ایک اور نماز باقی ہے اور وہ نماز تو ان کو اپنے اہل و عیال اور مال و متاع سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ تو تم تیار رہو، یہ جیسے ہی نماز شروع کریں تم ان پر حملہ کر دو۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرما دی:

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ (النساء: 102)

یعنی اللہ تعالیٰ نے صلاۃ الخوف کا حکم نازل فرما دیا۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز شروع کی وہ لوگ قبلہ کی جانب ہی تھے تو مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنا لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تکبیر کہی۔ پھر صلاۃ الخوف کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں کہا: جب مشرکین نے ان کو دیکھا کہ ان میں سے کچھ لوگ سجدہ کر رہے ہیں اور باقی ان پر نظر رکھے ہوئے ہیں تو بولے: ان کو ہمارے ارادوں کی خبر دے دی گئی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4324۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

4324–صحيح البخارى' كتاب المغازى' باب غزوة الخندق وهى الأحزاب' حديث3892:صحيح مسلم' كتاب الأشربة' باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك' حديث3893:مستخرج أبي عوانة –مبتدأ كتاب الجهاد' بيان صفة حفر الخندق' حديث5566:سنن الدارمي' باب ما أكرم به النبي صلى الله عليه وسلم في بركة' حديث44:مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم' حديث31071:السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصداق' جماع أبواب الوليمة' باب ما يستحب من إجابة من دعاه إلى طعام وإن لم' حديث13649:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' حديث14762:المعجم الأوسط للطبراني' باب الباء' من اسمه بكر' حديث3354:

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، قَالَ: فَانْكَفَاْتُ اِلٰى امْرَاَتِي، فَقُلْتُ: اِنِّي رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ، قَالَ: فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ صَاعًا، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَاوَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، قَالَ: فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ، اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَتَكُمْ حَتّٰى اَجِيءَ، قَالَ: فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدَمَ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِي، فَاَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاَفْرِغُوا مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُنْزِلُوهَا، وَهُمْ اَلْفٌ، فَاَقْسَمَ جَابِرٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى لَاَكَلُوا حَتّٰى تَرَكُوا وَانْصَرَفُوا، وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَاِنَّ عَجِينَتَنَا لَتُخْبَزُ كَمَا هِيَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ اَبِي عَمْرٍو فِي لَفْظِ اَبِي الْعَبَّاسِ اخْتِصَارٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کو شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ آپ فرماتے ہیں: میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو شدید بھوک میں دیکھا ہے۔ اس نے چمڑے کا ایک برتن نکالا، اس میں ایک صاع (تقریباً ۲۱۷۶ گرام) جو موجود تھے اور ہماری ایک چھوٹی بکری تھی، میں نے اس کو ذبح کیا اور جو پیس دیئے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی ایک چھوٹی سی بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع (یہ پیمانہ ہے جو دو سیر چودہ چھٹانک اور چار تولہ کے برابر ہوتا ہے تقریباً ۲۱۷۶ گرام) جو پیسے ہیں، اور یہی ہمارے ہاں موجود تھا۔ آپ خود تشریف لے آئیں اور اپنے ہمراہ چند لوگوں کو لے آئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے باآواز بلند پکار کر کہا: اے اہل خندق! بے شک جابر نے تمہارے لئے کھانا تیار کیا ہے۔ اس لئے تمام لوگ آجاؤ، رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہدایت کرتے ہوئے فرمایا: میرے آنے سے پہلے نہ ہانڈی اتارنا اور نہ آٹا پکانا، (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں اور رسول اللہ ﷺ چل دیئے اور بقیہ لوگ بھی آگئے، میں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں وہ آٹا پیش کر دیا، آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت فرمادی، پھر فرمایا، روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ، وہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکوائے اور ہنڈیا میں سے سالن نکالتے رہو، اس کو نیچے مت اتارنا۔ اس دن صحابہ کرام پورے ایک ہزار تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں: تمام لوگ سیر ہو کر چلے گئے لیکن ہماری ہانڈی اسی طرح بھری ہوئی تھی اور آٹا بھی اسی طرح پکایا جارہا تھا۔

✿✿ یہ مذکورہ الفاظ حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کے ہیں جبکہ ابوالعباس کے الفاظ اس سے مختصر ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4325۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ

الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّاسَ تَفَرَّقُوا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَهُ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَاَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَاثٍ مِنَ الْبَرْدِ، وَقَالَ: يَا ابْنَ الْيَمَانِ، قُمْ فَانْطَلِقْ اِلٰى عَسْكَرِ الْاَحْزَابِ فَانْظُرْ اِلٰى حَالِهِمْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا قُمْتُ اِلَيْكَ اِلَّا حَيَاءً مِنْكَ مِنَ الْبَرْدِ، قَالَ: فَابْرُزِ الْحَرَّةَ وَبَرْدَ الصُّبْحِ، انْطَلِقْ يَا ابْنَ الْيَمَانِ، وَلَا بَاْسَ عَلَيْكَ مِنْ حَرٍّ وَلَا بَرْدٍ حَتّٰى تَرْجِعَ اِلَيَّ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ فَوَجَدْتُ اَبَا سُفْيَانَ يُوقِدُ النَّارَ فِي عُصْبَةٍ حَوْلَهُ قَدْ تَفَرَّقَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ، قَالَ: حَتّٰى اِذَا جَلَسْتُ فِيهِمْ، قَالَ: فَحَسِبَ اَبُو سُفْيَانَ اَنَّهُ دَخَلَ فِيهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ، قَالَ: لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِيَدِ جَلِيسِهِ، قَالَ: فَضَرَبْتُ بِيَدِي عَلَى الَّذِي، عَنْ يَمِينِي وَاَخَذْتُ بِيَدِهِ، ثُمَّ ضَرَبْتُ بِيَدِي عَلَى الَّذِي، عَنْ يَسَارِي فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ فَلَبِثْتُ فِيهِمْ هُنَيَّةً، ثُمَّ قُمْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَاَوْمَا اِلَيَّ بِيَدِهِ اَنِ ادْنُ فَدَنَوْتُ، ثُمَّ اَوْمَا اِلَيَّ اَيْضًا اَنِ ادْنُ فَدَنَوْتُ حَتّٰى اَسْبَلَ عَلَيَّ مِنَ الثَّوْبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ: ابْنَ الْيَمَانِ اقْعُدْ، مَا الْخَبَرُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا عُصْبَةٌ تُوقِدُ النَّارَ قَدْ صَبَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْبَرْدِ مِثْلَ الَّذِي صَبَّ عَلَيْنَا، وَلٰكِنَّا نَرْجُو مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُو

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: احزاب کی رات تمام لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکل گئے اور آپ کے پاس صرف ۱۲ آدمی رہ گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت سردی کی وجہ سے دوزانو بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے ابن یمان، احزاب کے مجمع کی طرف اور ان کی صورت حال معلوم کر کے آؤ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کے استقبال کے لئے صرف سردی کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوسکا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم گرمی سے نکل جاؤ اور صبح کو ٹھنڈا کر دو۔ اے ابن الیمان! تم جاؤ، اور تمہارے میرے پاس واپس آنے تک نہ تمہیں گرمی کچھ کہے گی اور نہ سردی سے تمہیں کوئی نقصان ہوگا (حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں ان کے مجمع میں جا گھسا۔ اس وقت ابوسفیان کے اردگرد کچھ نوجوان بیٹھے ہوئے تھے اور وہ آگ جلا رہا تھا، باقی فوجیں وہاں سے متفرق ہو چکی تھیں۔ میں ان کے اندر جا کر بیٹھ گیا۔ ابوسفیان کو کھٹکا ہوا کہ ان میں کوئی غیر آدمی آیا ہے، اس نے کہا: ہر آدمی اپنے ساتھ والے کا ہاتھ پکڑ لے (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں نے اپنے دائیں والے کو ٹٹول کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر بائیں جانب ٹٹول کر اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا پھر میں کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا اور پھر وہاں سے اٹھ کر آ گیا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے اپنے قریب ہونے کو کہا۔ میں آپ علیہ السلام کے قریب ہو گیا۔ آپ نے پھر مزید قریب ہونے کا اشارہ کیا۔ میں مزید قریب ہو گیا حتی کہ آپ علیہ السلام نے دورانِ نماز ہی وہ کپڑا میرے

اوپر بھی ڈال دیا جو آپ خود اوڑھے ہوئے تھے۔ جب آپ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابن یمان! بیٹھ جاؤ، اور سناؤ، کیا خبر لائے ہو؟ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگ ابوسفیان کو چھوڑ کر جا چکے ہیں اور اس کے پاس چند لوگ موجود ہیں، وہ آگ جلائے بیٹھے ہیں۔ اللہ نے ان پر بھی اتنی سخت سردی ڈالی ہے جتنی ہم پر ڈالی ہے۔ لیکن (فرق یہ ہے کہ) ہمیں اللہ تعالیٰ سے جو امید ہے، اس سے وہ لوگ محروم ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4326۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُتِلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَطَلَبُوا اَنْ يُوَارُوهُ، فَاَبَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَعْطَوْهُ الدِّيَةَ، وَقُتِلَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ قَتَلَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ مُبَارَزَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَجِيبٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنگِ خندق کے دن ایک مشرک مارا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو چھپا دینا چاہا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا اور اس کی دیت ادا کروائی، اور بنی عامر بن لوی قبیلہ کا عمرو بن عبدود مارا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جنگ میں طلب کر کے قتل کیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4327۔ حَدَّثَنَا لُؤْلُؤُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْتَدِرِيُّ فِي قَصْرِ الْخَلِيفَةِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْمِصْرِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ بِتِنِّيسَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمُبَارَزَةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ لِعَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ اَعْمَالِ اُمَّتِي اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✧✧ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگ خندق کے دن حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا عمرو بن عبدود کو جنگ کیلئے پکارنا قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔

4328۔ فَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قُتِلَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ قَتَلَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِسْنَادُ هٰذَا الْمَغَازِي صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: خندق کے دن مشرکین میں سے عمرو بن عبدود قتل کیا گیا اور اس کو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

ﷺ ﷺ اس غزوہ کی سند شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق ہے۔

4329۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ ثَالِثَ قُرَيْشٍ، وَكَانَ قَدْ قَاتَلَ يَوْمَ بَدْرٍ حَتّٰى اَثْبَتَتْهُ الْجِرَاحَةُ، وَلَمْ يَشْهَدْ اُحُدًا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ خَرَجَ مُعْلِمًا لِيَرَى مَشْهَدَهُ، فَلَمَّا وَقَفَ هُوَ وَخَيْلُهُ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا عَمْرُو قَدْ كُنْتَ تُعَاهِدُ اللّٰهَ لِقُرَيْشٍ اَنْ لَا يَدْعُوَ رَجُلٌ اِلٰى خَلَّتَيْنِ اِلَّا قَبِلْتَ مِنْهُ اَحَدَهُمَا، فَقَالَ عَمْرٌو: اَجَلْ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَاِنِّي اَدْعُوكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاِسْلَامِ، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ، قَالَ: فَاِنِّي اَدْعُوكَ اِلَى الْبِرَازِ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، لِمَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لٰكِنِّي وَاللّٰهِ اُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَكَ، فَحَمِيَ عَمْرٌو فَاقْتَحَمَ عَنْ فَرَسِهِ فَعَقَرَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ فَجَاءَ اِلٰى عَلِيٍّ، وَقَالَ: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَقَامَ عَلِيٌّ وَهُوَ مُقَنَّعٌ فِي الْحَدِيدِ، فَقَالَ: اَنَا لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ اجْلِسْ، فَنَادَى عَمْرٌو: اَلَا رَجُلٌ؟ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى اِلَيْهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا تَعْجَلَنَّ فَقَدْ اَتَاكَ مُجِيبُ صَوْتِكَ غَيْرُ عَاجِزٍ ذُو نُبْهَةٍ وَبَصِيرَةٍ وَالصِّدْقُ مَنْجَا كُلِّ فَائِزٍ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ اُقِيمَ عَلَيْكَ نَائِحَةَ الْجَنَائِزِ مِنْ ضَرْبَةٍ نَجْلَاءَ يَبْقَى ذِكْرُهَا عِنْدَ الْهَزَاهِزِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: ابْنُ مَنْ؟ قَالَ: ابْنُ عَبْدِ مَنَافٍ اَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: عِنْدَكَ يَا ابْنَ اَخِي مِنْ اَعْمَامِكَ مَنْ هُوَ اَسَنُّ مِنْكَ فَانْصَرِفْ فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ اُهَرِيقَ دَمَكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: لٰكِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَكْرَهُ اَنْ اُهَرِيقَ دَمَكَ، فَغَضِبَ، فَنَزَلَ فَسَلَّ سَيْفَهُ كَاَنَّهُ شُعْلَةُ نَارٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ نَحْوَ عَلِيٍّ مُغْضَبًا وَاسْتَقْبَلَهُ عَلِيٌّ بِدَرَقَتِهِ فَضَرَبَهُ عَمْرٌو فِي الدَّرَقَةِ فَقَدَّهَا، وَاَثْبَتَ فِيهَا السَّيْفَ وَاَصَابَ رَاْسَهُ فَشَجَّهُ، وَضَرَبَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى حَبْلِ الْعَاتِقِ، فَسَقَطَ وَثَارَ الْعَجَاجُ، فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيرَ، فَعَرَفَ اَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُ، فَثَمَّ يَقُوْلُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَعَلَيَّ يَقْتَحِمُ الْفَوَارِسُ هٰكَذَا عَنِّي وَعَنْهُمْ اَخِّرُوا اَصْحَابِي الْيَوْمَ يَمْنَعُنِي الْفِرَارُ حَفِيظَتِي وَمُصَمِّمٌ فِي الرَّاْسِ لَيْسَ بِنَابِي اِلَّا ابْنَ عَبْدٍ حِينَ شَدَّ اِلَيْهِ وَحَلَفْتُ فَاسْتَمِعُوا مِنَ الْكِتَابِ اِنِّي لَاَصْدُقُ مَنْ يُهَلِّلُ بِالتُّقَى رَجُلَانِ يَضْرِبَانِ كُلَّ ضَرَّابٍ فَصَدَرْتُ حِينَ تَرَكْتُهُ مُتَجَدِّلًا كَالْجِذْعِ بَيْنَ دَكَادِكٍ وَرَوَابِي وَعَفَفْتُ عَنْ اَثْوَابِهِ وَلَوْ اَنَّنِي كُنْتُ الْمُقْطِرَ يَزِنُّ اَثْوَابِي عَبَدَ الْحِجَارَةَ مِنْ سَفَاهَةِ عَقْلِهِ وَعَبَدْتُ رَبَّ مُحَمَّدٍ بِصَوَابٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجْهُهُ يَتَهَلَّلُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلَّا اَسْلَبْتَهُ دِرْعَهُ فَلَيْسَ لِلْعَرَبِ دِرْعًا خَيْرًا مِنْهَا، فَقَالَ: ضَرَبْتُهُ فَاتَّقَانِي بِسَوْءَتِهِ وَاسْتَحْيَيْتُ ابْنَ عَمِّي اَنْ اَسْتَلِبَهُ وَخَرَجَتْ خَيْلُهُ مُنْهَزِمَةً حَتّٰى اُقْحِمَتْ مِنَ الْخَنْدَقِ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: عمرو بن عبدود قریش کا ثالث تھا، اس نے بدر کا معرکہ لڑا تھا اور اس میں زخمی بھی ہوا تھا پھر یہ احد میں نہیں آیا تھا۔ جب خندق کا موقع آیا تو یہ اپنے جنگی جواہر دکھانے کے لئے اعلان کرتا ہوا نکلا، جب وہ اپنے گھوڑے سمیت

کھڑا ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے عمرو! تو نے قریش سے عہد کر رکھا ہے کہ کوئی آدمی بھی اس سے دو چیزیں مانگے گا تو، تُو اس کی ایک قبول کرلے گا، عمرو نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے اللہ، اس کے رسول اور اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اس نے کہا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر میں تجھے جنگ کی دعوت دیتا ہوں۔ اس نے کہا: اے میرے چچا کے بیٹے! کیوں؟ خدا کی قسم! میں تجھے قتل نہیں کرنا چاہتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن تجھے قتل کرنا مجھے بہت پسند ہے۔ (یہ سن کر) وہ آگ بگولا ہوگیا، وہ گھوڑے کو حقیر جانتے ہوئے اس سے نیچے اترا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب بڑھنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ساتھ کون لڑے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوہے کا لباس پہنے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ میں لڑوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمرو بن عبدود ہے تم بیٹھ جاؤ۔ عمرو نے پھر آواز دی: کیا کوئی مرد نہیں ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اجازت دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ درج ذیل اشعار پڑھتے ہوئے اس کی جانب بڑھے

تو جلد بازی نہ کر، بے شک تیرا چیلنج قبول کرنے والا آ گیا ہے اور وہ عاجز نہیں ہے جو کہ دانائی، بصیرت اور سچائی والا ہے۔

بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ میں تجھ پر جنازوں پر رونے والیاں کھڑی کردوں گا۔ ایسی چوڑی ضرب کے ساتھ جس کا ذکر جنگوں میں باقی رہے گا۔

عمرو بولا: تم کون ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں علی ہوں۔ اس نے کہا: کس کا بیٹا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبد مناف کی اولاد میں سے۔ میں ابوطالب کا بیٹا ہوں۔ اس نے کہا: میرے چچا کے بیٹے تمہارے پاس تمہارے چچے موجود ہیں جو تم سے بڑے بھی ہیں۔ اس لئے تو واپس چلا جا، کیونکہ میں تیرا خون بہانا اچھا نہیں سمجھتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن خدا کی قسم تیرا خون بہانا مجھے ہرگز ناپسند نہیں ہے، (اس بات پر) اس کو شدید غصہ آ گیا۔ اس نے تلوار لہرائی گویا کہ آگ کا شعلہ ہو پھر وہ بہت غصے کی حالت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب بڑھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ڈھال اس کے آگے کردی، عمرو نے ڈھال پر تلوار ماری تو یہ تلوار کو چیرتی ہوئی آپ کے سر تک پہنچی جس سے آپ کے سر میں زخم ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے کندھے کی رگ پر وار کیا (جو کہ کاری ثابت ہوا) اور وہ گر گیا اور گرد و غبار پھیل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کی آواز سنی تو سمجھ گئے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس کو مار ڈالا ہے۔ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اے علی! جنگجو ہمیں یوں حقیر جانتے ہیں اور میرے ان ساتھیوں کو جو میرے پیچھے ہیں۔

آج میرے جذبہ حمیت نے مجھے فرار سے روکا اور میرے سر کا زخم میرے لئے کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

مگر ابن عبدود کو جب مارا گیا اور میں نے قسم کھائی تو تم غور سے کتاب سنو

دو سخت لڑائی کرنے والوں میں سے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں جو متقی ہو

جب میں نے اس کو زمین پر ٹکایا ہوا چھوڑا تو وہ ایسا ہوگیا جیسے انسانی دھڑ سخت زمین اور محتاجی کے درمیان ہو۔

اور میں اس کے کپڑوں سے بچ کر رہا اگر میں ان کو اتار لیتا تو میرے کپڑوں کے برابر ہوتے۔

وہ اپنی بے وقوفی کی وجہ سے پتھروں کی عبادت کرتا ہے اور میں محمد ﷺ کے برحق ربّ کی درست عبادت کرتا ہوں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے، تو ان کا چہرہ چمک رہا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اس کی زرہ کیوں نہ اتار لی؟ کیونکہ اس کی زرہ سے اچھی زرہ پورے عرب میں نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس پر ضرب لگائی، اس نے اپنا لاشہ مجھ سے بچانے کی کوشش کی۔ تو مجھے اس بات سے حیاء آئی کہ میں اپنے چچا کے بیٹے کی زرہ اتاروں اور اس کا گھوڑا واپس بھاگا تو خندق میں جا گرا۔

4330۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّخِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا قَتَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ اَنْشَاَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ وُدٍّ تَرْثِيْهِ فَقَالَتْ

لَوْ كَانَ قَاتِلُ عَمْرٍو غَيْرَ قَاتِلِهِ　　بَكَيْتُهُ مَا قَامَ الرُّوْحُ فِىْ جَسَدِىْ

لٰكِنْ قَاتِلُهُ مَنْ لَا يُعَابُ بِهِ　　وَكَانَ يُدْعٰى قَدِيْمًا بَيْضَةَ الْبَلَدِ

✧✧ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عبدود کو قتل کر دیا تو اس کی بہن عمرہ بنت عبدود نے اس پر مرثیہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار کہے:

اگر عمرو کو علی کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا تو میں ساری زندگی اس پر روتی، لیکن اس کا قاتل وہ ہے جس پر کوئی عیب نہیں لگایا جا سکتا اور وہ اول دن سے شہر کا باعزت آدمی شمار ہوتا ہے۔

4330أ۔ وَسَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِىُّ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ آدَمَ يَقُوْلُ مَا شَبَّهْتُ قَتْلَ عَلِيٍّ عَمْرًا اِلَّا بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ

✧✧ بن آدم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمرو کو قتل کرنے کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے:

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (البقرة: 251)

''تو انہوں نے ان کو بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

4331۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَقُتِلَ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مِنْ بَنِىْ عَامِرِ بْنِ لُؤَىٍّ ثُمَّ مِنْ بَنِىْ مَالِكِ بْنِ حَسْلٍ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدِّ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حَسْلٍ قَتَلَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ ذَكَرْتُ فِىْ مَقْتَلِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُسْنَدَةِ وَمَعًا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ مَا بَلَغَنِىْ لِيَتَقَرَّرَ عِنْدَ الْمُنْصِفِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ لَمْ يَقْتُلْهُ وَلَمْ نَشْتَرِكْ فِىْ قَتْلِهِ غَيْرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّمَا حَمَلَنِىْ عَلٰى هٰذَا الْاِسْتِقْصَاءِ فِيْهِ

قَوْلُ مَنْ قَالَ مِنَ الْخَوَارِجِ اِنَّ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلِمَةَ اَيْضًا ضَرَبَهُ ضَرْبَةً وَاَخَذَ بَعْضَ السَّلْبِ وَوَاللّٰهِ مَا بَلَغَنَا هٰذَا عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَيْفَ يَجُوْزُ هٰذَا وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا بَلَغَنَا اَنِّي تَرَفَّعْتُ عَنْ سَلْبِ بْنِ عَمِّي فَتَرَكْتُهُ وَهٰذَا جَوَابُهُ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ خندق کے دن بنی عامر بن لوی پھر مالک بن حسل میں سے عمرو بن عبدود بن نسر بن مالک بن حسل کو قتل کیا گیا۔ اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا اور عمرو بن عبدود کے قتل کے متعلق میں نے مسند احادیث ذکر کردی ہیں، ان تمام روایات سمیت جو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ، اور محمد بن اسحاق بن یسار رضی اللہ عنہ ایسے اہل علم کے حوالے سے ہم تک پہنچی ہیں، تاکہ مصنف کا نقطہ نظر واضح ہوجائے کہ عمرو بن عبدود کو صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی قتل کیا تھا، اس کے قتل میں ہم کسی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شریک نہیں سمجھتے۔ یہ وضاحت کرنے کی ضرورت خوارج کے اس قول کی وجہ سے پیش آئی ''محمد بن مسلمہ نے بھی اس کو ایک ضرب ماری تھی اور اس کی سلب کا کچھ حصہ بھی اس کو ملا تھا'' خدا کی قسم! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کے حوالے سے بھی ہم تک یہ بات نہیں پہنچی۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا کے بیٹے کی سلب خود چھوڑی تھی اور یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات کے جواب میں کہی۔

4332۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَمَّادٍ الْبَرْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُسَيَّبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَخِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ، وَنَحْنُ فِي الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا فَقُمْتُ فِي اَثَرِهِ، فَاِذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ، فَقَالَ: هٰذَا جِبْرِيْلُ يَاْمُرُنِي اَنْ اَذْهَبَ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتُمُ السِّلَاحَ لٰكِنَّا لَمْ نَضَعْ قَدْ طَلَبْنَا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى بَلَغْنَا حَمْرَاءَ الْاَسَدِ، وَذٰلِكَ حِيْنَ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تُصَلُّوْا صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَاْتُوْا بَنِي قُرَيْظَةَ، فَغَرَبَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَاْتُوْهُمْ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ اَنْ تَدَعُوا الصَّلَاةَ فَصَلُّوْا، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: اِنَّا لَفِي عَزِيْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَيْنَا مِنْ اِثْمٍ، فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَتَرَكَتْ طَائِفَةٌ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَلَمْ يَعِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِمَجَالِسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: هَلْ مَرَّ بِكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوْا: مَرَّ عَلَيْنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ تَحْتَهُ قَطِيْفَةُ دِيْبَاجٍ، قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ بِدِحْيَةَ وَلٰكِنَّهُ جِبْرِيْلُ اُرْسِلَ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ لِيُزَلْزِلَهُمْ وَيَقْذِفَ فِي قُلُوْبِهِمْ

الرُّعْبَ، فَحَاصَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَسْتَتِرُوا بِالْحَجَفِ حَتّٰى يُسْمِعَهُمْ كَلَامَهُ، فَنَادَاهُمْ: يَا اِخْوَةَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، قَالُوا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ، لَمْ تَكُ فَحَّاشًا، فَحَاصَرَهُمْ حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَكَانُوا حُلَفَاءَهُ فَحَكَمَ فِيهِمْ اَنْ يُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ وَنِسَاؤُهُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَاِنَّهُمَا قَدِ احْتَجَّا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ فِي الشَّوَاهِدِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے کہ ہمارے گھر والوں میں سے کسی نے سلام کیا۔ ہم بھی اس وقت گھر ہی میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرکر اٹھے، میں بھی آپ کے پیچھے آئی، تو وہ حضرت دحیہ کلبی تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور مجھے بنوقریظہ کی طرف روانگی کا حکم دے رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ تم نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن ہم نے ابھی تک نہیں اتارے۔ ہم مشرکین کا پیچھا کرتے کرتے 'حمراء الاسد'' تک جا پہنچے ہیں۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے واپس لوٹے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تم پر یہ لازم کرتا ہوں کہ بنوقریظہ میں پہنچنے سے پہلے نماز مت پڑھنا لیکن ان کے بنوقریظہ میں پہنچنے سے پہلے سورج غروب ہوگیا۔ (سورج غروب ہونے سے پہلے) مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ نہیں تھا کہ تم نماز ہی چھوڑ دینا۔ اس لئے انہوں نے نماز پڑھ لی۔ دوسری جماعت نے کہا: ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے پابند ہیں۔ ہمیں اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایک جماعت نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے نماز پڑھ لی اور دوسری جماعت نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے نماز چھوڑ دی۔ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو بھی برا نہیں کہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے۔ آپ کا گزر ان کے اور قریظہ کے بیچ میں کئی مجالس سے ہوا، آپ نے پوچھا: کیا یہاں سے کوئی گذرا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہاں سے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سیاہی مائل سفید رنگ کے گھوڑے پر سوار ہوکر گزرے ہیں، جن کے نیچے ریشم کی زین تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دحیہ کلبی نہیں تھا بلکہ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے، ان کو بنی قریظہ کی جانب بھیجا گیا ہے۔ تا کہ ان پر زلزلہ طاری کریں اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کرلیا اور اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ اپنی ڈھالوں میں چھپے رہیں یہاں تک کہ ان کو ان کی آواز سنائی دے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا: اے خنزیروں اور بندروں کے بھائیو! انہوں نے جواباً کہا: اے ابوالقاسم! آپ تو بے ہودہ بولنے والے نہ تھے۔ تو آپ نے ان کا محاصرہ کرلیا۔ حتیٰ کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو نافذ فرمادیا۔ کیونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے حلیف تھے۔ تو ان کے بارے میں فیصلہ یہ ہوا کہ ان کے جوانوں کو قتل کردیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4333- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ اَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ قَالَ عَرَضْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ

قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مُحْتَلِمًا اَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ فَنَظَرُوْا اِلَيَّ فَلَمْ تَكُنْ نَبَتَتْ عَانَتِي فَتُرِكْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ طُرُقٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مِنْهُمُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَزُهَيْرٌ

✧✧ حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریظہ (کے محاصرہ) کے ایام میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا ہم میں جو بالغ ہوتا یا جس کے موئے زیرناف اُگے ہوتے اس کو قتل کردیا جاتا۔ انہوں نے مجھے بھی دیکھا تو میرے موئے زیرناف نہیں اگے تھے اس لئے انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عبدالملک بن عمیر سے اس کی متعدد سندیں ہیں۔ ان میں ثوری شعبہ اور زہیر بھی ہیں۔

4334۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا قَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً قَطُّ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ اِلَّا امْرَاَةً وَاحِدَةً، وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَعِنْدِي تَضْحَكُ ظَهْرَ الْبَطْنِ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّيُوْفِ اِذْ يَقُوْلُ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا: اَيْنَ فُلَانَةُ؟ فَقَالَتْ: اَنَا وَاللّٰهِ، قُلْتُ: فَوَيْلَكِ مَا لَكِ؟ فَقَالَتْ: اُقْتَلُ وَاللّٰهِ، قُلْتُ: وَلِمَ، قَالَتْ: لِحَدَثٍ اَحْدَثْتُهُ، فَانْطَلَقَ بِهَا، فَضَرَبَ عُنُقَهَا، فَمَا اَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا طِيبَةَ نَفْسِهَا، وَكَثْرَةَ ضَحِكِهَا، وَقَدْ عَرَفَتْ اَنَّهَا تُقْتَلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کی کسی عورت کو قتل نہیں کیا۔ سوائے ایک عورت کے۔ خدا کی قسم! وہ بہت زیادہ ہنس رہی تھی اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مردوں کو تلوار سے قتل کر رہے تھے کہ ایک غیبی آواز نے اس کا نام لے کر پکارا: فلانہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں ہوں خدا کی قسم! میں نے کہا: تیرے لئے ہلاکت ہو۔ تجھے کیا

4333—مستخرج أبي عوانة —مبتدأ كتاب الجهاد' بيان الخبر المبين بلوغ الصغار وقبول قولهم والحكم عليهم إذا بلغوا' حديث5213:صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب' ذكر الخبر الدال على أن الصبيان إذا قاتلوا' حديث 4861:سنن الدارمي —ومن كتاب السير' باب : حد الصبي متى يقتل' حديث 2424:سنن أبي داود' كتاب الحدود' باب في الغلام يصيب الحد' حديث3847:سنن ابن ماجه' كتاب الحدود' باب من لا يجب عليه الحد' حديث2538:الجامع للترمذي' أبواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في النزول على الحكم' حديث1551:مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الجهاد' في الغزو بالغلمان ومن لم يجزهم وما الحكم فيهم' حديث33036:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم —عطية القرظي رضي الله عنه ' حديث1925:السنن الكبرى للنسائي' كتاب السير' حد الإدراك' حديث 8351:

4334—سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب في قتل النساء' حديث 2311:السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب المرأة تقاتل فتقتل' حديث16847:معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب السير' المرأة تقاتل فتقتل' حديث5620:مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث25819:

ہوا ہے؟ (تو نے اپنے آپ کو خود ہی ظاہر کیوں کر دیا؟) اس نے کہا: مجھے قتل کیا جائے گا۔ میں نے پوچھا: وہ کیوں؟ اس نے کہا: ایک نئے کام کی وجہ سے جو میں نے سرانجام دیا ہے۔ پھر اس کو لے جا کر قتل کر دیا گیا۔ میں آج تک اس تعجب کی وجہ سے اس کو بھلا نہیں سکی کہ باوجود یکہ وہ جانتی تھی کہ اس کو قتل کر دیا جائے گا پھر بھی وہ بہت خوش تھی اور خوب ہنس رہی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4335۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، وَحَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ، مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا اَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَمَّرَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنْ بَنِی فَزَارَةَ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ اِنَاءٍ، اَمَرَنَا اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَّسْنَا، فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ اَمَرَنَا اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ، قَالَ: فَوَرَدْنَا الْمَاءَ، فَقَتَلْنَا بِهِ مَنْ قَتَلْنَا، قَالَ: فَانْصَرَفَ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ وَفِيهِمُ الذَّرَارِیُّ وَالنِّسَاءُ قَدْ كَادُوا يَسْبِقُونَ اِلَى الْجَبَلِ، فَطَرَحْنَا سَهْمًا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا رَاَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا، فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوقُهُمْ اِلٰى اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَفِيهِمُ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِی فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ اٰدَمٍ، مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ، قَالَ: فَنَفَّلَنِی اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ابْنَتَهَا، قَالَ: فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيَنِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: يَا سَلَمَةُ، لِلّٰهِ اَبُوكَ هَبْ لِی الْمَرْاَةَ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، وَهِیَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ، فَفَادَى بِهَا اُسَارَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا فِی اَيْدِی الْمُشْرِكِينَ قَدْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِغَيْرِ هٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر فرما دیا۔ ہم نے بنی فزارہ کے چند لوگوں سے جہاد کیا، جب ہم ان کے قریب پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم پر ہم نے وہیں پڑاؤ ڈالا، اور نماز فجر پڑھنے کے بعد ہم نے چاروں جانب سے ان پر حملہ کر دیا۔ پھر پانی پر آ ٹھہرے اور جتنے لوگوں کو قتل کیا، کر دیا۔ کچھ لوگ وہاں سے پہاڑ کی جانب نکل گئے۔ ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ ہم نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان تیر

4335–صحيح مسلم' كتاب الجهاد والسير' باب التنفيل' حديث3386: مستخرج أبي عوانة –مبتدأ كتاب الجهاد' بيان الخبر الدال على أن دفع سلب المقتول إلى قاتله إلى' حديث5340: صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب الفداء وفك الأسرى' ذكر ما يستحب للمرء أن يفك أسارى المسلمين من أيدي المشركين' حديث4937: سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب الرخصة في المدركين يفرق بينهم' حديث2336: مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث3293: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب بيع السبي من أهل الشرك' حديث17046: معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب السير' بيع السبي من أهل الشرك' حديث5693: مسند أحمد بن حنبل' مسند المدنيين' حديث سلمة بن الأكوع' حديث16205: المعجم الكبير للطبراني –من اسمه سهل' من اسمه سلمة – عكرمة بن عمار' حديث6109:

برسائے، جب انہوں نے تیر دیکھے تو وہیں رک گئے پھر میں ان کے پاس گیا اور ان سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، ان میں بنی فزارہ کی ایک خاتون بھی تھی۔ اس پر چمڑے کی پرانی پوستین تھی، اس کے ہمراہ اس کی ایک بیٹی بھی تھی۔ جو کہ عرب کی حسین ترین لڑکی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ لڑکی مجھے دے دی، پھر میں مدینہ میں آ گیا۔ بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوسلمہ! اللہ آپ پر رحم فرمائے، یہ عورت مجھے تحفہ دے دو، میں نے کہا: خدا کی قسم! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس کا کوئی کپڑا نہیں اتارا، میں نے یہ آپ کو دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مکہ میں بھیج دیا تو مشرکین کی قید میں جو مسلمان تھے اس کو ان کے بدلے میں دے دیا۔

❁❁ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل کیا ہے لیکن یہ سند بیان نہیں کی۔

4336۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَحْيَى الْاَسْلَمِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ: لَا تُوقِدُوا نَارًا بِلَيْلٍ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ: اَوْقِدُوا وَاصْطَنِعُوا، اَمَا اَنَّهُ لَا يُدْرِكُ قَوْمٌ بَعْدَكُمْ صَاعَكُمْ وَلَا مُدَّكُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے، تو آپ نے فرمایا: رات کے وقت آگ مت جلانا۔ اور جب معاہدہ ہو چکا تو فرمایا: اب آگ بھی جلا سکتے ہو اور (جو کچھ پکانا چاہو) پکا سکتے ہو، لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہارے بعد کوئی قوم تمہارے صاع اور تمہارے مُد کو جان نہ سکے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4337۔ خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ اسْتَعْمَلَ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ بِالْمَدِينَةِ صَحِيحٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی جانب روانہ ہوئے تو مدینہ منورہ میں حضرت سباع بن عرفطہ الغفاری رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر فرمایا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح ہے۔

4338۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ

4336– مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الأدب' فی إطفاء النار عند المبیت' حدیث25386: السنن الکبری للنسائی' کتاب السیر' الوقود والاصطناع باللیل' حدیث8585: مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بنی هاشم' مسند أبی سعید الخدری رضی اللہ عنه' حدیث10989: مسند أبی یعلی الموصلی –من مسند أبی سعید الخدری' حدیث948:

اللّٰـهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ اِلٰى بَعْضِ حُصُوْنِ خَيْبَرَ، فَقَاتَلَ وَجُهِدَ وَلَمْ يَكُنْ فَتْحٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خیبر کے قلعہ کی جانب بھیجا، آپ نے جنگ کی اور بہت جدوجہد کی مگر فتح نہ ہو سکی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4338أ- اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْاٰدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، وَعِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: يَا اَبَا لَيْلٰى اَمَا كُنْتَ مَعَنَا بِخَيْبَرَ؟ قَالَ: بَلٰى وَاللّٰهِ كُنْتُ مَعَكُمْ، قَالَ: فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ اِلٰى خَيْبَرَ، فَسَارَ بِالنَّاسِ وَانْهَزَمَ حَتّٰى رَجَعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابولیلیٰ کیا تو ہمارے ساتھ خیبر میں نہیں تھا؟ انہوں نے جواباً کہا: کیوں نہیں؟ خدا کی قسم! میں تمہارے ساتھ ہی تو تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔ وہ لوگوں کے ہمراہ دیوار پھلانگ گئے تھے مگر ناکام ہو کر واپس لوٹ آئے تھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4339- حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ مُسْلِمٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا اَخَذَتْهُ الشَّقِيقَةُ، فَيَلْبَثُ الْيَوْمَ وَالْيَوْمَيْنِ لَا يَخْرُجُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِخَيْبَرَ اَخَذَتْهُ الشَّقِيقَةُ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَى النَّاسِ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخَذَ رَايَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَهَضَ فَقَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا ثُمَّ رَجَعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ (دردِ) شقیقہ کی شکایت ہو جاتی تھی تو آپ ایک دو دن آرام کرتے اور باہر نہ نکلتے۔ جب آپ نے خیبر میں پڑاؤ ڈالا تو آپ کو وہی دردِ شقیقہ کی شکایت ہو گئی۔ تو آپ لوگوں میں نہ نکلے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم پکڑا اور دشمن پر حملہ آور ہو گئے اور آپ نے بہت سخت جنگ کی اور پھر واپس لوٹ آئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4340- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ، فَلَمَّا اَتَاهَا بَعَثَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَبَعَثَ مَعَهُ النَّاسَ اِلٰى مَدِينَتِهِمْ اَوْ قَصْرِهِمْ، فَقَاتَلُوهُمْ فَلَمْ يَلْبَثُوا اَنْ هَزَمُوا عُمَرَ وَاَصْحَابَهُ، فَجَاءُ وا يُجَبِّنُونَهُ وَيُجَبِّنُهُمْ، فَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف روانگی کی۔ جب وہاں پہنچ گئے تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے شہر یا ان کے محل کی طرف بھیجا اوران کے ہمراہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی بھیجا۔ انہوں نے جنگ کی۔لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھیوں کو کامیابی حاصل نہ ہوسکی، یہ لوگ ایک دوسرے کو بزدل قرار دیتے ہوئے لوٹ کر واپس آ گئے۔(اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4341- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَانْطَلَقَ، فَرَجَعَ يُجَبِّنُ اَصْحَابَهُ وَيُجَبِّنُونَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو علم عطا فرمایا: آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ گئے، لیکن آپ لوٹ کر آئے اور آپ اپنے ساتھیوں کو اوران کے ساتھی آپ کو بزدل کہہ رہے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4342- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ اِمْلاءً، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السِّيُوطِيُّ قَالاَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلا فَجَبُنَ، فَجَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ، قُتِلَ مَحْمُودُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ مَا تُبْتَلُونَ مَعَهُمْ، وَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ، وَنَوَاصِينَا وَنَوَاصِيهِمْ بِيَدِكَ، وَاِنَّمَا تَقْتُلُهُمْ اَنْتَ، ثُمَّ الْزَمُوا الْاَرْضَ جُلُوسًا، فَاِذَا غَشُوكُمْ فَانْهَضُوا وَكَبِّرُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: لَاَبْعَثَنَّ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبَّانِهٖ، لَا يُوَلِّي الدُّبُرَ، يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، فَتَشَرَّفَ لَهَا النَّاسُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ اَرْمَدُ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِرْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اُبْصِرُ مَوْضِعًا، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَعَقَدَ لَهٗ وَدَفَعَ اِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلَامَ اُقَاتِلُهُمْ؟ فَقَالَ: عَلٰى اَنْ يَشْهَدُوْا اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ حَقَنُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهِمَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَلَقِيَهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ الرَّايَةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکا، محمد بن مسلمہ آئے، اور بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آج جیسا دن کبھی نہیں دیکھا، محمود بن مسلمہ شہید ہوگئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دشمن سے مڈبھیڑ کی آرزومت کیا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو، کیونکہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تم پر کونسی آزمائش آنے والی ہے۔اورجب دشمن کا سامنا ہوتو یوں دعا مانگو' اے اللہ! تو ہی ہمارا ربّ ہے اوران کا ربّ ہے، ہماری پیشانیاں اوران کی پیشانیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ان کو تو ہی قتل کرے گا۔پھر تم زمین کے ساتھ چپک کر بیٹھ جاؤ۔ جب وہ تمہارے اندر گھس آئیں تو نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کل ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو اللہ اوراس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اوراس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔وہ پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگے گا، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔لوگ اس بات کو قابل فخر سمجھنے لگے۔اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حملہ کرنے کا کہا: تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا، ان کو لشکر کی سرداری اور علم عطا فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس مطالبے پر جہاد کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (مطالبے) پر کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔اگر وہ یہ گواہی دے دیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے مال اوراپنی جانوں کو بچالیا سوائے ان دونوں (مال اور جان) کے اپنے حقوق کے۔ اوران کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرمادی۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے علم والی حدیث نقل فرمائی ہے، لیکن اس سند کے ہمراہ اس کو نقل نہیں کیا۔

4343۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ حِيْنَ بَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْ عَلِيٍّ، فَبَرَاَ، فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَبَرَزَ مَرْحَبٌ وَهُوَ يَقُوْلُ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ قَالَ: فَبَرَزَ لَهٗ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي اُمِّي حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ

غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَةُ أُوَفِّيكُمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةُ قَالَ: فَضَرَبَ مَرْحَبًا فَفَلَقَ رَأْسَهُ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ الْفَتْحُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شرکت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا تو ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا، مرحب نے یوں کہتے ہوئے مبارزت طلب کی:

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار بند، تجربہ کار لیڈر ہوں، جب جنگ شروع ہو جائے تو یہ شعلہ زن ہوتا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوں کہتے ہوئے اس کو جنگ کے لئے بلایا

میں وہ ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے جیسا کہ جنگل کا شیر، رعب دار وجاہت والا۔ میں تم میں وسیع پیمانے پر تباہی پھیلا دوں گا۔

پھر آپ نے مرحب پر ایک ضرب لگائی اور اس کا سر چیر کر رکھ دیا اور اس کو قتل کر دیا تو خیبر فتح ہو گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4344۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَنَفَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ لِأَخْبَارٍ وَاهِيَةٍ أَنَّ ذَا الْفَقَارَ مِنْ خَيْبَرَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ذوالفقار جنگ بدر کے موقع پر مال غنیمت میں سے لی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور میں نے اس کو اس مقام پر اس لئے ذکر کیا ہے کہ کچھ ضعیف احادیث سے یہ ثابت ہے کہ ذوالفقار خیبر کے مال میں سے تھی۔

4344–سنن ابن ماجه 'كتاب الجهاد' باب السلاح' حديث 2805: الجامع للترمذى' أبواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب فى النفل' حديث 1526: سنن سعيد بن منصور' كتاب الجهاد' باب ما جاء فيما تنفل النبى صلى الله عليه وسلم' حديث 2497: شرح معانى الآثار للطحاوى' كتاب السير' كتاب وجوه الفىء وخمس الغنائم' حديث 3521: السنن الكبرى للبيهقى' كتاب قسم الفىء والغنيمة' باب سهم الصفى' حديث 11930: مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بنى هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث 2369: المعجم الكبير للطبرانى –من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما – عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس' حديث 10543: دلائل النبوة للبيهقى' باب ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغنائم والأسارى' حديث 994:

4345- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا بُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الصَّفِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا مال غنیمت میں سے تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4346- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: وَلَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسَ الْخُمُسِ، فَوَضَعْتُهُ فِي مَوَاضِعِهِ حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خمس کے پانچویں حصہ کی ولایت عطا فرمائی، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہی اس کو اس کے مقامات پر مقرر کر دیا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4347- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ

4345–صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب الغنائم وقسمتها' ذكر ما خص الله جل وعلا صفيه صلى الله عليه وسلم' حديث4899:سنن أبي داود' كتاب الخراج والإمارة والفيء' باب ما جاء في سهم الصفي' حديث2616:السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الفيء والغنيمة' باب سهم الصفي' حديث11934:المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' صفية بنت حيي بن أخطب زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث20053:

4346–سنن أبي داود' كتاب الخراج والإمارة والفيء' باب في بيان مواضع قسم الخمس' حديث2606:

4347–صحيح البخاري' كتاب المغازي' باب غزوة خيبر' حديث4006:صحيح مسلم' كتاب الإيمان' باب غلظ تحريم الغلول' حديث191:مستخرج أبي عوانة' كتاب الإيمان' بيان التشديد في الذي يقتل نفسه وفي لعن المؤمن وأخذ ماله' حديث108:صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب الغلول' ذكر نفي دخول الجنان عن الشهيد في سبيل الله إذا كان' حديث4928:موطأ مالك' كتاب الجهاد' باب ما جاء في الغلول' حديث983:سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب في تعظيم الغلول' حديث2350:مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الجهاد' ما ذكر في الغلول' حديث32876:السنن الكبرى للنسائي' كتاب النذور' هل تدخل الأرضون في ماله إذا نذر' حديث4634:السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب الغلول قليله وكثيره حرام' حديث16935:معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب السير' قليل الغلول وكثيره محرم' حديث5647:السنن الصغير للبيهقي' كتاب السير' باب تحريم الغلول في الغنيمة' حديث2876:مسند إسحاق بن راهويه' ما يروى عن محمد بن قيس وغيره عن أبي هريرة' حديث471:

ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ خَيْبَرَ اِلٰى وَادِي الْقُرٰى وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اَهْدَاهُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ الْجِزَامِيُّ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَضَعُ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ مُغْتَرَبِ الشَّمْسِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٍ فَقَتَلَهُ، وَهُوَ السَّهْمُ الَّذِي لَا يَدْرِي مَنْ رَمٰى بِهِ، فَقُلْنَا لَهُ: هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ شَمْلَتَهُ الْآنَ لَتَحْتَرِقُ عَلَيْهِ فِي النَّارِ غَلَّهَا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا حِينَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَبْتُ شِرَاكَيْنِ لِنَعْلَيْنِ لِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقَدُّ لَكَ مِثْلُهَا فِي النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ خَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةَ الْحَدِيثُ

✦✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر سے وادی قریٰ کی طرف لوٹے تو آپ کے ساتھ ایک غلام بھی تھا۔ جو حضرت رفاعہ بن زید الحزامی رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہدیہ دیا تھا۔ وہ غروب آفتاب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا۔ ایک نامعلوم تیر آ کر ان کو لگا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ اور اس تیر کے بارے میں کوئی پتہ نہ چل سکا کہ کس نے مارا تھا، ہم نے اس کے بارے میں کہا: اس کو مبارک ہو کہ یہ جنتی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اس کا شملہ اس وقت آگ میں جل رہا ہے، جو کہ اس نے خیبر کے دن مسلمانوں کے مال غنیمت سے چرایا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر آپ کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ گھبراتا ہوا آیا اور بولا: میں نے جوتوں کے یہ دو تسمے اپنے لئے رکھ لئے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے اسی کی مثل آگ میں جلنا پڑتا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اسی سند کے ہمراہ ثور بن یزید کے حوالے سے حضرت مالک کی یہ حدیث نقل کی ہے " ہم خیبر کی طرف نکلے تو ہمیں سونا اور چاندی غنیمت میں نہیں ملا۔ (پھر مکمل حدیث بیان کی)

4348- حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يُوْنُسَ الْخُزَاعِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرٍ دَاخَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ لِجَعْفَرٍ جَنَاحَيْنِ مُضَرَّجَيْنِ بِالدَّمِ يَطِيرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِيثٌ لَهُ طُرُقٌ، عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی گئی تو آپ

علیہ السلام کو اس پر فخر ہوا۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو خون سے رنگے ہوئے سرخ رنگ کے دو پر عطا فرمائے ہیں وہ ان کے ساتھ ملائکہ کے ہمراہ پرواز کرتے رہتے ہیں۔

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس حدیث کی متعدد سندیں موجود ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4349۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اَتَاهُ وَفَاةُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَرَفْنَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُزْنَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ النِّسَاءَ قَدْ فَتَنَّنَا اَوْ غَلَبْنَنَا، قَالَ: فَارْجِعْ اِلَيْهِنَّ فَاَسْكِتْهُنَّ فَذَهَبَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَرَدَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَارْجِعْ اِلَيْهِنَّ فَاِنْ اَبَيْنَ فَاحْثُ فِي اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لِلرَّجُلِ: اَبْعَدَكَ اللّٰهُ، اِنِّي لَاَعْلَمُ مَا اَنْتَ بِمُطِيعٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا تَرَكْتَ نَفْسَكَ حَتّٰى عَرَفْتَ اَنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تَحْثِيَ فِي اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت (کی خبر) پہنچی تو آپ کے چہرے پر رنج کے آثار نمایاں تھے۔ آپ کے پاس کوئی آنے والا آیا اور بولا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں تو ہمارے لئے آزمائش بن چکی ہیں۔ یا (شاید کہا کہ) ہم پر غالب ہو چکی ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جا کر ان کو چپ کراؤ۔ وہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوبارہ (سہ بارہ) آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تین مرتبہ ہی واپس بھیج دیا اور (بالآخر) فرمایا: اگر وہ نہ مانیں تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اپنے دل میں اس آدمی سے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے دور کرے۔ میں جانتی ہوں کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہیں کر سکے گا اور تو نے اپنے آپ کو نہ چھوڑا حتی کہ میں جان گئی کہ تو ان کے منہ میں مٹی ڈالنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4349۔صحیح البخاری' کتاب الجنائز' باب من جلس عند المصیبة یعرف فیه الحزن' حدیث1250:صحیح مسلم' کتاب الجنائز' باب التشدید فی النیاحة' حدیث1602:صحیح ابن حبان' کتاب الجنائز وما یتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل فی النیاحة ونحوها' ذکر الزجر عن نیاحة النساء علی موتاهن' حدیث3204:السنن الصغری' کتاب الجنائز' النهی عن البکاء علی المیت' حدیث1833:مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الجنائز' فی التعذیب فی البکاء علی المیت' حدیث11906:السنن الکبری للنسائی' کتاب الجنائز' النهی عن البکاء علی المیت' حدیث1953:السنن الکبری للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع أبواب التعزیة' باب الجلوس عند المصیبة' حدیث6682:مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' حدیث23785:مسند إسحاق بن راهویه -ما یروی عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبی' حدیث849:دلائل النبوة للبیهقی' باب ما جاء فی غزوة مؤتة وما ظهر فی تأمیر النبی' حدیث1711:

4350- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا احْتَذٰى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہ کسی نے جوتا بنوایا، نہ پہنا اور نہ سواری پر سوار ہوا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4351- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ جَزَعُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُدْرِكَنَّ الدَّجَّالُ قَوْمًا مِثْلَكُمْ اَوْ خَيْرًا مِنْكُمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلَنْ يَخْزِيَ اللّٰهُ اُمَّةً، اَنَا اَوَّلُهَا، وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيثِ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ، اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اَخَذَهَا فَاُصِيبَ، ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيبَ، ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيبَ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى مُؤْتَةَ

✧✧ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ موتہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا شہداء پر جزع وفزع شدت اختیار کر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: دجال کو تم جیسے یا تم سے بہتر لوگ پائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا جس کے شروع میں، مَیں اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4352- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا حَيَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ

4350–الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث 3781: السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار – فضائل جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 7891: مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث 9169:

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَخَّرْتُ فَضَائِلَ جَعْفَرَ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَذْكُرَهَا فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

✧✧ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو سلام کرتے تو یوں کہتے

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاابْنَ ذِى الْجَنَاحَيْنِ"

(اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلامتی ہو)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل آخر میں ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے تاکہ میں ان کو فضائل صحابہ میں بیان کروں۔

4353 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَا اَخَيَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تَعَدَّدَ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيلَ لِي اَنْتَ كَذٰلِكَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن بین کرتے ہوئے واویلا کرنے لگ گئی، جب ان کو افاقہ ہوا تو فرمایا: تو نے جو جو کچھ بولا، اس سب کے متعلق مجھ سے پوچھا گیا کہ تو واقعی ایسا ہے؟ کیا تو واقعی ایسا ہے؟

4352-صحيح البخارى كتاب المناقب' باب مناقب جعفر بن أبى طالب الهاشمى رضى الله عنه' حديث3527:السنن الكبرى للنسائى كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل جعفر بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث7892:المعجم الكبير للطبرانى 'باب الجيم' جعفر بن أبى طالب' حديث1458:دلائل النبوة للبيهقى 'باب ما جاء فى غزوة مؤتة وما ظهر فى تأمير النبى' حديث1710:

4353-صحيح البخارى كتاب المغازى' باب غزوة مؤتة من أرض الشأم' حديث4032:مصنف عبد الرزاق الصنعانى كتاب الجنائز' باب الصبر والبكاء والنياحة' حديث6486:مصنف ابن أبى شيبة كتاب الزهد' ما ذكر فى زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام - كلام عبد الله بن رواحة رضى الله عنه' حديث34058:السنن الكبرى للبيهقى كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت' باب ما ينهى عنه من الدعاء بدعوى الجاهلية وضرب الخد وشق' حديث6718:دلائل النبوة للبيهقى -جماع أبواب غزوة تبوك' جماع أبواب من رأى فى منامه شيئا من آثار نبوة محمد 'باب ما قيل لعبد الله بن رواحة فى غشيته' حديث2961:الطبقات الكبرى لابن سعد -طبقات البدريين من الأنصار' ومن بنى الحارث بن الخزرج ثم من بنى كعب بن الحارث - عبد الله بن رواحة بن ثعلبة بن امرء القيس بن عمرو' حديث4214:

ﷺ ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4354۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، وَفِيهِمْ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلٰى مَكَانِ الْحَرْبِ اَمَرَهُمْ عَمْرٌو اَنْ لَا يُنَوِّرُوا نَارًا، فَغَضِبَ عُمَرُ وَهَمَّ اَنْ يَنَالَ مِنْهُ، فَنَهَاهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمْ يَسْتَعْمِلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ اِلَّا لِعِلْمِهِ بِالْحَرْبِ، فَهَدَاَ عَنْهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ ذات السلاسل میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو (امیر بنا کر) بھیجا' اس مہم میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے' جب یہ لوگ جنگ کے میدان تک پہنچے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ آگ نہ جلائیں' اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور وہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ الجھنے لگے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسا کرنے سے روکا اور انہیں سمجھایا نبی اکرم ﷺ نے انہیں تمہارا امیر اسی لیے مقرر کیا ہے کیونکہ وہ جنگ کے بارے میں (زیادہ بہتر) جانتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رُک گئے۔

یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے تاہم شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

4355۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِاِمْرَاَةِ سَلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ مَا لِي لَا اَرَى سَلَمَةَ يَحْضُرُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَخْرُجَ كُلَّمَا خَرَجَ صَاحَ بِهِ النَّاسُ يَا فُرَارُ اَفَرَرْتُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَمَا يَخْرُجُ وَكَانَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ

4354-صحيح البخارى كتاب الجنائز باب الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه حديث 1201: صحيح البخارى كتاب الجهاد والسير باب تمنى الشهادة حديث 2664: صحيح البخارى كتاب الجهاد والسير باب من تأمر فى الحرب من غير إمرة إذا خاف العدو حديث 2916: صحيح البخارى كتاب المناقب باب مناقب خالد بن الوليد رضى الله عنه حديث 3568: صحيح البخارى كتاب المغازى باب غزوة مؤتة من أرض الشأم حديث 4027: مصنف عبد الرزاق الصنعانى كتاب الجنائز باب النعى على الميت حديث 5863: الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم - ومن ذكر خالد بن الوليد بن المغيرة حديث 643: مشكل الآثار للطحاوى باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه حديث 4500: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم مسند أنس بن مالك رضى الله عنه حديث 11902: مسند أبى يعلى الموصلى - أبو عمران الجونى حديث 4078: المعجم الكبير للطبرانى باب الجيم جعفر بن أبى طالب حديث 1443:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عامر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' سیدہ اُم سلمہ نے حضرت سلمہ بن ہشام بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو اُس خاتون نے جواب دیا: اللہ کی قسم! وہ اس وجہ سے (گھر سے) باہر نہیں نکلتے کہ وہ جب بھی باہر آتے ہیں تو لوگ انہیں بلند آواز میں کہتے ہیں: اے فرار ہونے والے! کیا تم اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے) سے فرار ہوئے تھے' تو وہ اپنے گھر میں ہی بیٹھے ہوئے ہیں اور باہر نہیں نکلتے۔

(راوی کہتے ہیں:) انہوں نے غزوۂ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شرکت کی تھی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4356۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ بْنِ عَمٍّ لِي كَلَامٌ فَقَالَ اِلَّا فِرَارَكَ يَوْمَ مُؤْتَةَ فَمَا دَرَيْتُ اَيَّ شَيْءٍ اَقُوْلُ لَهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے چچازاد بھائی اور میرے درمیان کچھ ناراضگی تھی۔ اس نے کہا: ''مگر تیرا جنگ موتہ سے بھاگنا'' (کیا معنی رکھتا ہے؟) تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں اس کو کیا جواب دوں۔

4357۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ وَفِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلٰى مَكَانِ الْحَرْبِ اَمَرَهُمْ عَمْرٌو اَنْ لَّا يُنَوِّرُوا نَارًا فَغَضِبَ عُمَرُ وَهَمَّ اَنْ يَّنَالَ مِنْهُ فَنَهَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمْ يَسْتَعْمِلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ اِلَّا لِعِلْمِهِ بِالْحَرْبِ فَهَدَاَ عَنْهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

۞۞ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ''غزوہ ذات السلاسل'' میں بھیجا، ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب یہ لوگ مقام جنگ میں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور ان سے (لکڑیاں) لینے (اور خود جلانے) کا ارادہ کیا۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو روک دیا اور ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تمہارا امیر صرف اسی لئے مقرر کیا کہ یہ جنگی امور کو تم سے بہتر جانتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے۔

🌸🌸 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4358۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَفْصٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَتْحُ لِثَلَاثَ عَشَرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ۱۳ رمضان المبارک کو مکہ فتح ہوا۔

4359۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ عَامَ الْفَتْحِ حَتّٰى نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانِ فِي عَشَرَةِ آلَافٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَسَبَّعَتْ سُلَيْمٌ وَاَلَّفَتْ مُزَيْنَةُ وَفِي كُلِّ الْقَبَائِلِ عَدَدٌ وَاِسْلَامٌ وَاَوْعَبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ، فَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، وَقَدْ عَمِيَتِ الْاَخْبَارُ عَلٰى قُرَيْشٍ، فَلَا يَاْتِيهِمْ خَبَرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَدْرُونَ مَا هُوَ صَانِعٌ، وَكَانَ اَبُو سُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَدْ لَقِيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَنِيَّةَ الْعِقَابِ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَالْتَمَسَا الدُّخُولَ عَلَيْهِ، فَكَلَّمَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ابْنُ عَمِّكَ، وَابْنُ عَمَّتِكَ، وَصِهْرُكَ، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِمَا، اَمَّا ابْنُ عَمِّي فَهَتَكَ عِرْضِي، وَاَمَّا ابْنُ عَمَّتِي وَصِهْرِي فَهُوَ الَّذِي قَالَ لِي بِمَكَّةَ مَا قَالَ، فَلَمَّا خَرَجَ الْخَبَرُ اِلَيْهِمَا بِذَلِكَ وَمَعَ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ ابْنٌ لَهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَيَاْذَنَنَّ رَسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَآخُذَنَّ بِيَدِ ابْنِي هٰذَا، ثُمَّ لَنَذْهَبَنَّ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى نَمُوتَ عَطَشًا اَوْ جُوعًا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهُمَا، فَدَخَلَا عَلَيْهِ، فَاَنْشَدَهُ اَبُو سُفْيَانَ قَوْلَهُ فِي اِسْلَامِهِ، وَاعْتِذَارِهِ مِمَّا كَانَ مَضَى فِيهِ، فَقَالَ: لَعَمْرُكَ اِنِّي يَوْمَ اَحْمِلُ رَايَةً لِتَغْلِبَ خَيْلُ اللَّاتِ خَيْلَ مُحَمَّدٍ لَكَ الْمُدْلِجِ الْحَيْرَانُ اَظْلَمَ لَيْلَةً فَهٰذَا اَوَانُ الْحَقِّ اَهْدِي وَاَهْتَدِي فَقُلْ لِثَقِيفٍ لَا اُرِيدُ قِتَالَكُمْ وَقُلْ لِثَقِيفٍ تِلْكَ عِنْدِي فَاَوْعِدِي هَدَانِي هَادٍ غَيْرَ نَفْسِي وَدَلَّنِي اِلَى اللّٰهِ مَنْ طَرَدْتُ كُلَّ مَطْرَدِ اَفِرُّ سَرِيعًا جَاهِدًا عَنْ مُحَمَّدٍ وَاَدَّعِي وَلَوْ لَمْ اَنْتَسِبْ لِمُحَمَّدٍ هُمْ عُصْبَةٌ مَنْ لَمْ يَقُلْ بِهَوَاهُمْ وَاِنْ كَانَ ذَا رَاْيٍ يُلَمْ وَيُفَنَّدِ اُرِيدُ لَاُرْضِيَهُمْ وَلَسْتُ بِلَافِظٍ مَعَ الْقَوْمِ مَا لَمْ اُهْدَ فِي كُلِّ مَقْعَدِ فَمَا كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِي نَالَ عَامِرًا وَلَا كَلَّ عَنْ خَيْرٍ لِسَانِي وَلَا يَدِي قَبَائِلُ جَاءَتْ مِنْ بِلَادٍ بَعِيدَةٍ تَوَابِعُ جَاءَتْ مِنْ سِهَامٍ وَسُرْدَدِ وَاِنَّ الَّذِي اَخْرَجْتُمْ وَشَتَمْتُمْ سَيَسْعَى لَكُمْ سَعْيَ امْرِءٍ غَيْرِ قَعْدَدِ قَالَ: فَلَمَّا اَنْشَدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَى اللّٰهِ مَنْ طُرِدْتُ كُلَّ مَطْرَدِ، ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِهِ، فَقَالَ: اَنْتَ طَرَدْتَنِي كُلَّ مَطْرَدِ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: مَاتَتْ اُمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4358–مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث 2422: دلائل النبوة للبيهقي' باب خروج النبي صلى الله عليه وسلم لغزوة الفتح واستخلافه على' حديث 1765:

بِالأَبْوَاءِ، وَهِيَ تَزُورُ خَوَالَهَا مِنْ بَنِي النَّجَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اَخُو رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْهُمَا حَلِيمَةُ، وَابْنُ عَمِّهِ، ثُمَّ عَامَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُعَامَلاتٍ قَبِيحَةٍ، وَهَجَاهُ غَيْرَ مَرَّةٍ حَتّٰى اَجَابَهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَصِيدَتِهِ الَّتِي يَقُوْلُ فِيهَا: هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ الْحَدِيثُ وَالْقَصِيدَةُ بِطُولِهَا مُخَرَّجَةٌ فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ لِمُسْلِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَقَدْ كَانَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَاذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَهْجُوَهُ فَلا يَاْذَنُ لَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال روانہ ہوئے اور دس ہزار مسلمانوں کی ہمراہی میں ''مرالظہر ان'' سے گزرے (قبیلہ بنو) سلیم اور مزینہ قبیلے کے بہت سے افراد اس میں شامل تھے۔ اور ہر قبیلے میں مسلمانوں کی ایک (اچھی خاصی) تعداد تھی۔ اس وقت تمام مہاجرین اور انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے کے ہمراہ تھے اور ان میں سے کوئی ایک بھی پیچھے نہیں رہا تھا۔ قریش کو کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ نہ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خبر پہنچ رہی تھی اور نہ ان کو یہ سمجھ آ رہی تھی کہ آپ ان کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ اور ابوسفیان اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ''ثنیۃ العقاب'' میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپ کی خدمت میں حاضری کی خواہش ظاہر کی۔ ان کی درخواست حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ تک پہنچاتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ان میں ایک) آپ کا چچازاد اور دوسرا آپ کی پھوپھی کا بیٹا اور خسر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان دونوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میرے چچا نے میری عزت اچھالی تھی اور میری پھوپھی کا بیٹا اور خسر یہ وہی ہے جس نے مکہ میں مجھے بہت برا بھلا کہا تھا۔ ابوسفیان بن حارث کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ جب اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تاثرات کا پتہ چلا تو بولا: خدا کی قسم! یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دے دیں گے ورنہ میں اپنے اس بچے کو اپنے ساتھ لے کر کہیں دور نکل جاؤں گا، جہاں بھوک اور پیاس کے ساتھ ہم مر جائیں گے جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ان کے لئے نرمی اختیار فرمائی، پھر یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو ابوسفیان نے اپنی گزشتہ خطاؤں کی معذرت کرتے ہوئے اسلام کے حق میں درج ذیل اشعار پڑھے

خدا کی قسم! وہ دن بھی تھے جب میں لات کے لشکر کو محمد کے لشکر پر غالب کرنے کیلئے علم بلند کیا کرتا تھا۔

میں اس حیران آدمی کی طرح تھا جو اندھیرے میں پھنسا ہوا ہو، لیکن یہ حق (کو تسلیم کر لینے) کا وقت ہے۔ اللہ نے مجھے ہدایت دی ہے اور میں سیدھے راستہ پر آ گیا ہوں۔

پس تم قبیلہ ثقیف کو کہہ دو کہ میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا، اور ثقیف سے کہہ دو کہ وہ میرے پاس ہیں، تو وہ وعدہ کریں۔

ایک ہدایت دینے والے نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا، اور میری ذات کو بدل کر رکھ دیا اور اس نے اللہ کی طرف میری راہنمائی کی جس کو میں بالکل دھتکار چکا تھا۔

میں محمد ﷺ سے بہت دور بھاگتا تھا، اور لوگ مجھے محمد سے منسوب کرتے تھے اگرچہ میں ان سے منسوب ہونا نہیں چاہتا تھا۔
وہ ایسی جماعت تھی (جس میں، مَیں پہلے شامل تھا) کہ جو ان کی خواہش کے مطابق ان کی حمایت میں نہ بولتا اس کو ملامت کی جاتی اور اسے خطاوار ٹھہرایا جاتا اگرچہ وہ عقل مند ہی کیوں نہ ہوتا۔
میں ان کو راضی کرنا چاہتا تھا اور میں کسی قوم کے ساتھ اس وقت تک گفتگو نہیں کیا کرتا تھا جب تک وہ مجھے ہر مجلس کا ہدیہ پیش نہ کر دیتے تھے۔
میں جس لشکر میں بھی رہا تو انہوں نے جو کچھ مال پایا اور جو کھایا سب میرے ہاتھ اور میری زبان کی کمائی تھی۔
اور بے شک جس شخص کو تم نے نکالا اور برا بھلا کہا، عنقریب وہ تمام رشتہ داریوں سے بالاتر ہو کر تمہارے لئے جدوجہد کرے گا۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: جب اس نے کہا: **الی من طردت کل مطرد** تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: **انت الذی طردتنی کل مطرد** (تو ہی ہے جس نے مجھے بالکل دھتکار دیا تھا)
ابن اسحاق کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ اپنے ماموؤں سے ملنے بنی نجار گئی تھیں تو وہیں مقام ابواء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا رضاعی بھائی تھا دونوں کو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا تھا۔ اور وہ حضور ﷺ کا چچازاد بھائی بھی تھا۔ لیکن اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ناروا سلوک کیا اور کئی مرتبہ آپ کی شان میں ہرزہ سرائی کی۔ حتی کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے قصیدے میں اس کا جواب دیا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:
تو نے میں ﷺ کی عیب جوئی کی ہے اور میں نے اس کا جواب دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا بدلہ ملے گا۔
یہ مکمل حدیث اور پورا قصیدہ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں موجود ہے۔
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اس (ابوسفیان) کی مذمت بیان کرنے کی اجازت مانگا کرتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ منع فرما دیا کرتے تھے۔

4360۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: زَعَمَ السُّدِّيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَ بِهِ حَتّٰى اَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رُشَيْدٌ يَقُومُ اِلٰى هٰذَا حِينَ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ؟ فَقَالُوا: مَا نَدْرِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ، اَلَا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ فَقَالَ: اِنَّهُ لَا

يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے دن عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر چھپ گئے ۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کی بیعت لے لیجئے ۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا پھر آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں ہے؟ جب اس نے دیکھ لیا تھا کہ میں اس کی بیعت سے پہلو تہی کررہا ہوں تو وہ اٹھ کر اس کو مار دیتا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پتہ نہیں چل سکا تھا کہ آپ کے دل میں کیا ارادہ ہے۔آپ ہمیں آنکھ سے اشارہ فرمادیتے ۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: کسی نبی کی شان کے لائق نہیں ہے کہ اس کی آنکھ خائن ہو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4361۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي سَرْحٍ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْتَلَ، فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَجَارَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہاں وحی کی کتابت کے لئے) کاتب تھے۔پھر یہ مرتد ہوکر کفار سے جا ملے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کا حکم فرمادیا تھا۔پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے امان مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امان دے دی تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4362۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَرَّ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ اَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَغَيَّبَهُ عِنْدَهُ حَتّٰى اطْمَاَنَّ اَهْلُ مَكَّةَ، ثُمَّ اَتٰى بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْمَنَ قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ فِي الْكِتَابَيْنِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ قَبْلَ دُخُولِهِ مَكَّةَ بِقَتْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَطَلٍ، فَمَنْ نَظَرَ فِي مَقْتَلِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجِنَايَاتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَلَيْهِ

4361- سنن أبي داود' كتاب الحدود' باب الحكم فيمن ارتد' حديث3813: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب القسامة' كتاب المرتد' باب ما يحرم به الدم من الإسلام زنديقا كان أو غيره' حديث 15657

بِمِصْرَ اِلٰی اَنْ كَانَ اَمْرُهُ مَا كَانَ عَلِمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَعْرَفَ بِهِ

✧✧ حضرت شرحبیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت حضرت عبداللہ بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَیْءٌ وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ(الانعام:93)

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ وحی نہ ہوئی اور جو کہے ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا خدا نے اتارا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ میں داخل ہوئے تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھاگ گیا کیونکہ وہ حضرت عثمان کا رضاعی بھائی بھی تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو چھپائے رکھا حتی کہ جب مکہ میں امن ہو گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا اور اس کے لئے امان کی سفارش کی۔

✿✿ نوٹ: امام حاکم کہتے ہیں: بخاری اور مسلم میں یہ صحیح روایات موجود ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عبداللہ بن سعد اور عبداللہ بن خطل کے قتل کا حکم دیا تھا۔ اس لئے جس آدمی کی نظر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور عبداللہ بن سعد کی مصر میں ان کے خلاف حرکتوں پر ہے، وہ جانتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت اس (کی حرکتوں) کا پتہ تھا۔

4363۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا طُوًی، قَالَ اَبُو قُحَافَةَ لِابْنَةٍ لَهُ وَكَانَتْ اَصْغَرَ وَلَدِهِ: اَیْ بُنَيَّةُ، اَشْرِفِی بِی عَلٰی اَبِی قُبَيْسٍ، وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهُ، فَاَشْرَفْتُ بِهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَیْ بُنَيَّةُ، مَاذَا تَرَيْنَ؟ قَالَتْ: اَرٰی سَوَادًا مُجْتَمِعًا وَاَرٰی رَجُلًا يَسْرِی بَيْنَ يَدَیْ ذٰلِكَ السَّوَادِ مُقْبِلًا، فَقَالَ: تِلْكَ الْخَيْلُ يَا بُنَيَّةُ، ثُمَّ قَالَ: مَاذَا تَرَيْنَ؟ قَالَتْ: اَرَی السَّوَادَ قَدِ انْتَشَرَ، فَقَالَ: اِذًا وَاللّٰهِ دُفِعَتِ الْخَيْلُ، فَاَسْرِعِی بِی اِلٰی بَيْتِی، فَخَرَجْتُ سَرِيعًا حَتّٰی اِذَا هَبَطْتُ بِهِ اِلَی الْاَبْطَحِ وَكَانَ فِی عُنُقِهَا طَوْقٌ لَهَا مِنْ وَرِقٍ، فَاقْتَطَعَهُ اِنْسَانٌ مِنْ عُنُقِهَا، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ خَرَجَ اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی جَاءَ بِاَبِيهِ يَقُوْدُهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ فِی بَيْتِهِ حَتّٰی اٰجِيئَهُ، فَقَالَ: يَمْشِی هُوَ اِلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحَقُّ مِنْ اَنْ تَمْشِیَ اِلَيْهِ، فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ

4363–صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر أبي قحافة عثمان بن عامر رضي الله عنه' حديث7315: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب فتح مكة حرسها الله تعالى' حديث17007: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' مسند النساء' حديث أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنهما' حديث26383: مسند إسحاق بن راهويه –ما يروى عن أسماء بنت أبي بكر الصديق عن رسول الله' حديث2011: المعجم الكبير للطبراني' باب الألف' ما أسندت أسماء بنت أبي بكر – عباد بن عبد الله بن الزبير' حديث20109:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ، وَقَالَ: اَسْلِمْ تَسْلَمْ، فَاَسْلَمَ، ثُمَّ قَامَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَ بِيَدِ اُخْتِهِ، فَقَالَ: اَنْشُدُ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ طَوْقَ اُخْتِي، فَوَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ: اَنْشُدُ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ طَوْقَ اُخْتِي، فَمَا جَاءَ بِهِ اَحَدٌ، فَقَالَ: يَا اُخَيَّةُ، احْتَسِبِي طَوْقَكِ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ الْاَمَانَةَ فِي النَّاسِ لَقَلِيلٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''ذی طوی'' میں تشریف لے آئے تو حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی سے کہا: اے بیٹی! مجھے ابوقبیس (پہاڑ) پر لے جاؤ۔ اس وقت حضرت ابوقحافہ کی بینائی زائل ہو چکی تھی۔ وہ ان کو ابوقبیس پہاڑ پر لے گئی۔ ابوقحافہ نے پوچھا: بیٹی! تم کیا دیکھ رہی ہو؟ اس نے کہا: میں ایک بہت بڑا مجمع دیکھ رہی ہوں اور اس بڑے مجمع کے آگے آگے ایک آدمی آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا: اے بیٹی! یہ لشکر ہے۔ پھر پوچھا: بیٹی! تمہیں کیا دکھائی دے رہا ہے؟ اس نے کہا: میں دیکھ رہی ہوں کہ وہ مجمع بکھر رہا ہے۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اب لشکر منتشر ہو گیا ہے۔ تم مجھے جلدی جلدی گھر لے چلو، وہ جلدی جلدی چلنا شروع ہوئی جب وہ ''ابطح'' میں پہنچے تو ان کے گلے کا چاندی کا ہار کسی نے چھین لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے اور اپنے والد کو ساتھ لے آئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: ''تم اس بزرگ کو گھر رہنے دیتے اور میں خود چل کر اس کے پاس چلا آتا'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا زیادہ اچھا تھا بہ نسبت آپ کے اس کے گھر جانے سے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''مسلمان ہو جا، سلامت رہے گا'' تو وہ مسلمان ہو گئے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور اس کے ہار چھینے جانے کا اعلان کیا لیکن کسی نے بھی وہ پیش نہ کیا۔ انہوں نے دوسری مرتبہ پھر اعلان کیا لیکن پھر بھی وہ ہار نہ کسی سے نہ مل سکا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بہن! اپنے ہار سے تو ہی صبر کر لے۔ کیونکہ لوگوں میں امانت داری (کا جذبہ بہت) کم ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4364۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، ثُمَّ قَالَ لِي اَبُو قِلَابَةَ: هُوَ حَيٌّ، اَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْمَعَ مِنْهُ؟ فَلَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِالْحَدِيثِ، قَالَ: كُنَّا بِمَمَرِّ النَّاسِ فَتُحَدِّثُنَا الرُّكْبَانُ، فَنَسْاَلُهُمْ مَا هٰذَا الْاَمْرُ وَمَا لِلنَّاسِ، فَيَقُوْلُونَ: نَبِيٌّ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَرْسَلَهُ، وَاَنَّ اللّٰهَ اَوْحَى اِلَيْهِ كَذَا وَكَذَا، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلُومُ بِاِسْلَامِهَا الْفَتْحَ، وَيَقُوْلُونَ: اَنْظِرُوهُ، فَاِنْ ظَهَرَ فَهُوَ نَبِيٌّ فَصَدِّقُوهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ وَقْعَةِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ فَاَقَامَ عِنْدَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ جَاءَ مِنْ عِنْدِهِ فَتَلَقَّيْنَاهُ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا، وَاِنَّهُ يَاْمُرُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا، فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا اَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي

فَقَدَّمُونِی، وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِینَ اَوْ سِتِّ سِنِینَ فَكُنْتُ اُصَلِّی، فَاِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ بُرْدَتِی عَلَیَّ، قَالَ: تَقُولُ امْرَاَةٌ مِنَ الْحَیِّ: غَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ، قَالَ: فَكُسِیتُ مُعَقَّدَةً مِنْ مُعَقَّدَاتِ الْیَمَنِ بِسِتَّةِ دَرَاهِمَ اَوْ سَبْعَةٍ، فَمَا فَرِحْتُ بِشَیْءٍ كَفَرَحِی بِذَلِكَ قَدْ رَوَى الْبُخَارِیُّ هٰذَا الْحَدِیثَ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ حَرْبٍ مُخْتَصَرًا فَاَخْرَجْتُهُ بِطُولِهِ

✧✧ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کی گزرگاہ پر ہوتے تھے اور آتے جاتے قافلوں سے ملاقات کر کے ان سے پوچھتے کہ اصل مسئلہ کیا ہے؟ اور اس کے بارے میں لوگوں کے تاثرات کیا ہیں؟ تو وہ بتاتے کہ ''ایک نبی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رسول بنایا ہے اور اس کی طرف فلاں فلاں وحی آتی ہے۔ جبکہ لوگوں کو اسلام لانے میں انکی فتح کا انتظار ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس کو دیکھتے رہو اگر یہ غالب آگیا تو واقعی نبی ہو گا تو اس کی تصدیق کر دینا۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد ہر قبیلہ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مشرف باسلام ہوتا تو وہ بھی حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ وہیں قیام کیا پھر وہاں سے آگئے۔ تو ہم نے ان سے ملاقات کی۔ تو انہوں نے کہا: میں تمہارے پاس اللہ کے سچے رسول کے پاس سے آیا ہوں۔ اور وہ فلاں فلاں حکم دیتے ہیں۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو ہم میں سے کوئی ایک آدمی اذان پڑھے اور تم میں سے وہ شخص جماعت کرائے جو تم میں سب سے اچھا قرآن پڑھتا ہو۔ ان لوگوں نے بہت تلاش کیا مگر ان لوگوں کو مجھ سے زیادہ اچھا قرآن پڑھنے والا کوئی نہ ملا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ہی آگے کر دیا۔ میری عمر اس وقت چھ یا سات سال ہو گی۔ تو میں ان کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ جب میں سجدہ میں جاتا تو میری چادر اکٹھی ہو جاتی تو قبیلے کی ایک خاتون نے کہا: اپنے امام کی سرین چھپانے کا انتظام کرو۔

حضرت عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں: تو مجھے ایک یمنی چادر پہننے کے لیے دی گئی جس کی قیمت چھ یا سات درہم تھی جتنی مجھے وہ چادر حاصل کرنے کی خوشی ہوئی اس سے پہلے کبھی اتنی خوشی نہیں ہوئی تھی۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث حضرت سلیمان بن حرب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختصراً روایت کی ہے جبکہ میں نے اس کو مفصل بیان کیا ہے۔

4365- اَخْبَرَنِی دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَذَقْنُهُ عَلَى رَحْلِهِ مُتَخَشِّعًا

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکۃ المکرمہ میں داخل ہوئے تو عاجزی کی بنیاد پر (اپنا سر انور اس قدر جھکائے ہوئے تھے کہ) آپ کی ٹھوڑی مبارک کجاوہ کے ساتھ لگ رہی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمہما اللہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4366۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، اَنَّ رَجُلا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاَخَذَتْهُ الرِّعْدَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَوِّنْ عَلَيْكَ فَاِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانَتْ تَاْكُلُ الْقَدِيدَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے ہوئے کانپنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اپنے آپ کو قابو میں رکھو کیونکہ میں قریش کی اس خاتون کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4367۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ الْاَنْصَارَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، فَاَجَابُوهُ: لَبَّيْكَ بِاَبِينَا اَنْتَ وَاُمِّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَقْبِلُوا بِوُجُوهِكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ يُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ، فَاَقْبَلُوا وَلَهُمْ حَنِينٌ حَتّٰى اَحْدَقُوا بِهِ كَبْكَبَةً تَحَاكُ مَنَاكِبُهُمْ يُقَاتِلُونَ حَتّٰى هَزَمَ اللّٰهُ الْمُشْرِكِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ الَّذِي

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو پکارا تو سب نے جواباً کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، ہم حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کی طرف متوجہ ہو جاؤ، وہ تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں تو وہ سب لوگ آوازیں لگاتے ہوئے بھاگ آئے اور ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا، ان کو پچھاڑا گیا، ان کی گردنیں کٹتی رہیں، لیکن وہ جہاد کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مبارک بن فضالہ سے مروی درج ذیل حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4368۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: الْتَقَى يَوْمَ حُنَيْنٍ اَهْلُ

4366—سنن ابن ماجه 'كتاب الأطعمة' باب القديد' حديث 3310 دلائل النبوة للبيهقي 'باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم مكة يوم الفتح وهيئته' حديث 1805:

مَكَّةَ وَاَهْلُ الْمَدِينَةِ وَاشْتَدَّ الْقِتَالُ، فَوَلَّوا مُدْبِرِينَ، فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالُوا: اِلَيْكَ وَاللّٰهِ جِئْنَا فَنَكَّسُوا رُؤُوسَهُمْ، ثُمَّ قَاتَلُوا حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ حنین کے دن مکہ اور مدینہ والوں کی مشرکین سے مڈبھیڑ ہوئی، بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی، تو مسلمان بھاگ نکلے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو آواز دے کر کہا: اے مسلمانو! میں اللہ کا رسول ہوں، مسلمانوں نے کہا: خدا کی قسم! ہم آپ کی طرف آ گئے، چنانچہ انہوں نے تعمیل ارشاد کی اور پھر (جم کر) لڑے حتی کہ اللہ تعالیٰ (اپنے نبی کے صدقے) فتح عطا فرمادی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4369۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ اِلَى حُنَيْنٍ، لَمَّا فَرَغَ مِنْ فَتْحِ مَكَّةَ جَمَعَ مَالِكُ بْنُ عَوْفٍ النَّصْرِيُّ مِنْ بَنِي نَصْرٍ، وَجُشَمَ وَمِنْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَاَوْزَاعَ مِنْ بَنِي هِلَالٍ، وَنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَامِرٍ، وَاَوْزَعَتْ مَعَهُمُ الْاَحْلَافُ مِنْ ثَقِيفٍ، وَبَنُو مَالِكٍ، ثُمَّ سَارَ بِهِمْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَارَ مَعَ الْاَمْوَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْاَبْنَاءِ، فَلَمَّا سَمِعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيَّ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَادْخُلْ بِالْقَوْمِ حَتّٰى تَعْلَمَ لَنَا مِنْ عِلْمِهِمْ، فَدَخَلَ فَمَكَثَ فِيهِمْ يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ اَقْبَلَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ اَبِي حَدْرَدٍ؟ فَقَالَ عُمَرُ: كَذَبَ ابْنُ اَبِي حَدْرَدٍ، فَقَالَ ابْنُ اَبِي حَدْرَدٍ: اِنْ كَذَّبْتَنِي فَرُبَّمَا كَذَّبْتَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ اَبِي حَدْرَدٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كُنْتَ يَا عُمَرُ ضَالًا فَهَدَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فَسَاَلَهُ اَدْرَاعًا مِائَةَ دِرْعٍ، وَمَا يُصْلِحُهَا مِنْ عِدَّتِهَا، فَقَالَ: اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ حَتّٰى نُؤَدِّيَهَا اِلَيْكَ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِرًا صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی طرف پیش قدمی فرمائی (اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ) بنونصر میں سے مالک بن عوف نصری اور سعد بن بکر میں سے جشم اور بنی ہلال میں سے اوزاع اور بنو عمرو بن عاصم بن عوف بن عامر میں سے کچھ لوگ جمع ہوئے، اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے حلیف قبائل بنوثقیف اور بنو مالک کو بھی بھڑکا کر شامل کر لیا گیا۔ پھر ان تمام قبیلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پیش قدمی شروع کر دی اور مال کے علاوہ عورتوں اور بچوں کو ہمراہ لے چلے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی حدرد اسلمی کو بھیجا تا کہ ان کے حالات معلوم

کرکے آئیں اور ہمیں اس کی خبر دیں۔ وہ گئے اور وہاں ایک دن یا دو دن ٹھہرے اور پھر واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کو ان کی صورت حال سے آگاہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابن ابی حدرد جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ کیا تم وہ نہیں سن رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابنی ابی حدرد جھوٹ بول رہا ہے۔ ابن ابی حدرد نے کہا: اگر تم مجھے جھٹلا رہے ہو تو (کوئی بات نہیں) کیونکہ تم اس کو بھی جھٹلا چکے ہو جو مجھ سے افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ابنی ابی حدرد جو کہہ رہا ہے، آپ نے سنا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! بے شک میں بھی ''ضال'' تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دے دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ سے ایک سو زرہیں بمعہ ان کے متعلقات کے منگوائیں، اس نے کہا: اے محمد ﷺ! کیا یہ ناراضگی کے ساتھ لے رہے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ یہ عاریتاً لے رہے ہیں۔ جو ضائع ہوں گی ان کی ضمان ادا کریں گے۔ اور تمام کی تمام تمہیں واپس کی جائیں گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (حنین کی طرف) پیش قدمی شروع کر دی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4370۔ حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الْاَشْدَقُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِي سَلَامٍ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صاحب رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ بَعِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَدْرَ هَذِهِ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ، فَاَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيطَ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ، فَاِنَّهُ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الْاَنْفَالَ، وَيَقُوْلُ: لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰى ضَعِيفِهِمْ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن اونٹ کے پہلو میں سے کچھ بال پکڑے پھر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں مال غنیمت دیا ہے، اس میں سے میرے لئے اتنی مقدار میں بھی حلال نہیں ہے سوائے خُمس کے اور خُمس تم پر رد کیا گیا ہے اور سوئی اور دھاگہ تک بھی ادا کرو، اور دھوکہ دہی سے بچو کیونکہ ملاوٹ قیامت کے دن ملاوٹ کرنے والوں کیلئے باعث عار ہوگی اور تم پر جہاد فی سبیل اللہ لازم ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کی بدولت پریشانیوں اور دکھوں کو ختم فرما دیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ مال غنیمت کو (خود اپنے لئے) نہ پسند کرتے تھے اور فرمایا: مالدار مومن کو چاہیئے کہ وہ کمزوروں اور ناداروں کو دیں۔

4371۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَاصَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ الطَّائِفِ،

فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فَلَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ عَدْلُ مُحَرَّرٍ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا، فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ كُلَّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ وَفَاءَ كُلِّ عَظْمٍ بِعَظْمٍ مِنْهُ مِنَ النَّارِ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً، فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ كُلَّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا وَفَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ صَحِيْحٌ عَالٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف کے قلعہ کا محاصرہ کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ایک تیر ٹھیک نشانے پر لگایا، اس کے لئے جنت کا ایک درجہ ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر چلایا تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور جو شخص اسلام (کی حالت) میں بوڑھا ہوا، اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ اور جس نے کسی مسلمان کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کی ہر ہر ہڈی کے عوض اس کی ہڈیاں دوزخ سے آزاد کرے گا۔ اور جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا اس کے ہر عضو کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے اعضاء کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے، اس کی سند عالی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4372- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ: عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةُ الْقَضَاءِ مِنْ قَابِلٍ، وَالثَّالِثَةُ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، وَالرَّابِعَةُ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے،

(۱) حدیبیہ کا عمرہ۔

(۲) عمرۃ القضاء (دونوں اگلے سال کئے)

(۳) عمرہ جعرانہ۔

(۴) چوتھا وہ عمرہ جو آپ علیہ السلام نے حج کے ساتھ ادا کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4373- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى تَبُوْكَ جَعَلَ لَا يَزَالُ يَتَخَلَّفُ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَخَلَّفَ فُلانٌ، فَيَقُوْلُ: دَعُوهُ، اِنْ يَكُ فِيهِ خَيْرٌ فَسَيُلْحِقُهُ اللّٰهُ بِكُمْ، وَاِنْ يَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، حَتّٰى قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَخَلَّفَ اَبُو ذَرٍّ، وَاَبْطَاَ بِهِ بَعِيرُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، اِنْ يَكُ فِيهِ خَيْرٌ فَسَيُلْحِقُهُ اللّٰهُ بِكُمْ، وَاِنْ يَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَتَلَوَّمَ اَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى بَعِيرِهِ فَاَبْطَاَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا اَبْطَاَ عَلَيْهِ اَخَذَ مَتَاعَهُ فَجَعَلَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَخَرَجَ يَتْبَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشِيًا، وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهِ، وَنَظَرَ نَاظِرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا رَجُلٌ يَمْشِي عَلَى الطَّرِيقِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ اَبَا ذَرٍّ، فَلَمَّا تَاَمَّلَهُ الْقَوْمُ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ وَاللّٰهِ اَبُو ذَرٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا ذَرٍّ يَمْشِي وَحْدَهُ، وَيَمُوتُ وَحْدَهُ، وَيُبْعَثُ وَحْدَهُ، فَضَرَبَ الدَّهْرُ مِنْ ضَرْبَتِهِ، وَسُيِّرَ اَبُو ذَرٍّ اِلَى الرَّبَذَةِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصَى امْرَاَتَهُ وَغُلامَهُ اِذَا مُتُّ فَاغْسِلانِي وَكَفِّنَانِي، ثُمَّ احْمَلانِي فَضَعَانِي عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ، فَاَوَّلُ رَكْبٍ يَمُرُّونَ بِكُمْ فَقُوْلُوا: هٰذَا اَبُو ذَرٍّ، فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا بِهِ كَذٰلِكَ، فَاطَّلَعَ رَكْبٌ، فَمَا عَلِمُوا بِهِ حَتّٰى كَادَتْ رَكَائِبُهُمْ تَطَاُ سَرِيرَهُ، فَاِذَا ابْنُ مَسْعُودٍ فِي رَهْطٍ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، فَقَالُوا: مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: جِنَازَةُ اَبِي ذَرٍّ، فَاسْتَهَلَّ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْكِي، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا ذَرٍّ يَمْشِي وَحْدَهُ، وَيَمُوتُ وَحْدَهُ، وَيُبْعَثُ وَحْدَهُ، فَنَزَلَ فَوَلِيَهُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى اَجَنَّهُ، فَلَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ذُكِرَ لِعُثْمَانَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَا وَلِيَ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کی جانب پیش قدمی فرمائی تو کوئی نہ کوئی پیچھے رہ جاتا، تو لوگ کہتے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص پیچھے رہ گیا ہے، آپ علیہ السلام فرماتے: اس کو چھوڑو، اگر اس (کے نصیب) میں بھلائی ہوگی تو وہ آ کر تمہارے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ اور اگر اس (کے تمہارے ساتھ چلنے) میں بہتری نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بچالیا۔ حتی کہ کسی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوذر پیچھے رہ گئے ہیں، ان کا اونٹ ان کو دیر کروا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑو، اگر اس (کے تمہارے ساتھ چلنے) مین بہتری ہوگی تو وہ عنقریب تمہارے ساتھ آ ملے گا اور اگر اس میں بہتری نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے تمہیں بچالیا، حضرت ابوذر نے کچھ دیر تو انتظار کیا لیکن اونٹ نہ اٹھا۔ جب آپ اس سے مایوس ہوگئے تو آپ نے اپنا سامان اتار کر اپنی پیٹھ پر لادا اور پیدل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (قافلے کے) پیچھے پیچھے چلدیئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی نظر پڑی، وہ کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کوئی آدمی راستے پر چلا آ رہا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ابوذر ہو جا۔ جب لوگوں نے اس کو غور سے دیکھا تو بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم! وہ تو واقعی ابوذر رضی اللہ عنہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوذر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے، یہ اکیلا ہی سفر کرتا ہے اور اکیلا ہی فوت ہوگا اور اکیلا ہی قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ پھر ایک زمانہ گزر گیا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ربذہ کی جانب سفر کیا، جب ان کی وفات

کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنی بیوی اور غلام کو نصیحت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل دے کر، کفن پہنا کر گزرگاہ میں رکھ دینا۔ جو قافلہ تمہارے پاس سے سب سے پہلے گزرے اس کو بتانا کہ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہے۔ جب آپ فوت ہو گئے تو انہوں نے ان کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ ایک قافلہ نمودار ہوا، لیکن ان کو پتہ نہ چلا حتی کہ وہ اتنا قریب آ گئے کہ قریب تھا کہ ان کی سواریاں ان کی چارپائی کو روند ڈالتیں تو اچانک اس قافلے میں اہل کوفہ میں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ابوذر کا جنازہ ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی چیخ نکل گئی اور وہ رو پڑے، اور بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم کرے، یہ تنہا سفر کرتا ہے اور اکیلا ہی فوت ہو گا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ سواری سے اترے اور بذاتِ خود ان کی تدفین کی۔ جب وہ لوگ مدینہ میں آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عبداللہ کی گفتگو اور ان کا وہ عمل بتایا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4374ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ الْكَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَسَاَلْتُهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَانْتَهَرَنِي، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ عَلِيٍّ؟ هٰذَا بَيْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهٰذَا بَيْتُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِبَرَاءَةٍ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَانْطَلَقَا، فَاِذَا هُمَا بِرَاكِبٍ، فَقَالَا: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: اَنَا عَلِيٌّ يَا اَبَا بَكْرٍ، هَاتِ الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكَ، قَالَ: وَمَا لِي؟ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا، فَاَخَذَ عَلِيٌّ الْكِتَابَ فَذَهَبَ بِهِ، وَرَجَعَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَا: مَا لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا لَكُمَا اِلَّا خَيْرٌ، وَلٰكِنْ قِيلَ لِي: اِنَّهُ لَا يُبَلِّغُ عَنْكَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ رَجُلٌ مِنْكَ هٰذَا حَدِيثٌ شَاذٌّ وَالْحَمْلُ فِيهِ عَلٰى جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ وَبَعْدَهُ عَلٰى اِسْحَاقَ بْنِ بِشْرٍ

✧✧ جمیع بن عمیر لیثی فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ مسجد میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ ہے اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حجرہ ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو براءۃ کا اعلان کرنے کے لئے اہل مکہ کی طرف بھیجا۔ یہ دونوں چل پڑے۔ تو ان کے سامنے ایک سوار آیا، انہوں نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواباً کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ میں علی ہوں، اور وہ خط مجھے دو جو تمہارے پاس ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! میں بھلائی ہی جانتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ خط لے کر آگے گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس چلے آئے اور آ کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں کیا کمی تھی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں کوئی کمی نہیں تھی بلکہ) تم میں بھلائی ہی بھلائی تھی لیکن مجھے یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ یہ پیغام یا تو آپ خود دیں یا آپ کی طرف سے

آپ کے خاندان کا کوئی فرد پہنچائے۔

ﷺ یہ حدیث شاذ ہے۔اوراس میں جمیع بن عمیر پر اس کے بعد اسحاق بن بشر پر حمل ہے۔

4375۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبِ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلانُ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَمَرَهُ اَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ فَاتَّبَعَهُ عَلِيًّا، فَبَيْنَا اَبُو بَكْرٍ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ فَزِعًا، فَظَنَّ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا عَلِيٌّ، فَدَفَعَ اِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّرَهُ عَلَى الْمَوْسِمِ، وَاَمَّرَ عَلِيًّا اَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ، فَقَامَ عَلِيٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى: اِنَّ اللّٰهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُوْلُهُ، فَسِيحُوا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ، لا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، فَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي بِهَا، فَاِذَا بُحَّ قَامَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَنَادَى

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ، عَنْ عَلِيٍّ بِشَرْحِ هٰذَا النِّدَاءِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اوران کو حکم دیا کہ ان باتوں کا اعلان کردو، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کردیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابھی راستہ ہی میں تھے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دی۔تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبرا کر اس آواز کی طرف چل پڑے وہ سمجھے کہ شاید رسول اللہ ﷺ تشریف لارہے ہیں۔جب پاس پہنچے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا وہ مکتوب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا جس کا حج کے موقع پر اعلان کرنے کا حکم تھا۔اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کلمات کا اعلان کردینا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں کھڑے ہوئے اور اعلان کردیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے بیزار ہیں۔تم زمین میں چار ماہ تک چل پھر لو اور اس سال کے بعد نہ کسی مشرک کو حج کرنے کی اجازت ہوگی اور نہ کوئی ننگے ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔اور جنت میں صرف ایمان والا ہی جائے گا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل یہ اعلان کرتے رہے حتی کہ ان کی اونٹنی بیٹھ گئی۔تو پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اورانہوں نے اعلان کرنا شروع کردیا۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس اعلان کی وضاحت کے ہمراہ درج ذیل صحیح حدیث بھی موجود ہے۔

4375-الجامع للترمذی' ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب :ومن سورة التوبة' حديث3099:مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث3052:السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجزية' جماع أبواب الشرائط التي يأخذها الإمام على أهل الذمة ,وما' باب مهادنة من يقوى على قتاله' حديث17502:المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث935:المعجم الكبير للطبراني -من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مقسم عن ابن عباس' حديث11918:

4376۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالاَ: اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي اَبُو اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، قَالَ: سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ؟ قَالَ: بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ: لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلا يَجْتَمِعُ مُؤْمِنٌ وَكَافِرٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن یثیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کو کیا پیغام دے کر حج کے موقع پر بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: چار چیزیں تھیں

(۱) جنت میں صرف ایمان والا ہی جا سکتا ہے۔

(۲) کسی کو بیت اللہ کا طواف برہنہ حالت میں کرنے کی اجازت نہیں۔

(۳) اس سال کے بعد مسجد حرام میں مومن اور کافر اکٹھے نہیں ہوں گے۔

(۴) جس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی مقررہ میعاد تک معاہدہ تھا اس کا معاہدہ اس کی میعاد تک پورا کیا جائے گا اور جس کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا ان کو چار ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4377۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِينَ جَاءَهُ رَسُوْلا مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ بِكِتَابِهِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهُمَا: وَاَنْتُمَا تَقُوْلانِ بِمِثْلِ مَا يَقُوْلُ؟ قَالاَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَوْلا اَنَّ الرُّسُلَ لا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمہ بن نعیم بن مسعود اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب مسیلمہ کذاب کے سفیر اس کا خط لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تم بھی اس کے نظریات کے قائل ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر سفیروں کے قتل پر پابندی نہ ہوتی تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔

4377–سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب في الرسل' حديث2395: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم –نعيم بن مسعود الأشجعي رضي الله عنه' حديث1175: شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب السير' كتاب وجوه الفيء وخمس الغنائم – كتاب الحجة في فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة' حديث3542: مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث2400: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجزية' جماع أبواب الشرائط التي يأخذها الإمام على أهل الذمة' وما' باب السنة أن لا يقتل الرسل' حديث17461: مسند أحمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث نعيم بن مسعود' حديث15706:

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4378۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّ هَا هُنَا قَوْمًا يَقْرَؤُونَ مِنْ قِرَاءَةِ مُسَيْلِمَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَكِتَابٌ غَيْرُ كِتَابِ اللّٰهِ اَوْ رَسُوْلٌ غَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَعْدَ فُشُوِّ الْاِسْلَامِ؟ فَرَدَّهُ فَجَاءَ اِلَيْهِ بَعْدُ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَالَّذِي لَآ اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّهُمْ فِي الدَّارِ لَيَقْرَؤُنَ عَلٰى قِرَاَةِ مُسَيْلَمَةَ وَاِنَّ مَعَهُمْ لَمُصْحَفًا فِيهِ قِرَاَةُ مُسَيْلَمَةَ وَ ذٰلِكَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِقَرَظَةَ وَكَانَ صَاحِبَ خَيْلٍ: اِنْطَلِقْ حَتّٰى تُحِيطَ بِالدَّارِ فَتَاْخُذُ مَنْ فِيهَا' فَفَعَلَ فَاَتَاهُ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ وَيْحَكُمْ اَكِتَابٌ غَيْرُ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ رَسُوْلٌ غَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالُوْا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّا قَدْ ظَلَمْنَا فَتَرَكَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ لَمْ يُقَاتِلْهُمْ وَسَيَّرَهُمْ اِلَى الشَّامِ غَيْرَ رَئِيْسِهِمْ اِبْنِ النَّوَّاحَةِ اَبٰى اَنْ يَّتُوْبَ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِقَرَظَةَ اِذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ وَاطْرَحْ رَاْسَهُ فِي حِجْرِ اُمِّهِ فَاِنِّي اَرَاهَا قَدْ عَلِمَتْ فِعْلَهُ فَفَعَلَ' ثُمَّ اَنْشَا عَبْدُ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا جَاءَ هُوَ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنَّكَ رَسُوْلٌ لَقَتَلْتُكَ، فَجَرَتِ السُّنَّةُ يَوْمَئِذٍ اَنْ لَا يُقْتَلَ رَسُوْلٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ قاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ المسعودی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہاں پر کچھ لوگ ہیں جو مسیلمہ کی قراءت پڑھتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ کی کتاب کے علاوہ بھی کوئی کتاب ہے؟ یا اللہ کے رسول کے علاوہ بھی کوئی رسول ہے؟ بعد اس کے کہ اسلام پھیل چکا ہے۔ (آپ نے یہ کہہ کر) اس کو واپس بھیج دیا۔ وہ کچھ عرصے بعد پھر آیا اور بولا: اے عبداللہ! اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ لوگ فلاں گھر میں ہیں اور مسیلمہ کی قراءت پڑھ رہے ہیں اور ان کے پاس ایک مصحف ہے جس میں مسیلمہ کی قراءت ہے اور یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے قرظہ سے کہا (یہ شخص شہسواروں کا دستہ رکھتا تھا) فلاں گھر کا محاصرہ کر کے اس میں جتنے لوگ ہیں، سب کو گرفتار کر کے لے آؤ۔ قرظہ نے ایسا ہی کیا۔ اور ۸۰ افراد کو گرفتار کر کے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کر دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تمہارے لئے ہلاکت ہو، کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علاوہ بھی کوئی کتاب ہے؟ یا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ بھی کوئی رسول ہے؟ تو وہ لوگ بولے: ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، ہم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں، حضرت عبداللہ نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ معاف کر دیا اور انہیں ملک شام کی جانب بھیج دیا۔ ان کے سردار ''ابن النواحہ'' نے کیونکہ توبہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے قرظہ سے کہا: اس کو لے

جاؤ، اوراس کی گردن ماردو، اوراس کا سر لے جا کر اس کی ماں کی گود میں ڈال دو کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس کو بھی اس کے کرتوت معلوم ہو چکے ہوں گے۔قرظہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرنا شروع کی اور فرمایا: یہ اورابن اثال دونوں مسیلمہ کی جانب سے سفیر بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی آتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم گواہی دیتے ہو کہ بے شک میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو انہوں نے آگے سے جواب دیا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سفیر نہ ہوتے تو میں تمہیں قتل کر دیتا تو اس دن سے یہ قانون بن گیا کہ کسی سفیر کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4379۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَيْلِمَةُ، فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ: تَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا رَجُلٌ اُخِّرَ لِهَلَكَةِ قَوْمِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کے پاس گئے تو مسیلمہ نے آپ سے کہا: تم گواہی دو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: یہ شخص اپنی قوم کی ہلاکت کا سبب ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4380۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا فَاَنَاخَ بَعِيرَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَعَقَلَهُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ مَعَ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنِّي سَائِلُكَ وَمُغَلِّظٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْاَلَةِ، فَلا تَجِدَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ، فَاِنِّي لا اَجِدُ فِي نَفْسِي، قَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ، اِلَهَكَ وَاِلَهَ مَنْ قَبْلَكَ، وَاِلَهَ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ، آللّٰهُ بَعَثَكَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَهَكَ، وَاِلَهَ مَنْ قَبْلَكَ، وَاِلَهَ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ، آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نَعْبُدَهُ وَلا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَاَنْ نَخْلَعَ هَذِهِ الْاَوْثَانَ وَالْاَنْدَادَ الَّتِي كَانَ آبَاؤُنَا يَعْبُدُونَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ جَعَلَ يَذْكُرُ فَرَائِضَ الْاِسْلامِ فَرِيضَةً فَرِيضَةً الصَّلاةَ، وَالزَّكَاةَ، وَالصِّيَامَ.

وَالْحَجَّ، وَفَرَائِضَ الْإِسْلامِ، كُلَّهَا يَنْشُدُهُ عِنْدَ كُلِّ فَرِيضَةٍ كَمَا أَنْشُدُهُ فِي الَّتِي كَانَ قَبْلَهَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ، قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَأُؤَدِّي هَذِهِ الْفَرَائِضَ، وَأَجْتَنِبُ مَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ لا أَزِيدُ وَلا أَنْقُصُ، ثُمَّ انْصَرَفَ رَاجِعًا إِلَى بَعِيرِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلَّى: إِنْ يَصْدُقْ ذُو الْعَقِيصَتَيْنِ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ، وَكَانَ ضِمَامٌ رَجُلا جَلْدًا أَشْعَرَ ذَا غَدِيرَتَيْنِ، ثُمَّ أَتَى بَعِيرَهُ، فَأَطْلَقَ عِقَالَهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ وَهُوَ يَسُبُّ اللاتَ وَالْعُزَّى، فَقَالُوا: مَهْ يَا ضِمَامُ، اتَّقِ الْبَرَصَ، وَالْجُذَامَ، وَالْجُنُونَ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ إِنَّهُمَا وَاللَّهِ لا يَضُرَّانِ وَلا يَنْفَعَانِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ رَسُولا، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابًا اسْتَنْقَذَكُمْ بِهِ مِمَّا كُنْتُمْ فِيهِ، وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِهِ بِمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ، فَوَاللَّهِ مَا أَمْسَى ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنْ حَاضِرَتِهِ رَجُلٌ وَلا امْرَأَةٌ إِلَّا مُسْلِمًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَمَا سَمِعْنَا بِوَافِدِ قَوْمٍ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى إِخْرَاجِ وُرُودِ ضِمَامٍ الْمَدِينَةَ وَلَمْ يَسُقْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَهَذَا صَحِيحٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنوسعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو وہ ہمارے پاس آیا، اس نے مسجد کے دروازے پر اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کو باندھ دیا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔

اس نے کہا: تم میں عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا۔

اس نے کہا: محمد؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

اس نے کہا: اے محمد! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، تو اگر میرے لہجے میں سختی پائیں تو آپ اس کو محسوس مت کیجئے گا۔ کیونکہ وہ سختی میرے دل میں نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا: تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔

اس نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جو تمہارا معبود ہے اور تم سے پہلوں کا معبود ہے۔ اور ان سب کا معبود ہے جو تمہارے بعد ہوں گے۔ کیا اللہ نے تم کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟

آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

اس نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جو تمہارا معبود ہے، تم سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور ان تمام لوگوں کا معبود ہے جو تمہارے بعد ہوں گے۔ کیا اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم صرف اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور یہ کہ ہم ان بتوں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد کیا کرتے تھے؟

آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

پھر اس نے فرائض اسلام، نماز، روزہ، حج اور زکاۃ میں سے ایک کا نام لے کر ہر ایک کے ساتھ اسی طرح قسمیں دے دے کر سوال کئے، جب وہ تمام سوالات سے فارغ ہُوا تو بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں ان فرائض پر عمل کروں گا۔ اور ان چیزوں سے رکوں گا جن سے آپ نے مجھے منع فرمایا ہے۔ نہ ان میں اضافہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا پھر وہ واپس اپنے اونٹ کی طرف پلٹ گیا۔ جب وہ واپس جا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس دو چوٹیوں والے نے سچ کہا ہے تو یہ جنتی ہے۔ حضرت ضمام طاقتور اور گھنے بالوں والے آدمی تھے اور یہ اپنے بالوں کی دو چوٹیاں رکھتے تھے۔

پھر وہ اپنے اونٹ کے پاس آئے، اپنا اونٹ کھولا اور اپنی قوم کے پاس آ گئے، سب لوگ ان کے اردگرد جمع ہو گئے۔ انہوں نے گفتگو شروع کرتے ہوئے لات اور عزیٰ کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ لوگوں نے کہا: اے ضمام! بس کر۔ تو برص، جذام، اور جنون (جیسی مہلک بیماریوں سے) بچ۔ ضمام نے کہا: تمہارے لئے ہلاکت ہو، خدا کی قسم! بے شک یہ تمہیں نہ کوئی فائدہ دے سکتے ہیں نہ کوئی نقصان دے سکتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول بھیجا ہے اور اس پر ایسی کتاب اتاری ہے جو تمہیں اس (کفر و طغیان) سے بچاتی ہے۔ جس (کی دلدل) میں تم پھنسے ہوئے ہو اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور میں تمہارے پاس وہ چیز لایا ہوں جس میں انہوں نے تمہیں کچھ کام کرنے کے بتائے ہیں۔ اور کچھ سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے خدا کی قسم اس دن جتنے لوگ وہاں موجود تھے شام سے پہلے پہلے سب مرد و عورتیں مسلمان ہو چکی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم نے ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کسی قوم کا سفیر نہیں سنا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ضمام کے مدینہ منورہ میں آنے کا تذکرہ تو کیا ہے تاہم ان دونوں میں سے کسی نے بھی اس تفصیل کے ساتھ حدیث نقل نہیں کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

4381- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ سَنَةَ عَشْرٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دس ہجری کو حج ادا کیا اور آپ نے حجِ افراد کیا۔

4381-الجامع للترمذی' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب :ومن سورة التوبة' حديث3099:مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث3052:السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجزية' جماع أبواب الشرائط التي يأخذها الإمام على أهل الذمة ,وما' باب مهادنة من يقوى على قتاله' حديث17502:المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث935:المعجم الكبير للطبراني -من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مقسم عن ابن عباس' حديث11918:

4382- اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُهَاجِرَ حِجَجًا، وَحَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ الْوَدَاعَ، وَكَانَ جَمِيعُ مَا جَاءَ بِهِ مِائَةُ بَدَنَةٍ فِيهَا جَمَلٌ كَانَ فِي اَنْفِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ، نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ، وَنَحَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا غَبَرَ فَقِيلَ لِلثَّوْرِيِّ: مَنْ ذَكَرَهُ؟ فَقَالَ: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، وَابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْحَاكِمُ: اَمَا الْاَحَادِيثُ الْمَاثُورَةُ الْمُفَسَّرَةُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِهَا بِاَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَاَصَحُّهَا وَاَتَمُّهَا حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي تَفَرَّدَ بِاِخْرَاجِهِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، وَقَدِ انْتَهَيْنَا بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَوْنِهِ اِلٰى ابْتِدَاءِ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے متعدد حج کئے اور ہجرت کے بعد صرف حجۃ الوداع کیا۔ اور آپ ایک سو اونٹ قربانی کے لئے ساتھ لائے تھے جن کے ناک میں چاندی کی نکلیلیں تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ اونٹ خود اپنے ہاتھ سے نحر کئے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نحر کئے۔ ثوری سے پوچھا گیا: یہ حدیث تمہیں کس نے بتائی؟ تو انہوں نے بتایا: امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ابن ابی لیلیٰ نے مقسم کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: وہ احادیث ماثورہ جن میں حجۃ الوداع کی تفصیل موجود ہے جن کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے، ان کی سندیں شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہیں۔ ان تمام میں سب سے جامع روایت وہ ہے جو جابر بن محمد صادق نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ جس کو صرف امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور ہم اللہ کے فضل و کرم اور اس کی مدد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الوفات کے آغاز (سے متعلق روایات) تک آ پہنچے ہیں۔

4383- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الرِّيَاحِيُّ اَبُو حَفْصٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى الْحَكَمِ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ اَبِي مُوَيْهِبَةَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: طَرَقَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: يَا اَبَا مُوَيْهِبَةَ انْطَلِقِ اسْتَغْفِرْ فَاِنِّي قَدْ اُمِرْتُ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاَهْلِ هٰذَا الْبَقِيعِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَقِيعَ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيعِ، لِيَهْنِ لَكُمْ مَا اَصْبَحْتُمْ فِيهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَنْجَاكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، اَقْبَلَتِ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَتْبَعُ اَوَّلُهَا آخِرَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا مُوَيْهِبَةَ، اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَنِي اَنْ يُؤْتِيَنِي خَزَائِنَ الْاَرْضِ وَالْخُلْدَ فِيهَا، ثُمَّ

الْجَنَّةَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَخُذْ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ هَذِهِ الْأَرْضِ وَالْخُلْدَ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةَ، قَالَ: كَلا يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ، لَقَدِ اخْتَرْتُ لِقَاءَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ بَدَاهُ شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ إِلَّا أَنَّهُ عَجَبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَقَدْ

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ابومویہبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ابومویہبہ! چلو استغفار کرو کیونکہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں ان بقیع والوں کے لئے استغفار کروں۔ میں آپ کے ہمراہ چل پڑا، جب آپ بقیع مبارک میں پہنچے تو کہا: السلام علیکم یا اہل البقیع۔ تم جس حال میں ہو، تمہیں وہاں خوش رہنا چاہئے اگر تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کتنے بڑے فتنوں سے بچالیا ہے، اندھیری رات کی طرح فتنے آرہے ہیں۔ اور یکے بعد دیگرے مسلسل فتنے ہی فتنے ہیں۔ پھر فرمایا: ابومویہبہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ چاہے تو میں زمین کے خزانے لے لوں اور میں اس میں ہمیشہ رہنا لے لوں اور پھر اس کے بعد جنت لے لوں یا اپنے ربّ سے ملاقات کرلوں۔ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، آپ زمین کے خزانے، ان کی ہمیشگی اور جنت لے لیں۔ آپ نے فرمایا: اے ابومویہبہ! میں نے اپنے ربّ کی ملاقات اختیار کرلی، پھر آپ نے اہل بقیع کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ پھر واپس تشریف لے آئے۔ اس سے اگلے دن آپ ﷺ کی اس بیماری کا آغاز ہوا جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے درج ذیل سند کو پسند فرمایا ہے۔

4384۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِي مُوَيْهِبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

4385۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مَسْلَمَةَ بْنِ الْجَارُودِ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وأبا بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة، كلهم يخبره، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاهُ مَرَضُهُ الَّذِي مَاتَ بِهِ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَخَرَجَ عَاصِبًا رَأْسَهُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ، عَنْ يَمِينِهِ الْعَبَّاسُ، وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلٌ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ الَّذِي عَنْ يَسَارِهِ عَلِيٌّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ ذَكَرْتُ فِيمَا تَقَدَّمَ اخْتِلَافَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

فِي مَبْلَغِ سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تُوُفِّيَ فِيْهِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرض شروع ہوئی جس میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ اپنا سر لپیٹ کر دو آدمیوں کے درمیان (ان کا سہارا لے کر) باہر نکلے تو آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے، آپ کے دائیں جانب حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور بائیں جانب ایک اور آدمی تھا۔ عبیداللہ فرماتے ہیں: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ وہ دوسرے آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وفات کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کتنے دن تھی، اس سلسلے میں اس سے پہلے ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ذکر کر چکے ہیں۔

4386۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اَبِي، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ" يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا منظر دیکھا ہے۔ آپ کے قریب پانی کا ایک پیالہ تھا، آپ اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر اپنے چہرے پر پھیرتے اور کہتے: "اے اللہ! تو سکرات الموت میں میری مدد فرما"

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4387۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ: جَلَالَ رَبِّي الرَّفِيعِ فَقَدْ بَلَّغْتُ، ثُمَّ قَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّ هٰذَا الْفَارِسِيَّ وَاهِمٌ فِيهِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى

4386- سنن ابن ماجه' كتاب الجنائز' باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه' حديث1618: سنن الترمذي الجامع الصحيح -أبواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في التشديد عند الموت' حديث 937: مصنف ابن أبي شيبة كتاب الدعاء' ما ذكر فيما دعا به النبي صلى الله عليه وسلم عند' حديث28738: السنن الكبرى للنسائي' كتاب وفاة النبي صلى الله عليه وسلم' ذكر ما كان يقوله النبي صلى الله عليه وسلم في مرضه' حديث6876: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث23830: مسند أبي يعلى الموصلي' مسند عائشة' حديث4392: المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن' باب' حديث18999: الطبقات الكبرى لابن سعد -ذكر نزول الموت برسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:1988

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا "جلال ربی الرفیع فقد بلغت" میرے بلند و برتر ربّ کے جلال کی قسم! میں نے (اس کے تمام احکام) پہنچا دیئے ہیں۔ پھر آپ کی روح قبض ہوگئی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر یہ (حسین بن علی بن عبدالصمد) فارسی اس سند میں محمد بن عبدالاعلیٰ پروا ہم (غلطیاں کرنے والا) ہے۔

4388 ـ فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، وَغَيْرُهُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ آخِرُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ مَرَّتَيْنِ، وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ، وَمَا زَالَ يُغَرْغِرُ بِهَا فِي صَدْرِهِ وَمَا يَفِيضُ بِهَا لِسَانُهُ قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَعَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيثِ عَائِشَةَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا الرَّفِيقُ الْاَعْلٰى

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب تھا تو آپ کی سب سے آخری وصیت یہ تھی، نماز، نماز، (راوی کہتے ہیں:) آپ نے دو مرتبہ یہ الفاظ استعمال کیے (اور پھر فرمایا:) اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں (یعنی اپنے غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا) اس کے بعد آپ کے سینۂ مبارک سے تیزی سے سانس لینے کی آواز آتی رہی، لیکن آپ نے زبان سے مزید کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

۞۞ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بھی نقل کی ہے اور ام المومنین حضرت رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ آپ کے آخری الفاظ یہ تھے "الرفیق الاعلیٰ"

4389 ـ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو ظُفُرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَظْلَمَ مِنَ الْمَدِينَةِ كُلُّ شَيْءٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس دن مدینے میں ہر چیز تاریکی میں ڈوب گئی تھی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4390 ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الْيَوْمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

4388 ـ صحیح ابن حبان' کتاب التاریخ' ذکر آخر الوصیة التی أوصی بها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه' حدیث6709: سنن ابن ماجه کتاب الجنائز' باب ما جاء فی ذکر مرض رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه' حدیث1620:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اَرَ يَوْمًا كَانَ اَقْبَحَ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے وہ دن دیکھا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے، میں نے آج تک ایسا قبیح (تکلیف دہ اور ناپسندیدہ) دن نہیں دیکھا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4391۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُرْتَعِدِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَسْمَعُونَ الْحِسَّ وَلَا يَرَوْنَ الشَّخْصَ، فَقَالَتِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا، وَاِيَّاهُ فَارْجُوا، فَاِنَّمَا الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو فرشتوں نے آپ کو گھیر لیا۔ لوگوں کو ان کی موجودگی احساس تو ہوتا تھا لیکن وہ نظر نہیں آ رہے تھے۔ فرشتوں نے اہل خانہ کو سلام کے بعد کہا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر مصیبت پر سہارا دیتا ہے اور ہر فوت شدہ کا نعم البدل دیتا ہے۔ تم ان کو اللہ کے حوالے کر دو اور اس کی بارگاہ سے خیر کی امید رکھو۔ کیونکہ محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4392۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَقَ بِهِ اَصْحَابُهُ فَبَكَوْا حَوْلَهُ، وَاجْتَمَعُوا فَدَخَلَ رَجُلٌ اَصْهَبُ اللِّحْيَةِ، جَسِيمٌ صَبِيحٌ، فَتَخَطَّا رِقَابَهُمْ فَبَكَى، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَعِوَضًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيبُوا، وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوا، وَنَظَرُهُ اِلَيْكُمْ فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوا، فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَمْ يُجْبَرْ، وَانْصَرَفَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: تَعْرِفُونَ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ: نَعَمْ، هٰذَا اَخُو رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذَا شَاهِدٌ لِمَا تَقَدَّمَ، وَاِنْ كَانَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو چاروں

طرف سے گھیرلیا، جب سب جمع ہو گئے اور رونے لگے تو ایک آدمی وہاں پر آیا جس کی داڑھی سرخی مائل سفید تھی، بہت خوبصورت اور جسیم آدمی تھا۔ یہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور خود بھی رو دیا، پھر یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ ہو کر بولا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر مصیبت میں سہارا دیتا ہے، ہر ضائع ہونے والی چیز کا عوض دیتا ہے اور ہر فوت ہونے والے کا نائب بناتا ہے، پس تم اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور اسی کی طرف توجہ رکھو، وہ آزمائش میں تمہارے اوپر نگاہِ کرم کرے گا۔ اور تم غور کرو، کہ مصیبت زدہ تو وہ ہے جس کے نقصان کی تلافی نہ ہو۔ پھر وہ چلا گیا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: کیا تم لوگ اس آدمی کو جانتے ہو؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

۞۞ یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شاہد ہے اگرچہ عباد بن عبدالصمد اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

4393۔ اَخْبَرَنِی اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْاَشْقَرُ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: يَا عَائِشَةُ، اِنِّي اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي اَكَلْتُهُ بِخَيْبَرَ، فَهٰذَا اَوَانُ انْقِطَاعِ اَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، فَقَالَ: وَقَالَ يُونُسُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں فرمایا کرتے تھے: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے زہر کا ذائقہ محسوس ہو رہا ہے جو خیبر میں مجھے کھلایا گیا تھا اور اس وقت اسی زہر کے اثر کی وجہ سے میری شہ رگ کٹتی جا رہی ہے۔

۞۞ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو یونس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

4394۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَاَنْ اَحْلِفَ تِسْعًا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ قَتْلًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْلِفَ وَاحِدَةً اِنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَهُ نَبِيًّا وَاتَّخَذَهُ شَهِيدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نو مرتبہ یہ قسم کھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کیا گیا تھا یہ مجھے زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ میں ایک مرتبہ یہ قسم کھاؤں کہ آپ کو شہید نہیں کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا نبی بنایا ہے اور ان کو شہید بنایا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4395۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ غَيْرَ مَرَّةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الْاَوْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَقَدْ سُمَّ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَبْرًا وَقُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ صَبْرًا وَقُتِلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ صَبْرًا وَسُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ صَبْرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَمَا نَرْجُوْ بَعْدَهُمْ

✧✧ حضرت شعبی فرماتے ہیں: خدا کی قسم!

○ رسول اللہ ﷺ کو زہر دیا گیا۔

○ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا۔

○ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

○ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

○ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

○ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

○ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی شہید کیا گیا۔

تو ان کے بعد ہم کیا (خیر کی) امید رکھیں۔

4396۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا اَبَتَاهُ مِنْ رَّبِّهِ مَا اَدْنَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ اَنْعَاهُ يَا اَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ پر روتے ہوئے کہا: اے

4396۔صحیح البخاری' كتاب المغازی' باب مرض النبی صلى الله عليه وسلم ووفاته' حديث4202:صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر ما كانت تبكي فاطمة رضي الله عنها أباها حين قبضه' حديث 6731:سنن الدارمی' باب فی وفاة النبی صلى الله عليه وسلم' حديث92:سنن ابن ماجه' كتاب الجنائز' باب ذكر وفاته ودفنه صلى الله عليه وسلم' حديث1626 :السنن الصغرى' كتاب الجنائز' فی البكاء على الميت' حديث1830 :مصنف عبد الرزاق الصنعانی' كتاب الجنائز' باب الصبر والبكاء والنياحة' حديث6463:السنن الكبرى للنسائی' كتاب الجنائز' فی البكاء على الميت' حديث1950 :السنن الكبرى للبيهقی' كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت' باب سياق أخبار تدل على جواز البكاء بعد الموت .' حديث6753:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بنی هاشم' مسند أنس بن مالك رضی الله تعالى عنه' حديث12802 :مسند الطيالسی' أحاديث النساء' فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم' حديث 1457 :مسند إسحاق بن راهويه -ما يروى عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث1889 :مسند عبد بن حميد' مسند أنس بن مالك' حديث1366 :المعجم الأوسط للطبرانی' باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى' حديث8586:المعجم الصغير للطبرانی -من اسمه موسى' حديث1078 :المعجم الكبير للطبرانی' باب الياء' ما انتهى إلينا من مسند النساء اللاتی روين عن رسول الله - أنس بن مالك رضی الله عنه' حديث18847 :

میرے ابا جان! آپ اپنے ربّ کے پاس چلے گئے۔ اے میرے ابا جان! جبریل امین علیہ السلام نے یہ خبر سنائی ہے۔ اے میرے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4397 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ الرَّازِيُّ، وَابْرَاهِيمُ بْنُ دِيزِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَسَّلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، وَكَانَ طَيِّبًا حَيًّا وَمَيِّتًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا، میں نے آپ میں عام میتوں کی طرح کوئی (باعث نفرت) چیز نہیں دیکھی بلکہ آپ (جیسے) زندہ بھی پاکیزہ تھے (اسی طرح) بعد از وفات بھی آپ پاکیزہ ہی تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4398 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَرَدْنَا غُسْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخْتَلَفَ الْقَوْمُ فِيهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا، اَوْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، فَاَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ السِّنَةَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا نَائِمٌ ذَقْنُهُ عَلٰى صَدْرِهِ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: اَمَا تَدْرُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسَّلُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟ فَغَسَّلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ، يَصُبُّونَ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَيُدَلِّكُونَهُ مِنْ فَوْقِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَايْمُ اللّٰهِ، لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا نِسَاؤُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو لوگوں میں اس بات پر اختلاف ہوگیا کہ عام میتوں کی طرح آپ کے کپڑے اتارے جائیں یا آپ کو کپڑوں سمیت غسل دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے

4398 - صحیح ابن حبان' کتاب التاریخ' ذکر وصف القوم الذین غسلوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث 6737: سنن أبی داود' کتاب الجنائز' باب فی ستر المیت عند غسله' حدیث 2749: السنن الکبری للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع أبواب غسل المیت' باب ما یستحب من غسل المیت فی قمیص' حدیث 6236: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار' حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنها' حدیث 25761: مسند إسحاق بن راهویه - ما یروی عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن عائشة' حدیث 801: دلائل النبوة للبیهقی - جماع أبواب غزوة تبوک' جماع أبواب مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته - باب ما جاء فی غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث 3188:

ان پر اونگھ طاری فرمادی تو ہر شخص اپنی ٹھوڑی اپنے سینے پر رکھے ہوئے سو گیا۔ تو حجرے کے اندر سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی "تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے آپ کو اس حال میں غسل دیا کہ قمیص آپ کے جسم پر ہی تھی۔ وہ پانی ڈال ڈال کر قمیص کے اوپر سے ہی ملتے رہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: خدا کی قسم! اگر میں اپنی بات منواتی تو میں پیچھے نہ رہتی۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی ازواج مطہرات نے غسل دیا تھا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4399۔ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الطَّوِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ طَلِيقٍ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: مَنْ يُصَلِّي عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَبَكَى وَبَكَيْنَا، وَقَالَ: مَهْلًا، غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَجَزَاكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ خَيْرًا، اِذَا غَسَّلْتُمُونِي وَحَنَّطْتُمُونِي وَكَفَّنْتُمُونِي فَضَعُونِي عَلٰى شَفِيرِ قَبْرِي، ثُمَّ اخْرُجُوا عَنِّي سَاعَةً، فَاِنَّ اَوَّلَ مَنْ يُصَلِّي عَلَيَّ خَلِيلِي وَجَلِيسِي جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيلُ، ثُمَّ اِسْرَافِيلُ، ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُودٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ لِيَبْدَاْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ رِجَالُ اَهْلِ بَيْتِي، ثُمَّ نِسَاؤُهُمْ، ثُمَّ ادْخُلُوا اَفْوَاجًا اَفْوَاجًا وَفُرَادَى وَلَا تُؤْذُونِي بِبَاكِيَةٍ، وَلَا بِرَنَّةٍ، وَلَا بِصَيْحَةٍ، وَمَنْ كَانَ غَائِبًا مِنْ اَصْحَابِي فَاَبْلِغُوهُ مِنِّي السَّلَامَ، فَاِنِّي اُشْهِدُكُمْ عَلٰى اَنِّي قَدْ سَلَّمْتُ عَلٰى مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَابَعَنِي عَلٰى دِينِي هٰذَا مُنْذُ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الَّذِي فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ مَجْهُولٌ، لَا نَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ وَالْبَاقُونَ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کا آخری وقت آیا تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائے؟ تو آپ رو پڑے، اور ہم لوگ بھی رو پڑے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: حوصلہ کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، اور تمہارے نبی کے صدقے تمہیں جزائے خیر دے، جب تم مجھے غسل اور کفن وغیرہ دے کر مجھے تیار کر چکو تو مجھے میری قبر کی لحد میں اتار دینا۔ پھر کچھ دیر کے بعد مجھے وہاں سے نکال لینا۔ سب سے پہلے میرا جنازہ میرے دوست حضرت جبرائیل علیہ السلام پڑھیں گے، پھر حضرت میکائیل علیہ السلام پڑھیں گے، پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام پڑھیں گے، پھر ملک الموت علیہ السلام ملائکہ کی جماعتوں کے ہمراہ میرا جنازہ پڑھیں گے، پھر سب سے پہلے میرے گھر والوں میں سے مرد حضرات میرا جنازہ پڑھیں گے، پھر ان کی عورتیں پھر تم جماعت در جماعت اور اکیلے اکیلے (جیسے بھی بن پڑے) آتے رہنا۔ لیکن رو رو کر، چلا چلا کر اور چیخ و پکار کر کے مجھے تکلیف مت دینا۔ میرے جو صحابہ موجود نہیں ہے ان کو میری طرف سے سلام پہنچا دینا بے شک میں تم سب کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ہر اس شخص کو سلام دیا ہے جو آج سے لیکر قیامت تک اسلام میں داخل ہوگا اور جو میرے دین میں

میری پیروی کرے گا۔

ﷺ اس سند میں جو عبدالملک بن عبدالرحمٰن ہیں یہ مجہول ہیں، ان کی عدالت اور جرح کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے۔ تاہم باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

4400۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: رَاَيْتُ كَاَنَّ ثَلَاثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْتُ فِي حُجْرَتِي، فَسَاَلْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، اِنْ تَصَدُقْ رُؤْيَاكِ يُدْفَنُ فِي بَيْتِكِ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ ثَلَاثَةٌ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ، قَالَ لِي اَبُو بَكْرٍ: يَا عَائِشَةُ، هٰذَا خَيْرُ اَقْمَارِكِ، وَهُوَ اَحَدُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ مِنْ حَدِيثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مُسْنَدًا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں آن گرے ہیں۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے جواب دیا: اے عائشہ! اگر تیرا خواب سچا ہو گیا تو تیرے حجرے میں تین آدمی جو روئے زمین میں سب سے افضل ہیں، دفن ہوں گے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور ان کو (میرے حجرے میں) دفن کر دیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! یہ تیرے اُن چاندوں میں سب سے افضل چاند ہے اور یہ انہی میں سے ایک ہے۔

ﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کو ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسنداً بھی لکھا ہے۔

4401۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا جُنَيْدُ بْنُ حَكِيمٍ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سَعِيدٍ الْاَبَحُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا، قَالَ: هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا الْيَوْمَ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: رَاَيْتُ كَاَنَّ ثَلَاثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِي حُجْرَتِي، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ دُفِنَ فِي بَيْتِكِ ثَلَاثَةٌ هُمْ اَفْضَلُ اَوْ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِي بَيْتِهَا، قَالَ لَهَا اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِكِ وَهُوَ خَيْرُهَا، ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَدُفِنَا فِي بَيْتِهَا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوابوں کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ پوچھا کرتے تھے کہ آج تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند آ گرے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرا خواب سچا ہوا تو تیرے حجرے میں تین آدمی دفن ہوں گے جو پوری روئے زمین سے افضل ہوں گے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور ان کو میرے حجرہ میں دفن کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: یہ

تیرے ان چاندوں میں سے ایک ہے۔اور یہ ان سب سے افضل ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بعد از وفات اسی حجرے میں میں دفن کئے گئے۔

4402- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّي وَاضِعُ ثَوْبِي وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَاَبِي فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس حجرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں، میں اس میں گھر کے عام کپڑوں میں چلی جاتی تھی اور میں سوچتی تھی کہ یہ تو میرے شوہر ہیں اور (دوسرے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) میرے والد ہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں دفن کئے گئے تو میں ان سے حیاء کی وجہ سے ہمیشہ شرعی پردہ کر کے وہاں گئی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معرفت کا بیان

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَمَّا الشَّيْخَانِ فَاِنَّهُمَا لَمْ يَزِيْدَا عَلَى الْمَنَاقِبِ وَقَدْ بَدَاْنَا فِي اَوَّلِ ذِكْرِ الصَّحَابِيِّ بِمَعْرِفَةِ نَسَبِهِ وَوَفَاتِهِ ثُمَّ بِمَا يَصِحُّ عَلٰى شَرْطِهِمَا مِنْ مَنَاقِبِهِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ فَلَمْ اَسْتَغْنِ عَنْ ذِكْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْوَاقِدِيِّ وَاَقْرَانِهِ فِي الْمَعْرِفَةِ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صرف فضائل بیان کئے ہیں جبکہ ہم نے پہلے صحابی کا نسب اور وفات بیان کی ہے پھر اس کے فضائل کے متعلق وہ احادیث نقل کی ہیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں لیکن انہوں نے ان کو نقل نہیں کیا۔ چنانچہ میں نے محمد بن عمران الواقدی اور ان راویوں کا بھی ذکر کیا ہے جو معرفت میں ان جیسے ہیں۔

اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي قُحَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

فَمِنْ فَضَائِلِ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي قُحَافَةَ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما کے فضائل ومناقب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ حضرت ابوبکر ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما کے فضائل (کے متعلق وہ احادیث درج ذیل ہیں) جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

4403- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيْعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ

✧✧ حضرت زہری فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام

''عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر ہے''۔

4404- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ

بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِى بَكْرٍ، وَاِنَّ اسْمَهُ الَّذِى سَمَّاهُ اَهْلُهُ: لَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو حَيْثُ وُلِدَ فَغَلَبَ عَلَيْهِ اسْمُ عَتِيقٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوزخ سے آزاد آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ آپ کے گھر والوں نے آپ کا نام "عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو" رکھا تھا۔ پھر "عتیق" نام آپ پر غالب آ گیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4405- اَخْبَرَنِى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ وَاصِلٍ الْمَطُوْعِيِّ بِبَيْكَنْدَ حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنِى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيّ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ السَّعِيْدِيُّ يُحَدِّثُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِى يَحْيٰى سَمِعَ عَلِيًّا يَحْلِفُ لَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِسْمَ اَبِى بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ السَّمَاءِ صِدِّيْقًا لَوْلَا مَكَانُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعِيْدِيّ مِنَ الْجِهَالَةِ لَحَكَمْتُ لِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِالصِّحَّةِ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابویحیٰی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیلئے آسمان سے "صدیق" (کا لقب) اتارا۔

اگر محمد بن سلیمان مجہول نہ ہوتے تو میں اس اسناد کو صحیح قرار دیتا۔ اور نزال بن سبرہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ (درج ذیل) حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4406- حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجِلَابُ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنِى اَبِى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اَبُو سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، حَدَّثَنَا النَّزَّالُ بْنُ سَبْرَةَ، قَالَ: وَافَقْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَيِّبَ النَّفْسِ وَهُوَ يَمْزَحُ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ اَصْحَابِكَ، قَالَ: كُلُّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِى، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ اَبِى بَكْرٍ، فَقَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللّٰهُ صِدِّيقًا عَلٰى لِسَانِ جِبْرِيْلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوشدلی سے موافقت کی اور وہ مزاح فرما رہے تھے۔ ہم نے کہا: آپ اپنے اصحاب کے متعلق ہمیں کچھ بتائیں۔ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ میرے اصحاب ہیں۔ ہم نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ بتائیں۔ تو فرمایا: وہ ایسے انسان تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس کا نام "صدیق" رکھا۔

4407- اَخْبَرَنِی مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى اَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَلِكَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ فَمَنْ كَانَ آمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ، وَسَمِعُوا بِذَلِكَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: هَلْ لَكَ اِلَى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ اَنَّهُ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: اَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوا: اَوَ تُصَدِّقُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنِّي لَاُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غُدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ، فَلِذَلِكَ سُمِّيَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو صبح کے وقت یہ خبر سن کر کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور اہل ایمان نے تصدیق کی۔ کچھ لوگ یہ خبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر گئے اور بولے: کیا آپ کو اپنے ساتھی کی اس بات کا یقین ہے "وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کو راتوں رات بیت المقدس تک کی سیر کرائی گئی ہے" آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ بات انہوں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر انہوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ فرمایا ہے تو یہ بالکل سچ ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تم اس بات پر یقین رکھتے ہو کہ وہ رات ہی رات میں بیت المقدس تک گئے بھی ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں تو اس سے بھی بڑی بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ صبح وشام ان کے پاس آسمان سے آنے والی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی بناء پر ان کا نام "ابوبکر صدیق" رکھا گیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4408- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا بْنُ عَائِشَةَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَمِّهِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ الْوَزِيرِ فَكَانَ يُشَاوِرُهُ فِي جَمِيعِ اُمُوْرِهٖ وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْاِسْلَامِ وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْغَارِ وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْعَرِيْشِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْقَبْرِ وَلَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِمُ عَلَيْهِ اَحَدًا

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر کی حیثیت رکھتے تھے حضور علیہ السلام جمیع امور میں انہی سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ اور یہ اسلام میں بھی آپ کے ساتھی تھے، غار میں بھی ساتھی تھے اور جنگ بدر کے دن خیمے میں بھی ساتھ تھے اور قبر انور میں بھی ساتھی ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اور کسی کو ترجیح نہیں دیا کرتے تھے۔

4409- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَفِّي اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلَةَ الثَّلَاثَاءِ لِثَمَانٍ بَقِيْنَ مِنْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَكَانَ مَرَضُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَّكَانَ سَبَبُ مَرَضِهِ اَنَّهُ اغْتَسَلَ فِي يَوْمٍ بَارِدٍ فَحُمَّ خَمْسَةَ عَشَرَ لَيْلَةً لَمْ يَخْرُجْ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَهُوَ فِي دَارِهِ الَّتِي قَطَعَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجَاهَ دَارِ عُثْمَانَ الْيَوْمَ وَاَوْصٰى اَنْ تَغْسِلَهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ امْرَاَتُهُ وَاِنَّهَا ضَعُفَتْ فَاسْتَعَانَتْ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكُفِّنَ فِي ثَوْبَيْنِ اَحَدُهُمَا غَسِيْلٌ وَّيُقَالُ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ وَحُمِلَ عَلٰى سَرِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَرِيْرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّذِي كَانَتْ تَنَامُ عَلَيْهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ وَدُفِنَ فِي الْبَيْتِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا وَّجَعَلَ رَاْسَهُ بَيْنَ كَتِفَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳ ہجری منگل کی رات میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۳ برس تھی۔ آپ ۱۵ دن بیمار رہے۔ آپ کے بیمار ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے سخت سردی کے موسم غسل کرلیا تھا جس کی وجہ سے آپ کو بخار ہوگیا اور یہ بخار ۱۵ دن تک رہا، ان ایام میں آپ نماز کیلئے نہیں نکل سکے۔ تو آپ کی جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے اور آپ اس مکان میں تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیا تھا اور یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے موجودہ مکان کے بالکل سامنے تھا۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ ان کی بیوی حضرت اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا آپ کو غسل دیں۔ لیکن وہ ضعیف ہوچکی تھیں اس لئے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ معاونت کی۔ آپ کو دو کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں بھی ایک کپڑا دھلا ہوا تھا اور یہ بھی روایت موجود ہے کہ تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ پھر آپ کو چارپائی پر رکھا گیا، اور یہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ چارپائی تھی جس پر آپ سویا کرتی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جنازہ اسی پر اٹھایا گیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) قبر انور اور منبر کے درمیان آپ کا جنازہ پڑھایا، اور آپ کو رات کے وقت اسی حجرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا گیا اور ان کا سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے مقابل میں رکھا گیا۔

4410۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ سَبَبُ مَوْتِ اَبِي بَكْرٍ مَوْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِسْمُهُ يَجْرِي حَتّٰى مَاتَ

✧✧ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی۔ (کیونکہ حضور علیہ السلام کے انتقال کے بعد) آپ کا جسم مسلسل کمزور سے کمزور تر ہوتا گیا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا

4411۔ حَدَّثَنِي الْاُسْتَاذُ اَبُوْ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا اَهْدٰى يَوْمًا لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَحْفَةً مِنْ خَزِيْرَةٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ كِلْدَةَ وَعِنْدَهُ عِلْمٌ فَلَمَّا اَكَلَا مِنْهَا قَالَ بْنُ كِلْدَةَ فِيْهَا سُمٌّ

سَنَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَمْ يَمُرَّ الْحَوْلُ حَتّٰى مَاتَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ رَأْسَ السَّنَةِ

✧✧ ابن شہاب فرماتے ہیں: ایک دن کسی آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خزیرہ (آٹے اور چربی کا بنے ہوئے کھانے) کا ایک پیالہ ہدیہ دیا۔ اس وقت آپ کے پاس حارث بن کلدہ نامی ایک صاحب علم شخص موجود تھا۔ جب ان دونوں نے اس میں سے کھالیا تو ابن کلدہ بولا: اس میں سم سنہ ہے (سم سنہ اس زہر کو کہتے ہیں جس کا اثر ایک سال کے اندر اندر ہو جاتا ہے)

(ابن شہاب کہتے ہیں) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابھی ایک سال پورا نہیں ہوا تھا کہ سال کے آخری ایام میں ایک ہی دن میں دونوں کا انتقال ہو گیا۔

4412- فَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ قَالَ مَاذَا يَتَوَقَّعُ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ وَقَدْ سُمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتْفَ اَنْفِهٖ وَكَذٰلِكَ قُتِلَ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَسُمَّ الْحَسَنُ وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ حَتْفَ اَنْفِهٖ

✧✧ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کمینی دنیا سے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیا گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کیا گیا۔

4413- حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرْقَسَانِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ حَبِيبِ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: قُلْتُ فِي اَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْ حَتّٰى اَسْمَعَ، قَالَ: قُلْتُ: وَثَانِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَاعَدَ الْجَبَلا وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا مِنَ الْخَلائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهٖ بَدَلا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ غالب بن عبداللہ القرقسانی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آپ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کی شان) میں کچھ کہا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: مجھے بھی سناؤ، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ بلند پہاڑ کے غار میں دو میں سے دوسرے

تھے، اور جب وہ پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو دشمن ان کا گھیراؤ کر رہا تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب تھے اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ان کا ہم پلہ نہیں ہے (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔

4414۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُخَلَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مَجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ سُئِلَ مِنْ اَوَّلِ مَنْ اَسْلَمَ فَقَالَ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةً ... فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلَهَا ... بَعْدَ النَّبِيِّ وَاَوْفَاهَا بِمَا حُمِلَا

اَلثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُوْدُ مَشْهَدُهُ ... وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

❖❖ حضرت شعبی فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا یا ان سے کسی اور نے پوچھا کہ سب سے پہلے اسلام کون لایا؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا یہ قول نہیں سنا؟

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةً ... فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلَهَا ... بَعْدَ النَّبِيِّ وَاَوْفَاهَا بِمَا حُمِلَا

اَلثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُوْدُ مَشْهَدُهُ ... وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

"جب تم اپنے کسی پرہیز گار بھائی کی تکلیف کا تذکرہ کرو تو اپنے بھائی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے کارناموں کو بھی یاد کرو، وہ نبی اکرم ﷺ کے بعد تمام مخلوق سے بہتر، سب سے زیادہ پرہیز گار اور سب سے زیادہ انصاف کرنے والے ہیں۔ اور ان پر جو ذمہ داری ڈالی گئی اس کو سب سے احسن طریقے سے نبھانے والے ہیں۔ (حضور علیہ السلام کے ہمراہ ہمیشہ) دوسرے وہی ہوتے تھے اور وہ آپ کے متبع تھے، ان کا مشہد پسندیدہ تھا اور آپ رسول اللہ ﷺ کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں"۔

4415۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: سَاَلَنِي اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي كَمْ كَفَّنْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ، قَالَ: فَفِيهَا كَفِّنُونِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے کہا: تین کپڑوں میں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے بھی اتنے ہی کپڑوں میں کفن دینا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4416- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيضٍ يَمَانِيَةٍ جُدُدٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ، وَلَا عِمَامَةٌ، قَالَ: اغْسِلُوا ثَوْبِي هٰذَا، وَفِيهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانَ وَمَشْقٌ فَاجْعَلُوهُ مَعَ ثَوْبَيْنِ جَدِيدَيْنِ، فَقُلْتُ: اِنَّهُ خَلَقٌ، فَقَالَ: الْحَيُّ اَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ اِنَّهُ لِلْمُهْلِ قَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ وَحَدَّثَنِي هِشَامٌ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ وَدُفِنَ لَيْلًا اِلٰى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو انہوں نے فرمایا: تم ۔ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے کہا: تین یمنی سفید کپڑوں میں، جو بالکل نئے تھے ۔ ان میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا، آپ نے فرمایا: میں نے جو کپڑا پہنا ہوا ہے، اس میں زعفران کی خوشبو کا اثر ہے ۔ اس کو دھو کر دو نئے کپڑوں کے ساتھ ملا لینا ۔ میں نے کہا: وہ تو پرانا ہو چکا ہے ۔ آپ نے فرمایا: مُردوں کی بہ نسبت زندہ لوگ نئے کپڑوں کے زیادہ مستحق ہیں ۔

✿✿ عبدالرحیم ہشام بن عروہ کے ذریعے عثمان بن ولید کے واسطے سے حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی گئی اور رات کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کئے گئے ۔

4417- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِي نُعَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلِّيَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ سَنَتَيْنِ وَسَبْعَةَ اَشْهُرٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو سال سات ماہ امور خلافت چلائے ۔

4418- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ الْفَاضِلُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِي سَلَّامٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَوَّلِ مَا بُعِثَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ حِينَئِذٍ مُسْتَخْفٍ، فَقُلْتُ: مَا اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا نَبِيٌّ، قُلْتُ: وَمَا النَّبِيُّ؟ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ، قُلْتُ: اللّٰهُ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فِيمَا اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: اَنْ

4418- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين وقصرها باب إسلام عمرو بن عبسة حديث 1416: صحيح ابن خزيمة كتاب الوضوء جماع أبواب غسل التطهير والاستحباب من غير فرض ولا إيجاب باب ذكر دليل أن النبي صلى الله عليه وسلم قد كان حديث 261

تَعْبُدَ اللّٰهَ وَتُكَسِّرَ الْاَصْنَامَ وَاَنْ تَصِلَ الْاَرْحَامَ، قُلْتُ: نِعْمَ، مَا اَرْسَلَكَ بِهِ، فَمَنْ تَبِعَكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ: عَبْدٌ وَحُرٌّ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَبِلَالًا، وَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ: لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاَنَا رُبُعُ الْاِسْلَامِ، قَالَ: فَاَسْلَمْتُ وَقُلْتُ: اَتَّبِعُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ الْحَقْ بِقَوْمِكَ، فَاِذَا اُخْبِرْتَ اَنِّي قَدْ خَرَجْتُ فَاتَّبِعْنِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ تَابَعَ اَبَا سَلَامٍ عَلٰى رِوَايَتِهِ ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَاَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، وَشَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو عَمَّارٍ

اَمَّا حَدِيْثُ ضَمْرَةَ وَاَبُو طَلْحَةَ

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اوائل میں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ان دنوں آپ پوشیدہ تبلیغ کرتے تھے۔

میں نے آپ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: میں نبی ہوں۔

میں نے کہا: نبی کون ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا: اللہ کا رسول۔

میں نے کہا: آپ کا پیغام کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو، بتوں کی عبادت کو چھوڑ دو، صلہ رحمی کرو۔

میں نے کہا: آپ کا پیغام تو بہت اچھا ہے۔ اس بات پر ایمان کون کون لایا ہے؟

آپ نے فرمایا: ایک آزاد اور ایک غلام۔ یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میرا خیال ہے کہ اسلام لانے والا چوتھا آدمی میں ہوں، پھر میں نے اسلام قبول کرلیا، اور میں نے عرض کی: کیا میں آپ علیہ السلام کی سنگت میں رہ سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ (ابھی نہیں) بلکہ تم فی الحال اپنے قبیلے میں چلے جاؤ۔ اور جب تمہیں میرے غلبہ کی خبر ملے تم میرے ساتھ رہنے کے لئے چلے آنا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو ابوامامہ سے روایت کرنے میں ضمرہ بن حبیب، ابوطلحہ الراسبی اور ابوعمار شداد بن عبداللہ نے ابوسلام کی متابعت کی ہے۔

ضمرہ اور ابوطلحہ کی روایت کردہ حدیث (درج ذیل ہے)۔

4419- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيٰى، وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ، وَاَبُو طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ؟ قَالَ: اتَّبَعَنِي عَلَيْهِ رَجُلَانِ حُرٌّ وَعَبْدٌ اَبُو

بَكْرٍ وَبِلَالٌ، قَالَ: فَاَسْلَمْتُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاَمَّا حَدِيثُ اَبِي عَمَّارٍ

✧✧ ضمرہ بن حبیب اور ابوطلحہ، ابوامامہ باہلی کے حوالے سے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ عکاظ کے بازار میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (صلی اللہ علیہ وسلم) اس (اسلام کے) معاملے میں کس کس نے آپ کی پیروی اختیار کی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو آدمیوں نے۔ جن میں سے ایک آزاد اور دوسرا غلام ہے (یعنی) ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ آپ فرماتے ہیں: میں اس وقت اسلام لایا تھا۔

ابوعمار کی روایت کردہ حدیث۔

4420- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو عَمَّارٍ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ اَبُو اُمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، بِاَيِّ شَيْءٍ تَدَّعِي اِنَّكَ رُبُعُ الْاِسْلَامِ؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

✧✧ شداد بن عبداللہ ابوعمار (انہوں نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے) روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ نے کہا: اے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ! آپ کس بناء پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تم چوتھے اسلام لانے والے ہو؟ پھر اس کے بعد ان کا مکمل واقعہ بیان کیا۔

4421- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب کے سردار، ہم سب سے بہتر اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4422- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ كَسَرَ سَيْفَ الزُّبَيْرِ، ثُمَّ قَامَ اَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِمْ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ، مَا كُنْتُ حَرِيصًا عَلَى الْاِمَارَةِ يَوْمًا وَلَا لَيْلَةً قَطُّ، وَلَا كُنْتُ فِيهَا رَاغِبًا، وَلَا سَاَلْتُهَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سِرٍّ وَلَا عَلَانِيَةٍ، وَلٰكِنِّي اَشْفَقْتُ

4421- الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه واسمه عبد الله' حديث: 3674

مِنَ الْفِتْنَةِ، وَمَا لِي فِي الْإِمَارَةِ مِنْ رَاحَةٍ، وَلَكِنْ قُلِّدْتُ أَمْرًا عَظِيمًا مَا لِي بِهِ مِنْ طَاقَةٍ وَلا يَدَ إِلَّا بِتَقْوِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَوَدِدْتُ أَنَّ أَقْوَى النَّاسِ عَلَيْهَا مَكَانِي الْيَوْمَ، فَقَبِلَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُ مَا قَالَ وَمَا اعْتَذَرَ بِهِ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالزُّبَيْرُ: مَا غَضِبْنَا إِلَّا لِأَنَّا قَدْ أُخِّرْنَا عَنِ الْمُشَاوَرَةِ، وَإِنَّا نَرَى أَبَا بَكْرٍ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ، وَثَانِيَ اثْنَيْنِ، وَإِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَكِبَرِهِ، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کہ محمد بن مسلمہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار توڑ ڈالی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر لوگوں سے خطاب کیا اور ان سے معذرت کی۔ اور فرمایا: خدا کی قسم! میں نے کسی دن یا رات امارت کی کبھی بھی لالچ نہیں کی اور نہ ہی اس میں میری دلچسپی ہے اور نہ ہی میں نے ظاہر یا پوشیدہ کبھی اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا مانگی ہے۔ بلکہ میں تو اس کی آزمائش سے ڈرتا ہوں اور امارت میں میرے لئے کوئی راحت نہیں ہے تاہم میں نے اس بہت بڑی ذمہ داری کو خود قبول کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر مجھ میں اس کی طاقت اور ہمت نہیں ہے بلکہ میری تو یہ خواہش ہے کہ آج میری اس جگہ وہ شخص ہو جو تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور ہو، چنانچہ مہاجرین نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گفتگو اور ان کی معذرت قبول کر لی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں تو صرف اس بات کا غصہ تھا کہ مشورہ میں ہمیں شامل نہیں کیا گیا ورنہ ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو تمام لوگوں سے زیادہ مستحق خلافت سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی نماز کے ساتھی ہیں، ثانی اثنین ہیں، ہم ان کی شرافت اور بزرگی کے معترف ہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی حیات طیبہ میں ان کی امامت کا حکم فرمایا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4423۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْبُخْتُرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، قَالَ: فَأَتَاهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک تم میں سے (عبداللہ) فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس آ کر کہا: اے انصاریو! کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کی امامت کروائیں، تو تم میں سے کون ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے ہونے

میں خوش ہے؟ انصار نے کہا: ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4424۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يُنَادِيْ وَيَقُوْلُ وَيْلَكُمْ "اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ" قَالُوْا مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا بْنُ اَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک دفعہ) مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر زور زور سے یوں کہنے لگے: تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم اس آدمی کو صرف اس وجہ سے مار رہے ہو کہ اس نے کہا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے؟ لوگوں نے (ایک دوسرے سے) پوچھا: یہ کون ہے؟ کچھ لوگوں نے کہا: ابوقحافہ کا پاگل لڑکا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4425۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَفِيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيِّ وَهُوَ بْنُ اَخِي سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُوْلُ جَاءَ تْنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُوْنَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي اَبِي بَكْرٍ دِيَةٌ وَلِمَنْ قَتَلَهُمَا فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا دِيَةٌ اَوْ اَسَرَهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس کفار کے قاصدین آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قتل پر انعام کا (یوں) اعلان کرتے "جو شخص ان دونوں کو قتل کرے گا یا ان کو گرفتار کرے گا، اس کو ان میں سے ہر ایک کے بدلے ایک دیت (۱۰۰ اونٹ) انعام دیا جائے گا۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4426۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ قَيْسٍ الْحَارِثِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَنّٰى اَبُوْ بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَطَبَتْنَا فِتْنَةٌ، وَيَعْفُو اللّٰهُ عَمَّنْ يَشَاءُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آگے ہیں۔ دوسرے نمبر پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ہمیں فتنوں نے آگھیرا، اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4427۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، وَنُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ الْقُرَشِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: لَمَّا وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى سَرِيرِهِ، فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ لَهُ وَاَنَا فِيهِمْ، فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنِّي كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذٰلِكَ اَنِّي كُنْتُ اُكْثِرُ اَنْ اَسْمَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَاِنِّي كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چارپائی پر رکھا گیا تو سب لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو کر دعا مانگنے لگے۔ میں بھی ان لوگوں میں موجود تھا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: میں یہ گمان کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ملا دے گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اس طرح بات کرتے سنا کہ "میں اور ابوبکر اور عمر گئے، میں اور ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر اور عمر باہر نکلے" اور مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے ساتھ ہی رکھے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4228۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ:

4427–صحيح البخاری كتاب المناقب باب قول النبی صلی الله عليه وسلم " لو كنت " حديث3495:صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالی عنهم باب من فضائل عمر رضی الله تعالی عنه حديث4507:سنن ابن ماجه المقدمة باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم فضل أبی بكر الصديق رضی الله عنه حديث97:السنن الكبری للنسائی كتاب المناقب مناقب أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار فضل أبی بكر وعمر رضی الله عنهما حديث7851:مسند أحمد بن حنبل مسند العشرة المبشرين بالجنة مسند الخلفاء الراشدين – مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه حديث884:

4428–سنن ابن ماجه المقدمة باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم فضل أبی بكر الصديق رضی الله عنه حديث98:الجامع للترمذی أبواب المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وسلم باب حديث3687:

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلٰى اَبِى بَكْرٍ، وَالْاُخْرٰى عَلٰى عُمَرَ، فَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ آپ کا ایک ہاتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تھا اور دوسرا ہاتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر۔ پھر آپ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن بھی ایسے ہی اٹھیں گے۔

4429۔ اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ الدَّقِيْقِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مُدَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ اَنَا، ثُمَّ اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَنْشَقُّ عَنْهُمْ فَاُبْعَثُ بَيْنَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس سے زمین کھولی جائے گی، وہ میں ہوں، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا۔ پھر مجھے ان کے درمیان اٹھایا جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4430۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، وَخَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ اَبِى عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِى صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِى بَكْرٍ: مَعَ اَحَدِكُمَا جِبْرِيْلُ، وَمَعَ الْاٰخَرِ مِيكَائِيلُ، وَاِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيْمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ وَيَكُوْنُ فِي الصَّفِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میں سے ایک کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اور حضرت اسرافیل علیہ السلام ایک عظیم فرشتہ ہے جو جہاد میں آتا ہے اور (مسلمانوں کی) صفوں میں شریک ہو جاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4429–صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر البيان بأن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أول من' حديث7009: الجامع للترمذى' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3710: المعجم الكبير للطبرانى –من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما – سالم عن ابن عمر' حديث12969:

4430–مصنف ابن أبى شيبة' كتاب الفضائل' ما ذكر فى أبى بكر الصديق رضى الله عنه' حديث31313: مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين – مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث1227: البحر الزخار مسند البزار –ومما روى أبو صالح الحنفى' حديث656: مسند أبى يعلى الموصلى' مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث324:

4431- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنِي اَبُوْ الْحُوَيْرِثُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْتَحُ مِنْ قُلَيْبِ بَدْرٍ اِذْ جَاءَ تْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ لَمْ اَرَ مِثْلَهَا قَطُّ ثُمَّ ذَهَبَتْ ثُمَّ جَاءَ تْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ لَمْ اَرَ مِثْلَهَا قَطُّ اِلَّا الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا ثُمَّ ذَهَبَتْ ثُمَّ جَاءَ تْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ لَمْ اَرَ مِثْلَهَا قَطُّ اِلَّا الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا فَكَانَتِ الرِّيْحُ الْاُوْلٰى جِبْرِيْلُ نَزَلَ فِي اَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الرِّيْحُ الثَّانِيَةُ مِيْكَائِيْلُ نَزَلَ فِي اَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَكَانَتِ الرِّيْحُ الثَّالِثَةُ اِسْرَافِيْلَ نَزَلَ فِي اَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مَيْسَرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِي الْمَيْسَرَةِ فَلَمَّا هَزَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَآءَهٗ حَمَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسِهٖ فَجَرَتْ بِي فَوَقَعْتُ عَلٰى عَقِبِي فَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمْسَكَنِي فَلَمَّا اسْتَوَيْتُ عَلَيْهَا طَعَنْتُ بِيَدِيَّ هٰذِهٖ فِي الْقَوْمِ حَتّٰى اخْتَضَبَ هٰذَا مِنِّي دَمًا وَّاَشَارَ اِلٰى اِبِطِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں بدر کے کنوئیں سے پانی نکال رہا تھا کہ ایک اتنی سخت آندھی آئی کہ میں نے اس جیسی آندھی اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ پھر وہ ختم ہوگئی، پھر اسی طرح کی آندھی آئی کہ میں نے اس سے پہلے اس جیسی آندھی کبھی نہ دیکھی تھی۔ پھر وہ ختم ہوگئی (تیسری مرتبہ) پھر اسی طرح سخت آندھی آئی کہ اس جیسی آندھی میں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ تو جو پہلی آندھی تھی وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے، جو ایک ہزار فرشتوں کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے، اور دوسری آندھی حضرت میکائیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار ملائکہ کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دہنی جانب نازل ہوئے، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب ہی تھے۔ اور تیسری آندھی حضرت اسرافیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب نازل ہوئے۔ اور اسی جانب والے دستے میں، مَیں بھی تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست سے دوچار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا۔ وہ مجھ کو لے کر چل دیا۔ میں پیچھے کی جانب گرنے لگا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا دیا۔ جب میں اپنے قدموں پر مضبوط ہوگیا تو میں نے اپنے یہ ہاتھ قوم میں ڈال دیئے حتی کہ (اپنے پہلوؤں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یہ خون سے رنگین ہوگئے۔

4432- حَدَّثَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

4432- الجامع للترمذی' ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب' حدیث 3689:

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں میرے کان اور آنکھیں ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4433۔ اَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِتَابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ اُمَامَةَ اَنَّهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ مکحول سے کسی نے اس آیت

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ (التحریم: 66)

''تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواباً کہا: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''وصالح المومنین'' (سے مراد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4434۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الرُّوَاسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ تُوَلُّوا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا، رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ، وَاِنْ تُوَلُّوا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِينًا، لَا تَاْخُذُهُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَاِنْ تُوَلُّوا عَلِيًّا تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر بنالو گے تو تم اس کو دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں دلچسپی رکھنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم عمر رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو تم اسے طاقت ور امانت دار پاؤ گے۔ یہ اللہ

4434۔ مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 845: البحر الزخار مسند البزار - ومما روى زيد بن يثيع عن علي' حديث 708: المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث 2205:

تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو تم اس کو ہدایت یافتہ پاؤ گے، یہ تمہیں درست راستے پر چلائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمہما اللہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی (درج ذیل) حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4435- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرِ بْنِ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا؟ قَالَ: اِنْ اَسْتَخْلِفْ عَلَيْكُمْ خَلِيفَةً فَتَعْصُوهُ يَنْزِلْ بِكُمُ الْعَذَابُ، قَالُوا: لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا اَبَا بَكْرٍ، قَالَ: اِنْ اَسْتَخْلِفْهُ عَلَيْكُمْ تَجِدُوهُ قَوِيًّا فِي اَمْرِ اللّٰهِ ضَعِيفًا فِي جَسَدِهِ، قَالُوا لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا عُمَرَ، قَالَ: اِنْ اَسْتَخْلِفْهُ عَلَيْكُمْ تَجِدُوهُ قَوِيًّا اَمِينًا لَا تَاْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، قَالُوا: لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا عَلِيًّا، قَالَ: اِنَّكُمْ لَا تَفْعَلُوا، وَاِنْ تَفْعَلُوا تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ هٰذَا هُوَ اَبُو الْيَقْظَانِ

✦✦ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خود ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: اگر میں کسی کو تم پر خلیفہ مقرر کردوں اور تم اس کی فرمانبرداری نہ کر سکے تو تم پر عذاب نازل ہوگا۔ لوگوں نے کہا: آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیں۔ آپ نے فرمایا: اگر میں اس کو تمہارا امیر بنا دوں تو تم اس کو اللہ تعالیٰ کے معاملہ طاقتور پاؤ گے اگرچہ وہ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ لوگوں نے کہا: آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اس کو تمہارا خلیفہ بنادوں تو تم اس کو طاقتور، امانتدار پاؤ گے، اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں وہ کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔ لوگوں نے کہا: آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیں۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہیں کرو گے۔ اگر واقعی تم ایسا کرلو تو تم اس کو ہدایت یافتہ پاؤ گے۔ وہ تمہیں صراطِ مستقیم پر چلائے گا۔

✿✿ یہ عثمان بن عمیر ''ابوالیقظان'' ہیں۔

4436- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَلَّافُ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَنْبَاَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ" قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

4435-الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب حذيفة بن اليمان رضي الله عنه' حديث3828: البحر الزخار مسند البزار -أبو اليقظان' حديث2508:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران:159)

"اور کاموں میں ان سے مشورہ لو" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

(میں جن سے مشورہ لینے کا حکم دیا گیا ہے ان سے مراد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4437۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحُمْرَانِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَاَى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَاَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ اَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ الَّذِي

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ کوئی ترازو آسمان سے اترا، اس میں آپ نے اپنا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا، تو آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وزنی رہے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ وزنی رہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا تو عمر رضی اللہ عنہ وزنی رہے۔ پھر ترازو اوپر اٹھالیا گیا۔ تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

سعید بن جمہان کی حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ روایت کردہ (درج ذیل) حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4438۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ رَاَى اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟ قَالَ:

4437–سنن أبی داود' کتاب السنة' باب فی الخلفاء' حدیث4038:الجامع للترمذی' أبواب الرؤیا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم المیزان' حدیث2265:مصنف ابن أبی شیبة کتاب الإیمان والرؤیا' ما قالوا فیما یخبرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الرؤیا' حدیث29869:السنن الکبری للنسائی' کتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المہاجرین والأنصار – فضائل أبی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم' حدیث7870:مشکل الآثار للطحاوی 'باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ' حدیث2834:مسند أحمد بن حنبل' أول مسند البصریین' حدیث أبی بکرة نفیع بن الحارث بن کلدة' حدیث19966:مسند الطیالسی –أبو بکرة' حدیث897:البحر الزخار مسند البزار –بقیة حدیث أبی بکرة' حدیث3079:

فَصَلّٰى ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ رَاٰى رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا رَاَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَاَنَّ مِيزَانًا دُلِّيَ بِهِ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُضِعْتَ فِي كِفَّةٍ، وَوُضِعَ اَبُو بَكْرٍ مِنْ كِفَّةٍ اُخْرَى، فَرَجَحْتَ بِاَبِي بَكْرٍ، فَرُفِعْتَ وَتُرِكَ اَبُو بَكْرٍ مَكَانَهُ، فَجِيءَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَوُضِعَ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحَ بِهِ اَبُو بَكْرٍ، فَرُفِعَ اَبُو بَكْرٍ، وَجِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُضِعَ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، ثُمَّ رُفِعَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَرُفِعَ الْمِيزَانُ، قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ فَقَالَ لِي سَفِينَةُ: اَمْسِكْ سَنَتَيْ اَبِي بَكْرٍ، وَعَشْرَ عُمَرَ، وَاثْنَتَيْ عَشْرَةَ عُثْمَانَ، وَسِتَّ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ وَقَدْ اُسْنِدَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ مَرْفُوعًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ سعید بن جمہان روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی یہ عادت کریمہ تھی کہ آپ) جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب رُخ کر کے بیٹھ جاتے اور فرماتے: تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے؟ اسی طرح ایک دن نماز کے بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یوں دیکھا گویا کہ ایک ترازو آسمان سے لگایا گیا ہے، اس کے ایک پلڑے میں آپ کو اور دوسرے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رکھا گیا، تو آپ کا پلڑا بھاری رہا۔ پھر آپ کو اتار دیا گیا، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی پلڑے میں بیٹھے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور ان کو دوسرے پلڑے میں بٹھایا گیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اتار دیا گیا، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لا کر اس پلڑے میں بٹھایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہوا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دونوں کو اتار دیا گیا اور وہ ترازو اٹھا لیا گیا۔ (راوی) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: نبوت کی خلافت تیس سال تک ہو گی پھر اس کے بعد بادشاہی شروع ہو جائے گی۔ سعید بن جمہان کہتے ہیں: مجھے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ۲ سال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، ۸ سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے، ۱۲ سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے، ۶ سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔

✿✿ یہ روایات اسناد صحیحہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مرفوعاً بھی مروی ہیں۔

4439- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ، قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: الرَّجُلُ الصَّالِحُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ نَوْطِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِعَاقِبَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمایا: اس رات ایک مرد صالح نے خواب دیکھا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا دیا گیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا دیا گیا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ سے ملا دیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اٹھے تو ہم نے سوچا کہ مرد صالح (سے مراد تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملانے کو جو ذکر ہے اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء ہیں۔

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی سند صحیح موجود ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4440۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ بَالَوَيْهِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ صَحِيحٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت مدینے میں ہوگی اور ملوکیت شام میں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے۔

4441۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي اِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دارالہجرت جانے کے لیے سواری فراہم کی۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4442۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنُ ابْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ رَاَى النِّسَاءَ يَلْطِمْنَ وُجُوهَ الْخَيْلِ بِالْخُمُرِ، فَتَبَسَّمَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، كَيْفَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ؟ فَاَنْشَدَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَدِمْتُ ثُنَيَّتِي اِنْ لَمْ تَرَوْهَا تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَتِفَيِّ كَدَاءِ يُنَازِعْنَ الْاَعِنَّةَ مُسْرِعَاتٍ يَلْطِمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْخُلُوا مِنْ حَيْثُ قَالَ حَسَّانُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فتح مکہ کے موقعہ پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ عورتیں اپنے دوپٹوں کے ساتھ گھوڑوں کے چہروں سے غبار صاف کر رہی ہیں۔ تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

جانب مسکرا کر دیکھا اور فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا کہا؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

میں نے پیاری بیٹی کو کھو دیا ہے اگر تم اس کو نہ دیکھو، (ہمارا لشکر) مکہ کے بالائی علاقے کداء سے غبار اڑا رہا ہے۔

لگاموں کی رسیاں ایک دوسری سے الجھ رہی تھیں اور عورتیں اپنے دوپٹوں کے ساتھ گھوڑوں کے چہروں سے غبار صاف کر رہی تھیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داخل ہو جاؤ، جس طرح حسان نے کہا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4443۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، وَاَبُو سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَاطَّلَعَ اَبُو بَكْرٍ، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آنے والا ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور سلام عرض کر کے بیٹھ گئے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4444۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، عَنْ اَبِي خَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَذَ جِبْرِيلُ بِيَدِي فَاَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِي، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى اَرَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُهُ مِنْ اُمَّتِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا دروازہ دکھایا، جس میں سے میری امت داخل ہوگی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: کاش! کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا اور اس کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4444سنن أبي داود "كتاب السنة" باب في الخلفاء" حديث4054: المعجم الأوسط للطبراني "باب الألف" باب من اسمه إبراهيم" حديث2645:

4445- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَمَّا مَاتَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، جَاءَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اَلا تَزَوَّجُ؟ قَالَ: مَنْ؟ قَالَتْ: اِنْ شِئْتَ بِكْرًا، وَاِنْ شِئْتَ ثَيِّبًا، قَالَ: وَمَنِ الْبِكْرُ؟ وَمَنِ الثَّيِّبُ؟ قَالَتْ: اَمَّا الْبِكْرُ فَابْنَةُ اَحَبِّ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيْكَ عَائِشَةُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَمَّا الثَّيِّبُ فَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت خولہ بن حکیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: کیا آپ شادی نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا: کس سے؟ اس نے کہا: آپ چاہیں تو کنواری سے کرادوں اور آپ چاہیں تو ثیبہ (بیوہ) سے۔ آپ نے فرمایا: کنواری کون اور ثیبہ کون؟ اس نے کہا: کنواری تو وہ لڑکی ہے جو آپ کو ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے۔ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی عائشہ۔ اور ثیبہ وہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4446- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے تھے؟ انہوں نے جواباً کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے، پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4447- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي اَرْوَى الدَّوْسِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

4446–سنن ابن ماجه 'المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم 'فضل عمر رضي الله عنه' حديث 101:الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه واسمه عبد الله' حديث 3675:مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث 25291:مسند أبي يعلى الموصلي 'مسند عائشة' حديث 4607:

4447–المعجم الأوسط للطبراني 'باب العين' باب الميم من اسمه :محمد' حديث 6375:المعجم الكبير للطبراني 'باب الياء' من اسمه يعيش -- من يكنى أبا أروى أبو أروى الدوسي ويقال اسمه ربيعة ويقال' حديث 18747:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَيَّدَنِي بِكُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابواروی الدوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہارے ذریعے میری مدد فرمائی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4448۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ اِلَى الْاٰفَاقِ رِجَالًا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ، كَمَا بَعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْحَوَارِيِّينَ، قِيلَ لَهُ: فَاَيْنَ اَنْتَ مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَا غِنَى بِي عَنْهُمَا، اِنَّهُمَا مِنَ الدِّينِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، عَنْ مِسْعَرٍ

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ پوری دنیا میں اپنے آدمیوں کو بھیجوں جو لوگوں کو سنتوں اور فرائض کی تعلیم دیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا۔ آپ سے کہا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بھیج دیتے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کے بغیر میرا گذارا نہیں۔ کیونکہ یہ تو میرے کان اور آنکھ کی طرح ہیں۔

۞۞ اس حدیث کو مسعر سے روایت کرنے میں حفص بن عمر العدنی منفرد ہیں۔

4449۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عُمَرَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا مَخَارِقُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاٰلَيْتُ عَلٰى نَفْسِي اَنْ لَّا اُكَلِّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَاَخِي السِّرَارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى (الحجرات: 49)

''بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا

ہے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے اوپر یہ قسم ڈال لی کہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سرگوشی کے انداز میں بات کیا کروں گا۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4450۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ اَبِی زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِی بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فَكُلُّ سُوءٍ عَمِلْنَاهُ جُزِينَا بِهِ، قَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، قَالَهُ ثَلَاثًا، يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلَسْتَ تَمْرَضُ، اَلَسْتَ تَحْزَنُ، اَلَسْتَ تَنْصَبُ، اَلَسْتَ تُصِيبُكَ اللَّاْوَاءُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَهُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ فِی الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس آیت

مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ (النساء:123)

"جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

توہم نے جتنے بھی برے عمل کئے ہیں، سب کا بدلہ دیا جائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! کیا تم بیمار نہیں رہے؟ کیا تم پریشان نہیں رہے؟ کیا تمہیں تھکایا نہیں گیا؟ کیا تجھے مصیبتیں نہیں پہنچیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہی تو ہے جو دنیا میں بدلہ دیا گیا ہے۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4451۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِیُّ، وَاَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْبَغَوِیُّ بِبَغْدَادَ، وَاَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِیُّ بِمَرْوَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْاَيْلِیُّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِی اَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْیِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا، عمار رضی اللہ عنہ سے رہنمائی حاصل کرنا اور ابن ام معبد رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔

4452۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، وَاَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ

الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السِّيُوطِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، وَمِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا، عمار رضی اللہ عنہ سے رہنمائی لینا اور ابن ام معبد کے عہد پر قائم رہنا۔

4453- وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَاِذَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ فَصَدِّقُوهُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا، عمار رضی اللہ عنہ سے راہنمائی حاصل کرنا اور ابن ام معبد کی بات کی تصدیق کرنا۔

4454- فَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَد

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا۔

4455- حَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حمدونَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ مِنْ اَجَلِّ مَا رُوِيَ فِي فَضَائِلِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ اَقَامَ هٰذَا الْاِسْنَادَ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَمِسْعَرٍ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، وَاَقَامَهُ اَيْضًا عَنْ مِسْعَرٍ وَوَكِيعٍ، وَحَفْصِ ابْنُ عُمَرَ الْاَيْلِيُّ، ثُمَّ قَصَّرَ بِرِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ الْحُمَيْدِيِّ وَغَيْرِهِ، وَاَقَامَ الْاِسْنَادَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ اِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةُ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَاِنْ لَّمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ وَجَدْنَا لَهُ شَاهِدًا بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے: میرے بعد

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا، عمار رضی اللہ عنہ سے راہنمائی لینا اور ابن ام معبد کے عہد کی پاسداری کرنا۔

❀❀ فضائل شیخین رضی اللہ عنہما کے سلسلے میں تمام روایات کی بہ نسبت یہ روایت سب سے جامع ہے، یہ سند ثوری اور مسعر یحیی الحمانی کے حوالے سے بھی قائم ہے اور اس کو مسعر اور وکیع اور حفص بن عمر الایلی کے حوالے سے بھی ثابت کیا گیا ہے۔ جبکہ اسی سند کو ابن عیینہ کے حوالے سے اسحاق بن عیسیٰ بن الطباع نے بھی قائم کیا ہے۔ چنانچہ ہماری مذکورہ بالا گفتگو سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رضی اللہ عنہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مروی (درج ذیل) حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4456۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا اور عمار رضی اللہ عنہ کی ہدایت کو اپنانا، اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے تھامنا۔

4457۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطَبَاءُ الْاَنْصَارِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ، يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلا مِنْكُمْ قَرَنَ مَعَهُ رَجُلا مِنَّا، فَنَرَى اَنْ يَلِيَ هٰذَا الْاَمْرَ رَجُلانِ اَحَدُهُمَا مِنْكُمْ وَالْاٰخَرُ مِنَّا، قَالَ: فَتَتَابَعَتْ خُطَبَاءُ الْاَنْصَارِ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاِنَّ الْاِمَامَ يَكُونُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَنَحْنُ اَنْصَارُهُ كَمَا كُنَّا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، وَثَبَّتَ قَائِلَكُمْ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا لَوْ فَعَلْتُمْ غَيْرَ ذٰلِكَ لَمَا صَالَحْنَاكُمْ، ثُمَّ اَخَذَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بِيَدِ اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ، فَبَايِعُوهُ، ثُمَّ انْطَلَقُوا، فَلَمَّا قَعَدَ اَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَلَمْ يَرَ عَلِيًّا، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوْا بِهِ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنَهُ اَرَدْتَ اَنْ تَشُقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: لا تَثْرِيبَ يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ، ثُمَّ لَمْ يَرَ

4457– مصنف ابن أبي شيبة كتاب المغازي ما جاء في وفاة النبي صلى الله عليه وسلم حديث36358: السنن الكبرى للبيهقي كتاب القسامة كتاب قتال أهل البغي باب الأئمة من قريش حديث15387: مسند أحمد بن حنبل مسند الأنصار حديث زيد بن ثابت حديث21091: مسند الطيالسي أحاديث زيد بن ثابت رضي الله عنه حديث597: المعجم الكبير للطبراني باب الزاي من اسمه زيد زيد بن ثابت الأنصاري يكنى أبا سعيد ويقال أبو خارجة – أبو عبد الرحمن حديث4649:

الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ فَسَأَلَ عَنْهُ حَتّٰى جَاءُوا بِهِ، فَقَالَ: ابْنُ عَمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوَارِيُّهُ اَرَدْتَ اَنْ تَشُقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ: لَا تَثْرِيبَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَاهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو انصار کے خطباء کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک یہ کہہ رہا تھا: اے مہاجرو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی تم میں سے کسی کو کسی کام پر مقرر فرماتے تھے تو اس کے ساتھ ایک آدمی ہمارا بھی شامل کرتے تھے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ (خلافت) میں بھی ایک آدمی ہمارا ہو اور ایک تمہارا۔ انصار کے تمام خطباء اسی موقف کو دہراتے رہے۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور بولے: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود مہاجرین میں سے تھے اور امام بھی مہاجرین میں سے ہوگا اور ہم سب اس کے مددگار اور معاونین ہوں گے جیسا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاونین ہوا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے گروہِ انصار! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور تمہارے خطباء کو قائم رکھے۔ پھر فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ (کچھ) کرتے تو ہم تم سے صلح نہ کرتے۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر کہا: یہ تمہارا ساتھی ہے تم اس کی بیعت کر لو، تو لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو تمام لوگوں پر نظر دوڑائی، آپ کو ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے، آپ نے ان کے متعلق لوگوں سے پوچھا تو کچھ انصاری حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس لے آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد (بھائی) اور ان کے داماد! کیا تم نے مسلمانوں کی اجتماعیت کو توڑنے کا ارادہ کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پھر انہوں نے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ پھر آپ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بھی مفقود پایا تو ان کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو لوگوں نے ان کو بھی آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد (بھائی) اور ان کے مددگار! کیا تم مسلمانوں کی جمعیت کو کمزور کرنا چاہتے تھے؟ انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح جواب دیتے ہوئے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چنانچہ دونوں نے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

4458- حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَوِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذٰلِكَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ آمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ، وَسَعَى رِجَالٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: هَلْ لَكَ اِلٰى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ اَنَّهُ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ: اَوَقَالَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوا: اَوَ تُصَدِّقُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، اِنِّي لَاُصَدِّقُهُ

هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُهُ فِي خَبَرِ السَّمَاءِ فِي غُدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَثِيرٍ الصَّنْعَانِيَّ صَدُوقٌ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد اقصیٰ کی جانب سیر کرائی گئی تو صبح کے وقت لوگوں میں اس کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ اور کئی ایسے لوگ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے اور آپ کی تصدیق کر چکے تھے، مرتد ہو گئے۔ اور کئی مشرک لوگ دوڑ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا تم اپنے ساتھی پر اعتبار کرتے ہو؟ وہ یہ سمجھتا ہے کہ رات کو اسے بیت المقدس کی سیر کرائی گئی؟ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: کیا انہوں نے یہ بات کہی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر انہوں نے یہ کہا ہے تو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: کیا تم اس کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ راتوں رات بیت المقدس تک گیا اور صبح ہونے سے پہلے لوٹ کر بھی آ گیا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں تو اس سے بھی بڑھ کر ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ صبح و شام ان کے پاس جو آسمانی خبریں آتی ہیں، میں ان کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی بناء پر ان کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ محمد بن کثیر الصنعانی صدوق ہیں۔

4459۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَذَّنَ بِلَالٌ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، فَجَاءَ الصَّيَّاحُ قِبَلَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ قَدْ وَقَعَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَاَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اِنْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: نَعَمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، هٰكَذَا اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى ذٰلِكَ فِي مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

✧✧ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز ظہر کیلئے اذان دے چکے تھے، بنی عمرو بن عوف کی طرف ایک آدمی چلّاتا ہوا آیا کہ ان میں لڑائی چھڑ گئی ہے اور ان کی آپس میں سنگ باری شروع ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف چلے آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اگر نماز کی اقامت ہو جائے تو تم لوگوں کو نماز پڑھا دینا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ ان دونوں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضِ وفات کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4460۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ

بْنُ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: بَعَثَنِي بَنُو الْمُصْطَلِقِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: سَلْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَنْ نَدْفَعُ صَدَقَاتِنَا بَعْدَكَ؟ قَالَ: فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِلٰى اَبِى بَكْرٍ، فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَقَالُوا: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَسَلْهُ، فَاِنْ حَدَثَ بِاَبِى بَكْرٍ حَدَثٌ فَاِلٰى مَنْ؟ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِلٰى عُمَرَ، فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَقَالُوا: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَسَلْهُ، فَاِنْ حَدَثَ بِعُمَرَ حَدَثٌ فَاِلٰى مَنْ؟ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِلٰى عُثْمَانَ، فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَقَالُوا: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَسَلْهُ، فَاِنْ حَدَثَ بِعُثْمَانَ حَدَثٌ فَاِلٰى مَنْ؟ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِنْ حَدَثَ بِعُثْمَانَ حَدَثٌ فَتَبًّا لَكُمُ الدَّهْرَ تَبًّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنومصطلق نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ ہم آپ کے بعد اپنے صدقات کس کو دیا کریں؟ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور یہ بات پوچھی تو آپ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ میں نے جا کر ان کو بتا دیا۔ انہوں نے کہا: جا کر پوچھو کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ جائے (یعنی وہ وفات پا جائیں) تو ان کے بعد ہم اپنے صدقات کس کو دیا کریں؟ میں نے آ کر آپ علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو۔ میں نے یہ بات بھی جا کر ان کو بتائی۔ انہوں نے کہا: جا کر پوچھو کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ جائے تو ان کے بعد ہم اپنے صدقات کس کو دیں؟ میں نے آ کر پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کو۔ میں نے جا کر ان کو بتا دیا۔ انہوں نے کہا: جا کر پوچھو کہ اگر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی کوئی حادثہ پیش آ جائے تو ان کے بعد ہم اپنے صدقات کس کو دیں؟ میں نے آ کر پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی کوئی حادثہ ہوگا تو پھر سارا زمانہ تمہارے لئے ہلاکت رہے گی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4461۔ حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا غَالِبُ الْقُرْقُسَانِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: هَلْ قُلْتَ فِي اَبِى بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْ حَتّٰى اَسْمَعَ، قَالَ: قُلْتُ: وَثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ اِذْ صَاعَدَ الْجَبَلا وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا مِنَ الْخَلائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ اَحَدًا

✧✧ حضرت حبیب ابن ابی حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں بھی کچھ کہا ہے؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے سناؤ۔ تو (حضرت حسان رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے کہا:

وہ بلند پہاڑ کے غار میں دو میں سے دوسرے تھے اور جب وہ پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو دشمن بھی ان کا ہم پلہ نہ تھا۔

وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب تھے اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ان کا ہم پلہ نہ تھا۔

4462۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ الْكِنْدِيِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ قَالَ جَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِنُ حَرْبٍ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا الْاَمْرِ فِي اَقَلِّ قُرَيْشٍ قِلَّةً وَاَذَلِّهَا ذِلَّةً يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ شِئْتُ لَاَمْلَاَنَّهَا عَلَيْهِ خَيْلًا وَّرِجَالًا فَقَالَ عَلِيٌّ لَطَالَ مَا عَادَيْتُ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهُ يَا اَبَا سُفْيَانَ فَلَمْ يَضُرَّهُ شَيْئًا اِنَّا وَجَدْنَا اَبَا بَكْرٍ لَهَا اَهْلًا

✧✧ حضرت مرہ الطیب کہتے ہیں: ابوسفیان بن حرب، حضرت علی ابن ابی طالب کے پاس آیا اور بولا: یہ کیا بات ہوئی کہ قریش کے غریب ترین اور کمزور ترین آدمی کو خلافت سپرد کر دی گئی۔ خدا کی قسم! اگر آپ چاہیں تو میں گھوڑوں اور لوگوں سے (سارا میدان) بھر دوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوسفیان! تم نے اسلام کے ساتھ جو طویل دشمنی رکھی وہ اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکی۔ ہم تو صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی خلافت کا اہل سمجھتے ہیں۔

4463۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَئِيسُ الْخَيَّاطِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْحُبُلِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَتَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ بِكَلَامٍ لَغَا فِي الْكَلَامِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ، وَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، سَمِعْتَ مَا قَالُوا؟ قَالَ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَفَهِمْتُهُ، قَالَ: فَاَجِبْهُمْ، قَالَ: فَاَجَابَهُمْ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِجَوَابٍ وَاَجَادَ الْجَوَابَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اَعْطَاكَ اللّٰهُ الرِّضْوَانَ الْاَكْبَرَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: وَمَا الرِّضْوَانُ الْاَكْبَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَتَجَلَّى اللّٰهُ لِعِبَادِهِ فِي الْاٰخِرَةِ عَامَّةً، وَيَتَجَلَّى لِاَبِي بَكْرٍ خَاصَّةً

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ عبدالقیس کا وفد آیا اور ان میں سے بعض نے بہت لغو گفتگو کی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ان کی باتیں سنی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ اور میں سمجھ بھی چکا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو جواب دو۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت عمدہ جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ تمہیں ''رضوان اکبر'' عطا فرمائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ''رضوان اکبر'' کیا چیز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے بندوں پر عام تجلی فرمائے گا جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر خاص تجلی فرمائے گا۔

4464 حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا يَحْيَى بْنُ

4462- مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب المغازي بيعة أبي بكر رضي الله عنه حديث: 9478

يَحْيَى، اَنْبَاَ وَكِيعٌ، عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَاسْتَخْلَفَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ نامزد کرتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کرتے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4465 اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا : ثنا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : مَا رَاَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ، وَمَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّءٌ"، وَقَدْ رَاَى الصَّحَابَةُ جَمِيعًا اَنْ يَسْتَخْلِفُوا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ اَصَحُّ مِنْهُ اِلَّا اَنَّ فِيهِ اِرْسَالًا "

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھی ہی ہے اور جس چیز کو مسلمان برا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بری ہے۔ اور تحقیق تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا جائے

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4466 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : " لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ اِلٰى سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فِي بَيْعَةِ اَبِي بَكْرٍ، فَاَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ : لَهَا بَايَعَ النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو تمام مہاجرین اور انصار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کے لئے بنوساعد کی حویلی میں جمع ہو گئے۔ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان کو بتایا کہ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے۔

4467 - اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُزَكِّي بِمَرْوَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ : قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا؟ قَالَ : مَا اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَخْلِفُ، وَلٰكِنْ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِالنَّاسِ خَيْرًا، فَسَيَجْمَعُهُمْ بَعْدِي عَلٰى خَيْرِهِمْ، كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ عَلٰى خَيْرِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ ہمارے لئے اپنا جانشین نامزد کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے جواباً فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنا جانشین نامزد نہیں کیا تو میں اپنا خلیفہ کیسے نامزد کرسکتا ہوں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے گا تو میرے بعد ان کو کسی سب سے اچھے آدمی پر متفق فرمادے گا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس نے لوگوں کو سب سے اچھے انسان (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر جمع کردیا تھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيْحَةِ عَنِ الصَّحَابَةِ (فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ) بِاِجْمَاعِهِمْ فِيْ مُخَاطَبَتِهِمْ اِيَّاهُ : بِيَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ان صحیح روایات کا تذکرہ جس میں انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یا خلیفہ رسول اللہ کہہ کر پکارا

4468- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيْمٍ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِّيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ خَيْرَ خَلِيْفَةِ اللّٰهِ وَاَرْحَمَهُ بِنَا وَاَحْنَاهُ عَلَيْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر بنایا گیا یہ اللہ تعالیٰ کے بہترین خلیفہ ثابت ہوئے اور وہ ہم پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور ہمارا سب سے زیادہ خیال رکھنے والے تھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4469- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ طُفْنَا بِعُرْفَةٍ فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ اَصَابَهُ وَجْعُهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا اِطِّلَاعَةً فَقَالَ اَلَيْسَ تَرْضَوْنَ بِمَا اَصْنَعُ قُلْنَا بَلٰى يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اس حجرے میں گئے جہاں پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے، جب وہ اس درد میں مبتلا تھے جس میں ان کا انتقال ہوا، آپ نے ہم سے راز کی باتیں کہیں، پھر فرمایا: کیا تم ان امور پر راضی نہیں ہو جو میں نے سرانجام دیئے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ!

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4470۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا بَعَثَ الْجُيُوشَ نَحْوَ الشَّامِ يَزِيدَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَشُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ مَشٰى مَعَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقَالُوْا يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ تَمْشِي وَنَحْنُ رُكْبَانٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب یزید بن ابوسفیان، عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ کو لشکر دے کر شام کی طرف روانہ کیا تو ثنیۃ الوداع تک ان کے ہمراہ پیدل چلتے رہے، لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! آپ پیدل چل رہے ہیں، اور ہم سوار ہیں؟ (یہ اچھا نہیں لگتا)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ فِي خِلَافَتِهِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کے پاس گیا تھا۔

4472۔ وَبِاِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ

✧✧ مذکورہ سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہمارے پاس بحرین کا مال آیا۔

4473۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَسَّانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ جَآءَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عیینہ بن حصن اور حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ۔

4474۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَزَوْتُ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ

✧✧ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

خلافت میں غزوات میں شرکت کی ہے۔

4475۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَسْلَمُ الْكُوْفِيُّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَبَكٰى فَقُلْنَا يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا هٰذَا الْبُكَآءُ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو دیئے، ہم نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

4476۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنَا اَبِي وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَجْمَعَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفُوْا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا۔

وَمِنْ مَنَاقِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل

4477۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيْعٍ عَنْ جَدِّهِ وَهُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ الرَّصَافِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ رِيَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ لَفْظًا وَّاحِدًا قَالَا وَاُمُّهُ حَنْتَمَةُ بِنْتُ هَاشِمِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُوْمٍ وَاُمُّهَا الشِّفَآءُ بِنْتُ عَبْدِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمٍ يُكَنّٰى اَبَا حَفْصٍ اسْتُخْلِفَ يَوْمَ تُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَوْمُ الثُّلَاثَآءِ لِثَمَانٍ بَقِيْنَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ

✧✧ زہری اور مصعب بن عبداللہ زبیری دونوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نسب بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں:

''عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن فہر''

اور ان کی والدہ کا نسب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم'' اور آپ کی نانی ''شفاء بنت عبد قیس بن عدی بن سعد بن تیم تھیں۔ آپ کی کنیت ''ابوحفص'' تھی۔ جس دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اسی دن آپ کو خلیفہ بنا لیا گیا اور یہ منگل کا دن تھا اور جمادی الآخر ختم ہونے میں ۸ دن رہتے تھے۔

4478- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ تَوَفّٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَاسْتَخْلَفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى رَاْسِ سَنَتَيْنِ وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ وَّاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا مِنْ مُّتَوَفّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❖❖ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دو سال تین مہینے اور بائیس دن بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا۔

4479- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِي يَوْمِ عِيْدٍ فَرَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَمْشِي حَافِيًا شَيْخٌ اَصْلَعُ آدَمُ اَعْسَرُ يَسَرٌ طِوَالًا مُشْرِفًا عَلَى النَّاسِ كَاَنَّهُ عَلٰى دَابَّةٍ بِبُرْدٍ قَطَرِيٍّ يَقُوْلُ عِبَادَ اللّٰهِ هَاجِرُوْا وَلَا تَهْجُرُوْا وَلْيَتَّقِ اَحَدُكُمُ الْاَرْنَبَ يَخْذِفُهَا بِالْحَصٰى اَوْ يَرْمِيْهَا بِالْحَجَرِ فَيَاْكُلُهَا وَلٰكِنْ لِيُذَكِّ لَكُمُ الْاَسَلُ الرِّمَاحُ وَالنَّبْلُ قَالَ الْحَاكِمُ وَكَانَ السَّبَبُ فِي تَلْقِيْبِهِ بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

❖❖ حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اہل مدینہ کے ہمراہ عید کے دن (عید پڑھنے) نکلا تو میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ننگے پاؤں پیدل چل رہے تھے، وہ بزرگ تھے اصلع تھے (اصلع اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے سر کے اگلے حصے کے بال نہ ہوں) ان کا رنگ گندمی تھا، آپ ''اعسر یسر'' تھے (اعسر یسر'' ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو بائیں ہاتھ کے ساتھ بھی اسی طرح کام کر لیتا ہو جیسے دائیں ہاتھ کے ساتھ کر لیتا ہے) آپ دراز قد تھے اور آپ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے یوں بلند نظر آتے تھے گویا کہ سواری پر سوار ہوں۔ آپ نے قطری چادر (ایک خاص قسم کی چادر ہے) اوڑھ رکھی تھی، آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! سفر کرو مگر دوپہر کے وقت سفر پر مت نکلو، اور کوئی شخص کنکری یا پتھر سے خرگوش (یا کسی بھی شکار) کو مار کر مت کھائے بلکہ تیر یا نیزے تیز دھار والے پھل سے ذبح کر کے کھائے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ''امیر المومنین'' کا لقب دینے کی وجہ یہ تھی (جو درج ذیل حدیث میں مذکور ہے)

4480- مَا حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مَلِحَانَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَاَلَ اَبَا بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي خَيْثَمَةَ لِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُكْتَبُ مِنْ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ اَوَّلًا مِنْ خَلِيْفَةِ اَبِي بَكْرٍ فَمِنْ اَوَّلِ مَنْ كَتَبَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي الشِّفَاءُ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِ الْعِرَاقِ بِاَنْ يَبْعَثَ اِلَيْهِ رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ يَسْاَلُهُمَا عَنِ الْعِرَاقِ وَاَهْلِهِ فَبَعَثَ عَامِلُ الْعِرَاقِ بِلَبِيْدِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَلَمَّا قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ اَنَاخَا رَاحِلَتَيْهِمَا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَا الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُمَا بِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

فَقَالَا اسْتَأْذِنْ لَنَا يَا عَمْرُو عَلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عَمْرُو اَنْتُمَا وَاللّٰهِ اَصَبْتُمَا اسْمَهُ هُوَ الْاَمِيرُ وَنَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ فَوَثَبَ عَمْرٌو فَدَخَلَ عَلٰى عُمَرَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عُمَرُ مَا بَدَا لَكَ فِي هٰذَا الْاِسْمِ يَا بْنَ الْعَاصِ رَبِّي يَعْلَمُ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتَ قَالَ اِنَّ لَبِيدَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَدِمَا فَاَنَاخَا رَاحِلَتَيْهِمَا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَا عَلَيَّ فَقَالَا لِي اسْتَأْذِنْ لَنَا يَا عَمْرُو عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَهُمَا وَاللّٰهِ اَصَابَا اسْمَكَ نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ وَاَنْتَ اَمِيرُنَا قَالَ فَمَضٰى بِهِ الْكِتَابُ مِنْ يَوْمَئِذٍ وَكَانَتِ الشِّفَاءُ جَدَّةُ اَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابوخیثمہ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں (مکتوبات میں) من خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی جانب سے) لکھا جاتا رہا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شروع میں ''من خلیفہ ابی بکر'' (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ کی جانب سے) لکھا کرتے تھے۔ تو سب سے پہلے آپ کو امیر المومنین کس نے لکھا؟ (ابوبکر بن سلیمان بن خیثمہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: مجھے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے۔ (اور یہ پہلے پہل ہجرت کرنے والیوں میں سے ہیں) کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق کے گورنر کی طرف مکتوب بھیجا کہ میری طرف دو سمجھدار زیرک آدمیوں کو بھیجو تا کہ میں ان سے عراق اور اہل عراق کے احوال دریافت کروں، تو عراق کے گورنر نے حضرت لبید بن ربیعہ اور حضرت عدی بن حاتم کو بھیجا۔ جب یہ دونوں مدینہ منورہ پہنچ گئے تو انہوں نے اپنے اونٹ فنائے مسجد میں بٹھائے اور خود مسجد کے اندر آ گئے، ان کی ملاقات حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے کہا: اے عمرو! ہمارے لئے امیر المومنین سے اجازت لیجئے، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! تم نے ان کو صحیح نام سے پکارا ہے، واقعی وہ ہمارے امیر ہیں، اور ہم مومن ہیں، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: السلام علیک یا امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن العاص! یہ نام تجھے کہاں سے مل گیا؟ میرا رب جانتا ہے کہ تم یہ کہنے کی وجہ سے ضرور نکالے جاؤ گے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے اونٹ مسجد کے میدان میں باندھے اور میرے پاس آ گئے، اور مجھ سے کہا: اے عمرو! ہمارے لئے امیر المومنین سے اجازت لیجئے خدا کی قسم! انہوں نے آپ کو بالکل درست لقب سے پکارا ہے ہم مومن ہیں اور آپ ہمارے امیر ہیں۔ تو اس دن سے مکتوبات میں یہی لکھا جانے لگا اور حضرت شفاء رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر بن سلیمان کی دادی ہیں۔

4481- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ الطَّائِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ عُرِضَتْ لَهُ مَخَاضَةٌ فَنَزَلَ عُمَرُ عَنْ بَعِيْرِهِ وَنَزَعَ خُفَّيْهِ اَوْ قَالَ مُوْقَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهِ وَخَاضَ الْمَخَاضَةَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ لَقَدْ فَعَلْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِعْلًا عَظِيْمًا عِنْدَ اَهْلِ الْاَرْضِ نَزَعْتَ خُفَّيْكَ وَقُدْتَ رَاحِلَتَكَ وَخُضْتَ الْمَخَاضَةَ قَالَ فَصَكَّ عُمَرُ بِيَدِهِ فِيْ صَدْرِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَقَالَ اَوَّهْ لَوْ غَيْرُكَ يَقُوْلُهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ اَنْتُمْ كُنْتُمْ اَقَلَّ النَّاسِ فَاَعَزَّكُمُ اللّٰهُ

بِالْاِسْلَامِ فَمَهْمَا تَطْلُبُوا الْعِزَّةَ بِغَيْرِهٖ يَذُلُّكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

✧✧ طارق بن شہاب فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام میں آئے تو ان کو راستے میں ایک جھیل پڑی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ سے نیچے اترے اور اپنے جوتے اتار لئے اور اپنی سواری کی لگام پکڑ کر جھیل میں سے گزر گئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: آپ نے اہل ارض کے نزدیک بہت عظیم الشان کام کیا ہے۔ آپ نے اپنے جوتے اتارے اور اپنی سواری سے آگے ہو کر جھیل میں گھسے (راوی) کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: افسوس! یہ بات تیرے علاوہ کوئی اور کہتا۔ تم تعداد میں سب سے کم تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بدولت تمہیں عزت عطا فرمائی، اس لئے تم جب بھی اس کے غیر سے عزت طلب کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کر دے گا۔

4482۔ وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ، اَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ الْاَعْوَرُ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الشَّامَ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَجَاءَ دِهْقَانٌ يُسْتَدَلُّ عَلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَتّٰى اَتَاهُ، فَلَمَّا رَاَى الدِّهْقَانُ عُمَرَ سَجَدَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا هٰذَا السُّجُودُ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا نَفْعَلُ بِالْمُلُوكِ، فَقَالَ عُمَرُ: -ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ، فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں شام میں ایک غزوہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، ایک کسان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈتا ہوا آیا، جب اس کسان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو سجدہ میں گر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیسا سجدہ کر رہے ہو؟ اس نے کہا: ہم بادشاہوں کی بارگاہ میں اسی طرح حاضری دیا کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے اس ربّ کو سجدہ کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے، آپ تشریف لے آئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا عجمی لوگوں کی طرح تیرے گھر میں بھی تصاویر ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ہم تیرے گھر نہیں جائیں گے۔ تاہم تو خود چلا جا اور تھوڑا سا کھانا ہمیں یہیں بھیج دے۔ اور زیادہ نہیں بھیجنا۔ وہ چلا گیا اور آپ کی خدمت میں کھانا بھیج دیا، آپ نے اس میں سے چکھا پھر اپنے غلام سے فرمایا: تمہارے برتن میں نبیذ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: وہ ہمارے پاس بھیجو، وہ نبیذ لے کر حاضر ہو گیا، آپ نے اس کو برتن میں انڈیل دیا پھر اس کو سونگھا لیکن اس میں سے ابھی بھی بدبو آ رہی تھی، آپ نے اس پر پانی ڈالا پھر اس کو سونگھا، ابھی بھی بدبو آ رہی تھی، آپ نے تین مرتبہ اس پر پانی ڈالا پھر اس کو پی لیا۔ پھر فرمایا: جب تمہیں کسی مشروب میں کوئی شک ہو تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے ''دیباج اور حریر (ریشم کی دو قسمیں) مت پہنا کرو، اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں مت پیا کرو، کیونکہ یہ ان (کفار) کیلئے دنیا میں ہے اور ہمارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4483۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ

سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الدِّينَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ! عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے دین کو تقویت دے"

4484- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ صَحَّ شَاهِدُهُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ! اسلام کو عمر کے سبب عزت عطا فرما"

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ام المومنین حضرت عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4485- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَمَدَارُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَلٰى حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَلَمْ اَذْكُرْ لِمُجَالِدٍ فِيمَا قَبْلُ رِوَايَتَهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ! بالخصوص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما"

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کا مدار شعبی کی مسروق کے واسطے سے حضرت عبداللہ سے روایت کردہ اس حدیث پر ہے "اے اللہ! تو اسلام کو عزت عطا فرما ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ جو تجھے زیادہ پسند ہے" اور اس حدیث کو شعبی سے روایت کرنے میں مجالد بن سعید منفرد ہیں، اور اس سے پہلے مجالد کی کوئی روایت نقل نہیں کی۔

4486- حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْعِجْلِيُّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ

مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِاَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، فَجَعَلَ اللّٰهُ دَعْوَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبَنَى عَلَيْهِ مُلْكَ الْإِسْلَامِ، وَهَدَمَ بِهِ الْاَوْثَانَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ''اے اللہ اسلام کو عزت عطا فرما عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعے۔ تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں قبول فرمائی۔ چنانچہ انہی کی بدولت اسلام کی سلطنت وسیع ہوئی بت پاش پاش ہو گئے۔

4487۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى اَسْلَمَ عُمَرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے پہلے ہم حرم شریف میں کھلے عام نماز نہ پڑھ سکتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4488۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ جُبَيْرٍ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْخَلْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَوَّلُ مَنْ يُعَانِقُهُ الْحَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُمَرُ، وَاَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُمَرُ، وَاَوَّلُ مَنْ يُؤْخَذُ بِيَدِهِ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ اَتَانِي جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: قَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَاءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن حق سب سے پہلے عمر کے ساتھ معانقہ کرے گا' اور قیامت کے دن حق سب سے پہلے عمر کے ساتھ مصافحہ کرے گا' سب سے پہلے جس شخص کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنت کی طرف لے جایا جائے گا وہ عمر بن خطاب ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: جب عمر نے اسلام قبول کیا تو جبریل میرے پاس آئے اور بولے: عمر کا اسلام قبول کرنا اہل آسمان (یعنی فرشتوں) کے لیے ایک خوشخبری ہے۔

4489۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الْحَمِيْدِ الْجُعْفِيّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ جُبَيْرٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْخَلْقَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ مَنْ يُعَانِقُهُ الْحَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُمَرُ وَاَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُمَرُ وَاَوَّلُ مَنْ يُؤْخَذُ بِيَدِهِ فَيَنْطَلِقُ بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے پہلے جس سے ملاقات فرمائے گا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے پہلے جس سے مصافحہ فرمائے گا، وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائے گا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

4490۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے ہم اس وقت سے باعزت (زندگی گزار رہے) ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4491۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ قَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَآءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عمر نے اسلام قبول کیا تو میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور بولے: عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر آسمان والوں نے بھی خوشیاں منائی ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے۔

4492۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

4491- صحيح ابن حبان 'كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر استبشار أهل السماء بإسلام عمر بن الخطاب رضى الله عنه' حديث6993: سنن ابن ماجه 'المقدمة' باب فى فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم 'فضل عمر رضى الله عنه' حديث102:

4492- المعجم الأوسط للطبرانى 'باب الألف من اسمه أحمد' حديث1103: المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث12970:

الْخَطَّابِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهِ حِينَ اَسْلَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ وَاَبْدِلْهُ اِيمَانًا، يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ مُسْتَقِيمُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگتے ہوئے تین مرتبہ ان کے سینے پر ہاتھ مارا ''اے اللہ! عمر کے سینے میں جو میل کچیل ہے اس کو نکال دے اور اس کو ایمان میں بدل دے''

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے، مستقیم الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4493۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَاتَلَ عُمَرُ الْمُشْرِكِيْنَ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُهُمْ مُنْذُ غُدْوَةٍ حَتّٰى صَارَتِ الشَّمْسُ حِيَالَ رَاْسِهِ قَالَ وَاَعْيٰى وَقَعَدَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ عَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَقَمِيصٌ قُوْمِسِيٌّ حَسَنُ الْوَجْهِ فَجَآءَ حَتّٰى اَفْرَجَهُمْ فَقَالَ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنَّهُ صَبَا قَالَ فَنِعْمَ رَجُلٌ اخْتَارَ لِنَفْسِهِ دِيْنًا فَدَعُوْهُ وَمَا اخْتَارَ لِنَفْسِهِ تَرَوْنَ بَنِي عَدِيٍّ تَرْضٰى اَنْ يُقْتَلَ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ لَا تَرْضٰى بَنُوْ عَدِيٍّ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ يَا اَعْدَآءَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ بَلَغْنَا بِثَلَاثِ مِائَةٍ لَقَدْ اَخْرَجْنَاكُمْ مِنْهَا قُلْتُ لِاَبِي بَعْدُ مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي رَدَّهُمْ عَنْكَ يَوْمَئِذٍ قَالَ ذَاكَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ اَبُوْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حرم مکہ میں مشرکوں سے لڑنا شروع کیا، آپ صبح سے مسلسل اُن کے ساتھ لڑ رہے تھے حتی کہ سورج سر پر آ گیا، پھر آپ تھک کر بیٹھ گئے۔ تو ان کے پاس ایک خوبصورت آدمی آیا جس نے سرخ رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور قوسی قمیص پہنے ہوئے تھا۔ اس نے آخر لوگوں کو آپ سے ہٹایا اور کہنے لگا: تم لوگ اس شخص سے کیا چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: اس نے اپنا دین بدل لیا ہے۔ اس نے کہا: یہ آدمی اچھا ہے کہ اس نے اپنے لئے ایک دین چنا ہے، تم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو، تمہارا کیا خیال ہے؟ بنوعدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی ہوں گے؟ نہیں خدا کی قسم! بنوعدی راضی نہیں ہوں گے۔ اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! خدا کی قسم! اگر ہم تین سو تک پہنچ گئے تو ہم تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) میں نے بعد میں والد صاحب سے پوچھا کہ اس دن جس آدمی نے آپ کا دفاع کیا تھا وہ کون تھا؟ تو آپ نے فرمایا: عمرو بن العاص کا والد عاص بن وائل۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4494- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ النَّضْرِ اَبِى عُمَرَ الْخَزَّازُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ الْيَوْمَ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو مشرکین نے کہا: آج ہماری آدھی قوم جاتی رہی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4495- اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنُ اَبِى مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ بَعْدِى نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی ہوتے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4496- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ سَالِمٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّى رَاَيْتُ فِى النَّوْمِ اَنِّى اُعْطِيْتُ عُسًّا

4495- الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3704: مسند أحمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث17096:

4496- صحيح البخاري' كتاب العلم' باب فضل العلم' حديث82: صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب من فضائل عمر رضي الله تعالى عنه' حديث4509: صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر أبي بكر بن أبي قحافة الصديق رضوان الله عليه ورحمته' حديث6964: سنن الدارمي -ومن كتاب الرؤيا' باب في القمص' حديث2126: الجامع للترمذي' أبواب الرؤيا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم اللبن والقمص' حديث2263: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الإيمان والرؤيا' ما قالوا فيما يخبره النبي صلى الله عليه وسلم من الرؤيا' حديث29879: السنن الكبرى للنسائي' كتاب العلم' باب فضل العلم' حديث5666: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب النكاح' جماع أبواب ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب فضل علمه على علم غيره' حديث12451: مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' حديث5397: المعجم الكبير للطبراني -من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث12934:

مَمْلُوءًا لَبَنًا فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى تَمَلَأْتُ حَتّٰى رَاَيْتُهُ فِي عِرْقٍ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَعْطَيْتُهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، هٰذَا عِلْمٌ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ فَمَلَاْتَ مِنْهُ، فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ وَاَعْطَيْتَهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اَصَبْتُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے دودھ کا بھرا ہوا پیالہ دیا گیا۔ میں نے اس میں سے پیٹ بھر کر پیا۔ حتیٰ کہ میں نے اس کو جلد اور گوشت کے درمیان ایک رگ میں دیکھا پھر اس میں سے کچھ بچ گیا تو میں نے وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ علم تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ آپ اس سے بھرپور ہو گئے اور اس سے کچھ بچ گیا تو آپ نے وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے صحیح سمجھا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4497۔ اَلْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ وُضِعَ عِلْمُ عُمَرَ فِي كَفَّةِ مِيْزَانٍ وَوُضِعَ عِلْمُ النَّاسِ فِي كَفَّةٍ لَرَجَّحَ عِلْمُ عُمَرَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں تمام لوگوں کا علم رکھ دیا جائے تب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہوگا۔

4498۔ مِسْعَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عُمَرُ اَتْقَانَا لِلرَّبِّ وَاَقْرَاَنَا لِكِتَابِ اللّٰهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ خوف خدا والے اور سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے

4499۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا

4499- صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم باب من فضائل عمر رضى الله تعالى عنه حديث4516: صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر الخبر الدال على أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه حديث 7004: الجامع للترمذى أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب حديث 3711: السنن الكبرى للنسائى كتاب المناقب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار فضل أبى بكر وعمر رضى الله عنهما حديث 7855: مشكل الآثار للطحاوى باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه حديث1424: مسند أحمد بن حنبل مسند الأنصار الملحق المستدرك من مسند الأنصار حديث السيدة عائشة رضى الله عنها حديث23758: مسند الحميدى أحاديث عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها عن رسول الله صلى حديث248: مسند إسحاق بن راهويه ما يروى عن أبى سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة رضى حديث935:

اَبِی، وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاق، اَنْبَاَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی مَرْيَمَ، اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ قَالا: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِی الْاُمَمِ مُحْدِثُونَ، فَاِنْ يَكُنْ فِی اُمَّتِی اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سابقہ امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ میری امت میں اگر کوئی محدث ہوسکتا ہے تو وہ ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4500۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، قُمْ فَاخْطُبْ، فَقَامَ اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَطَبَ فَقَصَرَ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَ اَبُو بَكْرٍ مِنْ خُطْبَتِهِ قَالَ: يَا عُمَرُ، قُمْ فَاخْطُبْ، فَقَامَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَطَبَ فَقَصَرَ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدُونَ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر خطبہ ارشاد فرمایا، جب آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوبکر! اٹھو اور خطبہ دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ سے بھی مختصر خطبہ دیا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ سے فارغ ہوئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اے عمر! اٹھو، خطبہ دو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ سے مختصر خطبہ دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4501۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، وَابْنِ عَجْلانَ، ومحمد بن إسحاق، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ فَتًى عَلٰى عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْفَتٰى، قَالَ:

4501–سنن أبی داؤد' كتاب الخراج والإمارة والفیء' باب فی تدوين العطاء' حديث2588:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل عمر رضی الله عنه' حديث107:مصنف ابن أبی شيبة' كتاب الفضائل' ما ذكر فی فضل عمر بن الخطاب رضی الله عنه' حديث31327:مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث أبی ذر الغفاری' حديث20770:البحر الزخار مسند البزار [illegible]

فَتَبِعَهُ اَبُو ذَرٍّ، فَقَالَ: يَا فَتَى اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ اَسْتَغْفِرُ لَكَ وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: لَا، اَوْ تُخْبِرُنِي، فَقَالَ: اِنَّكَ مَرَرْتَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: نِعْمَ الْفَتَى، وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک نوجوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ نوجوان کتنا اچھا ہے (راوی) کہتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اس نوجوان کے پیچھے چل دیئے، اور اس سے کہا: اے نوجوان! میرے لئے مغفرت کی دعا کر، اس نے کہا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ آپ تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، میں آپ کے لئے مغفرت کی دعا کروں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: بس تم میرے لئے دعا کرو، نوجوان نے کہا: جب تک آپ اصل وجہ نہیں بتائیں گے، میں دعا نہیں کرونگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب سے جب گزرا تھا تو انہوں نے تیرے بارے میں فرمایا تھا ''یہ کتنا اچھا نوجوان ہے'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات خود سنی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق نافذ کر دیا ہے۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4502 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ وَالصَّلَاةُ قَائِمَةٌ، وَثَلَاثَةُ نَفَرٍ جُلُوسٌ، اَحَدُهُمْ اَبُو جَحْشٍ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: قُومُوا فَصَلُّوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اثْنَانِ وَاَبَى اَبُو جَحْشٍ اَنْ يَقُومَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: صَلِّ يَا اَبَا جَحْشٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا اَقُومُ حَتّٰى يَاْتِيَنِي رَجُلٌ هُوَ اَقْوَى مِنِّي ذِرَاعًا، وَاَشَدُّ مِنِّي بَطْشًا فَيَصْرَعُنِي، ثُمَّ يَدُسُّ وَجْهِي فِي التُّرَابِ، قَالَ عُمَرُ: فَقُمْتُ اِلَيْهِ، فَكُنْتُ اَشَدَّ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَاَقْوَى مِنْهُ بَطْشًا فَصَرَعْتُهُ، ثُمَّ دَسَسْتُ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ، فَاَتَى عَلَيَّ عُثْمَانُ فَحَجَزَنِي، فَخَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُغْضَبًا حَتّٰى انْتَهَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَى الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ: مَا رَابَكَ يَا اَبَا حَفْصٍ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ جُلُوسٍ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَفِيهِمْ اَبُو جَحْشٍ اللَّيْثِيُّ، فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَاَعَادَا الْحَدِيثَ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ مَعُونَةُ عُثْمَانَ اِيَّاهُ اِلَّا اَنَّهُ ضَافَهُ لَيْلَةً فَاَحَبَّ اَنْ يَشْكُرَهَا لَهُ، فَسَمِعَهُ عُثْمَانُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ لَنَا عُمَرُ عِنْدَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رِضَى عُمَرَ رَحْمَةٌ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ كُنْتَ جِئْتَنِي بِرَاْسِ الْخَبِيثِ، فَقَامَ عُمَرُ فَلَمَّا بَعُدَ نَادَاهُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلُمَّ يَا عُمَرُ أَيْنَ أَرَدْتَ أَنْ تَذْهَبَ؟ فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ آتِيَكَ بِرَأْسِ الْخَبِيثِ، فَقَالَ: اجْلِسْ حَتّٰى أُخْبِرَكَ بِغِنَى الرَّبِّ عَنْ صَلَاةِ أَبِي جَحْشٍ اللَّيْثِيِّ، إِنَّ لِلّٰهِ فِي سَمَاءِ الدُّنْيَا مَلَائِكَةً خُشُوعًا لَا يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ، ثُمَّ قَالُوا: رَبَّنَا مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَمَا يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَمَّا أَهْلُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، وَأَمَّا أَهْلُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، فَقُلْهَا يَا عُمَرُ فِي صَلَاتِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ بِالَّذِي عَلَّمْتَنِي وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَقُولَهُ فِي صَلَاتِي، قَالَ: قُلْ هٰذِهِ مَرَّةً، وَهٰذِهِ مَرَّةً، وَكَانَ الَّذِي أَمَرَ بِهِ أَنْ قَالَ: أَعُوذُ بِكَ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اس وقت نماز (کی جماعت) قائم تھی اور تین آدمی (الگ) بیٹھے ہوئے تھے۔ان میں سے ایک ''ابوجحش اللیثی'' تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اٹھو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھو، ان میں سے دو آدمی اٹھ کر نماز میں شامل ہو گئے جبکہ تیسرے ابوجحش نے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوجحش! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھو، اس نے کہا: میں نہیں اٹھوں گا حتی کہ میرے پاس وہ شخص آئے جو مجھ سے زیادہ طاقتور ہے اور جس کی پکڑ مجھ سے زیادہ سخت ہو، پھر وہ مجھے پچھاڑے، پھر میرا چہرہ مٹی میں خاک آلود کردے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کے قریب آیا، میں اس سے زیادہ طاقتور بھی تھا اور میری پکڑ بھی اس سے زیادہ سخت تھی۔ میں نے اس کو پچھاڑا اور اس کا چہرہ مٹی میں رگڑا۔ اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور مجھے جھڑکا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے سخت غصہ کی حالت میں نکل گئے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آ پہنچے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوحفص! تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے مسجد کے دروازے پر تین آدمیوں کو بیٹھے دیکھا، اس وقت جماعت ہو رہی تھی۔ ابوجحش اللیثی میں ان میں تھے۔ان میں سے دو تو اٹھ گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پورا واقعہ سنایا۔ اس کے بعد آپ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی حمایت صرف اس لئے کی ہے کہ اس نے ایک رات اس کی مہمان نوازی کی تھی اور عثمان رضی اللہ عنہ اس کے احسان کا بدلہ دینا چاہتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی یہ بات سن رہے تھے۔ آپ بولے: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ نے وہ باتیں نہیں سنی ہیں جو عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے بارے میں آپ سے کہی ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر عمر رضی اللہ عنہ اللہ کی رحمت پر راضی ہو تو میں یہ چاہتا ہوں کہ تو خبیث کو میرے پاس لے آتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے، جب یہ کچھ دور چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آواز دے کر کہا: عمر رضی اللہ عنہ، ادھر آؤ، کہاں جا رہے ہو؟ عرض کی: خبیث کا سر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو ابوجحش کی نماز کی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک آسمانِ دنیا پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو ہر وقت عاجزی سے سر جھکائے

رکھتے ہیں اور یہ قیامت تک سر نہیں اٹھائیں گے۔ جب قیامت قائم ہوجائے گی تو یہ سر اٹھا کر عرض کریں گے : اے ہمارے رب! ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! وہ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: آسمانِ دنیا والوں کا وظیفہ یہ ہے۔''**سبحان ذی الملك والمكوت**'' اور دوسرے آسمان والوں یہ ہے''**سبحان الحی الذی لایموت**'' اے عمر رضی اللہ عنہ! اپنی نماز میں ان وظائف کو شامل کرلو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کو نماز میں کس طریقے سے پڑھوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: دونوں ایک ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، اور یہ دعا مانگنے کا بھی حکم دیا'' اے اللہ، میں تیرے عذاب سے تیرے عفو کی پناہ مانگتا ہوں، اور تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں، اور تجھ سے تیری بزرگی کی پناہ مانگتا ہوں''

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4503۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ اِنِّي لَاَظُنُّ كَذَا وَكَذَا اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَالِسٌ اِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَهُ اَخْطَاَ ظَنِّي اَوْ اِنَّكَ عَلَى دِينِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَقَدْ كُنْتُ كَاهِنُهُمْ قَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ اَسْتَقْبَلُ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّي اَعْزِمُ عَلَيْكَ اَلَّا اَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَاذَا اَعْجَبَ مَا جَاءَ بِكَ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا لَيْسَ لَهُ سَنَدٌ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب بھی کسی چیز کے متعلق کہا کہ میرا گمان یہ ہے تو واقعی اسی طرح ہوتا، جیسا کہ آپ اپنا گمان بتاتے تھے۔ یونہی ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک حسین وجمیل شخص گزرا۔ آپ نے اس کو فرمایا: میرے سمجھنے میں غلطی ہے یا تو اپنے جاہلیت والے دن پر ہے؟ تو ان کا نجومی ہوا کرتا تھا۔ اس نے کہا: میں نے آج جیسا دن کبھی نہیں دیکھا کہ ایک مسلمان آدمی سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جو تم پر ارادہ رکھتا ہوں، تم اس کے بارے میں مجھے بتاؤ، اس نے کہا: میں جاہلیت میں ان کا نجومی ہوا کرتا تھا۔ اس نے کہا: کتنا اچھا ہے جو آپ لائے ہیں۔ پھر اس کے بعد لمبی حدیث بیان کی۔ اس کی سند نہیں ہے۔

4504۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْاَشْعَرِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرٍ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ اَبَا رَاشِدٍ حَدَّثَهُمْ، يَرُدُّهُ اِلَى مَعْدِي كَرِبَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ آخِرَ سَفَرِهِ اِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا شَارَفَهَا اُخْبِرَ اَنَّ الطَّاعُونَ فِيهَا، فَقِيلَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا يَنْبَغِي لَكَ اَنْ تَهْجِمَ عَلَيْهِ، كَمَا اَنَّهُ لَوْ وَقَعَ وَاَنْتَ بِهَا مَا كَانَ لَكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا،

فَرَجَعَ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ بِاللَّيْلِ اِذْ قَالَ لِي: اَعْرِضْ عَنِ الطَّرِيقِ، فَعَرَضَ، وَعَرَضْتُ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى ذِرَاعِ جَمَلِهِ، فَنَامَ وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنَامُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُولُ لِي: مَا لِي وَلَهُمْ، رُدُّونِي عَنِ الشَّامِ، ثُمَّ رَكِبَ فَلَمْ اَسْاَلْهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى اِذَا ظَنَنْتُ اَنَا مُخَالِطُوا النَّاسَ، قُلْتُ لَهُ: لِمَ قُلْتَ مَا قُلْتَ حِينَ انْتَبَهْتَ مِنْ نَوْمِكَ؟ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيُبْعَثَنَّ مِنْ بَيْنِ حَائِطِ حِمْصَ وَالزَّيْتُونِ فِي التُّرَابِ الْاَحْمَرِ سَبْعُونَ اَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ، لَئِنْ اَرْجَعَنِي اللّٰهُ مِنْ سَفَرِي هٰذَا، لَاَحْتَمِلَنَّ عِيَالِي وَاَهْلِي وَمَالِي حَتَّى اَنْزِلَ حِمْصَ، فَرَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ ذٰلِكَ وَقُتِلَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آخری سفر میں جو کہ شام کی طرف تھا، ان کے ہمراہ تھے جب وہاں پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے۔ آپ سے عرض کی گئی: اے امیر المومنین! آپ کو وہاں نہیں جانا چاہئے جیسا کہ اگر آپ وہاں موجود ہوتے اور طاعون آتا تو آپ کو وہاں سے نکلنا جائز نہ ہوتا۔ تو آپ مدینہ منورہ کی طرف واپس ہو لئے، اسی سفر کے دوران ہم رات کے وقت سفر میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: یہ راستہ چھوڑ دو، یہ کہہ کر آپ راستہ سے ہٹ گئے اور میں بھی ہٹ گیا۔ آپ اپنی سواری سے نیچے اترے اور اپنے اونٹ کی کوہان پر سر رکھ کر سو گئے، لیکن مجھے نیند نہ آئی، پھر آپ مجھ سے فرمانے لگے: میں نے ان کا کیا بگاڑا تھا کہ انہوں نے مجھے شام سے واپس کر دیا۔ پھر آپ سوار ہو گئے، میں آپ سے کچھ بھی پوچھنے کی جسارت نہ کر سکا حتی کہ جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں قافلہ میں پہنچ چکا ہوں تو میں نے عرض کی: آپ نے بیدار ہو کر جو کچھ کہا تھا اس کی وجہ کیا تھی؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "حمص کی دیوار اور زیتون کے درمیان سرخ مٹی میں سے ستر ہزار آدمی قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ ان سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے اس سفر بغیر و عافیت واپس بھیج دیا تو میں اپنے اہل و عیال اور مال و متاع سمیت آ کر حمص میں رہائش پذیر ہو جاؤں گا۔ لیکن آپ اس سفر سے واپس آتے ہی شہید کر دیئے گئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4505- حدثنا أبو بكر بن أبي دارم الحافظ بالكوفة حَدَّثَنَا عبيد بن حاتم الحافظ حَدَّثَنَا داود بن رشيد حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ اِلَى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنِ اتَّخِذْ لِلْمُسْلِمِينَ دَارَ هِجْرَةٍ وَّمَنْزِلَ جِهَادٍ فَبَعَثَ سَعْدٌ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ سَلَمَةَ فَارْتَادَ لَهُمْ مَوْضِعَ الْكُوفَةِ الْيَوْمَ فَنَزَلَهَا سَعْدٌ بِالنَّاسِ فَخَطَّ مَسْجِدَنَا وَخَطَّ فِيهِ الْخُطَطَ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَكَانَ بِالْكُوفَةِ مَنْبَتُ الْخِزَامِيِّ وَالشِّيحِ وَالْاُقْحُوَانِ وَشَقَائِقِ النُّعْمَانِ فَكَانَتِ الْعَرَبُ تُسَمِّيهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَدَّ الْعَذْرَاءِ فَارْتَادُوهُ فَكَتَبُوا اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اَنْ اُتْرُكُوهُ فَتَحَوَّلَ النَّاسُ اِلَى الْكُوفَةِ

✦✦ شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ مسلمانوں کیلئے ایک دارالہجرت اور منزل جہاد بناؤ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حارث بن سلمہ نامی آدمی کو بھیجا۔ انہوں نے وہ جگہ منتخب کی جہاں پر آج کوفہ موجود ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہاں پر آئے اور مسجد کا نقشہ بنایا، اور اس میں بہت سارے دیگر خطوط کھینچے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں: کوفہ میں ''خزامی'' (ایک قسم کا پودا ہے جس کے پھول بہت خوشگوار ہوتے ہیں) ''شیح'' (ایک قسم کی گھاس ہے) گل بابونہ اور گل لالہ بہت اگتے تھے۔ اہل عرب زمانہ جاہلیت میں اس کو ''خدالعذراء'' (کنواری لڑکی کے رخسار) کہا کرتے تھے۔ لوگوں نے حارث بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں درخواست کی (کہ اس زمین کو چھوڑ دیا جائے) چنانچہ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا۔ تو آپ نے جوابی مکتوب میں لکھ بھیجا کہ اس زمین کو چھوڑ دو، لوگ کوفہ کی جانب منتقل ہونا شروع ہو گئے۔

4506- اَنْبَانَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلِمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْكُوْفَةُ قُبَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَرْضُ الْبَلَاءِ

✦✦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوفہ ''قبۃ الاسلام'' (اسلام کا مرکز) ہے اور آزمائشوں کی زمین ہے۔

4507- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُوْسُفَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ حَدَّثَنَا بُحَيْرٌ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ عَرَضَتْ مَوْلَاتُهُ تَصْبَغُ لِحْيَتَهُ فَقَالَ مَا اَرَاكَ اِلَّا اَنْ تُطْفِئِي نُوْرِيْ كَمَا يُطْفِءُ فُلَانٌ نُوْرَهُ

✦✦ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی لونڈی ان کی داڑھی میں خضاب لگانے کے لئے حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا: میں تو صرف یہ سمجھتا ہوں کہ تو میرے نور کو بجھا رہی ہے جیسا کہ فلاں شخص اپنا نور بجھا دیتا ہے۔

4508- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَخِي مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے وہ شخص

4508-الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3702: البحر الزخار مسند البزار-ما روى محمد بن أبي بكر' حديث62:

جو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: تم تو یہ بات کہہ رہے ہو جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سورج کسی ایسے آدمی پر طلوع نہیں ہوا جو عمر رضی اللہ عنہ سے افضل ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4509- اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِی اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اَفْرَسَ النَّاسِ ثَلَاثَةٌ الْعَزِيْزُ حِيْنَ تَفَرَّسَ فِی يُوْسُفَ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ اَكْرِمِی مَثْوَاهُ وَالْمَرْاَةُ الَّتِی رَاَتْ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ لِاَبِيْهَا يَا اَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ وَاَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ اسْتَخْلَفَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْحَاكِمُ فَرَضِیَ اللّٰهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ اَحْسَنَ فِی الْجَمْعِ بَيْنَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ صَحِيْحٌ

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے تین آدمیوں نے انتہائی کمالِ فراست (دور اندیشی) کا ثبوت دیا۔

(۱) عزیزِ مصر۔ جبکہ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں دوررس نگاہ سے دیکھتے ہوئے اپنی بیوی سے کہا تھا:

اَكْرِمِی مَثْوَاهُ (یوسف: 21)

''انہیں عزت سے رکھ'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

(۲) اس عورت نے، جس نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر اپنے والد سے کہا تھا:

يَا اَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ (القصص: 26)

''اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

(۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس وقت انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا تھا۔

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر راضی ہو جنہوں نے ان تمام کو یکجا کر دیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

مَقْتَلُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلَی الْاِخْتِصَارِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا مختصر ذکر

4510- حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مِعْدَانَ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ الْيَعْمَرِیِّ قَالَ اُصِيْبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْاَرْبَعَآءِ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِی الْحَجَّةِ

✦✦ حضرت معدان بن ابوطلحہ یعمری فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بدھ کے دن حملہ ہوا تھا اور ذی الحجہ (مہینہ ختم ہونے) میں ابھی چار راتیں باقی تھیں۔

4511- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِیُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ صَبِيْحٍ الْخُرَاسَانِیُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ

اَبِی طَلْحَةَ الْیَعْمَرِیُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ عَلَی الْمِنْبَرِ اِنِّی رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ دِیْکًا نَقَرَنِی ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ فَقُلْتُ اَعْجَمِیٌّ وَاِنِّی قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِی اِلٰی هٰؤُلَآءِ السِّتَّةِ الَّذِیْنَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ عُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فَمَنِ اسْتُخْلِفَ فَهُوَ الْخَلِیْفَةُ

✧✧ حضرت معدان بن ابوطلحہ یعمری فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے جیسا کہ کسی مرغے نے مجھے تین مرتبہ چونچ ماری ہے۔ میں اس کی تعبیر یہ سمجھا ہوں کہ اب میرا آخری وقت آ چکا ہے۔ اور میں خلافت کا معاملہ ان چھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذمہ چھوڑتا ہوں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی حالت میں اس دنیا سے تشریف لے گئے تھے (ان کے نام یہ ہیں)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

ان میں سے جس کو بھی خلیفہ بنالیا جائے وہی خلافت کا اہل ہے۔

4512۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ وَاَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ شَبِیْبٍ الْمَعْمَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ حِسَابٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ لِلْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَکَانَ یَصْنَعُ الرُّحَآءَ وَکَانَ الْمُغِیْرَةُ یَسْتَعْمِلُهٗ کُلَّ یَوْمٍ بِاَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ فَلَقِیَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ عُمَرَ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ الْمُغِیْرَةَ قَدْ اَکْثَرَ عَلَیَّ فَکَلِّمْهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنِّی فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اتَّقِ اللّٰهَ وَاَحْسِنْ اِلٰی مَوْلَاكَ قَالَ وَمِنْ نِیَّةِ عُمَرَ اَنْ یَلْقَی الْمُغِیْرَةَ فَیُکَلِّمَهٗ فِی التَّخْفِیْفِ عَنْهُ قَالَ فَغَضِبَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةِ وَکَانَ اسْمُهٗ فِیْرُوْزَ وَکَانَ نَصْرَانِیًّا فَقَالَ یَسَعُ النَّاسَ کُلَّهُمْ عَدْلُهٗ غَیْرِیْ قَالَ فَغَضِبَ وَعَزَمَ عَلٰی اَنْ یَّقْتُلَهٗ فَصَنَعَ خَنْجَرًا لَهٗ رَاْسَانِ قَالَ فَشَحَذَهٗ وَسَمَّهٗ قَالَ وَکَبَّرَ عُمَرُ وَکَانَ عُمَرُ لَا یُکَبِّرُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ حَتّٰی یَتَکَلَّمَ وَیَقُوْلُ اَقِیْمُوا صُفُوْفَکُمْ فَجَآءَ فَقَامَ فِی الصَّفِّ بِحِذَاهُ مِمَّا یَلِیْ عُمَرَ فِیْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا اُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ تَکَلَّمَ عُمَرُ وَقَالَ اَقِیْمُوا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ کَبَّرَ فَلَمَّا کَبَّرَ وَجَاَهُ عَلٰی کَتِفِهٖ وَوَجَاَهُ عَلٰی مَکَانٍ آخَرَ وَوَجَاَهُ فِیْ خَاصِرَتِهٖ فَسَقَطَ عُمَرُ قَالَ وَوَجَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَعَهٗ فَاَفْرَقَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ وَمَاتَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَاحْتَمَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبَ بِهٖ وَمَاجَ النَّاسُ حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ قَالَ فَنَادٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَیُّهَا

النَّاسُ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ فَفَزِعَ اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَاَ بِاَقْصَرِ سُوْرَتَيْنِ فِي الْقُرْآنِ قَالَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَوَجَّهَ النَّاسُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا بِشَرَابٍ لِيَنْظُرَ مَا مَدٰى جَرْحِهٖ فَاَتٰى بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَهٗ قَالَ فَخَرَجَ فَلَمْ يَدْرِ آدَمٌ هُوَ اَمْ نَبِيْذٌ قَالَ فَدَعَا بِلَبَنٍ فَاُتِيَ بِهٖ فَشَرِبَهٗ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهٖ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اِنْ كَانَ الْقَتْلُ بَاْسًا فَقَدْ قُتِلْتُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابولؤلؤۃ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا۔ یہ چکیاں بنانے کا کاریگر تھا۔ حضرت مغیرہ اس سے روزانہ چار درہم اجرت پر کام کروایا کرتے تھے۔ ابولولوۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور بولا: اے امیر المومنین! مغیرہ نے مجھ پر (کام کا) بہت بوجھ ڈال رکھا ہے۔ اس کو فرمائیں کہ وہ مجھ پر کچھ تخفیف کردے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: خدا کا خوف کر اور اپنے آقا کی فرمانبرداری کر۔ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیت یہ تھی کہ مغیرہ سے مل کر تخفیف کرنے کو کہہ دیں گے۔ لیکن ابولؤلؤۃ کو اس بات سے غصہ آگیا اور اس نے (اسی دن) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا ارادہ کرلیا تھا۔ اس نے دونوکوں والا ایک خنجر بنایا۔ اس کو خوب تیز کیا اور اسے زہر میں ڈال کر رکھ دیا۔ (حضرت ابورافع) کہتے ہیں: (ایک دن نماز کے لئے) تکبیر کہی گئی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ جب اقامت ہوجاتی تو نماز شروع کرنے سے پہلے صفیں درست کرنے کو کہا کرتے تھے۔ ابولؤلؤۃ نماز فجر میں آیا اور (صف اول میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بالکل قریب کھڑا ہوگیا۔ جب اقامت ہوگئی تو (حسب عادت) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صفیں درست کرنے کی ہدایات دیں، پھر تکبیر کہی۔ تو اس نے آپ پر حملہ کردیا۔ آپ کے کندھے، آپ کے پہلو اور دیگر مقامات پر خنجر کے پے درپے وار کئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گر پڑے، پھر اس نے مزید ۱۳ آدمیوں پر حملہ کیا۔ ان میں سے ۷ شدید زخمی ہوئے، جبکہ ۶ شہید ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر (آپ کے گھر) لایا گیا، لوگوں میں پریشانی کی لہر دوڑ گئی حتی کہ سورج بالکل طلوع ہونے کے قریب تھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آواز دی: اے لوگو! نماز پڑھو، نماز پڑھو، تو لوگ جلدی سے نماز کی طرف آگئے، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، آپ نے نماز میں سب سے مختصر سورتیں پڑھیں، جب نماز سے فارغ ہوئے تو سب لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آگئے۔ (حضرت ابورافع) فرماتے ہیں: آپ کے زخم کی گہرائی کا اندازہ لگانے کے لئے پانی منگوایا گیا، آپ کو نبیذ پیش کیا گیا، آپ نے وہ نبیذ پیا تو وہ نکل گیا۔ لیکن یہ اندازہ نہ ہوسکا کہ یہ نبیذ ہے یا خون، پھر دودھ منگوایا گیا، آپ کو دودھ پیش کیا گیا۔ آپ نے پیا تو زخم کے راستے سے وہ بھی نکل گیا۔ لوگ (تسلی دیتے ہوئے) کہنے لگے: اے امیر المومنین! آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اگر قتل کوئی نقصان کی چیز ہے تو (جان لو کہ) میں قتل کردیا گیا ہوں۔

4513۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ مِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا اَنَاخَ بِالْبَطْحَآءِ ثُمَّ كَوَّمَ كَوْمَةً بِبَطْحَآءَ ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهَا صِنْفَةَ رِدَآئِهٖ ثُمَّ اسْتَلْقٰى وَمَدَّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَبُرَ سِنِّي وَضَعُفَتْ قُوَّتِي وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِي فَاقْبِضْنِي اِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ وَلَا مُفْرِطٍ ثُمَّ قَدِمَ

فِي ذِي الْحِجَّةِ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ قَدْ سَنَنْتُ لَكُمُ السُّنَنَ وَفَرَضْتُ لَكُمُ الْفَرَائِضَ وَتَرَكْتُكُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ وَضَرَبَ بِاِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى اِلَّا اَنْ تَمِيلُوا بِالنَّاسِ يَمِينًا وَّشِمَالًا فَمَا انْسَلَخَتْ ذُو الْحِجَّةِ حَتّٰى قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ طَعَنَ اَبُو لُؤْلُؤَةِ الَّذِي قَتَلَ عُمَرُ اثْنَى عَشَرَ رَجُلًا بِعُمَرَ فَمَاتَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَاَفْرَقَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَكَانَ مَعَهُ سِكِّيْنٌ لَّهُ طَرَفَانِ فَطَعَنَ بِهِ نَفْسَهُ فَقَتَلَهَا

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے آخری حج کے موقعہ پر منیٰ سے نکلے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھایا، مٹی جمع کر کے اس کی ڈھیری بنائی، اس کے اوپر چادر بچھا کر لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے بولے: اے اللہ! میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں، میں کمزور ہو گیا ہوں۔ میری عقل سست ہو چکی ہے۔ تو مجھے اپنے پاس بلا لے تاکہ میں نہ کچھ ضائع کروں اور نہ حد سے بڑھوں۔ پھر آپ ذی الحجہ میں آئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہارے لئے سنتوں کو سنت اور فرائض کو فرائض کے طور پر نافذ کیا۔ اور تمہیں ایک واضح راستہ پر چلا کر چھوڑا ہے۔ پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے ہوئے فرمایا: مگر یہ کہ تم (اپنی مرضی سے) دائیں یا بائیں پھر جاؤ، (اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے) جب ذی الحجہ گزر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابولؤلؤ ۃ جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا، اس نے آپ کے ساتھ ساتھ مزید ۱۲ آدمیوں کو پر حملہ کیا تھا جن میں سے ۶ شہید ہو گئے تھے اور ۶ زخمی تھے (لیکن فوت ہونے سے بچ گئے تھے) اس (ابولؤلؤ ۃ) کے پاس دو دھاری والی چُھری تھی، پھر اس نے اسی کے ساتھ خودکشی کر لی تھی۔

4514۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ لَّيْثٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَاشَ عُمَرُ ثَلَاثًا بَعْدَ اَنْ طَعَنَ ثُمَّ مَاتَ فَغُسِّلَ وَكُفِّنَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تین دن تک زندہ رہے پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ کو غسل دیا گیا اور کفن دیا گیا۔

4515۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ فَقُلْتُ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَسْلَمْتَ حِينَ كَفَرَ النَّاسُ وَجَاهَدْتَّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَذَلَهُ النَّاسُ وَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَلَمْ يَخْتَلِفْ فِي خِلَافَتِكَ اثْنَانِ وَقُتِلْتَ شَهِيدًا فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ فَاَعَدْتُّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ لَوْ اَنَّ لِي مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی تھے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے

کہا: اے امیر المومنین! آپ کو جنت کی خوشخبری ہو، آپ اس وقت اسلام لائے جب لوگ کفر میں مبتلا تھے، آپ نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعاون کیا جب لوگ آپ کو (معاذ اللہ) ذلیل کرنے کے درپے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جب اس دنیا سے پردہ کیا تو آپ پر راضی تھے۔ اور آپ کی خلافت میں دو آدمیوں میں بھی اختلاف نہیں ہوا، اور آپ کا قتل بھی شہادت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی باتیں دوبارہ بولو! میں نے ساری گفتگو دہرائی، پھر آپ بولے: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اگر روئے زمین پر موجود ہر سفید اور زرد میری ملکیت میں ہوتا تو میں اس ہیبت پر فدیہ دے دیتا جس کی اطلاع دی گئی ہے۔

4516۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ صَلّٰى عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ صَلّٰى عَلَيْهِ صُهَيْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی گئی اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

4517۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْحَافِظِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ اَخِي حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ ابْتَدَرَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا صُهَيْبٌ اِلَيْكُمَا عَنِّي فَقَدْ وُلِّيتُ مِنْ اَمْرِكُمَا اَكْثَرَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى عُمَرَ وَاَنَا اُصَلِّي بِكُمُ الْمَكْتُوبَةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ صُهَيْبٌ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ مجھے موقع دیجئے، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھانے کا تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں کیونکہ میں ہی تمہیں فرض نمازیں بھی پڑھاتا ہوں، چنانچہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

4518۔ اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقِرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْوَاقِدِيِّ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَجَّ بِالنَّاسِ عَشَرَ حِجَجٍ مُّتَوَالِيَاتٍ مِّنْهُنَّ حَجَّةٌ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ وَتِسْعًا فِي خِلَافَتِهِ وَاَنَّهُ دُفِنَ اِلٰى جَنْبِ اَبِي بَكْرٍ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ عَشَرَ سِنِينَ وَخَمْسَةَ اَشْهُرٍ وَتِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا

✧✧ واقدی روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس حج مسلسل کئے، ان میں سے ایک حج حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کیا اور باقی ۹ حج اپنی خلافت میں کئے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ آپ کی خلافت کی مدت دس سال ۵ مہینے اور ۲۹ دن تھی۔

4519- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ وَّاَشْيَاخُنَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا طُعِنَ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اذْهَبْ اِلٰى عَائِشَةَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَقُلْ اِنَّ عُمَرَ يَقُوْلُ لَكِ اِنْ كَانَ لَا يَضُرُّكِ وَلَا يَضِيْقُ عَلَيْكِ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَضُرُّكِ وَيَضِيْقُ عَلَيْكِ فَلَعَمْرِيْ لَقَدْ دُفِنَ فِيْ هٰذَا الْبَقِيْعِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ فَجَاءَهَا الرَّسُوْلُ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّنِيْ وَلَا يَضِيْقُ عَلَيَّ قَالَ فَادْفِنُوْنِيْ مَعَهُمَا

✧✧ محمد بن عمرو کہتے ہیں: ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اور ہمارے دیگر اساتذہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو آپ نے (اپنے صاحبزادے) عبداللہ سے فرمایا: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر میرا سلام عرض کرو اور کہو: عمر کی درخواست ہے کہ اگر آپ کو برا نہ لگے اور آپ کو تکلیف نہ ہو تو میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ہمراہ دفن ہونا چاہتا ہوں اور اگر آپ کو تکلیف ہو یا آپ کو برا لگے تو خدا کی قسم! اس بقیع پاک میں ایسے ایسے اصحاب رسول اور امہات المومنین مدفون ہیں جو عمر سے بدر جہا بہتر تھے (تو کوئی بات نہیں میں بھی وہیں مدفون ہو جاؤں گا) حضرت عبداللہ ام المومنین کے پاس آئے، تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہ مجھے کوئی نقصان ہے اور نہ مجھے برا لگے گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے مجھے ان دونوں (حضرات) کے ساتھ دفن کرنا۔

4520- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ هَانِءٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَطَّلَعْتُ فِي الْقَبْرِ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَاَيْتُ عَلَيْهَا حَصْبَآءَ حَمْرَآءَ

✧✧ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے اندر روضہ اطہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں دیکھی ہیں۔ میں نے ان پر سرخ کنکریاں پڑی ہوئی دیکھی ہیں۔

4521- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُبِضَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ۶۳ برس کی عمر میں ہوا۔

4522- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اِنْ كَانَ عُمَرُ حَصْنًا حَصِينًا يَدْخُلُ الْاِسْلَامُ فِيهِ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا اُصِيبَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحَصْنُ فَالْاِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيهِ اِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَلًا بِعُمَرَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام داخل تو ہو سکتا تھا لیکن نکل نہیں سکتا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو یہ قلعہ ٹوٹ گیا تو اسلام اس سے نکلنے لگ گیا۔ اور اس میں داخل نہ ہوتا تھا۔ جب بھی صالحین کا ذکر ہوتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان میں سرفہرست ہوتے ہیں۔

4523۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ وَهُوَ مُسَجًّى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هٰذَا الْمُسَجّٰى قَالَ الْحَاكِمُ اَخْبَارُ الشُّوْرٰى مَا يَصِحُّ مِنْهَا مَخْرَجُهُ بَعْدَ وَفَاةِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْصُوْلَةً بِاَخْبَارِ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کفن میں تھے، آپ نے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، پھر فرمایا: اس کفن میں لپٹے ہوئے شخص سے بڑھ کر میں کسی کے بارے میں یہ خواہش نہیں رکھتا ہوں کہ میں اللہ سے اس چیز کے ہمراہ ملاقات کروں جو اس کے نامہ اعمال میں ہے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مشاورت کے متعلق صحیح احادیث سقیفہ بنی ساعدہ کی اخبار کے ساتھ موصول ہیں۔

4524۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سُمِعَ صَوْتٌ بِجَبَلِ تَبَالَةَ حِينَ قُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شِعْرٌ

لِيُبْكِ عَلَى الْاِسْلَامِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا　　فَقَدْ اَوْشَكُوْا هَلْكٰى وَمَا قَدَمَ الْعَهْدُ

وَاَدْبَرَتِ الدُّنْيَا وَاَدْبَرَ خَيْرُهَا　　وَقَدْ مَلَّهَا مَنْ كَانَ يُوْقِنُ بِالْوَعْدِ)

فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا

✧✧ مالک بن دینار فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو جبل تبالہ کی جانب سے یہ آواز سنائی دی۔

حاضر ہے اسلام کی خدمت میں جو کوئی رونے والا ہے، بے شک قریب ہے میری ہلاکت اور زمانہ قریب آ گیا ہے۔ اور دنیا پیچھے پلٹ گئی ہے اور اس کی بھلائی بھی لوٹ گئی ہے اور وہ ملال میں ہے جو آخرت پر یقین رکھتا ہے۔

لوگوں نے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔

4525۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَثَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ

عَيْنُ جُودِي بِعَبْرَةٍ وَنَحِيبٍ لَا تَمَلِّي عَلَى الْإِمَامِ الصَّلِيبِ

فَجَعَتْنِي الْمَنُونُ بِالْفَارِسِ الْمُعْـ لَمِ يَوْمَ الْهَيَاجِ وَالتَّأْنِيبِ

عِصْمَةِ الدِّينِ وَالْمُعِينِ عَلَى الدَّهْرِ وغيثِ الْمَلْهُوفِ وَالْمَكْرُوبِ

قُلْ لِأَهْلِ الضَّرَاءِ وَالْبُؤْسِ مُوتُوا إِذْ سَقَتْنَا الْمَنُونُ كَأْسَ شُعُوبِ

وَقَالَتْ عَاتِكَةُ أَيْضًا:

فَجَعَنِي فَيْرُوزٌ لَا دَرَّ دُرُّهُ بِأَبْيَضَ تَالٍ لِلْكِتَابِ مُنِيبِ

رَءُوفٍ عَلَى الْأَدْنَى غَلِيظٍ عَلَى الْعِدَى أَخِي ثِقَةٍ فِي النَّائِبَاتِ مُجِيبِ

مَتَى مَا يَقُلْ لَا يَكْذِبُ الْقَوْلَ فِعْلُهُ سَرِيعٌ إِلَى الْخَيْرَاتِ غَيْرُ قَطُوبِ

حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ لَكِنِّي قَدْ أَوْرَدْتُ هَا هُنَا أَحْرُفًا صَحِيحَةَ الْإِسْنَادِ مُفِيدَةً غَرِيبَةً

❖❖ حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مرثیہ پڑھتے ہوئے کہا ہے:

اے آنکھ! عبرت اور سختی کے ساتھ رو اور برگزیدہ امام پر رونے میں دیر نہ کر۔

مجھے اس شہسوار کی موت نے پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے جو لڑائی اور جنگ کے موقعہ پر دوسروں کو تعلیم دیتا ہے

وہ دین کی عصمت ہے اور زمانے کا مددگار ہے اور غمزدوں اور پریشان حالوں کا مددگار ہے

مصیبت زدوں اور غم کے ماروں سے کہہ دو کہ مر جاؤ، کیونکہ موت نے ہمیں پریشانی کے جام پلائے ہیں۔

اور عاتکہ نے یہ بھی کہا ہے:

مجھے فیروز نے پریشان کر دیا ہے

یہ غریب پر مہربان ہے اور مالداروں پر سخت ہے، ثقہ بھائی ہے اور مصیبت زدوں کی فریاد کو پہنچنے والا ہے۔

یہ جب کوئی بات کہہ دیتا ہے تو اس کا عمل اس کے قول کی تکذیب نہیں کرتا، یہ ماتھے پر شکن ڈالے بغیر نیکیوں کی طرف جلدی کرنے والا ہے۔

4526۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَلَّابِ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَصْحَابِ الشُّورَى لِلَّهِ دَرُّهُمْ لَوْ وَلَّوْهَا الْأُصَيْلِعَ كَيْفَ يَحْمِلُهُمْ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ حَمَلَ عَلَى عُنُقِهِ بِالسَّيْفِ قَالَ فَقُلْتُ تَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ وَلَا تُوَلِّيهِ قَالَ إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ سے فرمایا: اللہ ان پر رحمت کرے، اگر یہ

(اصلع) کوامیر بنالیں، وہ ہمیشہ حق بات کرے گا اگر چہ اس کی گردن پر تلوار کیوں نہ رکھی ہوئی ہو، ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ جب اس کے بارے میں اتنا کچھ جانتے ہیں تو ان کو خلیفہ نامزد کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ نے فرمایا: اگر میں خلیفہ نامزد کروں تو (اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے کیونکہ) اس نے بھی تو خلیفہ نامزد کر ہی دیا تھا جو مجھ سے بہتر تھا اور اگر میں خلیفہ نامزد نہ کروں (تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ) اس نے بھی تو خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھا۔

فَضَائِلُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ذِي النُّوْرَيْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امیر المومنین ذی النورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل

4527۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمَنْصُورِ، اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَزِيدَ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَلَقَدْ طَاشَ عَقْلِي يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَاَنْكَرَتْ نَفْسِي وَجَاءُ وَنِي لِلْبَيْعَةِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَايِعَ قَوْمًا قَتَلُوا رَجُلًا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ، وَاِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَايِعَ وَعُثْمَانُ قَتِيلٌ عَلَى الْاَرْضِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ، فَانْصَرَفُوا، فَلَمَّا دُفِنَ رَجَعَ النَّاسُ فَسَاَلُونِي الْبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا اَقْدَمُ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَاءَتْ عَزِيمَةٌ فَبَايَعْتُ، فَلَقَدْ قَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي، وَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ خُذْ مِنِّي لِعُثْمَانَ حَتّٰى تَرْضَى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے "اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے براءت کا اظہار کرتا ہوں، جس دن حضرت عثمان کو شہید کیا گیا، اس دن میری عقل کھوگئی تھی اور یہ عمل مجھے انتہائی ناگوار گزرا تھا، لوگ میرے پاس بیعت کے لئے آئے تھے لیکن میں نے یہ کہہ کر بیعت لینے سے انکار کر دیا" خدا کی قسم! مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی قوم سے بیعت لینے سے حیاء آتی ہے جنہوں نے ایسے آدمی کو شہید کرڈالا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: کیا میں اس سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ اور میں ایسے حالات میں بھی بیعت لینے سے اللہ سے حیاء کرتا ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے اور ابھی ان کی تدفین بھی نہیں ہوئی ہے۔ وہ لوگ واپس چلے گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تدفین ہو چکی تو لوگ دوبارہ میرے پاس آئے اور بیعت لینے کا مطالبہ کیا۔ میں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق جو اقدام کیا گیا ہے، میں اس سلسلہ میں بہت ڈر رہا ہوں لیکن پھر عزیمت آ گئی تو میں نے ان سے بیعت لے لی۔ لوگوں نے مجھے "یا امیر المومنین" کہہ کر مخاطب کیا تو لگتا تھا کہ میرا دل پھٹ جائے گا۔ اور میں نے کہا: اے اللہ! تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق مجھ سے مؤاخذہ کر لے حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے۔

ہ۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4528۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابٍ وَّاُمُّ عُثْمَانَ اَرْوٰى بِنْتُ كَرِيْزٍ وَاُمُّ اَرْوٰى اُمُّ حَكِيمٍ وَهِيَ الْبَيْضَاءُ عَمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي كُنْيَةِ عُثْمَانَ فَقِيلَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقِيلَ اَبُو عَمْرٍو

✧✧ ابن شہاب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے۔

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب'' اور حضرت عثمان کی والدہ کا نام ''اروی بنت کریز'' تھا اور ''ام اروی'' ہی ام حکیم بیضاء ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک ابوعبداللہ ہے اور بعض کے نزدیک ابوعمرو ہے۔

4529۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَسَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيدٍ الدَّارِمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو وَاَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قُتِلَ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ

✧✧ حضرت ابان بن عثمان (ایک حدیث بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: سمعت اباعبداللہ عثمان بن عفان (میں نے ''ابوعبداللہ'' عثمان بن عفان کو فرماتے سنا ہے) جبکہ ابوبکر بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ ذی الحجہ میں ۳۵ ہجری کو شہید کئے گئے۔

4530۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ حَدَّثَنَا اَبُو هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُتِلَ وَهُوَ بْنُ تِسْعِيْنَ اَوْ ثَمَانٍ وَّثَمَانِيْنَ

✧✧ قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ۸۸ یا ۹۰ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

4531۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِاثْنَتَيْ عَشَرَةَ بَقِيَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً

✧✧ ابونعیم کہتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ہجری جمعہ کے دن شہید کئے گئے، آپ کی مدت خلافت ۱۲ سال تھی۔

4532۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادُ بْنُ الْهَادِ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ

اِزَارٌ عَدَنِيٌّ غَلِيظٌ قِيمَتُهُ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ اَوْ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَرِيطَةٌ كُوفِيَّةٌ مُمَشَّقَةٌ ضَرَبَ اللَّحْمِ طَوِيْلُ اللِّحْيَةِ حَسَنُ الْوَجْهِ

✧✧ شداد بن ہاد کے غلام حضرت ابوعبداللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا آپ پر عدنی چادر تھی جس کی قیمت (زیادہ سے زیادہ) چار یا پانچ درہم ہوگی، اور ایک کوفی چادر تھی وہ بھی پھٹی ہوئی تھی۔ ان کا جسم گٹھا ہوا تھا، داڑھی مبارک لمبی تھی اور چہرہ خوبصورت تھا۔

4533۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَوَّلُ حَجَرٍ حَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ حَمَلَ اَبُو بَكْرٍ حَجَرًا آخَرَ، ثُمَّ حَمَلَ عُثْمَانُ حَجَرًا آخَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلا تَرَى اِلٰى هٰؤُلاءِ كَيْفَ يُسَاعِدُونَكَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، هٰؤُلاءِ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا اشْتُهِرَ بِاِسْنَادٍ وَاهٍ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ فَلِذٰلِكَ هُجِرَ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مسجد کی تعمیر کیلئے سب سے پہلی اینٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائی، دوسری اینٹ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھائی، پھر حضرت عثمان نے اینٹ اٹھائی، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نہیں دیکھ رہے یہ لوگ کس طرح آپ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عائشہ! یہ لوگ میرے بعد خلفاء ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث محمد بن فضیل بن عطیہ کے واسطے سے کمزور سند کے ہمراہ مشہور ہوگئی ہے اسی لئے اس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

4534۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ عَشَرَةَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ۲۴ ہجری ۱۰ محرم الحرام بروز سوموار کی گئی۔

4535۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَتْ بَيْعَةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا اَلُوعَنْ اَعْلَانَا ذَا فَوْقٍ

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کا موقع آ گیا، عبداللہ کہتے ہیں: لوگوں نے (اس شخص کی بیعت کرنے میں) سستی نہیں کی جو ہم سب سے زیادہ دینی فضل کمال کا مالک ہے۔

4536۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ

4536- مسند أبي يعلى الموصلي' مسند جابر' حديث1998:

زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بَيْنَمَا نَحْنُ فِي بَيْتِ ابْنِ حَشَفَةَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِمْ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ الرَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ اِلٰى كُفْئِهِ، فَنَهَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُثْمَانَ فَاعْتَنَقَهُ، وَقَالَ: اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (وہ فرماتے ہیں:) ہم مہاجرین کی ایک جماعت کے ہمراہ ابن حشفہ کے گھر موجود تھے، ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے کفو (ہمسر) کے ساتھ کھڑا ہو جائے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، اور ان سے بغلگیر ہو گئے، اور فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے دوست ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4537 - حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، بِالطَّابِرَانِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو عُبَادَةَ الزُّرَقِيُّ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ يَوْمَ حُصِرَ فِي مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا طَلْحَةُ اَتَذْكُرُ يَوْمَ كُنْتُ اَنَا وَاَنْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا، وَلَيْسَ مَعَهُ مِنْ اَصْحَابِهِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ، فَقَالَ لَكَ: يَا طَلْحَةُ، اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهُ رَفِيقٌ مِنْ اُمَّتِهِ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَاَنَّ عُثْمَانَ رَفِيقِي وَمَعِي فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ طَلْحَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: ثُمَّ انْصَرَفَ طَلْحَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت زید بن اسلم اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جنائز کے مقام پر محاصرہ کیا گیا، اس دن میں اُن کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اللہ کی قسم دے کر فرمایا: اے طلحہ! کیا تمہیں وہ دن یاد ہے؟ جب فلاں فلاں مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صرف تُو تھا اور میں تھا۔ اور اپنے سوا دوسرا کوئی صحابی اس وقت وہاں موجود نہ تھا۔ اور آپ علیہ السلام نے تمہیں فرمایا تھا: اے طلحہ! ہر نبی کا اس کی امت میں سے ایک دوست ہوتا ہے جو کہ جنت میں بھی اس کے ساتھ ہی ہوگا، اور بے شک میرا دوست عثمان ہے اور یہ جنت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ حضرت طلحہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر حضرت طلحہ واپس چلے گئے۔

4537- الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3716:مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين – ومن أخبار عثمان بن عفان رضى الله عنه' حديث546:البحر الزخار مسند البزار –أسلم' حديث357:مسند أبي يعلى الموصلى' مسند طلحة بن عبيد الله' حديث638:

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4538۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ كُلَيْبَ بْنَ وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: اَشَهِدَ عُثْمَانُ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَشَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: لَا، قَالَ: فَكَانَ مِمَّنِ اسْتَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: اِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ الْاٰنَ اَنَّكَ وَقَعْتَ فِي عُثْمَانَ، قَالَ: كَذٰلِكَ، يَقُولُ: قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَقَالَ: عَقَلْتَ مَا قُلْتُ لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَاَلْتُكَ هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ قُلْتَ: لَا، وَسَاَلْتُكَ هَلْ شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقُلْتُ: لَا، وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ؟ فَقُلْتَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اَمَّا بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ، فَقَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ، وَاَمَّا الَّذِينَ تَوَلَّوْا يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ، اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا، وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حبیب ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: کیا عثمان بیعت رضوان میں شریک تھے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ اس نے کہا: وہ جنگِ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: کیا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو شیطان نے اپنے بہکاوے میں لے لیا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ شخص اٹھ کر چلا گیا، ایک آدمی نے کہا: اس نے یہ سمجھا ہے کہ آپ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مخالف ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ ایسے ہی کہہ رہا ہوگا۔ فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس واپس بلاؤ (جب وہ واپس آیا تو) آپ نے فرمایا: میں نے تجھے جو کچھ کہا تھا تم وہ سمجھ گئے تھے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ کیا حضرت عثمان بیعت رضوان میں شریک تھے؟ آپ نے کہا: جی نہیں۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا وہ جنگِ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ آپ نے کہا: نہیں۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو شیطان نے اپنے بہکاوے میں لے لیا تھا؟ آپ نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جہاں تک بیعت رضوان کا تعلق ہے تو (اصل بات یہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ''عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام سے گئے ہوئے ہیں۔ تو آپ نے ان کے لئے حصہ بھی رکھا۔ حالانکہ آپ کے علاوہ دوسرے ایسے کسی بھی آدمی کے لئے آپ نے حصہ نہیں رکھا جو وہاں غیر حاضر تھا۔ اور باقی رہی بات جنگ بدر کے موقع پر غیر حاضری کی (تو ان کو معاف کر دیا گیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے)

اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا (آل عمران: 155)

''انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا، بے شک اللہ بخشنے والا، حلم والا ہے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4539- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاتَ يَوْمٍ تَهْجُمُونَ عَلٰى رَجُلٍ مُعْتَجِرٍ بِبُرْدَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَهَجَمْتُ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن تم ایسے آدمی کے پاس اچانک جاؤ گے جو چادر کو بطور عمامہ باندھے ہوئے ہوگا اور لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا، وہ جنتی شخص ہوگا۔ میں اچانک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ ایک منقش چادر کا عمامہ باندھے ہوئے، لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4540- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي الدُّمَيْكِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفِي الْجَنَّةِ بَرْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ عُثْمَانَ لَيَتَحَوَّلُ مِنْ مَنْزِلٍ اِلٰى مَنْزِلٍ فَتَبْرُقُ لَهُ الْجَنَّةُ اِنْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَفِظَهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ فَاِنَّهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا جنت میں بجلی چمکے گی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک عثمان ایک منزل سے دوسری میں منتقل ہوگا، تو جنت اس کے لئے روشن کی جائے گی۔

❀❀ اگر یہ حسین بن عبید اللہ، عبدالعزیز بن ابی حازم سے روایات حفظ کرتا ہے تو یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4541- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى، وَمُحَمَّدٌ، وَاِبْرَاهِيمُ، بنو عقبة، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو اُمِّنَا اَبُو حَسَنَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ، وَاسْتَاْذَنْتُهُ فِي الْكَلَامِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَاخْتِلَافٌ، اَوِ اخْتِلَافٌ وَفِتْنَةٌ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيرِ وَاَصْحَابِهِ، وَاَشَارَ اِلٰى عُثْمَانَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوحسنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ

ہو چکا تھا۔ میں نے ان سے گفتگو کی اجازت مانگی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنے اور اختلافات یا (شاید اختلاف کا لفظ پہلے اور فتنے کا بعد میں بولتے ہوئے یوں فرمایا) اختلافات اور فتنے ہوں گے۔ ہم نے عرض کی: (ان حالات میں) ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم امیر المومنین اور ان کے ساتھیوں کی حمایت میں رہنا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4542۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَلْقَمَةَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ اُغْفِيَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ يَّقُولَ النَّاسُ تَمَنّٰى عُثْمَانُ الْفِتْنَةَ لَحَدَّثْتُكُمْ قَالَ قُلْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ فَحَدِّثْنَا فَلَسْنَا نَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي هٰذَا فَقَالَ اِنَّكَ شَاهِدٌ مَعَنَا الْجُمُعَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اس دن آپ کو نیند آئی، جب آپ سو کر بیدار ہوئے تو بولے: اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہو کہ لوگ کہیں گے کہ عثمان فتنہ کی تمنا کر رہا ہے تو میں تمہیں ایک بات بتاؤں۔ (حضرت کثیر بن صلت) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ کے احوال کی اصلاح فرمائے، ہم لوگوں کی طرح باتیں نہیں کریں گے، آپ ہمیں بتائیں کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے ابھی خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ فرما رہے تھے: تم جمعہ تک ہم سے آملو گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4543۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي سَهْلَةَ، مَوْلٰى عُثْمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ادْعُ لِي اَوْ لَيْتَ عِنْدِي رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِي، قَالَتْ: قُلْتُ: اَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: عُمَرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِيٌّ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَعُثْمَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَجَاءَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: قُومِي. قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلَى عُثْمَانَ، وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا: اَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ اَمْرًا، فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس بلاؤ، (یا شاید یہ

فرمایا کہ) کاش میرے پاس میرے اصحاب میں سے ایک آدمی ہوتا۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: ابوبکر؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: آپ کے چچازاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ آپ نے مجھے وہاں سے اٹھ جانے کا حکم دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کافی دیر تک) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سرگوشی میں باتیں کرتے رہے اور (ساتھ ہی ساتھ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ متغیر ہوتا جا رہا تھا، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو ہم نے ان سے پوچھا: کیا آپ قتال نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہوا ہے، اس لئے میں صبر اختیار کرتا ہوں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4544۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِی بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِی اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّیُّ، حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِیدِ الزُّبَیْدِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ: اِنَّ اللّٰهَ مُقَمِّصُكَ قَمِیصًا، فَاِنْ اَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلٰی خَلْعِهِ فَلاَ تَخْلَعْهُ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَالِی الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا اگر منافقین وہ قمیص اتروانا چاہیں تو تم اسے نہ اتارنا۔

4544–صحیح ابن حبان 'کتاب إخباره صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر الخبر الدال علی أن عثمان بن عفان عند وقوع الفتن' حدیث7025: سنن ابن ماجه 'المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 'فضل عثمان رضی اللہ عنه' حدیث112: الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 'باب' حدیث3723: مصنف ابن أبی شیبة 'کتاب الفضائل' ما ذکر فی فضل عثمان بن عفان رضی اللہ عنه' حدیث31407: مصنف ابن أبی شیبة 'کتاب الفتن' ما ذکر فی عثمان' حدیث36967: مشکل الآثار للطحاوی 'باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه' حدیث4628: مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار 'حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنها' حدیث23725: مسند إسحاق بن راهویه –بقیة أحادیث عن مشیخة' حدیث1591: المعجم الأوسط للطبرانی 'باب العین' من اسمه علی' حدیث3840:

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، عالی الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَقْتَلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ

وَاَوَّلُ مَا لَا يَسَعُ الْعَالِمُ جَهْلَهُ مِن ذٰلِكَ الْوُقُوْفِ عَلَى السَّبَبِ الَّذِى حَدَثَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَهُوَ شَاْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِى سَرْحٍ وَهُوَ بْنُ خَالَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِى مُعَيْطٍ وَهُوَ اَخُوْ عُثْمَانَ لِاُمِّهٖ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِى سَرْحٍ فَاِنَّ الْاَخْبَارَ الصَّحِيْحَةَ نَاطِقَةٌ بِاَنَّهٗ كَانَ كَاتِبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَهَرَتْ خِيَانَاتُهٗ فِى الْكِتَابَةِ فَعَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِاَهْلِ مَكَّةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ دَمَهٗ يَوْمَ الْفَتْحِ فَلَمْ يُقْتَلْ حَتّٰى جَآءَ بِهٖ عُثْمَانُ وَقَدْ رَاجَعَ الْاِسْلَامَ فَآمَنَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَنَ دَمَهٗ

سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا وہ سبب ہے جس سے عدم واقفیت کسی عالم کو زیبا نہیں ہے، وہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے احوال ہیں۔ جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ ولید بن عقبہ ابن ابی معیط کے احوال۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اخیافی (ماں شریک) بھائی ہیں۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بارے میں صحیح احادیث شاہد ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہوا کرتے تھے۔ پھر کتابت میں ان کی خیانت پکڑی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معزول کر دیا تو وہ اسلام سے مرتد ہو کر اہل مکہ کے ساتھ جا ملا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اس کو قتل کرنے کی اجازت دے دی تھی، لیکن اس کو ابھی قتل نہیں کیا گیا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کو لے کر (حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں) حاضر ہوئے، اس نے دوبارہ اسلام کی طرف رجوع کر لیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو امان دے دی تھی اور اس کے قتل سے منع فرما دیا تھا۔

4545۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِسْمُ اَبِى سَرْحٍ اَلْحِسَامُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ الْحَاكِمُ وَلَمَّا اسْتَوْلٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ عَلٰى مِصْرَ اَعْقَبَ وَمِنْهُم عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ السَّرْحِىُّ صَاحِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ وَاَمَّا الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِى مُعَيْطٍ فَاِنَّهٗ وُلِدَ فِى حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَحُمِلَ اِلَيْهِ فَحَرَمَ بَرَكَتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابوسرح کا نام ''الحسام بن الحارث بن حبیب بن خزیمہ'' ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: جب عبداللہ بن سعد کو مصر کا حاکم بنایا گیا تو وہ واپس آ گئے اور ان میں عمرو بن سواد السرحی، عبداللہ بن وہب کا ساتھی بھی تھا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں پیدا ہو چکے تھے، ان کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا لیکن یہ آپ علیہ السلام کی برکت سے محروم رہے۔

4546- حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ الرَّقِّيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلَابِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَاْتُونَ بِصِبْيَانِهِمْ، فَيَمْسَحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُءُ وْسِهِمْ، وَيَدْعُو لَهُمْ، فَخَرَجَ بِي اَبِي اِلَيْهِ، وَاِنِّي مُطَيَّبٌ بِالْخَلُوقِ، فَلَمْ يَمْسَحْ عَلٰى رَاْسِي، وَلَمْ يَمَسَّنِي، وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ اُمِّي خَلَّقَتْنِي بِالْخَلُوقِ، فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ اَجَلِ الْخَلُوقِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَقَدْ رُوِيَ اَنَّهُ اَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ، فَتَقَذَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَمَسَّهُ، وَلَمْ يَدْعُ لَهُ وَالْخَلُوقُ لَا يَمْنَعُ مِنَ الدُّعَاءِ، لَا جُرْمَ اَيْضًا لِطِفْلٍ فِي فِعْلِ غَيْرِهِ، لٰكِنَّهُ مُنِعَ بَرَكَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَابِقِ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت ولید بن عقبہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر اہل مکہ اپنے بچوں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے، رسول اللہ ﷺ ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے، میرا والد بھی مجھے لے کر آپ علیہ السلام کی خدمت میں آیا، میں اس وقت خلوق (ایک قسم کی خوشبو، جس کا جزو اعظم زعفران ہوتا ہے) میں بسا ہوا تھا، آپ علیہ السلام نے نہ تو میرے سر پر ہاتھ پھیرا، نہ مجھے چھوا۔ اور اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ میری والدہ نے مجھے خلوق خوشبو لگا دی تھی، اس لئے حضور علیہ السلام نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔

نوٹ: امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ اسی دن سانپ نے ان کو ڈسا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو ہاتھ لگانے سے گریز کیا اور اس کے لئے دعا بھی نہیں فرمائی، اور خلوق کا لگا ہونا دعا کرنے سے مانع نہیں ہے بالخصوص ایک ایسے بچے کیلئے جس پر خلوق بھی کسی اور نے لگایا ہو، اصل بات یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی برکت سے محروم رہے، اللہ کے اس علم کی بناء پر جو اس کے بارے میں اس سے پہلے سے تھا۔ واللہ اعلم

4547- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ السِّنْدِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ الْاَحْمَسِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَ اَخَاهُ لِاُمِّهِ عَلَى الْكُوْفَةِ وَاَرْضِهَا وَبِهَا سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَدِمَ عَلٰى سَعْدٍ فَاَجْلَسَهُ مَعَهُ وَلَا يَعْلَمُ بِعِلْمِهِ ثُمَّ قَالَ اَبَا وَهْبٍ مَا اَقْدَمَكَ قَالَ قَدِمْتُ عَامِلًا قَالَ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ قَالَ عَلٰى عَمَلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي اَكَسْتَ بَعْدِي اَمْ حَمُقْتُ بَعْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا كِسْتُ بَعْدَكَ وَلَا حَمُقْتَ بَعْدِي وَلٰكِنَّ الْقَوْمَ اسْتَاْثَرُوا عَلَيْكَ بِسُلْطَانِهِمْ فَقَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ حَدَّثَنِي بِحَدِيْثِي ضِيَاعٌ وَاشْتَرٰى بِلَحْمِ امْرِءٍ لَوْ شَهِدَ الْيَوْمَ نَاصِرُهُ اَيَا عُمَرَاهُ ضِيَاعَ الشَّرِّ قَالَ الْهَيْثَمُ وَلَمَّا عَزَلَ عُثْمَانُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُقْبَةَ عَنِ الْكُوْفَةِ وَوَلَّاهَا سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ قَالَ الْهَيْثَمُ فَحَدَّثَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ قَالَ اغْسِلُوا الْمِنْبَرَ لَا اَصْعَدَ عَلَيْهِ اَوْ يُطَهَّرَ فَغُسِلَ الْمِنْبَرُ حَتّٰى

صَعِدَ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ

✧✧ طارق بن شہاب الاحمسی کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا، یہ آپ کے اخیافی بھائی تھے، وہاں پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے، وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے ان کو اپنے پاس بٹھالیا، اور وہ ان کی موجودہ حیثیت سے واقف نہ تھے بولے: اے ابووہب! تم یہاں کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں حاکم بن کر آیا ہوں۔ انہوں نے کہا: کس چیز پر؟ اس نے کہا: تمہارے اعمال پر۔ آپ نے کہا: خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ تو مجھ سے زیادہ ذہین ہے یا میں تجھ سے زیادہ احمق ہوں۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! (ایسی بات نہیں ہے) بلکہ لوگوں نے اپنی طاقت کی وجہ سے تجھ پر غلبہ پایا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سچ کہہ رہے ہو، پھر حضرت سعد نے یہ اشعار پڑھے

مجھے ضباع کی حدیث بیان کر اور اس نے ایک آدمی کا گوشت خریدا، کاشکہ آج اس کا مددگار موجود ہوتا اے عمر ضباع کے شر پر مجھے افسوس ہے۔

ہیثم کہتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو کوفہ سے معزول کیا اور ان کی جگہ حضرت سعید بن العاص کو حاکم بنایا تو ہیثم کہتے ہیں: اسماعیل بن ابی خالد نے شعبی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جب سعید بن العاص آئے تو انہوں نے کہا: منبر کو دھوؤ تا کہ میں اس پر چڑھوں، تو منبر دھویا گیا تب حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔

4548۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ التُّجِيبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا، قَالُوا: مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَوْتِي، وَقَتْلِ خَلِيفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ يُعْطِيهِ، وَمِنَ الدَّجَّالِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حوالہ الاسدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تین چیزوں سے بچ گیا وہی نجات یافتہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

○ میری موت۔

○ حق کے ساتھ صبر کرنے والے خلیفہ کا قتل۔

○ دجال۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4549۔ اَخْبَرَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُهَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَحَى الْاِسْلَامِ سَتَدُورُ بَعْدَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ،

اَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً، فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ بَقِيَ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ سَبْعِينَ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بِمَا مَضَى اَوْ بِمَا بَقِيَ، قَالَ: لَا، بَلْ بِمَا بَقِيَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَفِيهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ لِمَقْتَلِ عُثْمَانَ كَمَا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ مِنْ تَارِيخِ الْمَقْتَلِ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اسلام کی چکی ۳۵، ۳۶ یا ۳۷ سال کے بعد گھومے گی۔ (یعنی دین اسلام قائم رہے گا) اس کے بعد اگر یہ ہلاک ہو گئے تو ان کا حشر بھی سابقہ قوموں کی طرح ہوگا اور اگر ان کا دین بچ گیا تو یہ ستر سال تک (بلکہ اس کے بعد بھی) قائم رہے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واضح بیان موجود ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سال کا تذکرہ ہوا تھا کہ وہ ۳۵واں سال ہوگا۔

4550- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَّكَانَ اَخَا عُثْمَانَ لِاُمِّهِ وَاُمُّهُمَا اَرْوٰى بِنْتُ كُرَيْزِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَاُمُّهَا اُمُّ حَكِيمٍ الْبَيْضَاءُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ عَمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ فِي رُجُوعِهِ وَكَانَ الْوَلِيدُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا وَهْبٍ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ الزبیری رضی اللہ عنہ ولید کا نسب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: الولید بن عقبۃ بن ابی معیط بن عمرو بن امیۃ بن عبد شمس''

یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اخیافی بھائی تھے، ان دونوں کی والدہ کا نام اروی بنت کریز بن ربیعہ بن عبد شمس ہے اور اروی کی والدہ ام حکیم البیضاء بنت عبدالمطلب بن عبد مناف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ ابن ابی معیط کو (مکہ میں) لوٹتے وقت قتل کروادیا تھا۔ اور ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (جوان) آدمی تھا اور اس کی کنیت ''ابووہب'' تھی۔

4551- حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُرْجُسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ، فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ نَوْطِ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الدَّارِمِيُّ:

فَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ بِسَنَدِ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَالنَّاسُ يُحَدِّثُونَ بِهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا، إِنَّمَا هُوَ عَمْرُو بْنُ اَبَانَ وَلَمْ يَكُنْ لِاَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ: عَمْرٌو

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات ایک صالح آدمی کو خواب میں دکھایا گیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملایا گیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملایا گیا ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: ''رجل صالح'' سے مراد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خود ہی) ہیں اور یہ جو ایک دوسرے کے ہمراہ ملانے کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کے خلفاء ہیں۔

۞۞ امام دارمی کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے اس حدیث کی سند محمد بن حرب سے بیان کی ہے جبکہ دوسرے لوگ اس کو امام زہری سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ بے شک وہ عمر بن ابان ہے جبکہ ابان بن عثمان کا تو ''عمر'' نامی کوئی بیٹا ہی نہیں تھا۔

4552۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ، فَقَالَ: هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ اِلَيْهِ، فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَاَقْبَلْتُ اِلَيْهِ بِوَجْهِهِ، فَقُلْتُ: هُوَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا تذکرہ کرتے سنا ہے، آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ فتنے بہت قریب ہیں۔ اسی اثناء میں وہاں سے ایک آدمی گزرا جو چادر میں لپٹا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: یہ شخص اس ہدایت پر ہوگا۔ تو میں اٹھ کر اس آدمی کے پاس گیا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے آپ کی جانب متوجہ ہو کر پوچھا: یہی ہے وہ شخص؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4553۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِينَارٍ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَفَرَّغَهَا عُثْمَانُ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا، وَيَقُولُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَهَا مِرَارًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جیش العسرہ کی تیاری کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے

کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ علیہ السلام کی جھولی میں ڈال دیئے، نبی اکرم ﷺ نے ان کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے کئی مرتبہ یہ الفاظ کہے: آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی عمل نقصان نہیں دے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4554- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عُثْمَانَ اَصْبَحَ فَحَدَّثَ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، اَفْطِرْ عِنْدَنَا، فَاَصْبَحَ عُثْمَانُ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صبح کے وقت یہ خواب بیان فرمایا: میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے آپ نے فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ! افطاری ہمارے پاس کرنا، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس دن روزہ رکھا اور اسی دن آپ کو شہید کر دیا گیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4555- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ جُبَيْرٍ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانُ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ، قَالَ: يَا عُثْمَانُ، تُقْتَلُ وَاَنْتَ تَقْرَاُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَتَقَعُ مِنْ دَمِكَ عَلٰى: فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، وَتُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيرًا عَلٰى كُلِّ مَخْذُولٍ، يَغْبِطُكَ اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَتَشْفَعُ فِي عَدَدِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ ذَكَرْتُ الْاَخْبَارَ الْمَسَانِيدَ فِي هٰذَا الْبَابِ فِي كِتَابِ مَقْتَلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ اَسْتَحْسِنْ ذِكْرَهَا عَنْ آخِرِهَا فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ، فَاِنَّ فِي هٰذَا الْقَدْرِ كِفَايَةً، فَاَمَّا الَّذِي ادَّعَتْهُ الْمُبْتَدِعَةُ مِنْ مَعُونَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلٰى قَتْلِهِ، فَاِنَّهُ كَذِبٌ وَزُورٌ فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ بِخِلَافِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آ گئے، جب وہ حضور علیہ السلام کے قریب ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے عثمان! تجھے قتل کیا جائے گا، اس وقت تو سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہا ہوگا اور تیرا خون اس آیت

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرة:138)

''عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

پر گرے گا۔ اور تجھے قیامت کے دن ہر مظلوم کا امیر بنا کر اٹھایا جائے گا۔ اہل مشرق اور اہل مغرب تجھ پر رشک کریں گے۔ اور تو قبیلہ ربیعہ اور مضر کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے حوالے سے اس باب میں متعدد مسند اخبار ذکر کر دی ہیں اور اس مقام پر تمام روایات کو بالاستیعاب ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھتا بلکہ اسی قدر کافی ہے۔ لیکن اہل بدعت نے جو دعویٰ کر رکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی ملوث تھے، یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے، اس کے خلاف پر احادیث حدِ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں۔

4556۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ، سَمِعَ الْحَسَنَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُوْلُ: كَذَا اللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَلَقَدْ طَاشَ عَقْلِي يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَاَنْكَرْتُ نَفْسِي وَاَرَادُونِي عَلَى الْبَيْعَةِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَايِعَ قَوْمًا قَتَلُوا رَجُلًا، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ، وَاِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَايِعَ وَعُثْمَانُ قَتِيلٌ عَلَى الْاَرْضِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ، فَانْصَرَفُوا، فَلَمَّا دُفِنَ رَجَعَ النَّاسُ اِلَيَّ فَسَاَلُونِي الْبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا اَقْدَمَ عَلَيْهِ ثُمَّ جَاءَتْ عَزِيمَةٌ، فَبَايَعْتُ، فَلَقَدْ قَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ خُذْ مِنِّي لِعُثْمَانَ حَتّٰى تَرْضَى

✧✧ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ جمل کے دن میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں کہتے ہوئے سنا ہے" اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون سے براءت کا اظہار کرتا ہوں، جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اس دن میری عقل جواب دے گئی تھی، اور یہ خبر مجھے بہت ناگوار گذری، لوگوں نے میری بیعت کرنا چاہی تھی، لیکن میں نے کہا: خدا کی قسم! مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ اس قوم سے بیعت لوں جنہوں نے اس شخص کو شہید کر ڈالا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں اس آدمی سے حیاء نہ کروں جس سے ملائکہ بھی حیاء کرتے ہیں، مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے پڑے ہیں، ابھی ان کی تدفین بھی نہیں ہوئی، اور لوگ میری بیعت کریں، چنانچہ لوگ واپس چلے گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تدفین ہو چکی، تو لوگ دوبارہ میرے پاس آئے، پھر بیعت لینے کا مطالبہ شروع کر دیا، میں نے کہا: اے اللہ! میں اس اقدام پر بھی ڈر رہا ہوں، پھر عزیمت آئی تو میں نے بیعت لے لی، جب لوگوں نے مجھے یا امیر المومنین کہہ کر پکارا تو مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا تو میں نے کہا: اے اللہ! تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھ سے مواخذہ کر لے حتی کہ تو راضی ہو جائے۔

4557۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ مُوسَى الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا الْحَاطِبِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَمَلِ خَرَجْتُ اَنْظُرُ فِي

الْقَتْلٰى قَالَ فَقَامَ عَلِيٌّ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَّزَيْدُ بْنُ صَوْحَانَ يَدُوْرُوْنَ فِي الْقَتْلٰى قَالَ فَاَبْصَرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَتِيْلًا مَكْبُوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَلَّبَهٗ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ صَرَخَ ثُمَّ قَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فَرَخَ قُرَيْشٌ وَاللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْهُ مَنْ هُوَ يَا بُنَيَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَابًّا صَالِحًا ثُمَّ قَعَدَ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ يَا اَبَتِ قَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا الْمَسِيْرِ فَغَلَبَكَ عَلٰى رَاْيِكَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ قَالَ قَدْ كَانَ ذَاكَ يَا بُنَيَّ وَلَوَدِدْتُ اَنِّي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا بِعِشْرِيْنَ سَنَةً قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّا قَادِمُوْنَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ سَائِلُوْنَا عَنْ عُثْمَانَ فَمَاذَا تَقُوْلُ فِيْهِ قَالَ فَتَكَلَّمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فَقَالَا وَقَالَا فَقَالَ لَهُمَا عَلِيٌّ يَا عَمَّارُ وَيَا مُحَمَّدُ تَقُوْلَانِ اَنَّ عُثْمَانَ اسْتَاْثَرَ وَاَسَاءَ الْاِمْرَةَ وَعَاقَبْتُمْ وَاللّٰهِ فَاَسَاْتُمُ الْعُقُوْبَةَ وَسَتَقْدِمُوْنَ عَلٰى حُكْمٍ عَدْلٍ يَّحْكُمُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ اِذَا قَدِمْتَ الْمَدِيْنَةَ وَسُئِلْتَ عَنْ عُثْمَانَ فَقُلْ كَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّآمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن محمد اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: جنگ جمل کے موقع پر میں مقتولین کو دیکھنے کے لئے نکلا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ بھی مقتولین میں گھوم رہے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک مقتول کو دیکھا جو منہ کے بل جھکا ہوا تھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کو سیدھا کیا تو ان چیخ نکل گئی، پھر انہوں نے ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا اور کہا: قریش خوش ہیں، خدا کی قسم! آپ کے والد نے پوچھا: اے بیٹے! یہ کون ہے؟ حضرت حسن نے جواباً کہا: یہ محمد بن طلحہ بن عبیداللہ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا اور کہا: خدا کی قسم! یہ تو بہت نیک نوجوان تھا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ غمزدہ ہو کر جھک کر بیٹھ گئے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ابا جان! میں آپ کو اس سفر سے مسلسل روکتا رہا لیکن آپ پر فلاں فلاں لوگوں کی رائے غالب آ گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بیٹے! (اگر مجھے پتا ہوتا کہ) معاملہ یہ ہوگا تو میں آج سے ۲۰ سال پہلے مرجانے کی تمنا کرتا۔

محمد بن حاطب کہتے ہیں: میں کھڑا ہوا اور عرض کی: اے امیر المومنین! ہم لوگ مدینہ منورہ جارہے ہیں، لوگ ہم سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھیں گے تو (ہم ان کو کیا جواب دیں؟) آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ تو حضرت عمار بن یاسر اور محمد بن ابی بکر نے ان کو بہت کچھ ہدایات دینا شروع کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے عمار! اور اے محمد! تم یہ کہتے ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے امور سلطنت بگاڑ دیئے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دے دی ہے۔ اور اب تم ان کے پیچھے آ رہے ہو، خدا کی قسم! تمہیں بری سزا ملے گی، اور عنقریب تم ایک عادل حاکم کے سامنے پیش کئے جاؤ گے، وہ تمہارے درمیان عدل و انصاف پر مبنی فیصلہ فرمائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے محمد بن حاطب! جب تم مدینہ منورہ پہنچو اور لوگ تم سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھیں تو تم کہنا: خدا کی قسم! وہ ان لوگوں میں سے تھے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے، پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر تقویٰ اختیار کیا اور اچھے اعمال کئے اور اللہ اچھے عمل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ اور مومنوں کو اللہ

ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

4558- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْحَاقَ الْخِطْمِيُّ الْقَاضِيُّ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَوَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ فَقَالَ اَيْنَ مَرُوْحِيُّ الْقَوْمِ قَالَ قُلْنَا هُمْ صَرْعٰى حَوْلَ الْجَمَلِ قَالَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذِهِ الْاِمَارَةَ لَمْ يَعْهَدْ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا عَهْدًا يَتَّبِعُ اَثَرَهُ وَلٰكِنَّا رَاَيْنَاهَا تِلْقَآءَ اَنْفُسِنَا اسْتَخْلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَقَامَ وَاسْتَقَامَ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ فَاَقَامَ وَاسْتَقَامَ ثُمَّ ضَرَبَ الدَّهْرُ بِجِرَانِهٖ

✧✧ حضرت عمرو بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: قوم کے چست و چالاک گھوڑے آج کہاں ہیں؟ ہم نے جواباً کہا: وہ جمل کے اردگرد مرے پڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اما بعد اس امارت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد نہیں لیا تاکہ ہم اس کی پیروی کرتے رہتے۔ بلکہ اس کو ہم نے خود اپنی رائے سے چلایا ہے۔ ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا، وہ قائم و دائم رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا، وہ بھی قائم و دائم رہے، پھر اختلافات شروع ہوگئے۔

4559- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ صِفِّيْنَ ثَمَانُوْنَ بَدْرِيًّا وَّخَمْسُوْنَ وَمِائَتَانِ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

✧✧ حکم بیان کرتے ہیں: جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۸۰ بدری صحابہ کرام اور ۲۵۰ ان صحابہ کرام نے شرکت کی جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔

4560- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْرَآئِيْلَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ صِفِّيْنَ الخ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی حکم کا سابقہ بیان منقول ہے۔

4561- الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، سَمِعْتُ كَثِيْرًا اَبَا النَّضْرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ، يَقُوْلُ: انْطَلَقْتُ اِلٰى حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ لَيَالِيَ سَارَ النَّاسُ اِلٰى عُثْمَانَ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ؟ قَالَ: عَنْ اَيِّ حَالِهِمْ تَسْاَلُ؟ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ، فَسَمَّيْتُ لَهُ رِجَالًا مِمَّنْ خَرَجَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَاسْتَذَلَّ الْاِمَارَةَ، لَقِيَ اللّٰهَ وَلَا حُجَّةَ لَهُ عِنْدَهُ

✧✧ حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں: جن راتوں میں لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دیوار پھاند کر اندر گئے تھے، میں اس موقع پر مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے کہا: اے بیٹے! تمہاری قوم نے یہ کیا کیا؟ انہوں نے پوچھا: آپ ان کے کس حال کے بارے میں دریافت فرما رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ان میں سے کس شخص نے بغاوت کی ہے؟ میں

نے خروج کرنے والوں کا نام بتایا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جماعت سے جدا ہوا اور امارت کو بدلنا چاہے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے کوئی حجت نہ ہوگی۔

4562۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ الصَّنَابِحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ سَمِعْتُ مَيْمُوْنِ بْنِ مَهْرَانَ يَذْكُرُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا يَسُرُّنِىْ اِنْ اَخَذْتُ سَيْفِى فِىْ قَتْلِ عُثْمَانَ وَاِنَّ لِىَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کیلئے تلوار اٹھانے کے صلہ میں اگر مجھے دنیا ومافیہا بھی ملیں، تب بھی میں یہ کام نہ کروں۔

4563۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقَرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْخُوْرْنَقِ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ وَعِنْدَهٗ اَبَانٌ بْنُ عُثْمَانَ فَقَالَ اِنِّى لَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا وَاَبُوْكَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنَزَعْنَا مَا فِى صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ

✧✧ ہارون بن عنترہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خورنق میں دیکھا، وہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے، اور ان کے پاس حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے، آپ نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ میں اور تمہارے والد ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَنَزَعْنَا مَا فِى صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ (الحجر: 47)

''اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

4564۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَرَشِيُّ بِالسَّاوَةِ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَغْرَاءَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ بَشَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ شُيُوْخِهٖ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِى سُفْيَانَ زَوْجَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَتْ رَسُوْلًا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى رَبِيْعَةَ اَخِى عَيَّاشِ بْنِ اَبِى رَبِيْعَةَ يُخْبِرُهٗ بِقَتْلِ عُثْمَانَ وَوَجَّهَتْ اِلَيْهِ بِقَمِيْصِهِ الَّذِىْ قُتِلَ فِيْهِ وَاَثْوَابُهٗ مُضَرَّجَاتٌ بِدَمِهٖ فَلَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِ الرَّسُوْلُ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَاَخْبَرَهُمْ بِقَتْلِهٖ وَنَشَرَ قَمِيْصَهٗ عَلَى الْمِنْبَرِ وَبَكٰى وَبَكَى النَّاسُ مَعَهٗ وَاَنْشَاَ يَقُوْلُ:

اَتَانِىَ اَمْرٌ فِيْهِ لِلنَّاسِ غُمَّةٌ ... وَفِيْهِ بُكَاءٌ لِلْعُيُوْنِ طَوِيْلُ

وَفِيْهِ مَتَاعٌ لِلْحَيَاةِ بِذِلَّةٍ ... وَفِيْهِ اجْتِدَاعٌ لِلْاُنُوْفِ اَصِيْلُ

مُصَابُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَهٰذِهِ يُعَادُ لَهَا شُمُّ الْجِبَالِ تَزُولُ

تَدَاعَتْ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ عُصْبَةٌ فَرِيقَانِ مِنْهُمْ قَاتِلٌ وَخَذُولُ

سَاَبْكِي اَبَا عَمْرٍو بِكُلِّ مُهَنَّدٍ وَبِيضٍ لَهَا فِي الدَّارِعِينَ هَلِيلُ

وَلَا نَوْمَ حَتّٰى يُسْجَنَ الْقَوْمُ بِالْقَنَا وَيَشْفَى مِنَ الْقَوْمِ الْغُوَاةِ غَلِيلُ

وَلَسْتُ مُقِيمًا مَا حَيِيتُ بِبَلْدَةٍ اَجُرُّ بِهَا ذَيْلًا، وَاَنْتَ قَتِيلُ

قَالَ فَخَرَجَ بِمَنْ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا قَرُبَ مِنْ مَكَّةَ سَقَطَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَاتَ

❖❖ محمد بن اسحاق بن بشار اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان، رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ نے عیاش بن ابی ربیعہ کے بھائی عبداللہ ابن ابی ربیعہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچانے کے لئے، ان کی جانب ایک قاصد بھیجا اوران کو وہ قمیص بھی بھیجی، جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا اور آپ کے کپڑے خون سے لت پت تھے۔ جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو وہ لوگوں کی طرف نکل آئے اور منبر پر چڑھ کر لوگوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سنائی اوران کی قمیص منبر پر پھیلا دی اور رونے لگ گئے اور آپ کے ساتھ تمام لوگوں میں آہ و بکا شروع ہوگئی اور آپ نے درج ذیل اشعار کہے:

○ میرے پاس ایسی خبر آئی ہے جو لوگوں کے لئے غم وحزن کا باعث ہے اور جس میں طویل رونا دھونا شامل ہے۔

○ اس میں زندگی کا سامان ہے ذلت کے ساتھ اور ناک کا کٹنا ہے اور غالب رائے والے شریف النسل لوگ ہیں۔

○ امیرالمومنین کا قتل، یہ ایک ایسا حادثہ ہے جس پر پہاڑوں کی بلندیاں بھی لرزہ براندام ہیں۔

○ ...نہ میں ان پر ایک جماعت نے قاتلانہ حملہ کیا ہے، اس جماعت میں دو طرح کے لوگ ہیں، کچھ قاتل اور کچھ ذلیل۔

○ میں ابوعمرو پر روؤں گا ہر چمکدار، اور ایسی تیز تلوار کے ساتھ جس سے بہت کم زرہ پوش بچ سکتے ہیں۔

○ اور اس وقت تک آرام نہیں کروں گا جب تک باغیوں کو گرفتار نہ کرلیا جائے اور سرکش قوم سے، اُن کے قصاص کے طلبگاروں کی آرزو پوری ہو۔

... میں زندگی بھر اس شہر میں نہیں رہوں گا، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں وہاں پر رہوں جہاں تمہیں شہید کیا گیا۔

یہ کہہ کر آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوگئے جب آپ مکہ کے قریب پہنچے تو اپنی سواری سے گر گئے اور فوت ہوگئے۔

4565- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي الْاَحْوَصِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَآءَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ مَرَاثِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحْسَنَ مِنْ قَوْلِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

فكف يديه ثم أغلق بابه وأيقن إن الله ليس بغافل

وقـال لأهـل الـدار لا تـقـتـلـوهـم　　　عـفـا الـلـه عـن كـل امـرء لـم يـقـاتـل

فـكـيـف رأيـت الـلـه صـب عـلـيـهـم　　　الـعـداوة والـبـغـضـاء بـعـد الـتـواصـل

وكيف رأيـت الـخـيـر أدبـر بـعـده　　　عـن الـنـاس إدبـار الـريـاح الـحـوافـل

✧✧ شعبی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مرثیہ میں، میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اشعار سے زیادہ بہتر کچھ نہیں سنا۔

○ انہوں نے اپنے ہاتھوں کو روکا پھر اپنے دروازے کو بند کیا اور ان کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہے۔

○ اور اہل دار سے فرمایا: تم ان کو قتل مت کرو، اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو معاف فرما دیتا ہے جو قتال نہ کرے۔

○ پس کیسا ہے تو نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوستی کے بعد ان میں عداوت اور بغض ڈال دیا

○ اور کیسا ہے تو نے دیکھا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے خیر کو اس طرح دور کر دیا جیسے تیز آندھیاں دور کر دیتی ہیں۔

4566- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذْكُوْنِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ عُثْمَانَ مَا كَانَ عَلٰى فَصِّ خَاتِمِهٖ قَالَ لَقَدْ كَانَ عَلٰى فَصِّ خَاتِمِهٖ مِنْ صِدْقِ نِيَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ سَعِيْدًا وَّاَمِتْنِيْ شَهِيْدًا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَاشَ سَعِيْدًا وَّمَاتَ شَهِيْدًا

✧✧ حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کے نگینے پر کیا تحریر تھا؟ آپ نے فرمایا: ان کی انگوٹھی کے نگینے پر ان کی نیت کی سچائی تھی، وہ یہ تھی ''اے اللہ! مجھے سعادت مند زندہ رکھ اور مجھے شہادت کی موت عطا فرما'' خدا کی قسم! انہوں نے سعادت مندی کی زندگی گزاری اور شہادت کی موت پائی۔

4567- حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مَهْرَانَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنِ الْحَارِثِيِّ قَالَ جَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَعُوْدُهٗ وَعِنْدَهٗ قَوْمٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اُسْكُنُوْا اَوْ اُسْكُتُوْا فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ فَقَالَ زَيْدٌ اُنْشِدُكَ اللّٰهَ اَنْتَ قَتَلْتَ عُثْمَانَ فَاَطْرَقَ عَلٰى سَاعَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسْمَةَ مَا قَتَلْتُهٗ وَلَا اَمَرْتُ بِقَتْلِهٖ قَالَ هَارُوْنُ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اُخْرِجَ مِنْ دَارِ عُثْمَانَ جَرِيْحًا

✧✧ حضرت حصین حارثی فرماتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے، اس وقت ان کے پاس اور لوگ بھی موجود تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، خدا کی قسم! تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے، میں تمہیں اس کا جواب دوں گا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لمحے کے لئے سر جھکایا پھر بولے: اس ذات کی قسم! جس نے دانہ

پہاڑ اور روح کو پیدا کیا، میں نے ان کو شہید نہیں کیا اور نہ ہی ان کے شہید کرنے کا حکم دیا تھا۔

❁❁ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر سے زخمی حالت میں لایا گیا تھا۔

4568۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَسَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا كِنَانَةُ الْعَدَوِيُّ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ حَاصَرَ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ قَتَلَهُ قَالَ لَا قَتَلَهُ جَبَلَةُ بْنُ الْاَيْهَمِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ وَقِيلَ قَتَلَهُ كَبِيرَةُ السَّكُونِيُّ فَقُتِلَ فِي الْوَقْتِ وَقِيلَ قَتَلَهُ كِنَانَةُ بْنُ بِشْرٍ التُّجِيبِيُّ وَلَعَلَّهُمْ اشْتَرَكُوا فِي قَتْلِهِ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ

اَلَا اِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ　　قَتِيلُ التُّجِيبِيِّ الَّذِي جَآءَ مِنْ مِّصْرَ

يَعْنِي بِالتُّجِيبِيِّ قَاتِلَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✦✦ کنانہ عدوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کرنے والوں میں، مَیں بھی شامل تھا۔ میں نے کہا: محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ ان کو مصر کے ایک جبلہ بن ایہم نامی آدمی نے شہید کیا تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کو "کبیرہ السکونی" نے شہید کیا تھا، لیکن اس وقت وہ خود بھی مارا گیا تھا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کنانہ بن تجیبی نے شہید کیا تھا۔ اور ہوسکتا ہے آپ کی شہادت میں یہ سب لوگ شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو۔ ولید بن عقبہ نے کہا:

خبردار! ان کے نبی کے بعد تمام مخلوقات میں سب سے افضل آدمی، اس تجیبی کے ہاتھوں شہید ہوا جو مصر سے آیا تھا۔

4569۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِي اَبُو اُسَيْدٍ، اَنَّ لَبِيدَ بْنَ طُفَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ خَطَبَ اِلَى عُمَرَ ابْنَتَهُ، فَرَدَّهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَنْ رَاحَ اِلَيْهِ عُمَرُ قَالَ: يَا عُمَرُ، اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى خَتَنٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ عُثْمَانَ، وَاَدُلُّ عُثْمَانَ عَلَى خَيْرٍ لَهُ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ، وَاُزَوِّجُ عُثْمَانَ ابْنَتِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ربعی بن حراش روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کی صاحبزادی کیلئے پیغامِ نکاح بھیجا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمر! میں تمہیں عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر داماد نہ بتاؤں جو اس کے حق میں تم سب سے زیادہ بہتر ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا: تم اپنی صاحبزادی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردو، میں اپنی صاحبزادی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4570- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْدَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَرَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجَنَّةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ بَيْعَ الْحَقِّ حَيْثُ حُفِرَ بِئْرُ مَعُوْنَةَ وَحَيْثُ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دومرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت خریدی

- بئر معونہ کھدوا کر۔
- جیش العسرہ کی تیاری کروا کر۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4571- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ الْقَزَّازُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَرَادَ عَلِيٌّ اَنْ يَّسِيْرَ اِلَى الشَّامِ اِلٰى صِفِّيْنَ وَاجْتَمَعَتِ النَّخَعُ حَتّٰى دَخَلُوْا عَلَى الْاُشْتَرِ بَيْتَهُ فَقَالَ هَلْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا نَخَعِيٌّ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ عَمَدَتْ اِلٰى خَيْرِ اَهْلِهَا فَقَتَلُوْهُ يَعْنِي عُثْمَانَ وَاِنَّا قَاتَلْنَا اَهْلَ الْبَصْرَةِ بِبَيْعَةٍ تَاَوَّلْنَا عَنْهُ وَاِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ لَّيْسَ لَنَا عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ فَلْيَنْظُرْ كُلُّ امْرِءٍ اَيْنَ يَضَعُ سَيْفَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ سَنَدٌ فَاِنَّهُ مَعْقَدٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ

حضرت عمر بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شام کی جانب صفین جانے کا ارادہ کیا تو قبیلہ نخع کے کچھ لوگ جمع ہوکر اشتر کی عیادت کرنے اس کے گھر گئے، اشتر نے پوچھا: گھر میں قبیلہ نخع سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ تو کوئی شخص نہیں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں۔ تب اشتر نے کہا: ان لوگوں نے اس امت کے سب سے نیک انسان (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو شہید کرڈالا ہے، ہم نے اہل بصرہ کے ساتھ معاہدہ ہونے کے باوجود قتال کیا کہ معاہدہ کی وجہ سے تو کوئی تاویل بھی ممکن تھی۔ جبکہ تم لوگ ایسی قوم کے پاس جارہے ہو کہ ہمارا ان کے ساتھ کوئی معاہدہ بھی نہیں ہے، اس لئے تم میں ہر شخص اس بات پر غور کرلے کہ وہ اپنی تلوار کہاں رکھے گا۔

اس حدیث کی اگرچہ سند نہیں ہے لیکن یہ معقد اس مقام پر صحیح الاسناد ہے۔

وَمِنْ مَنَاقِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

4572- سَمِعْتُ الْقَاضِيَ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ الْجَرَاحِيَّ وَاَبَا الْحُسَيْنِ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ يَقُوْلَانِ سَمِعْنَا اَبَا حَامِدٍ مُحَمَّدَ بْنَ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيَّ يَقُوْلُ

سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ مَا جَآءَ لِاَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَآءَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ اِسْمُ اَبِي طَالِبٍ عَبْدُ مُنَافٍ قَالَ الْحَاكِمُ وَهٰكَذَا ذَكَرَهُ زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ بِاَنَّ اَبَا طَالِبٍ كُنْيَتُهُ اِسْمُهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ اُمُّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ

✧✧ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے فضائل میں اتنی احادیث وارد نہیں ہیں جتنی احادیث حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ہیں۔

یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں کہ ابوب طالب کا نام ''عبد مناف'' تھا

امام حاکم کہتے ہیں: زیاد بن محمد بن اسحاق نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے اور اس بارے میں روایات حدِ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں کہ ابوطالب ان کی کنیت تھی اور ان کی کنیت ہی ان کا نام تھا۔ واللہ اعلم

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں۔

4573۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ اَوَّلُ هَاشِمِيَّةٍ وَلَدَتْ مِنْ هَاشِمِيٍّ وَكَانَتْ بِمَحَلٍّ عَظِيْمٍ مِنَ الْاَعْيَانِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّيَتْ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَانَ اسْمُ عَلِيٍّ اَسَدٌ وَلِذٰلِكَ يَقُوْلُ اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِي اُمِّي حَيْدَرَه

✧✧ مصعب بن عبداللہ الزبیری فرماتے ہیں: فاطمہ بنت اسد بن ہاشم وہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں جو کسی ہاشمی کے ہاں پیدا ہوئی ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عظیم الشان سرکاری محل میں رہا کرتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ طیبہ میں ہی ان کا انتقال ہوگیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ''اسد'' تھا۔ اسی لئے آپ نے کہا تھا:

میں وہ ہوں جس کا نام میری ماں نے ''حیدر'' رکھا ہے۔

4574۔ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَدَّادُ الصُّوْفِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَمَرَّ بِنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، وَلَمْ اَرَ هَاشِمِيًّا قَطُّ كَانَ اَعْبَدَ لِلّٰهِ مِنْهُ، فَقَامَ اِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ سَعِيْدٌ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، اَخْبِرْنَا عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ اُمِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ كَفَّنَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيْصِهِ

وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا سَبْعِينَ تَكْبِيرَةً، وَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَجَعَلَ يَوْمِي فِي نَوَاحِي الْقَبْرِ، كَأَنَّهُ يُوَسِّعُهُ وَيُسَوِّي عَلَيْهَا وَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، وَحَثَا فِي قَبْرِهَا، فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ عَلٰى هَذِهِ الْمَرْأَةِ شَيْئًا لَمْ تَفْعَلْهُ عَلٰى اَحَدٍ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، اِنَّ هَذِهِ الْمَرْأَةَ كَانَتْ اُمِّي الَّتِي وَلَدَتْنِي، اِنَّ اَبَا طَالِبٍ كَانَ يَصْنَعُ الصَّنِيعَ، وَتَكُونُ لَهُ الْمَأْدُبَةُ، وَكَانَ يَجْمَعُنَا عَلٰى طَعَامِهِ، فَكَانَتْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ تُفْضِلُ مِنْهُ كُلِّهِ نَصِيبًا فَاَعُودُ فِيهِ، وَاِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْبَرَنِي عَنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَ سَبْعِينَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَيْهَا

✦✦ حضرت زبیر بن سعید القرشی فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے پاس سے حضرت علی بن حسین گزرے، میں نے اس سے پہلے کبھی کسی ہاشمی کو نہ دیکھا تھا جوان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار ہو، حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے، ہم نے ان کو سلام کیا، انہوں نے ہمیں سلام کا جواب دیا۔ حضرت سعید نے ان سے کہا: اے ابو محمد! آپ ہمیں فاطمہ بنت اسد بن ہاشم، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ کے بارے میں کچھ بتائیں۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میرے والد محترم نے مجھے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی قمیص میں کفن دیا اور ان کا جنازہ پڑھایا اور ۷۰ تکبیریں پڑھیں۔ اور آپ بذاتِ خود ان کی قبر میں اترے اور قبر میں ارد گرد اس طرح اشارے فرما رہے تھے گویا کہ اس کو کھلا کر رہے ہوں، پھر جب آپ قبر سے باہر نکلے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر آپ نے ان کی قبر پر مٹی ڈالی، جب آپ وہاں سے تشریف لے آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی شفقت آپ نے اس خاتون پر فرمائی ہے، میں نے کسی اور پر آپ کو ایسے شفقت فرماتے نہیں دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمر! یہ عورت میری اس ماں کی طرح تھی جس نے مجھے جنم دیا ہے، بے شک ابو طالب کام کاج کیا کرتے تھے اور ان کا دستر خوان ہوتا تھا، یہ عورت اس میں سے بچا کر میرے لئے رکھ لیا کرتی تھی اور دوبارہ مجھے دیا کرتی تھی۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جنتی کر دیا ہے اور مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتوں کو ان کیلئے دعائے مغفرت کیلئے مقرر فرمایا ہے۔

4575۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: قَالَ مُعَاوِيَةُ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَسُبَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا اَسُبُّ مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ

4575—صحیح مسلم' کتاب فضائل الصحابة رضی اللہ تعالی عنہم' باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' حدیث4525: الجامع للترمذی' ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب' حدیث3742:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لاَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا هُنَّ يَا اَبَا اِسْحَاقَ؟ قَالَ: لاَ اَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِينَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَاَخَذَ عَلِيًّا وَابْنَيْهِ وَفَاطِمَةَ فَاَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ، اِنَّ هٰؤُلاءِ اَهْلُ بَيْتِي، وَلا اَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِينَ خَلَّفَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: خَلَّفْتَنِي مَعَ الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ، قَالَ: اَلا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، اِلَّا اَنَّهُ لا نُبُوَّةَ بَعْدِي، وَلا اَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، فَتَطَاوَلْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ اَرْمَدُ، فَقَالَ: ادْعُوهُ، فَدَعَوْهُ فَبَصَقَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ اَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَلا وَاللّٰهِ مَا ذَكَرَهُ مُعَاوِيَةُ بِحَرْفٍ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيثِ الْمُؤَاخَاةِ وَحَدِيثِ الرَّايَةِ

✧✧ حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: تم علی ابن ابی طالب کو بُرا بھلا کیوں نہیں کہتے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں ان کو سوچ کر میں آپ کی سب وشتم سے رُکا رہتا ہوں۔ اوران باتوں میں سے کوئی ایک ہی مجھے مل جائے تو میرے نزدیک یہ سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابواسحاق! وہ تین چیزیں کیا ہیں؟

ابواسحاق نے کہا: میں آپ کو گالی نہیں دیتا کیونکہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) جب حضور علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے حضرت علی، اُن کے دونوں صاحبزادوں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑ کر اپنی چادر میں داخل فرمایا اور کہا: اے میرے رب! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

اور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی نہیں دیتا کیونکہ مجھے یاد ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے منع فرمادیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت میرے ساتھ ویسی ہی ہو جیسی نسبت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

اور میں آپ کو گالی نہیں دیتا کیونکہ مجھے یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا تھا: میں یہ جھنڈا کل اس شخص کو دونگا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ تو ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہاتھ لمبے کرنے لگے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کو بلاؤ، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو بلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر اپنا لعاب دہن لگایا پھر ان کو جھنڈا عطا فرمایا

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی (حضرت عامر بن سعد) فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کے بعد مدینہ سے نکل جانے تک حضرت معاویہ نے ایک لفظ تک نہیں کہا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے مؤاخاۃ والی حدیث اور جھنڈے والی حدیث نقل فرمائی ہے۔

4576- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنُ بَالَوَيْهِ، وَاَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، وَثَنَا اَبُو نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ اَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَاَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَاَجَبْتُ، اِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ، كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيهِمَا، فَاِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَايَ، وَاَنَا مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِطُولِهِ، شَاهِدُهُ حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ اَيْضًا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✦✦ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس لوٹے اور "غدیر خم" کے مقام پر ٹھہرے تو آپ نے بڑے بڑے درختوں کے پاس رک جانے کا حکم دیا تو سب لوگ وہاں رک گئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: گویا کہ مجھے بلایا گیا ہے اور میں نے یہ بلاوا قبول کرلیا ہے۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ کتاب اللہ اور اپنی آل۔ اب تم خود سوچ لو کہ ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے کیونکہ یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں

4576–صحیح مسلم' کتاب فضائل الصحابة رضی اللہ تعالی عنہم' باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ' حدیث 4530: سنن الدارمی –ومن کتاب فضائل القرآن' باب : فضل من قرأ القرآن' حدیث 3257: السنن الکبری للنسائی' کتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المہاجرین والأنصار – فضائل علی رضی اللہ عنہ' حدیث 7882: مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ' حدیث 1521: السنن الکبری للبیہقی' کتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة' باب بیان أهل بیته الذین هم آله' حدیث 2663: مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الکوفیین' حدیث زید بن أرقم' حدیث 18870: مسند عبد بن حمید' مسند زید بن أرقم رضی اللہ عنہ' حدیث 266: المعجم الکبیر للطبرانی' باب الحاء' حسن بن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ' بقیة أخبار الحسن بن علی رضی اللہ عنہما' حدیث 2616:

گے حتی کہ یہ دونوں اکٹھے حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا مولیٰ ہوں۔ پھر آپ علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں ''مولیٰ'' ہوں، یہ (علی) اس کا ''ولی'' (مددگار) ہے۔ اے اللہ! تو اس سے محبت کر جو اس (علی) سے محبت کرے اور تو اس سے دشمنی کر جو اس (علی) سے دشمنی کرے۔ پھر اس کے بعد طویل حدیث بیان فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس تفصیل کے ہمراہ اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت سلمہ بن کہیل کی حضرت ابوالطفیل کے حوالے سے روایت کردہ درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے اور یہ بھی شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

4577۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَدَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، قَالَا: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ عِنْدَ شَجَرَاتٍ خَمْسِ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَكَنَسَ النَّاسُ مَا تَحْتَ الشَّجَرَاتِ، ثُمَّ رَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَصَلَّى، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، وَذَكَرَ وَوَعَظَ، فَقَالَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا اِنِ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللّٰهِ، وَاَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي ثُمَّ قَالَ: اَتَعْلَمُونَ اَنِّي اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✦ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے بڑے درختوں کے قریب ٹھہرے، لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی وغیرہ کر لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے وقت تشریف لائے، نماز پڑھائی پھر فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے ان کی اتباع کر لی تو تم کبھی بھٹکو گے نہیں۔

○ ...... کتاب اللہ۔

○ ...... میری آل۔

پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں پر ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں۔ آپ نے یہ الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں ''مولیٰ'' ہو تو علی بھی اس کا ''مولیٰ'' ہے۔

✿✿ اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

4578۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ

بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ، وَاَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ اِلَى الْيَمَنِ فَرَاَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَقَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، اَلَسْتُ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یمن کی جانب ایک غزوہ میں شریک تھا۔ میں نے آپ کی جانب سے کچھ بدسلوکی محسوس کی۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنوں کی جانوں پر ان سے بھی زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جس کا میں ''مولیٰ'' ہوں، علی بھی اس کا ''مولیٰ'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4579۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي اَبِي، وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَمَضَى عَلِيٌّ فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً، فَاَنْكَرُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِينَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، قَالَ عِمْرَانُ: وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ اِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرُوا اِلَيْهِ وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا اِلٰى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِي، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ، اِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَاَنَا مِنْهُ وَوَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر

مقرر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ لشکر لے کر روانہ ہو گئے۔ (اس کے دوران) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی سے خلوت کی۔ آپ کے ساتھیوں کو آپ کا یہ عمل ناگوار گزرا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ کرام نے آپس میں یہ طے کر لیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں گے تو ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کریں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ عادت تھی کہ جب بھی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے۔ آپ علیہ السلام کی زیارت کر کے، آپ کو سلام کر کے پھر اپنے گھروں میں جاتے۔ جب یہ لشکر واپس آیا تو (حسبِ عادت) یہ لوگ بھی سلام کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ تو ان چاروں میں سے ایک صحابی اٹھ کر کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر توجہ نہ فرمائی۔ پھر دوسرے صحابی نے بھی کھڑے ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ آپ علیہ السلام نے اس پر بھی کوئی توجہ نہ دی۔ پھر تیسرے نے بھی کھڑے ہو کر ان کی طرح شکایت کی۔ آپ علیہ السلام نے ان کو بھی کوئی جواب نہ دیا۔ (حتی کہ) چوتھے صحابی نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ شکایت پیش کر دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی جانب متوجہ ہوئے، اس وقت آپ کے چہرہ اطہر پر ناراضگی کے آثار بالکل واضح تھے۔ آپ نے فرمایا: تم علی کے بارے میں چاہتے کیا ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور (علی) ہر مومن کا ولی ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اِسْلَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ

4580۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْلَمَ وَهُوَ بْنُ عَشَرَ سِنِيْنَ

✧✧ محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دس سال کی عمر میں اسلام لائے۔

4581۔ اَخْبَرَنِي اَبُو اِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَاَبُوْ الْحُسَيْنِ الْحَافِظُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ بْنُ عَشَرٍ اَوْ بْنُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً هٰذَا الْاِسْنَادُ اَوْلٰى مِنَ الْاَوَّلِ وَاِنَّمَا قَدَّمْتُ ذٰلِكَ لِاَنِّي عَلَوْتُ فِيْهِ

✧✧ قتادہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ دس سال یا سولہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔

❁❁ یہ اسناد، پہلی اسناد کی بہ نسبت اولیٰ ہے، تاہم اُس کو پہلے ذکر کیا ہے کیونکہ وہ میری سند عالی ہے۔

4582۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الزَّاهِدُ صَاحِبُ ثَعْلَبٍ اِمْلَاءً بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِعَلِيٍّ اَرْبَعُ خِصَالٍ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ هُوَ اَوَّلُ عَرَبِيٍّ وَاَعْجَمِيٍّ صَلّٰى

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ لِوَاؤُهُ مَعَهُ فِي كُلِّ زَحْفٍ وَالَّذِي صَبَرَ مَعَهُ يَوْمَ الْمِهْرَاسِ وَهُوَ الَّذِي غَسَلَهُ وَاَدْخَلَهُ قَبْرَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ میں چار خصوصیات ہیں جو کسی دوسرے میں نہیں پائی جاتیں

(۱) تمام عرب وعجم میں یہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سب سے پہلے نماز پڑھی

(۲) ہر جنگ میں جھنڈا (لواء) انہی کے پاس رہا۔

(۳) مہراس کے دن انہوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صبر کیا۔

(۴) یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور لحد میں اتارا تھا۔

4583- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ بَدْرٍ، وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا تھا، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ۲۰ سال تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4584- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: انْطَلَقَ اَبُو ذَرٍّ وَنُعَيْمٌ ابْنُ عَمِّ اَبِي ذَرٍّ، وَاَنَا مَعَهُمْ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجَبَلِ مُكْتَتِمٌ، فَقَالَ اَبُو ذَرٍّ: يَا مُحَمَّدُ، آتَيْنَاكَ نَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ، وَاِلَى مَا تَدْعُو، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَآمَنَ بِهِ اَبُو ذَرٍّ وَصَاحِبُهُ وَآمَنْتُ بِهِ، وَكَانَ عَلِيٌّ فِي حَاجَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَهُ فِيهَا، وَاُوحِيَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور ان کے چچازاد بھائی نعیم روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تھے۔ آپ ایک پہاڑ میں روپوش تھے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے (آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر) عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کا فرمان اور آپ کی دعوت سننے کے لیے آئے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کا قائل ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی آپ پر ایمان لے آئے۔ میں بھی آپ پر ایمان لے آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس

وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کام سے گئے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی انہیں بھیجا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیر کے دن وحی نازل ہوئی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منگل کے دن نماز ادا کی تھی (یعنی انہوں نے منگل کے دن اسلام قبول کیا تھا)۔

اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

4585۔ شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَبَدْتُّ اللّٰهَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ سِنِيْنَ قَبْلَ اَنْ يَّعْبُدَهُ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

✦✦ حضرت حبہ بن جوین سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت کے کسی بھی فرد کے عبادتِ الٰہی شروع کرنے سے پہلے، سات برس تک صرف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عبادت کرتا رہا ہوں۔

4586۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ انْطَلَقَ اَبُوْ ذَرٍّ وَّنُعَيْمٌ بْنُ عَمِّ اَبِيْ ذَرٍّ وَّاَنَا مَعَهُمْ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجَبَلِ مُكْتَتِمٌ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا مُحَمَّدُ آتَيْنَاكَ نَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَاِلٰى مَا تَدْعُوْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَآمَنَ بِهٖ اَبُوْ ذَرٍّ وَّصَاحِبُهُ وَآمَنْتُ بِهٖ وَكَانَ عَلِيٌّ فِيْ حَاجَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَهُ فِيْهَا وَاُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں "حضرت ابوذر اور ان کا چچازاد بھائی نعیم اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ آپ علیہ السلام اس وقت پہاڑ میں چھپے ہوئے تھے۔ حضرت ابوذر نے کہا: اے محمد! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ ہم سن سکیں کہ آپ کیا کہتے ہیں اور کس چیز کی طرف بلاتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کہتا ہوں "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں"، تو ہم تینوں آپ پر ایمان لے آئے۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کام کیلئے گئے ہوئے تھے، آپ نے ان کو کہیں بھیجا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیر کے دن وحی نازل ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4587۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَيْهَسٍ الْمُلَائِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نُبِّئَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَاَسْلَمَ عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے دن نبوت دی گئی (یعنی آپ کی بعثت ہوئی) ظاہری طور پر۔ (ورنہ آپ تو اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کی کشمکش میں تھے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ منگل کے دن اسلام لائے۔

4588- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَمَّادٍ الْمَرْثَدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ صَالِحٍ صَاحِبَ الْمُصَلَّى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ وَكَانَتْ خَلَافَتُهُ خَمْسُ سِنِيْنَ اِلَّا ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ قَتَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجِمٍ الْمُرَادِيُّ وَهُوَ يَوْمَ قُتِلَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً اَوْ اَرْبَعٍ وَّسِتِّيْنَ

❖ ❖ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلٰی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سن ۴۰ ہجری ۱۷ رمضان المبارک جمعۃ المبارک کے دن شہید کیا گیا۔ آپ کی مدتِ خلافت ۴ سال اور ۹ ماہ تھی، عبدالرحمٰن بن ملجم المرادی نے آپ کو شہید کیا۔ اور شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ یا ۶۴ برس تھی۔

4589- سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِي شَيْبَةَ يَقُوْلُ وَلِّي عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ خَمْسَ سِنِيْنَ وَقُتِلَ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ مِنْ مُهَاجِرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً قُتِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِلْحَادِي وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَاتَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَدُفِنَ بِالْكُوْفَةِ

❖ ❖ حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پانچ سال تک خلیفہ رہے اور چالیسویں سن ہجری میں شہید ہوئے، شہادت کے وقت ان کی عمر ۶۳ برس تھی، آپ کو ۲۱ ویں رمضان، جمعہ کے دن زخمی کیا گیا اور ہفتہ کے دن آپ کا انتقال ہوگیا، آپ کو کوفہ میں دفن کیا گیا۔

4590- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ اَبَا سِنَانٍ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ عَادَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي شَكْوَى لَهُ اَشْكَاهَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ تَخَوَّفْنَا عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي شَكْوَاكَ هَذِهِ، فَقَالَ: لَكِنِّي وَاللّٰهِ مَا تَخَوَّفْتُ عَلَى نَفْسِي مِنْهُ، لِاَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ، يَقُوْلُ: اِنَّكَ سَتُضْرَبُ ضَرْبَةً هَا هُنَا وَضَرْبَةً هَا هُنَا، وَاَشَارَ اِلَى صُدْغَيْهِ، فَيَسِيْلُ دَمُهَا حَتّٰى تَخْتَضِبَ لِحْيَتُكَ، وَيَكُوْنُ صَاحِبُهَا اَشْقَاهَا، كَمَا كَانَ عَاقِرُ النَّاقَةِ اَشْقَى ثَمُوْدَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ ❖ ابوسنان الدوٴلی کا بیان ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ زخمی تھے تو یہ ان کی عیادت کے لئے گئے (ابوسنان کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کی اس زخمی حالت پر ہمیں تو بہت تشویش ہو رہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن خدا کی قسم! مجھے اپنے اوپر کوئی تشویش نہیں ہے کیونکہ صادق و مصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتا دیا تھا کہ تمہیں اس اس مقام پر زخم آئیں گے (یہ کہتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی کنپٹیوں کی جانب اشارہ کیا) پھر وہاں سے خون بہے گا حتی کہ تیری داڑھی رنگین

ہو جائے گی۔اور مجھے شہید کرنے والا اس امت کا سب سے بڑا بدبخت ہوگا جیسا کہ اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا قومِ ثمود کا سب سے بڑا بدبخت تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4591- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي الرَّسَامِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ دِمَشْقَ وَاَنَا اُرِيْدُ الْغَزْوَ فَاَتَيْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ لِاُسَلِّمَ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ فِي قُبَّةٍ عَلٰى فَرْشٍ بِقُرْبِ الْقَائِمِ وَتَحْتَهُ سَمَاطَانِ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ لِي يَا بْنَ شِهَابٍ اَتَعْلَمُ مَا كَانَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ صَبَاحَ قَتْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُمْتُ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ حَتّٰى اَتَيْتُ خَلْفَ الْقُبَّةِ فَحَوَّلَ اِلَيَّ وَجْهَهُ فَاَحْنَا عَلَيَّ فَقَالَ مَا كَانَ فَقُلْتُ لَمْ يَرْفَعْ حَجَرٌ مِّنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ فَقَالَ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ يَّعْلَمُ هٰذَا غَيْرِي وَغَيْرُكَ لَا يَسْمَعَنَّ مِنْكَ اَحَدٌ فَمَا حَدَّثْتُ بِهِ حَتّٰى تُوُفِّيَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: میں جہاد کے ارادے سے دمشق آیا، تو میں عبدالملک کے پاس سلام کرنے کیلئے آیا، وہ اس وقت مینار کے قریب فرش پر بنے ہوئے ایک قبہ میں موجود تھا اور اس کے نیچے لوگوں کی دو قطاریں تھیں۔ میں سلام کر کے بیٹھ گیا۔ اس نے مجھے کہا: اے ابن شہاب: کیا تم جانتے ہو کہ جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اس دن بیت المقدس کی صورت حال کیا تھی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے مجھے اپنے پاس آنے کو کہا: تو میں لوگوں کے پیچھے سے گزرتا ہوا قبہ کی پچھلی جانب آ گیا، اس نے اپنا چہرہ میری طرف کیا اور بہت شفقت کے ساتھ کہنے لگا: کیا صورت حال تھی؟ میں نے کہا: بیت المقدس کی جو بھی اینٹ اٹھا کر دیکھا جاتا اس کے نیچے خون ہی خون ہوتا۔ اس نے کہا: (اس وقت دنیا میں) تیرے اور میرے علاوہ اور کوئی شخص ایسا نہیں بچا جس کو اس بات کا علم ہو، (لیکن اب) تم یہ بات کسی کو بھی بیان مت کرنا۔ چنانچہ عبدالملک کی وفات تک میں نے یہ بات کسی کو نہ بتائی۔

4592- اَخْبَرَنِي اَبُو سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ اسْتُخْلِفَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَمْسٌ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّخَمْسِيْنَ سَنَةً وَاَشْهَرَ فَلَمَّا حَضَرَ الْمَوْسِمُ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَلَى الْمَوْسِمِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَسَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَسَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَحَضَرَ الْمَوْسِمَ وَتَشَاغَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقِتَالِ فَاصْطَلَحَ النَّاسُ عَلٰى شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ الْحَجَبِيِّ فَشَهِدَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا كَانَ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ قُتِلَ عَلِيٌّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِسَبْعَ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَنَةِ اَرْبَعِيْنَ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ الْحَاكِمُ فَنَظَرْنَا فَوَجَدْنَا لِهٰذِهِ التَّوَارِيْخِ بُرْهَانًا ظَاهِرًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت شرحبیل بن سعد القرشی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ۳۵ سن ہجری میں خلیفہ بنایا گیا، اس وقت ان کی عمر شریف ۳۸ سال اور کچھ ماہ تھی۔ جب ۳۵ سن ہجری میں حج کا مہینہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حج پر بھیجا، یونہی ۳۷ اور ۳۸ سن ہجری میں بھی انہی کو بھیجا۔ پھر حج کا موقع آ گیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ جہاد ہی میں مصروف تھے۔ پھر کچھ لوگوں نے حضرت شیبہ بن عثمان حجبی کے ساتھ صلح کی کوششیں کیں۔ آپ نے لوگوں کو اس بات پر گواہ بنایا۔ پھر جب چالیسواں سن ہجری تھا تو اسی سال کے رمضان المبارک کی ۱۷ تاریخ کو آپ کو شہید کر دیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: ہم نے غور وفکر کیا تو ہمیں ان تاریخوں کے واضح صحیح اسناد کے ہمراہ مل گئے۔

4593۔ حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ عَلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ بَقِيَ لَهُمْ دِينُهُمْ فَسَبْعِينَ عَامًا، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِمَا بَقِيَ أَوْ بِمَا مَضَى؟ قَالَ: بِمَا بَقِيَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی چکی ۳۵ یا ۳۶ سال تک گھومے گی (یعنی یہ دین قائم ودائم رہے گا)۔ پھر اگر یہ لوگ ہلاک ہو گئے تو ان کا حشر ہلاک شدگان والا ہوگا اور اگر ان کا دین باقی رہا تو ستر سال (بلکہ اس کے بعد بھی) رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ واقعہ ابھی رونما ہونا ہے یا گزر چکا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابھی رونما ہونا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4594۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ إِمْلَاءً فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَأَرْبَعِمِئَةٍ، قَالَ: اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ فِي وَقْتِهِ، فَقِيلَ: أَنَّهُ بُويِعَ بَعْدَ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ مِنْ قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقِيلَ بَعْدَ خَمْسٍ، وَقِيلَ بَعْدَ ثَلَاثٍ، وَقِيلَ بُويِعَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَقِيلَ بُويِعَ عُقَيْبَ قَتْلِ عُثْمَانَ فِي دَارِ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَحَدِ بَنِي عَمْرِو بْنِ مَبْذُولٍ، وَأَصَحُّ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُ امْتَنَعَ عَنِ الْبَيْعَةِ إِلٰى أَنْ دُفِنَ عُثْمَانُ، ثُمَّ بُويِعَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهِرًا، وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ بَايَعَهُ طَلْحَةُ، فَقَالَ: هٰذِهِ بَيْعَةٌ تُنْكَثُ

✧✧ امام حاکم ابوعبداللہ الحافظ نے سن ۴۰۲ ہجری میں املاء کرواتے ہوئے فرمایا: آپ کی شہادت کے وقت میں اختلاف ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چار دن بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ پانچ دن بعد بیعت کی گئی۔ بعض نے کہا: ۳ دن بعد، اور بعض نے کہا ہے کہ ۲۵ ذوالحجہ بروز جمعۃ المبارک کو بیعت کی گئی۔ بعض نے کہا

ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے فوراً بعد عمرو بن محمد الانصاری (جو کہ بنی عمرو بن مبذول کی اولادوں میں سے ایک ہے) کے گھر میں بیعت کی گئی۔ جبکہ سب سے صحیح تر روایت یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تدفین تک بیعت سے انکار کئے رکھا۔ (پھر جب ان کی تدفین ہوگئی تو) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر بیٹھ کر اعلانیہ بیعت لی۔ اور سب سے پہلے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی تھی۔ اور انہوں نے بیعت کرتے ہوئے کہا تھا۔ یہ بیعت ہے جو توڑ دی جائے گی۔

4595۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا وَضَاحُ بْنُ يَحْيَى النَّهْشَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ قَالَ لَمَّا بُوْيِعَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَيِ الْمِنْبَرِ

اِذَا نَحْنُ بَايَعْنَا عَلِيًّا فَحَسْبُنَا ... اَبُوْ حَسَنٍ مِمَّا نَخَافُ مِنَ الْفِتَنِ

وَجَدْنَاهُ اَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ اَنَّهُ ... اَطَبُّ قُرَيْشًا بِالْكِتَابِ وَبِالسُّنَنِ

وَاِنَّ قُرَيْشًا مَا تَشُقُّ غُبَارَهُ ... اِذَا مَا جَرَى يَوْمًا عَلَى الضَّمْرِ الْبُدَنِ

وَفِيْهِ الَّذِيْ فِيْهِمْ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ... وَمَا فِيْهِمْ كُلُّ الَّذِيْ فِيْهِ مِنْ حَسَنٍ

✧✧ حضرت اسود بن یزید نخعی فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی جارہی تھی تو حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ منبر کے سامنے کھڑے ہوئے درج ذیل اشعار پڑھ رہے تھے۔

○ جب ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے تو ہمیں جن فتنوں کا خدشہ ہے ان کے لئے ''ابوحسن'' ہمارے لئے کافی ہیں۔

○ ہم نے ان کو لوگوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب پایا ہے اور یہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول کے تمام قریش سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

○ اور بے شک قریش کی غبار نہیں چھٹی جب کبھی وہ لاغر بدن پر چلتے ہیں اور اس میں وہ ہے جس میں تمام بھلائیاں موجود ہیں اور ان میں ایسا کوئی نہیں ہے جس میں تھوڑی بھلائیاں ہوں۔

4596۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَاشِدٍ قَالَ لَمَّا جَاءَتْ بَيْعَةُ عَلِيٍّ اِلٰى حُذَيْفَةَ قَالَ لَا اُبَايِعُ بَعْدَهُ اِلَّا اَصْعَرَ اَوْ اَبْتَرَ قَالَ الْحَاكِمُ هٰذِهِ الْاَخْبَارُ الْوَارِدَةُ فِيْ بَيْعَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهَا فَاَمَّا قَوْلُ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ وَمُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَعَدُوْا عَنْ بَيْعَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا قَوْلُ مَنْ يَجْحَدُ حَقِيْقَةَ تِلْكَ الْاَحْوَالِ فَاسْمَعِ الْاٰنَ حَقِيْقَتَهَا

✧✧ حضرت ابوراشد فرماتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا معاملہ حضرت حذیفہ تک پہنچا تو انہوں نے کہا: میں ان کے بعد کسی ٹیڑھے منہ والے یا ناقص شخص کی بیعت نہیں کرونگا۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: یہ وہ اخبار ہیں جو امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی بیعت کے حوالے سے منقول ہیں۔ یہ تمام کی تمام صحیح ہیں اوران پر اجماع ہے۔ اور جہاں تک تعلق ہے بعض لوگوں کے اس موقف کا کہ حضرت عبداللہ بن عمر، ابومسعود انصاری، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت محمد بن مسلمہ انصاری، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے سے انکار کردیا تھا تو یہ بات حقیقتِ حال کو ٹھکرانے کے مترادف ہے۔ آیئے ہم آپ کو حقیقتِ حال سے آگاہ کرتے ہیں۔

4597۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُوْنِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَبِي قُبَيْصَةَ عُمَرَ بْنِ قُبَيْصَةَ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ بِالرَّبْذَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَا لَكُمَا تَحُنَّانِ حِنِيْنَ الْجَارِيَةِ وَاللّٰهِ لَقَدْ ضَرَبْتُ هٰذَا الْاَمْرَ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَمَا وَجَدْتُّ بُدًّا مِنْ قِتَالِ الْقَوْمِ اَوِ الْكُفْرِ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روئی کے بوسیدہ گالوں کے پالان میں دیکھا وہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے فرما رہے تھے: تمہیں کیا ہے؟ تم لڑکیوں کی طرح کیوں رو رہے ہو؟ خدا کی قسم میں نے اس معاملہ میں بہت غور وفکر کیا ہے۔ میرے سامنے دو ہی راستے ہیں

(۱) اس قوم سے جہاد کروں۔

(۲) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ (دین) کا انکار کردوں۔

4598۔ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا بِصِحَّةِ حَالِهٖ فِيْهِ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنُ رُسْتَمٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ الْقَرْشِيِّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَصْتُ اَنْ اَتَسَمَّتَ بِسَمْتِكَ وَاَقْتَدِيَ بِكَ فِي اَمْرِ فُرْقَةِ النَّاسِ وَاَعْتَزِلَ الشَّرَّمَا اسْتَطَعْتُ وَاِنِّي اَقْرَاُ آيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مُحْكَمَةً قَدْ اَخَذَتْ بِقَلْبِي فَاَخْبِرْنِي عَنْهَا اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ" اَخْبِرْنِي عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَالَكَ وَلِذٰلِكَ اِنْصَرِفْ عَنِّي فَانْطَلِقْ حَتّٰى تَوَارٰى عَنَّا سَوَادُهٗ وَاَقْبَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُّ فِي نَفْسِي مِنْ شَيْءٍ فِي اَمْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَا وَجَدْتُّ فِي نَفْسِي اَنِّي لَمْ اُقَاتِلْ هٰذِهِ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ

كَمَا اَمَرَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا بَابٌ كَبِيْرٌ قَدْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ جَمَاعَةٌ مِّنْ كِبَارِ التَّابِعِيْنَ وَاِنَّمَا قَدَّمْتُ حَدِيْثَ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاقْتَصَرْتُ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

وَاَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ اِمْسَاكِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقِتَالِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا موقف

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس اہل عراق میں سے ایک آدمی آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! خدا کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ لوگوں میں اس تفرقہ کے وقت میں تمہاری اقتداء کروں اور تمہارے راستے کو اپناؤں۔ اور حتی المقدور میں شر سے بچ کر رہوں اور میں نے قرآن کریم کی ایک محکم آیت میں پڑھا ہے اور اس کو اپنے دل سے اپنایا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ میری راہنمائی فرمائیں، آپ کا اس آیت، طیبہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (الحجرات: 9)

''اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرادو اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

آپ مجھے اس آیت کے بارے میں بتایئے! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وجہ پوچھی (اور فرمایا) تو یہاں سے پلٹ جا۔ تو وہ شخص واپس چلا گیا حتی کہ وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہماری طرف متوجہ ہو کر بولے: اس آیت کے حوالے سے میں نے اپنی سمجھ کے مطابق جو فیصلہ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ میں اس باغی گروہ سے جہاد نہیں کروں گا جیسا کہ میرے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۔

✿✿ یہ باب بہت وسیع ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے والے کبار تابعین کی پوری ایک جماعت ہے۔ تاہم میں نے شعیب بن ابی حمزہ کی زہری سے روایت کردہ حدیث مقدم کی ہے اور صرف اسی پر اکتفا کیا ہے کیونکہ وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

نوٹ: حضرت اسامہ بن زید کے قتال میں شریک نہ ہونے کا ذکر (درج ذیل ہے)

4599۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الدَّشْتَكِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ الرَّازِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

سَرِيَّةٍ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَاسْتَبَقْنَا أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى الْعَدُوِّ، فَحَمَلْتُ عَلَى رَجُلٍ، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ كَبَّرَ، فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ، وَرَأَيْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِيُحْرِزَ دَمَهُ، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَبَقَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَا فَارِسَ خَيْرٌ مِنْ فَارِسِكُمْ، إِنَّا اسْتَلْحَقْنَا رَجُلا فَسَبَقَنِي إِلَيْهِ، فَكَبَّرَ، فَلَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ قَتَلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُسَامَةُ، مَا صَنَعْتَ الْيَوْمَ؟ فَقُلْتُ: حَمَلْتُ عَلَى رَجُلٍ فَكَبَّرَ، فَرَأَيْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ لِيُحْرِزَ دَمَهُ فَقَتَلْتُهُ، فَقَالَ: كَيْفَ بَعْدَ اللّٰهُ أَكْبَرُ، فَهَلا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ فَقُلْتُ مَا قَالَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ لِي يَوْمَئِذٍ، فَلا أُقَاتِلُ رَجُلا يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ مِمَّا نَهَانِي عَنْهُ، حَتَّى أَلْقَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

✧✧ حضرت ابوالشعثاء اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک جنگ میں بھیجا، تو میں اور ایک انصاری صحابی دوسرے لوگوں سے پہلے دشمن تک جا پہنچے، میں نے ایک آدمی کا تعاقب کیا، جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ بلند کیا۔لیکن میں نے اس کو نیزہ مار کر قتل کر ڈالا کیونکہ میرا خیال تھا کہ اس نے اپنی جان بچانے کیلئے نعرۂ تکبیر بلند کیا تھا۔ جب ہم اس جنگ سے واپس آئے تو وہ انصاری مجھ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ گیا اور اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے شہسواروں سے بہتر کوئی شہسوار نہیں ہے۔ہم ایک آدمی کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے تھے لیکن یہ اس کے پاس ہم سے پہلے پہنچ گئے، اُس آدمی نے ''اللہ اکبر'' (بھی) کہا، لیکن اس کے باوجود انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اسامہ! تم نے آج یہ کیا کیا؟ میں نے کہا: میں نے ایک آدمی کو قابو میں لیا تو اس نے ''اللہ اکبر'' پکارا۔ میں نے سوچا کہ یہ اپنی جان بچانے کیلئے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ لگا رہا ہے، اس لئے میں نے اس کو مار ڈالا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: (تم نے اس کو) اللہ اکبر کہنے کے باوجود (قتل کر دیا) تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟۔لیکن میں نے جو عذر پیش کرنا تھا کر دیا۔ اس دن آپ مجھ سے مسلسل یہی فرماتے رہے (کہ تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟) اس لئے میں کسی ایسے آدمی سے نہیں لڑوں گا جو ''اللہ اکبر'' کہنے والا ہو، جس سے لڑنے سے حضور علیہ السلام نے مجھے منع کیا ہے۔ یہاں تک کہ میں آپ علیہ السلام سے جا ملوں۔

4600۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

وَاَمَّا مَا ذُكِرَ مِنِ اعْتِزَالِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنِ الْقِتَالِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا قتال سے گریز کا تذکرہ

4601۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ الْمُلائِيُّ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّ عَلِيًّا يَقَعُ فِيكَ اَنَّكَ تَخَلَّفْتَ عَنْهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَرَاْيٌ رَاَيْتُهُ، وَاَخْطَاَ رَاْيِي، اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اُعْطِيَ ثَلَاثًا لَاَنْ اَكُونَ اُعْطِيتُ اِحْدَاهُنَّ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، لَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ: هَلْ تَعْلَمُونَ اَنِّي اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَجِيءَ بِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَهُوَ اَرْمَدُ مَا يُبْصِرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ فَلَمْ يَرْمَدْ حَتَّى قُتِلَ، وَفُتِحَ عَلَيْهِ خَيْبَرُ، وَاَخْرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ وَغَيْرَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: تُخْرِجُنَا وَنَحْنُ عَصَبَتُكَ وَعُمُومَتُكَ وَتُسْكِنُ عَلِيًّا؟ فَقَالَ: مَا اَنَا اَخْرَجْتُكُمْ وَاَسْكَنْتُهُ، وَلَكِنَّ اللّٰهَ اَخْرَجَكُمْ وَاَسْكَنَهُ وَاَمَّا قِصَّةُ اعْتِزَالِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَيْعَةِ فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ اَصْنَعُ اِذَا اخْتَلَفَ الْمُصَلُّونَ؟ قَالَ: تَخْرُجُ بِسَيْفِكَ اِلَى الْحَرَّةِ فَتَضْرِبُهَا بِهِ، ثُمَّ تَدْخُلُ بَيْتَكَ حَتَّى تَاْتِيَكَ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ، اَوْ يَدٌ خَاطِئَةٌ "

✧✧ حضرت خیثمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ تمہارے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے کیونکہ تم نے ان کی بیعت نہیں کی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ صرف میری (ذاتی) رائے تھی، اور میری رائے غلط بھی ہو سکتی ہے۔ تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین ایسی فضیلتیں حاصل ہیں کہ اگر مجھے ان میں سے ایک بھی حاصل ہو تو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''غدیر خم'' کے دن اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد ان کے متعلق فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں؟

ہم نے کہا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: اے اللہ! جس کا میں مولیٰ ہوں، علی (بھی) اس کا مولیٰ ہے۔ جو اس سے دوستی رکھے تُو اس سے دوستی کر اور جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی کر

(۲) آپ کو غزوہ خیبر کے موقع پر لایا گیا، اس وقت آپ کی آنکھوں میں تکلیف تھی، آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھوں میں تکلیف ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈال کر ان کے لئے دعا فرمائی، اس کے بعد شہادت تک کبھی بھی آپ کو آنکھوں کی تکلیف نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح فرمایا۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مسجد سے منتقل ہونے کا حکم دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی، آپ ہمیں یہاں سے منتقل ہونے کا حکم دے رہے ہیں، حالانکہ ہم آپ کے قریبی رشتہ دار اور تمہارے چچا ہیں۔ اور آپ علی کو مسجد ہی میں ٹھہرا رہے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ میں نے تمہیں منتقل کیا ہے اور نہ اس کو ٹھہرایا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسجد سے منتقل کیا ہے اور اس کو ٹھہرایا ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت محمد بن مسلمہ کا یہ بیان منقول ہے' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب نمازیوں (یعنی مسلمانوں) کے درمیان اختلاف رونما ہو جائے تو پھر میں کیا کروں؟ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی تلوار لے کر حرہ (یعنی مدینہ منورہ کے نواح میں موجود پتھریلی زمین) میں جانا اور اپنی تلوار اُس پر مار کر (توڑ دینا)۔ پھر اپنے گھر آ کر بیٹھ جانا یہاں تک کہ تمہیں (طبعی) موت آ جائے یا گناہ گار ہاتھ تم تک پہنچ جائے (یعنی جنگجو لوگ تمہیں قتل کر دیں)۔

4602۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍ عَنْ مَجَالِدٍ وَبْنِ عَيَّاشٍ وَاِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَبُوْيِعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَطَبَ اَبُوْ مُوْسٰى وَهُوَ عَلَى الْكُوْفَةِ فَنَهَى النَّاسَ عَنِ الْقِتَالِ وَالدُّخُوْلِ فِي الْفِتْنَةِ فَعَزَلَهُ عَلِيٌّ عَنِ الْكُوْفَةِ مِنْ ذِيْ قَارٍ وَبَعَثَ اِلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَعَزَلَاهُ وَاسْتَعْمَلَ قُرْظَةَ بْنُ كَعْبٍ فَلَمْ يَزَلْ عَامِلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْبَصْرَةِ بَعْدَ اَشْهُرٍ فَعَزَلَهُ حَيْثُ قَدِمَ فَلَمَّا سَارَ اِلٰى صِفِّيْنَ اسْتَخْلَفَ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ حَيْثُ قَدِمَ مِنْ صِفِّيْنَ

✧✧ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی۔ تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے، آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اس میں لوگوں کو قتال سے منع کیا اور فتنہ میں شریک ہونے سے روکا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ سے ''ذی قار'' سے معزول کر دیا۔ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجا، انہوں نے آ کر حضرت ابو موسیٰ کو معزول کر دیا اور قرظہ بن کعب کو گورنر بنا دیا پھر جب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) چند ماہ بعد بصرہ سے واپس آئے تو ان کو بھی معزول کر دیا پھر جب آپ صفین کی طرف روانہ ہوئے تو عقبہ عمرو کو عامل بنایا اور جب صفین سے واپس آئے تو حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو وہاں کا عامل مقرر فرمایا۔

نوٹ: حضرت ابو مسعود انصاری اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے قتال سے گریز کا جو ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنے بیٹے محمد اور محمد بن ابی بکر کو اپنے لئے بیعت لینے کے لئے کوفہ بھیجا، اس وقت کوفہ پر حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما کی حکومت تھی، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تھا۔ تو محمد بن علی اور محمد بن ابی بکر دونوں امیر المومنین کے پاس واپس آ گئے، پھر آپ نے اپنے بیٹے حضرت حسن اور مالک الاشتر کو بھیجا۔

4603۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدَرِيُّ عَلٰى عَمَّارٍ وَهُوَ يَسْتَنْفِرُ النَّاسَ فَقَالَا لَهُ مَا رَاَيْنَا مِنْكَ اَمْرًا مُنْذُ اَسْلَمْتَ اَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ اِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَا رَاَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ اَسْلَمْتُمَا اَمْرًا اَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ اِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ فَكَسَاهُمَا عَمَّارٌ حُلَّةً حُلَّةً وَخَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت وہ لوگوں کو جنگ کے لئے جمع کر رہے تھے، انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: تم جب سے اسلام لائے تو اس وقت سے لے کر آج تک ہم نے تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل یہی دیکھا ہے کہ تم جنگ میں جلد بازی کر رہے ہو، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: تم جب سے اسلام لائے ہو اس وقت سے لے کر آج تک میں نے تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل یہی دیکھا ہے کہ تم جنگ میں دیر کر رہے ہو۔ پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک ایک جوڑا پیش کیا اور نماز جمعہ کے لئے چلے گئے۔

وَاَمَّا قِصَّةُ اعْتِزَالِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَيْعَةِ

محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیعت سے گریز کرنے کا قصہ

4604۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ اِذَا اخْتَلَفَ الْمُصَلُّوْنَ قَالَ تَخْرُجُ بِسَيْفِكَ اِلَى الْحَرَّةِ فَتَضْرِبُهَا بِهِ ثُمَّ تَدْخُلُ بَيْتَكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ مُنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ اَوْ يَدٌ خَاطِئَةٌ

✧✧ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب نماز پڑھنے والوں میں اختلاف واقع ہو تو اس وقت میں کیا کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنی تلوار لے جا کر سیاہ پتھروں والی زمین میں مارنا (یعنی اپنی تلوار وہاں پھینک دینا) پھر اپنے گھر آ جانا، یہاں تک کہ تجھ پر قضاء کا ہاتھ آ پہنچے یا کسی خطا کرنے والے کا ہاتھ آ پہنچے۔

4605۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ جَعْفَرٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، مِنْ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ الْاَشْهَلِيِّ، اَنَّهُ اَهْدَى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا مِنْ نَجْرَانَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ اَعْطَاهُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، وَقَالَ: جَاهِدْ بِهٰذَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِذَا اخْتَلَفَتْ اَعْنَاقُ النَّاسِ فَاضْرِبْ بِهِ الْحَجَرَ، ثُمَّ ادْخُلْ بَيْتَكَ، وَكُنْ حِلْسًا مُلْقًى حَتّٰى تَقْتُلَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ، اَوْ تَاْتِيَكَ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ قَالَ الْحَاكِمُ: فَبِهٰذِهِ الْاَسْبَابِ وَمَا جَانَسَهَا كَانَ اعْتِزَالُ مَنِ اعْتَزَلَ عَنِ الْقِتَالِ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقِتَالِ مَنْ قَاتَلَهُ

✧✧ حضرت سعد بن زید بن سعد الاشہلی نے نجران سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک تلوار ہدیہ بھیجی۔ جب یہ تلوار حضور علیہ السلام کے پاس پہنچی تو آپ نے یہ تلوار محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو عطا کی اور فرمایا: اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو لیکن جب لوگوں کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اس کو پتھروں پر مار کر اپنے گھر میں جا کر بیٹھ جانا حتی کہ تجھے کوئی خطا کرنے والا ہاتھ قتل کر دے یا تجھے قضائے الٰہی سے موت آ جائے۔

❀❀ امام حاکم فرماتے ہیں: یہی اور اس سے ملتی جلتی کچھ دیگر وجوہات تھیں جن کی بناء پر کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قتال میں شریک ہو گئے اور کچھ لوگ آپ کے ہمراہ قتال سے کنارہ کش رہے۔

4606- فَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى يَعْنِي اِسْرَائِيْلَ بْنَ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ جَاءَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ اِلَى الْبَصْرَةِ فَقَالَ لَهُمُ النَّاسُ مَا جَاءَ كُمْ قَالُوْا نَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ قَالَ الْحَسَنُ اَيَا سُبْحَانَ اللّٰهِ اَفَمَا كَانَ لِلْقَوْمِ عُقُوْلٌ فَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَا قَتَلَ عُثْمَانَ غَيْرُكُمْ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ عَلِيٌّ اِلَى الْكُوْفَةِ وَمَا كَانَ لِلْقَوْمِ عُقُوْلٌ فَيَقُوْلُوْنَ اَيُّهَا الرَّجُلُ اِنَّا وَاللّٰهِ مَا ضَمَّنَاكَ

✧✧ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت طلحہ، اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما بصرہ میں آئے، لوگوں نے ان سے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص چاہتے ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: واہ! سبحان اللہ، اس قوم کے عقلمند لوگ تو کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل تو خود تم ہو، پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو وہاں کے ذمہ دار لوگوں نے کہا: ہم آپ کو اپنا کفیل نہیں بنا سکتے۔

4607- فَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنَ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيُّ لَمَّا خَرَجَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَآئِشَةُ تَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَجْمَعِيْنَ كَانَتْ عَآئِشَةُ خَطِيْبَةَ الْقَوْمِ بِهَا وَهُمْ لَهَا تَبَعٌ فَعَرَضُوْا مَنْ مَّعَهُمْ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاسْتَصْغَرُوْا عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَرَدُّوْهُمَا قَالَ وَرَاَيْتُ طَلْحَةَ وَاَحَبُّ الْمَجَالِسِ اِلَيْهِ اَخْلَاهَا وَهُوَ ضَارِبٌ بِلِحْيَتِهِ عَلٰى زُوْرِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنِّي اُرَاكَ وَاَحَبُّ الْمَجَالِسِ اِلَيْكَ اَخْلَاهَا وَاَنْتَ ضَارِبٌ بِلِحْيَتِكَ عَلٰى زُوْرِكَ اِنْ كُنْتَ تَكْرَهُ هٰذَا الْاَمْرَ فَدَعْهُ فَلَيْسَ يَكْرَهُكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ قَالَ يَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ لَا تَلُمْنِي كُنَّا اَمْسِ يَدًا وَاحِدَةً عَلٰى مَنْ سِوَانَا فَاَصْبَحْنَا الْيَوْمَ جَبَلَيْنِ مِنْ حَدِيْدٍ يَزْحَفُ اَحَدُنَا اِلٰى صَاحِبِه

✧✧ حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ بن وقاص لیثی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کا مطالبہ کرتے ہوئے خروج کیا تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی امیر تھیں اور یہ لوگ ان کے تابع تھے۔ ذات عرق (ایک مقام پر پہنچ کر) جب لشکر کا معاینہ کیا گیا

تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو کمسن قرار دے کر واپس بھیج دیا گیا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ان کی سب سے پسندیدہ مجلس سے نکال دیا گیا۔ حالانکہ (وہ اتنی عمر کے تھے کہ) ان کی داڑھی سینہ تک پہنچی ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا: اے ابومحمد! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں تمہاری سب سے پسندیدہ مجلس سے نکال دیا گیا ہے حالانکہ تمہاری داڑھی شریف سینے تک پہنچ رہی ہے۔ اگر تمہیں یہ معاملہ پسند نہیں ہے تو تم اس کو چھوڑ دو۔ تمہیں کوئی شخص اس پر مجبور تو نہیں کر رہا۔ انہوں نے کہا: اے علقمہ بن وقاص! تو مجھے ملامت مت کر، ہم کل تک اپنے دشمنوں پر ایک بازو کی طرح تھے لیکن آج ہم لوہے کے دو پہاڑ بنے ہوئے خود ہی ایک دوسرے پر چڑھائی کر رہے ہیں۔

4608۔ فَحَدَّثَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى، قَالَ: مَنِ اسْتَخْلَفُوا؟ قَالُوا: ابْنَتَهُ، قَالَ: فَقَالَ: لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِي اللّٰهُ بِهِ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسریٰ کی ہلاکت کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا تھا جس نے مجھے بچالیا ہے (آپ نے فرمایا تھا) ''من استخلفوا'' (ان لوگوں نے کسریٰ کا خلیفہ کس کو بنایا ہے؟) لوگوں نے بتایا: کسریٰ کی بیٹی کو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جس نے اپنے امور کسی عورت کے سپرد کر دیئے ہوں (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا: تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس فرمان کی برکت سے بچالیا۔

4609۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ وَقَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ ثَكِلْتُ عَشْرَةً مِثْلَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَاَنِّي لَمْ اَسِرْ مَسِيْرِي مَعَ بْنِ الزُّبَيْرِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کاش کہ میں حارث بن ہشام جیسے دس آدمی کھو دیتی لیکن میں ابن زبیر کے ہمراہ اس سفر میں کبھی شریک نہ ہوتی۔

4610۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُرُوجَ بَعْضِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ: انْظُرِي يَا حُمَيْرَاءُ، اَنْ لَا تَكُونِي اَنْتِ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اِنْ وُلِّيتَ مِنْ اَمْرِهَا شَيْئًا فَارْفُقْ بِهَا

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج کے خروج کا تذکرہ کیا تو حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے حمیراء! سوچ لو کہیں وہ تم ہی نہ ہو، پھر آپ علیہ السلام، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اگر اس کا کوئی معاملہ تمہارے ہاتھ میں آئے تو اس پر نرمی کرنا۔

4611- حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى الْبَصْرَةِ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُهَا، فَقَالَتْ: سِرْ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي كَنَفِهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَعَلَى الْحَقِّ، وَالْحَقُّ مَعَكَ، وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَعْصِيَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّهُ أَمَرَنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقَرَّ فِي بُيُوتِنَا لَسِرْتُ مَعَكَ، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَأُرْسِلَنَّ مَعَكَ مَنْ هُوَ أَفْضَلُ عِنْدِي وَأَعَزُّ عَلَيَّ مِنْ نَفْسِي ابْنِي عُمَرَ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن فرماتی ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ کی جانب روانہ ہوئے تو الوداعی ملاقات کیلئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے، تو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے (دعا دیتے ہوئے) کہا: آپ اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں جائیں، خدا کی قسم، بے شک آپ ہی حق پر ہیں اور حق آپ کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھروں میں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے اگر اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا ڈر نہ ہوتا تو میں بذاتِ خود آپ کے ہمراہ چلتی۔ تاہم میں اپنے بیٹے عمر کو آپ کے ساتھ روانہ کرتی ہوں جو کہ میرے نزدیک سب سے افضل ہے اور وہ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

❀❀ مذکورہ تینوں احادیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کو نقل نہیں کیا۔

4612- وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ جَاءَ الزُّبَيْرُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْغَزْوِ فَقَالَ عُمَرُ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ فَقَدْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَدَّدَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا اقْعُدْ فِي بَيْتِكَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِدُ بِطَرْفِ الْمَدِينَةِ مِنْكَ وَمِنْ أَصْحَابِكَ أَنْ تَخْرُجُوا فَتُفْسِدُوا عَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جہاد کی اجازت لینے کے لئے آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (آرام سے) اپنے گھر میں بیٹھے رہو، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کر چکے ہو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: اپنے گھر میں بیٹھے رہو۔ خدا کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی ایک جانب تم اور تمہارے ساتھی خروج کریں گے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر فساد کریں گے۔

4613- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْضَ دِيَارِ بَنِي عَامِرٍ نَبَحَتْ عَلَيْهَا الْكِلَابُ، فَقَالَتْ: اَيُّ مَاءٍ هٰذَا؟ قَالُوا: الْحَوْاَبُ، قَالَتْ: مَا اَظُنُّنِي اِلَّا رَاجِعَةً، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: لَا بَعْدُ، تَقَدَّمِي وَيَرَاكِ النَّاسُ، وَيُصْلِحُ اللّٰهُ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، قَالَتْ: مَا اَظُنُّنِي اِلَّا رَاجِعَةً سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَيْفَ بِاِحْدَاكُنَّ اِذْ نَبَحَتْهَا كِلَابُ الْحَوْاَبِ

✧✧ حضرت قیس ابن ابی حازم فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب بنی عامر کے علاقے میں پہنچیں تو ان پر کتے بھونکنے لگے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کونسا علاقہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ "حوأب" ہے۔ آپ نے کہا: میں واپس لوٹنا چاہتی ہوں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ روانہ ہونے کے بعد واپس جانا درست نہیں ہے۔ جبکہ لوگ بھی آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے احوال کی اصلاح فرمائے۔ آپ نے پھر بھی کہا: میرا خیال ہے کہ مجھے واپس ہی جانا چاہئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے "تم میں سے اس ایک کا اس وقت کیا حال ہوگا جب اس پر "حوأب" کے کتے بھونکیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے ابواسحاق کی حضرت براء کے حوالے سے روایت کردہ حدیث مختصراً نقل کی ہے۔

4614- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، وَهَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ اتَّبَعَتْنَا ابْنَةُ حَمْزَةَ، فَنَادَتْ: يَا عَمُّ، يَا عَمُّ، فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَنَاوَلْتُهَا فَاطِمَةَ، قُلْتُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اخْتَصَمْنَا فِيهَا اَنَا، وَزَيْدٌ، وَجَعْفَرٌ، فقلت: اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي، وَقَالَ: زَيْدٌ ابْنَةُ اَخِي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا عِنْدِي، فَقَالَ الرَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ: اَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَقَالَ لِزَيْدٍ: اَنْتَ اَخُونَا وَمَوْلَانَا، وَقَالَ لِي: اَنْتَ مِنِّي وَاَنَا مِنْكَ ادْفَعُوهَا اِلَى خَالَتِهَا، فَاِنَّ الْخَالَةَ اُمٌّ، فَقُلْتُ: اَلَا تَزَوَّجُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ مُخْتَصَرًا

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم مکہ مکرمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہمارے پیچھے آئی اور اس نے "اے چچا، اے چچا" کہہ کر آواز دی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کرتے ہوئے کہا: اس کو پکڑو، یہ تمہاری چچازاد بہن ہے۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو اس کے حوالے سے میرا، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوگیا۔ میں نے کہا: اس کو میں لوں گا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت زید نے کہا: یہ میری بھتیجی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ اور اس کی خالہ (پہلے ہی) میرے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم شکل وصورت میں

اورعادات واطوار میں مجھ سے ملتے جلتے ہو۔ اور آپ علیہ السلام نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ ہمارے بھائی اور ہمارے آزادکردہ غلام ہیں۔ اور آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس کو اس کی خالہ کے پاس بھیج دو۔ کیونکہ خالہ (بھی ایک طرح کی) ماں (ہی ہوتی) ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کو اپنی زوجیت سے کیوں نہیں نوازدیتے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ میری رضاعی بہن ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے ابواسحاق کی حضرت براء کے حوالے سے روایت کردہ حدیث مختصراً نقل کی ہے۔

4615۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ لِي: اَيُسَبُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ فَقُلْتُ: مُعَاذَ اللّٰهِ، اَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ بُكَيْرُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَجَلِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ

✧✧ حضرت ابوعبداللہ الجدلی فرماتے ہیں: میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں گالی گلوچ کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا: معاذ اللہ یا (شاید) سبحان اللہ یا اسی سے ملتا جلتا کوئی لفظ بولا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جبکہ اسی حدیث کو بکیر بن عثمان البجلی نے ابواسحاق کے حوالے سے چند الفاظ کے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4616۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ التَّمِيمِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيَّ، يَقُوْلُ: حَجَجْتُ وَاَنَا غُلَامٌ، فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ وَاِذَا النَّاسُ عُنُقٌ وَاحِدٌ، فَاتَّبَعْتُهُمْ، فَدَخَلُوا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: يَا شَبِيبَ بْنَ رِبْعِيٍّ، فَاَجَابَهَا رَجُلٌ جِلْفٌ جَافٍ: لَبَّيْكِ يَا اُمَّتَاهُ، قَالَتْ: يُسَبُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَادِيكُمْ؟ قَالَ: وَاَنَّى ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: فَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ: اِنَّا لَنَقُوْلُ اَشْيَاءَ نُرِيدُ عَرَضَ الدُّنْيَا، قَالَتْ: فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

✧✧ ابوعبداللہ الجلی فرماتے ہیں: میں کم سنی میں حج کرنے گیا۔ میں مدینہ منورہ سے گزرا۔ میں نے دیکھا کہ بہت سارے لوگ اکٹھے کہیں جارہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ ہولیا۔ یہ لوگ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ ام المومنین

رضی اللہ عنہا نے آواز دی: اے شبیب بن ربعی! تو ایک احمق اور بدمزاج آدمی نے جواباً کہا: لبیک اے اماں جان۔ آپ نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مجلسوں میں گالی گلوچ کیا کرتے تے؟ اس نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ (کو لوگ کیوں گالیاں دیتے ہیں؟) اس نے کہا: دنیاوی مفادات کی خاطر۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے علی کو گالی دی، اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی۔

4617۔ اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّيْبَانِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ الرَّازِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، حَدَّثَنَا بَسَّامٌ الصَّيْرَفِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ اَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے علی کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4618۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ بْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ بْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ آذَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا لَآذَيْتَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر بن ابی ملیکہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شام کا رہنے والا ایک آدمی آیا اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے لگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو کنکری مار کر فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی ہے۔ بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے تو (تیری اس گفتگو سے) تکلیف محسوس کرتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4619- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِهِ ذٰلِكَ حَتّٰى وَجَدْتُ فِي نَفْسِي، فَلَمَّا قَدِمْتُ اَظْهَرْتُ شِكَايَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَآنِي اَبَدَّنِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: يَقُولُ: حَدَّدَ اِلَيَّ النَّظَرَ حَتّٰى اِذَا جَلَسْتُ، قَالَ: يَا عَمْرُو، اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَيْتَنِي، فَقُلْتُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اُوذِيَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: بَلَى، مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ ہوئے۔ انہوں نے دوران سفر میرے ساتھ زیادتی کی۔ میں نے یہ بات بہت محسوس کی۔ جب ہم واپس آئے تو میں نے مسجد میں (بعض صحابہ کرام کے سامنے) ان کی شکایت کا اظہار کر دیا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی، میں ایک دن صبح کے وقت حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں جلوہ گر تھے۔ آپ نے جب مجھے دیکھا تو ناراضگی کے ساتھ مجھے گھورا، تاہم میں (بھی وہیں پر) بیٹھ گیا۔ جب میں بیٹھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمرو! خدا کی قسم! تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ میں نے کہا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اس بات سے کہ آپ کو تکلیف پہنچاؤں۔ آپ نے فرمایا: جس نے علی کو تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف دی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4620- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ يَعْقُوبَ الدَّقَّاقُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ تُبَيِّنُ لِاُمَّتِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ بَعْدِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے بعد میری امت میں جب اختلاف ہوگا، اس وقت تم (ان کے سامنے حق کو) واضح کرو گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4621- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ

اَبِی غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلامِ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ ابْنُ اَبِي غَرَزَةَ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ فَتَخَلَّفَ عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا، فَمَشَى قَلِيلا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلٰى تَاْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيلِهِ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا الْقَوْمُ، وَفِيهِمْ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا هُوَ، قَالَ: لاَ، قَالَ عُمَرُ: اَنَا هُوَ، قَالَ: لاَ، وَلٰكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ يَعْنِي عَلِيًّا، فَاَتَيْنَاهُ فَبَشَّرْنَاهُ، فَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَاْسَهُ كَاَنَّهُ قَدْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ علیہ السلام کا جوتا مبارک ٹوٹ گیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کو پیوند لگانے لگے، اس لئے وہ ذرا پیچھے رہ گئے۔ آپ علیہ السلام تھوڑا چلے، پھر فرمایا: تم میں سے ایک شخص ایسا ہے جو قرآن کی تاویل پر اس طرح لڑے گا جیسے میں نے اس کے نزول پر قتال کیا تھا۔ تو لوگ اپنے اپنے سر اونچے کرنے لگے۔ ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے پوچھا: کیا وہ آدمی میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ وہ جوتوں کو پیوند لگانے والا ہے (یعنی علی ہے) ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خوشخبری سنائی لیکن انہوں نے اس بات پر سر نہ اٹھایا یوں لگتا تھا جیسے وہ یہ بات پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکے ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4622- حَدَّثَنِي اَبُو قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْاٰدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَمِّي اَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّهَّانُ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ اَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ اِنَّ فِيكَ مِنْ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ مَثَلا، اَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتّٰى بَهَتُوا اُمَّهُ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهَا، قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: اَلا وَاَنَّهُ يَهْلِكُ فِيَّ مُحِبٌّ مُطْرِي يُفَرِّطُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ يَحْمِلُهُ شَنَاٰنِي عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِي، اَلا وَاِنِّي لَسْتُ بِنَبِيٍّ، وَلا يُوحٰى اِلَيَّ، وَلٰكِنِّي اَعْمَلُ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَطَعْتُ، فَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهِ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَحَقٌّ عَلَيْكُمْ طَاعَتِي فِيمَا اَحْبَبْتُمْ اَوْ كَرِهْتُمْ، وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِمَعْصِيَةٍ اَنَا وَغَيْرِي فَلا طَاعَةَ لاَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا: اے علی! تجھ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جھلک موجود ہے۔ یہودیوں نے ان سے بغض کیا (اور وہ بغض و عداوت میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ) ان کی والدہ محترمہ

پر بہتان تراشی کے مرتکب ہو گئے۔ اور عیسائیوں نے ان سے محبت کی (اور یہ لوگ محبت میں اس قدر آگے نکل گئے کہ) ان کو ایسے مقام پر فائز کر دیا جس کے وہ لائق نہ تھے (یعنی ان کو خدا کہنے لگ گئے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے محبت کرنے والوں کو ان کے اس رویئے نے ہلاک کر دیا کہ انہوں نے مجھ میں ایسی چیز ثابت کی جو کہ حقیقت میں مجھ میں نہ تھی۔ اور مجھ سے بغض رکھنے والوں کو ان کے بغض نے اس بات پر ابھارا کہ وہ مجھ پر بہتان لگانے لگے۔ خبردار! میں نبی نہیں ہوں اور نہ میری طرف وحی آتی ہے۔ میں تو اپنی ہمت کے مطابق اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے سلسلے میں جو تمہیں حکم دوں تم پر لازم ہے کہ تم میرے حکم کی تعمیل کرو خواہ وہ حکم تمہیں اچھا لگے یا برا لگے۔ اور اگر میں یا کوئی بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے تو خبردار! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے۔ اطاعت تو فقط جائز کاموں میں ہوتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4623۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا اَبُو عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِي الطُّفَيْلِ، اَظُنُّهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ اِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ، وَاِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا، فَلَا تُتْبِعَنَّ النَّظْرَةَ نَظْرَةً، فَاِنَّ لَكَ الْاُولٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے علی! جنت میں تیرا ایک خزانہ ہے اور بے شک تو دو چوٹیوں والا ہے، ایک نظر کے بعد دوسری مت دیکھو، کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے جبکہ دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4624۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ السِّمْطِ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ دَاوُدَ بْنِ اَبِي عَوْفٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللّٰهَ، وَمَنْ فَارَقَكَ يَا عَلِيُّ، فَقَدْ فَارَقَنِي صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے علی! جس نے مجھے چھوڑا، اس نے اللہ کو چھوڑا۔ اور اے علی! جس نے تجھے چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4625۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ

بْنُ الْحَسَنِ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِي اِسْنَادِهِ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ، وَاَرْجُو اَنَّهُ صَدُوقٌ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَحَكَمْتُ بِصِحَّتِهِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں تمام انسانیت کا سردار ہوں اور علی اہل عرب کا سردار ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں ''عمر بن الحسن'' ہیں۔ میرا گمان ہے کہ یہ ''صدوق'' ہیں۔ اگر (مجھے یہ شک) نہ ہوتا تو میں یہ فیصلہ دے دیتا کہ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق ہے۔

حضرت عروہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کردہ حدیث گزشتہ حدیث کی شاہد ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

4626۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ .

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس عرب کے سردار کو بلاؤ، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ''عرب کے سردار'' نہیں ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تو پوری انسانیت کا سردار ہوں اور علی ''عرب کا سردار'' ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی (درج ذیل) حدیث بھی اُس حدیث کی شاہد ہے۔

4627۔ وَلَهُ شَاهِدٌ آخَرُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ''عرب کے سرادر'' کو بلاؤ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ (خود) عرب کے سردار نہیں ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تو آدم علیہ السلام کی پوری اولاد کا سردار ہوں اور علی ''عرب کا سردار'' ہے۔

4628۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ الثِّقَةُ الْمَاْمُونُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي

ثَابِتٍ مَوْلٰى اَبِى ذَرٍّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ عَائِشَةَ وَاقِفَةً دَخَلَنِي بَعْضُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ، فَكَشَفَ اللّٰهُ عَنِّي ذٰلِكَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَقَاتَلْتُ مَعَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا فَرَغَ ذَهَبْتُ اِلَى الْمَدِينَةِ، فَاَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: اِنِّي وَاللّٰهِ مَا جِئْتُ اَسْاَلُ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَلٰكِنِّي مَوْلٰى لِاَبِي ذَرٍّ، فَقَالَتْ: مَرْحَبًا فَقَصَصْتُ عَلَيْهَا قِصَّتِي، فَقَالَتْ: اَيْنَ كُنْتَ حِينَ طَارَتِ الْقُلُوبُ مَطَائِرَهَا؟ قُلْتُ: اِلٰى حَيْثُ كَشَفَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَنِّي عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، قَالَ: اَحْسَنْتَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ، وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَاَبُو سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ هُوَ عُقَيْصَاءُ ثِقَةٌ مَاْمُونٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوثابت فرماتے ہیں: جنگ جمل کے موقع پر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، جب میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کھڑے دیکھا تو میرے دل میں بھی وسوسہ پیدا ہوا جو دوسرے لوگوں کے دلوں میں تھا۔ لیکن نمازِ ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ نے وہ وسوسہ مجھ سے دور کر دیا۔ چنانچہ میں نے امیر المومنین کے ہمراہ قتال کیا۔ جب جنگ ختم ہوئی تو میں مدینہ منورہ میں آیا، تو میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! میں کوئی کھانے یا پینے کی کوئی چیز مانگنے کیلئے نہیں آیا بلکہ میں تو حضرت ابوذر کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا۔ میں نے ان کو اپنا واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا: جب دل اپنے مقام پر اُڑ رہے تھے تو تُو اس وقت کیسے بچ گیا؟ میں نے کہا: میری بھی حالت وہی تھی لیکن زوالِ شمس کے وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے شرح صدر عطا کر دیا۔ انہوں نے کہا: تم نے اچھا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا ہے "علی قرآن کے ساتھ اور قرآن علی کے ساتھ رہے گا اور یہ کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے حتی کہ یہ دونوں اکٹھے ہی میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور ابوسعید التیمی عقیصاء ہیں، یہ ثقہ ہیں، مامون ہیں۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4629- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء مانگی "اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے، اے اللہ! علی جدھر ہو حق کو اُدھر کر دے۔

4629-الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث3732:البحر الزخار مسند البزار -ومما روى أبو حيان التيمي' حديث726:مسند أبي يعلى الموصلي' مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث527:المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه :محمد' حديث6014:

ﷺ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4630- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ هَانِءٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِي، وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جب بھی رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا، آپ وہ چیز مجھے ضرور عطا فرما دیتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپ مجھ ہی سے آغاز کرتے۔

ﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4631- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مَيْمُونٍ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: كَانَتْ لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَوْمًا: سُدُّوا هٰذِهِ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ فِي ذٰلِكَ نَاسٌ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ: فَاِنِّي اُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَاللّٰهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلٰكِنْ اُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ ایک دن آپ علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ باقی تمام دروازے بند کرنے کا حکم دے دیا۔ اس سلسلہ میں لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ تو رسول اللہ ﷺ ایک دن کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: میں نے علی کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا، اس پر تم میں سے کسی نے اعتراض کیا ہے۔ خدا کی قسم! میں نے (اپنی مرضی سے) نہ کسی کا دروازہ بند کرایا ہے نہ کھولے رکھا۔ بلکہ مجھے تو ایک حکم ملا تھا جس کی میں نے پیروی کی ہے۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4632- اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاِسْفَرَائِينِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي اَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ اُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَاَنْ تَكُوْنَ لِي خَصْلَةٌ مِّنْهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْطٰى حُمْرَ النَّعَمِ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ تَزَوَّجَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِلُّ لَهُ فِيهِ مَا يَحِلُّ لَهُ

وَالرَّايَةُ يَوْمَ خَيْبَرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تین فضیلتیں عطا کی گئی ہیں، اگر مجھے ان میں سے کوئی ایک بھی ملی ہوتی تو یہ میرے لئے سرخ اونٹوں کے ملنے سے زیادہ خوش کن ہوتی۔ پوچھا گیا: اے امیر المومنین! وہ فضیلتیں کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے عقد میں آئیں۔

(۲) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں رہائش پذیر تھے اور ان کے لئے مسجد میں وہ سب کچھ حلال تھا جو حضور علیہ السلام کیلئے حلال تھا۔

(۳) جنگ خیبر کے دن علم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4633- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ عُثْمَانُ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَوْنِ الْوَاسِطِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ قُثَمَ بْنَ الْعَبَّاسِ كَيْفَ وَرِثَ عَلِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَكُمْ قَالَ لِاَنَّهُ كَانَ اَوَّلَنَا بِهِ لُحُوْقًا وَاَشَدَّنَا بِهِ لُزُوْقًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت قثم بن عباس سے پوچھا: یہ کیسے ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وارث قرار دے دیا اور تمہیں چھوڑ دیا، انہوں نے کہا: اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4634- سَمِعْتُ قَاضِيَ الْقُضَاةِ اَبَا الْحَسَنِ مُحَمَّدَ بْنَ صَالِحٍ الْهَاشِمِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عُمَرَ الْقَاضِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اِسْحَاقَ الْقَاضِيَّ يَقُوْلُ وَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ قُثَمٍ هٰذَا فَقَالَ اِنَّمَا يَرِثُ الْوَارِثُ بِالنَّسَبِ اَوْ بِالْوَلَاءِ وَلَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ بْنَ الْعَمِّ لَا يَرِثُ مَعَ الْعَمِّ فَقَدْ ظَهَرَ بِهٰذَا الْاِجْمَاعِ اَنَّ عَلِيًّا وَرِثَ الْعِلْمَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَهُمْ وَبِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ الْقَاضِي

قاضی ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ قاضی اسماعیل بن اسحاق کے ہاں حضرت قثم کا یہ قول ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وراثت تو نسب یا ولاء کی بناء پر ملا کرتی ہے۔ اور اہل علم کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ چچا کی موجودگی میں بھتیجا وارث نہیں بنتا۔ اس اجماع سے ثابت ہوا کہ حضرت علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف علم کی وراثت پائی تھی۔

اور قاضی کی اس بات کی تائید درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے۔

4635۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ "اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ" وَاللّٰهِ لَا نَنْقَلِبُ عَلٰى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدَانَا اللّٰهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ لَاُقَاتِلَنَّ عَلٰى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتّٰى اَمُوْتَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَخُوْهُ وَوَلِيُّهُ وَبْنُ عَمِّهِ وَوَارِثُ عِلْمِهِ فَمَنْ اَحَقُّ بِهِ مِنِّي

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ (نبی) فوت ہو گئے یا شہید کر دیے گئے تو تم ایڑھیوں پر پھر جاؤ گے۔ خدا کی قسم! اگر وہ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو میں تمام عمر اسی بنیاد پر قتال کروں گا جس پر آپ علیہ السلام نے قتال کیا۔ خدا کی قسم! میں ان کا بھائی ہوں اور ان کا ولی ہوں اور ان کا چچازاد بھائی ہوں اور ان کے علم کا وارث ہوں۔ تو مجھ سے زیادہ حقدار کون ہوگا؟

4636۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَةٍ خَطَبَهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: لَاَقْتُلَنَّ الْعَمَالِقَةَ فِي كَتِيبَةٍ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: اَوْ عَلِيٌّ، قَالَ: اَوْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا: میں عمالقہ کو ضرور ضرور لشکر کے ایک حصے میں قتل کروں گا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا: چاہے وہ علی ہو؟ فرمایا: چاہے وہ علی بن ابی طالب ہی ہو۔

4637۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْهَرَوِيُّ بِالرَّمْلَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُو الصَّلْتِ ثِقَةٌ مَاْمُونٌ فَاِنِّي سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ فِي التَّارِيخِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُوْلُ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، عَنْ اَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، فَقَالَ: ثِقَةٌ فَقُلْتُ: اَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ؟ فَقَالَ: قَدْ حَدَّثَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَيْدِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ مَاْمُونٌ سَمِعْتُ اَبَا نَصْرٍ اَحْمَدَ بْنَ سَهْلٍ الْفَقِيهَ الْقَبَّانِيَّ اِمَامَ عَصْرِهِ بِبُخَارَى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: وَسُئِلَ عَنْ اَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، فَقَالَ:

دَخَلَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَنَحْنُ مَعَهُ عَلَى اَبِي الصَّلْتِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا خَرَجَ تَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَقُولُ رَحِمَكَ اللّٰهُ فِي اَبِي الصَّلْتِ؟ فَقَالَ: هُوَ صَدُوقٌ فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّهُ يَرْوِي حَدِيثَ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِهَا مِنْ بَابِهَا، فَقَالَ: قَدْ رَوَى هٰذَا ذَاكَ الْفَيْدِيُّ، عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، كَمَا رَوَاهُ اَبُو الصَّلْتِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں، علی اس کا دروازہ ہے۔ اس لئے جو شہر میں آنا چاہے وہ دروازے سے آئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عباس بن محمد الدوری کہتے ہیں: میں نے حضرت یحییٰ بن معین سے ابوصلت ہروی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ ثقہ ہے۔ میں نے کہا: کیا اس نے ابومعاویہ کے واسطے سے اعمش سے یہ روایت نہیں کی ''انا مدینۃ العلم'' تو انہوں نے کہا: اس کو محمد بن جعفر الفیدی نے بھی روایت کیا ہے اور وہ ثقہ ہیں، مامون ہیں۔ ابونصر احمد بن سہل الفقیہ القبانی جو اپنے زمانے میں بخارا میں امام (فی الحدیث) رہے ہیں، فرماتے ہیں: صالح بن محمد بن حبیب الحافظ سے ''ابوصلت'' کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: یحییٰ بن معین ابوصلت کے پاس گئے، اس وقت بھی یحییٰ بن معین کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے ابوصلت کے سلام کیا، پھر جب وہ وہاں سے نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے نکل آیا۔ میں نے ان سے کہا: ابوصلت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: وہ صدوق ہیں۔ میں نے کہا: وہ تو اعمش کے واسطے سے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے، اس لئے جو علم چاہتا ہو، وہ اس تک اس کے دروازے سے آئے۔ انہوں نے کہا: یہی حدیث ابوصلت کی طرح الفیدی نے ابومعاویہ کے واسطے سے اعمش سے روایت کی ہے۔

(ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

4638- حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ الْاِمَامُ اَبُو زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ فَهْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِينَةَ، فَلْيَاْتِ الْبَابَ، قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ فَهْمٍ، حَدَّثَنَاهُ اَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ، عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ الْحَاكِمُ: لِيَعْلَمَ الْمُسْتَفِيدُ لِهٰذَا الْعِلْمِ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ فَهْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثِقَةٌ مَاْمُونٌ حَافِظٌ وَلِهٰذَا الْحَدِيثِ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے، اس لئے جو شہر میں آنا چاہے وہ دروازے سے آئے۔

❀❀ حسین بن فہم کہتے ہیں: ہمیں یہ حدیث ابوصلت الہروی نے ابومعاویہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔ امام حاکم کہتے

ہیں: اس علم سے دلچسپی رکھنے والے کو پتا ہونا چاہئے کہ حسین بن فہم بن عبدالرحمٰن ثقہ ہیں، مامون ہیں اور حافظ ہیں۔

سند صحیح کے ہمراہ سفیان ثوری سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4639- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ الْإِمَامُ الشَّاشِيُّ الْقَفَّالُ بِبُخَارَى، وَاَنَا سَاَلْتُهُ، حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ الْهَارُونِ الْبَلَدِيُّ بِبَلَدٍ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ اس لئے جو شہر میں آنا چاہے وہ دروازے سے آئے۔

4640- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقِتْبَانِيُّ، وَحَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ الْخَضِرِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ بِالسَّاقَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اِسْحَاقَ الْحُلْوَانِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ، وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَلِيٍّ الْمُزَكِّي، عَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ علی، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، اَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا، سَيِّدٌ فِي الْاٰخِرَةِ، حَبِيبُكَ حَبِيبِي، وَحَبِيبِي حَبِيبُ اللّٰهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللّٰهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ اَبْغَضَكَ بَعْدِي صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَاَبُو الْاَزْهَرِ بِاِجْمَاعِهِمْ ثِقَةٌ، وَاِذَا تَفَرَّدَ الثِّقَةُ بِحَدِيثٍ فَهُوَ عَلٰى اَصْلِهِمْ صَحِيحٌ، سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ يَحْيَى الْحُلْوَانِيَّ، يَقُوْلُ: لَمَّا وَرَدَ اَبُو الْاَزْهَرِ مِنْ صَنْعَاءَ وَذَاكَرَ اَهْلَ بَغْدَادَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ اَنْكَرَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ مَجْلِسِهِ، قَالَ فِي آخِرِ الْمَجْلِسِ: اَيْنَ هٰذَا الْكَذَّابُ النَّيْسَابُورِيُّ الَّذِي يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ هٰذَا الْحَدِيثَ؟ فَقَامَ اَبُو الْاَزْهَرِ، فَقَالَ: هُوَ ذَا اَنَا، فَضَحِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ مِنْ قَوْلِهِ وَقِيَامِهِ فِي الْمَجْلِسِ فَقَرَّبَهُ وَاَدْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: كَيْفَ حَدَّثَكَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهٰذَا، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ غَيْرَكَ؟ فَقَالَ: اعْلَمْ يَا اَبَا زَكَرِيَّا، اَنِّي قَدِمْتُ صَنْعَاءَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ غَائِبٌ فِي قَرْيَةٍ لَهُ بَعِيدَةٍ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ، وَاَنَا عَلِيلٌ، فَلَمَّا وَصَلْتُ اِلَيْهِ سَاَلَنِي عَنْ اَمْرِ خُرَاسَانَ، فَحَدَّثْتُهُ بِهَا وَكَتَبْتُ عَنْهُ، وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ اِلٰى صَنْعَاءَ، فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ، قَالَ لِي: قَدْ وَجَبَ عَلَيَّ حَقُّكَ، فَاَنَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنِّي غَيْرُكَ، فَحَدَّثَنِي وَاللّٰهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، لَفْظًا فَصَدَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت علی) کی طرف دیکھا پھر فرمایا: اے علی!

تو دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ تیرا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ہلاکت ہے اس کیلئے جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور تمام محدثین کا اس بات پر اجماع ہے کہ ابوالازہر ثقہ ہے۔ اور محدثین کے قانون کے مطابق جب کوئی ثقہ متفرد ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث صحیح ہوتی ہے۔

ابوعبداللہ القرشی بیان کرتے ہیں: احمد بن یحییٰ الحلوانی فرماتے ہیں: جب ابوالازہر صنعاء سے آئے اور اہل بغداد سے اس حدیث کے متعلق تبادلہ خیال ہوا، تو یحییٰ بن معین نے اس حدیث کا انکار کر دیا۔ ایک دن انہوں نے اپنے حلقۂ درس کے آخر میں کہا: وہ نیشاپوری کذاب کہاں ہے؟ جو یہ حدیث عبدالرزاق کے حوالے سے بیان کرتا ہے۔ تو ابولازہر کھڑے ہو کے بولا: میں ہوں وہ شخص۔ یحییٰ بن معین اس کے اس طرح بھری مجلس میں اٹھ کر کھڑے ہو جانے اور اس کے یوں برملا اقرار پر ہنس پڑے۔ پھر اس کو اپنے قریب کر لیا اور بہت ہی قریب کر کے بولے: یہ کیسے ہو گیا کہ عبدالرزاق نے یہ حدیث صرف تم سے بیان کی اور تمہارے علاوہ اور کسی سے بیان نہیں کی: اس نے کہا: اے ابوزکریا! آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ میں صنعاء پہنچا تو عبدالرزاق وہاں سے دور ایک بستی میں گئے ہوئے تھے۔ میں (ان سے ملاقات کے لئے اس بستی کی طرف) چل نکلا حالانکہ ان دنوں میری طبیعت بھی ناساز تھی۔ جب میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھ سے خراسان کے احوال پوچھے، میں نے بیان کر دیئے، پھر میں نے ان سے حدیث شریف لکھی اور ان کی معیت میں صنعاء کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب میں ان کے پاس سے رخصت ہونے لگا تو انہوں نے مجھے کہا: میرے ذمہ تیرا ایک حق ہے۔ میں ایک حدیث تمہیں بیان کرتا ہوں، جو حدیث آج تک تیرے سوا اور کسی نے مجھ سے نہیں سنی، خدا کی قسم! پھر انہوں نے لفظ بلفظ یہی حدیث انہوں نے مجھے بیان کی۔ چنانچہ یحییٰ بن معین نے ان کی اس بات کو تسلیم کیا اور اپنے الفاظ واپس لئے۔

4641۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبُرُنْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، حَدَّثَنَا بَسَّامٌ الصَّيْرَفِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔

یہ صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4642۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي، وَيَمُوتَ مَوْتِي، وَيَسْكُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنَّهُ لَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ هُدًى، وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ فِي ضَلَالَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری زندگی جیسی زندگی گزارنا چاہتا ہے، جس کا اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اس کو چاہئے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا والی بنا لے کیونکہ وہ تمہیں کبھی بھی ہدایت سے باہر نہیں نکالیں گے اور گمراہی میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4643۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا بِتَكْذِيبِهِمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالتَّخَلُّفِ عَنِ الصَّلَوَاتِ وَالْبُغْضِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم منافقین کو اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب اور نمازوں سے پیچھے رہنے اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بغض سے پہچانتے تھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4644۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ الْإِمَامُ الشَّاشِيُّ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ هَارُونَ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِضَبْعِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: هٰذَا إِمَامُ الْبَرَرَةِ، قَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ، ثُمَّ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بازو تھام کر فرمایا: یہ نیکوکاروں کا امیر ہے، فاجروں کا قاتل ہے، جوان کی مدد کرے گا اس کی مدد (من جانب اللہ) کی جائے گی، جوان کو ستائے گا وہ (من جانب

اللہ، ذلیل ہوگا (یہ کہتے کہتے) آپ کی آواز اونچی ہوگئی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4645۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُفْيَانَ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، زَوَّجْتَنِي مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَهُوَ فَقِيرٌ لَا مَالَ لَهُ، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، اَمَا تَرْضَيْنَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاخْتَارَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبُوكِ، وَالْاٰخَرُ بَعْلُكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے میری شادی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کردی ہے جبکہ ان کا حال یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی مال ودولت نہیں ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمین میں سے صرف دو آدمیوں کو چُنا ہے۔ ان میں سے ایک تمہارا والد ہے اور دوسرا تمہارا شوہر۔

4645أ۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: زَوَّجْتَنِي مِنْ عَائِلٍ لَا مَالَ لَهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

4646۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْاَشْقَرِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْذِرُ وَاَنَا الْهَادِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عباد بن عبداللہ الاسدی سے مروی ہے کہ

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد:7)

''آپ تو صرف ڈرسنانے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک ہادی ہوتا ہے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذر ہیں اور میں ہادی ہوں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4647۔ حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُكْرَمٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْاَشْقَرُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِءْ اَحَدٌ مِنَّا يُكَلِّمُهُ غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غصہ کے عالم میں ہوتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا آپ علیہ السلام سے گفتگو کرنے کی کسی میں ہمت نہ ہوتی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4648۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِي بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الْعَوَّامِ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِسَلْمَانَ: مَا اَشَدَّ حُبَّكَ لِعَلِيٍّ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عوف بن ابوعثمان النہدی فرماتے ہیں: ایک آدمی نے سلمان سے پوچھا: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی شدید محبت کیوں کرتا ہے؟ اس نے کہا: اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے "جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4649۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي رَبِيعَةَ الْاِيَادِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ مِنْ اَصْحَابِي، وَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، قَالَ: قُلْنَا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ وَكُلُّنَا نُحِبُّ اَنْ نَكُونَ مِنْهُمْ، فَقَالَ: اَلَا اِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ، ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ، ثُمَّ سَكَتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار صحابہ سے محبت کا حکم دیا ہے

4649–سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل سلمان' حديث148 : الجامع للترمذي أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3736: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث بريدة الأسلمي' حديث22385: المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث7278

اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہ خود بھی ان سے محبت کرتا ہے (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون ہیں؟ ہم سب کی خواہش ہے کہ ہم ان میں سے ہوں' آپ نے فرمایا: ''خبردار! علی اُن میں سے ہے، پھر آپ خاموش ہو گئے''۔ پھر آپ نے فرمایا: ''خبردار! علی اُن میں سے ہے، پھر آپ خاموش ہو گئے''۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4650۔ حَدَّثَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَانَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَيُّوبَ الصَّفَّارُ، وَحُمَيْدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ الزَّيَّاتُ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِيَاضِ بْنِ اَبِي طَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُدِّمَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْخٌ مَشْوِيٌّ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِي مِنْ هٰذَا الطَّيْرِ، قَالَ: فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَةٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَةٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ، فَدَخَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَبَسَكَ عَلَيَّ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ آخِرَ ثَلَاثِ كَرَّاتٍ يَرُدُّنِي اَنَسٌ يَزْعُمُ اِنَّكَ عَلٰى حَاجَةٍ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، سَمِعْتُ دُعَاءَكَ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَكُونَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: اِنَّ الرَّجُلَ قَدْ يُحِبُّ قَوْمَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ عَنْ اَنَسٍ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ زِيَادَةً عَلٰى ثَلَاثِينَ نَفْسًا، ثُمَّ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ عَلِيٍّ، وأبى سعيد الخدرى، وَسَفِينَةَ وفى حديث ثابت البنانى عَنْ اَنَسٍ زِيَادَةُ اَلْفَاظٍ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا (ایک دفعہ) ایک بھنا ہوا پرندہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے دعا مانگی: یا اللہ! تو میرے پاس ایسے آدمی کو بھیج جو تمام مخلوقات سے زیادہ تجھے پیارا ہو اور وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے۔ (حضرت انس) فرماتے ہیں: (میں یہ دعا مانگ رہا تھا) یا اللہ! یہ شرف کسی انصاری کو عطا فرما۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ لیکن میں نے ان کو یہ کہہ (کرٹال) دیا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ (کچھ دیر بعد) دوبارہ آئے تو میں نے تب بھی یہی کہا کہ فی الوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ (تھوڑی دیر بعد) پھر تشریف لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا: دروازہ کھولو، (میں نے دروازہ کھولا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ باہر کیوں رکے رہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: انس نے مجھے

4650- الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب' حدیث3739:مسند أبی یعلی الموصلی –السدی' حدیث3941:المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' من اسمه أحمد' حدیث1767:المعجم الكبير للطبرانی' باب من اسمه الأشعث' ومما أسند أنس بن مالك رضی الله عنه' حدیث729:

تین مرتبہ واپس بھیجا ہے یہ شاید یہ سمجھ رہے تھے کہ آپ مصروف ہیں۔ آپ علیہ السلام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے انس! تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کی دعا سنی تھی اور میں چاہتا تھا کہ یہ مرتبہ میری قوم کے کسی فرد کے حصہ میں آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک انسان اپنی قوم سے محبت کرتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو ۳۰ سے زائد صحابہ کرام کی پوری ایک جماعت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ پھر یہ حدیث سندِ صحیح کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اور ثابت البنانی کی حضرت انس کے حوالے روایت کردہ حدیث میں کچھ الفاظ زائد ہیں۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

4651۔ كَمَا حَدَّثَنَا بِهِ الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عُلَيَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ بِالْكُوفَةِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ دُبَيْسٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَصْرِيُّ الْقَصَّارُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ شَاكِيًا، فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ يَعُودُهُ فِي اَصْحَابٍ لَهُ، فَجَرَى الْحَدِيثُ حَتّٰى ذَكَرُوا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَنَقَّصَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ اَنَسٌ: مَنْ هٰذَا؟ اَقْعِدُونِي فَاَقْعَدُوهُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْحَجَّاجِ، اَلَا اَرَاكَ تَنْقُصُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ كُنْتُ خَادِمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَكَانَ كُلَّ يَوْمٍ يَخْدُمُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ مِنْ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمِي فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ مَوْلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَيْرٍ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ، مَا هٰذَا الطَّائِرُ؟ قَالَتْ: هٰذَا الطَّائِرُ اَصَبْتُهُ فَصَنَعْتُهُ لَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ جِئْنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ وَاِلَيَّ يَاْكُلُ مَعِي مِنْ هٰذَا الطَّائِرِ، وَضَرَبَ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَنَسُ انْظُرْ مَنْ عَلَى الْبَابِ، قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَذَهَبْتُ فَاِذَا عَلِيٌّ بِالْبَابِ، قُلْتُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَةٍ، فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ مِنْ مَقَامِي، فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ ضَرَبَ الْبَابَ، فَقَالَ: يَا اَنَسُ، انْظُرْ مَنْ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَذَهَبْتُ فَاِذَا عَلِيٌّ بِالْبَابِ، قُلْتُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَةٍ، فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ مَقَامِي، فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ ضَرَبَ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَنَسُ اذْهَبْ فَاَدْخِلْهُ، فَلَسْتَ بِاَوَّلِ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمَهُ لَيْسَ هُوَ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَذَهَبْتُ فَاَدْخَلْتُهُ، فَقَالَ: يَا اَنَسُ قَرِّبْ اِلَيْهِ الطَّيْرَ، قَالَ. فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَا جَمِيعًا، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ: يَا اَنَسُ، كَانَ هٰذَا بِمَحْضَرٍ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اُعْطِي بِاللّٰهِ

عَهْدًا اَلا اَنْتَقِصَ عَلِيًّا بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا، وَلا اَعْلَمُ اَحَدًا يَنْتَقِصُهُ اِلَّا اَشْنَبَ لَهُ وَجْهَهُ

✧✧ حضرت ثابت البنانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ محمد بن حجاج اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے آیا، دوران گفتگو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ چل نکلا تو محمد بن حجاج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ پھر فرمایا: مجھے بٹھاؤ، لوگوں نے ان کو بٹھالیا۔ تو آپ بولے: اے ابن حجاج میں دیکھ رہا ہوں کہ تم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کر رہے ہو، اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا کیونکہ ہر دن کوئی نہ کوئی انصاری لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری انجام دیا کرتا تھا۔ ایک دن میری باری تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ باندھی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں ایک (بھنا ہوا) پرندہ لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ام ایمن! یہ پرندہ کہاں سے آیا؟ انہوں نے عرض کی: یہ میں نے شکار کیا تھا اور آپ کے لئے بھون کر لائی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی. یا اللہ! میرے پاس ایسے آدمی کو بھیج دے جو تجھے ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہو اور مجھے بھی۔ اور میرے ہمراہ یہ پرندہ کھائے (اسی وقت) دروازے پر دستک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! دیکھو دروازے پر کون ہے؟ میں نے دعا مانگی ''اللہ کرے یہ کوئی انصاری آدمی ہو'' میں نے جا کر دروازہ کھولا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں (یہ کہہ کر) میں آکر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گذری تھی کہ دوبارہ دروازہ بجا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اے انس! دیکھو دروازے پر کون ہے؟ میں پھر یہی دعا مانگ رہا تھا کہ اللہ کرے یہ کوئی انصاری شخص ہو۔ جب میں نے جا کر دروازہ کھولا تو (اب بھی) حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے پھر یہی کہہ دیا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں۔ میں پھر اپنی جگہ پر آکر کھڑا ہو گیا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ پھر دروازے پر دستک ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! جاؤ، ان کو اندر لے کر آؤ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں کوئی پہلا شخص نہیں تھا جو اپنے قبیلے سے محبت رکھتا تھا (بلکہ ہر شخص کو اپنے قبیلے، برادری سے محبت ہوتی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ انصار میں سے نہ تھے۔ خیر، میں دروازے پر گیا اور ان کو اندر لے آیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے انس! پرندہ پیش کرو، (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں نے وہ پرندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور ان دونوں نے مل کر اس کو تناول فرمایا۔ محمد بن الحجاج نے کہا: اے انس رضی اللہ عنہ! یہ سب معاملہ تمہاری موجودگی میں ہوا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں آج اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد کرتا ہوں کہ آج کے بعد کبھی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی نہیں کروں گا بلکہ کسی کے بارے میں مجھے پتا چلا کہ اس نے اُن کی شان میں گستاخی کی ہے تو میں اس کو بھی سزا دوں گا۔

4652۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الْقَطِيعِيُّ بِبَغْدَادَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَلْجٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: اِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، اِذْ اَتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ، فَقَالُوا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، اِمَّا اَنْ تَقُومَ مَعَنَا، وَاِمَّا اَنْ تُخْلُوَ بِنَا مِنْ بَيْنِ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ اَنَا اَقُومُ مَعَكُمْ، قَالَ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ قَبْلَ اَنْ يَعْمَى.

قَالَ: فَابْتَدَؤُوا فَتَحَدَّثُوا فَلا نَدْرِى مَا قَالُوا، قَالَ: فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: أُفٍّ وَتُفٍّ وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ بِضْعَ عَشْرَةَ فَضَائِلَ لَيْسَتْ لاَحَدٍ غَيْرَهُ، وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَابْعَثَنَّ رَجُلا لا يُخْزِيهِ اللّٰهُ اَبَدًا، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مُسْتَشْرِفٌ، فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: اِنَّهُ فِي الرَّحَى يَطْحَنُ، قَالَ: وَمَا كَانَ اَحَدُهُمْ لِيَطْحَنَ، قَالَ: فَجَاءَ وَهُوَ اَرْمَدُ لا يَكَادُ اَنْ يُبْصِرُ، قَالَ: فَنَفَثَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلاثًا فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ، فَجَاءَ عَلِيٌّ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلانًا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ، فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَاَخَذَهَا مِنْهُ، وَقَالَ: لا يَذْهَبُ بِهَا اِلَّا رَجُلٌ هُوَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَمِّهِ: اَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَعَلِيٌّ جَالِسٌ مَعَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَاَبَوْا، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَ عَلِيٌّ اَوَّلَ مَنْ آمَنَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: وَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى عَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَحَسَنٍ، وَحُسَيْنٍ، وَقَالَ: اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ، فَلَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَامَ فِي مَكَانِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلِيٌّ نَائِمٌ، قَالَ: وَاَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ اَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُونٍ فَاَدْرَكَهُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ اَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ، قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْمِي بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يَرْمِي نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَضَوَّرُ، وَقَدْ لَفَّ رَاْسَهُ فِي الثَّوْبِ لا يُخْرِجُهُ حَتّٰى اَصْبَحَ، ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ، فَقَالُوا: اِنَّكَ لَلَئِيمٌ وَكَانَ صَاحِبُكَ لاَ يَتَضَوَّرُ وَنَحْنُ نَرْمِيهِ، وَاَنْتَ تَتَضَوَّرُ وَقَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذٰلِكَ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَخَرَجَ بِالنَّاسِ مَعَهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اَخْرُجُ مَعَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ فَبَكَى عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ: اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ، اِنَّهُ لا يَنْبَغِي اَنْ اَذْهَبَ اِلَّا وَاَنْتَ خَلِيفَتِي

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي وَمُؤْمِنَةٍ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَدَّ رَسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا، وَهُوَ طَرِيقُهُ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرَهُ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَدْ أَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ إِنَّهُ رَضِيَ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ، فَهَلْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ قَالَ: ائْذَنْ لِي فَاضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: وَكُنْتَ فَاعِلًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَقَدْ حَدَّثَنَا السَّيِّدُ الْأَوْحَدُ أَبُو يَعْلَى حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيْدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ الْقَطَّانُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاتِمٍ الرَّازِيَّ، يَقُولُ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ يَجِدُوا الْفَضَائِلَ مِنْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ عمر بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھا کہ ۹ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد ان کے پاس آیا، وہ کہنے لگے کہ یا تو آپ الگ ہو کر ہماری بات سن لیجئے یا یہیں پر تخلیہ کروا لیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا (یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کو اٹھا کر تخلیہ کرنا تو مناسب نہیں ہے البتہ) میں تنہائی میں تمہاری بات سن لیتا ہوں۔ (حضرت عمرو بن میمون) فرماتے ہیں: یہ ان کی بینائی زائل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ (عمرو بن میمون) کہتے ہیں: پھر ان میں کچھ دیر بات چیت ہوتی رہی، مجھے یہ تو معلوم نہیں ہے کہ ان کے مابین کیا گفتگو ہوئی تاہم (اتنا ضرور ہے کہ آپ ان کے پاس سے) افسوس کرتے ہوئے، کپڑے جھاڑ کر اٹھے اور یہ کہتے ہوئے وہاں سے واپس آ گئے کہ یہ ایسی شخصیت کے بارے میں نازیبا گفتگو کرتے ہیں، جو ایسی دس فضیلتوں کی مالک ہے جو ان کے علاوہ اور کسی کو نصیب نہیں ہو سکیں۔

وہ دس فضیلتیں یہ ہیں:

(۱) ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ''اب میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جس کو اللہ تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس شرف کو حاصل کرنے کی خاطر بہت سارے لوگوں نے گردنیں اونچی کی لیکن آپ نے فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بتایا کہ وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: (یہ کام کسی اور کے ذمہ لگاؤ اور) ان کو میرے پاس بلاؤ، پھر حضرت رضی اللہ عنہ جب حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے آپ کچھ دیکھ نہ سکتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا، پھر آپ علیہ السلام نے جھنڈا تین مرتبہ لہرا کر ان کے سپرد کیا، چنانچہ (اس غزوہ خیبر میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت صفیہ بنت حیی کو (قیدی بنا کر) لائے (جن کو آزاد کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا)۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سورہ توبہ (میں موجود احکام کا اعلان کرنے کے لئے مکہ کی جانب) بھیجا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا، آپ نے اس سے وہ (احکام والا صحیفہ) لے لیا اور فرمایا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): اس پیغام کو صرف وہی لے جانے کا حق رکھتا ہے جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تھا ''تم میں سے کون ہے جو دنیا اور آخرت میں میرا ساتھی بنے؟'' حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک ایک کے پاس جا کر فرماتے ''تم میں سے کون ہے جو دنیا اور آخرت میں میرا ساتھی بنے؟ لیکن سب نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے (خود ہی) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے ساتھی ہو۔

(۴) ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۵) رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر مبارک حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ڈال کر فرمایا:

انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

(۶) آپ نے اپنے آپ کو (بازار مصطفیٰ ﷺ میں یوں) بیچ ڈالا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی چادر مبارک اوڑھ کر آپ کی جگہ پر لیٹ گئے تھے۔

(۷) مشرکین رسول اللہ ﷺ کو پتھر مارا کرتے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں پر آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آرام کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ آرام فرما ہیں۔ اس لئے انہوں نے یوں آواز دی: اے اللہ کے نبی (ﷺ)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کے نبی تو بئر میمون کی جانب تشریف لے جا چکے ہیں۔ آپ ان سے جا ملئے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے اور آپ سے جا ملے اور آپ کے ہمراہ غار میں ٹھہرے۔ (ادھر) حضرت علی پر (مشرکین کی جانب سے) اسی طرح پتھروں کی برسات ہونے لگی جیسے وہ رسول اللہ ﷺ کو پتھر مارا کرتے تھے۔ حضرت علی ان پتھروں کی تکلیف سے رو رہے تھے۔ لیکن (شدید تکلیف کے باوجود بھی) انہوں نے صبح ہونے سے پہلے اپنا چہرہ نہیں کھولا، جب صبح ہوئی تو آپ نے اپنے چہرے سے چادر ہٹائی تو مشرکین آپ کو برا بھلا کہتے ہوئے بولے، تیرے ساتھی کو ہم پتھر مارتے تھے تو وہ رویا نہیں کرتے تھے۔ جبکہ تم تو رو رہے ہو جو کہ ہمیں اچھا نہیں لگا۔

(۸) رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کی جانب روانہ ہوئے اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام بھی آپ کے ہمراہ تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں بھی آپ کے ہمراہ جانا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو ساتھ جانے سے منع فرما دیا۔ جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا میرے ساتھ وہی تعلق ہو جو کہ ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا؟ الا یہ کہ (ہارون علیہ السلام نبی تھے جبکہ) میرے بعد (قیامت تک) کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ مناسب یہی ہے کہ میں تمہی کو اپنا نائب بنا کر جاؤں۔

(۹) رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: میرے بعد ہر مومن مرد اور عورت کے ولی تم ہو۔

(۱۰) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دئے تھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حالتِ جنابت میں بھی مسجد ہی سے گزرا کرتے تھے (کیونکہ) ان کی گزرگاہ ہی یہ تھی۔

(۱۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں، علی رضی اللہ عنہ اس کا مولیٰ ہے۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں بتایا ہے کہ وہ ان لوگوں سے راضی ہوگیا ہے جن لوگوں نے درخت کے نیچے آپ علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ اور وہ ان کے دلوں کے حالات جانتا ہے۔ کیا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کی کوئی خبر موجود ہے؟

(۱۳) جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منافق کی گردن مارنے کی اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم یہ کام کرنا چاہتے ہو جبکہ تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا ہے "تم جو چاہو عمل کرو" (تمہیں بخش دیا گیا ہے)

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ بیان نہیں کیا ہے۔

سید اوحد ابویعلی حمزہ بن محمد الزیدی رضی اللہ عنہ نے ابوالحسن علی بن محمد بن مہرویہ القزوینی القطان کے واسطے سے ابوحاتم الرازی کا یہ بیان نقل کیا ہے "فضائل کے حوالے سے ہم امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی روایات کو زیادہ پسند کرتے ہیں"۔

4653- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ لِي وَلِاَبِي بَكْرٍ: عَنْ يَمِينِ اَحَدِكُمَا جِبْرِيْلُ، وَالْاٰخَرُ مِيكَائِيلُ، وَاِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ وَيَكُونُ فِي الصَّفِّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جنگِ بدر کے موقع پر میرے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک کے دائیں جانب حضرت جبریل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کی دائیں جانب حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اور حضرت اسرافیل علیہ السلام بہت عظیم فرشتے ہیں جو کہ جنگوں میں حاضر ہوتے ہیں اور صفوں میں شریک ہوتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4654- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ اَبُو طُوَالَةَ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ النَّاسُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوا عَلِيًّا فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں شکایت کی گئی تو آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کیا کرو۔ خدا کی قسم یہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور جہاد کے متعلق بہت سخت ہیں۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4655۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا زِيَادُ بْنُ الْخَلِيلِ الْقُشَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّكُمْ يَتَوَلانِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ فَقَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: اَيَتَوَلانِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ فَقَالَ: لاَ، حَتّٰى مَرَّ عَلٰى اَكْثَرِهِمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَتَوَلاكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، فَقَالَ: اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ہے جو دنیا اور آخرت میں میرا دوست بنے؟ آپ نے ہر آدمی سے کہا کہ کیا وہ مجھے دنیا اور آخرت میں اپنا دوست بنائے گا؟ ہر ایک نے نفی میں جواب دیا۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو دنیا اور آخرت میں دوست بناتا ہوں، آپ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) تم دنیا اور آخرت میں میرے دوست ہو۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4656۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَقْضٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ پورے مدینۃ المنورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4657۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَوَّرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَرْيَمَ الثَّقَفِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، طُوبٰى لِمَنْ اَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ فِيكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اے علی! خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو تجھ سے محبت کرے اور تیرے بارے میں تصدیق کرے اور ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جو تجھ سے بغض رکھے اور تیرے بارے میں جھوٹ سے کام لے

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4658- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ، وَاَنَّهُ يَرِدُ عَلَيَّ مِنَ الْقَضَاءِ مَا لَا عَلْمَ لِي بِهِ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِي، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهُ، وَاهْدِ قَلْبَهُ، فَمَا شَكَكْتُ فِي الْقَضَاءِ اَوْ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی جانب (گورنر بنا کر) بھیجا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نوجوان آدمی ہوں اور عدالت میں ایسے مقدمات بھی آ جاتے ہیں جن کے بارے میں، میں کچھ علم نہیں رکھتا (تو ایسے حالات میں، میں صحیح فیصلہ کیسے کر پاؤں گا) آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا دست مبارک رکھا اور یوں دعا مانگی: ''اے اللہ! اس کی زبان کو مضبوط بنا اور اس کے دل کو ہدایت یافتہ بنا'' آپ کی اس دعا کے بعد کبھی بھی کوئی فیصلہ کرنے میں مجھے ہچکچاہٹ نہیں ہوئی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4659- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ وَقَعُوا عَلٰى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ: لِاثْنَيْنِ طِيبَا نَفْسًا بِهٰذَا الْوَلَدِ، ثُمَّ قَالَ: اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ، اِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ، فَمَنْ قُرِعَ لَهُ فَلَهُ الْوَلَدُ، وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ لِصَاحِبَيْهِ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَقُرِعَ لِاَحَدِهِمْ، فَدَفَعَ اِلَيْهِ الْوَلَدَ، قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، اَوْ قَالَ: اَضْرَاسُهُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک یمنی باشندہ آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگا، اس نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عدالت میں تین ایسے مردوں کا مقدمہ پیش کیا گیا جنہوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت سے ہمبستری کی تھی اور اس عورت کو بچہ پیدا ہوا، اب ان میں سے ہر شخص کا دعوی تھا کہ یہ بچہ میرا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں سے فرمایا: تم سکون سے رہو، پھر فرمایا: تم سب بدخواہ ایک بچے کے نسب کے دعوے دار ہو، میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کروں گا جس کے نام قرعہ نکلے گا بچہ اس کو دوں گا اور وہ اپنے دوسرے دو شرکاء کو دو تہائی دیت ادا کرے گا۔ چنانچہ آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا ان میں سے جس کے نام قرعہ نکلا بچہ اس کے سپرد کر دیا گیا۔

(حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: (یہ بات سن کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (خوش ہو کر اس قدر) مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

4660۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ، بِهٰذَا وَزَادَ فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَعْلَمُ فِيهَا اِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ زَادَ الْحَدِيثُ تَاْكِيدًا بِرِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَدْ تَابَعَ اَبُو اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ الْاَجْلَحَ فِي رِوَايَتِهِ

✧✧ یہی حدیث حضرت اجلح رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں "پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ نے جو فیصلہ کیا میرے نزدیک بھی یہی فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔ جبکہ ابن عیینہ کی روایت کے مطابق اس حدیث میں تاکید زیادہ ہے۔ اور اس حدیث کو روایت کرنے میں ابواسحاق سبیعی نے اجلح کی متابعت کی ہے۔

4661۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس گیا، اس نے ہماری خاطر ایک بکری ذبح کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ابھی عنقریب) تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا" چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: (ابھی) تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا" چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا: (ابھی) تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا، اے اللہ! اگر تو چاہے تو اس کو علی بنا دے (حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: چنانچہ (اب کی بار) حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی تشریف لائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4661۔ مصنف ابن أبي شيبة 'كتاب الفضائل' ما ذكر في أبي بكر الصديق رضي الله عنه' حديث 31311: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' حديث 14285: مسند الطيالسي 'أحاديث النساء' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري - ما روى عنه عبد الله بن محمد بن عقيل' حديث 1768: المعجم الأوسط للطبراني 'باب العين' باب من اسمه محمود' حديث 8054:

4662- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي صَادِقٍ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُكُمْ وَارِدًا عَلَى الْحَوْضِ، اَوَّلُكُمْ اِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ

❁❁ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والا وہ ہوگا جو تم میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا ہے، (یعنی) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

4663- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَاِنَّمَا الْخِلَافُ فِي هٰذَا الْحَرْفِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَوَّلَ الرِّجَالِ الْبَالِغِيْنَ اِسْلَامًا وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ تَقَدَّمَ اِسْلَامُهُ قَبْلَ الْبُلُوْغِ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے جبکہ اختلاف اس بات میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اور نابالغ مردوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ایمان لائے۔

4664- اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَقِيهِ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنِّي وَاِيَّاكِ وَهٰذَا النَّائِمُ، يَعْنِي عَلِيًّا، وَهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، لَفِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سویا ہوا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور وہ دونوں یعنی حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ قیامت کے اکٹھے ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4665- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ كَانَ

حَامِلَ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيَّ وَقَالَ كَاَنَّكَ رَخِيُّ الْبَالِ فَغَضِبْتُ وَشَكَوْتُهُ اِلٰى اِخْوَانِهِ مِنَ الْقُرَّآءِ فَقُلْتُ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ سَعِيْدٍ اَنِّي سَاَلْتُهُ مَنْ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَيَّ وَقَالَ اِنَّكَ لَرَخِيُّ الْبَالِ قَالُوْا اِنَّكَ سَاَلْتَهُ وَهُوَ خَائِفٌ مِّنَ الْحَجَّاجِ وَقَدْ لَاذَ بِالْبَيْتِ فَسَلْهُ الْاٰنَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ حَامِلُهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ زَنْفَلٍ الْعُرْفِيِّ وَفِيْهِ طُوْلٌ فَلَمْ اُخَرِّجْهُ

✧✧ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! رسول اللہ ﷺ کا علم بردار کون تھا؟ (حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: انہوں نے میری جانب دیکھا، اور بولے: تم بہت کمزور دل ہو، یہ بات مجھے اچھی نہ لگی، میں نے ان کے قراء ساتھیوں سے ان کی شکایت کردی، میں نے کہا: تمہیں سعید پر حیرانی نہیں ہوتی؟ میں نے اس سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا علمبردار کون تھا؟ اس نے ایک نظر مجھے دیکھا اور بولا: تو بہت کمزور دل شخص ہے۔ لوگوں نے کہا: تو نے یہ سوال تو اس سے کرلیا ہے لیکن وہ حجاج سے خوف زدہ ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنے گھر میں پناہ گزین ہے، اب آپ (دوبارہ) اس سے یہی سوال کر کے دیکھیں۔ میں نے دوبارہ وہی سوال ان سے کیا تو وہ بولے: رسول اللہ ﷺ کے علم بردار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، بالکل اسی طرح میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی سنا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

زنفل عرفی سے مروی کی ایک حدیث اس حدیث کی شاہد بھی موجود ہے لیکن اس میں طول بہت ہے اس لئے میں نے اس کو (یہاں) نقل نہیں کیا

4666- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَيٍّ، عَنْ اَبِي رَبِيعَةَ الْاَيَادِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَاقَتِ الْجَنَّةُ اِلٰى ثَلَاثَةٍ: عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَسَلْمَانَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ خود جنت ان کی مشتاق ہے۔

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

4666- الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب سلمان الفارسي رضي الله عنه' حديث 3812: مسند أبي يعلى الموصلي' مسند أنس بن مالك' ما أسنده الحسن بن أبي الحسن' حديث 2714: مسند أبي يعلى الموصلي' مسند أنس بن مالك' ما أسنده الحسن بن أبي الحسن' حديث 2715: المعجم الكبير للطبراني' –من اسمه سهل' سلمان الفارسي يكنى أبا عبد الله رضي الله عنه' حديث 5918: المعجم الكبير للطبراني' –من اسمه سهل' سلمان الفارسي يكنى أبا عبد الله رضي الله عنه' حديث 5919:

(۲) حضرت عمار رضی اللہ عنہ۔

(۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4667۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ بِنَيْسَابُورَ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ قَبِيصَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا اُزَوِّجَ اَحَدًا مِنْ اُمَّتِي، وَلَا اَتَزَوَّجُ اِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ربّ سے یہ دعا مانگی "میں اپنی امت میں سے جس کا نکاح کروں یا جس سے نکاح کروں وہ جنت میں میرے ساتھ رہے" اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4668۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ الْعُقَيْلِيُّ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُوحِيَ اِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثٍ: اَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ، وَاِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن اسعد بن زرارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مجھے پر تین (القاب) وحی فرمائے ہیں

(۱) یہ سید المسلمین ہے۔

(۲) امام المتقین ہے۔

(۳) چمکدار پیشانی والوں کے قائد ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4669۔ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسَى السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَشْقَرُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ الْهِلَالِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ يَسَارٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَجَجْنَا فَمَرَرْنَا عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَدِينَةِ، وَمَعَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ حُدَيْجٍ، فَقِيلَ

لِلْحَسَنِ: اِنَّ هٰذَا مُعَاوِيَةُ بْنُ حُدَيْجِ السَّابُّ لِعَلِيٍّ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِهِ، فَاُتِيَ بِهِ. فَقَالَ: اَنْتَ السَّابُّ لِعَلِيٍّ؟ فَقَالَ: مَا فَعَلْتُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنْ لَقِيتَهُ، وَمَا اَحْسَبُكَ تَلْقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَتَجِدَهُ قَائِمًا عَلٰى حَوْضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُودُ عَنْهُ رَايَاتِ الْمُنَافِقِينَ بِيَدِهِ عَصًا مِنْ عَوْسَجٍ حَدَّثَنِيهِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حج کیا، (اس موقعہ پر) ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی زیارت کے لئے مدینہ شریف بھی گئے، معاویہ بن حدیج ہمارے ہمراہ تھے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ معاویہ بن حدیج حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تبرا کرنے والوں میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اس کو میرے پاس پیش کرو، چنانچہ اس کو پیش کر دیا گیا۔ آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تبرا کرتے ہو؟ وہ مکر گیا، آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر تیری ان سے ملاقات ہو (جبکہ مجھے یہ امید نہیں ہے کہ قیامت کے دن تو ان سے مل سکے) تو تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر کھڑا پائے گا۔ ان کے ہاتھ میں ایک کانٹے دار چھڑی ہوگی جس کے ساتھ وہ منافقین کو حوض کوثر سے پیچھے ہٹا رہے ہوں گے۔ یہ بات مجھے صادق و مصدوق (نبی اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔ اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ بولا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4670۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى، وَالسَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، اَلا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، اِنْ قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ: لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ اگر تو وہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ تیری مغفرت فرمادے (حالانکہ آپ کو مغفرت کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کی تمہاری تو مغفرت کردی گئی ہے۔ (وہ الفاظ یہ ہیں)

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4671- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَالَّذِي اَحْلِفُ بِهِ اِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَاَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عُدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً، وَهُوَ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ، جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: كَاَنَّكَ بَعَثْتَهُ فِي حَاجَةٍ، قَالَتْ: فَجَاءَ بَعْدُ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ اِلَيْهِ حَاجَةً، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ، وَكُنْتُ مِنْ اَدْنَاهُمْ اِلَى الْبَابِ، فَاَكَبَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، فَكَانَ عَلِيٌّ اَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس ذات کی قسم جس کی میں قسم کھاتی ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب تھے، ہم ایک دن حضور علیہ السلام کی عیادت کے لئے آئی ہوئی تھیں، آپ بار بار پوچھ رہے تھے: علی آ گئے؟ علی آ گئے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: یوں لگتا ہے جیسے آپ نے ان کو کسی کام سے بھیجا ہے، آپ فرماتی ہیں: کچھ دیر بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں سمجھ گئی کہ حضور علیہ السلام کو ان سے کوئی ضروری کام ہے۔ چنانچہ ہم حجرہ سے باہر نکل گئیں، لیکن بالکل دروازہ کے قریب ہی بیٹھ گئیں، اور میں تو سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی، (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جھک کر سرگوشی میں کوئی راز کی بات کہہ رہے تھے، پھر اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریبی تھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4672- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَمِيرَةَ، اَخْبَرَنِي مَيْمُونٌ الْكُرْدِيُّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذٌ بِيَدِي وَنَحْنُ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، اِذْ مَرَرْنَا بِحَدِيقَةٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيقَةٍ، قَالَ: لَكَ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ تھامے ہوئے مدینہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے، جب ہم ایک باغ کے پاس پہنچے تو میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باغ کس قدر خوبصورت ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرے لئے جنت میں اس سے بھی زیادہ خوبصورت باغ ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4673۔ حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ، حَدَّثَنَا نَاصِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَلِّمِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعُوْدُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، وَعِنْدَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَتَحَوَّلا حَتّٰى جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا اُرَاهُ اِلَّا هَالِكٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَنْ يَمُوتَ اِلَّا مَقْتُولا، وَلَنْ يَمُوتَ حَتّٰى يَمْلاَ غَيْظًا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بیمار تھے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس گیا، اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس موجود تھے، وہ دونوں وہاں سے ایک طرف ہٹ گئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھ گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ اب علی نہیں بچیں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو شہادت کی موت آئے گی، اور یہ اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک غیظ سے بھر نہ جائیں۔

4674۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي اَبُو زَيْدٍ الْاَحْوَلُ، عَنْ عِقَابِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، حَدَّثَنِي اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ بِقِتَالِ النَّاكِثِينَ، وَالْقَاسِطِينَ، وَالْمَارِقِينَ

✧✧ حضرت عقاب بن ثعلبہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مجھے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ناکثین (بیعت توڑنے والوں یعنی اصحاب جمل)، قاسطین (بغاوت کرنے والے یعنی اہل صفین) اور مارقین (دین سے نکل جانے والوں یعنی خوارج) سے جہاد کرنے کا حکم دیا۔

4675۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابِ بْنِ اَبِي فَاطِمَةَ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: تُقَاتِلُ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ، وَالْمَارِقِينَ بِالطُّرُقَاتِ، وَالنَّهْرَوَانَاتِ، وَبِالشَّعَفَاتِ قَالَ اَبُو اَيُّوبَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَعَ مَنْ تُقَاتِلُ هٰؤُلاءِ الْاَقْوَامَ؟ قَالَ: مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو ناکثین، قاسطین اور مارقین سے، گزرگاہوں میں، دریائی راستوں میں اور پہاڑی راستوں میں جہاد کرو گے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ کس شخص سے لڑیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے۔

4676- حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُمَحِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ مِمَّا عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الْاُمَّةَ سَتَغْدِرُ بِي بَعْدَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جو عہد لئے منجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ ان کے بعد امت ہمارے ساتھ بغاوت کرے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4677- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اَمَا اِنَّكَ سَتَلْقَى بَعْدِي جَهْدًا قَالَ: فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِي؟ قَالَ: فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بعد مشقت میں مبتلا ہو گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حالات میں) میرا ایمان سلامت ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا دین سلامت ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4678- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنَا اَبُو مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَعْيَنَ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، وَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ، وَاَنَا اُرِيدُ الْعِرَاقَ، فَقَالَ: لَا تَاْتِ الْعِرَاقَ، فَاِنَّكَ اِنْ اَتَيْتَهُ اَصَابَكَ بِهِ ذُبَابُ السَّيْفِ، قَالَ عَلِيٌّ: وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ قَالَهَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ، قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: يَا اللّٰهُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلَ مُحَارِبٍ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمِثْلِ هٰذَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوالاسود دیلی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اس وقت میں عراق کی طرف روانگی کے لئے سواری پر سوار ہو چکا تھا، انہوں نے کہا: آپ عراق تشریف نہ لے جایئے۔ اسلئے کہ اگر آپ وہاں گئے تو جنگ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم سے پہلے یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجھ سے فرما چکے ہیں۔ حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں: میں نے اپنے دل ہی دل میں کہا: یا خدایا! میں نے اس جیسا جنگجو لوگوں سے یوں باتیں کرتا آج تک نہیں دیکھا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4662 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِيٍّ، ثَنَا اَبِی، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِيٍّ، ثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيْقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذِي الْعُشَيْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقَامَ بِهَا، رَاَيْنَا نَاسًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُوْنَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، هَلْ لَكَ اَنْ تَاْتِيَ هٰؤُلَاءِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُوْنَ؟ فَجِئْنَاهُمْ، فَنَظَرْنَا اِلٰى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صُوْرٍ مِنَ النَّخْلِ فِي دَقْعَاءَ 1)) مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا فَوَاللّٰهِ مَا اَيْقَظَنَا اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا تُرَابٍ لِمَا يُرٰى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمَا بِاَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اُحَيْمِرُ ثَمُوْدَ الَّذِي عَقَرَ 2)) النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلٰى هٰذِهِ - يَعْنِي قَرْنَهُ - حَتّٰى تَبْتَلَّ هٰذِهِ مِنَ الدَّمِ - يَعْنِي لِحْيَتَهُ - هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قُمْ اَبَا تُرَابٍ

✧✧ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ ''ذی العشیرۃ'' کے موقع پر میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے فریق تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا تو ہم نے بنی مدلج کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو ایک باغ میں ایک چشمے پر کام کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوالیقظان کیا خیال ہے؟ ہم وہاں چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟۔ چنانچہ ہم وہاں پر جا پہنچے کچھ دیر ہم ان کو دیکھتے رہے پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا، اس لئے میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ درختوں کے ایک جھنڈ میں مٹی پر لیٹ کر سو گئے، خدا کی قسم! (ہم بہت دیر تک سوتے رہے) حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر خود ہمیں اپنے پاؤں سے ہلا کر اٹھایا، زمین پر لیٹنے کی وجہ سے ہمارے جسم خاک آلود ہو چکے تھے، (ہمارے بدن پر مٹی کا اثر دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان دو آدمیوں کی خبر نہ دوں جو سب سے زیادہ بد بخت ہیں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ علیہ السلام

نے فرمایا:

(۱) قوم ثمود کا احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔

(۲) وہ شخص جو تیرے یہاں پر (یعنی سر پر) مارے گا حتی کہ خون سے تیری یہ (یعنی داڑھی مبارک) تر ہو جائے گی۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوحازم کی سہل بن سعد سے روایت کردہ وہ حدیث نقل کی ہے جس میں "قم ابا تراب" کے الفاظ ہیں۔

4680- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ جَرِيِّ بْنِ كُلَيْبٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ اِلٰى صِفِّيْنَ كَرِهْتُ الْقِتَالَ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَتْ مِنْ اَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ بَنِىْ عَامِرٍ قَالَتْ رَحْبًا عَلٰى رَحْبٍ وَقُرْبًا عَلٰى قُرْبٍ تَجِيْءُ مَا جَآءَ بِكَ قَالَ قُلْتُ سَارَ عَلِيٌّ اِلٰى صِفِّيْنَ وَكَرِهْتُ الْقِتَالَ فَجِئْنَا اِلٰى هَا هُنَا قَالَتْ اَكُنْتَ بَايَعْتَهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْجِعْ اِلَيْهِ فَكُنْ مَعَهُ فَوَاللّٰهِ مَا ضَلَّ وَلَا ضُلَّ بِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت جری بن کلیب عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین کی جانب روانہ ہوئے، مجھے یہ لڑائی پسند نہ تھی، میں مدینۃ المنورہ میں آ گیا اور ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا: کوفہ والوں میں سے۔ آپ نے مزید پوچھا: ان میں کس قبیلے سے تعلق ہے؟ میں نے کہا: بنی عامر سے۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہہ کر مقصدِ آمد دریافت کیا۔ میں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین کی جانب روانہ ہوئے ہیں جبکہ مجھے یہ لڑائی اچھی نہیں لگ رہی، اس لئے میں یہاں چلا آیا، انہوں نے پوچھا: کیا تم نے ان کی بیعت کی تھی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تم لوٹ جاؤ اور ان کے لشکر میں شریک ہو جاؤ۔ خدا کی قسم وہ نہ خود گمراہ ہے اور نہ ان کے ساتھ رہنے والا گمراہ ہو سکتا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4681- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّظَرُ اِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَشَوَاهِدُهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ صَحِيْحَةٌ

4681- المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله من اسمه عفيف - طليق بن عمران بن حصين حديث 15040

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی متعدد احادیث صحیحہ اس کی شاہد ہیں۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4682۔ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُتْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ

✧✧ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

❀❀ اس حدیث کو ابراہیم نخعی سے روایت کرنے میں عمرو بن مرہ نے اعمش کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4683۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْقَارِئُ، حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

✧✧ عمرو بن مرہ نے ابراہم کے ذریعے علقمہ کے واسطے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

4684۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعِدْلَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُمَّ كُلْثُومٍ، فَقَالَ: اَنْكِحْنِيهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنِّي اَرْصُدُهَا لِابْنِ اَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَقَالَ عُمَرُ: اَنْكِحْنِيهَا، فَوَاللّٰهِ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ يَرْصُدُ مِنْ اَمْرِهَا مَا اَرْصُدُهُ، فَاَنْكَحَهُ عَلِيٌّ، فَاَتَى عُمَرُ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ: اَلَا تُهَنُّونَنِي؟ فَقَالُوا: بِمَنْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: بِاُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ وَابْنَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي، فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبٌ وَسَبَبٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ام کلثوم کا رشتہ مانگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اس کو اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر کے نکاح میں دینے کے انتظار میں ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے، خدا کی قسم، اس کے نکاح کا جس قدر میں منتظر ہوں اور کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: کیا تم مجھے مبارک باد نہیں دو گے؟ مہاجرین نے کہا: اے امیر المومنین! کس چیز کی مبارک؟ آپ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن رکھا ہے کہ قیامت کے دن میرے نسب اور سبب کے سوا تمام نسب اور سبب ختم ہو جائیں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سبب اور نسب قائم ہو، (اس لئے میں نے یہ نکاح کیا ہے۔)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4685- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ قَالاَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ وَلَّيْتُمُوهَا اَبَا بَكْرٍ فَزَاهِدٌ فِي الدُّنْيَا، رَاغِبٌ فِي الْاٰخِرَةِ، وَفِي جِسْمِهِ ضَعْفٌ، وَاِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عُمَرُ فَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ، لاَ يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ، وَاِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عَلِيًّا فَهَادٍ مُهْتَدٍ، يُقِيمُكُمْ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابوبکر صدیق کو خلیفہ نامزد کرو گے تو (ٹھیک ہے کیونکہ) وہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں دلچسپی رکھنے والے ہیں جبکہ وہ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ اور اگر تم عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناؤ گے (یہ بھی ٹھیک ہے کیونکہ) یہ طاقتور امانت دار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناؤ گے تو (تب بھی ٹھیک ہے کیونکہ) علی رضی اللہ عنہ خود بھی ہدایت یافتہ ہے اور ہدایت دینے والا بھی ہے یہ تمہیں صراط مستقیم پر قائم رکھیں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4686- عَنْ حَيَّانَ الْاَسَدِيِّ، سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاُمَّةَ سَتَغْدِرُ بِكَ بَعْدِي، وَاَنْتَ تَعِيشُ عَلٰى مِلَّتِي، وَتُقْتَلُ عَلٰى سُنَّتِي، مَنْ اَحَبَّكَ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَكَ اَبْغَضَنِي، وَاِنَّ هٰذِهِ سَتُخَضَّبُ مِنْ هٰذَا يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَاْسِهِ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا: میری امت میرے بعد تیرے خلاف بغاوت کرے گی اور تم میرے دین پر قائم ہو گے اور تم میرے طریقے پر جہاد کرو گے۔ جو تم سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت

کرے گا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور بے شک تمہاری یہ داڑھی شریف رنگین ہو جائے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے۔

ذِكْرُ مَقْتَلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِاَصَحِّ الْاَسَانِيْدِ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِخْتِصَارِ

اصح الاسانید کے ہمراہ مختصر طور پر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ

4687- حَدَّثَنِي اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى السَّدِّيُّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى وَفْدٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِّنَ الْخَوَارِجِ يُقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ نَعْجَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَلٰكِنِّي مَقْتُوْلٌ ضَرْبَةَ عَلِيٍّ هٰذَا تَخْضِبُ هٰذِهٖ قَالَ وَاَشَارَ عَلِيٌّ اِلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ بِيَدِهٖ قَضَاءٌ مَقْضِيٌّ وَعَهْدٌ مَعْهُوْدٌ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ثُمَّ عَابَ عَلِيًّا فِي لِبَاسِهٖ فَقَالَ لَوْ لَبِسْتَ لِبَاسًا خَيْرًا مِّنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَّ لِبَاسِي هٰذَا اَبْعَدُ لِي مِنَ الْكِبْرِ وَاَجْدَرُ اَنْ يَّقْتَدِيَ مِنَ الْمُسْلِمُوْنَ

✧✧ حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل بصرہ کا ایک وفد آیا۔ ان میں ایک خارجی آدمی بھی تھا جس کا نام "جعد بن نعجہ" تھا، اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر کہنے لگا: اے علی! خدا کا خوف کرو، کیونکہ تم نے بھی آخر مرنا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں۔ (میں طبعی موت نہیں مروں گا بلکہ) مجھے شہید کیا جائے گا اور (اپنے سر مبارک اور داڑھی شریف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) ایک حملے میں میری یہ داڑھی رنگین ہو جائے گی۔ یہ فیصلہ ہو چکا ہے، وعدہ لیا جا چکا ہے، اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ بولا، پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس کے متعلق اعتراض کیا، کہنے لگا: آپ کو اس سے اچھا لباس پہننا چاہیے تھا، آپ نے فرمایا: میرا یہ لباس مجھے تکبر سے دور رکھتا ہے اور مسلمانوں کو میرے اس عمل کی پیروی کرنی چاہیے۔

4688- حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ اَبِي حَدَّثَنَا الْحُرَيْثُ بْنُ مَخْشِي اَنَّ عَلِيًّا قُتِلَ صَبِيْحَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ مَنَاقِبَ عَلِيٍّ فَقَالَ قُتِلَ لَيْلَةَ اُنْزِلَ الْقُرْآنُ وَلَيْلَةَ اُسْرِيَ بِعِيْسٰى وَلَيْلَةَ قُبِضَ مُوْسٰى قَالَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حریث بن مخشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ۲۱ رمضان المبارک کی نماز فجر میں شہید کیا گیا، آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ایک خطبہ سنا ہے اس میں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کافی فضائل بیان کئے اور فرمایا: ان کو جس رات شہید کیا گیا یہ وہی رات تھی جس میں قرآن نازل ہوا اسی رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی بارگاہ میں اٹھایا گیا، اسی

رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوا، (حریث بن مخشی) کہتے ہیں: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4689۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَبِي رَوْحٍ عَنْ مَّوْلًى لِعَلِيٍّ اَنَّ الْحَسَنَ صَلّٰى عَلٰى عَلِيٍّ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا

✧✧ حضرت ابوروح، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں پڑھیں۔

4690۔ فَحَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخْعِيّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي حَاتِمٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّدِيّ يَقُوْلُ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجِمٍ الْمُرَادِيُّ عَشَقَ امْرَاَةً مِّنَ الْخَوَارِجِ مِنْ تَيْمِ الرُّبَابِ يُقَالُ لَهَا قَطَامُ فَنَكَحَهَا وَاَصْدَقَهَا ثَلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَّقَتْلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِي ذٰلِكَ قَالَ الْفَرَزْدَقُ

فَلَمْ اَرَ مَهْرًا سَاقَهُ ذُوْ سَمَاحَةٍ ... كَمَهْرِ قَطَامٍ بَيْنَ غَيْرُ مُعْجَمٍ

ثَلَاثَةُ آلَافٍ وَّعَبْدٍ وَقَيْنَةٍ ... وَضَرْبُ عَلِيٍّ بِالْحُسَامِ الْمُصَمَّمِ

فَلَا مَهْرَ اَغْلٰى مِنْ عَلِيٍّ وَاِنْ غَلَا ... وَلَا فَتْكَ اِلَّا دُوْنَ فَتْكِ بْنِ مُلْجِمٍ

✧✧ اسماعیل بن عبدالرحمٰن سدی بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ملجم المرادی، تیم الرباب کی ایک قطام نامی خارجی عورت سے عشق کرتا تھا، پھر اس سے نکاح کر لیا اور اس کا حق مہر تین ہزار درہم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل مقرر کیا۔ اسی سلسلہ میں فرزدق نے کہا ہے۔

○ میں نے آج تک کسی بڑے سے بڑے سخی آدمی کا بھی اتنا مہنگا مہر نہیں دیکھا جتنا مہنگا مہر قطام نامی عورت کا تھا۔

○ تین ہزار دراہم، ایک غلام، ایک لونڈی اور تیز دھاری تلوار کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل (معاذ اللہ)

○ یہ مہر جتنا بھی مہنگا تھا لیکن بہرحال یہ علی سے مہنگا نہیں تھا اور کوئی کتنا بھی خبیث ہو وہ فتک ابن ملجم سے کم ہی ہوگا۔

4691۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنِ الْمُقْرِءِ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ عَنْ مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا ضَرَبَ بْنُ مُلْجِمٍ عَلِيًّا تِلْكَ الضَّرْبَةَ اَوْصٰى بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ قَدْ ضَرَبَنِي فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ وَاَلِيْنُوْا لَهُ فِرَاشَهُ فَاِنْ اَعِشْ فَهَضْمٌ اَوْ قِصَاصٌ وَاِنْ اَمُتْ فَعَالِجُوْهُ فَاِنِّي مُخَاصِمُهُ عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر وہ وار کیا جس کے متعلق آپ نے پیشین گوئی کی تھی، تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے، تم اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اور اس کے لئے نرم بستر بچھانا، اگر میں صحت یاب ہو گیا تو اس کو (میری مرضی ہے چاہے اس کو) معاف کروں یا اس سے قصاص لوں، اور اگر میں فوت ہو گیا تو قصاص

میں صرف اسی کو قتل کرنا، کیونکہ میں اپنے ربّ کے ہاں اس کا مدمقابل ہوں گا۔

4692۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، قَالَ: لَمَّا جَاؤُوا بِابْنِ مُلْجَمٍ اِلَى عَلِيٍّ قَالَ: اصْنَعُوا بِهِ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ جُعِلَ لَهُ عَلَى اَنْ يَقْتُلَهُ فَاَمَرَ اَنْ يُقْتَلَ وَيُحَرَّقَ بِالنَّارِ "

✧✧ حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں: جب ابن ملجم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ وہی سلوک کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے ساتھ کیا تھا جو آپ کو شہید کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس کو قتل کر کے جلا دیا گیا تھا۔

4693۔ فَاَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْإِمَامُ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ حَرْبٍ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ رَاَيْتُ قَاتِلَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يُحَرَّقُ بِالنَّارِ فِي اَصْحَابِ الرِّمَاحِ

✧✧ ابو اسحاق ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کو دیکھا ہے اس کو نیزہ داروں کی موجودگی میں جلا دیا گیا تھا۔

4694۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ بَالَوَيْهِ الْعَقَصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ دَرَاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ اَسْمَاءَ الْاَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ مَا رُفِعَ حَجَرٌ بِاِيلِيَاءَ لَيْلَةَ قُتِلَ عَلِيٌّ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ قَالَ الْحَاكِمُ قَدِ اخْتُلِفَتِ الرِّوَايَاتُ فِي مَبْلَغِ سِنِّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حِينَ قُتِلَ

✧✧ امام زہری حضرت اسماء انصاریہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس رات ایلیاء میں جو پتھر بھی اٹھاتے اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا۔

۞۞ امام حاکم فرماتے ہیں: بوقت شہادت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر شریف کتنی تھی؟ اس سلسلہ میں روایات مختلف ہیں۔

4695۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ قَالَا اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ حضرت جعفر بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس وقت آپ کی عمر شریف ۵۸ برس تھی۔

4696۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ فِي السَّنَةِ الَّتِي مَاتَ فِيهَا حِينَ دَخَلَتْ سَنَةُ اِحْدَى وَثَمَانِينَ قَالَ

هٰذِهٖ لِی خَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ جَاوَزْتُ سِنَّ اَبِی مَاتَ اَبِی وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ وَمَاتَ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ فِی تِلْكَ السَّنَةِ

قَالَ الْحَاكِمُ فَاَمَّا مُدَّةُ خَلَافَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلٰی مَا حَكَمَ بِهِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عقیل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن الحنفیہ نے سن ۸۱ ہجری میں اپنی وفات کے وقت فرمایا: میں اس وقت ۶۵ برس کا ہو چکا ہوں، اور میری عمر میرے والد سے زیادہ ہے کیونکہ میرے والد محترم کی شہادت ۶۳ برس کی عمر میں ہوئی، اور ابن الحنفیہ اسی سال انتقال فرما گئے تھے۔

❀❀ امام حاکم فرماتے ہیں: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدتِ خلافت کتنی تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشاد سے بالکل واضح ہے۔

4697۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِیُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِيْنَةَ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً قَالَ سَعِيْدٌ: اَمْسَكَ اَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَعَلِیٌّ سِتَّ سِنِيْنَ

✧✧ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابوعبدالرحمٰن حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت کی خلافت ۳۰ سال تک رہے گی۔ حضرت سعید فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مدتِ خلافت ۲ سال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت ۱۰ سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ۱۲ سال اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ۶ سال۔

4698۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُوْسَی بْنِ مَطِيْرٍ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ ضَرَبَهُ ابْنُ مُلْجِمٍ، فَقُلْنَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اَتْرُكُكُمْ كَمَا تَرَكَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِيْكُمْ خَيْرًا يُوَلِّ عَلَيْكُمْ خِيَارَكُمْ قَالَ عَلِیٌّ: فَعَلِمَ اللّٰهُ فِيْنَا خَيْرًا فَوَلّٰی عَلَيْنَا اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ صعصعہ بن صوحان فرماتے ہیں: جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو آپ نے (زخمی حالت میں) خطبہ دیا، ہم نے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کسی کو خلیفہ نامزد فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اسی طرح چھوڑ کر جاؤں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چھوڑ کر گئے۔ ہم نے (بھی اسی طرح) عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کسی کو ہمارا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تم میں بہتری جانے گا تو کسی ایسے شخص کو تمہارا خلیفہ بنا دے گا جو تم میں سے سب سے بہتر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں بہتری جانی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا خلیفہ بنا دیا۔

4699۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِیُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُوْسَی الْقَرَشِیُّ

حَدَّثَنَا نَائِلُ بْنُ نُجَيحٍ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ صَعْصَعَةُ بْنُ صَوْحَانَ عَلَى عَلِيٍّ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا قَالَ اِنْ عَلِمَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يَسْتَخْلِفُ عَلَيْكُمْ خَيْرَكُمْ قَالَ صَعْصَعَةُ فَعَلِمَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِنَا شَرًّا فَاسْتَخْلَفَ عَلَيْنَا

✧✧ حضرت حبیب بن ابی ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعصعہ بن صوحان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کس کو ہمارا خلیفہ نامزد فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں بھلائی جانے گا تو تم پر کسی اچھے انسان کو خلیفہ بنادے گا۔ حضرت صعصعہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں میں برائی جانی اور ایک برے انسان کو ہمارا خلیفہ بنادیا۔

4700۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارِى حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو الْاَصَمِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنَّ هٰذِهِ الشِّيْعَةَ يَزْعَمُوْنَ اَنَّ عَلِيًّا مَبْعُوثٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ كَذَبُوْا وَاللّٰهِ مَا هٰؤُلَاءِ بِشِيْعَتِهِ لَوْ عَلِمْنَا اَنَّهُ مَبْعُوْثٌ مَا زَوَّجْنَا نِسَاءَهُ وَلَا اقْتَسَمْنَا مَالَهُ

✧✧ حضرت عمرو الاصم فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ جماعت سمجھتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قیامت سے پہلے نبی بنا کر بھیجے جائیں گے۔ انہوں نے جواب دیا: خدا کی قسم! وہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت کے لوگ ہی نہیں ہیں۔ اگر واقعی ایسی بات ہوتی تو ہم ان کی بیویوں کا نکاح جائز نہ کرتے اور ہم ان کا مال، وراثت کے طور پر تقسیم نہ کرتے۔

4701۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحِرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالُوْا لِاَبِي يَا مَهْدِى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلَمْ اَنْهَكُمْ عَنْ هٰذَا اِنَّمَا الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن محمد بن الحنفیہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے میرے والد سے کہا: یا مہدی! السلام علیک۔ (اے مہدی تم پر سلامتی ہو) آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا۔ بے شک مہدی وہ ہے جس کو اللہ نے ہدایت عطا فرمادی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ الْوَاضِحِ اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے امیر المومنین ہونے کا واضح ذکر

بَقِيَ مِنْ خَوَاصِ اَوْلِيَائِهِ جَمَاعَةً وَهَجَرَهُمْ لِذِكْرِهِمْ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِمَا لَيْسُوا بِاَهْلٍ وَسَهْمِ غَيْرِهِمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى فَارَقُوْهُ وَتَوَجَّهُوْا اِلٰى حَرُوْرَاءَ مِنْهُمْ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْكَوَّآءِ الْيَشْكَرِيُّ وَشَبِيْبُ بْنُ رِبْعِيِّ التَّمِيْمِيُّ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے خاص اولیاء کی ایک جماعت ابھی باقی ہے جن کو آپ نے چھوڑ دیا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دیگر کئی اصحاب رسول کے متعلق نازیبا گفتگو کی تھی، یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت سے الگ ہو کر مقام حروراء کی جانب چلے گئے تھے، ان میں عبداللہ بن الکواء یشکری اور شبیب بن ربعی تمیمی بھی شامل تھے۔

4702- حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الْكَوَّآءِ وَشَبِيْبَ بْنَ رِبْعِيِّ وَنَاسًا مَّعَهُمَا اعْتَزَلُوْا عَلِيًّا بَعْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صِفِّيْنَ اِلَى الْكُوْفَةِ لَمَّا اَنْكَرَ عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِّ اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَمَنْ بَعْدَهُمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَفُوْهُ وَخَرَجُوْا عَلَيْهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَلِيٌّ وَحَاجَّهُمْ وَرَجَعَ عَنْ غَيْرِ قِتَالٍ وَفِي حَدِيْثِ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ زِيَادَةُ اَلْفَاظٍ مِّنْهَا اِيْمَانُ عَلِيِّ اَنِّي لَا اُسَاكِنُكُمْ فِي بَلْدَةٍ حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین سے کوفہ واپس تشریف لائے اور آپ نے عبداللہ بن الکواء اور شبیب بن ربعی اور کچھ دوسرے لوگوں کو، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور ان کے بعد کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر تبرا کرنے سے منع فرمایا تو یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالف ہو گئے اور ان سے بغاوت کر دی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب پیش قدمی فرمائی تھی لیکن جنگ کئے بغیر آپ واپس لوٹ آئے۔

۞۞ ابواسحاق فرازی نے شعبہ اور سلمہ بن کہیل کے واسطے سے ابوجحیفہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں کچھ الفاظ زائد بھی ہیں جن میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ میں جب تک زندہ ہوں تمہارے ساتھ اس شہر میں نہیں ٹھہروں گا۔

4703- وَاَخْبَرَنِي اَبُو سَعِيْدٍ النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، اَنَا عَامِرُ بْنُ السرى، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللّٰهَ، وَمَنْ فَارَقَكَ فَقَدْ فَارَقَنِي

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ تعالیٰ سے جدا ہو گیا اور جو تجھ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا۔

4704- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِي يَحْيٰى قَالَ نَادٰى رَجُلٌ مِّنَ الْغَالِيْنَ عَلِيًّا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَالَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ

الْخَاسِرِيْنَ فَاَجَابَهُ عَلِيٌّ وَّهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ هٰذِه اَحَادِيْثُ صَحِيْحَةُ الْاَسَانِيْدِ وَلَيْسَتْ بِمُسْنَدَةٍ فَكُنْتُ اَحْكُمُ عَلَيْهَا عَلٰى مَا جَرٰى بِهِ الرَّسْمُ

✧✧ حضرت ابویحییٰ فرماتے ہیں: ایک متشدد آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز فجر کے دوران آواز دی اور (قرآن کریم کی یہ آیت پڑھتے ہوئے) بولا:

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (الزمر:65)

''اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو دوران نماز (یہ آیات پڑھتے ہوئے جواب دیا) فرمایا:

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ (الروم:60)

''تو صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ سچا اور تمہیں سبک نہ کر دیں وہ جو یقین نہیں رکھتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نوٹ: ان احادیث کی سند صحیح ہے تاہم یہ مسند نہیں ہیں اس لئے میں ان کے بارے میں قانون کے مطابق حکم جاری کرتا ہوں۔

وَمِنْ مَّنَاقِبِ اَهْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کے فضائل ومناقب

4705۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: فِيْ بَيْتِيْ نَزَلَتْ: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ قَالَتْ: فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں: یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ (الاحزاب:33)

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

آپ فرماتی ہیں: (اس آیت کے نزول کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت

حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4706 ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، وَثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ، قَالَ: اَتَيْتُ عَلِيًّا فَلَمْ اَجِدْهُ، فَقَالَتْ لِي فَاطِمَةُ: انْطَلِقْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ، فَجَاءَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَا وَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَاَقْعَدَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَاَدْنٰى فَاطِمَةَ مِنْ حِجْرِهِ وَزَوْجَهَا، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبًا، وَقَالَ: اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ثُمَّ قَالَ: هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي، اَللّٰهُمَّ اَهْلُ بَيْتِي اَحَقُّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گیا، آپ گھر موجود نہ تھے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہیں۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گھر آگئے، وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی ان کے ہمراہ داخل ہو گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا، آپ نے ان دونوں کو اپنی رانوں پر بٹھایا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے قریب کیا، ان سب کے اوپر ایک چادر ڈال کر یہ آیت پڑھی

اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (الاحزاب:33)

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، اے اللہ میرے اہل بیت زیادہ حقدار ہیں۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4707 ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَجَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهُمَا مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا مَعَهُمَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ مَعَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر نکلے اس وقت آپ

اپنے اوپر سیاہ اون کی منقش چادر مبارک اوڑھے ہوئے تھے، اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، آپ نے ان دونوں کو اس چادر میں چھپالیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں، آپ نے ان کو بھی اس میں چھپالیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ علیہ السلام نے ان کو بھی اس میں چھپالیا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4708۔ كَتَبَ اِلَيَّ اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ النَّحْوِيِّ يَذْكُرُ، اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَرَفَةَ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ مَوْلٰى عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: قَالَ سَعْدٌ: نَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَاَدْخَلَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَابْنَيْهِمَا تَحْتَ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي وَاَهْلُ بَيْتِي

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

(انمايريدالله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا)

نازل ہوئی، تو آپ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور ان کے حسنین کریمین کو اپنی چادر کے نیچے چھپایا پھر بولے: اے اللہ یہ میرے اہل اور میرے اہل بیت ہیں۔

4709۔ حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَحْمَةٍ هَابِطَةٍ، قَالَ: ادْعُوا لِي، ادْعُوا لِي، فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَهْلَ بَيْتِي عَلِيًّا، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، فَجِيءَ بِهِمْ، فَاَلْقَى عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِسَاءَهُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اٰلِي فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اَنَّهُ عَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا عَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ عَلٰى آلِهِ

✧✧ حضرت اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمتِ الٰہی کے نزول کو محسوس کیا تو آپ نے فرمایا: میرے پاس بلاؤ، میرے پاس بلاؤ، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کو بلائیں؟ آپ نے فرمایا: میرے اہل بیت (یعنی) علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو۔ چنانچہ ان کو بلایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر اپنی چادر ڈال دی، اور اپنے ہاتھ بلند کر کے بولے: یااللہ! یہ میری آل ہے، تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر رحمت نازل

فرما، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی

اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ایسی صحیح روایات موجود ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت پر صلوۃ کی اسی طرح تعلیم فرمائی ہے جیسے اپنی آل پر صلوٰۃ کی تعلیم فرمائی۔

4710۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو فَرْوَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ اَبِي لَيْلَى، يَقُولُ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: اَلا اُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَاهْدِهَا اِلَيَّ، قَالَ: سَاَلْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ الصَّلاةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَالَ: قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حُمَيْدٌ مُجِيبٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ بِاِسْنَادِهِ وَاَلْفَاظِهِ حَرْفًا بَعْدَ حَرْفٍ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اِسْمَاعِيلَ فِي الْجَامِعِ الصَّحِيحِ، وَاِنَّمَا خَرَّجْتُهُ لِيَعْلَمَ الْمُسْتَفِيدُ اَنَّ اَهْلَ الْبَيْتِ وَالْآلَ جَمِيعًا هُمْ وَاَبُو فَرْوَةَ، وَعُرْوَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ اَوْثَقِ التَّابِعِينَ بِالْكُوفَةِ

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے کہا: کیا میں آپ کو ایسی چیز تحفہ نہ دوں جو میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ (ابن ابی لیلیٰ) فرماتے ہیں: پھر (کعب بن عجرہ) نے مجھے یہ تحفہ دیا، فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل بیت پر صلوٰۃ کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: یوں پڑھا کرو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حُمَيْدٌ مُجِيبٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيد

یہی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے موسیٰ بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بخاری شریف میں بالکل اسی سند کے ہمراہ لفظ بہ لفظ اسی طرح نقل کی ہے، اور میں نے اس حدیث کو یہاں پر اس لئے نقل کیا ہے تاکہ علم کے شائق کو پتہ چل جائے کہ اہل بیت ہی آل پاک ہیں۔

اور ابوفروۃ عروہ بن حارث ہمدانی کوفہ کے باوثوق تابعین میں سے ہیں۔

4711- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْلِحِ الْفَقِيهُ بِالرِّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّى تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللّٰهِ، وَاَهْلَ بَيْتِى، وَاِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں (۱) کتاب اللہ (۲) اپنے اہل بیت اور یہ دونوں ایک دوسرے جدا نہیں ہوں گے حتی کہ یہ (اکٹھے ہی) میرے پاس حوض پر آئیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4712- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْحَافِظُ الْاَسَدِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا اَبِى، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى رَبَاحٍ، وَغَيْرِهِ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اِنِّى سَاَلْتُ اللّٰهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: اَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَكُمْ، وَاَنْ يَهْدِىَ ضَالَّكُمْ، وَاَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَكُمْ جُوَدَاءَ نُجَدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلّٰى وَصَامَ، ثُمَّ لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِاَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں

(۱) تمہیں ثابت قدم رکھے۔

(۲) تمہارے گمراہوں کو ہدایت دے دے۔

(۳) تمہارے جاہلوں کو عالم بنا دے۔

اور میں نے یہ بھی دعا مانگی تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخی، بہادر اور رحم دل بنا دے۔ چنانچہ اگر کوئی آدمی رکن اور مقام ابراھیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو اور روزہ دار ہو پھر وہ فوت ہو جائے لیکن وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق حسن صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4713- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِى اَبِى، حَدَّثَنَا تَلِيدُ

بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَحَّافِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَىٰ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيثِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ تَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ فَاِنِّي لَمْ اَجِدْ لَهُ رِوَايَةً غَيْرَهَا وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی جانب دیکھ کر فرمایا: میں تمہارے دشمن کا دشمن ہوں اور تمہارے دوست کا دوست ہوں۔

ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو تلید بن سلیمان سے روایت کیا ہے اور اس طریق سے یہ حدیث حسن ہے اور مجھے اس ایک حدیث کے علاوہ ان کی کوئی دوسری حدیث نہیں ملی۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4714۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّدِّيِّ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تمہارے دشمن کا دشمن ہوں اور تمہارے دوست کا دوست ہوں۔

4715۔ حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَرْكُونَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا خُلَيْدُ بْنُ دَعْلَجٍ اَبُو عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ، اَظُنُّهُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النُّجُومُ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَاَهْلُ بَيْتِي اَمَانٌ لِاُمَّتِي مِنَ الِاخْتِلَافِ، فَاِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا فَصَارُوا حِزْبَ اِبْلِيسَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے زمین والوں کے لئے ڈوبنے

4714–صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر البيان بأن محبة المصطفى صلى الله عليه وسلم مقرونة بمحبة' حديث7087:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنهم' حديث144:الجامع للترمذي أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في فضل فاطمة رضي الله عنها' حديث3885:مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' ما جاء في الحسن والحسين رضي الله عنهما' حديث31543:المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' باب من اسمه إبراهيم' حديث2914:المعجم الكبير للطبراني' باب الحاء حسن بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه' بقية أخبار الحسن بن علي رضي الله عنهما' حديث2554:

سے بچاؤ (کا سبب) ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے کا سبب ہیں۔عرب کا کوئی قبیلہ اگر ان کی مخالفت کرے گا تو وہ شیطان کی جماعت قرار پائے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4716۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ الْبُخَارِيَّانِ بِبُخَارَى، قَالَا: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ، وَاَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ، وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں نعمتیں عطا فرماتا ہے، اس لئے اس سے محبت کرو اور اللہ کی محبت کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4717۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ ثَعْلَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جو شخص میرے اہل بیت سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈالے گا۔

4716-الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم' حديث3805:المعجم الكبير للطبراني' باب الحاء' حسن بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه' بقية أخبار الحسن بن علي رضي الله عنهما' حديث2574:شعب الإيمان للبيهقي -معاني المحبة' حديث434:شعب الإيمان للبيهقي -الرابع عشر من شعب الإيمان وهو باب في حب النبي' حديث1365:

4717-صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر إيجاب الخلود في النار لمبغض أهل بيت المصطفى صلى الله' حديث7088:

ﷺ﴾ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4718- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَبَحُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي مَنْ أَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ، وَلِي بِالْبَلَاغِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ قَالَ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَبَحُّ: وَمَاتَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَكَانَ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، مَاتَ بَعْدَهُ بِسَبْعَةِ أَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ قَوْمٌ: لَا جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا صَاحِبَ رَفْضٍ وَبَلَاءٍ، وَقَالَ قَوْمٌ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا صَاحِبَ سُنَّةٍ وَجَمَاعَةٍ أَدَّيْتَ مَا سَمِعْتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میرے اہل بیت کے حوالے سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ان میں سے جو بھی توحید کو مانتا ہوگا اور یہ اقرار کرتا ہوگا کہ میں نے رسالت کے پیغامات دنیا والوں تک پہنچا دیئے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو عذاب نہیں دے گا۔

نوٹ: عمر بن سعید الابح بیان کرتے ہیں کہ سعید ابن ابی عروبہ کا انتقال جمعرات کے دن ہوا اور یہ حدیث انہوں نے جمعہ کے دن بیان کی تھی اس کے سات دن بعد وہ مسجد میں انتقال کر گئے۔ کچھ لوگوں نے کہا: اللہ تجھے اچھی جزاء نہ دے وہ رافضی تھا، اور کچھ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے، تو سنی تھا اور تو نے جو سنا وہ ادا کر دیا۔

ﷺ﴾ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4719- أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی

نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ (ال عمران: 61)

''ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں''

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور بولے: اے اللہ یہ میرے

اہل بیت ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4720- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقَرَاطِيسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِي فَاَنَا مَنْ عَرَفَنِي، وَمَنْ اَنْكَرَنِي فَاَنَا اَبُو ذَرٍّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مِنْ قَوْمِهِ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ کعبۃ اللہ کا دروازہ پکڑ کر بولے: جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا وہ بھی جان لے کہ میں ابوذر ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال وہی ہے جو نوح علیہ السلام کی قوم میں ان کی کشتی کی تھی، کہ جو اس میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا اور جو رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب

4721- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْتَاْذَنَ اللّٰهَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا، فَبَشَّرَنِي اَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَابَعَهُ اَبُو مُرَّيِّ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الْمِنْهَالِ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا یہ اس سے پہلے کبھی بھی زمین پر نہیں آیا تھا، اس نے اللہ تعالیٰ سے مجھے سلام کہنے کی اجازت مانگی (پھر مجھے سلام کہہ کر) مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۞۞ اس حدیث کو منہال بن عمرو سے روایت کرنے میں ابومری انصاری نے میسرہ بن حبیب کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4722- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسَى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو مُرَّيِّ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكٌ، فَاسْتَاْذَنَ اللّٰهَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا، فَبَشَّرَنِي اَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا، یہ اس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا، اس نے اللہ تعالیٰ سے مجھے سلام کرنے کی اجازت لی (پھر سلام کہہ کر) مجھے یہ بشارت دی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4723 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنْدِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَنَا، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمُحِبُّونَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میں، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے محبت کرنے والے (کب جنت میں آئیں گے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تمہارے پیچھے ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4724 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَزِيدَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْعَوَّامِ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ رِجْلَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَعَلَّمَنَا مَا نَقُولُ اِذَا اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، اِذَا كُنْتُمَا بِمَنْزِلَتِكُمَا فَسَبِّحَا اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ عَلِيٌّ: وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: كَانَ فِي نَفْسِهِ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ عَلِيٌّ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میرے اور فاطمہ کے درمیان تشریف فرما ہو گئے۔ ہم نے عرض کی: جب ہم (سونے کے لئے) بستر پر لیٹیں تو کیا پڑھیں؟ آپ نے فرمایا ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کے بعد میں نے یہ تسبیحات کا کبھی ناغہ نہیں کیا۔ ایک آدمی آپ کے متعلق دل میں کچھ خلش رکھتا تھا اس نے کہا: صفین کی رات بھی یہ تسبیحات آپ نے نہیں چھوڑیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، صفین کی رات بھی نہیں چھوڑیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4725- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلامٍ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهَا وَاَنَا مَعَهُ، وَقَدْ اَخَذَتْ مِنْ عُنُقِهَا سِلْسِلَةً مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَتْ: هٰذِهِ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُو حَسَنٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ اَيَسُرُّكِ اَنْ يَقُولَ النَّاسُ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَفِي يَدِكِ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ، ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ، فَعَمَدَتْ فَاطِمَةُ اِلَى السِّلْسِلَةِ، فَاشْتَرَتْ غُلامًا فَاَعْتَقَتْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجَّى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اس وقت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے گلے میں سونے کا ہار پہنا ہوا تھا، کہنے لگی: یہ مجھے حسن کے والد نے تحفہ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ لوگ ایسی باتیں کہیں کہ یہ فاطمہ بنت محمد ہے اور اس کے گلے آگ کا ہار ہے۔ یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے کھڑے وہاں سے تشریف لے گئے، سیدہ خاتون جنت نے اس ہار کے بدلے ایک غلام خریدا اور اس کو آزاد کر دیا۔ اس بات کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے فاطمہ کو آگ سے بچا لیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4726- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَدَمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ، قَالا: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْمُطَرِّزُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فَاطِمَةَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عزت کی حفاظت کی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد پر دوزخ کی آگ حرام فرما دی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4727۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَالَوَيْهِ الْعَقِصِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ قَائِدُ الْاَعْمَشِ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُبْعَثُ الْاَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ لِيُوافُوا بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمَحْشَرَ، وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلٰى نَاقَتِهِ، وَاُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ اَقْصَى طَرْفِهَا، وَتُبْعَثُ فَاطِمَةُ اَمَامِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی حجاب کے پیچھے سے ندا دے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں (ادب سے) جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت محمد (باپردہ) گزریں۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4728۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، وَاَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَاَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ مَاتِي بِالْكُوفَةِ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ بَكَّارٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا اَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوا اَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمُرَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی حجاب کے پیچھے سے ندا دے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں (ادب سے) جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت محمد (باپردہ) گزریں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4729۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَامٍ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَاءَتِ ابْنَةُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ بِيَدِهَا، فَاَتَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَيْهَا مَا صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ثَوْبَانُ: فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَاطِمَةَ وَاَنَا مَعَهُ، وَقَدْ اَخَذَتْ مِنْ عُنُقِهَا سِلْسِلَةً مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَتْ: هٰذِهِ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُو حَسَنٍ وَالسِّلْسِلَةُ فِي يَدِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ، اَيَسُرُّكِ اَنْ يَقُوْلَ

النَّاسُ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَفِي يَدِكِ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ؟ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْعُدْ، فَعَمَدَتْ فَاطِمَةُ اِلَى السِّلْسِلَةِ فَاشْتَرَتْ بِهَا غُلَامًا فَاَعْتَقَتْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجّٰى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہبیرہ کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، اس نے سونے یا (شاید) چاندی کی انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں، رسول اللہ ﷺ اس کے ہاتھوں کو مارنے لگے۔ پھر وہ لڑکی رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے مارنے کی شکایت کی۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت میں بھی آپ کے ہمراہ تھا، انہوں نے اپنے گلے سے سونے کی زنجیر اتار کر ہاتھ میں پکڑی اور بولیں: یہ زنجیر حسن کے والد صاحب نے مجھے تحفہ دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تمہیں یہ اچھا لگے گا کہ لوگ کہیں ''فاطمہ محمد کی بیٹی ہے اور اس کے ہاتھ میں دوزخ کی زنجیر ہو'' پھر رسول اللہ ﷺ بیٹھے بغیر ہی واپس تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بیچ کر اس کے عوض ایک غلام خریدا پھر اسے آزاد کر دیا، یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے فاطمہ کو آگ سے بچالیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4730- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: اِنَّ اللّٰهَ يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضٰى لِرِضَاكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' ان کے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا سے راضی ہوتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4731- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيْهُ الشَّاشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عِبَادِ بْنِ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءَ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ

الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اُمِّي عَلٰى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا مِنْ وَرَآءِ الْحِجَابِ وَهِيَ تَسْاَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ تَسْاَلُنِي عَنْ رَجُلٍ وَّاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ رَجُلًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيٍّ وَلَا فِي الْاَرْضِ اِمْرَاَةً كَانَتْ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ امْرَاَتِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں اپنی والدہ کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا، میں نے پردہ کے پیچھے سے ان کی آواز سنی، میری والدہ ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھ رہی تھیں، تو ام المومنین نے فرمایا: تم مجھ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھ رہی ہو، خدا کی قسم! میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی شخص کو نہیں جانتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے زیادہ محبوب ہو، اور ان کی زوجہ سے بڑھ کر اور کسی خاتون کو نہیں جانتی جو روئے زمین پر ان سے زیادہ محبوب ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4732۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ كَلَامًا، وَحَدِيثًا مِنْ فَاطِمَةَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ رَحَّبَ بِهَا، وَقَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا، فَقَبَّلَهَا، وَاَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ گفتگو کسی کی نہیں سنی، اور جب بھی فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کے پاس آتیں تو آپ ان کو خوش آمدید کہتے اور ان کے لئے کھڑے ہو جاتے، آپ علیہ السلام ان کا ہاتھ تھامتے اور (فرطِ شفقت سے) چوم لیتے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4733۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الصَّايِغُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّيَّانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نُعْمٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِاِخْرَاجِ حَدِيثِ اَبِي مُوسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَرْبَعٌ

4732–صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر إخبار المصطفى صلى الله عليه وسلم فاطمة أنها أول لاحقه حديث:7063 السنن الكبرى للبيهقي كتاب النكاح جماع أبواب الترغيب في النكاح وغير ذلك باب ما جاء في قبلة الرجل ولده حديث:12699

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں تاہم حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کی جو فضیلت ہے وہ اپنے مقام پر ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوموسیٰ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ تمام کائنات کی عورتوں میں سب سے افضل چار عورتیں ہیں۔

4734۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزَّاهِرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ شُجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا، وَيَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جو چیز اس کو خوش کرے مجھے بھی اس سے خوشی ہوتی ہے اور جو چیز اس کو تکلیف دے اس سے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4735۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ [illegible] ...فَرُ بْنُ زِيَادٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ اَحَبُّ النِّسَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ، وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ عورتوں میں سب سے زیادہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرتے تھے اور مردوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4736۔ حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَلِيٍّ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ، وَاللّٰهِ مَا كَانَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ اَبِيكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْكِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے

فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے تجھ سے زیادہ کسی کو رسول اللہ ﷺ کا محبوب نہیں پایا اور خدا کی قسم! تیرے والد سے بڑھ کر میں کسی سے محبت نہیں کرتا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4737۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ اَبِی عَمْرٍو السَّمَّاكُ، وَاَبُو اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ رُوَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَجَعَ مِنْ غَزَاةٍ اَوْ سَفَرٍ اَتَى الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ثَنَّى بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، ثُمَّ يَاْتِي اَزْوَاجَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ تَلَقَّتْهُ فَاطِمَةُ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ تَلْثَمُ فَاهُ، وَعَيْنَاهَا تَبْكِي، فَقَالَ لَهَا: يَا بُنَيَّةُ مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا اَرَاكَ شَعِثًا نَصِبًا قَدِ اخْلَوْلَقَتْ ثِيَابُكَ، قَالَ: فَقَالَ: فَلَا تَبْكِي، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ اَبَاكِ لِاَمْرٍ لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ، وَلَا شَعَرٍ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ بِهِ عِزًّا اَوْ ذُلًّا حَتّٰى يَبْلُغَ حَيْثُ بَلَغَ اللَّيْلُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ (کی یہ عادت کریمہ تھی کہ آپ) جب بھی کسی سفر یا غزوہ سے واپس تشریف لاتے تو (پہلے) مسجد میں آتے اور دو رکعت نفل ادا کرتے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس (جاتے، اس کے بعد اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لاتے (ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ) آپ علیہ السلام (ایک سفر سے واپس لوٹے تو حسب عادت مسجد میں آ کر نوافل ادا کئے اس کے بعد آپ) مسجد شریف سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے) گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے دروازے پر نبی اکرم ﷺ کا استقبال کیا اور حضور علیہ السلام کے دہان مبارک کا بوسہ لیا۔ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آبدیدہ ہو گئیں، نبی اکرم ﷺ نے رونے کی وجہ پوچھی تو عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو تھکا ہوا، پریشان حال دیکھ رہی ہوں، آپ کا لباس مبارک کس قدر بوسیدہ ہو چکا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم مت رو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو ایسے معاملہ کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ اس روئے زمین پر ہر چھوٹے بڑے گھر میں اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسلام کو داخل فرمائے گا، (گھر والوں کی) عزت کے ساتھ یا ذلت کے ساتھ، حتی کہ وہ وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں رات پہنچتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4738۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ الْفَاضِلُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اِمْلَاءً غُرَّةَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْ وَاَرْبَعِمِائَةٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ بْنِ اَخِي الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عِيسَى الصَّفَّارُ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَانِي

جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ بِسَفَرْجَلَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَاكَلْتُهَا لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي، فَعَلِقَتْ خَدِيجَةُ بِفَاطِمَةَ، فَكُنْتُ اِذَا اشْتَقْتُ اِلَى رَائِحَةِ الْجَنَّةِ شَمِمْتُ رَقَبَةَ فَاطِمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ وَشِهَابُ بْنُ حَرْبٍ مَجْهُولٌ وَالْبَاقُونَ مِنْ رُوَاتِهِ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس جنت کا ایک پھل لائے، میں نے اس کو کھایا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس (کا باقی ماندہ) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گلے میں ڈال دیا تھا، چنانچہ مجھے جب بھی جنت کی خوشبو سونگھنے کا شوق ہوتا تو میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گلا سونگھ لیتا۔

❀❀ یہ حدیث غریب الاسناد والمتن ہے اور شہاب بن حرب مجہول راوی ہیں تاہم اس کے علاوہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

4739۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قُعَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةَ، وَاِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ اَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَنِيهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْعَلاءِ الْاٰدَمِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكِ اَبِي وَاُمِّي رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ فِي الصَّحِيحِ غَيْرَ اِبْرَاهِيمَ قُعَيْسٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (یہ عادت کریمہ تھی کہ آپ جب بھی سفر پر روانہ ہوتے تو آپ) سب سے آخری ملاقات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کرتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات فرماتے۔

ایک اور روایت میں اسی بات کا تذکرہ ہے اور اس میں مزید یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم سیّدہ فاطمہ سے یہ فرمایا کرتے تھے:
''میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''۔

ابراہیم قعیس کے علاوہ اس روایت کے تمام راوی مستند ہیں۔

4740۔ اَخْبَرَنِيهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْعَلاءِ الْاٰدَمِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قُعَيْسٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاكِ اَبِي وَاُمِّي رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ فِي الصَّحِيحِ غَيْرُ اِبْرَاهِيمَ قُعَيْسٌ

✧✧ علاء بن مسیّب نے بھی ابراہیم قعیس کے حوالے سے بھی اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے تاہم اس میں کچھ الفاظ

کا اضافہ بھی ہے۔ نبی اکرم سیّدہ فاطمہ سے یہ فرمایا کرتے تھے: ''میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''۔

ابراہیم قعیس کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی صحیح کے درجہ کے ہیں۔

4740۔ زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدٍ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَهُوَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: يَا فَاطِمَةُ، اَلا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض الموت میں فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جنتی عورتوں، اس امت کی تمام عورتوں اور تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو؟

❀❀ یہ سند صحیح ہے لیکن امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ نے اس کو اس طرح نقل نہیں کیا۔

4741۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ لَهَا: الَّذِي جِئْتِ تَطْلُبِينَ اَحَبُّ اِلَيْكِ اَمْ خَيْرٌ مِنْهُ؟ قَالَ: فَحَسِبْتُ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَلِيًّا، قَالَ: قُولِي: اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت فاطمہ ؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے کے لئے آئیں تو آپ ؑ نے ان سے فرمایا: تم جس چیز کا مجھ سے مطالبہ کرنے کے لئے آئی ہو تمہیں وہ چیز زیادہ عزیز ہے یا تمہارے نزدیک اس سے بھی زیادہ عزیز کوئی چیز ہے؟ (حضرت ابوہریرہ ؓ) فرماتے ہیں: میں سمجھ گیا کہ وہ حضرت علی ؓ کے لئے مانگنے آئی تھیں، آپ ؑ نے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو ''اے اللہ، اے آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک، ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، تورات، انجیل اور قرآن پاک نازل فرمانے والے، اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے، میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کا قبضہ تیرے ہاتھ میں ہے، تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ظاہر ہے تجھ سے بڑھ کر کچھ نہیں اور تو باطن ہے تیرے سوا کچھ نہیں، تو ہمارا قرضہ ادا فرما اور ہمیں فقر سے بے نیاز فرما''

❀❀ یہ حدیث امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4742۔ اَخْبَرَنِي اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا

وَضَّاحُ بْنُ يَحْيَى النَّهْشَلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتِ: اجْتَمَعَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ فِي الْحِجَرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: يَا بُنَيَّةُ اسْكُنِي، ثُمَّ خَرَجَ فَدَخَلَ عَلَيْهِمُ الْمَسْجِدَ، فَرَفَعُوا رُءُ وسَهُمْ، ثُمَّ نَكَّسُوا، فَاَخَذَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ فَرَمٰى بِهَا نَحْوَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا اَصَابَ رَجُلا مِنْهُمْ اِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مشرکین مکہ کا ایک مکان میں اجلاس ہورہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: بیٹی! یہیں ٹھہرے رہنا ہے۔ پھر آپ چلے گئے اور آپ مسجد میں ان کے پاس چلے گئے ان لوگوں نے سر اٹھا کر ایک بار دیکھا پھر سر جھکا لئے، آپ علیہ السلام نے ایک مٹھی مٹی لے کر ان کی جانب پھینک دی پھر فرمایا: شاہت الوجوہ (خدا کرے کہ یہ چہرے قبیح ہو جائیں)۔ اس دن جس شخص پر بھی یہ مٹی پڑی وہ بدر کے دن مارا گیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4743۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الذُّهْلِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ، قَالَتْ: زَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَاَمَرَهُ اَنْ لا يَدْخُلَ عَلٰى فَاطِمَةَ حَتّٰى يَجِيئَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تک میں نہ آ جاؤں تم آپس میں کوئی بات نہ کرنا (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4744۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَسُئِلَتْ: اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، قِيلَ: فَمِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُهُ صَوَّامًا قَوَّامًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا؟ انہوں نے جواب دیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ ان سے پوچھا گیا: مردوں میں سے؟ انہوں نے فرمایا: ان کے شوہر۔ میں نے ان کو روزہ دار اور شب زندہ دار پایا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4745- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَرْبَعٌ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ

هٰذَا الْحَدِيثُ فِي الْمُسْنَدِ لِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ هٰكَذَا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے کائنات کی عورتوں میں سے چار عورتیں کافی ہیں۔

(۱) مریم بنت عمران۔

(۲) آسیہ زوجہ فرعون۔

(۳) خدیجہ بنت خویلد۔

(۴) فاطمہ بنت محمد۔

۞۞ مسند امام احمد بن حنبل میں یہ روایت اسی طرح موجود ہے۔

4746- وَاَخْبَرْنَاهُ اَبُو بَكْرٍ الْقَطِيعِيُّ فِي فَضَائِلِ اَهْلِ الْبَيْتِ تَصْنِيفُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ فَاِنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ يُسَوِّي بَيْنَ نِسَاءِ الدُّنْيَا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کائنات کی عورتوں میں سے تجھے چار عورتیں کافی ہیں۔

(۱) مریم بنت عمران۔

(۲) آسیہ زوجہ فرعون۔

(۳) خدیجہ بنت خویلد۔

4746–ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر فاطمة الزهراء ابنة المصطفى صلى الله عليه وسلم ورضي عنها' حديث7061:الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب فضل خديجة رضي الله عنها' حديث3893:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم –فاطمة' حديث2618:مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله عليه السلام في' حديث127:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث12173:مسند أبي يعلى الموصلي –قتادة' حديث2958:المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' ما انتهى إلينا من مسند النساء اللاتي روين عن رسول الله – ومن مناقب فاطمة رضي الله عنها' حديث18822:

(۴) فاطمہ بنت محمد۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ بیان نہیں کیا اور حضور علیہ السلام کا یہ فرمان ''تجھے عالمین کی عورتوں میں سے کافی ہیں'' یہ دنیا کی عورتوں کو بھی شامل ہے۔

4747۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَتْنَا اُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ، اَنَّهُ بَعَثَ اِلَيْهِ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ يَخْطُبُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَهُ فَلْيَلْقَانِي فِي الْعَتَمَةِ، قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَحَمِدَ اللّٰهَ الْمِسْوَرُ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، وَايْمُ اللّٰهِ مَا مِنْ نَسَبٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا صِهْرٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَسَبَبِكُمْ وَصِهْرِكُمْ، وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا، وَيَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا، وَاِنَّ الْاَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَسَبَبِي وَصِهْرِي، وَعِنْدَكَ ابْنَتُهَا وَلَوْ زَوَّجْتُكَ لَقَبَضَهَا ذٰلِكَ، فَانْطَلَقَ عَاذِرًا لَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مسور بیان کرتے ہیں کہ حسن بن حسن رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی بیٹی کا رشتہ کے لئے پیغام بھیجا، انہوں نے جواباً کہا: ان سے کہئے گا کہ وہ مجھے عشاء کے وقت مل لیں، چنانچہ حضرت حسن بن حسن عشاء کے وقت ان سے ملاقات کے لئے گئے حضرت مسور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد بولے: خدا کی قسم! تمہارے نسب تمہارے سبب اور تمہارے ساتھ رشتہ داری سے بڑھ کر میری نظر میں کسی چیز کی اہمیت نہیں ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے اس کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے اور اس کی خوشی سے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ اور قیامت کے دن تمام نسب ختم ہو جائیں گے سوائے میرے نسب، میرے سبب اور میری رشتہ داری کے۔ جبکہ تمہارے ہاں پہلے سے ان کی صاحبزادی موجود ہے اگر میں اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں تو یہ چیز اس سیدزادی کو تکلیف دے گی۔ یہ کہہ کر انہوں نے معذرت کر لی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4748۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُولُ: الصَّلَاةُ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ، اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ ماہ تک (یہ سلسلہ رہا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس سے گزرتے تو یوں آواز دیتے ہوئے گزرا کرتے تھے ''اے گھر والو نماز پڑھو، اللہ تو یہی

چاہتا ہے، اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4749- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ ابْنَةَ اَبِي جَهْلٍ اِلٰى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَاسْتَشَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَعَنْ حَسَبِهَا تَسْاَلُنِي؟ قَالَ عَلِيٌّ: قَدْ اَعْلَمُ مَا حَسَبُهَا، وَلٰكِنْ اَتَاْمُرُنِي بِهَا؟ فَقَالَ: لَا، فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي، وَلَا اَحْسِبُ اِلَّا وَاَنَّهَا تَحْزَنُ اَوْ تَجْزَعُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا آتِي شَيْئًا تَكْرَهُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

حضرت سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا حارث بن ہشام سے ابوجہل کی بیٹی کا رشتہ مانگا، اور اس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم مجھ سے اس کی خاندانی شرافت کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کی خاندانی شرافت کو جانتا ہوں، آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی طرف سے اس کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے (تمہارے اس عمل سے) اس کو تکلیف ہوگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ٹھیک ہے، میں ایسا کوئی اقدام نہیں کروں گا جو آپ کو تکلیف دے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس سند کے ہمراہ بیان نہیں کیا۔

4750- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي حَنْظَلَةَ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، اَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ ابْنَةَ اَبِي جَهْلٍ، فَقَالَ لَهُ اَهْلُهَا: لَا نُزَوِّجُكَ عَلٰى ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي، فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي

حضرت ابوحنظلہ روایت کرتے ہیں کہ مکہ کے ایک باشندے نے بیان کیا: ''کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے لئے پیغام نکاح بھیجا، ان کے گھر والوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ہوتے ہوئے اس کا نکاح تمہارے ساتھ نہیں کریں گے۔ اس بات کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے جس نے اس کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔

4751- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلِ بْنِ كَثِيرٍ. حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ ابْنَةَ اَبِي

جَهْلٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَيُنْصِبُنِي مَا اَنْصَبَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کا (رشتہ مانگنے کا) ذکر کیا، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی، آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے جو چیز اس کو تکلیف دیتی ہے اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے اور جو چیز ان کو سکون دیتی ہے اس سے مجھے سکون ملتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4752۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: كُنْتُ فِي زِفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَابِ، فَقَالَ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ، ادْعِي لِي اَخِي، فَقَالَتْ: هُوَ اَخُوكَ وَتُنْكِحُهُ، قَالَ: نَعَمْ، يَا اُمَّ اَيْمَنَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ، فَنَضَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَدَعَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ: ادْعِي لِي فَاطِمَةَ، قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَعْثُرُ مِنَ الْحَيَاءِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُنِي، فَقَدْ اَنْكَحْتُكِ اَحَبَّ اَهْلِ بَيْتِي اِلَيَّ، قَالَتْ: وَنَضَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَى سَوَادًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا اَسْمَاءُ قَالَ: اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: جِئْتِ فِي زِفَافِ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَا لِي

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شب عروسی کے موقع پر ان کے گھر موجود تھیں، جب صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر تشریف لائے اور فرمایا: اے ام ایمن میرے بھائی کو

4751-صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم باب فضائل فاطمه بنت النبى عليها الصلاة والسلام حديث 4588: مستخرج أبي عوانة -مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله باب ذكر الخبر المبيح لوالد المرأة أن يمتنع من الإذن لزوج حديث 3437: صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر أبي العاص بن الربيع رضي الله عنه حديث 7169: الجامع للترمذي أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في فضل فاطمة رضي الله عنها حديث 3884: مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب الطلاق باب الغيرة حديث 12840 مصنف ابن أبي شيبة كتاب الفضائل ما ذكر في فضل فاطمة رضي الله عنها ابنة رسول الله حديث 31631: السنن الكبرى للنسائي كتاب المناقب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - مناقب فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم رضي الله حديث 8099: مشكل الآثار للطحاوي باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه حديث 4359: مسند أحمد بن حنبل أول مسند الكوفيين حديث المسور بن مخرمة الزهري حديث 18551: البحر الزخار مسند البزار - وما روى علي بن زيد حديث 486: المعجم الكبير للطبراني -من اسمه عبد الله وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - عبد الله بن أبي مليكة حديث 3701

میرے پاس بلاؤ۔ انہوں نے کہا: وہ تمہارا بھائی ہے؟ جبکہ آپ نے (اپنی بیٹی کے ساتھ) اس کا نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں اے ام ایمن۔ اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جسم پانی کا چھینٹا مارتے ہوئے دعائے خیر دی اور فرمایا: فاطمہ کو میرے پاس بلاؤ۔ ام ایمن فرماتی ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حیاء کی وجہ سے جھجکتی ہوئی آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم مطمئن رہو کیونکہ میں نے تمہارا نکاح اس شخص کے ساتھ کیا ہے جو پورے خاندان میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔ (حضرت ام ایمن) فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بھی پانی کے کچھ چھینٹے ڈالے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے، آپ نے اپنے آگے ایک پرچھائی دیکھی اور فرمایا: یہ کون ہے؟ (کیا یہ اسماء بنت عمیس ہے؟) میں نے کہا: (جی ہاں) میں اسماء بنت عمیس ہوں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب عروسی میں گئی تھی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ علیہ السلام نے میرے لئے بھی دعا فرمائی۔

4753- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ كَلَامًا وَحَدِيثًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، وَرَحَّبَ بِهَا، وَأَخَذَ بِيَدِهَا فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَتْ هِيَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَتْ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَقَبَّلَتْ يَدَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

◆◆ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی جلتی گفتگو کرتا ہو۔ فاطمہ جب بھی حضور علیہ السلام سے ملنے آتیں تو آپ علیہ السلام ان کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو جاتے، ان (کی پیشانی) کا بوسہ لیتے، ان کو خوش آمدید کہتے، ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اپنی جگہ پر بٹھاتے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے جاتے تو وہ آپ علیہ السلام کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ علیہ السلام کے ہاتھ چومتیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4754- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعَةٌ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، الْحَدِيثَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں پھر فرمایا: تمہیں معلوم ہے

کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل چار عورتیں ہیں (۱) خدیجہ بنت خویلد (۲) فاطمہ بنت محمد (اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4755ـ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَوَيْهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مِينَاءَ بْنِ اَبِي مِينَاءَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: خُذُوا عَنِّي قَبْلَ اَنْ تُشَابَ الْاَحَادِيثُ بِالْاَبَاطِيلِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَنَا الشَّجَرَةُ وَفَاطِمَةُ فَرْعُهَا، وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا، وَشِيعَتُنَا وَرَقُهَا، وَاَصْلُ الشَّجَرَةِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ، وَسَائِرُ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْجَنَّةِ هٰذَا مَتْنٌ شَاذٌّ، وَاِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ اِسْحَاقَ الدَّبَرِيُّ صَدُوقٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَبُوهُ، وَجَدُّهُ ثِقَاتٌ، وَمِينَاءُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت میناء بن ابو میناء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: احادیث کے باطل کے ساتھ خلط ملط ہوجانے سے پہلے مجھ سے حدیث لے لو، وہ کہتے ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ (فرض کرو کہ) میں ایک درخت ہوں تو فاطمہ اس کی شاخ ہے اور علی اس کا لقاح (نر کھجور کا شگوفہ جو مادہ کھجور میں ڈالا جائے) ہے اور حسن اور حسین اس کے پھل ہیں اور ہماری جماعت کے لوگ اس کے پتے ہیں اور اس درخت کی جڑیں جنتِ عدن میں ہیں۔ اور اس کے بقیہ حصے جنت کے بقیہ مقامات پر ہیں۔

✿✿ یہ متن شاذ ہے۔ اور اگر بات واقعی ایسی ہی ہے تو اسحاق الدبری صدوق ہیں اور عبدالرزاق اور اس کا والد اور اس کا دادا ثقہ ہیں۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام میناء نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے اور آپ علیہ السلام کے فرامین سنے ہیں۔ واللہ اعلم

4756ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبَوَيْهِ الرَّئِيسُ الْفَقِيهُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ النَّيْسَابُورِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَبْرَشُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا ذَكَرَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِّنْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الَّذِي وَلَدَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ على شرط مسلم ولم يخرجاه

✧✧ حضرت یحیٰی بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کرتیں تو فرماتیں: میں نے ان سے زیادہ سچے لہجے والا شخص کبھی نہیں دیکھا سوائے ان کے والد محترم کے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4757- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، وَاَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ بَكَّارٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ بَيَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا اَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوا اَبْصَارَكُمْ وِتَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَمُرُّ وَعَلَيْهَا رَيْطَتَانِ خَضْرَاوَانِ قَالَ اَبُو مُسْلِمٍ: قَالَ لِي اَبُو قِلَابَةَ: وَكَانَ مَعَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ، اَنَّهُ قَالَ: حَمْرَاوَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اعلان کیا جائے گا کہ اے اہل محشر اپنی نگاہوں کو جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی سواری باپردہ) گزرے، چنانچہ آپ سبز رنگ کی دو بڑی چادریں اوڑھے گزر جائیں گیں، ابومسلم کہتے ہیں: ابوقلابہ نے مجھے بتایا کہ عبدالحمید کہتے ہیں کہ (اس حدیث میں سبز کی بجائے) دو سرخ چادروں کا ذکر ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَا ثَبَتَ عِنْدَنَا مِنْ اَعْقَابِ فَاطِمَةَ وَوِلَادَتِهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اور ان کی اولاد کے حوالے سے
جو احادیث ہمارے نزدیک ثابت شدہ ہیں، ان کا ذکر

4758- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلَدَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ وَاَرْبَعَ نِسْوَةٍ اَلْقَاسِمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَفَاطِمَةُ وَاُمُّ كَلْثُومٍ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ

۞۞ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے دو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں، (جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔

4759- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَهْرَجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ اُمِّي

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَوِ الشَّمْسِ كُفِّرَ غَمَامًا اِذَا خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ بَيْضَاءَ مُشْرِبَةً حَمِرَةً لَّهَا شَعْرٌ اَسْوَدُ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِبْهًا وَّاللّٰهِ كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ

بَيْضَاءَ تَسْحَبُ مِنْ قِيَامٍ شَعْرَهَا وَتَغِيْبُ فِيْهِ وَهُوَ جَثْلٌ اَسْحَمُ

فَكَاَنَّهَا فِيْهِ نَهَارٌ مُشْرِقٌ وَكَاَنَّهُ لَيْلٌ عَلَيْهَا مُظْلِمٌ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والدہ محترمہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح تھا، یا اس سورج کی طرح تھا جس کو بادلوں نے چھپا رکھا ہو، پھر جب وہ بادلوں سے نکلتا ہے تو خوب چمکدار ہوتا ہے، ان کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، بال انتہائی سیاہ تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مشابہت رکھتی تھیں۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے ؎

اس کا رنگ سفید ہے لیکن بالوں کی وجہ سے جب وہ ان میں چھپ جاتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے انتہائی سخت سیاہ ہو۔

(اس کے رنگ کی سفیدی کا عالم یہ ہے کہ) گویا کہ وہ چمکنے والا دن ہے۔ (اور بالوں کی سیاہی کا یہ عالم ہے کہ) گویا کہ انتہائی تاریک رات ہے۔

4760۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى الْمُزَكِّى وَاَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرِ الْهَاشِمِيُّ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ وُلِدَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ مِنْ مَّوْلِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر الہاشمی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے اکتالیس سال بعد پیدا ہوئیں۔

ذِكْرُ وَفَاةِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَالْاِخْتِلَافُ فِي وَقْتِهَا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور وقتِ وفات کے سلسلہ میں اختلاف کا ذکر

4761۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَلَاثِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً اَوْ نَحْوِهَا وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي وَقْتِ وَفَاتِهَا فَرُوِيَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ وَّاَمَّا عَائِشَةُ فَاِنَّهَا قَالَتْ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهَا اَنَّهَا تُوُفِّيَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ وَّاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ فَاِنَّهُ قَالَ فِيْمَا رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ اَبِي زِيَادٍ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِيَةِ اَشْهُرٍ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَقَدْ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدَّثَنَا بْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَهٰذَا اَثْبَتُ عِنْدَنَا

✦✦ حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ بنت محمد کا انتقال تقریباً ۲۹ سال کی عمر میں ۳ رمضان المبارک کو ہوا۔ آپ کی وفات کے وقت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

✦ امام محمد الباقر کا کہنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تین ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا۔

✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کی وفات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد ہوئی۔

✦ حضرت عبداللہ بن حارث نے یزید بن ابوزیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے آٹھ ماہ بعد ہوا۔

✦ ابن جریج نے زہری کے ذریعے، عروہ سے، جبکہ محمد بن عمر نے معمر کے واسطے سے زہری کے ذریعے عروہ سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

❁ محمد بن عمر کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہی قول معتبر ہے۔

4762 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَكَثَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ تَابَعَهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَعَقِيْلٌ وَبْنُ عُيَيْنَةَ وَالْوَاقِدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَبْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ نَحْوَهُ

✦✦ مذکورہ سند کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں۔

❁❁ صالح بن کیسان، عقیل، ابن عیینہ، واقدی، محمد بن عبداللہ ابن اخی الزہری اور ابن جریج ان تمام نے بھی اس روایت کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

4763 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ اَخِي طَاهِرٍ الْعَقِيْقِيُّ الْعَلَوِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا جَدِّيْ يَحْيٰى بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدْ مَرِضَتْ فَاطِمَةُ مَرَضًا شَدِيْدًا فَقَالَتْ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَلَا تَرَيْنَ اِلٰى مَا بَلَغْتُ اَحْمِلُ عَلَى السَّرِيْرِ ظَاهِرًا فَقَالَتْ اَسْمَاءُ اَلَا لَعَمْرِيْ وَلٰكِنْ اَصْنَعُ لَكِ نَعْشًا كَمَا رَاَيْتُ يَصْنَعُ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ قَالَتْ فَاَرِيْنِيْهِ قَالَ فَاَرْسَلَتْ اَسْمَاءُ اِلٰى جَرَائِدَ رَطْبَةٍ فَقَطَعَتْ مِنَ الْاَسْوَافِ وَجَعَلَتْ عَلَى السَّرِيْرِ نَعْشًا وَهُوَ اَوَّلُ مَا كَانَ النَّعْشُ فَتَبَسَّمَتْ فَاطِمَةُ وَمَا رَاَيْتُهَا مُتَبَسِّمَةً بَعْدَ

اَبِيهَا اِلَّا يَوْمَئِذٍ ثُمَّ حَمَلْنَاهَا وَدَفَنَّاهَا لَيْلًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شدید بیمار ہوگئیں تو انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہا: میری حالت کو تم دیکھ نہیں رہی ہو؟ کیا میں (وفات کے بعد یونہی) عیاں طور پر چارپائی پہ اٹھائی جاؤں گی؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا۔ خدا کی قسم! میں آپ کی میت کے لئے وہ طریقہ اختیار کروں گی جو حبشہ میں رائج ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے اس طرح کر کے دکھاؤ۔ چنانچہ حضرت اسماء نے کھجور کی چند تازہ ٹہنیاں منگوائیں اور چارپائی پر اس طور پر رکھ دیں کہ درمیان سے ابھری ہوئی تھیں، یہ طریقہ عرب میں سب سے پہلے اسی موقع پر اختیار کیا گیا یہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلی مرتبہ اس موقع پر آپ کے ہونٹوں پر میں نے تبسم دیکھا (پھر جب ان کا انتقال ہوگیا تو) ہم نے اسی طریقہ سے (وہ بھی رات کے اندھیرے میں) ان کا جنازہ اٹھایا اور ان کی تدفین کی گئی۔

4764- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى وَاَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دُفِنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا دَفَنَهَا عَلِيٌّ وَلَمْ يَشْعُرْ بِهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى دُفِنَتْ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (پردہ داری کا یہ عالم تھا کہ ان) کو رات کی تاریکی میں دفن کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہوں نے ہی آپ کی تدفین کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تک کو ان کے جنازہ اور تدفین کا پتہ نہ چلا۔

4765- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ اَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَقِيْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ حَدَّثَنِيْ عِيْسٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَلَوِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ بِنْتِ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَخِيْهَا جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَاتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ ابْنَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَوُلِدَتْ عَلٰى رَاْسِ سَنَةِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ مِنْ مَّوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۲۱ سال کی عمر میں ہوا، جبکہ ان کی پیدائش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے اکتالیس سال بعد ہوئی۔

4766- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْدَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوٗدَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ فَاطِمَةَ شَهْرَيْنِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات) اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کی وفات) کے درمیان دو ماہ (کا وقفہ) ہے۔

4767- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَبُوْ غَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَكِّيُّ وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تَمْكُثْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا شَهْرَيْنِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف دو مہینے زندہ رہیں۔

4768- حَدَّثَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ وَا اَبَتَاهُ مَنْ رَّبُّهُ مَا اَدْنَاهُ وَا اَبَتَاهُ جِنَانُ الْخُلْدِ مَاْوَاهُ وَا اَبَتَاهُ رَبُّهُ يُكْرِمُهُ اِذَا اَتَاهُ وَا اَبَتَاهُ الرَّبُّ وَرُسُلُهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ حِيْنَ يَلْقَاهُ فَلَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

لِكُلِّ اجْتِمَاعٍ مِّنْ خَلِيْلَيْنِ فُرْقَةٌ ۔۔۔ وَكُلُّ الَّذِي دُوْنَ الْفِرَاقِ قَلِيْلٌ

وَاِنَّ افْتِقَادِيْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ ۔۔۔ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنْ لَّا يَدُوْمُ خَلِيْلٌ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یوں کہتی تھی ''اے میرے ابا جان! آپ اپنے رب کے کتنے قریب ہو گئے ہیں، اے میرے ابا جان! جنت خلد آپ کا ٹھکانہ ہے، اے میرے ابا جان! جب آپ اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچے ہوں گے تو اللہ کریم نے آپ کو کتنی عزت دی ہوگی، اے میرے ابا جان! جب آپ اپنے ربّ سے ملاقات کی ہوگی تو رب تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ پر سلام بھیج رہے ہوں گے، اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے درج ذیل اشعار کہے۔

دو دوستوں کے ملاپ میں جدائی بہرحال ہوتی ہے کوئی شاذ و نادر ہی فراق سے بچا ہوگا۔

اور میں نے جو یکے بعد دیگرے دو دوست کھو دیئے ہیں یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ کوئی دوست (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہتا۔

4769- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَمَّارَةَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اُمِّ جَعْفَرٍ زَوْجَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَتْ غَسَلْتُ اَنَا وَعَلِيٌّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دیا۔

وَمِنْ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَیْ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کے نواسے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل ومناقب

4770۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ بَنِي اُمٍّ عَصَبَةٌ يَنْتَمُونَ اِلَيْهِمْ اِلَّا ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَاَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصَبَتُهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر عورت کی اولاد مرد کی جانب منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کے کہ ان کا ولی میں ہوں اور یہ میری جانب منسوب ہوتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4771۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَاءَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنَبِّهٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يستبقان إلى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ مَحْزَنَةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت یعلی بن منبہ فرماتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں دوڑتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، آپ نے ان کو اپنے سینے سے لگالیا، پھر فرمایا: بے شک اولاد (کی محبت) کنجوسی، بزدلی اور پریشانی کا باعث ہوتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4772۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلَ يَحْيٰى بْنُ يَعْمَرَ عَلَى الْحَجَّاجِ وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ النَّحَاسُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسَى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ قَالَ اجْتَمَعُوْا عِنْدَ الْحَجَّاجِ فَذَكَرَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَمْ يَكُنْ مِنْ ذُرِّيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ يَحْيٰى بْنُ يَعْمَرَ فَقَالَ لَهُ كَذَبْتَ اَيُّهَا الْاَمِيرُ فَقَالَ لَتَاْتِيَنِّي عَلٰى مَا قُلْتَ بِبَيِّنَةٍ وَمِصْدَاقٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ لَاَقْتُلَنَّكَ قَتْلًا فَقَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسٰى اِلٰى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَاِلْيَاسَ" فَاَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ عِيسٰى مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ بِاُمِّهِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ مِنْ ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى تَكْذِيْبِي فِي مَجْلِسٍ قَالَ مَا اَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ لِيُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا قَالَ فَنَفَاهُ اِلٰى خُرَاسَانَ

✧✧ حضرت عاصم بن بہدلہ بیان کرتے ہیں: حجاج کے ہاں کچھ لوگ جمع تھے، وہاں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا تذکرہ ہوا، حجاج نے کہا: وہ (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ وہیں پر حضرت یحییٰ بن یعمر موجود تھے وہ بولے: اے امیر! تم جھوٹ بول رہے ہو، اُس نے کہا: آپ اپنے موقف پر دلیل دیں اور قرآن پاک کا حوالہ پیش کریں ورنہ میں تجھے قتل کروادوں گا۔ یحییٰ بن یعمر نے قرآن پاک کی یہ آیات پڑھیں

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى

اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: "وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ (الانعام: 84,85)

"اوراس کی اولاد میں سے داوداورسلیمان اورایوب اور یوسف اورموسیٰ اور ہارون کواورہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کواورزکریا اوریحییٰ اورعیسیٰ اورالیاس کو"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ماں کی نسبت سے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد قرار پائے ہیں، اسی طرح حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما بھی اپنی والدہ کی نسبت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت قرار پائے ہیں۔ حجاج نے کہا: تم نے سچ بولا (لیکن یہ بتاؤ کہ) بھری مجلس میں آپ نے مجھے کیوں جھٹلایا، یحییٰ بن یعمر نے کہا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ حق بات کو چھپائیں گے نہیں بلکہ اس کو لوگوں میں ظاہر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

(وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ) فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا

"اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنھیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کئے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

چنانچہ حجاج نے حضرت یحییٰ بن یعمر کو ملک بدر کر کے خراسان بھیج دیا۔

4773۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ، فَلَمَّا وَلَدَتِ الْحُسَيْنَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَقَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، ثُمَّ لَمَّا وَلَدَتِ الثَّالِثَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

4773- صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر الحسن والحسين سبطي رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث:7068

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وَلَدِ هَارُونَ شَبَرٌ وَشُبَيْرٌ وَمُشَبِّرٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن کی ولادت ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بتایا کہ میں نے اس کا نام ''حرب'' رکھا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ یہ ''حسن'' ہے۔ پھر جب ان کے ہاں حسین کی ولادت ہوئی تو اس موقع پر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نے اس کا نام ''حرب'' رکھا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ یہ ''حسین'' ہے۔ پھر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اس کا نام ''حرب'' رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ یہ ''محسن'' ہے۔ پھر فرمایا: تم نے حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے ناموں کی طرح نام رکھے ہیں (ان کے تین بیٹوں کے یہ نام تھے) شبر، شبیر اور مشبر۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4774- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ جَعْفَرٍ اُمِّهِ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ، عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهَا يَوْمًا، فَقَالَ: اَيْنَ ابْنَايَ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلِيٌّ، فَتَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي مَشْرُبَةٍ وَبَيْنَ اَيْدِيهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، اَلَا تَقْلِبُ ابْنِي قَبْلَ الْحَرِّ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى هٰذَا هُوَ ابْنُ مَشْمُولٍ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ، وَعَوْنُ هٰذَا هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، هُوَ وَاَبُوهُ ثِقَتَانِ، وَاُمُّ جَعْفَرٍ هِيَ ابْنَةُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَجَدَّتُهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكُلُّهُمْ اَشْرَافٌ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھنے لگے: میرے دونوں بیٹے کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ گئے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں نکل پڑے، آپ کو وہ ایک حوض کے قریب کھیلتے ہوئے مل گئے، اس وقت ان کے سامنے کچھ کھجوریں تھیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا ''اے علی! کیا تم میرے بیٹوں کو گرمی سے نہیں بچاؤ گے۔ اس کے بعد باقی حدیث بھی بیان کی۔

✿✿ مذکورہ حدیث کی سند میں جو محمد بن موسیٰ نامی راوی ہیں، یہ ابن مشمول مدینی ہیں ثقہ ہیں اور جو عون نامی راوی ہیں یہ محمد بن عبیداللہ ابن ابی رافع کے بیٹے ہیں، یہ اور ان کے والد دونوں ثقہ ہیں۔ اور ام جعفر، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ہیں اور ان

کی دادی حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق ہیں اور یہ سب کے سب اشراف ہیں ثقہ ہیں۔

4775- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا اَبِى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اَبِى يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِحْدَى صَلاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَهُوَ حَامِلٌ اَحَدِ ابْنَيْهِ الْحَسَنِ اَوِ الْحُسَيْنِ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ عِنْدَ قَدَمِهِ الْيُمْنَى، فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً اَطَالَهَا، قَالَ اَبِى: فَرَفَعْتُ رَاْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ، وَاِذَا الْغُلامُ رَاكِبٌ عَلٰى ظَهْرِهِ فَعُدْتُ فَسَجَدْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ سَجَدْتَ فِي صَلاتِكَ هٰذِهِ سَجْدَةً مَا كُنْتَ تَسْجُدُهَا اَفَشَىْءٌ اُمِرْتَ بِهِ؟ اَوْ كَانَ يُوحَى اِلَيْكَ؟ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنِ ابْنِى ارْتَحَلَنِى، فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَاجَتَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبداللہ بن شداد بن الہاد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ظہر یا عصر کی نماز کے لئے تشریف لائے تو حسن یا حسین دونوں میں سے کسی ایک کو اٹھائے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ (نماز پڑھانے کے لئے مصلائے امامت پر) تشریف فرما ہوئے تو ان کو اپنے دائیں پہلو کی جانب بٹھا دیا، جب رسول اللہ ﷺ سجدہ میں گئے تو سجدہ بہت طویل کیا۔ میرے والد صاحب کہتے ہیں: میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے اور آپ کا نواسا آپ کی پشت مبارک پر بیٹھا ہوا تھا، میں دوبارہ سجدے میں چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس نماز میں اتنا طویل سجدہ کیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا لمبا سجدہ نہیں کیا۔ کیا آپ کو اس نماز میں کوئی خاص حکم ملا تھا یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی پیش نہیں آئی، بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اس کو اس کی مرضی کے بغیر نیچے اتاروں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4776- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّبِيعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِى ظَبْيَانَ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَاىَ، مَنْ اَحَبَّهُمَا اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَحَبَّنِي اَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا اَبْغَضَنِي، وَمَنْ اَبْغَضَنِي اَبْغَضَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں، جس نے ان سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4777۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، هٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ وَهٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَلْثِمُ هٰذَا مَرَّةً وَهٰذَا مَرَّةً، حَتّٰى انْتَهَى اِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے، آپ علیہ السلام کے ہمراہ حضرت حسن اور حسین بھی تھے، ایک اس کاندھے پر اور دوسرے اُس کندھے پر سوار تھے، آپ علیہ السلام کبھی ایک کو چومتے کبھی دوسرے کو، یونہی آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے محبت فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4778۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي نُعْمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ صَحَّ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ، وَاَنَا اَتَعَجَّبُ اَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

4778–صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر البيان بأن سبطي المصطفى صلى الله عليه وسلم يكونان في حديث7069: سنن ابن ماجه المقدمة باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل علي بن أبي طالب رضي الله عنه حديث117: الجامع للترمذي أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب مناقب أبي محمد الحسن بن علي بن أبي طالب والحسين حديث3784: مصنف ابن أبي شيبة كتاب الفضائل ما جاء في الحسن والحسين رضي الله عنهما حديث31538: السنن الكبرى للنسائي كتاب المناقب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار – فضائل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنهما حديث7903: مشكل الآثار للطحاوي باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه حديث1681: مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه حديث10785: مسند أبي يعلى الموصلي –من مسند أبي سعيد الخدري حديث1134: المعجم الأوسط للطبراني باب الألف من اسمه أحمد حديث368: المعجم الكبير للطبراني باب الحاء حسن بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه بقية أخبار الحسن بن علي رضي الله عنهما حديث2536:

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں سوائے دو خالہ زاد بھائیوں (یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے۔

✿✿ یہ حدیث متعدد وجوہ سے صحیح ہے اور مجھے اس بات پر بہت تعجب ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بھی نقل نہیں کیا۔

4779۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرِّيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان دونوں سے افضل ہیں۔

✿✿ یہ حدیث اس اضافے کے ہمراہ صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث

4780۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صُبَيْحٍ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان دونوں سے افضل ہیں۔

4781۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ قَانِعِ بْنِ مَرْزُوقٍ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ

4781–صحيح البخاری' كتاب أحاديث الأنبياء' باب قول الله تعالى :واتخذ الله إبراهيم خليلا' حديث3207:صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الاستعاذة' ذكر ما يعوذ المرء به ولده وولد ولده عند شيء يخاف' حديث1017:سنن أبي داود' كتاب السنة' باب في القرآن' حديث4133:سنن ابن ماجه' كتاب الطب' باب ما عوذ به النبي صلى الله عليه وسلم' حديث3523:الجامع للترمذي' أبواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث2037:مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الطب' في المريض ما يرقى به وما يعوذ به؛' حديث23072:السنن الكبرى للنسائي' كتاب النعوت' كلمات الله سبحانه وتعالى' حديث7472:مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث2422:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث2057:مسند إسحاق بن راهويه –ما يروى عن أسماء بنت عميس' حديث1915:المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من اسمه :عبيد' حديث4895:المعجم الكبير للطبراني –من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما – سعيد بن جبير' حديث12062:

الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، يَقُولُ: اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لامَّةٍ، ثُمَّ يَقُولُ: هٰكَذَا كَانَ يُعَوِّذُ اِبْرَاهِيمُ ابْنَيْهِ اِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین کو یہ دم کیا کرتے تھے

اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لامَّة

ترجمہ ''میں تم دونوں کو اللہ کے تام کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان سے اور ہر نقصان دہ چیز سے اور ہر نظرِ بد سے''

یہ دم کرنے کے بعد آپ فرماتے: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو بھی یہی دم کیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4782۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلاءِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، فَكَانَ يُصَلِّي، فَاِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا وَضْعًا رقيقا، فَاِذَا عَادَ عَادَا، فَلَمَّا صَلَّى جَعَلَ وَاحِدًا هَا هُنَا وَوَاحِدًا هَا هُنَا، فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلا اَذْهَبُ بِهِمَا اِلٰى اُمِّهِمَا؟ قَالَ: لا، فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ، فَقَالَ: الْحَقَا بِاُمِّكُمَا، فَمَا زَالا يَمْشِيَانِ فِي ضَوْئِهَا حَتّٰى دَخَلا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کر رہے تھے، دوران نماز حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی پشت مبارک پر چڑھ گئے، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو بہت نرمی کے ساتھ ان کو نیچے اتار دیا اور جب دوبارہ سجدہ کیا تو ان دونوں نے پھر اسی طرح کیا، جب آپ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کو ایک جانب اور دوسرے کو دوسری جانب بٹھا لیا، میں نے آپ علیہ السلام کے قریب کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں ان کو ان کی اماں کے پاس چھوڑ آؤں؟ آپ نے انکار فرما دیا۔ پھر ایک بجلی سی چمکی، آپ نے حسن اور حسین سے فرمایا: تم دونوں اپنی اماں کے پاس چلے جاؤ، چنانچہ وہ دونوں اس کی چمک میں چلتے چلتے گھر پہنچ گئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4783۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ،

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا اَنْ وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا سَمَّيْتَ ابْنِي؟ قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: هُوَ الْحَسَنُ، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا سَمَّيْتَ ابْنِي؟ قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: هُوَ الْحُسَيْنُ فَلَمَّا اَنْ وُلِدَ مُحْسِنٌ، قَالَ: مَا سَمَّيْتَ ابْنِي؟ قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: هُوَ مُحْسِنٌ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي سَمَّيْتُ بَنِي هٰؤُلَاءِ بِتَسْمِيَةِ هَارُونَ بَنِيهِ شَبَرًا، وَشُبَيْرًا، وَمُشْبِرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام ''حرب'' رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: تم نے میرے بیٹوں کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے کہا: حرب۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ''حسن'' ہے۔ پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام ''حرب'' رکھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے کہا: حرب۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ وہ ''حسین'' ہے۔ پھر جب ''محسن'' پیدا ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے کہا: حرب۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ''محسن'' ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے تینوں بیٹوں کے وہی نام رکھے ہیں جو حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کے رکھے تھے (ان کے نام یہ تھے) شبر، شبیر، مشبر

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَمِنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَذِكْرُ مَوْلِدِهٖ وَمَقْتَلِهٖ

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے فضائل ومناقب اور ان کی ولادت اور شہادت کا ذکر

4784 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقِيَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَقَالَ بِاَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان کو سینے سے لگا کر بولے: میرا باپ قربان ہوجائے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملتے جلتے ہیں، علی کے ساتھ یہ مشابہت نہیں رکھتے۔ یہ سن کر حضرت علی مسکرا دیئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

4784- صحيح البخاری كتاب المناقب باب صفة النبی صلی اللہ عليه وسلم حديث3370: صحيح البخاری كتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسين رضی اللہ عنهما حديث3561: مسند أحمد بن حنبل مسند العشرة المبشرين بالجنة مسند الخلفاء الراشدين - مسند أبی بكر الصديق رضی اللہ عنه حديث43: البحر الزخار مسند البزار - ما روى عقبة بن الحارث حديث40:

4785- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ لَقِيَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَطْنَكَ، فَاكْشِفِ الْمَوْضِعَ الَّذِي قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُقَبِّلَهُ، قَالَ: وَكَشَفَ لَهُ الْحَسَنُ فَقَبَّلَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ملے تو بولے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ وہ جگہ کھولیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا تھا تاکہ اس جگہ کا میں بھی بوسہ لوں، چنانچہ حضرت حسن نے کپڑا اٹھایا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چوم لیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4786- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبًا اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت وہب ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث

4787- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي وُلْدِ

4786–صحيح البخارى كتاب المناقب' باب صفة النبى صلى الله عليه وسلم' حديث 3371:صحيح مسلم كتاب الفضائل' باب شيبه صلى الله عليه وسلم' حديث 4427:الجامع للترمذى' أبواب الأدب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فى العدة' حديث 2826:الجامع للترمذى' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث 3793:الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم –ومن ذكر الحسن بن على بن أبى طالب يكنى أبا محمد' حديث 381:السنن الكبرى للنسائى كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار – فضائل الحسن والحسين ابنى على بن أبى طالب رضى الله عنهما' حديث 7896:مسند أحمد بن حنبل 'أول مسند الكوفيين' حديث أبى جحيفة' حديث 18392:مسند الحميدى 'أحاديث أبى جحيفة ولهب السوائى رضى الله عنه' حديث 860:مسند أبى يعلى الموصلى –من مسند أبى جحيفة' حديث 850:المعجم الكبير للطبرانى باب الحاء حسن بن على بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث 2481:المعجم الكبير للطبرانى' باب الحاء حسن بن على بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث 2483

عَلِيٍّ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ کوئی نہیں تھا۔

4788۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنْبَاَ يَعْلَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَقَدْ حَجَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ حَجَّةً مَاشِيًا وَاِنَّ النَّجَائِبَ لَتُقَادُ مَعَهُ

✧✧ حضرت عبیداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ۲۵ حج پیدل ادا کئے جبکہ خاندانی شرافت والے لوگ آپ کے ہمراہ جایا کرتے تھے۔

4789۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ وَلَدَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَسَنًا بَعْدَ اُحُدٍ بِسَنَتَيْنِ وَنِصْفٍ فَوَلَدَتِ الْحَسَنَ لِاَرْبَعِ سِنِيْنَ وَسِتَّةِ اَشْهُرٍ مِّنَ التَّارِيْخِ

✧✧ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت جنگ احد کے اڑھائی سال بعد ہوئی، نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرت کے چار سال اور چھ ماہ بعد ہوئی۔

4790۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي اَبُوْ وَاقِدٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ تِسْعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ

✧✧ ابوواقد کا بیان ہے کہ ابومحمد حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا انتقال ہجرت کے ۴۹ ویں سال میں ہوا اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

4791۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا اَزَالُ اُحِبُّ هٰذَا الرَّجُلَ بَعْدَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مَا يَصْنَعُ، رَاَيْتُ الْحَسَنَ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِي لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُ لِسَانَهُ فِي فَمِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے ساتھ شفقت بھرا رویہ دیکھا ہے، اس سے محبت کرنے لگ گیا ہوں، میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں بیٹھے

ہوئے تھے اور بار بار آپ علیہ السلام کی داڑھی مبارک میں انگلیاں ڈال رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے منہ میں اپنی زبان ڈالتے تھے، پھر آپ علیہ السلام نے دعا مانگی: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4792۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِ اَبُو هُرَيْرَةَ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، هٰذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَدْ سَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَحِقَهُ، وَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا سَيِّدِي، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَيِّدٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعید بن ابی سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کہ حضرت حسن بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، انہوں نے آتے ہی سلام کیا، ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ان کے آنے کا علم نہ ہوا۔ ہم نے ان کو بتایا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سلام کہہ رہے ہیں چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور ان کو سلام کا یوں جواب دیا "وعلیک السلام یا سیدی" پھر بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "یہ سید ہیں"

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4791-صحیح البخاری' كتاب المناقب' باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما' حديث3560:صحيح البخاري' كتاب اللباس' باب السخاب للصبيان' حديث5553:صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب فضائل الحسن والحسين رضي الله عنهما' حديث4550:صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي بالمحبة' حديث7072:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنهم' حديث141:الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3799:مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' ما جاء في الحسن والحسين رضي الله عنهما' حديث31554:السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنهما' حديث7898:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث 7234:مسند الحميدي- جامع أبي هريرة' حديث1004:مسند ابن الجعد -فضيل بن مرزوق الرقاشي الأغر' حديث1631:البحر الزخار مسند البزار --وشما روى بوحنس' حديث1133:مسند أبي يعلى الموصلي' مسند سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل' حديث924:مسند الروياني - عدي بن ثابت عن البراء' حديث375:

4792--السنن الكبرى للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' ذكر اختلاف الأخبار في قول القائل . سيدنا وسيدي' حديث9729:مسند أبي يعلى الموصلي -شهر بن حوشب' حديث6426:المعجم الكبير للطبراني' باب الحاء حسن بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه' بقية أخبار الحسن بن علي رضي الله عنهما' حديث2533:

4793- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ، عَنْ اَبِيهِ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ حَسَنًا وَضَمَّهُ اِلَيْهِ، وَجَعَلَ يَشُمُّهُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: اِنَّ لِي ابْنًا قَدْ بَلَغَ مَا قَبَّلْتُهُ قَطُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ فَمَا ذَنْبِي؟

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاه

✧✧ حضرت عروہ بن الزبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم کر سینے سے لگالیا اوران کی خوشبو سونگھنے لگے، اس وقت آپ کے پاس ایک انصاری صحابی موجود تھے (حضور علیہ السلام کی اسقدر شفقت دیکھ کروہ) بولے: میرا ایک بیٹا ہے جو اب بالغ ہو چکا ہے میں نے آج تک اس کو کبھی نہیں چوما، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت کے جذبات نہیں رکھے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4794- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْمِلُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى رَقَبَتِهِ، قَالَ: فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلامُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ایک دفعہ) نبی اکرم ﷺ حضرت حسن کو اپنے کاندھوں پر بٹھائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ راستے میں ایک آدمی سے آپ کی ملاقات ہوئی وہ کہنے لگا: اے بچے! تیری سواری کتنی اچھی ہے جس پر تو سوار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کتنا اچھا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4795- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ خَمِيرٍ يُّحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ يُّحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّكَ تُرِيْدُ الْخِلَافَةَ فَقَالَ قَدْ كَانَ جَمَاجِمُ الْعَرَبِ فِي يَدِيْ يُحَارِبُوْنَ مَنْ حَارَبْتُ وَيُسَالِمُوْنَ مَنْ سَالَمْتُ تَرَكْتُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقْنِ

4794- الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3800:

دِمَآءِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ابْتَزَّهَا بِاَتْيَاسِ اَهْلِ الْحِجَازِ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں: آپ خلیفہ بننا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: عرب کے رؤساء میرے ہاتھ میں ہوتے تھے، وہ اس سے جنگ رکھتے تھے جس سے میری جنگ ہوتی اور اس سے دوستی رکھتے تھے جس سے میری دوستی ہوتی، میں نے اس کو محض رضائے الٰہی کی خاطر اور امتِ محمدیہ کے خون کی حفاظت کی خاطر ترک کر دیا ہے، لیکن پھر اس کو اہل حجاز کے بیلوں نے اتار لیا۔

✿✿ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4796۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرَوَيْهِ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ الْيَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مَازِنٍ الرَّاسِبِيُّ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: يَا مُسَوِّدَ وُجُوهِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ الْحَسَنُ: لَا تُؤَنِّبْنِي رَحِمَكَ اللّٰهُ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاَى بَنِي اُمَيَّةَ يَخْطُبُونَ عَلٰى مِنْبَرِهِ رَجُلًا رَجُلًا، فَسَاءَهُ ذٰلِكَ، فَنَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ، وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَمْلِكُهَا بَنُو اُمَيَّةَ فَحَسَبْنَا ذٰلِكَ، فَاِذَا هُوَ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، وَهٰذَا الْقَائِلُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هٰذَا الْقَوْلَ هُوَ سُفْيَانُ بْنُ اللَّيْلِ صَاحِبُ اَبِيهِ

✧✧ یوسف بن مازن راسبی بیان کرتے ہیں کہ "ایک آدمی نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یوں مخاطب کیا "اے مومنین کے چہروں پر کالک ملنے والے!" حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کو جواباً کہا "اے شخص! تم مجھے ملامت نہیں کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوامیہ کے افراد کو یکے بعد دیگرے اپنے منبر پہ خطبہ دیتے ہوئے دیکھا (یعنی ان کے حکمران بننے کو ملاحظہ فرمایا) تو آپ کو یہ بات ناپسند ہوئی تو یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اور یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ

بنوامیہ اس کے مالک ہوں گے، جبکہ ہمیں یہی کافی ہے کیونکہ یہ تغیر و تبدل سے پاک ہے۔

✿✿ یہ اسناد صحیح ہے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اس طرح مخاطب کرنے والا شخص سفیان بن لیل تھا جو ان کے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کا مصاحب تھا۔

4797- حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اللَّيْلِ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حِينَ بَايَعَ مُعَاوِيَةَ، فَقُلْتُ: يَا مُسَوِّدَ وَجْهِ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ ذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

✧✧ سفیان بن لیل ہمدانی کہتا ہے کہ جب حضرت معاویہ نے لوگوں سے بیعت لی تو میں اس موقع پر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کو اس طرح مخاطب کیا ''اے مومنین کے چہرے سیاہ کرنے والے! پھر اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

4798- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اللَّيْلِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ مَا كَانَ قَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي اَصْحَابِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، قَالَ: فَتَذَاكَرْنَا عِنْدَهُ الْاَذَانَ، فَقَالَ بَعْضُنَا: اِنَّمَا كَانَ بَدْءُ الْاَذَانِ رُؤْيَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: اِنَّ شَاْنَ الْاَذَانِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، اَذَّنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّمَاءِ مَثْنَى مَثْنَى، وَعَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَقَامَ مَرَّةً مَرَّةً، فَعَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذَّنَ الْحَسَنُ حِينَ وَلِيَ

✧✧ سفیان بن لیل کہتے ہیں: جب حضرت حسن اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا اختلاف واقع ہوا، میں مدینۃ المنورہ میں ان کے پاس گیا تو وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد لمبی حدیث بیان کی۔ وہاں پر اذان کے بارے میں گفتگو چل نکلی، بعض لوگوں کا موقف یہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم کی خواب سے اذان کا آغاز ہوا، تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اذان کی شان اس سے کہیں زیادہ بلند ہے، کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمانوں میں اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ کہے، اور وہی اذان انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائی، اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی تعلیم فرمائے۔ پھر جب حضرت حسن خلیفہ نامزد ہو گئے تو انہوں نے خود اذان پڑھی۔

4799- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أنا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ، يَقُوْلُ: اِنِّي لَشَاهِدٌ يَوْمَ مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَرَاَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ لِسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَيَطْعَنُ فِي عُنُقِهِ، وَيَقُوْلُ: تَقَدَّمْ فَلَوْلَا اَنَّهَا سُنَّةٌ مَا قَدَّمْتُكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَتَنْفُسُونَ عَلَى ابْنِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْبَةٍ تَدْفِنُونَهُ فِيهَا، وقد سمعت رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی وفات کے وقت وہاں موجود تھا میں نے دیکھا کہ حضرت

حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو گردن سے پکڑ کر دھکا دے کر کہا: (نماز جنازہ پڑھانے کے لئے) آگے ہو جاؤ، اور ان سے کہا: اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں تمہیں (جنازہ پڑھانے کے لئے) آگے نہ کرتا (حضرت حسین اور ان کے درمیان کچھ اختلافات تھے، جب نماز جنازہ سے فارغ ہو چکے تو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنے نبی کی اولاد کے بارے میں تدفین کے لئے مٹی کا بخل کر رہے ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "جس نے ان دونوں (حسن اور حسین) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4800۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَاَبُو سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وِتْرِي اِذَا رَفَعْتُ رَاْسِي وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا السُّجُودُ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلا يُقْضَى عَلَيْكَ، اِنَّهُ لا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِلَّا اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَدْ خَالَفَ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ فِي اِسْنَادِهِ

✧✧ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتروں کی یوں تعلیم دی کہ جب میں وتر مکمل کر چکوں اور (تیسری رکعت کے رکوع سے) سر اٹھاؤں، اور وتر کے صرف سجدے باقی رہتے ہوں، (تو یوں دعا مانگا کروں)

اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلا يُقْضَى عَلَيْكَ، اِنَّهُ لا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں کا راستہ دکھا جن کو تو نے ہدایت دی، اور تو مجھے عافیت عطا فرما ان لوگوں کی طرح جن کو تو نے عافیت دی، تو میری مدد فرما ان لوگوں کی طرح جن کی تو نے مدد کی، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں تو مجھے برکت دے، اور تو مجھے اس کے شر سے بچا جو تو نے فیصلہ کر دیا بے شک تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے اوپر کوئی اپنا فیصلہ نافذ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ بے شک وہ شخص کبھی ذلیل نہیں ہوتا جس کی تو مددگار رہے۔ تو برکت والا اور بلند ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے، تاہم اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اس کی سند میں محمد بن جعفر بن ابی کثیر سے اختلاف کیا ہے۔

4801۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ،

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْبَزَّارُ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، وثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ فِي الْوِتْرِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَاِنَّكَ تَقْضِي وَلا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَاِنَّهُ لا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

✧✧ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں یہ دعا مانگنے کی تعلیم دی،

اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلا يُقْضَى عَلَيْكَ، اِنَّهُ لا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں کا راستہ دکھا جن کو تو نے ہدایت دی، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں تو مجھے برکت دے، اور تو مجھے اس کے شر سے بچا جو تو نے فیصلہ کر دیا بے شک تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے اوپر کوئی اپنا فیصلہ نافذ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ بے شک وہ شخص کبھی ذلیل نہیں ہوتا جس کی تو مددگار رہے۔ تو برکت والا اور بلند ہے۔

4802۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ اَخِي طَاهِرٍ الْعَقِيقِيُّ الْحَسَنِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي عَمِّي عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ النَّاسَ حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ لا يَسْبِقُهُ الْاَوَّلُونَ بِعَمَلٍ وَلا يُدْرِكُهُ الْاٰخِرُونَ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ رَايَتَهُ فَيُقَاتِلُ، وَجِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَمَا تَرَكَ عَلَى اَهْلِ الْاَرْضِ صَفْرَاءَ وَلا بَيْضَاءَ اِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَايَاهُ اَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَادِمًا لِاَهْلِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِي فَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَاَنَا ابْنُ النَّبِيِّ، وَاَنَا ابْنُ الْوَصِيِّ، وَاَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ، وَاَنَا ابْنُ النَّذِيرِ، وَاَنَا ابْنُ الدَّاعِي اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهِ، وَاَنَا ابْنُ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ اِلَيْنَا وَيَصْعَدُ مِنْ

4802–صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر وصف خروج على بن أبى طالب رضى الله عنه برايته' حديث7046:مصنف ابن أبى شيبة' كتاب الفضائل' فضائل على بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث31455:السنن الكبرى للنسائى' كتاب الخصائص' ذكر خبر الحسن بن على' حديث 8141:مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند أهل البيت رضوان الله عليهم أجمعين' حديث الحسن بن على بن أبى طالب رضى الله تعالى عنهما' حديث1672:البحر الزخار مسند البزار' أول مسند الحسن بن على رضى الله عنه' حديث1194:مسند أبى يعلى الموصلى' مسند الحسن بن على بن أبى طالب' حديث6611:المعجم الأوسط للطبرانى' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث2194:المعجم الكبير للطبرانى' باب الحاء حسن بن على بن أبى طالب رضى الله عنه' وما أسند الحسن بن على رضى الله عنهما – هبيرة بن يريم عن الحسن رضى الله عنه' حديث2652:

عِنْدِنَا، وَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِى اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، وَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِى افْتَرَضَ اللّٰهُ مَوَدَّتَهُمْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ،

✧✧ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: گزشتہ رات ایسے شخص کا انتقال ہوا ہے کہ نہ تو کوئی پہلے والا شخص عمل میں ان سے آگے نکل سکا اور نہ بعد میں آنے والوں میں کوئی ان تک پہنچ سکے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں ان کو علم عطا فرمایا کرتے تھے، جہاد میں حضرت جبریل علیہ السلام ان کی دائیں جانب اور حضرت میکائیل علیہ السلام ان کی بائیں جانب ہوتے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمیشہ فتح ونصرت سے ہمکنار فرمایا، اور آپ کا کل ترکہ صرف سات سو درہم تھا وہ بھی آپ کے ان عطیات سے بچا ہوا تھا جو کہ آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے خادم خریدنے کے لئے رکھے ہوئے تھے، پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو! جو مجھے جانتے ہیں وہ تو جانتے ہی ہیں، جو نہیں جانتے وہ بھی جان لیں کہ میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہوں، میں ''وصی'' کا بیٹا ہوں، میں بشیر (خوشخبری سنانے والے) کا بیٹا ہوں، میں نذیر (ڈرسنانے والے کا) بیٹا ہوں، میں اس شخص کا بیٹا ہوں جو اللہ کے حکم سے لوگوں کو اس کی جانب بلاتا ہے، میں سراجِ منیر کا بیٹا ہوں، میرا تعلق اس گھرانے سے ہے جہاں جبریل امین علیہ السلام کا آنا جانا تھا، میرا تعلق اس گھرانے سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر نجاست کو دور کر کے ان کو خوب ستھرا کر دیا، میرا تعلق اس گھرانے سے ہے جن سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کی ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام سے فرمایا:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا

''تم فرماؤ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس آیتِ مقدسہ میں نیک کام سے مراد ''ہم اہلبیت سے محبت کرنا'' ہے۔

4803- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِى اَبِى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَوْمَ سَابِعِهِ، وَاَنَّهُ اشْتَقَّ مِنَ اسْمِهِ اسْمَ حُسَيْنٍ وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا الْحَبَلُ

✧✧ حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا نام (ان کی پیدائش کے) ساتویں دن رکھ دیا تھا، اور انہی کے نام سے ''حسین'' رکھا گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان صرف ایک حمل (کا وقفہ) تھا۔

4804- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ قَالَتْ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ سُمَّ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِكَ يَفْلُتُ حَتّٰى كَانَتِ الْمَرَّةُ الْاٰخِرَةُ الَّتِى مَاتَ فِيهَا فَاِنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ كَبِدَهُ فَلَمَّا مَاتَ اَقَامَ نِسَآءُ بَنِى هَاشِمٍ

النَّوْحَ عَلَيْهِ شَهْرًا قَالَ بْنُ عُمَرَ وثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَكَثَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمَا تَقُوْمُ الْاَسْوَاقُ قَالَ بْنُ عُمَرَ وحَدَّثَتْنَا عُبَيْدَةُ بِنْتُ نَائِلٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ حَدَّ نِسَآءُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ سَنَةً قَالَ بْنُ عُمَرَ وثَنَا دَاوُدُ بْنُ سِنَانٍ سَمِعْتُ ثَعْلَبَةَ بْنَ اَبِي مَالِكٍ قَالَ شَهِدْنَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَوْمَ مَاتَ وَدَفَنَّاهُ بِالْبَقِيْعِ وَلَوْ طُرِحَتْ اِبْرَةٌ مَا وَقَعَتْ اِلَّا عَلٰى رَأْسِ اِنْسَانٍ قَالَ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمَةُ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ سَنَةَ خَمْسِيْنَ خَلَوْنَ مِنْ رَّبِيْعِ الْاَوَّلِ وَهُوَ بْنُ سِتٍّ وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّصَلّٰى عَلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ وكان يبكي وكان مرضه أربعين يوما

✧✧ ام بکر بنت مسور کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کئی مرتبہ زہر دیا گیا، ہر مرتبہ اس کا اثر زائل ہو گیا، لیکن آخری مرتبہ جو زہر دیا گیا جس سے آپ کی شہادت واقع ہوئی وہ اس قدر سخت تھا کہ جگر کو کاٹ رہا تھا۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو بنی ہاشم کی عورتوں نے پورا ایک مہینہ ان کا افسوس کیا۔

○ ابوجعفر بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت پر ہر آنکھ اشکبار تھی اور (لوگوں نے آپ کے غم میں کئی روز تک) بازار بند رکھے۔

○ حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی بیویوں نے پورا ایک سال سوگ منایا۔

○ حضرت ثعلبہ بن ابی مالک فرماتے ہیں" میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اور بقیع مبارک کے قبرستان میں ان کی تدفین کے وقت موجود تھا (وہاں لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ) اگر سوئی پھینک دی جاتی تو وہ بھی لوگوں کے سروں پر ہی رہتی۔ (اور نیچے نہ گرتی، کیونکہ نیچے گرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی)

○ حضرت محارب کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما ۴۰ دن کی شدید علالت کے بعد ۵۰ ہجری، ماہ ربیع الاول میں اس دارفانی سے رحلت فرما گئے، اس وقت آپ کی عمر ۴۶ سال تھی۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے اشکبار حالت میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

4805۔ اَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ السَّوَاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ بُوْيِعَ لِاَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ بِالْكُوْفَةِ عُقَيْبَ قَتْلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَاَخْذِ الْبَيْعَةِ عَنْ اَصْحَابِهِ فَحَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ مُضْرِبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اُبَايِعُكُمْ اِلَّا عَلٰى مَا اَقُوْلُ لَكُمْ قَالُوْا مَا هِيَ قَالَ تُسَالِمُوْنَ مَنْ سَالَمْتُ وَتُحَارِبُوْنَ مَنْ حَارَبْتُ وَلَمَّا تَمَّتِ الْبَيْعَةُ خَطَبَهُمْ

✧✧ ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ میں ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی بیعت کی گئی۔

○ حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بیعت لینے سے پہلے لوگوں سے کہا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک تمہاری بیعت قبول نہیں کروں گا جب تک تم میری ایک شرط نہیں مانو گے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کی شرط کیا ہے؟ آپ

نے فرمایا: یہ کہ تم اس سے صلح رکھو گے جس سے میری صلح ہوگی اور اس سے جنگ کرو گے جس سے میری جنگ ہوگی۔ جب آپ سب سے بیعت لے چکے تو آپ نے تمام لوگوں کو خطبہ دیا۔

4806- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْاَقْمَرِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَلِيٌّ قَامَ الْحَسَنُ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَزْدِ شَنُوءَةَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حَبْوَتِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، وَلَوْلَا كَرَامَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتُ بِهِ اَبَدًا

✧✧ زہیر بن اقمر جو کہ بنی بکر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو خطبہ دیا، تو ''ازدِشنوءۃ'' (علاقے) کا ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی گود میں بٹھائے ہوئے یہ فرما رہے تھے: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے محبت کرے، اور جو لوگ یہاں موجود ہیں ان کو چاہئے کہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ (پھر اس نے کہا) اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی نہ ہوتی تو میں یہ بات کبھی بیان نہ کرتا۔

4807- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى السَّرِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِى مُخْنِفٍ قَالَ لَمَّا وَقَعَتِ الْبَيْعَةُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ جَدَّ فِى مُكَاشَفَةِ مُعَاوِيَةَ وَالتَّوَجُّهِ نَحْوَهُ فَجَعَلَ عَلٰى مَقْدِمَتِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ فِى عَشَرَةِ آلَافٍ ثُمَّ اَتْبَعَهُ بِقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ فِى جَيْشٍ عَظِيْمٍ فَرَاسَلَ مُعَاوِيَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَضَمَّنَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ اِذَا صَارَ اِلَى الْحِجَازِ فَاَجَابَهُ اِلٰى ذٰلِكَ وَخَلّٰى مَسِيْرَهُ وَتَوَجَّهَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَوَفّٰى لَهُ وَتَفَرَّقَ الْعَسْكَرُ وَاَقَامَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَانْضَمَّ اِلَيْهِ كَثِيْرٌ فَمَنْ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَاسَلَهُ مُعَاوِيَةُ وَاَرْغَبَهُ فَلَمْ يَفِهِ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ صَالَحَ الْحَسَنُ مُعَاوِيَةَ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ الْاَمْرُ وَتَوَجَّهَ الْحَسَنُ وَاَصْحَابُهُ لِلِقَاءِ مُعَاوِيَةَ وَقَدْ جَرَحَ الْحَسَنُ غِيْلَةً فِى مَطْلَعِ سَابَاطَ جَرَحَهُ سِنَانُ بْنُ الْجَرَاحِ الْاَسَدِيُّ اَخُوْ بَنِى نَصْرٍ فَطَعَنَهُ فِى فَخِذِهِ بِمِعْوَلٍ طَعْنَةً مُنْكَرَةً وَكَانَ يَرٰى رَاْىَ الْخَوَارِجِ فَاعْتَنَقَهُ الْحَسَنُ فِى يَدِهِ وَصَارَ مَعَهُ فِى الْاَرْضِ وَوَثَبَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ظَبْيَانَ بْنِ عَمَّارَةَ التَّمِيْمِيُّ فَعَضَّ وَجْهَهُ حَتّٰى قَطَعَ اَنْفَهُ وَشَدَّخَ رَاْسَهُ بِحَجَرٍ فَمَاتَ مِنْ وَقْتِهِ فَسُحْقًا لِاَصْحَابِ السَّعِيْرِ وَحُمِلَ الْحَسَنُ عَلَى السَّرِيْرِ اِلَى الْمَدَائِنِ فَنَزَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيِّ عَمِّ الْمُخْتَارِ وَكَانَ عَامِلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدَائِنِ فَجَآءَهُ بِطَبِيْبٍ فَعَالَجَهُ حَتّٰى صَلُحَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابو مخنف کا بیان ہے کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو چکی تو آپ نے سب سے پہلے حضرت معاویہ والا معاملہ سلجھانے کی طرف توجہ دی، چنانچہ دس ہزار افراد پر مشتمل ایک دستہ تیار کیا جس کی سربراہی حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کے

سپرد کی، پھر اس قیس بن سعد کو ان کے پیچھے ایک بڑے لشکر کی ہمراہی میں روانہ کر دیا، جب عبداللہ بن جعفر حجاز کے قریب پہنچے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب خط بھیجا کہ تم ہمارا راستہ چھوڑ دو، جب تم حجاز پہنچ جاؤ گے تو میں تمہیں ایک لاکھ درھم ضمان کے طور پر پیش کروں گا۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے ان کی بات مان لی اور جنگ کا ارادہ ترک کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو انکا زر ضمانت ادا کر دیا تو ان کا لشکر وہاں سے ہٹ گیا۔ ادھر قیس بن سعد رضی اللہ عنہ الگ ایک مقام پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے ان کے ساتھ اور بھی بہت سارے لوگ آ آ کر شامل ہو رہے تھے، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ لوگوں کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطوط لکھے اور ان کی ذہن سازی کی۔ ابھی یہ سلسلہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اور امور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے، ادھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی غرض سے روانہ ہوئے تو ساباط کے علاقے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دھوکے سے زخمی کر دیا گیا۔ سنان بن جراح اسدی جو کہ بنی نصر کا بھائی تھا اس نے کدال کے ساتھ آپ کی ران پر بہت بری طرح نیزہ مارا۔ وہ خوارج کے نظریات رکھتا تھا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کو گرفتار کروا کے اپنے ساتھ ساتھ رکھا اور اپنے ہمراہ لے گئے، اور حضرت عبداللہ بن ظبیان بن عمارہ تمیمی کو اس پر مسلط کر دیا، انہوں نے اس کی شکل بگاڑ کے رکھ دی، اس کا ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے اور ایک پتھر مار کر اس کا سر کچل دیا، جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو، پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ایک چارپائی پر ڈال کر مدائن پہنچایا گیا اور مختار کے چچا سعد بن مسعود ثقفی کے ہاں آپ کو ٹھہرایا گیا۔ یہ سعد بن مسعود، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے مدائن کے گورنر تھے۔ اس نے ایک طبیب کا انتظام کیا، جس نے آپ کا علاج معالجہ کیا، اور آپ صحت یاب ہو گئے۔

4808۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ اِسْتَقْبَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرٰى كَتَائِبَ لَا تَوَلّٰي اَوْ تُقْتَلَ اَقْرَانُهَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِّي بِدِمَآئِهِمْ مَنْ لِّي بِاُمُوْرِهِمْ مَنْ لِّي بِنِسَآئِهِمْ قَالَ فَبَعَثَ مُعَاوِيَةُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ فَصَالَحَ الْحَسَنُ مُعَاوِيَةَ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ لَهٗ وَبَايَعَهٗ بِالْخِلَافَةِ عَلٰى شُرُوْطٍ وَوَثَائِقَ وَحَمَلَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْحَسَنِ مَالًا عَظِيْمًا يُقَالُ خَمْسُ مِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَذٰلِكَ فِيْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ وَاِنَّمَا كَانَ وُلِّيَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَاَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا

✧✧ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب پہاڑوں کے برابر لشکر کے ہمراہ پیش قدمی شروع کی، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! میں ایسے لشکر کو دیکھ رہا ہوں جو موت کو تو گلے لگا لیں گے لیکن پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے نہیں ہیں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور یہ خیر الرجلین (دو آدمیوں میں سے بہتر) تھے، تمہارا کیا خیال ہے میں ان لوگوں کو قتل ہونے دوں گا جن کے خون، جن کی عورتوں اور جملہ امور کی ذمہ داری میری ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس کو قاصد کے طور پر بھیجا۔

❁❁ حضرت سفیان (صحابی ہیں) فرماتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کر لی اور امور سلطنت ان کے سپرد کر کے ان کے ہاتھ پر کچھ شرائط پر خلافت کی بیعت کر لی۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بہت مال و دولت پیش کیا۔ کہا جاتا ہے کہ پانچ لاکھ درہم پیش کیے تھے۔ یہ واقعہ ۴۱ ہجری جمادی الاولیٰ کا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امور خلافت سونپنے سے سات ماہ اور گیارہ دن پہلے آپ نے خلافت سنبھالی تھی۔

4809۔ فَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: اِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَظِيْمَتَيْنِ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

4810۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَصَعِدَ اِلَيْهِ فَضَمَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

4809-صحيح البخاری' كتاب الصلح' باب قول النبی صلی الله عليه وسلم للحسن بن علی رضی' حديث2577:صحيح البخاری كتاب المناقب' باب علامات النبوة فی الإسلام' حديث 345:3.صحيح البخاری كتاب المناقب' باب مناقب الحسن والحسين رضی الله عنهما' حديث3557:صحيح البخاری كتاب الفتن' باب قول النبی صلی الله عليه وسلم للحسن بن علی' :حديث6710:صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلی الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر قول المصطفی صلی الله عليه وسلم للحسن بن علی إنه' حديث7074:سنن أبی داود' كتاب السنة' باب ما يدل علی ترك الكلام فی الفتنة' حديث4064:الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وسلم' باب' حديث3769. السنن الصغری' كتاب الجمعة' مخاطبة الإمام رعيته وهو علی المنبر' حديث1400: السنن الكبری للنسائی' كتاب الجمعة' الكلام فی الخطبة' حديث1699: السنن الكبری للنسائی' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل الحسن والحسين ابنی علی بن أبی طالب رضی الله عنهما' حديث7900: السنن الكبری للبيهقی' كتاب الوقف' باب الصدقة فی ولد البنين والبنات ومن تناوله اسم الولد والابن' حديث 11144: مسند أحمد بن حنبل' أول مسند البصريين' حديث أبی بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة' حديث19916: مسند الطيالسی - أبو بكرة' حديث905: مسند الحميدی' حديثا أبی بكرة رضی الله عنه' حديث766: مسند ابن الجعد' حديث المبارك بن فضالة بن أبی أمية مولی عمر بن الخطاب' حديث2669: البحر الزخار مسند البزار - بقية حديث أبی بكرة' حديث3080: المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث1545: المعجم الصغير للطبرانی' باب اللام' حديث767: المعجم الكبير للطبرانی' باب الحاء' حسن بن علی بن أبی طالب رضی الله عنه' بقية أخبار الحسن بن علی رضی الله عنهما' حديث2525:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اَلا اِنِ ابْنِى هٰذَا سَيِّدٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَلَّهُ اَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے، آپ علیہ السلام نے ان کو اپنے ساتھ چپکا لیا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروائے گا۔

4811- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَادُ اَبُو نُوحٍ، اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَازِنٍ، قَالَ: عَرَضَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَاَنَّبَهُ، وَقَالَ: سَوَّدْتَ وُجُوهَ الْمُؤْمِنِينَ، وفعلت وفعلت، فقال: لا تُؤَنِّبْنِي، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى بَنِي اُمَيَّةَ يَتَوَاثَبُونَ عَلٰى مِنْبَرِهِ رَجُلا رَجُلا، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَاهْتَمَّ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ، وَ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَقْضُونَ بَعْدَكَ

✧✧ یوسف بن مازن روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ کی بیعت کی تو ایک آدمی نے ان کو ملامت کرتے ہوئے کہا: تم نے مومنین کا منہ کالا کروا دیا، تم نے یہ کیا، تم نے وہ کیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی امیہ کو (خواب میں) ایک ایک کر کے اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو ان کی یہ حرکت آپ علیہ السلام کو بری لگی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی

اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

اور کوثر جنت کی ایک نہر ہے۔ اور یہ آیات نازل فرمائیں۔

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ

یہ لوگ آپ کے بعد حکومت کریں گے۔

4812- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ شَاذَانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو رَوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَرِيفِ قَالَ كُنَّا فِي مُقَدَّمَةِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اثْنَى عَشَرَ اَلْفًا تَقْطُرُ اَسْيَافُنَا مِنَ الْحِدَّةِ عَلٰى قِتَالِ اَهْلِ الشَّامِ وَعَلَيْنَا اَبُو الْعُمَرِ طه فَلَمَّا اَتَانَا صُلْحُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَّمُعَاوِيَةُ كَاَنَّمَا كُسِرَتْ ظُهُورُنَا مِنَ الْحَرْدِ وَالْغَيْظِ فَلَمَّا قَدِمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفَةَ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَّا يُكَنّٰى اَبَا عَامِرٍ سُفْيَانُ بْنُ اللَّيْلِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ الْحَسَنُ لا تَقُلْ ذَاكَ يَا اَبَا عَامِرٍ لَّمْ اُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَقْتُلَهُمْ فِي طَلَبِ الْمُلْكِ

✧✧ حضرت ابوالعریف فرماتے ہیں: ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لشکر کے ہراول دستے میں تھے اور یہ بارہ ہزار افراد پر مشتمل تھا، ہماری تلواریں اہل شام کے خلاف جنگ کے لیے آگ اگل رہی تھیں۔ ابوالعمر [illegible] ہمارے کمانڈر تھے، جب ہمیں حضرت

حسن رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی صلح کی اطلاع ملی تو غیظ وغضب سے یوں لگ رہا تھا گویا کہ ہماری کمر ٹوٹ گئی ہے۔ پھر جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کوفہ واپس تشریف لائے تو ابوعامر سفیان بن اللیل کھڑا ہوکر کہنے لگا: اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے! السلام علیکم۔ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ بولے: اے ابوعامر! ایسا مت کہو۔ میں نے مسلمانوں کو ذلیل نہیں کیا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ حصولِ اقتدار کے لئے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنا مجھے اچھا نہیں لگا۔

4813- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ قَالَا حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِالنَّخْلَةِ حِيْنَ صَالَحَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَكْيَسَ الْكَيِّسِ التُّقٰى وَاِنَّ اَعْجَزَ الْعِجْزِ الْفُجُوْرُ وَاِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِيْ اخْتَلَفْتُ فِيْهِ اَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ لِامْرِءٍ وَكَانَ اَحَقَّ بِحَقِّهِ مِنِّي اَوْ حَقٌّ لِي فَتَرَكْتُهُ لِمُعَاوِيَةَ اِرَادَةَ اسْتِصْلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ وَحُقْنِ دِمَآئِهِمْ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اَقُوْلُ قَوْلِي هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ

✧✧ حضرت شعبی فرماتے ہیں: جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی تو انہوں نے نخلہ کے مقام پر خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: سب سے بڑھ کر عقلمند وہ ہے جو تقویٰ والا ہے اور سب سے بڑا بے وقوف فاسق وفاجر ہے۔ جس معاملہ میں میرا اور معاویہ کا اختلاف تھا، وہ ایک انسانی حق تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس کا مجھ سے زیادہ مستحق ہیں، اس لئے مسلمانوں میں خون خرابے سے بچنے اور ان کا شیرازہ بکھرنے سے بچانے کے لئے میں نے یہ امور اُن کے سپرد کردیئے ہیں۔ اور شاید کہ یہ معاملہ تمہارے لئے کوئی آزمائش ہو اور ایک مدت تک منافع ہو۔ میں تو یہی تم سے کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے بخشش کی دعا کرتا ہوں۔

4814- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ مَهْرَانَ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى الْعَبَسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بَنْتُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَالِعٌ سِرْبَالَهُ

✧✧ فاطمہ بنت حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کہا کرتے تھے: اپنا یہ لباس اتاردو۔

4815- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ السَّدُوْسِيُّ قَالَ سَمَّتِ ابْنَةُ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَكَانَتْ تَحْتَهُ وَرَشِيَتْ عَلٰى ذٰلِكَ مَالًا

✧✧ حضرت قتادہ بن دعامہ السدوسی سے روایت ہے کہ اشعث بن قیس کی بیٹی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو زہر دیا تھا حالانکہ وہ آپ کے نکاح میں تھی، اور اس سلسلہ میں اس نے بہت سارا مال رشوت لیا ہوا تھا۔

4816- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَسَّانَ الْاَنْصَارِيُّ

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَاَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ بَلَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ كَبِدِي وَلَقَدْ سُقِيتُ السَّمَّ مِرَارًا فَمَا سُقِيتُ مِثْلَ هٰذَا

✧✧ حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے جگر کو کوئی چیز کاٹ رہی ہے۔ مجھے کئی مرتبہ زہر دیا گیا لیکن اس جیسا زہر پہلے کبھی نہیں دیا گیا۔

4817- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي كَبْشَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبًا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَصَّهَا عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ فَقَدْ حَضَرَ اَجَلُكَ قَالَ فَسُمَّ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ وَمَاتَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت عمران بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کی آنکھوں کے درمیان "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے یہ خواب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو سنایا تو انہوں نے یہ تعبیر بیان کی: اگر تمہاری خواب سچی ہے تو تمہاری موت کا وقت قریب ہے۔ راوی کہتے ہیں: اسی سال ان کو زہر دیا گیا اور وہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

اَوَّلُ فَضَائِلِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى آلِهٖ

ابوعبداللہ حسین بن علی الشہید ابن فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

4818- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَتْ: اِنَّهُ شَدِيْدٌ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا، فَيَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ، فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ يَوْمًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهٖ، ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ، فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا لَكَ؟ قَالَ: اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا، فَقُلْتُ: هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابو عمار شداد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ام الفضل بنت الحارث، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے گزشتہ رات ایک خطرناک خواب دیکھا ہے۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہ بہت خطرناک ہے۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ اچھا خواب دیکھا ہے (اس کی تعبیر یہ ہے کہ) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ میری گود میں دیئے گئے۔ ایک دن میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں دے دیا۔ کچھ دیر بعد جب میں نے توجہ کی تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، میں نے پوچھا: یا نبی اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں کیا وجہ ہے؟ (آپ کیوں رو رہے ہیں؟) آپ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت اس کو شہید کر دے گی۔ میں نے (بڑے تعجب خیز لہجے میں) پوچھا: اس کو؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اور وہ اس (کے مقام شہادت) کی سرخ مٹی بھی میرے پاس لائے۔

✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4819- اَخْبَرَنِی اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی الْمُزَکِّی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِی عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ * وَلَدَتْ فَاطِمَةُ حُسَیْنًا بَعْدَ الْحَسَنِ لِسَنَةٍ وَّعَشَرَةِ اَشْهُرٍ فَوَلَدَتْهُ لِسِتِّ سِنِیْنَ وَخَمْسَةِ اَشْهُرٍ وَّنِصْفٍ مِّنَ التَّارِیْخِ وَقُتِلَ الْحُسَیْنُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لِعَشْرٍ مَّضَیْنَ مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِیْنَ سَنَةً وَّقَدْ ذَکَرْتُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ بِشَرْحِهَا فِی کِتَابِ مَقْتَلِ الْحُسَیْنِ وَفِیْهِ کِفَایَةٌ لِّمَنْ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ

✧✧ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے ایک سال اور دس ماہ بعد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، (اس سے ثابت ہوا کہ) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہجرت کے چھ سال ساڑھے پانچ ماہ بعد ہوئی۔ جبکہ آپ کی شہادت ۱۰ محرم الحرام، ۶۱ ہجری کو ہوئی، شہادت کے وقت آپ کی عمر شریف ۵۴ سال تھی۔

✿ میں نے اس موضوع پر تفصیلی احادیث شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کے باب میں بیان کر دی ہیں، سننے اور یاد رکھنے والے کے لئے یہی کافی ہے۔

4820- حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِیُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی رَاشِدٍ، عَنْ یَعْلَی الْعَامِرِیِّ، اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ

4820 صحیح ابن حبان کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة ذکر إثبات محبة الله جل وعلا لمحبی الحسین بن علی حدیث 7081 مصنف ابن أبی شیبة کتاب الفضائل ما جاء فی الحسن والحسین رضی الله عنهما حدیث 31558

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَامَ الْقَوْمِ وَحُسَيْنٌ مَعَ الْغِلْمَانِ يَلْعَبُ، فَاَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْخُذَهُ فَطَفِقَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَا هُنَا مَرَّةً، وَهَاهُنَا مَرَّةً، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ حَتّٰى اَخَذَهُ، قَالَ: فَوَضَعَ اِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ قَفَاهُ، وَالْاُخْرٰى تَحْتَ ذَقَنِهِ فَوَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيهِ يُقَبِّلُهُ، فَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي، وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت یعلیٰ عامری سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک دعوت میں شرکت کے لئے نکلے۔ نبی اکرم ﷺ تمام لوگوں سے آگے نکلے، وہاں پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ ان کو پکڑنے لگے لیکن وہ کبھی اِدھر بھاگ جاتے کبھی اُدھر بھاگ جاتے، رسول اللہ ﷺ بھی ان کے پیچھے پیچھے دوڑنے لگے بالآخر آپ نے ان کو پکڑ کر ان کا ایک ہاتھ اپنی گردن پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اپنی ٹھوڑی کے نیچے دے کر اپنا منہ ان کے منہ سے لگا کر ان کا بوسہ لیا، پھر فرمایا: حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین میرا نواسا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4821- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَامِلٌ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ فِي الْحَسَنِ مِثْلُهُ، وَكِلَاهُمَا مَحْفُوظَانِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اٹھائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما"

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ایک دوسری سند کے ہمراہ اسی طرح کی ایک روایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے اور یہ دونوں "محفوظ" ہیں۔

4822- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَدَّادٍ الْمَسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ وَحَدَّثَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّبِيعِيُّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ وَاَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَخِي طَاهِرٌ الْعَقِيقِيُّ الْعَلَوِيُّ فِي كِتَابِ النَّسَبِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ وَاَخْبَرَنِي اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ مِنْ كِتَابِ التَّارِيخِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ

بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ وَالْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ سَهْلٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْعَزْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَنَسٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي قَتَلْتُ بِيَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاِنِّي قَاتِلٌ بِابْنِ ابْنَتِكَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَّسَبْعِيْنَ اَلْفًا هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الشَّافِعِيِّ وَفِي حَدِيْثِ الْقَاضِيِّ اَبِي بَكْرِ بْنِ كَامِلٍ اِنِّي قَتَلْتُ عَلٰى دَمِ يَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا وَاِنِّي قَاتِلٌ عَلٰى دَمِ بْنِ ابْنَتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بدلے میں ستر ہزار لوگ مارے تھے جبکہ میں تمہارے نواسے کے بدلے اس سے دُگنے لوگ موت کے گھاٹ اتاروں گا۔

❀❀ یہ لفظ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے ہیں جبکہ قاضی ابوبکر بن کامل کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ''میں نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے خون کے بدلے میں (ستر ہزار لوگ) قتل کیے تھے اور تمہارے نواسے کے خون کے بدلے (اس سے دُگنے لوگ) قتل کروں گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4823۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اِلَّا فَاضَتْ عَيْنِي دُمُوعًا، وَذَاكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَوَجَدَنِي فِي الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِي وَاتَّكَاَ عَلَيَّ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى جَاءَ سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، قَالَ: وَمَا كَلَّمَنِي، فَطَافَ وَنَظَرَ، ثُمَّ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ، وَاحْتَبَى، وَقَالَ لِي: ادْعُ لِي لَكَاعَ، فَاَتَى حُسَيْنٌ يَشْتَدُّ حَتّٰى وَقَعَ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ فَمَ الْحُسَيْنِ فَيُدْخِلُ فَاهُ فِي فِيهِ وَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جب بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھتا میری آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شانہ اقدس سے باہر تشریف لائے، میں اس وقت مسجد میں موجود تھا، آپ علیہ السلام نے میرا ہاتھ

تھام کر میرے ساتھ ٹیک لگائی، پھر میں آپ کے ہمراہ چلتے چلتے بنی قینقاع کے بازار تک گیا، اس دوران آپ علیہ السلام نے میرے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی، آپ نے بازار کا ایک چکر لگایا اور کچھ دیکھتے رہے پھر واپس چل دیئے، میں بھی آپ کے ہمراہ واپس ہولیا، آپ مسجد میں تشریف لائے اور احتباء فرما کر بیٹھ گئے (احتباء ایک خاص انداز میں بیٹھنے کو کہتے ہیں) آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: میرے پاس لکاع کو بلاؤ، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور آ کر آپ علیہ السلام کی گود میں بیٹھ گئے اور آپ کی داڑھی مبارک سے کھیلنے لگ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا منہ کھول کر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالتے اور ساتھ ساتھ یوں دعا مانگتے "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر"

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4824۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي سَمِينَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحُسَيْنُ فِي حِجْرِهِ. اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَخْبَرَنِي: اِنَّ اُمَّتِي تَقْتُلُ الْحُسَيْنَ قَدِ اخْتَصَرَ ابْنُ اَبِي سَمِينَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ غَيْرُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِالتَّمَامِ

✧✧ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: (اس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کی گود میں تھے) بے شک مجھے جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ میری امت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دے گی۔

❀❀ ابن ابی سمینہ نے یہ حدیث اختصار کے ساتھ بیان کی ہے جبکہ دیگر کئی راویوں نے محمد بن مصعب کے حوالے سے یہی حدیث مکمل بیان کیا ہے۔

4825۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَجَاءَ قَوْمٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اَحِبُّونَا حُبَّ الْاِسْلَامِ، سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَرْفَعُونِي فَوْقَ قِدْرِي، فَاِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِي عَبْدًا قَبْلَ اَنْ يَتَّخِذَنِي نَبِيًّا، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: وَبَعْدَ مَا اتَّخَذَهُ نَبِيًّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: ہم حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ کوفہ کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: اے اہل عراق! تم ہم سے اس طرح محبت رکھو جس طرح اسلام کے ساتھ محبت رکھتے ہو، میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم مجھے میرے مرتبے سے آگے مت بڑھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنانے سے پہلے مجھے اپنا بندہ بنایا ہے۔ (یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں) میں نے یہی حدیث حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے کہا: اور آپ کو نبی بنانے کے بعد بھی (آپ کو بندہ ہی قرار دیا)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4826- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا كُنَّا نَشُكُّ وَاَهْلَ الْبَيْتِ مُتَوَافِرُوْنَ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يُقْتَلُ بِالطَّفِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہمیں اس بات میں شک نہیں تھا (بلکہ اہل بیت کو اس بات کا یقین تھا) کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما میدان (کربلا) میں شہید کر دیے جائیں گے۔

4827- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِي اُذُنِ الْحُسَيْنِ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبیداللہ ابن ابی رافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کے کان میں اذان دی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4828- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ الْعَلَوِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ: زِنِي شَعَرَ الْحُسَيْنِ وَتَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ فِضَّةً، وَاَعْطِي الْقَابِلَةَ رِجْلَ الْعَقِيقَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: حسین رضی اللہ عنہ کے بالوں کا وزن کر کے اس کے برابر چاندی صدقہ کر دو اور آیا (دائی) کو (کم از کم) عقیقہ کے جانور کا کھر دے دینا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4829- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُرْضِعُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ بِلَبَنِ ابْنٍ كَانَ يُقَالُ لَهُ قُثَمُ، قَالَتْ: فَتَنَاوَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَاوَلْتُهُ اِيَّاهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَاَهْوَيْتُ بِيَدِي اِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزْرِمِي ابْنِي، قَالَتْ: فَرَشَّهُ بِالْمَاءِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَوْلُ

الْغُلامُ الَّذِي لَمْ يَأْكُلْ يُرَشُّ، وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ بِأَسَانِيدَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلانَ فَإِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُمَا

✧✧ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ، میں اس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے بیٹے (جس کا نام قثم تھا) کے حصے کا دودھ پلا رہی تھی ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حسین کو مانگا ، میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں دے دیا ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے آپ علیہ السلام پر پیشاب کر دیا ، میں نے اپنے ہاتھ ان کی جانب بڑھائے (تاکہ حسین رضی اللہ عنہ کو میں لے لوں لیکن) حضور علیہ السلام نے فرمایا: میرے بیٹے کو مجھ سے جدا مت کرو ، آپ فرماتی ہیں: حضور علیہ السلام نے اس پر پانی چھڑک دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں گے جبکہ اسی عمر کی لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث متعدد سندوں کے ہمراہ مروی ہے لیکن اس کے باوجود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم اسماعیل بن عیاش اور عطاء بن عجلان کی روایات شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیں۔

4830۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَزِيدَ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ (اس کے بعد تفصیلی حدیث بیان کی)

4830أ۔ قَالَ قَتَادَةُ قُتِلَ الْحُسَيْنُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الْحَاكِمُ هٰذِهِ الْأَخْبَارُ نُشَرِّحُهَا فِي كِتَابِ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ وَفِيهِ كِفَايَةٌ لِمَنْ سَمِعَهُ قَالَ الْحَاكِمُ هٰذَا آخِرُ مَا أَدَّى إِلَيْهِ الْاجْتِهَادُ مِنْ ذِكْرِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسَانِيدِ الصَّحِيحَةِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجْهُ الشَّيْخَانِ الْإِمَامَانِ وَقَدْ أَمْلَيْتُ مَا أَدَّى إِلَيْهِ اجْتِهَادِي مِنْ فَضَائِلِ الْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ وَأَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصِحُّ مِنْهَا بِالْأَسَانِيدِ ثُمَّ رَأَيْتُ الْأَوْلَى لِنَظْمِ هٰذَا الْكِتَابِ التَّرْتِيبُ بَعْدَهُمْ عَلَى التَّوَارِيخِ لِلصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ مِنْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ إِلَى آخِرِ مَنْ مَّاتَ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ الْمُعِينُ عَلَى ذٰلِكَ بِرَحْمَتِهِ

✧✧ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ عاشورا کے دن جمعۃ المبارک کو شہید ہوئے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: ان روایات کو ہم نے امام حسین کے شہادت کے بیان میں تفصیل سے نقل کر دیا ہے ، سننے والے کے لئے وہی کافی ہیں۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بیت کے فضائل کے حوالے جن احادیث کی تخریج

نہیں کی تھی میں نے انتہائی محنت کے ساتھ ان کو جمع کیا ہے، ان میں سے یہ آخری حدیث تھی۔ یہاں تک خلفاء راشدین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے فضائل صحیح سند والی روایت کے ہمراہ ہم نے بیان کردیئے ہیں۔ ان کے ذکر کے بعد اس کتاب کی ترتیب میں نے اس طرح رکھی ہے کہ اسلام کے آغاز سے لے کر آخری صحابی کی وفات تک تاریخ وفات کے اعتبار سے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمتِ کاملہ کے ساتھ اس پر مددگار ہے۔

فَمِنْهُمْ إِيَاسُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ

حضرت ایاس بن معاذ الاشہلی رضی اللہ عنہ (یہ ہجرت سے پہلے ہی مکہ میں وفات پا گئے تھے)

4831- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ اَخُو اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَشْهَلِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ اَخِي اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْهَلِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ اَبُو الْحَيْسَرِ اَنَسُ بْنُ رَافِعٍ مَكَّةَ، وَمَعَهُ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ، فِيهِمْ اِيَاسُ بْنُ مُعَاذٍ يَلْتَمِسُونَ الْحِلْفَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلٰى قَوْمِهِمْ مِنَ الْخَزْرَجِ فَسَمِعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُمْ فَجَلَسَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: هَلْ لَكُمْ اِلٰى خَيْرٍ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ؟ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اَنَا رَسُولُ اللّٰهِ، بَعَثَنِي اللّٰهُ اِلَى الْعِبَادِ اَدْعُوهُمْ اِلٰى اَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاَنْزَلَ عَلَيَّ الْكِتَابَ، ثُمَّ ذَكَرَ لَهُمُ الْاِسْلَامَ، وَتَلَا عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ اِيَاسُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ غُلَامًا حَدَثًا: اَيْ قَوْمِ هٰذَا؟ وَاللّٰهُ خَيْرٌ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ، قَالَ: فَاَخَذَ اَبُو الْحَيْسَرِ حَفْنَةً مِنَ الْبَطْحَاءِ، فَضَرَبَ بِهَا وَجْهَ اِيَاسِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَالَ: دَعْنَا مِنْكَ فَلَعَمْرِي لَقَدْ جِئْنَا لِغَيْرِ هٰذَا، فَصَمَتَ اِيَاسُ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْصَرَفُوا اِلَى الْمَدِينَةِ، فَكَانَتْ وَقْعَةُ بُعَاثٍ بَيْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ اِيَاسُ بْنُ مُعَاذٍ اَنْ هَلَكَ، قَالَ مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ: فَاَخْبَرَنِي مَنْ حَضَرَهُ مِنْ قَوْمِي عِنْدَ مَوْتِهِ اَنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا يَسْمَعُونَهُ يُهَلِّلُ اللّٰهَ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيُسَبِّحُهُ حَتّٰى مَاتَ، قَالَ: فَمَا كَانُوا يَشُكُّونَ اَنْ قَدْ مَاتَ مُسْلِمًا لَقَدْ كَانَ اسْتَشْعَرَ الْاِسْلَامَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ حِينَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوعبداللہ الاشہلی کے بھائی محمود بن لبید بیان کرتے ہیں: جب ابوالحیسر انس بن رافع مکہ میں آیا، اس کے ہمراہ بنی عبدالاشہل کے کچھ نوجوان تھے، ان میں ایاس بن معاذ بھی تھے، یہ لوگ خزرج کو اپنی قوم کے خلاف اپنا حلیف بنانے کی غرض سے آئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آمد کا پتہ چلا تو آپ خود ان کے پاس تشریف لے آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا تم یہاں جس مقصد کی خاطر آئے ہو، کیا تمہیں ایسی بھلائی میں کوئی دلچسپی ہے جو اس سے بھی بہتر ہے؟ انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اس نے مجھے بندوں کی جانب مبعوث فرمایا ہے تاکہ میں ان کو

اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلاؤں اوران کو شرک کرنے سے روکوں اوراس نے مجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے ان کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا اوران کو قرآن کریم کی تلاوت سنائی۔ ایاس بن معاذ نوجوان تھے، بولے : اے میری قوم! تم جس مقصد کی خاطر آئے ہو اس کے حصول سے زیادہ بہتر یہ ہے۔ (یہ سنتے ہی) ابوالحیسر نے (غصے میں آکر) زمین سے ایک مٹھی مٹی اٹھا کر حضرت ایاس رضی اللہ عنہ کے منہ پر ماری اور کہنے لگا: ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے، ہم کسی اور مقصد کی خاطر آئے ہیں۔ لیکن حضرت ایاس رضی اللہ عنہ جواباً خاموش رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اٹھ کر مدینہ میں تشریف لے آئے۔ پھر اوس اور خزرج (دونوں قبیلوں) کے درمیان بعاث والا واقعہ رونما ہو گیا، اس کے کچھ ہی دنوں بعد حضرت ایاس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ محمود بن لبید کہتے ہیں: ان کی وفات کے وقت جو لوگ وہاں موجود تھے، انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ روح نکلنے تک حضرت ایاس رضی اللہ عنہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی تکبیر، تسبیح وتحمید کرتے رہے۔ آپ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بات پر یقین تھا کہ ان کا خاتمہ اسلام پر ہوا ہے۔ اس مجلس میں جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سنی تھی تو اسی وقت ان کو اسلام کا شعور آ گیا تھا۔ (اور وہ مسلمان ہو گئے تھے)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَمِنْهُمُ الْبَرَّاءُ بْنُ مَعْرُوْرِ بْنِ صَخْرِ بْنِ خُنَسَآءَ اَوَّلُ نَقِيْبٍ كَانَ فِي الْاِسْلَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت براء بن معرور بن صخر بن خنساء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ (یہ اسلام کے سب سے پہلے نقیب تھے)

4832۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَهْمٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ مَوْتُ الْبَرَّآءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فِيْ صَفَرٍ قَبْلَ قُدُوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَهْرٍ وَّكَانَ اَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنَ النُّقَبَآءِ

✧✧ حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے ایک مہینہ پہلے ماہ صفر المظفر میں انتقال کر گئے تھے۔ اور یہ نقباء صحابہ میں سب سے پہلے صحابی ہیں)

4833۔ اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْبَرَّآءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ اَوَّلَ مَنْ ضَرَبَ عَلٰى يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْعَةِ لَهٗ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ فِي السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَامَ الْبَرَّآءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَكْرَمَنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَنَا بِهٖ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَجَابَ وَآخِرَ مَنْ دَعَا فَاَجَبْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا يَا مَعْشَرَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ قَدْ اَكْرَمَكُمُ اللّٰهُ بِدِيْنِهٖ فَاِنْ اَخَذْتُمُ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ وَالْمُؤَازَرَةَ بِالشُّكْرِ فَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ثُمَّ

جَلَسَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جن ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عقبہ اولیٰ کی شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی، ان میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ اس رات کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد کہنے لگے: تمام تعریفیں ہیں اس ذات کے لئے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے عزت بخشی، اور اس نے ان کو ہمارے پاس بھیجا۔ انہوں نے اس رات سب سے پہلے بیعت کی اور سب سے آخر میں دعا مانگی، پھر ہم نے اللہ عزوجل کے حکم کو مانا، سنا اور اس کی اطاعت کی، اے اوس اور خزرج کے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دین کے ساتھ عزت دی ہے، اگر شکر گزاری کرتے ہوئے اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو، (یہ کہنے کے بعد) آپ بیٹھ گئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَمِنْهُمْ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی رضی اللہ عنہا

4834- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّالرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَاْجَرَتْ خَدِيجَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْرَتَيْنِ اِلٰى جَرْشٍ كُلُّ سَفْرَةٍ بِقَلُوْصٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جرش (ملک شام کے ایک شہر) کی جانب سفر کے لئے دو مرتبہ اجرت پر بھیجا، یہ دونوں سفر آپ نے اونٹنی پر کئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4835- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى، تَزَوَّجَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَنْكَحَهَا اَبُوْهَا خُوَيْلِدُ بْنُ اَسَدٍ

✧✧ زہری کہتے ہیں: سب سے پہلی عورت جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی وہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ نکاح کر لیا تھا، ان کے والد خویلد بن اسد نے انکا نکاح

کیا تھا۔

4836- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُبَيْلَ الْهِجْرَةِ بِسَنَةٍ

✧✧ حضرت داؤد بن محمد بن ابومعشر اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہجرت سے ایک سال پہلے انتقال فرما گئی تھیں۔

4837- اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، اَنَّ اَبَا طَالِبٍ وَخَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ هَلَكَا فِي عَامٍ وَاحِدٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، وَدُفِنَتْ خَدِيجَةُ بِالْحَجُونِ، وَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لَهَا يَوْمَ تَزَوَّجَهَا ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكُنْيَةُ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمُّ هِنْدٍ، وَكَانَ لَهَا ابْنٌ وَابْنَةٌ حِينَ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُمُّ خَدِيجَةَ فَاطِمَةُ بِنْتُ زَائِدَةَ بْنِ الْاَصَمِّ، وَاُمُّهَا هَالَةُ بِنْتُ عَبْدِ مَنَافٍ

✧✧ محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دونوں کا وصال ایک ہی سال میں ہوا، اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے تین سال پہلے کی بات ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ''حجون'' میں دفن کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کو ان کی قبر میں اتارا تھا، ان کے لئے بھی باری کا ایک دن تھا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں اٹھائیس سال زندہ رہیں۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ''ام ہند'' تھی، جب ان کی شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوئی تو اس وقت ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ''فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم'' تھا، اور ان کی نانی کا نام ''ھالہ بنت عبدمناف'' تھا۔

4838- حَدَّثَنِي اَبُوْ الْوَلِيْدِ الْاِمَامُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ ابْنَةُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً هٰذَا قَوْلٌ شَاذٌّ فَاِنَّ الَّذِي عِنْدِي اَنَّهَا لَمْ تَبْلُغْ سِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی وفات ۶۵ برس کی عمر میں ہوئی۔

✿✿ (امام حاکم کہتے ہیں) یہ قول شاذ ہے کیونکہ میری معلومات کے مطابق ان کی عمر ساٹھ سال بھی پوری نہیں تھی۔

4839- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ اَوْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَاكِمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلَدَتْ خَدِيْجَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ وَاَرْبَعَ نِسْوَةٍ اَلْقَاسِمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَفَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُومٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں دو صاحبزادے قاسم اور عبداللہ تھے اور چار صاحبزادیاں فاطمہ، زینب، رقیہ اور ام کلثوم تھیں۔

4840۔ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَدَّادُ الصُّوفِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النِّيلِيُّ بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي الْخَمِيرَ، وَاَلْبَسَنِي الْحَرِيرَ، وَزَوَّجَنِي خَدِيجَةَ، وَكُنْتُ لَهَا عَاشِقًا

✧✧ زہری کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے خمیر کھلایا، ریشم پہنایا اور خدیجہ سے میری شادی کی، مجھے ان کے ساتھ نکاح میں دلچسپی تھی۔

4841۔ اَخْبَرَنِي اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا مُخَوَّلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلَّتْ مَعَهُ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَاَنَّهُ عَرَضَ عَلَى عَلِيٍّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ الصَّلَاةَ فَاَسْلَمَ، وَقَالَ: دَعْنِي اَوْ آمُرُ اَبَا طَالِبٍ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هُوَ اَمَانَةٌ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: فَاُصَلِّي اِذَنْ، فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے دن نماز پڑھی، آپ کے ہمراہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی نماز پڑھی۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے منگل کے دن اسلام پیش کیا، تو وہ اسلام لے آئے، انہوں نے عرض کی مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابوطالب کو بھی نماز کے لئے بلا لاؤں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو امانت ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے، میں نماز پڑھتا ہوں، چنانچہ منگل ہی کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ علیہ السلام کے ہمراہ نماز پڑھی۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4842۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِيَاسِ بْنِ عَفِيفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَفِيفِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كُنْتُ امْرَاً تَاجِرًا وَكُنْتُ صَدِيقًا لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَدِمْتُ لِتِجَارَةٍ فَنَزَلْتُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِمِنًى، فَجَاءَ رَجُلٌ فَنَظَرَ اِلَى الشَّمْسِ حِينَ مَالَتْ فَقَامَ يُصَلِّي، ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَةٌ

فَقَامَتْ تُصَلِّي، ثُمَّ جَاءَ غُلامٌ حِينَ رَاهَقَ الْحُلُمَ فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ اَخِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، وَلَمْ يُتَابِعْهُ عَلٰى اَمْرِهِ غَيْرُ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ وَهٰذَا الْغُلامُ، وَهٰذِهِ الْمَرْاَةُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ امْرَاَتُهُ، وَهٰذَا الْغُلامُ ابْنُ عَمِّهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ عَفِيفٌ الْكِنْدِيُّ: وَاَسْلَمَ وَحَسُنَ اِسْلامُهُ، لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ فَيَكُونُ لِي رُبُعُ الْاِسْلامِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ مُعْتَبَرٌ مِنْ اَوْلادِ عَفِيفِ بْنِ عَمْرٍو

✧✧ حضرت عفیف بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تاجر شخص تھا اور زمانہ جاہلیت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا، میں ایک مرتبہ تجارت کی غرض سے آیا ہوا تھا اور منی میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں ایک آدمی آیا، اور جب سورج ڈھل گیا تو نماز پڑھنے لگ گیا، پھر ایک عورت آئی اور وہ بھی نماز میں مشغول ہوگئی، اس کے بعد ایک قریب البلوغ بچہ آیا اور وہ بھی نماز پڑھنے لگ گیا۔ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ میرا چچازاد بھائی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے، یہ اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، اور ابھی تک اس عورت اور بچے کے علاوہ کسی نے بھی اس کی پیروی اختیار نہیں کی ہے۔ اور یہ عورت اس کی بیوی خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہے اور یہ لڑکا اس کا چچازاد بھائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے۔ بعد میں حضرت عفیف الکندی ایمان لے آئے تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: کاش کہ میں اس دن ایمان لے آتا تو میں چوتھا مسلمان ہوتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت عفیف بن عمرو الکندی کی اولاد امجاد کی سند کے ہمراہ مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

4843ـ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ

4843–صحيح البخارى 'باب بدء الوحى 'بسم الله الرحمن الرحيم قال الشيخ' حديث3:صحيح البخارى كتاب أحاديث الأنبياء' باب (واذكر فى الكتاب موسى إنه كان مخلصا وكان رسولا' حديث3228:صحيح البخارى كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة – سورة اقرأ باسم ربك الذى خلق' حديث4675:صحيح البخارى كتاب التعبير' باب أول ما بدء به رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث6600:صحيح مسلم 'كتاب الإيمان' باب بدء الوحى إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث257:مستخرج أبى عوانة 'كتاب الإيمان' بيان صفة مبعث النبى صلى الله عليه وسلم وأنه أكثر الأنبياء' حديث244:صحيح ابن حبان كتاب الوحى' حديث33:مصنف عبد الرزاق الصنعانى 'كتاب المغازى' باب ما جاء فى حفر زمزم 'حديث 9417:الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم –خديجة بنت خويلد رضى الله عنه' حديث 2651:السنن الكبرى للبيهقى كتاب السير' باب مبتدأ البعث والتنزيل' حديث16470:مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' حديث25327:مسند الطيالسى 'أحاديث النساء' علقمة بن قيس عن عائشة – عروة بن الزبير عن عائشة' حديث1557:سند إسحاق بن راهويه –ما يروى عن عروة بن الزبير' حديث729:

الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِءَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، كَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَأْتِي جَبَلَ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ وَهُوَ التَّعَبُّدُ حَتّٰى فَاجَأَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ، فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِءٍ، قَالَ: فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ لِي: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، قَالَ: فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ، مَا لِي؟ فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، وَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ عَلَيَّ، فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا، أَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ فِي الْحَدِيثِ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ عَمُّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْعَرَبِيَّةَ وَيُكْتَبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ، فَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، قَالَتْ خَدِيجَةُ: أَيْ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ: يَا ابْنَ أَخِي، مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلٰى مُوسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آغاز سچی خوابوں کے ذریعے ہوا، آپ جو خواب بھی دیکھتے وہ پورا ہو جاتا تھا، پھر آپ کے دل میں گوشہ نشینی کی محبت ڈال دی گئی، آپ غار حراء میں تشریف لے جاتے اور کئی کئی راتیں وہاں پر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے، حتی کہ اسی غار میں فرشتہ آپ کے پاس آیا، اس نے کہا: پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ اس نے مجھے پکڑ کر سینے سے لگا کر زور سے دبایا، جب مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی تو اس نے مجھے چھوڑ دیا، پھر کہا: پڑھیے:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق: 1-4)

''پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

آپ وہاں سے کانپتے ہوئے واپس حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، اہل خانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمبل اوڑھا دیا، آہستہ آہستہ آپ کی وہ کیفیت ختم ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میرے قریب آؤ، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تمام واقعہ سنایا، اور فرمایا: مجھے تو اپنے آپ پر خوف آ رہا ہے۔ ام المومنین حضرت

خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں، بلکہ آپ کو تو خوش ہونا چاہئے، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، مشکل میں لوگوں کے کام آتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، لوگوں کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ اپنے چچازاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب پر عمل پیرا تھے، آپ عربی لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور انجیل مقدس کا عربی میں ترجمہ بھی کیا کرتے تھے۔ یہ کافی بوڑھے تھے اور اس وقت ان کی بینائی بھی جواب دے چکی تھی۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ بن نوفل سے کہا: اے میرے چچا کے بیٹے! ذرا اپنے بھتیجے کی بات غور سے سنئے۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا سب کہہ سنایا۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا کرتا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4844۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَتْ خَدِيجَةُ اَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النِّسَآءِ

✧✧ امام زہری فرماتے ہیں: عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی تھیں۔

4845۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَصَدَّقَ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ

✧✧ ابن شہاب فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وہ خاتون ہیں جو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور فرضیت صلاۃ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔

4846۔ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَجَبٍ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَبِيعَةَ السَّعْدِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ سَابِقَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اِلَى الْاِيمَانِ بِاللّٰهِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے سلسلہ میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہان کی عورتوں پر سبقت لے گئیں۔

4847۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

بْنُ نُمَيْرٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِهِ، وَاِنَّمَا اَوْرَدْتُ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتوں میں سب سے بہتر حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اور میں نے یہ درج ذیل حدیث بھی نقل کی ہے۔

4848۔ مَا اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَرَ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ وَلاَ نَصَبَ

4847- "صحيح البخارى" كتاب أحاديث الأنبياء" باب وإذ قالت الملائكة يا مريم إن الله اصطفاك وطهرك واصطفاك" حديث3265: صحيح البخارى" كتاب المناقب" باب تزويج النبى صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضى الله" حديث3627: صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم" باب فضائل خديجة أم المؤمنين رضى الله تعالى عنها" حديث4563: الجامع للترمذى" أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم" باب فضل خديجة رضى الله عنها" حديث3892: مصنف عبد الرزاق الصنعانى" كتاب الطلاق" باب نساء النبى صلى الله عليه وسلم" حديث13544: مصنف ابن أبى شيبة" كتاب الفضائل" ما جاء فى فضل خديجة رضى الله عنها" حديث31651: الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم -خديجة بنت خويلد رضى الله عنه" حديث2642: السنن الكبرى للنسائى" كتاب المناقب" مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - مناقب مريم بنت عمران" حديث8083: السنن الكبرى للبيهقى" كتاب قسم الفىء والغنيمة" جماع أبواب تفريق ما أخذ من أربعة أخماس الفىء غير الموجف" باب إعطاء الفىء على الديوان ومن يقع به البداية" حديث12231: مسند أحمد بن حنبل" مسند العشرة المبشرين بالجنة" مسند الخلفاء الراشدين - مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه" حديث630: مسند الحارث" كتاب المناقب" باب فضل مريم و خديجة رضى الله عنهما" حديث983: البحر الزخار مسند البزار --عبد الله بن جعفر" حديث437: مسند أبى يعلى الموصلى" مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه" حديث499: مسند أبى يعلى الموصلى" مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه" حديث588: المعجم الكبير للطبرانى" باب الياء" ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن - مناقب خديجة رضى الله عنها" حديث18924:

4848-صحيح ابن حبان" كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة" ذكر البيان بأن المصطفى صلى الله عليه وسلم أمر بهذا الفعل" حديث7115: مسند أحمد بن حنبل" مسند العشرة المبشرين بالجنة" مسند أهل البيت رضوان الله عليهم أجمعين" حديث عبد الله بن جعفر بن أبى طالب رضى الله عنه" حديث1709: مسند أبى يعلى الموصلى" مسند عبد الله بن جعفر الهاشمى" حديث6645: المعجم الكبير للطبرانى -من اسمه عبد الله" ومما أسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما - ما انتهى إلينا من مسند عبد الله بن جعفر" حديث13607:

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں کے ایک ایسے محل کی خوشخبری دوں جس میں کسی قسم کا شور ہے نہ کوئی تکلیف۔

4849۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں کے ایک ایسے محل کی خوشخبری دوں جس میں کسی قسم کا شور ہے نہ کوئی تکلیف۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4850۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَبُو الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ لِاَبِي: اِنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَطْعُنُ عَلٰى عَامِرِ بْنِ صَالِحٍ هٰذَا، قَالَ: تَقُولُ مَاذَا؟ قُلْتُ: رَآهُ سَمِعَ مِنَ الْحَجَّاجِ، قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ اَنَّ الْحَجَّاجَ يَسْمَعُ مِنْ هُشَيْمٍ، وَهٰذَا عَيْبٌ اَنْ يَسْمَعَ الرَّجُلُ مِمَّنْ هُوَ اَصْغَرُ مِنْهُ اَوْ اَكْبَرُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں کے ایک ایسے محل کی خوشخبری دوں جس میں کسی قسم کا شور ہے نہ کوئی تکلیف۔

✿✿ ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: یحیی بن معین تو اس عامر بن صالح پر طعن کرتے ہیں۔ میرے والد نے کہا: اس سلسلے میں تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ اس نے حجاج سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ حجاج نے ہشیم سے سماع کیا ہے اور یہ عیب ہے کہ ایک آدمی اپنے سے چھوٹے یا اپنے سے بڑے سے (جس سے سماع ممکن ہی نہ ہو) سماع کرے۔

4851۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: اَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ اَتَتْكَ، وَمَعَهَا اِنَاءٌ فِيهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ، فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهَا وَلَا نَصَبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، فَاَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَشِّرْ خَدِيجَةَ، فَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى مُخْتَصَرًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یہ خدیجہ آپ کے پاس آرہی ہے، اس کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا پانی ہے۔ جب یہ آپ کے پاس آجائے تو اس کو اس کے ربّ کا سلام کہنا اور ان کو جنت میں موتیوں کے ایسے محل کی خوشخبری دینا جس میں نہ شوروغوغا ہے نہ کوئی تکلیف۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم حدیث میں ''بشر خدیجہ'' کے الفاظ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل بن ابی خالد کی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختصراً بیان کئے ہیں۔

4852۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ خُطُوطٍ، وَقَالَ: اَتَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَاَحْسِبُهُ قَالَ: وَامْرَاَةُ فِرْعَوْنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں لگائیں، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی تمام عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور (راوی کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھے نمبر پر فرعون کی بیوی کا نام لیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4853۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ اَبِي بِخَطِّ يَدِهِ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُبَشِّرُكِ، اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيِّدَاتُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَرْبَعٌ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَآسِيَةُ

✧✧ حضرت عروہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں خوشی کی بات بتاؤں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "جنتی عورتوں کی سردار چار خواتین ہیں۔

(۱) حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا۔

(۲) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ

(۳) حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔

(۴) حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا۔

4854- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا حَسَدْتُ امْرَاَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ، وَمَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ، وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے اتنا کسی عورت پر رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے وصال کے بعد مجھ سے شادی کی تھی۔ اور رشک کی بات یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو جنت میں موتیوں کے ایسے محل کی خوشخبری دی تھی جس میں نہ شور وغوغا ہے نہ تکلیف۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4855- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَاَيْتُ خَدِيجَةَ قَطُّ، وَلَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ اَشَدَّ مِنْ غَيْرَتِي عَلٰى خَدِيجَةَ، وَذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يَذْكُرُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کبھی دیکھا تک نہیں تھا لیکن حضور ﷺ کی ازواج میں سے سب زیادہ رشک بھی مجھے انہی پر آتا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ اکثر ان کی باتیں کیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4856- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اُنَيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتٰى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ وَعِنْدَهُ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُقْرِءُ خَدِيجَةَ السَّلَامَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں، حضرت جبریل امین علیہ السلام بولے: اے خدیجہ رضی اللہ عنہا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے، تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جواباً فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ (کا نام) سلام ہے اور (اے جبریل علیہ السلام) تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ بْنِ عَدَسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوامامہ حضرت اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک النجار رضی اللہ عنہ کے فضائل

4857۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَهْمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ، قَالَ: مَاتَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ فِي شَوَّالٍ عَلٰى رَاْسِ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَمَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْنٰى يَوْمَئِذٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ بَدْرٍ، فَجَاءَتْ بَنُو النَّجَّارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: قَدْ مَاتَ نَقِيبُنَا فَنَقِّبْ عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا نَقِيبُكُمْ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الرجال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے نویں مہینے شوال میں وصال فرمایا۔ ان دنوں مسجد نبوی شریف کی تعمیر ہو رہی تھی۔ اور یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ بنی نجار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا نقیب انتقال کر گیا ہے، آپ کسی اور کو ہمارا نقیب مقرر فرما دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نقیب میں ہوں۔

❀❀ ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ عبدالجبار بن عمارہ کے حوالے سے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں "جنت البقیع میں سب سے پہلے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی۔

4858۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيهِ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ قَائِدَ اَبِي بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَكَانَ لَا يَسْمَعُ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ بَعْدَ حِينٍ لَوْ سَاَلْتُ اَبِي مَا شَانُهُ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَسْعَدَ بْنِ

زُرَارَةَ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ اِنَّهُ لَتُعْجِبُنِي صَلَاتُكَ عَلٰى اَبِي اُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ الْاَذَانَ بِالْجُمُعَةِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ كَانَ اَوَّلَ مَنْ جَمَعَ لَنَا الْجُمُعَةَ بِالْمَدِيْنَةِ فِي هَزْمٍ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي بَقِيْعٍ يُقَالُ لَهُ الْخَضَمَاتُ قُلْتُ وَكَمْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا

✧✧ ابوامامہ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میرے والد صاحب بینائی سے محروم ہو گئے تو میں ان کو ساتھ لے کر چلا کرتا تھا۔ وہ جب بھی اذانِ جمعہ سنتے تو کہتے "رحمۃ اللہ علی اسعد بن زرارہ۔ میں (کچھ عرصہ تو یہ سنتا رہا لیکن بالآخر میں) نے یہ پکا فیصلہ کر لیا کہ میں اپنے والد سے اس کی وجہ ضرور پوچھوں گا۔ چنانچہ ایک دن میں نے پوچھ ہی لیا کہ اباجی! آپ جب بھی اذان جمعہ سنتے ہیں تو ابوامامہ کے لئے دعا مانگتے ہیں مجھے اس سے بہت حیرانگی ہوتی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ تو میرے والد صاحب نے فرمایا: یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں قبیلہ بنی بیاضہ کے سنگستان کے نشیب میں (جس کو بقیع الخضمات بھی کہتے ہیں) ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تھی۔ میں نے پوچھا: اس دن آپ لوگوں کی تعداد کس قدر تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم چالیس آدمی تھے۔

4859۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو کانٹا لگنے کی وجہ سے داغا تھا۔

(جب کسی کے کوئی زخم وغیرہ ہو جاتا تو لوہے کو گرم کر کے اس مقام پر داغتے تھے اس طرح زخم کا زہر پھیلتا نہیں تھا اس عمل کو الکی کہتے ہیں)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4860۔ اَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُزَكِّي، وَاَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نُبَيْطٍ، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلّٰى اُمَّهَا وَخَالَتَهَا، وَكَانَ اَبُوهُمَا اَبُو اُمَامَةَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ اَوْصٰى بِهِمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَلَّاهُمَا رِعَاثًا مِنْ تِبْرٍ ذَهَبٍ فِيهِ لُؤْلُؤٌ، قَالَتْ زَيْنَبُ:

4859-صحیح ابن حبان کتاب الحظر والإباحة، کتاب الطب، ذکر العلة التی من أجلها أمر أسعد بالاکتواء، حدیث6172:الجامع للترمذی، أبواب الطب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی الرخصة فی ذلک، حدیث2026:شرح معانی الآثار للطحاوی کتاب الکراهة، باب الکی هل هو مکروه أم لا؟، حدیث 4731:السنن الکبری للبیهقی کتاب الضحایا، جماع أبواب کسب الحجام، باب ما جاء فی إباحة قطع العروق والکی عند الحاجة، حدیث18183:مسند أبی یعلی الموصلی –الزهری، حدیث3483:

وَقَدْ اَدْرَكْتُ الْحُلْيَ اَوْ بَعْضَهُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت زینب بنت نبیط رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ (حبیبہ) اور خالہ (کبشہ) کو زیور پہنایا۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھیں کیونکہ ان کے والد ابوامامہ نے یہ وصیت کی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی بالیاں پہنائی تھیں جن میں موتی جڑے ہوئے تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس زیور کا کچھ حصہ مجھ تک بھی (بطور وراثت) پہنچا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مِنْ مَّنَاقِبِ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

4861۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَوَّلُ لِوَآءٍ عَقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ لِوَآءُ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلٰى رَابِغٍ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَقَدِيْدٍ

✦✦ حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے بعد) سب سے پہلا علم حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو دیا، ان کے بعد حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو دیا (یہ اس علم کو ساتھ لے کر) مقامِ جحفہ اور مقامِ قدید کے درمیان بطنِ رابغ تک گئے تھے۔

4862۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، وَغَيْرُهُ مِنْ عُلَمَائِنَا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرَ حَدِيْثَ الْمُبَارَزَةِ، وَاَنَّ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَتَلَ عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ مُبَارَزَةً، ضَرَبَهُ عُتْبَةُ عَلٰى سَاقِهِ فَقَطَعَهَا، فَحَمَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَ بِالصَّفْرَاءِ مُنْصَرَفُهُ مِنْ بَدْرٍ فَدَفَنَهُ هُنَالِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ حدیث مروی ہے جس میں قتال طلبی کا تذکرہ ہے۔ اور یہ بھی کہ عتبہ بن ربیعہ نے حضرت عبیدہ بن الحارث کو شہید کیا۔ مبارزت (جنگ کے لئے پکارنے) کے بعد عتبہ نے حضرت عبیدہ کی پنڈلی پر کاری ضرب لگائی، جس سے ان کی پنڈلی کٹ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میدانِ جنگ سے اٹھوالیا۔ پھر جنگ بدر ختم ہونے کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹے تو مقام صفراء میں ان کا انتقال ہوگیا، اور ان کو وہیں دفن کردیا گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4863۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ عُتْبَةُ وَعُبَيْدَةُ بينهما ضربتين كلاهما أثبت صاحبه، وكر حمزة وعلي على عتبة فقتلاه، واحتملا صاحبهما عبيدة، فجاء ا به إلى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ قُطِعَتْ رِجْلُهُ وَمُخُّهَا يَسِيلُ، فَلَمَّا اَتَوْا بِعُبَيْدَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَسْتُ شَهِيدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بَلَى، فَقَالَ عُبَيْدَةُ: لَوْ كَانَ اَبُو طَالِبٍ حَيًّا لَعَلِمَ اَنَّا اَحَقُّ بِمَا قَالَ مِنْهُ حَيْثُ يَقُوْلُ: وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ وَنَذْهَلَ عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ

✧✧ ابن شہاب فرماتے ہیں: (جنگ بدر میں) عتبہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہما کے درمیان مڈبھیڑ ہوئی، دونوں نے ایک دوسرے پر حملے کئے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو واصل جہنم کیا، اور اپنے ساتھی حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کٹ چکی تھی اور اس میں سے مواد بہہ رہا تھا، جب یہ لوگ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں شہید نہیں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ تو حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بولے: کاش کہ ابوطالب آج زندہ ہوتے تو یہ جان لیتے کہ جو وہ اکثر کہا کرتے تھے اس کا ان سے زیادہ میں حقدار ہوں، وہ کہا کرتے تھے، اور ہم فرمانبرداری میں قائم رہیں گے یہاں تک کہ اس کے اردگرد باہم اکھاڑ پچھاڑ ہو جائے اور ہم اپنے بیوی بچوں سے غافل ہو جائیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُمَيْرِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَخِي سَعْدٍ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ آپ جنگ بدر میں شہید ہوئے۔

4864۔ اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: عُرِضَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ بَدْرٍ فَرَدَّ عُمَيْرَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، فَبَكَى عُمَيْرٌ، فَاَجَازَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَدَ عَلَيْهِ حَمَائِلَ سَيْفِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بدر کو جانے والا لشکر پیش کیا گیا، تو حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو روک دیا گیا، حضرت عمیر رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت عطا فرما دی اور اپنی تلوار کی حمائل ان کے سپرد کی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَمِنْ مَّنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كَعْبٍ

وَهُوَ عَقَبِيٌّ وَاَحَدُ النُّقَبَاءِ الْاِثْنَى عَشَرَ قَتَلَهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت سعد بن خیثمہ بن الحارث بن مالک بن کعب رضی اللہ عنہ کے فضائل انہیں بیعت عقبہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے، اور یہ بارہ مبلغین میں سے ہیں۔ ان کو عمرو بن عبدود نے جنگ بدر کے دن شہید کیا تھا

4865۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي عُمَرُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، قَالَ: اسْتَصْغَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوزید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کو کمسن قرار دے کر (جنگ سے واپس بھیج دیا تھا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4866۔ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَكِيمِيُّ بِمَرْوَ، اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنَا عَبْدَانُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنَا رَجُلٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبَانَ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى بَدْرٍ اَرَادَ سَعْدَ بْنَ خَيْثَمَةَ وَاَبُوهُ جَمِيعًا الْخُرُوجَ مَعَهُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ يَخْرُجَ اَحَدُهُمَا فَاسْتَهَمَا، فَقَالَ خَيْثَمَةُ بْنُ الْحَارِثِ لِابْنِهِ سَعْدٍ: اِنَّهُ لَا بُدَّ لِاَحَدِنَا مِنْ اَنْ يُقِيمَ فَاَقِمْ مَعَ نِسَائِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: لَوْ كَانَ غَيْرُ الْجَنَّةِ لَاٰثَرْتُكَ بِهِ اِنِّي اَرْجُو الشَّهَادَةَ فِي وَجْهِي هٰذَا، فَاسْتَهَمَا فَخَرَجَ سَهْمُ سَعْدٍ فَخَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَدْرٍ، فَقَتَلَهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وَدٍّ

✧✧ حضرت سلیمان بن ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ بدر کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد دونوں ہی جہاد پر جانا چاہتے تھے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جہاد پر جا سکتا ہے اس لئے تم قرعہ اندازی کرو۔ حضرت خیثمہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: عورتوں کے پاس بھی کسی کا ٹھہرنا ضروری ہے اس لئے تم گھر میں رک جاؤ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر جنت کا معاملہ نہ ہوتا تو میں آپ کو اپنے آپ پر ترجیح دے دیتا۔ لیکن میں اسی جنگ میں شہادت کا طلبگار رہوں۔ تب ان دونوں میں قرعہ اندازی ہوئی اور قرعہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام نکلا، تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ اور عمرو بن عبدود نے ان کو شہید کر دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ

وَكُنْيَتُهُ اَبُو السَّائِبِ هَاجَرَ الْهِجْرَتَيْنِ وَشَهِدَ بَدْرًا وَّمَاتَ بَعْدَ بَدْرٍ بِاَشْهُرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

ان کی کنیت ابوالسائب ہے، آپ دونوں ہجرتوں میں شریک ہوئے، غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ واقعہ بدر کے چند ماہ بعد آپ کا وصال ہوا۔

4867- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَادُ لِاَصْحَابِهِ مَقْبَرَةً يُدْفَنُونَ فِيهَا، فَكَانَ قَدْ طَلَبَ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ وَاَطْرَافِهَا، ثُمَّ قَالَ: اُمِرْتُ بِهٰذَا الْمَوْضِعِ يَعْنِي الْبَقِيعَ، وَكَانَ يُقَالُ بَقِيعُ الْخَبْخَبَةِ، وَكَانَ اَكْثَرُ نَبَاتِهِ الْغَرْقَدَ، وَكَانَ اَوَّلُ مَنْ قُبِرَ هُنَاكَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَرًا عِنْدَ رَاْسِهِ، وَقَالَ: هٰذَا قَبْرُ فَرَطِنَا، وَكَانَ اِذَا مَاتَ الْمُهَاجِرُ بَعْدَهُ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيْنَ نَدْفِنُهُ؟ فَيَقُوْلُ: عِنْدَ فَرَطِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے لئے کسی قبرستان کی تلاش میں تھے جہاں پر وہ اپنے فوت شدگان کی تدفین کیا کریں، آپ مدینہ منورہ کے گردونواح میں اس جگہ کی تلاش میں تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس جگہ (یعنی بقیع) کا حکم دیا گیا ہے۔ (اس کو بقیع الخبخبہ بھی کہتے ہیں) اس مقام پر اکثر طور پر غرقد نامی درخت اگتا تھا (اسی لئے اس کو بقیع الغرقد بھی کہا جاتا ہے) اس قبرستان میں سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی، بعد از تدفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نشانی کے طور پر) ان کے سرہانے کی جانب ایک اینٹ رکھ دی، اور فرمایا: یہ ہمارے قاصد کی قبر ہے۔ اس کے بعد جب کبھی کسی مہاجر کا انتقال ہوتا تو لوگ پوچھتے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کو کہاں دفن کریں؟ تو آپ فرماتے: ہمارے قاصد؟ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے قریب۔

4868- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ بَعْدَمَا مَاتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کا بوسہ لیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4869- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ قَالَتِ امْرَاَتُهُ: هَنِيئًا لَكَ الْجَنَّةَ يَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكِ؟ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَارِسُكَ وَصَاحِبُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَمَا اَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي، فَاَشْفَقَ النَّاسُ عَلٰى عُثْمَانَ، فَلَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحِقُوهَا بِسَلَفِنَا الْخَيْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ، فَبَكَتِ النِّسَاءُ، فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، وَقَالَ: مَهْلًا يَا عُمَرُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی زوجہ محترمہ کہنے لگی: اے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ تجھے جنت مبارک ہو، (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب دیکھا اور فرمایا: تجھے کیسے پتا ہے؟ (کہ عثمان بن مظعون جنتی ہے) اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا مجاہد ہے، آپ کا صحابی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے باوجود خود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا، چنانچہ لوگ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے معاملے میں خوف زدہ ہوگئے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہمارے اچھے گزرے ہوئے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملا دو۔ پھر عورتیں رونے لگ گئیں، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کو اپنے کوڑے کے ساتھ مارنے لگ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے عمر! ان کو چھوڑ دو۔

4868- سنن أبی داود' کتاب الجنائز' باب فی تقبیل المیت' حدیث 2766: سنن ابن ماجه' کتاب الجنائز' باب ما جاء فی تقبیل المیت' حدیث 1452: سنن الترمذی' الجامع الصحیح - أبواب الجنائز عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی تقبیل المیت' حدیث 946: مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الجنائز' باب تقبیل المیت' حدیث 6565: مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الجنائز' فی المیت یقبل بعد الموت' حدیث 11854: شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الکراهة' باب البکاء علی المیت' حدیث 4624: السنن الکبری للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع أبواب عدد الکفن -- باب الدخول علی المیت وتقبیله' حدیث 6335: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' حدیث 23639: مسند الطیالسی' أحادیث النساء' علقمة بن قیس عن عائشة - القاسم عن عائشة' حدیث 1504: مسند ابن الجعد' قیس بن الربیع الأسدی' حدیث 1686: مسند إسحاق بن راهویه - ما یروی عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبی صلی' حدیث 806: مسند عبد بن حمید - من مسند الصدیقة عائشة أم المؤمنین رضی الله عنها' حدیث 1530:

4869- مسند أحمد بن حنبل' - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حدیث 2069: صحیح البخاری' کتاب التعبیر' باب رؤیا النساء' حدیث 6620: السنن الکبری للنسائی' کتاب التعبیر' العین الجاری' حدیث 7382: مسند عبد بن حمید - من حدیث أم العلاء الأنصاریة' حدیث 1597: المعجم الکبیر للطبرانی' باب الفاء' باب الیاء - أم العلاء الأنصاریة امرأة زید بن ثابت' حدیث 21234:

ذِكْرُ مَنَاقِبِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جعدہ بن ہبیرہ المخزومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

4870- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ بْنِ اَبِي وَهْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَائِذِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَخْزُوْمٍ وَّكَانَتْ اُمُّهُ اُمُّ هَانِءٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ نَكَحَهَا هُبَيْرَةُ بْنُ اَبِي وَهْبٍ وَّلَهَا يَقُوْلُ هُبَيْرَةُ حِيْنَ اَسْلَمَتْ

اَشَاقَتْكَ هِنْدٌ اِنْ اَتَاكَ سُؤَالُهَا ... كَذَاكَ النَّوَى اَسْبَابُهَا وَانْفِتَالُهَا

فَاِنْ كُنْتَ قَدْ تَابَعْتَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ... وَقَطَّعْتُ الْاَرْحَامَ مِنْكِ حِبَالُهَا

وَقَدْ اَرَقْتُ فِي رَاْسِ حِصْنٍ مُّمَرَّدٍ ... بِنَجْرَانَ كِسْرٰى بَعْدَ يَوْمٍ خِيَالِهَا

فَكُوْنِي عَلٰى اَعْلٰى سَحِيْقٍ بِهُضْبَةٍ ... مُمَنِعَةٍ لَا يَسْتَطَاعُ تِلَالُهَا

قَالَ مُصْعَبٌ وَّجَعْدَةُ الَّذِي يَقُوْلُ وَمَنْ ذَا الَّذِي يَاْبٰى عَلٰى بِخَالِهِ وَخَالِي عَلِيٌّ ذُو النَّدٰى وَعَقِيْلٌ قَالَ مُصْعَبٌ وَّمَاتَ هُبَيْرَةُ بِنَجْرَانَ مُشْرِكًا وَّاَمَّا جَعْدَةُ فَاِنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ خَالِهِ اُمَّ الْحَسَنِ بِنْتِ عَلِيٍّ وَوَلَدَتْ لَهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ الَّذِي قِيْلَ فِيْهِ بِخُرَاسَانَ

لَوْلَا بْنُ جَعْدَةَ لَمْ يَفْتَحْ هَنْبَرُكُمْ ... وَلَا خُرَاسَانَ حَتّٰى يُنْفَخُ الصُّوْرُ

قَالَ مُصْعَبٌ وَّاسْتَعْمَلَ عَلِيٌّ عَلٰى خُرَاسَانَ جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ وَانْصَرَفَ اِلَى الْعِرَاقِ ثُمَّ حَجَّ وَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا بِصِحَّةٍ مَا ذَكَرَ مُصْعَبٌ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ الزبیری رضی اللہ عنہ ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: جعدہ بن ہبیرہ بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ ابن عمران بن مخزوم۔ ان کی والدہ حضرت ابوطالب کی صاحبزادی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا تھیں، اور یہ ہبیرہ بن ابی وہب کے نکاح میں تھیں۔ جب یہ مسلمان ہوئیں تو ہبیرہ نے ان کے بارے میں درج ذیل اشعار کہے:

اَشَاقَتْكِ هِنْدٌ اِنْ اَتَاكِ سُؤَالُهَا ... كَذَاكَ النَّوَى اَسْبَابُهَا وَانْفِتَالُهَا

فَاِنْ كُنْتِ قَدْ تَابَعْتِ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ... وَقَطَعَتِ الْاَرْحَامَ مِنْكِ حِبَالُهَا

وَقَدْ اَرَقْتُ فِي رَاْسِ حِصْنٍ مُمَرَّدٍ ... بِنَجْرَانَ كِسْرٰى بَعْدَ يَوْمٍ خِيَالُهَا

فَكُوْنِي عَلٰى اَعْلٰى سَحِيقٍ بِهَضْبَةٍ ... مُمَنَّعَةٍ لَا يُسْتَطَاعُ تِلَالُهَا

○ کیا تجھے ہند نے شوق دلایا ہے کہ اگر تیرے پاس کا سوال آئے تو تو ایسی جگہ پر قیام کرنا جہاں سے تیرا مال وودولت تجھ سے بہت دور ہو۔

مصعب کہتے ہیں: اور جعدہ کہتے تھے

وَمَنْ ذَا الَّذِي يَأْبَى عَلَيَّ بِخَالِهِ وَخَالِي عَلِيٌّ ذُو النَّدَى وَعَقِيلِ

○ایسا کون ہوسکتا ہے جو میرے ماموں کا انکار کر سکے، کیوں کہ میرے ماموں مٹی والے (یعنی جن کا لقب ابوتراب ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہ ہیں۔

مصعب کہتے ہیں: ہبیرہ نجران میں حالت شرک میں مرا تھا، اور جعدہ نے اپنے ماموں حضرت علی کی بیٹی ام الحسن کے ساتھ نکاح کیا اور ان میں سے حضرت عبداللہ بن جعدہ بن ہبیرہ پیدا ہوئے، ان کے بارے میں خراسان میں کہا گیا ہے

لَوْلَا ابْنُ جَعْدَةَ لَمْ يُفْتَحْ قُهُنْدُزُكُم وَلَا خُرَاسَانُ حَتَّى يُنْفَخَ الصُّوَرُ

○اگر بن جعدہ نہ ہوتے تو قہندز اور خراسان قیامت تک فتح نہ ہوسکتا۔

مصعب کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت جعدہ بن ہبیرہ مخزومی رضی اللہ عنہ کو خراسان کا گورنر بنایا تھا پھر یہ عراق کی جانب لوٹ کر آ گئے، پھر فریضہ حج ادا کیا اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کرتے ہیں اور ان کی مرویات کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کو حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

4871۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الْاٰخَرُونَ اَرْدَى

4871-صحيح البخاری كتاب الشهادات باب : لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد حديث2529:صحيح البخاری كتاب الشهادات باب : لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد حديث2530:صحيح البخاری كتاب المناقب باب فضائل أصحاب النبی صلى الله عليه وسلم حديث3471:صحيح البخاری كتاب المناقب باب فضائل أصحاب النبی صلى الله عليه وسلم حديث3472:صحيح البخاری كتاب الرقاق باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها حديث6073:صحيح البخاری كتاب الرقاق باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها حديث6074:صحيح البخاری كتاب الأيمان والنذور باب إذا قال : أشهد بالله حديث6293:صحيح البخاری كتاب الأيمان والنذور باب إثم من لا يفی بالنذر حديث6328:صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم حديث4704:صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم حديث4706:مستخرج أبی عوانة -مبتدأ كتاب الأحكام بيان الترغيب فی إقامة الشهادة حديث 5163:صحيح ابن حبان كتاب التاريخ ذكر الإخبار عن مبادرة المرء فی آخر الزمان باليمين والشهادة حديث6835:سنن أبی داود كتاب السنة باب فی فضل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث4059:الجامع للترمذی أبواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء فی القرن الثالث حديث2198:مصنف ابن أبی شيبة كتاب الفضائل ما ذكر فی الكف عن أصحاب النبی صلى الله عليه وسلم حديث31767:السنن الكبرى للنسائی كتاب النذور الوفاء بالنذر حديث4616:السنن الكبرى للبيهقی كتاب النذور باب الوفاء بالنذر حديث18682:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بنی هاشم مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالى عنه حديث3488

✦✦ حضرت جعدہ بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد ہوں گے، پھر وہ جوان کے بعد ہوں گے، پھر ان کے بعد والے ہلاک ہوں گے۔

4872۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا خَالِ قَتَلْتَ عُثْمَانَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْتُهُ وَلَا اَمَرْتُ بِهِ وَلٰكِنِّي غُلِبْتُ جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ تُوُفِّيَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اشْتَبَهَ عَلِيٌّ بِوَفَاةِ اَبِيْهِ هُبَيْرَةَ بْنِ اَبِي هُبَيْرَةَ

✦✦ حضرت جعدہ بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ماموں جان! آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم میں نے نہ انہیں شہید کیا ہے اور نہ اس کا حکم دیا ہے، بلکہ بات یہ ہے کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں، (ان لوگوں نے میری بات نہیں مانی)

۞۞ حضرت جعدہ بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہوا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے والد ہبیرہ بن ابی ہبیرہ کی وفات کا اشتباہ ہوا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خَالِدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَزْرَجِ كُنْيَتُهُ اَبُوْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج رضی اللہ عنہ کے فضائل ان کی کنیت ''ابوسہل'' تھی

4873۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: تَجَهَّزَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ لِيَخْرُجَ اِلَى بَدْرٍ، فَمَرِضَ فَمَاتَ فَمَوْضِعُ قَبْرِهِ عِنْدَ دَارِ ابْنِ قَارِظٍ، فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِهِ وَاَجْرِهِ

✦✦ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کی مکمل تیاری کر لی تھی، لیکن یہ شدید بیمار ہو گئے، اور اسی مرض میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کا مزار مبارک، دار ابن قارظ کے قریب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی غنیمت میں سے بھی حصہ رکھا اور اجر میں بھی (بدر میں شرکت کرنے والوں کے برابر حصہ عطا فرمایا)

ذِكْرُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخِيْهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

وَاَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَتْ لَهُ كُنْيَتَانِ اَبُوْ يَعْلَى وَاَبُوْ عَمَارَةَ لِابْنَيْهِ يَعْلَى وَعَمَارَةَ اَسْلَمَ حَمْزَةُ فِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَكَانَ اَسَنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعِ سِنِيْنَ وَقُتِلَ يَوْمَ السَّبْتِ فِي الْمَغْزِى بِاُحُدٍ لِسَبْعٍ خَلَوْنَ مِنْ شَوَّالَ سَنَةَ ثَلَاثٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ

رسول اللہ ﷺ کے چچا اور رضاعی بھائی کا تذکرہ

اللہ اور اس کے رسول کے شیر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔ آپ کے دو بیٹوں حضرت یعلی اور حضرت عمارہ کی نسبت سے آپ کی دو کنیتیں ''ابویعلی'' اور ''ابوعمارہ'' تھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبوت کے چھٹے سال اسلام لائے۔ اور آپ عمر میں رسول اللہ ﷺ سے چار سال بڑے تھے۔ آپ تیسری سن ہجری میں سات شوال المکرم کو غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

4874- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَاَنَسَةُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ كَبْشَةَ وَاَبُوْ مَرْثَدٍ وَابْنُهُ مَرْثَدٌ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: بنی ہاشم بن عبد مناف میں سے رسول اللہ ﷺ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت انسہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے حضرت مرثد رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

4875- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ حَمْزَةُ يُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَيْفَيْنِ، وَيَقُوْلُ: اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ

✧✧ حضرت عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو تلواروں کے ساتھ لڑائی کیا کرتے تھے اور زبان سے کہتے جاتے ''اللہ کا شیر ہوں''

4876- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزْوَرِ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللّٰهُ الرُّسُلَ وَاَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ الرُّسُلِ الشُّهَدَآءُ وَاِنَّ اَفْضَلَ الشُّهَدَآءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع فرمائے گا (یعنی قیامت کے دن) اور رسولوں کے بعد سب سے افضل، شہداء کرام ہوں گے، اور تمام شہداء سے افضل حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔

4877- اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيّ عَنْ اُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرِمَةَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ فِي حِجْرِ عَمِّهَا اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ

زُهْرَةَ وَاَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ جَآءَ بِابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَبِی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَ عَبْدُ اللّٰهِ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ وَتَزَوَّجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ هَالَةَ بِنْتَ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ زُهْرَةَ وَهِيَ اُمُّ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ قَرِيْبَ السِّنِّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخُوْهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

✧✧ حضرت ام بکر بنت المسور بن مخرمہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا، اپنے چچا اہیب بن عبدمناف بن زہرہ کی پرورش میں تھیں، حضرت عبدالمطلب بن ہاشم اپنے بیٹے، رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لائے اور ان کے ساتھ حضرت آمنہ بن وہب کا نکاح کر دیا اور اسی مجلس میں حضرت عبدالمطلب نے خود اپنا نکاح ہالہ بنت اہیب بن عبدمناف بن زہرہ کے ساتھ کر لیا، یہی (ہالہ بنت عبداہیب) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں۔ حضرت حمزہ اور رسول اللہ ﷺ تقریباً ہم عمر ہی ہیں۔ اور آپ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔

ذِكْرُ اِسْلَامِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ

4878۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ وَكَانَ وَاعِيَةً، اَنَّ اَبَا جَهْلٍ اعْتَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الصَّفَا، فَآذَاهُ وَشَتَمَهُ وَقَالَ فِيهِ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْعَيْبِ لِدِينِهِ، وَالتَّضْعِيفِ لَهُ، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَوْلَاةٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ التَّيْمِيِّ فِي مَسْكَنٍ لَهَا فَوْقَ الصَّفَا تَسْمَعُ ذٰلِكَ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ، فَعَمَدَ اِلٰى نَادِي قُرَيْشٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، وَلَمْ يَلْبَثْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْ اَقْبَلَ مُتَوَشِّحًا قَوْسَهُ رَاجِعًا مِنْ قَنْصٍ لَهُ، وَكَانَ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى نَادِي قُرَيْشٍ، وَاَشَدُّهَا شَكِيمَةً، وَكَانَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكًا عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهِ، فَجَاءَتْهُ الْمَوْلَاةُ وَقَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا اَبَا عُمَارَةَ، لَوْ رَاَيْتَ مَا لَقِيَ ابْنُ اَخِيكَ مُحَمَّدٍ مِنْ اَبِي الْحَكَمِ آنِفًا وَجَدَهُ هَا هُنَا، فَآذَاهُ وَشَتَمَهُ، وَبَلَغَ مَا يُكْرَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَعَمَدَ اِلٰى نَادِي قُرَيْشٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَجَلَسَ مَعَهُمْ وَلَمْ يُكَلِّمْ مُحَمَّدًا، فَاحْتَمَلَ حَمْزَةُ الْغَضَبَ لِمَا اَرَادَ اللّٰهُ مِنْ كَرَامَتِهِ، فَخَرَجَ سَرِيعًا لَا يَقِفُ عَلٰى اَحَدٍ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ يُرِيدُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ مُتَعَمِّدًا لِاَبِي جَهْلٍ اَنْ يَقَعَ بِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ نَظَرَ اِلَيْهِ جَالِسًا فِي الْقَوْمِ، فَاَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتّٰى اِذَا قَامَ عَلٰى رَاْسِهِ رَفَعَ الْقَوْسَ فَضَرَبَهُ عَلٰى رَاْسِهِ ضَرْبَةً مَمْلُوءَةً، وَقَامَتْ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ اِلٰى حَمْزَةَ لِيَنْصُرُوْا اَبَا جَهْلٍ، فَقَالُوا: مَا نَرَاكَ يَا حَمْزَةُ اِلَّا صَبَاْتَ، فَقَالَ حَمْزَةُ: وَمَنْ يَمْنَعُنِي وَقَدِ اسْتَبَانَ لِي ذٰلِكَ مِنْهُ، اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَّ الَّذِي يَقُوْلُ حَقٌّ، فَوَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُ، فَامْنَعُوْنِي اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ، فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ: دَعُوا

اَبَا عُمَارَةَ، لَقَدْ سَبَبْتُ ابْنَ اَخِيهِ سَبًّا قَبِيحًا، وَمَرَّ حَمْزَةُ عَلٰى اِسْلَامِهِ، وَتَابَعَ يُخَفِّفُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَسْلَمَ حَمْزَةُ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَزَّ وَامْتَنَعَ، وَاَنَّ حَمْزَةَ سَيَمْنَعُهُ، فَكَفُّوا عَنْ بَعْضِ مَا كَانُوا يَتَنَاوَلُونَهُ وَيَنَالُونَ مِنْهُ، فَقَالَ فِي ذٰلِكَ سَعْدٌ حِينَ ضَرَبَ اَبَا جَهْلٍ، فَذَكَرَ رَجَزًا غَيْرَ مُسْتَقِرٍّ اَوَّلُهُ ذُقْ اَبَا جَهْلٍ بِمَا غَشِيتَ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ حَمْزَةُ اِلٰى بَيْتِهِ فَاَتَاهُ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: اَنْتَ سَيِّدُ قُرَيْشٍ اتَّبَعْتَ هٰذَا الصَّابِءَ وَتَرَكْتَ دِيْنَ آبَائِكَ، لَلْمَوْتُ خَيْرٌ لَكَ مِمَّا صَنَعْتَ، فَاَقْبَلَ عَلٰى حَمْزَةَ شَبَهٌ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتُ؟ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رُشْدًا فَاجْعَلْ تَصْدِيقَهُ فِي قَلْبِي وَاِلَّا فَاجْعَلْ لِي مِمَّا وَقَعْتُ فِيهِ مَخْرَجًا، فَبَاتَ بِلَيْلَةٍ لَمْ يَبِتْ بِمِثْلِهَا مِنْ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ، حَتّٰى اَصْبَحَ فَغَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنَ اَخِي، اِنِّي وَقَعْتُ فِي اَمْرٍ لَا اَعْرِفُ الْمَخْرَجَ مِنْهُ، وَاَقَامَهُ مَثَلِي عَلٰى مَا لَا اَدْرِي مَا هُوَ اَرُشْدٌ هُوَ اَمْ غَيٌّ شَدِيدٌ، فَحَدِّثْنِي حَدِيثًا فَقَدِ اسْتَشْهَيْتُ يَا ابْنَ اَخِي اَنْ تُحَدِّثَنِي، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَّرَهُ وَوَعَظَهُ وَخَوَّفَهُ وَبَشَّرَهُ، فَاَلْقَى اللّٰهُ فِي نَفْسِهِ الْاِيمَانَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ لَصَادِقٌ شَهَادَةَ الْمُصَدِّقِ وَالْمُعَارِفِ، فَاَظْهِرْ يَا ابْنَ اَخِي دِيْنَكَ، فَوَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِي مَا اَلْمَعَتِ الشَّمْسُ، وَاَنِّي عَلٰى دِينِي الْاَوَّلِ، قَالَ: فَكَانَ حَمْزَةُ مِمَّنْ اَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ الدِّيْنَ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی اسلم کے ایک شخص نے ہمیں بتایا ہے کہ ابوجہل لعین کوہ صفا پر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑا ہوا تھا، اور آپ ﷺ کو تکلیفیں اور گالیاں دے رہا تھا، اور آپ ﷺ کی کردارکشی کررہا تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ اور عبداللہ بن جدعان کی آزاد کردہ لونڈی کوہِ صفا کے اوپر اپنی رہائش گاہ میں یہ سب سن رہی تھی۔ پھر ابوجہل وہاں سے نکل آیا اور کعبہ کے قریب قریش کی ایک مجلس میں آ کر بیٹھ گیا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب اپنی کمان زیب تن کئے ہوئے شکار سے واپس لوٹے، اور آپ جب بھی شکار سے واپس لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف کرتے، پھر وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس ٹھہرتے، دعا سلام کے بعد ان کے پاس بیٹھ کر کچھ دیر بات چیت کرتے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قریش کے جوانون میں سے سب سے زیادہ معزز اور غیور تھے۔ اور حضرت حمزہ ابھی تک اپنی قوم کے دین پر قائم تھے، مشرک تھے۔ وہ لونڈی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی (اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے گھر جانے کے لئے روانہ ہو چکے تھے) اور کہنے لگی: اے ابوعمارہ! کاش کہ تم وہ خالات دیکھ لیتے جو ابوالحکم نے تیرے چچا زاد بھائی محمد کے ساتھ کیا ہے۔ ابھی کچھ دیر پہلے یہاں پر اُس (بدبخت) کی ان سے ملاقات ہوئی اور اس نے محمد ﷺ کو بہت تکلیف دی اور گالیاں بکی ہیں، اور بہت برا بھلا کہا۔ پھر وہ یہاں سے کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے قریش کی ایک مجلس کی جانب چلا گیا ہے، اس پورے معاملہ میں محمد ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بہت غصہ آیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں نبی اکرم ﷺ کی عزت و کرامت ڈال دی تھی۔ آپ بہت جلدی کے ساتھ وہاں سے نکلے، اور جس طرح پہلے بیت اللہ کے طواف کے لئے جاتے ہوئے لوگوں کے پاس ٹھہرا کرتے تھے اس دن کسی کے پاس بھی نہیں ٹھہرے بلکہ ابوجہل کو تلاش کرتے ہوئے سیدھے مسجد حرام

میں گئے، جب مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے ابوجہل پر نظر پڑ گئی، تو آپ سیدھے اسی کے پاس آئے، اس کے پاس کھڑے ہو کر اپنی کمان اس کے سر پر بہت زور سے ماری، بنی مخزوم کے کچھ لوگ ابوجہل کی حمایت میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑنے کے لئے کھڑے ہوئے، اور کہنے لگے: اے حمزہ! ہمیں لگ رہا ہے کہ تم اپنا دین چھوڑ رہے ہو، حضرت حمزہ نے فرمایا: مجھے کوئی روک سکتا ہے؟ میرے اوپر یہ حقیقت آشکار ہو گئی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور بے شک جو کچھ وہ کہتے ہیں برحق ہے۔ خدا کی قسم! میں اس دین کو نہیں چھوڑتا ہوں، اگر تم سچے ہو تو مجھے روک کر دکھاؤ، ابوجہل نے کہا: ابوعمارہ کو چھوڑ دو، میں نے اس کے چچازاد بھائی کو بہت غلیظ گالیاں دی ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام پر قائم رہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آسانیاں پیدا کرتے رہے۔ جب حضرت حمزہ مسلمان ہو گئے تو قریش کو یہ یقین ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقویت پا رہے ہیں، اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ان کا دفاع کریں گے اس لئے تم جو سازشیں مسلمانوں کے خلاف کر رہے تھے ان سے اب باز رہو، اسی سلسلہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ہے جب ابوجہل کو پہلی ضرب لگائی تو غیر مستقر رجز میں جو کچھ کہا اس کا آغاز یوں کیا: ذق ابا جهل بما غشيت راوی کہتے ہیں: پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لائے، تو شیطان آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: آپ قریش کے سردار ہیں، آپ نے اس صابی کی پیروی اختیار کر لی ہے، اور اپنے آباء واجداد کا دین چھوڑ دیا ہے، آپ نے جو کچھ کیا ہے اس سے تو موت بہتر ہے۔

حضرت حمزہ نے دعا مانگی: یا اللہ اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس کی تصدیق میرے دل میں ڈال دے ورنہ میں جس میں مبتلا ہو چکا ہوں اس سے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے۔ آپ نے یہ رات اس قدر پریشانی میں گزاری کہ اس سے پہلے کبھی بھی ایسا نہیں ہوا تھا، ساری رات شیطانی وسوسے آتے رہے، جب صبح ہوئی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے میرے بھتیجے! میں ایسے مخمصے میں پھنسا ہوا ہوں کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس سے کیسے جان چھڑاؤں، میں ایسے نظریئے پر قائم نہیں رہ سکتا جس کے بارے میں مجھے یہ پتا ہی نہیں ہے کہ یہ راہ حق ہے یا گمراہی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں کہ جس سے مجھے اطمنان قلبی حاصل ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو وعظ و نصیحت فرمائی، کچھ خوشخبریاں سنائیں، کچھ ڈر سنایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پند و نصائح کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ایمان مضبوط کر دیا۔ تب وہ بولے: میں ایک سمجھدار، مصدق کی طرح گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک سچے ہیں۔ اس لئے اے میرے چچا کے بیٹے! آپ اپنے دین کو ظاہر کریں، خدا کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ آج کا سورج طلوع ہو اور میں اپنے سابقہ دین پر رہوں۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ نے دین کو عزت بخشی ہے۔

4879۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو عُمَرَ الْخَجَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى الْجُمَحِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اغْتَسَلا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ صَنَعْتُمَا؟ قَالَ

اَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَتَرْتُهُ بِالثَّوْبِ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: فَجَعَلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ فَعَلْتُمَا غَيْرَ ذٰلِكَ لَسَتَرْتُكُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن علی بن الحسین اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، دونوں نے ہی غسل کیا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں نے غسل کیسے کیا؟ (یعنی پردے کا کیا انتظام کیا تھا؟) ان میں سے ایک نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کپڑے کے ساتھ اس سے پردہ کرلیا تھا۔ دوسرے نے کہا: میں نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ کچھ کرتے تو میں تمہیں پردہ کروادیتا۔

☼☼ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4880۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: كَانَ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُقَاتِلُ يَوْمَ اُحُدٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُوْلُ: اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

☼☼ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جہاد کررہے تھے اور ساتھ ساتھ کہہ رہے تھے "میں اللہ تعالیٰ کا شیر ہوں"

☼☼ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4881۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُيُوخِهِ، قَالُوا: لَمَّا اُصِيبَ حَمْزَةُ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَنْ اُصَابَ بِمِثْلِكَ اَبَدًا، ثُمَّ قَالَ لِفَاطِمَةَ وَلِعَمَّتِهِ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَبْشِرَا اَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَاَخْبَرَنِي اَنَّ حَمْزَةَ مَكْتُوبٌ فِي اَهْلِ السَّمَاوَاتِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهِ

✧✧ محمد بن عمر اپنے اساتذہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری طرح کبھی کوئی شہید نہیں ہوگا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اپنی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم خوش ہوجاؤ کیونکہ میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حمزہ کو آسمانوں میں حمزہ بن عبدالمطلب اسداللہ واسدرسولہ (اللہ اور اس کے رسول کے شیر) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

4882۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادِ حَمْزَةَ، فَكَانَ اَقْرَبَهُمْ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ صَاحِبِ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ، فَقَالَ لِي حَمْزَةُ: هُوَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَهُوَ يَنْهٰى عَنِ الْقِتَالِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا قَوْمُ، اِنِّي اَرٰى قَوْمًا لَا تَصِلُوْنَ اِلَيْهِمْ وَفِيْكُمْ خَيْرٌ، يَا قَوْمُ، اعْصِبُوْهَا الْيَوْمَ بِي وَقُوْلُوْا جَبُنَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّي لَسْتُ بِاَجْبَنِكُمْ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ: اَنْتَ تَقُوْلُ هٰذَا لَوْ غَيْرُكَ قَالَ قَدْ مُلِئْتَ رُعْبًا، فَقَالَ: اِيَّايَ تَعْنِي يَا مُصَفِّرَ اسْتِهِ، قَالَ: فَبَرَزَ عُتْبَةُ، وَاَخُوْهُ شَيْبَةُ وَابْنُهُ الْوَلِيْدُ، فَقَالُوْا: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَخَرَجَ فِتْيَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ عُتْبَةُ: لَا نُرِيْدُ هٰؤُلَاءِ، وَلٰكِنْ مَنْ يُبَارِزُنَا مِنْ اَعْمَامِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا حَمْزَةُ، قُمْ يَا عُبَيْدَةُ، قُمْ يَا عَلِيُّ، فَبَرَزَ حَمْزَةُ لِعُتْبَةَ، وَعُبَيْدَةُ لِشَيْبَةَ، وَعَلِيٌّ لِلْوَلِيْدِ، فَقَتَلَ حَمْزَةُ عُتْبَةَ، وَقَتَلَ عَلِيٌّ الْوَلِيْدَ، وَقَتَلَ عُبَيْدَةُ شَيْبَةَ، وَضَرَبَ شَيْبَةُ رِجْلَ عُبَيْدَةَ فَقَطَعَهَا فَاسْتَنْقَذَهُ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ حَتّٰى تُوُفِّيَ بِالصَّفْرَاءِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: حمزہ کو آواز دو، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پورے لشکر میں سرخ اونٹ والے (جد بن قیس منافق) کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: وہ عتبہ بن ربیعہ ہے اور وہ قتال سے بچ رہا ہے اور وہ کہہ رہا ہے: اے میری قوم! میں ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں، جن تک تم نہیں پہنچ سکتے، اور تمہارے اندر بھلائی ہے۔ اے میری قوم! تم سب میرے گرد جمع ہو جاؤ اور کہو کہ عتبہ بن ربیعہ نے بزدلی کا مظاہرہ کیا ہے جبکہ تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تم سے زیادہ بزدل نہیں ہوں۔ یہ بات ابوجہل نے سن لی اور بولا: تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ کاش کہ تیرے علاوہ کوئی دوسرا شخص یہ بات کہتا، تو مرعوب ہو چکا ہے۔ عتبہ بن ربیعہ نے کہا: اے زرد چوتڑوں والے تو مجھے یہ بات کہہ رہا ہے؟۔ اس کے بعد عتبہ، اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید میدان جنگ میں نکلے اور کہنے لگے: ہمارا مقابلہ کون کرے گا؟ تو ایک انصاری جوان نکل کر سامنے آ گیا۔ عتبہ نے کہا: ہم ان سے نہیں لڑیں گے یہ بتاؤ کہ بنی عبدالمطلب میں سے کون ہمارا مقابلہ کرے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حمزہ رضی اللہ عنہ تم اٹھو، اے عبیدہ رضی اللہ عنہ تم اٹھو، اے علی رضی اللہ عنہ تم اٹھو۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ عتبہ سے ہوا، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ شیبہ سے ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مڈبھیڑ ولید سے ہوئی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کر ڈالا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو واصل جہنم کیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ کو قتل کیا، لیکن شیبہ نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ایک کاری وار کیا تھا جس سے ان کی پنڈلی کٹ گئی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی مدد کی۔ بعد میں (جنگ بدر سے واپس پر) مقام صفراء میں ان کا انتقال ہوا تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4883۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَسَمِعَ نِسَاءَ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ يَبْكِيْنَ عَلٰى هَلْكَاهُنَّ، فَقَالَ: لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِيَ لَهُ، فَجِئْنَ نِسَاءُ

لَانْصَارِ فَبَكَيْنَ عَلٰى حَمْزَةَ عِنْدَهُ، وَرَقَدَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُنَّ يَبْكِينَ، فَقَالَ: يَا وَيْلَهُنَّ، اِنَّهُنَّ لَهَا هُنَا حَتَّى الْاٰنَ مُرُوهُنَّ فَلْيَرْجِعْنَ، وَلَا يَبْكِينَ عَلٰى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد سے واپس لوٹے تو بنی عبدالاشہل کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے شہداء پر رو رہی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے رونے والی تو کوئی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ انصار کی کچھ عورتیں آئیں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سو کر بھی اٹھ گئے لیکن یہ عورتیں مسلسل رو رہی تھیں۔ یہ منظر دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا ستیاناس ہو، یہ ابھی تک روئے جا رہی ہیں۔ ان کو کہو کہ یہ واپس چلی جائیں۔ اور آج کے بعد کسی فوت شدہ پر نہ روئیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اس کو نقل نہیں کیا۔

4884۔ حَدَّثَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بِسْطَامٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا: حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ اَشْرَسَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا حُفَيْدٌ الصَّفَّارُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الصَّايِغِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَرَجُلٌ قَالَ اِلٰى اِمَامٍ جَائِرٍ، فَاَمَرَهُ وَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں، اور ایسا شخص ہے جو جابر بادشاہ کے سامنے حق بات کہے اور وہ اس کی پاداش میں اس کو قتل کروا دے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4885۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِئُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ دُنُوقَا، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُتِلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنُبًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حالت جنابت (جس حالت میں انسان پر غسل فرض ہوتا ہے) میں شہید ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: ان کو فرشتوں نے غسل دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4883- سنن ابن ماجه' كتاب الجنائز' باب ما جاء في البكاء على الميت' حديث1586: مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الجنائز' باب الصبر والبكاء والنياحة' حديث6483: سنن سعيد بن منصور' كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة' حديث 2721: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الجنائز' من رخص في البكاء على الميت' حديث11914: شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الكراهة' باب البكاء على الميت' حديث4623: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' حديث4836: سند إسحاق بن راهويه - زيادات عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها' حديث 1045:

4886- اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَرَ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اللِّهَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَبِيصَةَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَثَمَّ اَبُو عُمَارَةَ؟ قَالَ: فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، خَرَجَ عَامِدًا نَحْوَكَ، فَاَظُنُّهُ اَخْطَاكَ فِي بَعْضِ اَزِقَّةِ بَنِي النَّجَّارِ، اَفَلا تَدْخُلُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَهَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَدَخَلَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ حَيْسًا، فَقَالَتْ: كُلْ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَنِيئًا لَكَ وَمَرِيئًا، فَقَدْ جِئْتَ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ آتِيَكَ وَاُهَنِّئَكَ وَاُمَرِّئَكَ، اَخْبَرَنِي اَبُو عُمَارَةَ اِنَّكَ اُعْطِيتَ نَهَرًا فِي الْجَنَّةِ يُدْعَى الْكَوْثَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ، وَاَحَبُّ وَارِدِهِ عَلَيَّ قَوْمُكِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی قبیصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی جانب روانہ ہوئے۔ ان کے دروازے پر پہنچ کر کہا: السلام علیکم، کیا ابوعمارہ رضی اللہ عنہ گھر میں ہیں؟ انہوں نے جواباً کہا: جی نہیں۔ خدا کی قسم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ آپ ہی کی طرف گئے ہیں۔ شاید وہ بنی نجار کی کسی دوسری گلی سے چلے گئے اور آپ کا سامنا نہ ہوسکا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ اندر تشریف نہیں لائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے حضور ﷺ کو حیس (ایسا طعام ہے جس میں کھجوریں اور خشک دودھ اور گھی وغیرہ ڈال کر اسے پکایا جاتا ہے) پیش کیا اور کہنے لگی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، آپ بے تکلف ہوکر تناول فرمائیں۔ یارسول اللہ ﷺ آپ نے خود قدم رنجہ فرمادیا ہے ورنہ میں آپ کو مبارک دینے کے لئے آنے ہی والی تھی مجھے ابوعمارہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک جنتی نہر عطا فرمائی ہے جس کو "کوثر" کہا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اس کے پیالوں کی تعداد آسمان کے ستاروں سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور اس نہر پر آنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ عزیز تیری قوم کے لوگ ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4887- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

4887-سنن أبي داود 'كتاب الجنائز' باب في الشهيد يغسل' حديث2745:سنن الترمذى الجامع الصحيح -أبواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في قتلى أحد وذكر حمزة' حديث973:مصنف ابن أبي شيبة 'كتاب الرد على أبي حنيفة' مسألة في الصلاة على الشهيد' حديث35777:شرح معاني الآثار للطحاوى 'كتاب الجنائز' باب الصلاة على الشهداء' حديث1844:مشكل الآثار للطحاوى 'باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث4295:سنن الدارقطني 'كتاب السير' حديث3683:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث12083:مسند عبد بن حميد 'مسند أنس بن مالك' حديث1166:مسند أبي يعلى الموصلي -الزهري' حديث3469:

عُمَرَ، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ، وَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ صَفِيَّةَ تَجِدُ لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى يَحْشُرَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُوْنِ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ، فَكَفَّنَهُ فِي نَمِرَةٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک کے پاس تشریف لائے تو ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ چہرہ انور کو بگاڑ دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی پریشانی کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح (بے گور و کفن) چھوڑ دیتا حتی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے اٹھاتا۔ پھر ان کو ایک دھاری دار چادر میں کفن دیا گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4888۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ، فَقَالُوْا: مَا نُسَمِّيْهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوْهُ بِاَحَبِّ الْاَسْمَاءِ اِلَيَّ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوا، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس بچے کا نام کیا رکھا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا وہ نام رکھو، جو مجھے سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔ (اور وہ ہے) حضرت عبدالمطلب کے صاحبزادے کا نام ''حمزہ''۔

4889۔ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَلْمَانَ الْمَازِنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ رَجُلًا بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: جَاءَ جَدِّيْ بِاَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هٰذَا وَلَدِيْ، فَمَا اُسَمِّيْهِ؟ قَالَ: سَمِّهِ بِاَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ قَصَّرَ هٰذَا الرَّاوِي الْمَجْهُوْلُ بِرِوَايَةِ الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَالْقَوْلُ فِيْهِ قَوْلُ يَعْقُوْبَ بْنِ حُمَيْدٍ، وَقَدْ كَانَ اَبُوْ اَحْمَدَ الْحَافِظُ يُنَاظِرُنِيْ اَنَّ الْبُخَارِيَّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ فِي الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ، وَكُنْتُ آبٰى عَلَيْهِ

✧✧ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مدینہ میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے دادا جان، میرے والد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت لے کر آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بیٹا ہے، میں اس کا نام کیا رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نام رکھو جو مجھے تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ہے (اور وہ ہے) حضرت عبدالمطلب کے صاحبزادے کا نام ''حمزہ'' رضی اللہ عنہ۔

✿✿ اس حدیث کی سند میں جو مجہول راوی ہیں ان کی حدیث کو ابن عیینہ کی سند کے حوالے سے نہیں لیا جاتا۔ اور اس سلسلے

میں معتبر بات یعقوب بن حمید کی ہے۔ ابو احمد الحافظ مجھ سے اس بات کی بہت بحث کیا کرتا تھا کہ امام بخاری نے الجامع الصحیح (بخاری شریف) میں ان سے روایت نقل کی ہے جبکہ میں اس بات کا انکار کیا کرتا تھا۔

4890- اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِی، حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیدِ الْحَنَفِیُّ، حَدَّثَنَا رَبِیعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِیهَا فَإِذَا جَعْفَرٌ یَطِیرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ، وَإِذَا حَمْزَةُ مُتَّكِءٌ عَلٰی سَرِیرٍ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

هذه أحاديث تركها في الإملاء

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں گزشتہ رات جنت میں گیا، میں وہاں پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو پرندوں کے ہمراہ اڑتے تھا۔ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایک تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ درج ذیل احادیث کو امام حاکم نے املاء نہیں کیا۔

4891- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا أبو اُسَامَةَ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فَسَمِعَ نِسَاءَ بَنِی عَبْدِ الْاَشْهَلِ یَبْكِینَ عَلٰی هَلْكَاهُنَّ، فَقَالَ: لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِیَ لَهُ الْحَدِیثُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد سے واپس لوٹے تو بنی عبدالاشہل کی عورتوں کو اپنے شہداء پر روتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے والی کوئی خاتون نہیں ہے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

4892- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنِی اَبِی حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِیعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی تَسْمِیَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَخَمْسِینَ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو شمار کیا ہے، آپ ۵۴ سال کی عمر میں جنگ احد میں شہید ہوئے۔

4893- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوبَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَضْرَمِیُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ، عَنْ اَبِی حَمَّادٍ الْحَنَفِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیلٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا جَرَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ بَكٰی، فَلَمَّا رَاٰی اِمْثَالَهُ شَهِقَ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے کپڑے اتارے تو (ان کی حالت دیکھ کر) رو پڑے، اور جب آپ کے ناک، کان وغیرہ کٹے ہوئے دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سسکیاں بندھ گئیں۔

4894ـ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ يَوْمَ اُحُدٍ اِلٰى حَمْزَةَ وَقَدْ قُتِلَ وَمُثِّلَ بِهِ، فَرَاَى مَنْظَرًا لَمْ يَرَ مَنْظَرًا قَطُّ اَوْجَعَ لِقَلْبِهِ مِنْهُ وَلَا اَوْجَلَ، فَقَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ، قَدْ كُنْتَ وَصُولًا لِلرَّحِمِ، فَعُولًا لِلْخَيْرَاتِ، وَلَوْلَا حَزَنٌ مِنْ بَعْدِكَ عَلَيْكَ لَسَرَّنِي اَنْ اَدَعَكَ حَتّٰى تَجِيءَ مِنْ اَفْوَاهٍ شَتّٰى، ثُمَّ حَلَفَ وَهُوَ وَاقِفٌ مَكَانَهُ: وَاللّٰهِ لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِينَ مِنْهُمْ مَكَانَكَ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي مَكَانِهِ لَمْ يَبْرَحْ: وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ، وَكَفَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَاَمْسَكَ عَمَّا اَرَادَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دوران حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اس وقت وہ شہید ہو چکے تھے اوران کے ناک، کان وغیرہ کاٹ دیئے گئے تھے۔ایسا تکلیف دہ اوردل دہلا دینے والا منظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قبل کبھی نہ دیکھا تھا۔آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے،تم صلہ رحمی کرنے والے ہو،نیکیاں کرنے والے ہو،اگرتمہارے بعد تیرے حوالے غم کی فکرنہ ہوتی تو میری خوشی اس بات میں تھی کہ تجھے اسی طرح چھوڑ دیتا حتیٰ کہ قیامت کے دن تمہیں مختلف مونہوں سے جمع کیا جاتا۔ پھر آپ علیہ السلام نے وہیں پر کھڑے ہوئے یہ قسم کھائی'' خدا کی قسم، ان کے بدلے میں ستر آدمیوں کا مثلہ (ناک، کان وغیرہ اعضاء کاٹنا) کروں گا'' یہ قسم کھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اسی جگہ کھڑے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی

: وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ

وَ اصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:126,127,128)

''اوراے محبوب تم صبر کرواور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اوران کا غم نہ کھاؤ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو، بیشک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں

''اوراگرتم سزادوتو ویسی ہی سزادوجیسی تکلیف تمہیں پہنچائی تھی اوراگرتم صبر کروتو بے شک صبر کرنے والوں کو صبر سب سے اچھا۔اوراے محبوب تم صبر کرواور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اوران کا غم نہ کھاؤ اوران کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو۔ بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارادے سے رجوع فرمایا اوراپنی قسم کا کفارہ ادا کیا۔

4895ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةُ اَقْبَلَتْ صَفِيَّةُ تَطْلُبُهُ لَا تَدْرِي مَا صَنَعَ، فَلَقِيَتْ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلزُّبَيْرِ: اذْكُرْ لِاُمِّكَ، وَقَالَ الزُّبَيْرُ لِعَلِيٍّ: لَا، اذْكُرْ اَنْتَ لِعَمَّتِكَ، قَالَتْ: مَا فَعَلَ حَمْزَةُ؟ فَاَرَيَاهَا اَنَّهُمَا لَا يَدْرِيَانِ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي اَخَافُ عَلٰى عَقْلِهَا، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِهَا، وَدَعَا فَاسْتَرْجَعَتْ وَبَكَتْ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَلَيْهِ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ: لَوْلَا جَزَعُ النِّسَاءِ لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى يُحَصَّلَ مِنْ حَوَاصِلِ الطَّيْرِ وَبُطُونِ السِّبَاعِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْقَتْلٰى فَجَعَلَ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ، فَيَضَعُ تِسْعَةً وَحَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يُرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمْزَةَ، ثُمَّ يُؤْتُوا بِتِسْعَةٍ فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يُرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمْزَةُ، ثُمَّ يُؤْتُوا بِتِسْعَةٍ فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُمْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ان کو ڈھونڈتی پھر رہی تھیں ان کو پتہ نہیں تھا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ملیں، (اور ان سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی اماں کو آپ صورت حال بتائیں، جبکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم خود اپنی پھوپھی کو بتاؤ۔ لیکن دونوں نے ہی ان کو یہ ظاہر کیا کہ ہمیں نہیں پتا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب ان کی کیفیت دیکھی تو) فرمایا: مجھے تو ان کی عقل ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ کر ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور رونے لگ گئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر تشریف لائے، ان کی لاش کا مثلہ کیا ہوا تھا (یعنی ان کے ناک، کان، ہونٹ وغیرہ اعضاء کاٹے ہوئے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر عورتوں کی بے صبری کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ان کو اسی طرح چھوڑ دیتا حتیٰ کہ یہ پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے برآمد ہوتے۔ پھر تمام شہداء کو لانے کا حکم دیا، آپ ۹ شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازے رکھ نماز جنازہ پڑھتے، ان پر سات تکبیریں پڑھتے پھر باقی کو اٹھا لیا جاتا لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رکھ لیا جاتا، پھر ۹ شہداء کو لایا جاتا اور ان پر سات تکبیریں پڑھی جاتیں، پھر باقی شہداء کو اٹھا لیا جاتا، پھر ۹ کو لایا جاتا، ان پر سات تکبیریں پڑھی جاتیں، اسی طرح ۹، ۹ کے ہمراہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو رکھ کر جنازہ پڑھا جاتا رہا) حتیٰ کہ تمام کی نماز جنازہ پڑھ لی گئی۔

4896- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، قَالَ: رَاَيْتُ كَاَنِّي مُرْدِفٌ كَبْشًا، وَكَاَنَّ ضَبَّةَ سَيْفِي انْكَسَرَتْ، فَاَوَّلْتُ اَنْ اَقْتُلَ كَبْشَ الْقَوْمِ، وَاَوَّلْتُ اَنَّ ضَبَّةَ سَيْفِي رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي، فَقُتِلَ حَمْزَةُ، وَقَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلْحَةَ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ الْمُشْرِكِينَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ میں ایک مینڈھے کا پیچھا کر رہا ہوں، اور میری تلوار کا کنارہ ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ میں قوم کے مینڈھے (لشکر کے سپہ سالار) قتل کروں گا۔ اور تلوار کا کنارہ ٹوٹنے کی یہ تعبیر کی ہے کہ میرے خاندان کا کوئی آدمی ہے (جو شہید ہوگا) چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کو قتل کیا، یہ مشرکین کا علم بردار تھا۔

4897- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيِّ عَنْ اَبِى عَوْنٍ مَّوْلَى الْمِسْوَرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ تَزَوَّجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ هَالَةَ بِنْتَ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ زُهْرَةَ فَوَلَدَتْ حَمْزَةَ وَصَفِيَّةَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالمطلب نے ہالہ بنت اہیب بن عبدمناف بن زہرہ سے شادی کی۔ ان سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

4898- اَخْبَرَنِى اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِى لَبِيبَةَ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، اِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فِى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰهِ، وَاَسَدُ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت یحیٰی بن عبدالرحمٰن بن ابی لبیبہ اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک ساتویں آسمان پر لکھا ہوا ہے "حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں"

4899- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِىُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِىَّ قَالَ كَانَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُكَنّٰى اَبَا عَمَّارَةَ

✧✧ محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوعمارہ" تھی۔

4900- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلاءً فِى الْمُحَرَّمِ سَنَةَ ثَلاثٍ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ، اَخْبَرَنِى اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِىُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِىُّ، عَنْ اَبِى حَمَّادٍ الْحَنَفِىِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: فَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ حَمْزَةَ حِينَ فَاءَ النَّاسُ مِنَ الْقِتَالِ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: رَاَيْتُهُ عِنْدَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ، وَاَسَدُ رَسُوْلِهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هَؤُلاءِ لاَبِى سُفْيَانَ وَاَصْحَابِهِ، وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاءِ مِنِ انْهِزَامِهِمْ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، فَلَمَّا رَاَى جَبْهَتَهُ بَكَى، وَلَمَّا رَاَى مَا مُثِّلَ بِهِ شَهِقَ، ثُمَّ قَالَ: اَلا كَفَنٌ؟ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَرَمَى بِثَوْبٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمْزَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن جب لوگ میدان سے بھاگ گئے تو رسول اللہ ﷺ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک نہیں مل رہا تھا۔ ایک آدمی نے کہا: میں نے ان کو فلاں درخت کے پاس دیکھا ہے، وہ کہہ رہے تھے ''میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا شیر ہوں، یا اللہ میں تیری بارگاہ میں اس عمل سے بری ہوں جو یہ لوگ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں کے لئے لائے ہیں، اور میں تیری بارگاہ میں مسلمانوں کی شکست کی معذرت چاہتا ہوں''۔ رسول اللہ ﷺ اس مقام کی جانب چل دیئے، (وہاں پہنچ کر) جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر حضور ﷺ کی نظر پڑی تو آپ ﷺ رو دیئے، اور جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان کا مثلہ کر دیا گیا ہے تو آپ ﷺ کی سسکیاں بندھ گئیں۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: کیا ان کو کفن نہیں دیا جائے گا؟ پھر ایک انصاری آدمی نے کھڑے ہو کر ایک کپڑا پیش کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام شہداء کے سردار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4901- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا كَثِيرٌ النَّوَّاءُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ اُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ، وَاُعْطِيتُ بِضْعَةَ عَشَرَ، فَقِيلَ لِعَلِيٍّ: مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: اَنَا وَحَمْزَةُ وَابْنَايَ، ثُمَّ ذَكَرَهُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو سات ساتھی دیئے گئے جبکہ مجھے دس سے زیادہ ساتھی دیئے گئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: وہ کون کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور میرے دونوں بیٹے، پھر ان کے بعد باقی سب کا ذکر کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشِ بْنِ رِبَابِ بْنِ يَعْمَرَ حَلِيفُ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَهُ اَبُو الْحَكَمِ بْنُ الْاَخْنَسِ بْنِ شَرِيقٍ الثَّقَفِيِّ وَهُوَ بْنُ نَيِّفٍ وَاَرْبَعِينَ سَنَةً يَوْمَ اُحُدٍ

حرب بن امیہ کے حلیف حضرت عبداللہ بن جحش بن رباب بن یعمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

ان کو ابوالحکم بن الاخنس بن شریق الثقفی نے شہید کیا، آپ تقریباً چالیس سال کی عمر میں غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

4902- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُقْسِمُ عَلَيْكَ اَنْ اَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا فَيَقْتُلُونِي ثُمَّ يَبْقُرُوا بَطْنِي وَيَجْدَعُوا اَنْفِي وَاُذُنِي ثُمَّ تَسْاَلُنِي بِمَا ذَاكَ

فَاَقُوْلُ فِيْكَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ يَبَرَّ اللّٰهُ آخِرَ قَسَمِهٖ كَمَا بَرَّ اَوَّلَهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لَوْلَا اِرْسَالَ فِيْهِ

✧✧ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے یوں دعا مانگی "اے اللہ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کل جب میری دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو وہ مجھے قتل کر دیں، میرا پیٹ چاک کر دیں، میں ناک اور کان کاٹ ڈالیں، پھر تو مجھ سے پوچھے کہ یہ سب کس کے لئے ہوا؟ تو میں کہوں: صرف تیرے لئے۔ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے امید واثق ہے کہ جس طرح ان کی دعا کا پہلا حصہ قبول ہوا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم کو بھی پورا کر دیا ہوگا۔

❁❁ اگر اس میں ارسال نہ ہوتو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4903۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ رَايَةٍ عُقِدَتْ فِي الْاِسْلَامِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام میں سب سے پہلے علمبردار حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مُصْعَبِ الْخَيْرِ وَهُوَ بْنُ عُمَيْرِ بْنُ هَاشِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ

عمیر بن ہاشم کے بیٹے حضرت مصعب الخیر رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ آپ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

4904۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَهْمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدَرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فَتَى مَكَّةَ شَبَابًا وَجَمَالًا، وَكَانَ اَبَوَاهُ يُحِبَّانِهِ، وَكَانَتْ اُمُّهُ تَكْسُوهُ اَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الثِّيَابِ وَاَرَقَّهُ، وَكَانَ اَعْطَرَ اَهْلِ مَكَّةَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ، وَيَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ بِمَكَّةَ اَحْسَنَ لِمَّةً، وَلَا اَرَقَّ حُلَّةً، وَلَا اَنْعَمَ نِعْمَةً مِنْ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

✧✧ ابراہیم بن محمد العبدری اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے حسین وجمیل نوجوان تھے، ان کے ماں باپ ان سے محبت کرتے تھے، ان کی والدہ ان کو بہت ہی دیدہ زیب لباس زیب تن کرواتی تھیں اور آپ پورے مکہ میں سب سے زیادہ اچھی خوشبو لگاتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے "میں نے مصعب بن عمیر سے زیادہ خوبصورت، خوش لباس اور صاحب نعمت کسی کو نہیں دیکھا"

4905- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ قَطَنِ بْنِ وُهَيْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ مَرَّ عَلَى مُصْعَبٍ الْأَنْصَارِيِّ مَقْتُولًا عَلَى طَرِيقِهِ، فَقَرَأَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد سے فارغ ہوئے تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے قریب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا، حضرت مصعب بن عمیر ایک راہ گزر میں شہید پڑے ہوئے تھے۔ ان کو دیکھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ (الاحزاب: 23)

''مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ الْعَقَبِيِّ

أَحَدُ النُّقَبَاءِ الْاِثْنَيْ عَشَرَ وَكَانَ كَاتِبًا شَهِدَ بَدْرًا وَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن الربیع بن عمرو الخزرجی العقبی رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ بارہ مبلغین میں سے ایک ہیں۔ آپ کاتب تھے، غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

4906- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا مَعْنُ ابْنُ عِيسَى، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ لِطَلَبِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَقَالَ لِي: إِنْ رَأَيْتَهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلَى فَأَصَبْتُهُ وَهُوَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَبِهِ سَبْعُونَ ضَرْبَةً مَا بَيْنَ طَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا سَعْدُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ لَكَ: خَبِّرْنِي كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: عَلَى رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ، وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، قُلْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَجِدُنِي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَقُلْ لِقَوْمِي الْأَنْصَارِ: لَا عُذْرَ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَخْلُصَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيكُمْ شُفْرٌ يَطْرِفُ، قَالَ: وَفَاضَتْ نَفْسُهُ رَحِمَهُ اللَّهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن مجھے حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈنے بھیجا، اور مجھے فرمایا: اگر تم ان کو دیکھو تو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے فرما رہے ہیں کہ تم نے اپنے آپ کو کیسا پایا؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان کو شہداء میں ڈھونڈنے لگ گیا، بالآخر میں نے ان کو دیکھ لیا، اس وقت وہ زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے، ان پر نیزوں، تلواروں اور تیروں کے ستر زخم موجود تھے، میں نے ان سے کہا: اے سعد! تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مجھے اپنی کیفیت بتاؤ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تم پر سلامتی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دینا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جنت کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اور میری انصار قوم سے کہہ دینا'' تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑنے کا کوئی عذر نہیں ہوگا جب تک کہ تمہاری پلکیں ہل رہی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: اس کی بعد انکی روح پرواز کر گئی۔ اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4907۔ اَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنَا عَبْدَانُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَنْظُرُ لِي مَا فَعَلَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوٍ مِنْهُ، وَقَالَ: فَقَالَ سَعْدٌ: اَخْبِرْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي فِي الْاَمْوَاتِ وَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: يَقُولُ سَعْدٌ: جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ الْاُمَّةِ خَيْرًا

✦✦ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون یہ دیکھ کر مجھے آ کر بتائے گا کہ سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہوا؟ پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح پوری حدیث بیان کی اور فرمایا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دو کہ میں شہداء میں ہوں اور میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہہ دینا کہ سعد کہتا ہے ''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور پوری امت کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْيَمَانِ بْنِ جَابِرٍ اَبِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ اُحُدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ بن الیمان کے والد حضرت یمان بن جابر رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

4908۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ،

4908–صحیح مسلم' کتاب الجهاد والسیر' باب الوفاء بالعهد' حدیث3429: مستخرج أبی عوانة' مبتدأ کتاب الجهاد' بیان السنة فیمن یأخذه العدو فیعطیهم عهد الله عز وجل ومیثاقه' حدیث5482: مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الجهاد' ما قالوا فی العهد یوفی به للمشرکین' حدیث32208: شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الطلاق' باب طلاق المکره' حدیث3003: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حدیث حذیفة بن الیمان عن النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث22766: البحر الزخار مسند البزار' أبو الطفیل عن حذیفة' حدیث2428: المعجم الأوسط للطبرانی' باب العین' من بقیة من أول اسمه میم من اسمه موسی' حدیث8600:

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيعٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا مَنَعَنَا اَنْ نَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّي وَاَبِي اَقْبَلْنَا نُرِيدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوا: اِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا، فَقُلْنَا: مَا نُرِيدُهُ، اِنَّمَا نُرِيدُ الْمَدِينَةَ، فَاَخَذُوا عَلَيْنَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَصِيرُونَ اِلَى الْمَدِينَةِ، وَلا تُقَاتِلُوا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاوَزْنَاهُمْ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا لَهُ مَا قَالُوا وَمَا قُلْنَا لَهُمْ، فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ: نَسْتَعِينُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ، وَنَفِي بِعَهْدِهِمْ، فَانْطَلَقْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ، فَذَاكَ الَّذِي مَنَعَنَا اَنْ نَشْهَدَ بَدْرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے غزوہ بدر میں شرکت سے محروم رہنے کی وجہ صرف یہ تھی کہ میں اور میرے والدگرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے جا رہے تھے کہ راستے میں قریش کے کفار نے ہمیں پکڑ لیا اور کہنے لگے: تم محمد کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اس کے پاس نہیں جا رہے بلکہ ہم تو مدینے جا رہے ہیں، انہوں نے ہم سے اللہ کے نام کا عہد لیا کہ تم صرف مدینہ ہی جاؤ گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک نہیں ہو گے۔ جب ہم وہاں سے چھوٹے تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آ گئے، اور سارا ماجرا سنا کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی مدد لیتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہوا اللہ کے نام کا معاہدہ توڑتے ہیں (تو یہ اچھا نہیں لگے گا) چنانچہ ہم مدینہ کی طرف چلے گئے۔ یہ تھی وجہ جس کی بناء پر ہم غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4909- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اُحُدٍ وَقَعَ الْيَمَانُ بْنُ جَابِرٍ اَبُ حُذَيْفَةَ وَثَابِتُ بْنُ وَقْشِ بْنِ زَعُورَاءَ فِي الْاٰطَامِ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ وَهُمَا شَيْخَانِ كَبِيرَانِ: لا اَبَا لَكَ، مَا نَنْتَظِرُ فَوَاللّٰهِ مَا بَقِيَ لِوَاحِدٍ مِنَّا مِنْ عُمُرِهِ اِلَّا ظَمَاُ حِمَارٍ، اِنَّمَا نَحْنُ هَامَةُ الْقَوْمِ، اَلا نَاْخُذُ اَسْيَافَنَا ثُمَّ نَلْحَقُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلا فِي الْمُسْلِمِينَ وَلا يَعْلَمُونَ بِهِمَا، فَاَمَّا ثَابِتُ بْنُ وَقْشٍ فَقَتَلَهُ الْمُشْرِكُونَ، وَاَمَّا اَبُ حُذَيْفَةَ فَاخْتَلَفَتْ عَلَيْهِ اَسْيَافُ الْمُسْلِمِينَ، فَقَتَلُوهُ وَلا يَعْرِفُونَهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَبِي اَبِي، فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا عَرَفْنَاهُ، وَصَدَقُوا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدِيَهُ، فَتَصَدَّقَ بِهِ حُذَيْفَةُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَزَادَهُ ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو حذیفہ کے والد یمان بن جابر

اور ثابت بن وقش بن زعوراء کو بلند مظبوط مکانوں میں عورتوں اور بچوں کی نگرانی کے لئے مقرر کیا گیا۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: (یہ دونوں عمر رسیدہ تھے) ہمارا ابھی کوئی حال نہیں ہے، ہم کب تک انتظار کرتے رہیں گے۔ ہماری تھوڑی سی تو عمر باقی بچی ہے جبکہ ہم اپنی قوم کے سردار ہیں کیوں نہ ہم اپنی تلواریں پکڑیں اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوں، چنانچہ یہ دونوں جا کر مسلمانوں کے لشکر میں شریک ہو گئے، جبکہ مسلمان مجاہدین ان کو جانتے نہ تھے۔ حضرت ثابت بن وقش رضی اللہ عنہما کو مشرکین نے شہید کر دیا اور حضرت حذیفہ کے والد، مسلم مجاہدین کے ہاتھوں شہید ہو گئے، کیونکہ یہ لوگ ان کو جانتے نہ تھے اس لئے لاعلمی میں مجاہدین نے ان کو شہید کر ڈالا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں۔ مجاہدین نے جواب دیا: ہم نے ان کو پہچانا نہیں تھا، اور ان کی یہ بات سچ تھی (انہوں نے واقعی ان کو نہیں پہچانا تھا) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے اور وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی دیت ادا کرنا چاہی، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے وہ دیت بھی مسلمانوں پر صدقہ کر دی۔ ان کے اس عمل کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی نظر میں ان کا مقام اور بھی بڑھ گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حِرَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ حِرَامِ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَنَمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلْمَةَ

يُكَنّٰى اَبَا جَابِرٍ وَهُوَ اَبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيُّ الْاَنْصَارِيُّ وَاَحَدُ النُّقَبَاءِ مِمَّنْ بَايَعَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ وَاَوَّلُ قَتِيلٍ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ اُحُدٍ قَتَلَهُ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ شَمْسٍ اَبُو الْاَعْوَرِ السَّلَمِيُّ وَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْهَزِيمَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي بِجَمِيعِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوخِهِ

عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ کی کنیت ابوجابر ہے اور یہ جابر بن عبداللہ السلمی الانصاری کے والد ہیں، لیلۃ العقبہ میں جن لوگوں نے حضور ﷺ کی بیعت کی تھی یہ بھی ان میں شامل تھے، غزوہ احد میں سب سے پہلے جام شہادت نوش کرنے والے یہی صحابی ہیں۔ سفیان بن عبدشمس ابوالاعور السلمی نے ان کو شہید کیا تھا، اور رسول اللہ ﷺ نے شکست سے پہلے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھا دی تھی۔

❀❀ میں نے یہ جو کچھ بھی بیان کیا ہے، یہ ابوعبداللہ الاصبہانی نے حسن بن جہم کے واسطے سے، حسین بن الفرج کے ذریعے، محمد بن عمر سے، ان کے شیوخ کے حوالے سے مجھے بیان کیا ہے۔

4910- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اِبْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اصْطَبَحَ وَاللّٰهِ اَبِي يَوْمَ اُحُدٍ الْخَمْرَ ثُمَّ غَدَا فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُحُدٍ شَهِيدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میرے والد نے غزوہ احد کے دن صبح کے وقت شراب پی (اس وقت تک ابھی شراب کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا) پھر ناشتہ کیا، پھر جنگ میں شریک ہوئے، حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں لڑتے لڑتے میدان احد میں شہید ہو گئے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4911- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا فَيْضُ بْنُ وَثِيقٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عروة، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ: يَا جَابِرُ، اَلا اُبَشِّرُكَ؟ قَالَ: بَلٰى، بَشِّرْنِي بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ، قَالَ: اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَحْيَا اَبَاكَ فَاَقْعَدَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: تَمَنَّ عَلَيَّ عَبْدِي مَا شِئْتَ اُعْطِكَهُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَا عَبَدْتُكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، اَتَمَنّٰى اَنْ تَرُدَّنِي اِلَى الدُّنْيَا، فَاُقْتَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اُخْرٰى، فَقَالَ: سَبَقَ مِنِّي اِنَّكَ اِلَيْهَا لَا تَرْجِعُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے جابر! میں تمہیں ایک خوشخبری نہ دوں؟ انہوں نے جواباً کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے خوشخبری دیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی اچھی خوشخبری عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات القاء کی گئی ہے کہ تیرے والد کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کر کے اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا: اے میرے بندے آج تو مجھ سے جو بھی خواہش کرے گا میں وہ تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا، میری یہی تمنا ہے کہ تو مجھے واپس دنیا میں بھیج دے اور میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کروں اور پھر شہید ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ (کسی کو دنیا میں واپس نہیں بھیجوں گا) اس لئے تجھے بھی واپس نہیں بھیجوں گا۔

۞۞ تبصرہ: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4912- اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَوَيْهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ حَدَّثَنَا اَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يُكَنّٰى اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي اَبِي يَا بُنَيَّ لَا اَدْرِي لَعَلِّي اَنْ اَكُونَ فِي اَوَّلِ مَنْ يُصَابُ غَدًا وَّذٰلِكَ يَوْمُ اُحُدٍ فَاُوصِيكَ بِبُنَيَّاتِ عَبْدِ اللّٰهِ خَيْرًا فَالْتَقَوْا فَاُصِيبَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھ سے کہا: میرے بیٹے! ہو سکتا ہے کہ کل سب سے پہلے میری

شہادت واقع ہوجائے (یہ غزوہ احد کی بات ہے) اس لئے میں تجھے عبداللہ کی بیٹیوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں (کہ ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنا، ان کا خیال کرنا) اگلے دن جنگ ہوئی تو اسی دن آپ جام شہادت نوش کر گئے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4913- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حَضَرَ قِتَالُ اُحُدٍ دَعَانِي اَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اِنِّي لَا اَرَانِي اِلَّا مَقْتُوْلًا فِي اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَدَعُ اَحَدًا يَعْنِي اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ بَعْدَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ عَنِّي دَيْنِي وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا قَالَ فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ فَدَفَنْتُهُ مَعَ آخَرٍ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي اَنْ اَتْرُكَهُ مَعَ آخَرَ فِي قَبْرٍ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ غَيْرَ اُذُنِه

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب غزوہ کا وقت بالکل قریب آ گیا تو رات کے وقت میرے والد نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہنے لگے: میں دیکھ رہا ہوں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے میں شہید ہوں گا، اور خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میری نگاہ میں تم سے زیادہ عزیز کوئی نہیں ہے، میرے ذمہ (بہت سارا قرضہ) ہے، تم یہ ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کا بہت خیال رکھنا۔ آپ فرماتے ہیں: اگلے دن واقعی میرے والد صاحب ہی سب سے پہلے شہید ہوئے، میں نے ان کو ایک اور شہید کے ہمراہ ایک قبر میں دفن کر دیا، پھر اس کے بعد مجھے اس بات پر تسلی نہ ہوئی کہ میں نے ان کو ایک اور آدمی کے ہمراہ ایک قبر میں دفن کیا ہے، چنانچہ چھ ماہ کے بعد میں نے ان کی قبر کشائی کی، تو اس وقت بھی ان کا جسم اسی طرح تر و تازہ تھا جیسا کہ تدفین کے وقت تھا سوائے ان کے کان کے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4914- بَيَانُهُ مَا اَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُكَلِّمُ اَحَدًا اِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَاَنَّهُ كَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا، فَقَالَ: تَمَنَّ عَلَيَّ وَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی سے کلام نہیں فرماتا مگر پردے کے پیچھے سے، اور اس نے تیرے والد کے ساتھ بلا حجاب کلام کرتے ہوئے فرمایا: (اے عبداللہ) تم مجھ سے جو چاہو تمنا کرو۔ پھر اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

تبصرہ: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4915۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَهْمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُيُوخِهِ، قَالُوا: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ: رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ قَبْلَ اُحُدٍ كَاَنِّي رَاَيْتُ مُبَشِّرَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، يَقُولُ لِي: اَنْتَ قَادِمٌ عَلَيْنَا فِي الْاَيَّامِ، فَقُلْتُ: وَاَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ فِيهَا كَيْفَ نَشَاءُ، قُلْتُ لَهُ: اَلَمْ تُقْتَلْ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: بَلَى، ثُمَّ اُحْيِيتُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ الشَّهَادَةُ يَا اَبَا جَابِرٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ مبشر بن عبدالمنذر مجھے کہہ رہا ہے "چند ایام میں ہمارے پاس آ جاؤ گے" میں نے اس سے پوچھا: تم کہاں ہو؟ اس نے کہا: میں جنت میں ہوں، جہاں چاہتا ہوں سیر کرتا ہوں۔ میں نے ان سے کہا: کیا تم بدر میں شہید نہیں ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں کیوں نہیں۔ لیکن پھر مجھے زندہ کر دیا گیا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! شہادت یہی ہوتی ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَنْظَلَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

وَكُنْيَةُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ الَّذِيْ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حنظلہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

عبداللہ کی کنیت ابو عامر بن عبد عمرو انصاری رضی اللہ عنہ ہے، یہی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔

4916۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِيْسٰى بْنِ مَسْلَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي عَامِرِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ اَبِي عَامِرٍ تَزَوَّجَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَتْ صَبِيْحَتُهَا يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ لَزِمَتْهُ جَمِيْلَةُ فَعَادَ فَكَانَ مَعَهَا فَاَجْنَبَ مِنْهَا ثُمَّ اَنَّهُ لَحِقَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو اسحاق، ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن عیسٰی بن مسلمۃ بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ ابن ابی عامر بن عبد عمرو بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے ان کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت حنظلہ بن ابی عامر نے شادی کی، اور رات کو اپنی دلہن کے ساتھ ہمبستری کی (یہ وہی رات تھی جس کی صبح میں غزوہ احد رونما ہوا تھا) پھر جب انہوں نے نماز فجر ادا کر لی تو دلہن نے ان کو دوبارہ پکڑ لیا، انہوں نے دوبارہ ہمبستری کی، اس کی وجہ سے ان پر غسل فرض ہو چکا تھا، پھر وہ (غسل کئے بغیر ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہو گئے۔ (غسل نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ غسل میں مشغول ہو گیا تو کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تعمیل میں دیر نہ ہو جائے)

4917۔ فَاَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ

رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ قَتْلِ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِى عَامِرٍ بَعْدَ اَنِ الْتَقٰى هُوَ وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ حِينَ عَلَاهُ شَدَّادُ بْنُ الْاَسْوَدِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ صَاحِبَكُمْ تُغَسِّلُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَسَاَلُوا صَاحِبَتَهُ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ خَرَجَ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ وَهُوَ جُنُبٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِذٰلِكَ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ یحیٰی بن عباد بن عبداللہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کی ابوسفیان بن حارث کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی اور شداد بن اسود نے ان کو اپنی تلوار کے ساتھ شہید کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کے موقع پر فرمایا: تمہارے اس ساتھ کو فرشتوں نے غسل دیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی زوجہ محترمہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جب انہوں نے اعلانِ جہاد سنا تو اس وقت یہ جنبی تھے اور اسی حالت میں یہ جہاد کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی وجہ سے فرشتوں نے اس کو غسل دیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4918- اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَارِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ الْغَزَالُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا فُرِضَ لِلنَّاسِ فُرِضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ اَلْفَىْ دِرْهَمٍ فَاَتَاهُ حَنْظَلَةُ بِابْنِ اَخٍ لَّهُ فَفُرِضَ لَهُ دُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَضَّلْتَ هٰذَا الْاَنْصَارِيَّ عَلٰى بْنِ اَخِى فَقَالَ نَعَمْ لِاَنِّى رَاَيْتُ اَبَاهُ يَوْمَ اُحُدٍ يَسْتَنُّ بِسَيْفِهِ كَمَا يَسْتَنُّ الْجَمَلُ

✦✦ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب لوگوں میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ کو دو ہزار درہم دیئے، تو حضرت (طلحہ) اپنے بھتیجے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِن کو عبداللہ بن حنظلہ سے کم حصہ دیا۔ تو (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے امیر المومنین! آپ نے اس انصاری کو میرے بھتیجے سے زیادہ حصہ دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ (واقعی میں نے عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ حصہ دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے ان کو جنگ احد کے دن اس طرح دوڑ دوڑ کر تلوار چلاتے دیکھا ہے جیسے اونٹ دوڑتا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ بْنِ زَيْدِ بْنِ كَعْبِ الْخَزْرَجِىِّ

حضرت عمرو بن الجموح بن زید بن کعب الخزرجی رضی اللہ عنہ کے فضائل

وَكَانَ سَيِّدَ قَبِيْلَتِهِ وَكَانَ اَعْرَجَ فَقُتِلَ هُوَ وَابْنُهُ خَلَّادُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَ اُحُدٍ حَمَلَا جَمِيْعًا عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَانْكَشَفَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَتَلَا جَمِيْعًا وَمَعَهُمَا اَبُو اَيْمَنَ مَوْلٰى عَمْرٍو

آپ اپنے قبیلے کے سردار تھے، آپ کے ایک پاؤں میں نقص تھا، یہ اور ان کے بیٹے حضرت خلاد بن عمرو رضی اللہ عنہ جنگ احد میں

شہید ہوئے، ان دونوں نے مل کر مشرکین پر حملہ کیا تھا، اور جواباً مشرکین نے ان پر بلہ بول دیا چنانچہ یہ دونوں اکٹھے شہید ہوئے اوران کے ہمراہ حضرت عمرو کے آزاد کردہ غلام ابوایمن بھی تھے۔

4919- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ

✧✧ محمد بن عمرو نے اپنے شیوخ سے (عمرو بن جموح کے بارے میں) روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ النُّعْمَانِ

بْنِ امْرَءِ الْقَيْسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ يُكَنّٰى اَبَا عَمْرٍو وَكَانَ لِوَاءُ الْاَوْسِ مَعَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَرُمِيَ فِي اَكْحُلِهِ بِسَهْمٍ فَقُطِعَ وَنُزِفَ وَذٰلِكَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

حضرت سعد بن معاذ بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت سعد کی کنیت ابوعمرو تھی اور جنگ خندق کے دن قبیلہ اوس کا علم انہی کے پاس تھا، آپ کے بازو پر ایک تیر لگا جس کی وجہ سے ان کے بازو کی ایک رگ کٹ گئی تھی، اور بہت سارا خون بہہ گیا (اس وجہ سے آپ کی شہادت واقع ہوگئی) یہ واقعہ پانچویں سن ہجری کا ہے۔

4920- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ

✧✧ محمد بن عمرو نے اپنے اساتذہ سے اس بارے میں بھی رویات نقل کی ہیں۔

4921- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبُّوَيْهِ الرَّئِيسُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ: الَّذِي رَمٰى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَّانُ بْنُ قَيْسِ بْنِ الْعَرِقَةِ اَحَدُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، فَلَمَّا اَصَابَهُ قَالَ: خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْعَرِقَةِ، فَقَالَ سَعْدٌ: عَرَّقَ اللّٰهُ وَجْهَكَ فِي النَّارِ، ثُمَّ عَاشَ سَعْدٌ بَعْدَ مَا اَصَابَهُ سَهْمٌ نَحْوًا مِنْ شَهْرٍ، حَتّٰى حَكَمَ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ اِلٰى مَدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْفَجَرَ كَلْمُهُ فَمَاتَ لَيْلًا. فَاَتٰى جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ هٰذَا الَّذِي فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ؟ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ مَاتَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ خندق کے دن جس شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا تھا وہ بنی عامر بن لؤی قبیلے کا شخص "حبان بن قیس بن عرقہ" ہے۔ جب وہ تیر درست نشانے پر مارنے میں کامیاب ہوگیا تو اس نے کہا: اس کو پکڑ اور میں ابن العرقہ ہوں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے جہنم کا عذاب دے۔ اس تیر کے لگنے کے

بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تقریباً ایک مہینہ تک زندہ رہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بنی قریظہ کے بارے میں فیصلہ کرنے کے بعد وہ مدینہ شریف میں واپس آ گئے، یہاں آ کر ان کے زخم سے خون بہنے لگا حتی کہ آپ رات کے وقت شہید ہو گئے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: یہ کون شخص ہے جس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور اس کے لئے عرش معلی بھی جھوم اٹھا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے، تو وہ وفات پا چکے تھے۔

4922- حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ صَحَّ سَنَدُهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش ہل گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی ایک سند صحیح بھی موجود ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

4923- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ وَهُوَ يُدْفَنُ: اِنَّ هٰذَا الْعَبْدَ الصَّالِحَ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ

4922-صحيح البخاری كتاب المناقب' باب مناقب سعد بن معاذ رضی الله عنه' حديث3615:صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم' باب من فضائل سعد بن معاذ رضی الله عنه' حديث4616:صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر استبشار العرش وارتياحه لوفاة سعد بن معاذ' حديث7139:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل سعد بن معاذ' حديث156:الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب سعد بن معاذ رضی الله عنه' حديث3863:مصنف عبد الرزاق الصنعانی كتاب الجنائز' باب فتنة القبر' حديث6536:سنن سعيد بن منصور كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة' حديث2771:مصنف ابن أبی شيبة كتاب الفضائل' ما ذكر فی سعد بن معاذ رضی الله عنه' حديث31673:الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم -رميثة' حديث2990:السنن الكبرى للنسائی كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - سعد بن معاذ سيد الأوس رضی الله عنه' حديث7956:مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث3523:مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند أبی سعيد الخدری رضی الله عنه' حديث10968

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت سعد کی تدفین ہو رہی تھی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نیک آدمی کے لئے عرش ہل گیا اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

4924- اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اهْتَزَّ لِحُبِّ لِقَاءِ اللّٰهِ الْعَرْشُ يَعْنِي السَّرِيرَ، قَالَ: وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ تَفَسَّخَتْ اَعْوَادُهُ، قَالَ: وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبْرِهِ فَاحْتُبِسَ، فَلَمَّا خَرَجَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: ضُمَّ سَعْدٌ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً فَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يَكْشِفَ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی خوشی میں عرش یعنی وہ تخت (جس پر آپ کے جسم اطہر کو رکھا گیا تھا) جھوما۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

(اس آیت میں بھی عرش کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن اس کا معنی عرش نہیں ہے بلکہ اس سے مراد تخت ہے، اور وہ ہلا اس لئے تھا کہ) اس کے پائے پھولے ہوئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کی قبر میں داخل ہوئے اور کچھ دیر بیٹھے رہے، جب آپ باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیر لگانے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر قبر تنگ ہو رہی تھی میں ان کے لئے وسعت کی دعا کر رہا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4925- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ صَاحَتْ اُمُّهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلا يَرْقَاُ دَمْعُكِ، وَيَذْهَبُ حُزْنُكِ، فَاِنَّ ابْنَكِ اَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی والدہ چیخ چیخ کر رونے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے آنسو خشک ہو جائیں گے اور تیرا غم ختم ہوگا، کیونکہ تیرا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کی طرف ربّ ذوالجلال مسکرایا ہے اور اس کے لئے عرش ہل گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4926- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَقَدْ كَانَ اَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا بِهِ عَنْهُ فِي الرِّحْلَةِ الْاُولَى فَلَمَّا قَدِمْتُ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بِهِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ الْمُنَافِقُونَ: مَا اَخَفَّ جِنَازَتَهُ، وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ، وَلٰكِنَّ الْمَلاَئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین کہنے لگے: اس کا جنازہ کتنا ہلکا ہے، اس نے بنی قریظہ کے خلاف جو فیصلہ کیا تھا اس کی وجہ سے ایسا ہوا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ فرشتے ان کو اٹھا رہے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4927- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ فَتَلَقَّوْنَا بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَكَانَ غِلْمَانُ الْاَنْصَارِ يَتَلَقَّوْنَ بِهِمْ اِذَا قَدِمُوا، فَلَقُوا اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فَنَعَوْا اِلَيْهِ امْرَاَتَهُ، فَتَقَنَّعَ يَبْكِي، قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَنْتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكَ فِي السَّابِقَةِ مَا لَكَ تَبْكِي عَلٰى امْرَاَةٍ؟ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ، فَقَالَ: صَدَقْتِ، لَعَمْرُو اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَيَحِقَّ لِي اَنْ لاَ اَبْكِيَ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، قَالَتْ لَهُ: وَمَا قَالَ لَهُ؟ قَالَ: لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَتْ: وَهُوَ يَسِيرُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم ایک سفر سے واپس لوٹے تو ذوالحلیفہ کے مقام پر کچھ لوگ ہمارے استقبال کے لئے آئے۔ یہ طریقہ تھا کہ جب قافلے واپس آتے تو انصار کے بچے ان کا استقبال کرتے تھے، وہ حضرت اسید بن حضیر سے ملے اور ان کی بیوی کی وفات کی خبر سنائی، (اپنی بیوی کی وفات کی خبر سن کر) وہ سر ڈھانپ کر رونے لگ گئے، ام المومنین فرماتی ہیں: میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! آپ اصحاب رسول میں سے ہیں، سابقون الاولون میں سے ہیں، بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ آپ بیوی کی وفات پر رو رہے ہیں، انہوں نے سر سے کپڑا ہٹایا اور بولے: آپ نے بے شک سچ فرمایا ہے، خدا کی قسم! حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کسی کی موت پر رونا بنتا نہیں ہے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے بارے ارشاد بھی موجود ہے۔ ام المومنین نے ان سے پوچھا: کیا فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں؟ تو (حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے) نے کہا: یہ کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش بھی ہل گیا۔ ام المومنین فرماتی ہیں: وہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چلا کرتے تھے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4928- اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَی، حَدَّثَنِی اَبُو الْمُسَاوِرِ الْفَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ: فَاِنَّ الْبَرَاءَ یَقُوْلُ: اهْتَزَّ السَّرِیرُ، فَقَالَ: اِنَّهُ كَانَ بَیْنَ هَذَیْنِ الْحَیَّیْنِ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ ضَغَائِنُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا عرش حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر ہل گیا۔ ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: حضرت براء رضی اللہ عنہ کا موقف تو یہ ہے کہ ''تخت'' ہلا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اوس اور خزرج دو قبیلوں کے درمیان عداوت چل رہی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ رحمٰن کا عرش، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر ہلا۔ (تو رحمٰن کا عرش تو یہ لکڑی والا تخت نہیں ہے)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ

وَهُوَ بْنُ نَقْعٍ اَحَدُ بَنِی غَنْمِ بْنِ مَالِكٍ یُكَنَّى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ شَهِدَ بَدْرًا فَاسْتُشْهِدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ نقع کے بیٹے ہیں، بنی غنم بن مالک میں سے ایک ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے، جنگ بدر میں شہید ہوئے

4929- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمَوْصِلِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِیهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: كَذَلِكُمُ الْبِرُّ، كَذَلِكُمُ الْبِرُّ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، میں نے وہاں پر قراءۃ کی آواز سنی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ ملائکہ نے جواب دیا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی کا صلہ یہی ہے، نیکی کا صلہ یہی ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4930- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ جِلَاسٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ، حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِی

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ حَارِثَةُ بْنُ عَمَّتِي نَظَّارًا يَوْمَ بَدْرٍ وَمَا انْطَلَقَ لِقِتَالٍ، فَاَصَابَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ تْ عَمَّتِي اِلٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِبْنِي حَارِثَةُ اِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ اَصْبِرْ وَاَحْتَسِبْ، وَاِلا فَتَرَى مَا اَصْنَعُ، فَقَالَ: يَا اُمَّ حَارِثَةَ، اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَاِنَّ حَارِثَةَ فِي الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ الَّتِي رَوَاهَا ثَابِتٌ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى رِوَايَةِ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ مُخْتَصَرًا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری پھوپھی کا بیٹا حضرت حارثہ جنگ بدر کے دن تیروں کی دیکھ بھال کے لئے ساتھ گیا تھا، جہاد کے لئے نہیں گئے تھے۔ ایک تیر آ کر ان کو لگا اور وہ شہید ہو گئے، ان کی پھوپھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا حارثہ اگر جنت میں ہے تو میں ثواب کی امید بھی رکھتی ہوں اور صبر بھی کرتی ہوں ورنہ آپ دیکھ لیں گے جو میں کروں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام حارثہ! بے شک جنتیں تو بہت ساری ہیں اور حارثہ ان میں سب سے اعلیٰ جنت میں ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا جس کے ساتھ ثابت نے نقل کیا ہے۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے حمید کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ مختصر حدیث نقل کی ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ

قُتِلَ بِمُؤْتَةَ شَهِيدًا فِي سَنَةِ ثَمَانٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جعفر ابن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ کے فضائل۔

آپ آٹھویں سن ہجری میں جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔

4931۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ضَرَبَ جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ فَقَطَعَهُ بِنِصْفَيْنِ، فَوَقَعَ اِحْدَى نِصْفَيْهِ فِي كَرْمٍ فَوُجِدَ فِي نِصْفِهِ ثَلَاثُونَ اَوْ بِضْعٌ وَثَلَاثُونَ جُرْحًا، وَهَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ فِي الْهِجْرَةِ الثَّانِيَةِ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَلَمْ يَزَلْ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ، ثُمَّ هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهُوَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَدْرِي بِاَيِّهِمَا اَفْرَحُ، بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَمْ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَكَانَ جَعْفَرٌ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ کو ایک رومی شخص نے ضرب لگائی اور آپ کو دو حصوں میں کاٹ ڈالا، ان کے جسم کا ایک حصہ انگور کی ایک بیل سے ملا، آپ کے اس نصف حصے پر تیس سے زیادہ زخم لگے ہوئے تھے، آپ نے دوسرے مرحلے پر حبشہ کی جانب ہجرت کی، اس وقت ان کے ہمراہ ان کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کی جانب ہجرت کرنے تک حبشہ میں ہی رہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد انہوں نے غزوہ خیبر کے موقع پر مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی، (ان کی ہجرت پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ فتح خیبر کی مجھے زیادہ خوشی ہوئی ہے یا حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ہجرت کی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

4932۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَادٍ الْاَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي الَّذِيْ كَانَ اَرْضَعَنِي مِنْ بَنِي مُرَّةَ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ مُؤْتَةَ نَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهٗ فَعَرْقَبَهَا ثُمَّ مَضٰى فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ

✧✧ یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنی مرہ میں سے جس شخص نے مجھے دودھ پلوایا تھا اس نے مجھے بتایا کہ گویا کہ میں حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنگ موتہ میں دیکھ رہا ہوں، وہ اپنے گھوڑے سے نیچے اترے، اس کی کونچیں کاٹیں اور جہاد میں کود گئے آپ لڑتے رہے حتی کہ شہید ہو گئے۔

4933۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَاِذَا جَعْفَرٌ يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ، وَاِذَا حَمْزَةُ مُتَّكِئٌ عَلٰى سَرِيْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں گزشتہ رات جنت میں گیا، میں نے اس میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ملائکہ کے ہمراہ اڑتے ہوئے دیکھا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4934۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ خَالِدٍ الْحَذَّآءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلَ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے بہتر نہ تو کسی نے (خوبصورت) جوتے پہنے ہیں اور نہ ان سے بہتر سواری کی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4935- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ مَلَكًا يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ بِجَنَاحَيْنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دو پروں کی مدد سے فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4936- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى النَّلَوِيُّ ابْنُ اَخِي طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ السِّجْزِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا اُتِيَ نَعْيُ جَعْفَرٍ عَرَفْنَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُزْنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر غم کے آثار دیکھے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4937- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِيدِ، بَيَّاعُ السَّابِرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَرِيبَةٌ مِنْهُ اِذْ رَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَسْمَاءُ، هٰذَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ مَعَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ سَلَّمُوا عَلَيْنَا فَرُدِّي عَلَيْهِمُ السَّلَامَ، وَقَدْ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ لَقِيَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ مَمَرِّهِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ، فَقَالَ: لَقِيتُ الْمُشْرِكِينَ فَاُصِبْتُ فِي جَسَدِي مِنْ مَقَادِيمِي ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ بَيْنَ رَمْيَةٍ وَطَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ، ثُمَّ اَخَذْتُ اللِّوَاءَ بِيَدِي الْيُمْنَى فَقُطِعَتْ، ثُمَّ اَخَذْتُ بِيَدِي الْيُسْرَى فَقُطِعَتْ، فَعَوَّضَنِي اللّٰهُ مِنْ يَدَيَّ جَنَاحَيْنِ اَطِيرُ بِهِمَا

مَعَ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيلَ اَنْزِلُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتُ، وَآكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا مَا شِئْتُ، فَقَالَتْ اَسْمَاءُ: هَنِيئًا لِجَعْفَرٍ مَا رَزَقَهُ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَلَكِنْ اَخَافُ اَنْ لَا يُصَدِّقُ النَّاسُ، فَاصْعَدِ الْمِنْبَرَ فَاَخْبِرْ بِهِ. فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ جَعْفَرًا مَعَ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيلَ لَهُ جَنَاحَانِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ مِنْ يَدَيْهِ سَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ كَيْفَ كَانَ اَمْرُهُ حَيْثُ لَقِيَ الْمُشْرِكِينَ، فَاسْتَبَانَ لِلنَّاسِ بَعْدَ الْيَوْمِ الَّذِي اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جَعْفَرًا لَقِيَهُمْ، فَلِذَلِكَ سُمِّيَ الطَّيَّارُ فِي الْجَنَّةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بیٹھی ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا: پھر فرمایا: اے اسماء! یہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ہمراہ ہمیں سلام کہہ رہے ہیں، تم (بھی) ان کے سلام کا جواب دو، اور انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ ان کی فلاں دن مشرکین سے مڈبھیڑ ہوگئی تھی، اور یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرنے سے تین یا چار دن پہلے کی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مشرکین سے لڑا، میرے جسم کے صرف اگلی جانب تلواروں، نیزوں اور تیروں کے ۷۳ زخم تھے، پھر میں نے جھنڈا اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیا، میرا یہ ہاتھ کٹ گیا، پھر میں نے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا، یہ ہاتھ بھی کٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ان دونوں ہاتھوں کے بدلے دو ''پر'' عطا فرمائے ہیں، ان کی مدد سے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کے ہمراہ اڑتا ہوں، جنت میں جہاں چاہوں چلا جاتا ہوں، اور جہاں سے دل چاہے جنت کی نعمتیں کھاتا ہوں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کو مبارک ہوں، لیکن (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اپنی زبان مبارک سے لوگوں نہیں بتائیں گے) مجھے خدشہ ہے کہ لوگ یہ بات تسلیم نہیں کریں گے۔ اس لئے آپ منبر پر جلوہ گر ہو کر لوگوں کو بتا دیجئے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کے ہمراہ ہیں، ان کے دو پر ہیں، جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے دونوں ہاتھوں کے بدلے میں دیئے ہیں انہوں نے مجھے سلام کہا ہے۔ پھر اس کے بعد مشرکین کے ساتھ جنگ کا پورا واقعہ سنایا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے کے بعد لوگوں پر یہ بات واضح ہوئی کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے ان کو ''طیار'' کہا جاتا ہے۔ (یعنی جنت میں اڑنے والے)

4938- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سِنِينَ، حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ عَمَّارِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا مَعَنِ ابْنِ زَائِدَةَ الْاَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ قَائِدُ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُ كَاَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ لِجَعْفَرٍ دَرَجَةً فَوْقَ دَرَجَةِ زَيْدٍ، فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ زَيْدًا يَدُونُ اَحَدًا، فَقِيلَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، تَدْرِي بِمَا رُفِعَتْ دَرَجَةُ جَعْفَرٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قِيلَ: لِقَرَابَةِ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے (خواب میں) دیکھا جیسا کہ میں جنت میں داخل ہوا، میں نے وہاں جعفر رضی اللہ عنہ کا مقام، زید رضی اللہ عنہ کے مقام سے بھی بلند دیکھا، میں نے کہا: میرا تو خیال تھا کہ زید کا مرتبہ کسی سے کم نہیں ہوگا، تو مجھے بتایا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ جانتے ہیں کہ جعفر رضی اللہ عنہ کا مقام کس وجہ سے اونچا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو مجھے بتایا گیا کہ آپ کے ساتھ رشتہ داری کی وجہ سے۔ (سبحان اللہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4939۔ اَخْبَرَنِی اَبُو بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَافِعِ بْنِ عُجَیْرٍ، عَنْ اَبِیهِ نَافِعٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ فِی قِصَّةِ بِنْتِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَقَالَ جَعْفَرٌ: اَنَا اَحَقُّ بِهَا، اِنَّ خَالَتَهَا عِنْدِی، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَنْتَ یَا جَعْفَرُ فَاَشْبَهْتَ خَلْقِی وَخُلُقِی، وَاَنْتَ مِنْ شَجَرَتِی الَّتِی اَنَا مِنْهَا، قَالَ: قَدْ رَضِیتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ بِذٰلِكَ، وَاَمَّا الْجَارِیَةُ فَاقْضِی بِهَا لِجَعْفَرٍ، فَاِنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ، وَاِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ، فَکَانَ اَبُو هُرَیْرَةَ یَقُولُ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ عَلٰی وَجْهٍ اَحَبَّ اِلَیَّ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَشْبَهْتَ خَلْقِی وَخُلُقِی

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✿✿ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے بارے میں مروی ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس (کی کفالت) کا زیادہ مستحق ہوں کیونکہ اس کی خالہ بھی میرے پاس ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جعفر رضی اللہ عنہ! تم صورت وسیرت میں بالکل میرے جیسے ہو، اور تم بھی اسی درخت سے ہو جس سے میں ہوں (یعنی تیرا اور میرا شجرہ نسب بھی ایک ہی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس پر راضی ہوں، آپ اس بچی کا جعفر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ فرما دیجئے کیونکہ اس کی خالہ ان کے پاس ہے۔ اور خالہ ماں ہی (کی طرح) ہوتی ہے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو یہ کہا کہ "صورت اور سیرت میں تم بالکل میرے جیسے ہو" اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر جو خوشی کے آثار نظر آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے انہی کے چہرے پر سب سے زیادہ اچھے لگے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4940۔ اَخْبَرَنِی مُکْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِی، حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی الْعَوَّامِ الرِّیَاحِیُّ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِیَادٍ الْیَمَامِیُّ، عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ: اَنَا وَعَلِیٌّ، وَجَعْفَرٌ، وَحَمْزَةُ، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَیْنُ، وَالْمَهْدِیُّ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم بنی عبدالمطلب جنتی لوگوں کے سردار ہیں۔ میں، علی، جعفر، حمزہ، حسن، حسین اور مہدی (رضی اللہ عنہم)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4941- اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسَى السَّبِيعِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَاكِمِ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ خَيْبَرَ قَدِمَ جَعْفَرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْحَبَشَةِ تَلَقَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي بِاَيِّهِمَا اَنَا اَفْرَحُ بِفَتْحِ خَيْبَرَ، اَمْ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ اَرْسَلَهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، وَزَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، فِيمَا حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي خَالِدٍ، وَزَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، اِنَّمَا ظَهَرَ بِمِثْلِ هٰذَا الْاِسْنَادِ الصَّحِيحِ مُرْسَلًا، وَقَدْ وَصَلَهُ اَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

حدثناه علی بن عیسى الحيرى، ثنا ابراهيم بن ابى طالب، ثنا ابن ابى عمر، ثنا سفيان، عن ابن ابى خالد وزكريا، عن الشعبى قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر فذكر الحديث

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حبشہ سے واپس آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استقبال کیا، ان کے چہرے کا بوسہ لیا، پھر فرمایا: خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ فتح خیبر کی مجھے زیادہ خوشی ہوئی ہے یا جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے کی۔

✿✿ اسی حدیث کو درج ذیل سند کے ہمراہ اسماعیل بن ابی خالد اور زکریا بن ابی زائدہ نے مرسلاً روایت کیا ہے۔ وہ روایت یوں ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے، اور اس طرح کی اسناد مرسل حالت میں صحیح ثابت ہو چکی ہے۔ تاہم اجلح بن عبداللہ نے اس کو موصول کیا ہے۔

4942- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالٌ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ، فَقَالَ: اَنْتُمْ نِعْمَ الْقَوْمِ، لَوْلَا اَنَّكُمْ سَبَقْتُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَفْضَلُ مِنْكُمْ، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ رَاجِلَكُمْ وَيُعَلِّمُ جَاهِلَكُمْ، فَفَرَرْنَا بِدِينِنَا، فَقَالَتْ: لَسْتُ بِرَاجِعَةٍ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي لَقِيتُ عُمَرَ فَقَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: بَلٰى، لَكُمْ هِجْرَتَانِ: هِجْرَتُكُمْ اِلَى الْحَبَشَةِ، وَهِجْرَتُكُمْ اِلَى الْمَدِينَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ملے، اور کہا: تم بہت اچھے لوگ ہو، اگر تم نے ہجرت ہم سے پہلے نہ کی ہوتی تو ہم لوگ تم سے بہتر ہوتے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہوتے تھے، تمہارے پیدل لوگوں کو سواری پر بٹھاتے اور ان پڑھوں کو تعلیم دیتے تھے، اس طرح ہم نے اپنے دین کو مضبوط کرلیا۔ انہوں نے جواباً فرمایا: میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے بغیر واپس نہیں لوٹوں گی، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور ان سے گفتگو کی مکمل تفصیل کہہ سنائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں، تم نے دو ہجرتیں کی ہیں ایک ہجرت حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ منورہ کی طرف۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4943- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَّ بِي جَعْفَرٌ اللَّيْلَةَ فِي مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَهُوَ مُخَضَّبُ الْجَنَاحَيْنِ بِالدَّمِ أَبْيَضُ الْفُؤَادِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات حضرت جعفر فرشتوں کے ہمراہ میرے پاس سے گزرے ان کے دونوں پروں خون کے سرخ رنگ سے رنگے ہوئے تھے اور دل سفید تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4944- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَاكِمِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا بِمُؤْتَةَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلٰى فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَّسَبْعِينَ جِرَاحَةً

✧✧ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم جنگ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے۔ (جنگ کے بعد ان کو ڈھونڈا گیا تو ان کا جسم) شہداء میں ملا، اور ان کے جسم پر ستر سے زیادہ زخم تھے۔

4945- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَالِمٍ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَرِيبَةٌ مِنْهُ إِذْ رَدَّ السَّلَامَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَسْمَاءُ، هٰذَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَمِيكَائِيلَ مَرُّوا فَسَلَّمُوا عَلَيْنَا فَرُدِّي عَلَيْهِمُ السَّلَامَ، وَقَدْ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ لَقِيَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ مَمَرِّهِ عَلٰى رَسُولِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ، فَقَالَ: لَقِيتُ الْمُشْرِكِينَ فَاُصِبْتُ فِي جَسَدِي مِنْ مَقَادِيمِي ثَلاثًا وَسَبْعِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ فَاَخَذْتُ اللِّوَاءَ بِيَدِي الْيُمْنَى فَقُطِعَتْ، ثُمَّ اَخَذْتُهُ بِيَدِي الْيُسْرَى فَقُطِعَتْ، فَعَوَّضَنِي اللّٰهُ مِنْ يَدِي جَنَاحَيْنِ اَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ مَعَ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا، فَآكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا مَا شِئْتُ، فَقَالَتْ اَسْمَاءُ: هَنِيئًا لِجَعْفَرٍ مَا رَزَقَهُ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ، قَالَ: ثُمَّ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَاَخْبَرَ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَاسْتَبَانَ لِلنَّاسِ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُمِّيَ جَعْفَرُ الطَّيَّارُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بیٹھی ہوئی تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: اے اسماء! یہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے جو کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کے ہمراہ جا رہے تھے انہوں ہمیں سلام کہا ہے، اس لئے ان کے سلام کا جواب دو، اور یہاں سے گزرنے کے تین یا چار دن پہلے کی مشرکین کے ساتھ جنگ کی صورت حال بھی مجھے بتائی ہے، (جعفر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ) میری مشرکین کے ساتھ مڈبھیڑ ہوگئی میرے جسم کی اگلی جانب تلواروں، نیزوں اور تیروں کے ستر سے زیادہ زخم لگے ہیں۔ میں نے اپنے دائیں ہاتھ میں علم بلند کیا ہوا تھا، میرا یہ ہاتھ کٹ گیا، پھر میں نے بائیں ہاتھ میں علم اٹھالیا، پھر یہ ہاتھ بھی کٹ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرے ان دونوں ہاتھوں کے بدلے دو پر عطا فرمائے ہیں، میں ان کی مدد سے جنت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کے ہمراہ جہاں چاہوں اڑ کر چلا جاتا ہوں اور جہاں سے چاہوں، جنت کے پھل کھاتا ہوں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہ ان کو مبارک ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر رونق افروز ہو کر لوگوں کو بھی اس بات کی اطلاع عطا فرمائی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کر دینے کے بعد لوگوں کو اس بات کا پتا چلا۔ اسی وجہ سے ان کو جعفر ''طیار'' (اڑنے والے'' کہا جاتا ہے۔

4945 اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَهْمِهِ وَاَجْرِهِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے لئے جنگ بدر کا حصہ بھی رکھا تھا اور بدر میں شرکت کا ثواب بھی عطا فرمایا تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ زَيْدِ الْحِبِّ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید بن حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزی رضی اللہ عنہ کے فضائل

حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَرَهُ بَنُو الْقَيْنِ فَاشْتَرَتْهُ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ بِاَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

فَلَمَّا تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَتْهُ لَهُ

جب رسول اللہ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے پیارے حضرت زید رضی اللہ عنہ) کو قبیلہ بنی القین نے قیدی بنالیا تھا، حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ان کو چار سو درا ہم کے بدلے خرید لیا تھا جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی شادی ہوئی تو انہوں نے یہ غلام آپ ﷺ کو دے دیا۔

4946۔ حَدَّثَنِي اَبُو زُرْعَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ هِلَالٍ الدِّمَشْقِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ بْنِ اَبِي عِقَالِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ وَدِّ بْنِ عَوْنِ بْنِ كِنَانَةَ، حَدَّثَنِي عَمِّي زَيْدُ بْنُ اَبِي عِقَالِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ حَارِثَةُ بْنُ شَرَاحِيلَ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فِي طَيِّءٍ مِنْ نَبْهَانَ فَاَوْلَدَهَا: جَبَلَةَ، وَاَسْمَاءَ، وَزَيْدًا، فَتُوُفِّيَتْ وَاَخْلَفَتْ اَوْلَادَهَا فِي حِجْرِ جَدِّهِمْ لِاَبِيهِمْ، وَاَرَادَ حَارِثَةُ حَمْلَهُمْ، فَاَتَى جَدُّهُمْ، فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُمْ، فَتَرَاضَوْا اِلَى اَنْ حَمَلَ جَبَلَةَ وَاَسْمَاءَ، وَخَلَّفَ زَيْدًا، وَجَاءَتْ خَيْلٌ مِنْ تِهَامَةَ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فَاَغَارَتْ عَلَى طَيِّءٍ، فَسَبَتْ زَيْدًا فَصَيَّرُوهُ اِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُبْعَثَ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا خَدِيجَةُ، رَاَيْتُ فِي السُّوقِ غُلَامًا مِنْ صِفَتِهِ كَيْتَ وَكَيْتَ، يَصِفُ عَقْلًا وَاَدَبًا وَجَمَالًا لَوْ اَنَّ لِي مَالًا لَاشْتَرَيْتُهُ، فَاَمَرَتْ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ فَاشْتَرَاهُ مِنْ مَالِهَا، فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ، هَبِي لِي هٰذَا الْغُلَامَ بِطِيبٍ مِنْ نَفْسِكِ، فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ، اَرَى غُلَامًا وَضِيئًا وَاَخَافُ اَنْ تَبِيعَهُ اَوْ تَهَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُوَفَّقَةُ، مَا اَرَدْتُ اِلَّا لِاَتَبَنَّاهُ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، يَا مُحَمَّدُ فَرَبَّاهُ وَتَبَنَّاهُ، فَكَانَ يُقَالُ لَهُ: زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ فَنَظَرَ اِلَى زَيْدٍ فَعَرَفَهُ، فَقَالَ: اَنْتَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، قَالَ: لَا، اَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: لَا، بَلْ اَنْتَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مِنْ صِفَةِ اَبِيكَ وَعُمُومَتِكَ وَاَخْوَالِكَ كَيْتَ وَكَيْتَ، قَدْ اَتْعَبُوا الْاَبْدَانَ وَاَنْفَقُوا الْاَمْوَالَ فِي سَبِيلِكَ، فَقَالَ زَيْدٌ:
اَحِنُّ اِلَى قَوْمِي وَاِنْ كُنْتُ نَائِيًا فَاِنِّي قَطِينُ الْبَيْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ وَكُفُّوا مِنَ الْوَجْهِ الَّذِي قَدْ شَجَاكُمْ وَلَا تَعْمَلُوا فِي الْاَرْضِ فِعْلَ الْاَبَاعِرِ فَاِنِّي بِحَمْدِ اللّٰهِ فِي خَيْرِ اُسْرَةٍ خِيَارُ مَعْدٍ كَابِرًا بَعْدَ كَابِرٍ فَقَالَ حَارِثَةُ لَمَّا وَصَلَ اِلَيْهِ:
بَكَيْتُ عَلَى زَيْدٍ وَلَمْ اَدْرِ مَا فَعَلَ اَحَيٌّ فَيُرْجَى اَمْ اَتَى دُونَهُ الْاَجَلُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِي وَاِنِّي لَسَائِلٌ اَغَالَكَ سَهْلُ الْاَرْضِ اَمْ غَالَكَ الْجَبَلُ فَيَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ لَكَ الدَّهْرُ رَجْعَةٌ فَحَسْبِي مِنَ الدُّنْيَا رُجُوعُكَ لِي بَجَلْ تُذَكِّرُنِيهِ الشَّمْسُ عِنْدَ طُلُوعِهَا وَيَعْرِضُ لِي ذِكْرَاهُ اِذْ عَسْعَسَ الطَّفَلُ وَاِذْ هَبَّتِ الْاَرْوَاحُ هَيَّجْنَ ذِكْرَهُ فَيَا طُولَ اَحْزَانِي عَلَيْهِ وَيَا وَجَلُ سَاُعْمِلُ نَصَّ الْعِيسِ فِي الْاَرْضِ جَاهِدًا وَلَا اَسْاَمُ التَّطْوَافَ اَوْ تَسْاَمُ الْاِبِلُ فَيَاْتِيَ اَوْ تَاْتِي عَلَيَّ مَنِيَّتِي وَكُلُّ امْرِءٍ فَانٍ وَاِنْ غَرَّهُ الْاَمَلُ فَقَدِمَ حَارِثَةُ بْنُ شَرَاحِيلَ اِلَى مَكَّةَ فِي اِخْوَتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَلَمَّا نَظَرُوا اِلَى زَيْدٍ عَرَفُوهُ وَعَرَفَهُمْ

وَلَمْ يَقُمْ اِلَيْهِمْ اِجْلالا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا لَهُ: يَا زَيْدُ، فَلَمْ يُجِبْهُمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰؤُلاءِ يَا زَيْدُ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا اَبِي، وَهٰذَا عَمِّي، وَهٰذَا اَخِي، وَهٰؤُلاءِ عَشِيرَتِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ يَا زَيْدُ، فَقَامَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالُوا لَهُ: امْضِ مَعَنَا يَا زَيْدُ، فَقَالَ: مَا اُرِيدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلا وَلا غَيْرِهِ اَحَدًا، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّا مُعْطُوكَ بِهٰذَا الْغُلامِ دِيَاتٍ، فَسَمِّ مَا شِئْتَ فَاِنَّا حَامِلُوهُ اِلَيْكَ، فَقَالَ: اَسْاَلُكُمْ اَنْ تَشْهَدُوا اَنَّ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي خَاتَمُ اَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَاُرْسِلُهُ مَعَكُمْ، فَتَابُوا وَتَلَكَّئُوا وَتَلَجْلَجُوا، فَقَالُوا: تَقْبَلُ مِنَّا مَا عَرَضْنَا عَلَيْكَ مِنَ الدَّنَانِيرِ، فَقَالَ لَهُمْ: هَا هُنَا خَصْلَةٌ غَيْرُ هٰذِهِ قَدْ جَعَلْتُ الْاَمْرَ اِلَيْهِ، فَاِنْ شَاءَ فَلْيَقُمْ، وَاِنْ شَاءَ فَلْيَدْخُلْ، قَالُوا: مَا بَقِيَ شَيْءٌ؟ قَالُوا: يَا زَيْدُ، قَدْ اَذِنَ لَكَ الْاٰنَ مُحَمَّدٌ فَانْطَلِقْ مَعَنَا، قَالَ: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ مَا اُرِيدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلا وَلا اُوْثِرُ عَلَيْهِ وَالِدًا وَلا وَلَدًا، فَاَدَارُوهُ وَاَلاصُوهُ وَاسْتَعْطَفُوهُ وَاَخْبَرُوهُ مِنْ وَرَائِهِ مِنْ وُجْدِهِمْ، فَاَبَى وَحَلَفَ اَنْ لا يَلْحَقَهُمْ، قَالَ حَارِثَةُ: اَمَّا اَنَا فَاُوَاسِيكَ بِنَفْسِي اَنَا اَشْهَدُ اَنَّ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاَبَى الْبَاقُونَ

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حارثہ بن شراحیل نے بنی نبہان کی ایک خاتون سے شادی کی، ان میں سے جبلہ، اسماء اور زید پیدا ہوئے، پھر وہ خاتون فوت ہوگئیں، اور انہوں نے اپنی یہ اولاد ان کے دادا کی پرورش میں چھوڑی تھی، جبکہ حارثہ کی خواہش تھی کہ ان کے بچے انہی کی پرورش میں رہیں، چنانچہ وہ ان کے دادا کے پاس آئے (اور مدعا بیان کیا) انہوں نے کہا: ہمارے پاس جو کچھ ہے، وہ ان کے لئے بہتر ہے (یعنی ہمارے پاس ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی) پھر یہ لوگ اس بات پر رضامند ہوگئے (کہ جبلہ اور اسماء کو ان کے والد حارثہ لے جائیں گے اور زید اپنے دادا کے پاس رہیں گے) چنانچہ فیصلہ کے مطابق جبلہ اور اسماء کو ان کے والد لے گئے اور زید اپنے دادا کے پاس رہ گئے۔ پھر تہامہ کی طرف سے بنی فزارہ میں سے ایک قبیلہ وہاں آیا، انہوں نے قبیلہ "طی" پر حملہ کر دیا، اس میں حضرت زید بھی قیدی ہوئے، وہ لوگ ان کو عکاظ بازار میں لے آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ لیا (یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے پہلے کی بات ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے خدیجہ! میں نے بازار میں ایک غلام دیکھا ہے پھر آپ علیہ السلام نے ان کے حسن و جمال، اس کی عقل وتمیز کی صفات بیان فرمائیں، اور فرمایا: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں یہ غلام خرید لیتا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ورقہ بن نوفل کو حکم دیا، انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو خرید لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خدیجہ رضی اللہ عنہا! تم اپنی خوشدلی کے ساتھ یہ غلام مجھے تحفہ دے دو، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ غلام بہت حسین وجمیل ہے مجھے خدشہ ہے کہ آپ اس کو آگے بیچ دیں گے یا کسی کو تحفہ دے دیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں نہیں۔ میں تو اس کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا ہوں، ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حامی بھر لی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پرورش کی اور ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا۔ اس وجہ سے ان کو زید بن محمد کہا جانے لگا۔ بعد میں ان کے علاقے سے ایک آدمی وہاں پر آیا، اس نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو پہچان لیا، وہ بولا: کیا تم

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ میں زید بن محمد ہوں۔ اس آدمی نے کہا: نہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہو پھر اس نے ان کے والد کی، ان کے چچاؤں اور ماموؤں کی حالت بیان کی اور بتایا کہ انہوں نے تجھے ڈھونڈنے میں بہت مال خرچ کر ڈالا اور بے چارے تمہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے ہیں، تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب میں درج ذیل اشعار پڑھے

اَحِنُّ اِلٰی قَوْمِی وَاِنْ كُنْتُ نَائِيًا ... فَاِنِّی قَطِينُ الْبَيْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ

وَكُفُّوا مِنَ الْوَجْدِ الَّذِی قَدْ شَجَاكُمْ ... وَلَا تَعْمَلُوا فِی الْاَرْضِ فِعْلَ الْاَبَاعِرِ

فَاِنِّی بِحَمْدِ اللّٰهِ فِی خَيْرِ اُسْرَةٍ ... خِيَارَ مَعْدٍ كَابِرًا بَعْدَ كَابِرِ

○ میں اگرچہ اپنی قوم سے دور ہوں لیکن پھر بھی ان سے محبت رکھتا ہوں، اور حج کے موسم میں، میں اس گھرانے کا خدمت گزار ہوتا ہوں۔

○ اور تم اس شخص سے بچ کر رہو جس نے تمہیں زخمی کیا ہے اور زمین میں جانوروں جیسے اعمال مت سیکھو۔

○ کیونکہ اللہ کے فضل سے میں سب سے افضل خاندان میں موجود ہوں جو کہ پشت در پشت سردار چلے آ رہے ہیں۔

پھر جب وہ آدمی حارثہ کے پاس پہنچا (زید کے مل جانے کی خبر سنائی تو حضرت حارثہ نے درج ذیل اشعار کہے

بَكَيْتُ عَلٰی زَيْدٍ وَلَمْ اَدْرِ مَا فَعَلْ ... اَغَالَكَ سَهْلُ الْاَرْضِ اَمْ غَالَكَ الْجَبَلْ

فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِی وَاِنِّی لَسَائِلٌ ... اَغَالَكَ سَهْلُ الْاَرْضِ اَمْ غَالَكَ الْجَبَلْ

فَيَا لَيْتَ شِعْرِی هَلْ لَكَ الدَّهْرَ رَجْعَةٌ ... حَسْبِی مِنَ الدُّنْيَا رُجُوعُكَ لِی بَجَلْ

تُذَكِّرُنِيهِ الشَّمْسُ عِنْدَ طُلُوعِهَا ... وَيَعْرِضُ لِی ذِكْرَاهُ اِذْ عَسْعَسَ الطَّفَلْ

وَاِذْ هَبَّتِ الْاَرْوَاحُ هَيَّجْنَ ذِكْرَهُ ... فَيَا طُولَ اَحْزَانِی عَلَيْهِ وَيَا وَجَلْ

سَاُعْمِلُ نَصَّ الْعِيسِ فِی الْاَرْضِ جَاهِدًا ... وَلَا اَسْاَمُ التَّطْوَافَ اَوْ تَسْاَمُ الْاِبِلْ

فَيَاْتِيَ اَوْ تَاْتِی عَلَیَّ مَنِيَّتِی ... وَكُلُّ امْرِءٍ فَانٍ وَاِنْ غَرَّهُ الْاَمَلْ

○ میں زید پر رویا، مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ زندہ ہے (کیونکہ اگر وہ زندہ ہے) تو اس سے ملنے کی امید رکھیں، یا وہ فوت ہو گیا ہے۔

○ خدا کی قسم مجھے نہیں معلوم، میں تو سائل ہوں کہ تجھے کوئی زمین راس آ گئی ہے یا تجھے کسی پہاڑ نے نگل لیا ہے۔

○ کاش کہ مجھے یہ پتا چل جائے کہ زمانے میں کبھی تو لوٹ آئے گا، تو اس زمانے میں مجھے تیرے آنے کی امید سے بڑھ کر اور کچھ نہیں چاہئے۔

○ تو مجھے سورج کے طلوع ہونے کے وقت بھی یاد آتا ہے جب بچہ رات کو روتا ہے۔

○ جب ہوائیں چلتی ہیں تو اس کی یاد اور بھی بڑھ جاتی ہے، ہائے افسوس کہ میرا غم کتنا زیادہ اور کتنا طویل ہے۔

○ میں اس کو ڈھونڈنے میں اپنی زندگی صرف کردوں گا، انتھک محنت کروں گا اور تروتازہ گھاس روندڈالوں گا۔

○ پھر وہ خود میرے پاس آجائے یا مجھے موت آجائے، اور شخص نے مرنا تو ہے اگرچہ اس کو اس کی امیدوں نے دھوکے میں ڈال رکھا ہو۔

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ اپنے اعزاء واقرباء سمیت مکہ شریف میں آئے، فنائے کعبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کافی سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے، ان میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب ان لوگوں نے حضرت زید کو دیکھا تو پہچان لیا اور حضرت زید نے ان کو پہچان لیا لیکن بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کی وجہ سے اٹھ کر ان کی جانب نہ گئے، ان لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بہت آوازیں دیں، لیکن آپ رضی اللہ عنہما نے ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت زید نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے والد صاحب ہیں، یہ میرے چچا ہیں، یہ میرے بھائی ہیں، یہ میرا پورا خاندان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لئے اٹھو اور ان کو سلام کرو، پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر ان کو سلام کیا، اور انہوں نے ان سے سلام کیا۔ پھر وہ لوگ کہنے لگے: اے زید تم ہمارے ساتھ چلو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔ پھر ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کو اس غلام کے بدلے ہر طرح کی قیمت دے سکتے ہیں آپ ہم سے جو بھی مطالبہ کریں گے ہم آپ کی خدمت میں پیش کردیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے تم لوگ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ کا آخری نبی اور رسول ہوں اور اس نے مجھے تمہاری جانب رسول بنا کر بھیجا ہے۔ وہ لوگ نہ مانے اور کہنے لگے: ہم جو دینار وغیرہ آپ کو پیش کر رہے ہیں آپ صرف انہی کو قبول فرمالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں یہ عادت نہیں ہے۔ میں نے زید کا معاملہ اسی کے سپرد کیا، یہ اگر جانا چاہتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ وہ کہنے لگے ٹھیک ہے، اب اس سے بڑھ کر تو کوئی بات باقی نہیں بچتی۔ پھر وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: اے زید! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو اب اجازت دے دی ہے، اب تو آپ ہمارے ساتھ چلئے، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کو جواباً کہا: دور ہٹ جاؤ، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ تو کوئی بدل چاہتا ہوں اور نہ ان پر اپنے باپ، بیٹے اور کسی کو بھی ترجیح دیتا ہوں، ان لوگوں نے بہت کوشش کی، ان کو نرمی، شفقت اور پیار سے سمجھایا، بہت سبز باغ دکھائے، اور چکر دینے کے تمام جتن کر لئے۔ لیکن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تمہیں اپنی گارنٹی دے سکتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (ان کے والد نے اسلام قبول کرلیا) اور باقیوں نے انکار کردیا۔

4947۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُيُوخِهِ، قَالَ: كَانَ حَارِثَةُ بْنُ شَرَاحِيلَ حِينَ فَقَدَ ابْنَهُ زَيْدًا يَبْكِيهِ، فَيَقُولُ: بَكَيْتُ عَلٰى زَيْدٍ وَلَمْ اَدْرِ مَا فَعَلَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْقَصِيدَةَ بِطُولِهَا

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حارثہ بن شراحیل جب اپنے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو کھو بیٹھے تو روتے ہوئے کہنے لگے: میں تو زید کے بارے میں رو رہا ہوں لیکن مجھے اس کے حال کا کوئی پتا نہیں ہے پھر اس کے تفصیلی قصہ بیان کیا۔

4948۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ اَخُو زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ابْعَثْ مَعِي اَخِي زَيْدًا، فَقَالَ: هُوَ ذَا هُوَ، اِنْ اَرَادَ لَمْ اَمْنَعْهُ، فَقَالَ زَيْدٌ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا، قَالَ جَبَلَةُ: فَقُلْتُ. اِنَّ رَاْيَ اَخِي اَفْضَلُ مِنْ رَاْيِي صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ شَاهِدٌ لِلْحَدِيثِ الْمَاضِي

✧✧ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جبلہ بن حارثہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی زید رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیج دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زید وہ ہے، وہ اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں ہرگز منع نہیں کروں گا، حضرت زید رضی اللہ عنہ بولے: نہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دے سکتا۔ حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے بھائی کی رائے میری رائے سے بہتر تھی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شاہد ہے

4949۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ الْكَلْبِيُّ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابن اسحاق نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ بن شراحیل الکلبی کا بھی ذکر کیا ہے۔

4950۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ (غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید رضی اللہ عنہ ہی اسلام لائے تھے۔ شفیق)

4951۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُوْلُ: لَمَّا قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيهِمْ وَيُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رو رہے تھے اور آپ کے چہرہ انور پر غم کے آثار بالکل نمایاں تھے۔

4952۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا اِلَى مُؤْتَةَ، فَقَاتَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِرَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ ثَمَانٍ حَتّٰى شَاطَ فِي رِمَاحِ الْقَوْمِ، ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر موتہ کی جانب بھیجا، چنانچہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے علم کے زیر سایہ آٹھویں سن ہجری میں جنگ کی، اور وہ تیروں کے زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گئے، پھر یہ علم حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے تھاما۔

4953۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ، سَمِعْتُ الْبَهِيَّ يُحَدِّثُ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: مَا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي جَيْشٍ قَطُّ اِلَّا اَمَّرَهُ وَلَوْ بَقِيَ بَعْدَهُ لَاسْتَخْلَفَهُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کسی لشکر میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہیں کو امیر مقرر فرمایا۔ (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیال ہے کہ) اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کو اپنا جانشین قائم کرتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4954۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلُوْمُوْنَا عَلٰى حُبِّ زَيْدٍ يَعْنِي: بْنَ حَارِثَةَ

قَالَ اِسْمَاعِيلُ: وَسَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: مَا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَطُّ وَفِيهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اِلَّا اَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زید پر شفقت کے بارے میں مجھ پر اعتراض مت کیا کرو۔ (راوی کہتے ہیں یہ زید) بن حارثہ ہیں۔ (اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ توقع نہ تھی لیکن پھر بھی احتیاطاً فرما دیا تا کہ کوئی شخص اس طرح کی بات سوچ کر اپنا ایمان برباد نہ کر بیٹھے۔ شفیق)

اسماعیل کہتے ہیں: میں نے شعبی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو بھی لشکر روانہ فرمایا اس میں اگر زید بن حارثہ موجود ہوتے تو انہی کو امیر مقرر فرماتے۔

4955۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدِ بْنِ بَطَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَائِذُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اُمَرَاءِ السَّرَايَا زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ، وَاَعْدَلُهُمْ فِي الرَّعِيَّةِ

✦✦ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سرایا (جنگی مہموں کے امیروں میں سے بہترین امیر زید بن حارثہ ہے یہ تقسیم کرنے میں سب سے زیادہ مساوات کا خیال رکھتے ہیں اور اپنے ماتحتوں کے معاملات میں سب سے زیادہ انصاف پسند ہیں۔

4956۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُرْدِفِي اِلَى نُصُبٍ مِنَ الْاَنْصَابِ، فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً وَوَضَعْنَاهَا فِي التَّنُّورِ حَتَّى اِذَا نَضِجَتِ اسْتَخْرَجْنَاهَا فَجَعَلْنَاهَا فِي سُفْرَتِنَا، ثُمَّ اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ وَهُوَ مُرْدِفِي فِي اَيَّامِ الْحَرِّ مِنْ اَيَّامِ مَكَّةَ، حَتَّى اِذَا كُنَّا بِاَعْلَى الْوَادِي لَقِيَ فِيهِ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، فَحَيَّا اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ بِتَحِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي اَرَى قَوْمَكَ قَدْ شَنِفُوكَ، قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّ ذٰلِكَ لِتَغَيُّرِ ثَائِرَةٍ كَانَتْ مِنِّي اِلَيْهِمْ، وَلٰكِنِّي اَرَاهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ، قَالَ: فَخَرَجْتُ اَبْتَغِي هٰذَا الدِّينَ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى اَحْبَارِ يَثْرِبَ فَوَجَدْتُهُمْ يَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَيُشْرِكُونَ بِهِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا بِالدِّينِ الَّذِي اَبْتَغِي، فَخَرَجْتُ حَتَّى اَقْدَمَ عَلَى اَحْبَارِ اَيْلَةَ فَوَجَدْتُهُمْ يَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُونَ بِهِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا بِالدِّينِ الَّذِي اَبْتَغِي، فَقَالَ لِي حَبْرٌ مِنْ اَحْبَارِ الشَّامِ: اِنَّكَ تَسْاَلُ عَنْ دِينٍ مَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَعْبُدُ اللّٰهَ بِهِ اِلَّا شَيْخًا بِالْجَزِيرَةِ، فَخَرَجْتُ حَتَّى قَدِمْتُ اِلَيْهِ، فَاَخْبَرْتُهُ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ، فَقَالَ: اِنَّ كُلَّ مَنْ رَاَيْتَهُ فِي ضَلَالَةٍ اِنَّكَ تَسْاَلُ عَنْ دِينٍ هُوَ دِينُ اللّٰهِ، وَدِينُ مَلَائِكَتِهِ، وَقَدْ خَرَجَ فِي اَرْضِكَ نَبِيٌّ اَوْ هُوَ خَارِجٌ، يَدْعُو اِلَيْهِ، ارْجِعْ اِلَيْهِ وَصَدِّقْهُ وَاتَّبِعْهُ، وَآمِنْ بِمَا جَاءَ بِهِ، فَرَجَعْتُ فَلَمْ اُحْسِنْ شَيْئًا بَعْدُ، فَاَنَاخَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرَ الَّذِي كَانَ تَحْتَهُ، ثُمَّ قَدَّمْنَا اِلَيْهِ السُّفْرَةَ الَّتِي كَانَ فِيهَا الشِّوَاءُ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ فَقُلْنَا: هٰذِهِ شَاةٌ ذَبَحْنَاهَا لِنُصُبِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: اِنِّي لَا آكُلُ مَا ذُبِحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَكَانَ صَنَمًا مِنْ نُحَاسٍ يُقَالُ لَهُ: اِسَافُ وَنَائِلَةُ يَتَمَسَّحُ بِهِ الْمُشْرِكُونَ اِذَا طَافُوا، فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا مَرَرْتُ مَسَحْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمَسَّهُ، قَالَ زَيْدٌ: فَطُفْنَا، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَاَمَسَّنَّهُ

حَتّٰى اَنْظُرَ مَا يَقُوْلُ، فَمَسَحْتُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ تُنْهَ؟ قَالَ زَيْدٌ: فَوَالَّذِي اَكْرَمَهُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ مَا اسْتَلَمْتُ صَنَمًا حَتّٰى اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِالَّذِي اَكْرَمَهُ، وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَمَاتَ زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُمَّةً وَحْدَهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَمَنْ تَاَمَّلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَرَفَ فَضْلَ زَيْدٍ وَتَقَدُّمَهُ فِي الْاِسْلَامِ قَبْلَ الدَّعْوَةِ

✧✧ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے پیچھے بٹھایا کرتے تھے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی، اور اس کو تنور میں ڈال دیا، جب وہ بھن گئی تو ہم نے اس کو نکال لیا اور اس کو اپنے کھانے پینے کے سامان میں رکھ لیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر شروع فرمایا، گرمی کے دنوں میں حج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا جب ہم وادی کی بلندی پر پہنچے تو وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات ہوگئی، انہوں (زید بن حارثہ اور زید بن عمرو) نے دور جاہلیت کے طریقے سے ایک دوسرے کو سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن عمرو بن نفیل سے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری قوم تمہارے ساتھ بغض رکھتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خدا کی قسم! بغض کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے، البتہ اتنا ضرور ہے کہ میں انہیں گمراہ سمجھتا تھا۔ حضرت زید بن عمرو بن نفیل فرماتے ہیں: پھر میں اس دین کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا، اس سلسلے میں، یثرب کے کئی راہبوں کے پاس گیا، میں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ شرک میں مبتلا بھی پایا، میں نے سوچا کہ یہ وہ دین نہیں ہے جس کی تلاش میں، میں نکلا ہوں، پھر میں مقام ایلہ کے راہبوں کے پاس گیا، ان لوگوں کا بھی یہی حال تھا، میں نے سوچا یہ بھی وہ دین نہیں ہے میں جس کی تلاش میں ہوں۔ البتہ شام کے ایک راہب نے مجھے کہا: تم جس دین کے بارے میں پوچھ رہے ہو، ہم صرف ایک شخص کو جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، وہ فلاں جزیرے میں رہتا ہے۔ میں ان بزرگوں کے پاس گیا اور ان کو اپنے آنے کا مقصد بتایا، انہوں نے کہا: تم نے جس کو بھی دیکھا، گمراہی پر ہی دیکھا ہے، جبکہ تم جس دین کی طلب میں ہو وہ دین، اللہ تعالیٰ کا اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔ اور تمہارے علاقے میں ایک نبی ظاہر ہو چکا ہے یا وہ عنقریب ظاہر ہونے والا ہے، وہ اسی دین کی دعوت دے گا، تم اسی کی طرف لوٹ جاؤ، اس کی تصدیق کرو اور اس کی اتباع کرو، اور وہ جو کچھ لے کر آئے، اس پر ایمان لاؤ۔ چنانچہ میں وہیں سے واپس لوٹ آیا، پھر اس کے بعد میں نے کبھی بھی کچھ جاننے کی کوشش نہیں کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ بٹھایا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے، پھر ہم نے وہ کھانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جس میں بھنی ہوئی بکری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: یہ بکری ہے، ہم نے اس کو فلاں بت کے نام پر ذبح کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور نہیں کھاتا۔ یہ کانسی کا بنا ہوا ایک بت تھا، اس کو اساف یا نائلہ کہا جاتا تھا، مشرکین دوران طواف اس کو چھوا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا، میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طواف کیا، میں جب بھی اس بت کے پاس سے گزرتا تو اس کو ہاتھ لگاتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے: اس کو ہاتھ مت لگاؤ۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم طواف کرتے رہے، میں نے اپنے دل میں سوچ رکھا تھا کہ میں اس بت کو لازمی ہاتھ لگاؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے

ہیں۔ چنانچہ میں نے پھر ہاتھ لگایا تو حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ بولے: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت سے نوازا ہے اور آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی ہے میں نے کبھی کسی بت کو استلام نہیں کیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبوت سے نواز دیا، اور آپ ﷺ پر کتاب اتاری۔ زید بن عمرو بن نفیل رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ قیامت کے دن ایک ہی امت میں اٹھائے جائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جو شخص اس حدیث پر ذرا سا بھی غور کر لے اس کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فضائل بھی سمجھ میں آ جائیں گے اور یہ بھی پتا چل جائے گا کہ وہ اعلان نبوت سے بھی پہلے اسلام میں دلچسپی رکھتے تھے۔

4957- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، إِمْلاءً، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ الرَّازِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَقَالَ جعفر: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَانْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ، وَعَلِيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَسْتَأْذِنُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُمْ، فَدَخَلُوا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ، قَالُوا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ، قَالَ: أَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ، فَيُشْبِهُ خَلْقَكَ خَلْقِي، وَيُشْبِهُ خُلُقَكَ خُلُقِي، وَأَنْتَ إِلَيَّ وَمِنْ شَجَرَتِي، وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَأَخِي وَأَبُو وَلَدَيَّ، وَمِنِّي وَإِلَيَّ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَمَوْلايَ وَمِنِّي وَإِلَيَّ وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تم سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور ﷺ تم سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تم سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ (انہوں نے دروازے پر دستک دی) میں باہر آیا، (ان کو دیکھ کر) واپس گھر گیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ جعفر، علی اور زید رضی اللہ عنہم آئے ہیں۔ اور اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو، یہ لوگ اندر آ گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لئے آئے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا سے۔ انہوں نے کہا: ہم نے مردوں کے بارے میں پوچھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جعفر رضی اللہ عنہ! تم صورت

اورسیرت میں میرے جیسے اور تیرا اور میرا شجرہ نسب ایک ہی ہے۔ اور اے علی رضی اللہ عنہ! تم میرے بھائی ہو، اور میری اولاد (نواسے) کے والد ہو، تو مجھ سے ہے۔ اور میری ہی طرف ہو، اور اے زید رضی اللہ عنہ! تم میرے آزاد کردہ ہو، مجھ سے ہو، میری طرف ہو، اور تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔

٭٭ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4958۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبِي عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَقِيلٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اُسَامَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اَتَاهُ فِي اَوَّلِ مَا اُوحِيَ اِلَيْهِ فَاَرَاهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ وَعَلَّمَهُ الْاِسْلَامَ

٭٭ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وحی کے بالکل ابتدائی دنوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے، ان کو وضو کا طریقہ سکھایا، نماز سکھائی اور اسلام کی تعلیم دی۔

4959۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ حِزَامٍ، وَصَالِحُ بْنُ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ بَعَثَ بَشِيرَيْنِ اِلَى اَهْلِ مَدِينَةِ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَى اَهْلِ السَّافِلَةِ، وَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلَى اَهْلِ الْعَالِيَةِ يُبَشِّرُونَهُمْ بِفَتْحِ اللّٰهِ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَافَقَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ابْنَهُ اُسَامَةَ حِينَ سَوَّى التُّرَابَ عَلَى رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ لَهُ: ذَاكَ اَبُوكَ حِينَ قَدِمَ، قَالَ اُسَامَةُ: فَجِئْتُ وَهُوَ وَاقِفٌ لِلنَّاسِ، يَقُولُ: قُتِلَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَاَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ، وَنَبِيُّهُ، وَمُنَبِّهٌ، وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، فَقُلْتُ: يَا اَبَتِ، اَحَقٌّ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

٭٭ ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو دو آدمیوں کو بھیجا تاکہ وہ اہل مدینہ کو فتح کی خوشخبری سنادیں، ان میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ زیریں علاقے کے لوگوں کی جانب بھیجا اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کے بالائی علاقے والوں کے لئے خوشخبری سنانے کے واسطے بھیجا۔ چنانچہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے اسامہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تدفین میں مصروف تھے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حضرت رقیہ کی تیمارداری کے لئے جنگ بدر میں شرکت سے روک دیا تھا۔ شفیق) جب حضرت زید رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ تمہارے والد آرہے ہیں، اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آیا تو وہ لوگوں کے سامنے کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے: عتبہ بن ربیعہ مارا گیا، شیبہ بن ربیعہ بھی مارا گیا، اور ابوجہل بن ہشام بھی مارا گیا، (حجاج کے دونوں بیٹے) نُبیہ اور منبہ بھی مارے گئے اور امیہ بن خلف بھی قتل ہوگیا۔ میں نے کہا: ابا جان! کیا یہ

واقعی سچ ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، اے میرے بیٹے! یہ سچ ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4960۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ اَخِي زَيْدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَغْزُ لَمْ يُعْطِ سِلَاحَهُ اِلَّا عَلِيًّا، اَوْ زَيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت جبلہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خود کسی جنگ میں شرکت نہ کرتے تو اپنے ہتھیار صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا کرتے تھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4961۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَرْدَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَمَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ تِسْعَ غَزَوَاتٍ كَانَ يُؤَمِّرُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہے اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۹ جنگیں لڑی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی (حضرت زید رضی اللہ عنہ) کو ہی ہمارا امیر مقرر فرماتے تھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4962۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فِي سَرِيَّةٍ اِلَّا اَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس لشکر کے ساتھ بھی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بھیجتے، ان کا امیر انہی (حضرت زید رضی اللہ عنہ) کو ہی بناتے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4963۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ

بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْعَلاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ اَخِي زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، قَالَ: اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّتَانِ فَاَخَذَ اِحْدَاهُمَا، وَاَعْطَى زَيْدًا الْاُخْرَى صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو جبے تحفہ میں دیئے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک خود رکھ لیا اور دوسرا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ بِشْرِ بْنِ الْبَرَّاءِ بْنِ مَعْرُورٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت بشر بن البراء بن معرور رضی اللہ عنہ کے فضائل

4964۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَلِمَةَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَّاءِ بْنِ مَعْرُورِ بْنِ صَخْرِ بْنِ خُنَسَاءَ

✧✧ ابن اسحاق نے بنی سلمہ پھر بنی عدی بن غنم بن سلمہ کی جانب سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں "حضرت بشر بن براء بن معرور بن صخر بن خنساء" کا ذکر کیا ہے

4965۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الزَّاهِدُ، وَاَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ الْفَقِيهُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِي سَلِمَةَ؟ قَالُوا: الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ اِلَّا اَنَّ فِيهِ بُخْلًا، قَالَ: وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ، بَلْ سَيِّدُكُمْ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنی سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جد بن قیس۔ البتہ اس شخص میں بخل کی عادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخل سے بڑھ کر بھی کوئی بیماری ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: تمارا سردار بشر بن البراء بن معرور رضی اللہ عنہ ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4966۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا رَبَاحٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ

أُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تَتَّهِمُ بِنَفْسِكَ؟ فَإِنِّي لَا أَتَّهِمُ بِابْنِي إِلَّا الطَّعَامَ الَّذِي أَكَلَهُ مَعَكَ بِخَيْبَرَ، وَكَانَ ابْنُهَا بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ مَاتَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا لَا أَتَّهِمُ غَيْرَهَا، هٰذَا أَوَانُ انْقِطَاعِ أَبْهَرِي هٰذَا صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، اور میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ اپنی اس حالت کا ذمہ دار کس کو قرار دیتے ہیں؟ کیونکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ میرے بیٹے کی وفات بھی اس کھانے کی وجہ سے ہوئی ہے جو اس نے آپ کے ہمراہ خیبر میں کھایا تھا، (ان کے صاحبزادے حضرت بشر بن البراء بن معرور رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے انتقال کر چکے تھے،) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اسی (زہر) کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہوں، اور یہ وقت میری روح قبض ہونے کا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4967- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً دَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابًا لَهُ عَلَى شَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَلَمَّا قَعَدُوا يَأْكُلُونَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُقْمَةً فَوَضَعَهَا، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَمْسِكُوا، إِنَّ هٰذِهِ الشَّاةَ مَسْمُومَةٌ، فَقَالَ لِلْيَهُودِيَّةِ: وَيْلَكِ، لِأَيِّ شَيْءٍ سَمَّمْتِنِي؟ قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ أَنْ أُرِيحَ النَّاسَ مِنْكَ، وَأَكَلَ مِنْهَا بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَمَاتَ، فَقَتَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودیہ عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی دعوت کی، اور کھانے میں ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی، جب ان لوگوں نے کھانا شروع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک لقمہ کھالیا، لیکن فوراً ہی کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: رک جاؤ، اس بکری میں زہر ملا ہوا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودیہ عورت سے کہا: تو ہلاک ہو جائے تو نے مجھے زہر کیوں دیا؟ اس نے کہا: اس لئے کہ میں چاہتی تھی کہ اگر تم سچے نبی ہو تو یہ زہر تمہیں کچھ نہیں کہے گا اور اگر جھوٹے ہو تو لوگ تجھ سے بچ جائیں گے، اس میں سے حضرت بشر بن البراء بن معرور رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا تھا، تو وہ انتقال فرما گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودیہ کو قتل کروا دیا تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ كِنَازُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْعَدَوِيُّ

وَقِيلَ كِنَازُ بْنُ حَصِينِ بْنِ يَرْبُوعٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ شَهِدَا بَدْرًا وَّاُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَمَرْثَدُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ اَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّرِيَّةِ الَّتِي وَجَّهَهَا اِلَى الرَّجِيعِ فَقُتِلَ بِهَا

حضرت ابومرثد الغنوی کناز بن الحصین العدوی رضی اللہ عنہ کے فضائل

بعض لوگوں نے ان کا نام کناز بن حصن بن یربوع بتایا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے مابین عقد مواخات قائم فرمایا تھا (یعنی ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں جب مہاجرین اور انصاری صحابہ کرام کو آپس میں ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا گیا تو حضرت کناز بن حصین رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا) یہ جنگ بدر، جنگ احد اور خندق میں شریک ہوئے۔اور مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا امیر مقرر فرمایا تھا جس کو رجیع کی جانب بھیجا تھا، وہ وہاں پر شہید ہو گئے تھے۔

4968- اَخْبَرَنَا بِجَمِيعِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ مَاتَ اَبُوْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ كِنَازُ بْنُ الْحُصَيْنِ حَلِيفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِالْمَدِينَةِ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيلَ الَّذِي مَاتَ بِالْمَدِينَةِ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ مَرْثَدُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ وَّقَالَ غَيْرُهُ قُتِلَ بِاَجْنَادَيْنِ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے حلیف، ابومرثد غنوی کناز بن حصین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بارہویں سن ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جن کا انتقال ہوا، وہ مرثد ابن ابی مرثد ہیں۔اور کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ آپ (ملک شام کے ایک علاقے) اجنادین میں شہید ہوئے۔

4969- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَكِيمٍ، اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنَا عَبْدَانُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ

4969-صحيح مسلم 'كتاب الجنائز' باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه' حديث1666: صحيح ابن خزيمة -جماع أبواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها' باب النهي عن الصلاة خلف القبور' حديث766: مستخرج أبي عوانة -مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' مبتدأ أبواب في المساجد وما فيها - بيان حظر الصلاة إلى المقابر والدليل على حظر اتخاذ المساجد في حديث918: صحيح ابن حبان 'باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر خبر يصرح بصحة ما ذكرناه' حديث2351: سنن أبي داود 'كتاب الجنائز' باب في كراهية القعود على القبر' حديث2826: سنن الترمذي الجامع الصحيح -أبواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في كراهية المشي على القبور' حديث1007: السنن الصغرى 'كتاب القبلة' النهي عن الصلاة إلى القبر' حديث756: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -ومن ذكر أبي مرثد الغنوي كناز بن حصين بن يربوع بن حديث293: السنن الكبرى للنسائي -سترة المصلي' النهي عن الصلاة إلى القبر' حديث821: شرح معاني الآثار للطحاوي 'كتاب الجنائز' باب الجلوس على القبور' حديث1890: السنن الكبرى للبيهقي 'كتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع

جَابِرٍ، حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا اِلَيْهَا

✧✧ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبروں کے اوپر بیٹھو نہ ہی ان کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھو۔ (یہ اس صورت میں ہے کہ نمازی کے بالکل سامنے بلاحجاب قبر ہو، اگر درمیان میں کوئی دیوار وغیرہ ہو تو ایسی جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شفیق)

4970۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُو مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ حَلِيفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شرکت کرنے والوں میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حلیف حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

4971۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيَّ يَقُوْلُ مَاتَ اَبُوْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ بْنُ سِتٍّ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ مصعب بن عبداللہ الزبیری فرماتے ہیں: ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بارہویں سن ہجری میں ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

4972۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ اَبُوْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ اسْمُهُ كَنَّازُ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ يَرْبُوعَ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَرْبُوعَ بْنِ خَرَشَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ جَلَّانِ بْنِ غَنْمِ بْنِ اَعْصَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ قَيْسِ عَيْلَانَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ابومرثد غنوی کا شجرہ نسب یوں بیان کیا ہے:

''کناز بن حصین بن یربوع بن عمرو بن یربوع بن خرشۃ بن سعد بن طریف بن جلان بن غنم بن اعصر بن سعد بن قیس عیلان''۔

4973۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو يُوْنُسَ الْمَدِيْنِيُّ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ مَاتَ اَبُو مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ كَنَّازُ بْنُ الْحُصَيْنِ حَلِيفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ

(بقيه 4969) الصلاة من مسجد وغيره' باب النهي عن الصلاة إلى القبور' حديث3976: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت' باب النهي عن الجلوس على القبور' حديث6800: معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الجنائز' الجلوس على القبور' حديث2365: مسند أحمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث أبي مرثد الغنوي' حديث16903: مسند عبد بن حميد - أبو مرثد الغنوي' حديث474: مسند أبي يعلى الموصلي - أبو مرثد الغنوي' حديث1479: المعجم الكبير للطبراني - بقية باب الكاف' من اسمه كناز - كناز بن حصين أبو مرثد الغنوي' حديث16175:

الْمُطَّلِبِ وَدُفِنَ فِي الْمَدِيْنَةِ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ

ابراہیم بن المنذر الحزامی فرماتے ہیں: ابومرثد غنوی کناز بن الحصین رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے اور بارہویں سن ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں، مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

4974 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيَّ، سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا

صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بِذِكْرِ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ فِيْهِ بَيْنَ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَوَاثِلَةَ، فَقَدْ رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، وَالْوَلِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ بِشْرٍ، سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ

أَمَّا حَدِيْثُ بِشْرٍ

حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبروں پر بیٹھو نہ ان کی جانب رخ کر کے نماز پڑھو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور اس کی سند میں بشر بن عبیداللہ اور واثلہ کے درمیان ابوادریس خولانی کا ذکر کرنے میں عبداللہ بن المبارک منفرد ہیں۔ اور اسی حدیث کو بشر بن بکر اور ولید بن یزید نے بشر کے بعد بلاواسطہ واثلہ بن اسقع سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

بشر بن بکر روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

4975 - فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا، وَقَدْ صَاحِبَ تَابَعَهُ صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَلَيْهِ

بشر بن بکر، عبدالرحمن بن یزید بن جابر کے واسطے سے بشر بن عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قبروں کے اوپر بیٹھو نہ ان کی جانب نماز پڑھو۔

صدقہ بن خالد نے بشر بن بکر کی متابعت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4976 - حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تُصَلُّوا

اِلَيْهَا

✧✧ صدقہ بن خالد ابن جابر کے حوالے بشر بن عبید اللہ سے، وہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابومرثد غنوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبروں کے اوپر نہ بیٹھو اور نہ ان کی جانب نماز پڑھو۔

4977۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّنْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، وَبَلَغَنِي عَنْ اَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أن النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ حَارِسًا، حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ اَقْبَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ قَدْ اَقْبَلَ يَقْطَعُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: اَنَزَلْتَ اللَّيْلَةَ عَنْ فَرَسِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِلَّا قَاضِيَ حَاجَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبَالِ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَ هٰذَا، قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِاَبِي عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ، فَحَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ: اَنَّ حَسَّانَ بْنَ عَطِيَّةَ كَانَ يُحَدِّثُ بِذٰلِكَ هٰذِهِ فَضِيلَةٌ سَنِيَّةٌ لِاَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ تَفَرَّدَ بِهِ اَوْلَادُ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ آبَائِهِمْ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چوکیداری پر مقرر فرمایا۔ جب صبح ہوئی تو یہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، انہیں دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارا ساتھی آ گیا ہے یہ تمہاری حفاظت پر مامور تھا، پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم رات کو اپنے گھوڑے سے اترے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں صرف قضائے حاجت کی غرض کے علاوہ نیچے نہیں اترا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کے بعد اگر تم کوئی بھی (نیک عمل) نہیں کرو گے تو تمہیں کوئی حرج نہیں ہے۔

✿✿ یحیٰ بن حمزہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابوعمرو اوزاعی کو سنائی تو انہوں نے کہا: حسان بن عطیہ بھی یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے۔ یہ ابومرثد کی اضافی فضیلت ہے اور یہ حدیث بیان کرنے میں یحیٰ بن حمزہ دمشقی کی اولادیں اپنے آباء کے حوالے سے اوزاعی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ تاہم یہ تمام ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مَرْثَدِ بْنِ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ

قُتِلَ مَعَ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ وَكَانُوْا سِتَّةَ نَفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

مرثد ابن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شہید ہوئے، یہ ۶ افراد تھے۔

4978۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَرَسَانِ اَحَدُهُمَا لِمَرْثَدِ بْنِ اَبِي مَرْثَدٍ وَالْاٰخَرُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صرف دو گھوڑے تھے، ان میں سے ایک حضرت مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ کا تھا اور دوسرا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا۔

4979۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، اَنَّ نَاسًا مِنْ عَضَلٍ وَالْقَارَةِ، وَهُمَا حَيَّانِ مِنْ جَدِيلَةَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اُحُدٍ، فَقَالُوا: اِنَّ بِاَرْضِنَا اِسْلَامًا، فَابْعَثْ مَعَنَا نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِكَ يُقْرِئُونَنَا الْقُرْآنَ وَيُفَقِّهُونَنَا فِي الْاِسْلَامِ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ سِتَّةَ نَفَرٍ مِنْهُمْ: مَرْثَدُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ حَلِيفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ اَمِيرُهُمْ، وَخَالِدُ بْنُ الْبُكَيْرِ اللَّيْثِيُّ حَلِيفُ بَنِي عَدِيٍّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَارِقٍ الظَّفَرِيُّ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ، وَخُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ، وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ اَبِي الْاَفْلَحِ، فَخَرَجُوا وَاَمِيرُهُمْ مَرْثَدُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِالرَّجِيعِ اَتَتْهُمْ هُذَيْلُ، فَلَمْ يَرُعِ الْقَوْمُ فِي رِحَالِهِمْ اِلَّا الرِّجَالَ فِي اَيْدِيهِمُ السُّيُوفُ قَدْ غَشُوهُمْ بِهَا، فَاَخَذَ الْقَوْمُ اَسْيَافَهُمْ لِيُقَاتِلُوا، فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ مَا نُرِيدُ قَتْلَكُمْ، وَلٰكِنَّا نُرِيدُ اَنْ نُصِيبَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، فَلَكُمْ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِيثَاقُهُ، فَاَمَّا عَاصِمٌ وَمَرْثَدٌ وَخَالِدٌ فَقَاتَلُوا حَتّٰى قُتِلُوا، وَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا نَقْبَلُ مِنْ مُشْرِكٍ عَهْدًا وَلَا عَقْدًا اَبَدًا

✧✧ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ احد کے بعد جدیلہ کے دو قبیلوں عضل اور قارہ کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمارے علاقے میں بھی اسلام (پہنچ چکا) ہے، اس لئے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو ہمارے پاس بھیج دیں تا کہ وہ ہمیں قرآن سکھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہمراہ ۶ آدمی روانہ فرما دیئے، ان میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حلیف حضرت مرثد ابن ابی مرثد رضی اللہ عنہ بھی تھے اور یہ ان کے امیر تھے۔ اور بنی عدی کے حلیف حضرت خالد بن بکیر الیثی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن طارق الظفری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ، حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ، اور حضرت عاصم بن ثابت بن ابی الافلح رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ سب لوگ روانہ ہو گئے اور مرثد ابن ابی مرثد رضی اللہ عنہ ان کے امیر تھے۔ جب یہ لوگ مقام رجیع میں پہنچے تو ہذیل کے لوگ وہاں آ پہنچے، ان لوگوں نے اپنے خیموں میں سے دیکھا کہ یہ لوگ ہاتھوں میں تلواریں اٹھائے ہوئے ان کا گھیراؤ کر رہے ہیں تو انہوں نے بھی اپنی تلواریں نیام سے نکال لیں، ہذیل کے لوگوں نے کہا: ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے بلکہ ہم تو (تمہیں زندہ اہل مکہ کے حوالے کر کے) اہل مکہ سے تمہارے عوض انعام واکرام لینا چاہتے ہیں، اس لئے تم ہمارے ساتھ اللہ کے نام پر عہد کرو (کہ تم ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ نہیں کرو گے)۔ حضرت عاصم، حضرت مرثد اور حضرت خالد نے ان کا عہد قبول کرنے سے انکار کر دیا اور یہ کہہ کر کہ ہم کسی مشرک کا عہد اور وعدہ کبھی بھی قبول نہیں کر سکتے، ان کے ساتھ لڑ پڑے حتی کہ تینوں شہید ہو گئے۔ (اور باقی تینوں نے ان کا عہد قبول کر لیا تھا، ہذیل ان تینوں کو لیکر مکہ روانہ ہو گئے، جب یہ لوگ مر الظہران مقام پر پہنچے تو حضرت عبداللہ بن طارق ان سے لڑ پڑے، ان لوگوں نے پتھر مار مار کر ان کو وہیں شہید کر دیا، باقی دونوں کو مکہ لے جا کر بیچ ڈالا، حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو حجیر ابن ابی اہاب کی اولادوں نے خریدا اور حارث بن

عامر کے بدلے میں ان کو شہید کر دیا، حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو صفوان بن امیہ نے خریدا اور اپنے باپ کے بدلے میں ان کو شہید کر دیا۔)

4980۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ مَالِكٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ شَهِدَ مَرْثَدُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ يَوْمَ بَدْرٍ عَلٰى فَرَسٍ يُقَالُ لَهُ السُّبُلُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اسْتُشْهِدَ مَرْثَدُ الْغَنَوِيُّ فِيْمَا بَيْنَ اُحُدٍ وَّالْخَنْدَقِ فِي صَفَرٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَرْثَدَ اسْتُشْهِدَ قَبْلَ اَبِيْهِ اَبِي مَرْثَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِثَمَانِ سِنِيْنَ فَاِنَّ اَبَا مَرْثَدٍ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ جَهَدْتُ فِي طَلَبِ حَدِيْثٍ يُسْنِدُهُ مَرْثَدٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا الْحَدِيْثَ الَّذِيْ

✧✧ حضرت سعید بن مالک غنوی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ جنگ بدر کے دن اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوئے۔ ان کے گھوڑے کا نام "السبل" تھا۔ محمد بن عمرو کہتے ہیں: حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہ جنگ احد اور خندق کے درمیان چوتھی سن ہجری میں ماہ صفر میں شہید ہوئے۔

❀❀ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ اپنے والد ابو مرثد سے آٹھ سال پہلے شہید ہوئے، کیونکہ ابو مرثد بارہویں سن ہجری میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دو خلافت میں مدینہ منورہ میں اپنی چارپائی پر فوت ہوئے۔

(امام حاکم کہتے ہیں) میں نے بہت کوشش کی کہ ایسی حدیثیں جمع کروں جو حضرت مرثد رضی اللہ عنہ نے بلا واسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ مگر صرف یہی ایک درج ذیل حدیث مل سکی۔

4981۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ سَرَّكُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ، فَاِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ؛

✧✧ حضرت مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری خوشی یہ ہے کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں، اس لئے اپنے میں سے بہترین کو امام بنایا کرو کیونکہ یہ تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان مذاکرات ہوتے ہیں۔

4981۔ سنن الدارقطني' كتاب الجنائز' باب نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقوم الإمام' حديث1648: المعجم الكبير للطبراني' بقية الميم' من اسمه مرثد – ما أسند مرثد بن أبي مرثد الغنوي' حديث17569: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم – ومن ذكر مرثد بن أبي مرثد' حديث294:

ذِكْرُ مَنَاقِبِ جَبَّارِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحَدُ الْبَدْرِيِّيْنَ

حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کے فضائل، آپ بھی بدری صحابہ میں سے ہیں۔

4982 ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ خَنسَاءَ بْنِ سِنَانٍ

✦✦ حضرت عروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت جبار بن صخر بن امیہ بن خنساء بن سنان کا بھی ذکر کیا ہے۔

4983 ـ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ تُوُفِّيَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ اثْنَتَيْنِ وَسِتِّيْنَ سَنَةً

✦✦ حضرت خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ نے تیسری سن ہجری میں ۶۲ سال کی عمر میں مدینہ شریف میں وفات پائی۔

4984 ـ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْبَزَّارُ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شُرَاحِبِيْلُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جُبَارَ بْنَ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّا نُهِيْنَا اَنْ نَرَى عَوْرَاتِنَا

✦✦ حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں اپنی شرمگاہوں کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي حُذَيْفَةَ

هُوَ هُشَيْمُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَبْنُ عَدُوِّ اللّٰهِ وَعَدُوِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِيْنَ سَنَةً

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ ہشیم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف اللہ کے دوست ہیں اور دشمنِ خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ بارہویں سن ہجری میں ۵۳ یا ۵۴ سال کی عمر میں، جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

4985 ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اِسْلَامُ اَبِي حُذَيْفَةَ قَبْلَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ وَكَانَ مِمَّنْ هَاجَرَ الْهِجْرَتَيْنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بَدْرًا وَدَعَا اَبَاهُ اِلَى الْبِرَازِ فَقَالَتْ لَهُ اُخْتُهُ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ لَمَّا دَعَا اَبَاهُ اِلَى الْبِرَازِ

الْاَحْوَلُ الْاَثْعَلُ الْمَلْعُوْنُ طَائِرُهُ اَبُوْ حُذَيْفَةَ شَرُّ النَّاسِ فِي الدِّيْنِ اَمَا شَكَرْتَ اَبًا رَبَّاكَ فِي صِغَرٍ حَتّٰى شَبَبْتَ شَبَابًا غَيْرَ مَحْجُوْنِ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لے آئے تھے، اور آپ دو ہجرتیں کرنے والے صحابہ میں سے ہیں۔ اور عبدالرحمن بن ابی الزناد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہوئے، انہوں نے اپنے باپ کو جنگ کے لئے بلایا تھا۔ جب انہوں نے اپنے باپ کو جنگ کے لئے بلایا تو ان کی بہن ہند بنت عتبہ نے یہ اشعار کہے:

الاحول الاثعل الملعون طائره ابوحذیفة شر الناس فی الدین

ماشکرت ابا رباك فی صغرا حتی شببت شبابا غیر محجون

خوبصورت، بھینگا، بدبخت ابوحذیفہ دین میں تمام لوگوں سے برا

تو اپنے اس باپ کا شکریہ ادا نہیں کرتا جس نے تجھے بچپن سے پالا حتی کہ تو صحیح سالم نوجوان ہوگیا۔

4986۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْوَاقِدِيِّ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ رَجُلًا طِوَالًا حَسَنَ الْوَجْهِ وَاُمُّهُ اُمُّ صَفْوَانَ

✧✧ واقدی کہتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ دراز قد اور خوبصورت نوجوان تھے اور ان کی والدہ ام صفوان تھیں۔

4987۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِي اَبِي سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُتِلَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيْدًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

4988۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ لَقِيَ مِنْكُمُ الْعَبَّاسَ فَلْيَكْفُفْ عَنْهُ، فَاِنَّهُ خَرَجَ مُسْتَكْرَهًا، فَقَالَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ: اَنَقْتُلُ آبَاءَنَا وَاِخْوَانَنَا وَعَشَائِرَنَا وَنَدَعُ الْعَبَّاسَ، وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّهُ بِالسَّيْفِ، فَبَلَغَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: يَا اَبَا حَفْصٍ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّهُ لَاَوَّلُ يَوْمٍ كَنَّانِي فِيْهِ بِاَبِي حَفْصٍ يُضْرَبُ وَجْهُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي فَلَاَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَاِنَّهُ قَدْ نَافَقَ، وَكَانَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ: مَا اَنَا بِآمِنٍ مِنْ تِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي قُلْتُ، وَلَا اَزَالُ خَائِفًا حَتّٰى يُكَفِّرَهَا اللّٰهُ عَنِّي بِالشَّهَادَةِ، قَالَ فَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيْدًا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا: تم میں سے جس کے سامنے

عباس (رسول اللہ ﷺ کے چچا) آئیں تو ان کو قتل نہ کرنا، کیونکہ وہ مجبور ہے۔ تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اپنے آباء واجداد کو، اپنے بھائیوں کو اور اپنے خاندان والوں کو قتل کر دیں اور عباس کو چھوڑ دیں؟ خدا کی قسم! میں تو اس کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی، آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: اے ابوحفص! (حضرت عمر فرماتے ہیں یہ پہلا دن تھا کہ حضور ﷺ نے مجھے ابوحفص کی کنیت سے پکارا) رسول اللہ ﷺ کے چچا کے چہرے پر تلوار چلائی جائے گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: حضور ﷺ! مجھے اجازت عطا فرمایئے، میں اس کی گردن مار دیتا ہوں، یہ منافق ہو گیا ہے۔ (اس کے بعد) حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے "اس دن والی گفتگو سے میں کبھی بھی بے خوف نہیں ہوا، رحمۃ اللہ علیہ اور میں اس کی وجہ سے ہمیشہ خوفزدہ رہا کرتا تھا، حتی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت دے کر اس گناہ کو مٹا دے (یعنی مجھے شہادت عطا فرما دے) آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4989- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ عَلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدَهُ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ اَوَجَعٌ اَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: كَلَّا، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا، فَقُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكَ يُدْرِكُكَ زَمَانٌ وَيَجْمَعُونَ جَمْعًا وَاَنْتَ فِيهِ، وَاِنِّي قَدْ جَمَعْتُ كَمَا قَالَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْحَدِيثِ وَهُمْ فَاحِشٌ، وَهُوَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ اسْتُشْهِدَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ مُعَاوِيَةُ، وَاِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةُ هٰذَا الْقَوْلَ لِعَمِّهِ اَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ يَوْمَ صِفِّينَ،

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اس وقت حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ کوئی درد ہے یا دنیا کی حرص کی وجہ سے رو رہے ہو؟ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، ہرگز یہ بات نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میں اس کی وجہ سے رو رہا ہوں، میں نے پوچھا: وہ کیا عہد تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہوسکتا ہے کہ تم وہ زمانہ پاؤ جب لوگ مال جمع کر رہے ہوں گے ہوسکتا ہے کہ تم بھی ان میں سے ہو" بے شک رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق میں نے وہ زمانہ پالیا ہے۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث میں ایک بہت بڑی غلطی ہے، وہ یہ کہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے شہید ہو گئے تھے۔ یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ سے جنگ صفین میں کہی تھی۔

4990- حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى اَبِي هَاشِمٍ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ بِمِثْلِهِ، قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي اسْمِ اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَالَ: اسْمُهُ هُشَيْمٌ

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ابو ہاشم کے پاس گئے (پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح تفصیلی حدیث بیان کی)

❀❀ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے، بعض لوگوں نے ان کا نام "ہشیم" بیان کیا ہے۔

4991- كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى وَاَبُوْ الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ اِسْمُهُ هُشَيْمٌ وَقِيْلَ اسْمُ اَبِي حُذَيْفَةَ حَسْلٌ

✧✧ ابراہیم بن المنذر فرماتے ہیں ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا نام ہشیم ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا نام "حسل" ہے۔

4992- سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ اسْمُهُ حَسْلٌ اَنَا اَخْشٰى اَنَّهُ وَهْمٌ فِيْهِ فَاِنَّ الْيَمَانَ وَالِدُ حُذَيْفَةَ يُلَقَّبُ بِحَسْلٍ وَقِيْلَ اِنَّ اسْمَهُ غَسْلٌ

✧✧ یحیی بن معین کا کہنا ہے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا نام "حسل" ہے۔

❀❀ (امام حاکم کہتے ہیں) مجھے لگتا ہے کہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد یمان کا لقب "حسل" تھا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام "غسل" تھا۔

4993- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَاَبُوْ الْحُسَيْنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَنَا عِكْرِمَةُ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ كَانَ يُقَالُ لَهُ حَسْلٌ اَوْ غَسْلٌ وَقِيْلَ اِنَّ اسْمَهُ مِقْسَمٌ

✧✧ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کو "حسل" یا "غسل" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام "مقسم" تھا۔

4994- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصِيْرٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ يُقَالُ اِنَّ اسْمَ اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ هُشَيْمٌ وَيُقَالُ مِقْسَمٌ

✧✧ محمد بن سعد کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا نام "ہشیم" تھا۔ اور ان کو "مقسم" کہا جاتا تھا۔

4995- حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْقَلِيبِ فَطُرِحُوا فِيهِ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْقَلِيبِ، هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَاِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا، فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تُكَلِّمُ اَقْوَامًا مَوْتَى؟ فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوا اَنَّ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقٌّ، فَلَمَّا اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا عُرِفَ فِي وَجْهِ اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ الْكَرَاهِيَةُ وَاَبُوهُ يُسْحَبُ اِلَى الْقَلِيبِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا حُذَيْفَةَ، وَاللّٰهِ لَكَاَنَّهُ سَاءَكَ مَا كَانَ فِي اَبِيكَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا شَكَكْتُ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ اِنْ كَانَ حَلِيمًا سَدِيدًا ذَا رَاْيٍ، فَكُنْتُ اَرْجُو اَنْ لَا يَمُوتَ حَتّٰى يَهْدِيَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ اَنْ قَدْ فَاتَ ذٰلِكَ، وَوَقَعَ حَيْثُ وَقَعَ اَحْزَنَنِي ذٰلِكَ، قَالَ: فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرٍ

صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کافروں کی لاشوں کو) قلیب (کنویں میں پھینکنے کا) حکم دیا۔ آپ کے حکم کے مطابق ان کو کنویں میں پھینک دیا گیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے کنویں والو! کیا تم نے اپنے ربّ کے وعدے کو سچا پایا؟ بے شک میرے ساتھ میرے ربّ نے جو وعدہ کیا تھا میں نے اس کو سچ پایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مرے ہوؤں سے گفتگو فرمارہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک انہوں نے جان لیا ہے کہ جو ان کے ربّ نے وعدہ کیا تھا وہ برحق ہے۔ پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کے مطابق ان کو گھسیٹ کر کنویں میں پھینکا جارہا تھا تو جب حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے باپ کو پھینکا جارہا تھا تو ان کے چہرے پر پریشانی کے آثار بالکل نمایاں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ خدا کی قسم! تیرے باپ کے ساتھ جو معاملہ ہوا ہے اس نے تجھے پریشان کیا ہے۔ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم! میں نے کبھی بھی اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں شک نہیں کیا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میرا باپ بردبار، سیدھا سادھا، اور سمجھ بوجھ والا تھا، میری یہ آرزو تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کو اسلام کی ہدایت عطا فرمادیتا۔ پھر جب میں نے دیکھا کہ وہ فوت ہوگیا ہے تو اس وجہ سے مجھے شدید غم لاحق ہوا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابوحذیفہ) کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قطبہ بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

4996۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ

4995-صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر أبي حذيفة بن عتبة بن ربيعة رضوان الله عليه حديث 7197 مسند أحمد بن حنبل مسند الأنصار الملحق المستدرك من مسند الأنصار حديث السيدة عائشة رضي الله عنها حديث 25816: سند إسحاق بن راهويه - زيادات عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها حديث 1019:

عُرْوَةَ قَالَ وَقُطْبَةُ بْنُ عَامِرِ بْنِ حَدِيْدَةَ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَهُوَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَاَخُوْهُ يَزِيْدُ بْنُ عَامِرِ بْنِ حَدِيْدَةَ وَيَزِيْدُ يُكَنَّى اَبَا الْمُنْذِرِ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: حضرت قطبہ بن عامر بن حدیدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے، اورانہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے

لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا

''اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

ان کے بھائی حضرت یزید بن عامر بن حدیدہ رضی اللہ عنہ ہیں، یزید کی کنیت ابوالمنذر رہے۔

4997۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ اَشْيَاخٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالُوا: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَوْسِمِ الَّذِى لَقِىَ فِيهِ النَّفَرَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَعَرَضَ نَفْسَهُ عَلٰى قَبَائِلِ الْعَرَبِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعِينَ اِلٰى بِلادِهِمْ قَدْ آمَنُوا وَصَدَّقُوا مِنْهُمْ قُطْبَةُ بْنُ عَامِرِ بْنِ حَدِيدَةَ

✧✧ عاصم بن عمر بن قتادہ اپنے اساتذہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حج کے موقع پر نکلے جس میں انصاریوں کے ایک وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تھی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو عرب کے قبائل کے لئے پیش فرمایا تھا پھر یہ لوگ ایمان قبول کر کے اپنے اپنے قبیلوں کی طرف واپس لوٹ گئے تھے۔ ان میں حضرت قطبہ بن عامر بن حدیدہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

4998۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِىُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِى بْنُ اَبِى سَبْرَةَ، حَدَّثَنِى اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِى ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ قُطْبَةَ بْنَ عَامِرِ بْنِ حَدِيدَةَ فِى عِشْرِينَ رَجُلا اِلٰى حَيٍّ مِنْ خَثْعَمَ فِى صَفَرٍ سَنَةَ سَبْعٍ

✧✧ ابن کعب بن مالک فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں سن ہجری صفر المظفر میں حضرت قطبہ بن عامر بن حدیدہ رضی اللہ عنہ کو بیس آدمیوں کی معیت میں خثعم کے ایک قبیلے کی جانب بھیجا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِى حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے فضائل

4999۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِىٍّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِىٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَمَنْ مُعَاذٍ، وَمَنْ اُبَىٍّ، وَمَنْ سَالِمٍ

مَوْلٰی اَبِی حُذَيْفَةَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمیوں سے قرآن حاصل کیا کرو

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے۔

حضرت ابی (بن کعب) رضی اللہ عنہ۔

اور ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5000۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهٖ قَالَ سَالِمٌ مَوْلٰی اَبِی حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ كَانَ مَوْلٰی لِثُبَيْتَةَ بِنْتِ يَعَارٍ الْاَنْصَارِيَّةِ وَكَانَتْ تَحْتَ اَبِی حُذَيْفَةَ فَتَبَنَّاهُ وَكَانَ يُقَالُ سَالِمُ بْنُ اَبِی حُذَيْفَةَ فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ قِيْلَ لِسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِی حُذَيْفَةَ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيْدًا سَنَةَ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ وَوُجِدَ رَاْسُهٗ عِنْدَ رِجْلِ اَبِی حُذَيْفَةَ اَوْ رِجْلُ اَبِی حُذَيْفَةَ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَقَالَ مُوْسٰی بْنُ عُتْبَةَ هُوَ سَالِمُ بْنُ مَعْقِلٍ مِنْ اَهْلِ اَصْطَخْرٍ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابوحذیفہ بن عتبہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ 'ثبیتہ بنت یعار انصاریہ کے غلام تھے اور ثبیتہ انصاریہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا۔ اس لئے ان کو سالم بن ابی حذیفہ کہہ کر ہی بلایا جاتا تھا۔ پھر جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی

ادعوهم لآبائهم (الاحزاب:5)

''انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو ان کو سالم مولی ابی حذیفہ کہا جانے لگا۔

4999–صحيح البخاری' كتاب المناقب' باب مناقب أبی بن كعب رضی الله عنه' حديث3620:صحيح البخاری' كتاب فضائل القرآن' باب القراء من أصحاب النبی صلی الله عليه وسلم' حديث4718:صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالی عنهم' باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه رضی الله تعالی' حديث4609:الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وسلم' باب مناقب عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حديث3826:مصنف ابن أبی شيبة' كتاب فضائل القرآن' من يؤخذ القرآن؟' حديث29521:السنن الكبری للنسائی' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار – أبی بن كعب رضی الله عنه' حديث7972:مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه' حديث4864:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما' حديث6624:البحر الزخار مسند البزار –الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله' حديث1351:المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' باب من اسمه إبراهيم' حديث2445:

آپ بارہویں سن ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا سر حضرت ابوحذیفہ کے پاؤں کے قریب پڑا ہوا ملا تھا، یا (شاید یہ الفاظ ہیں کہ) ابوحذیفہ کے پاؤں، ان کے سر کے پاس تھے۔ اور موسیٰ بن عقبہ کا کہنا ہے کہ وہ سالم بن معقل ہے اہل اصطخر میں سے ہیں۔

5001۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ، اَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَابِطٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَبْطَاْتُ لَيْلَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ، فَقَالَ لِي: اَيْنَ كُنْتِ؟ قُلْتُ: كُنَّا نَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِكَ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ اَسْمَعْ مِثْلَ صَوْتِهِ، وَلا قِرَاءَةً مِّنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِكَ، فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتّٰى اسْتَمَعَ اِلَيْهِ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ: هٰذَا سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي اُمَّتِي مِثْلَ هٰذَا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں ایک رات عشاء کے بعض حضور ﷺ کی خدمت میں تاخیر سے حاضر ہوئی، آپ ﷺ نے مجھ سے تاخیر کی وجہ دریافت فرمائی، میں نے عرض کی: میں مسجد میں آپ کے ایک صحابی سے قرآن کریم کی تلاوت سن رہی تھیں، میں نے آپ کے صحابہ میں سے کبھی بھی اس جیسی آواز اور ایسی قراءت نہیں سنی، حضور ﷺ اٹھ کر کھڑے ہوئے، میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ کھڑی ہوگئی، اور قراءت سننے لگی، پھر حضور ﷺ میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے: یہ ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام ''سالم'' ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے ہیں۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس طرح نقل نہیں

نوٹ: (اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت سالم نے ان کے پستانوں کو منہ لگایا تھا یا ان کو چھوا تھا، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے کسی برتن میں اپنا دودھ نکال دیا ہو اور انہوں نے اس برتن سے پی لیا ہو۔ یاد رہے کہ عورت کا دودھ برتن سے پینے سے بھی رضاعت ثابت ہوجاتی ہے جبکہ رضاعت کی دیگر شرائط پائی جائیں۔ شفیق)

نوٹ: جمہور فقہاء وصحابہ کرام اور ازواج مطہرات کا موقف یہ ہے کہ جوان آدمی کے لئے رضاعت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ قرآن کریم نے اس کی مدت یوں بیان فرمائی ہے

والوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين لمن اراد ان يتم الرضاعة (البقرة: 233)

اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

نیز بہت ساری احادیث مشہورہ سے ثابت ہے کہ رضاعت، صرف مدتِ رضاعت میں ہی ثابت ہوگی۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو سالوں کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری، حصہ ۲۱، صفحہ ۲۴۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔

مذکورہ حدیث کا جواب یہ ہے کہ

(۱) یہ حدیث حضرت سالم کے ساتھ مختص ہے۔

(۲) یہ حدیث منسوخ ہے۔ شفیق)

کیا۔تاہم دونوں نے عبیداللہ کی نافع کے حوالے سے ابن عمر سے روایت کردہ یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کی امامت سالم مولی ابی حذیفہ کرواتے تھے، کیونکہ یہ سب سے اچھا قرآن پڑھا کرتے تھے۔

5002۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تُحَدِّثُ، اَنَّ امْرَاَةَ اَبِي حُذَيْفَةَ ذَكَرَتْ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ امْرَاَةَ اَبِي حُذَيْفَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُخُولَ سَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْضِعِيهِ، فَاَرْضَعَتْهُ بَعْدَ اَنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ''سالم'' ان کے پاس آتا ہے (اور وہ ان سے پردہ نہیں کرتی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کو دودھ پلا دے، چنانچہ انہوں نے سالم کو دودھ پلا دیا (یہ غزوہ بدر کے بعد کی بات ہے) اس کے بعد سالم ان کے پاس آجایا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5003۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ جَعَلَتْ اُمُّ سَالِمٍ الْاَنْصَارِيَّةِ سَالِمًا مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ سَائِبَةً لِلّٰهِ وَاَنَّهُ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَوَرِثَتْ سَلَاحًا وَفَرَسًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ خُذِيهِ فَاَنْتِ اَحَقُّ النَّاسِ بِهِ فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ اِنِّي كُنْتُ جَعَلْتُهُ لِلّٰهِ تَعَالَى حِيْنَ اَعْتَقْتُهُ فَاَخَذَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام سالم انصاریہ رضی اللہ عنہا نے سالم مولی ابی حذیفہ کو اللہ کی راہ میں سائبہ بنایا تھا۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے، اور کافی ہتھیاروں اور گھوڑوں کے مالک بنے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تمام مال حضرت ام سالم رضی اللہ عنہا کے ہاں بھیج دیا (اور پیغام دیا) کہ تم اپنے پاس رکھ لو، کیونکہ تم ہی اس مال کی سب سے زیادہ حقدار ہو۔ انہوں نے جواباً کہا: مجھے اس مال کی ضرورت نہیں ہے، میں نے جب اس کو آزاد کیا تھا تو اس کو اللہ کی راہ میں کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ

(نوٹ: عام غلام کا قانون یہ ہوتا ہے کہ اگر اس کو آزاد کر دیا جائے، تو یہ آزاد شدہ اگر مر جائے تو اس کے مال کا یہ وارث ہوتا ہے۔ سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جس کو اس کا مالک آزاد کر دے اور اس کو فی سبیل اللہ کر دے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب اس غلام کے مرنے کے بعد اس کے مال پر آزاد کنندہ کا کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہوگا، اور وہ غلام اپنا مال اپنی مرضی سے کسی بھی مصرف میں لاسکتا ہے۔ شفیق)

مال واپس لے کر فی سبیل اللہ مال میں شامل کر دیا۔

5004۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قُتِلَ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ قَالُوْا ذَهَبَ رُبْعُ الْقُرْآنِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم کو شہید کیا گیا تو لوگ کہتے تھے "قرآن کا چوتھا حصہ ختم ہو گیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5005۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ صَخْرٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِاَصْحَابِهِ تَمَنَّوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَتَمَنّٰى لَوْ اَنَّ هٰذِهِ الدَّارَ مَمْلُوْءَةٌ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَتَصَدَّقُ وَقَالَ رَجُلٌ اَتَمَنّٰى لَوْ اَنَّهَا مَمْلُوْءَةٌ زَبَرْجَدًا وَجَوْهَرًا فَاُنْفِقُهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَتَصَدَّقُ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ تَمَنَّوْا فَقَالُوْا مَا نَدْرِي يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَتَمَنّٰى لَوْ اَنَّهَا مَمْلُوْءَةٌ رِجَالًا مِثْلَ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ کسی چیز کی خواہش کرو، ایک نے کہا: میری خواہش یہ ہے کہ یہ گھر سونے سے بھرا ہوا اور میں اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ کر دوں، ایک اور نے یوں کہا: میری خواہش یہ ہے کہ یہ مکان ہیرے، جواہرات سے بھر جائے اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: تم اور کوئی خواہش کرو! انہوں نے کہا: مزید ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم کیا خواہش کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ یہ گھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ

اَخِي اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَكُنْيَتُهُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَسَنَّ مِنْ اَخِيْهِ عُمَرَ وَاَسْلَمَ قَبْلَهُ آخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ معن ابْنِ عَدِيٍّ وَقُتِلَا جَمِيْعًا بِالْيَمَامَةِ شَهِيْدَيْنِ

حضرت زید بن خطاب بن نفیل رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں، ان کی کنیت ابوعبدالرحمن ہے، آپ اپنے بھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے ہیں، اور ان سے پہلے ایمان لائے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت معن بن عدی رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا تھا، یہ دونوں جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔

5006- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْجَحَّافُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِنْ وُلْدِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ يَحْمِلُ رَايَةَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَقَدِ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى ظَهَرَتْ حَنِيْفَةُ عَلَى الرِّجَالِ فَجَعَلَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَّا الرِّجَالُ فَلَا رِجَالَ وَاَمَّا الرِّجَالُ فَلَا رِجَالَ ثُمَّ جَعَلَ يُصِيْحُ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِنْ فِرَارِ اَصْحَابِي وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ مُسَيْلَمَةُ وَمَحْكَمُ بْنُ الطُّفَيْلِ وَجَعَلَ يَشُدُّ بِالرَّايَةِ يَتَقَدَّمُ بِهَا فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ ثُمَّ ضَارَبَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى قُتِلَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَوَقَعَتِ الرَّايَةُ فَاَخَذَهَا سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يَا سَالِمُ اِنَّا نَخَافُ اَنْ نُؤْتِيَ مِنْ قِبَلِكَ فَقَالَ بِئْسَ حَامِلُ الْقُرْآنِ اَنَا اِنْ اُتِيْتُمْ مِنْ قِبَلِي وَقُتِلَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ عمر بن عبدالرحمن جو کہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولادوں میں سے ہیں، اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں مسلمانوں کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے، مسلمان منتشر ہو گئے، حتی کہ بنوحنیفہ ان پر غالب آ گئے، تو حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: مردوں میں کوئی مرد نہیں ہے، مردوں میں کوئی مرد نہیں ہے۔ پھر آپ باآواز بلند کہنے لگے: اے اللہ! میں اپنے ساتھیوں کے بھاگ جانے سے تیری بارگاہ میں معافی مانگتا ہوں، اور تیری بارگاہ میں ان تمام نظریات سے براءت کا اظہار کرتا ہوں جو مسیلمہ اور محکم بن طفیل نے پیش کیے ہیں۔ آپ جھنڈے کو مضبوطی سے تھامے دشمن کی جانب پیش قدمی کرنے لگے، پھر اپنی تلوار کے ساتھ لڑائی شروع کر دی، حتیٰ کہ آپ کو شہید کر دیا گیا، اور جھنڈا آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گیا، پھر یہ جھنڈا حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے سنبھالا، تو مسلمان مجاہدین نے کہا: اے سالم ہمیں خدشہ ہے کہ تیری طرف سے ہمیں نقصان ہوگا، تو انہوں نے فرمایا: اگر میری جانب سے تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو مجھ سے زیادہ کوئی برا حاملِ قرآن نہیں ہوگا۔ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ بارہویں سن ہجری میں شہید ہوئے۔

5007- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مَسَاحِقٍ قَالَ بْنُ عُمَرَ خَامِسُ خَمْسَةٍ رَفَقَةٍ فِي غَزَاةِ مُسَيْلَمَةَ فَقَتَلُوْا غَيْرَهُ قِيْلَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَخْرِمَةَ وَاثْنَانِ آخَرَانِ

✧✧ عبدالملک بن نوفل بن مساحق فرماتے ہیں: جن پانچ ساتھیوں نے مسیلمہ کو قتل کیا تھا ان میں ایک تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے اور باقی چار کے بارے میں یہ قول ہے کہ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ تھے اور دو آدمی ان کے علاوہ بھی تھے۔

5008- اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُصَابُ بِالْمُصِيْبَةِ فَيَقُوْلُ اُصِبْتُ بِزَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَبَرْتُ وَاَبْصَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَاتِلَ اَخِيْهِ زَيْدٌ فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَقَدْ قَتَلْتَ لِي

اَخًا مَا هَبَّتِ الصَّبَا اِلَّا ذَكَرْتُهُ

✧✧ عمر بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت آزمائشیں آئیں، آپ کہا کرتے تھے: مجھے زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آزمائش آئی، میں نے اس پر صبر کیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قاتل کو دیکھا تو فرمایا: تو ہلاک ہو جائے، تو نے میرے بھائی کو شہید کر دیا، جب بھی بادِ صبا چلتی ہے تو مجھے ان کی یاد آتی ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَثِيْرٍ اَبُوْ مِحْصَنٍ

شَهِدَ بَدْرًا وَاُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عکاشہ بن محصن بن قیس بن مرہ بن کثیر ابو محصن رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔

5009- حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْحَبَشِيُّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُكَّاشَةُ بْنُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَقُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسَنَةٍ بِبُزَاخَةٍ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَكَانَ عُكَّاشَةُ مِنْ اَجْمَلِ النَّاسِ

✧✧ حضرت ام قیس بنت محصن فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، اس وقت عکاشہ چالیس برس کے تھے، اور آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بارہویں سن ہجری میں مقام بزاخہ میں نیزہ لگنے سے شہید ہوئے، اور حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ بہت خوبصورت نوجوان تھے۔

5010- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ اَضَاءَتْ فِي السَّمَاءِ. فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ اِلَيْهَا عُكَّاشَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو جماعت جنت میں جائے گی، ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، جو ان کے بعد جائیں گے ان کے چہرے ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہوں گے۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے

(نوٹ: بزاخہ بحرین میں ایک جگہ کا نام ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ شفیق)

بھی ان میں سے کر دے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے۔ (یہ دعا سن کر) ایک اور صحابی اٹھ کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس معاملے میں عکاشہ تم سے آگے نکل گیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5011۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بِنِ بَطَّةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: كُنَّا نَحْنُ الْمُقَدِّمَةَ مِائَتَيْ فَارِسٍ، وَعَلَيْنَا زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ ثَابِتُ بْنُ اَقْرَمَ وَعُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَمَامَنَا، فَلَمَّا مَرَرْنَا بِهِمَا مَقْتُولَيْنِ سَرَيْنَا وَخَالِدٌ وَالْمُسْلِمُونَ وَرَاءَنَا، فَوَقَفُوا عَلَيْهِمَا فَاَمَرَ خَالِدٌ فَحَفَرَ لَهُمَا وَدَفَنَهُمَا بِدِمَائِهِمَا

✧✧ ابوواقد لیثی فرماتے ہیں: ہم دوسو گھڑسوار مقدمۃ الجیش میں تھے اور ہمارے امیر حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، اور ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ اور عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ ہمارے آگے آگے تھے، جب ہم ان دونوں کے پاس سے گزرے یہ شہید ہو چکے تھے، ہم آگے گزر گئے، جبکہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمان ہمارے پیچھے پیچھے آ رہے تھے، یہ لوگ ان کے پاس رکے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق ان دونوں کو غسل دیئے بغیر ان کے خون سمیت وہیں پر دفن کر دیا گیا۔

ذکر مناقب معن ابن عدی بن عجلان انصاری

حضرت معن بن عدی بن عجلان انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5012۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَمَعْنُ ابْنُ عَدِيِّ بْنِ الْجَدِّ بْنِ الْعَجْلَانِ حَلِيفُ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ شَهِدَ الْعَقَبَةَ وَشَهِدَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَمَشَاهِدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيدًا فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: "حضرت معن بن عدی بن جد بن عجلان" بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے، بیعت عقبہ میں شامل ہوئے، جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

5013۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُتِلَ مَعْنُ ابْنُ عَدِيٍّ بِالْيَمَامَةِ يَوْمَ مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ

✦✦ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معن بن عدی رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ والے دن (یعنی) جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عِبَادِ بْنِ بَشْرِ بْنِ وَقْشٍ الْاَشْهَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عباد بن بشر بن وقش اشہلی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5014- اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ كَانَ عِبَادُ بْنُ بَشْرِ بْنِ وَقْشٍ اَحَدَ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ يُكَنَّى اَبَا بَشْرٍ وَّيُقَالُ اَبَا الرَّبِيعِ

✦✦ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: عباد بن بشر بن وقش رضی اللہ عنہ بنی عبدالاشہل میں سے ہیں، ان کی کنیت ابوبشر تھی، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ابوالربیع تھی۔

5015- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ عِبَادُ بْنُ بَشْرِ بْنِ وَقْشِ بْنِ زَغْبَةَ بْنِ زَعُوْرَاءَ بْنِ عَبْدِ الْاَشْهَلِ يُكَنَّى اَبَا بَشْرٍ وَّقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشْرِ بْنِ عَمَّارَةَ كَانَ يُكَنَّى اَبَا الرَّبِيعِ اَسْلَمَ بِالْمَدِينَةِ عَلٰى يَدَيْ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اِسْلَامِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ وَّشَهِدَ عِبَادُ بْنُ بَشْرٍ بَدْرًا وَّكَانَ فِيمَنْ قَتَلَ كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ وَشَهِدَ اَيْضًا اُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ اَيْضًا يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَكَانَ لَهُ يَوْمَئِذٍ بَلَاءٌ وَّعَنَاءٌ وَمُبَاشَرَةٌ لِّلْقِتَالِ حَتّٰى قُتِلَ يَوْمَئِذٍ شَهِيدًا وَذٰلِكَ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِينَ سَنَةً

✦✦ محمد بن عمر نے عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب یوں بیان کیا ہے ''عباد بن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل'' ان کی کنیت ابوبشر تھی۔ جبکہ عبداللہ بن محمد بن بشر بن عمارہ کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوالربیع تھی، یہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے، مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے۔ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہوئے، اور آپ کعب بن اشرف کو قتل کرنے والوں میں شامل تھے، آپ جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ جنگ یمامہ میں بھی آپ نے شرکت کی، اس دن آپ پر آزمائش بہت سخت تھی، اور آپ لڑائی میں بہت مشقت میں تھے، حتیٰ کہ اسی دن شہید ہو گئے۔ یہ بارہویں سن ہجری کا واقعہ ہے اس وقت آپ کی عمر ۴۵ برس تھی۔

5016- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثَلَاثَةٌ لَّمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْهُمْ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ وَّاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعِبَادُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ عِبَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاللّٰهِ مَا سَمَّانِي اَبِي عِبَادًا اِلَّا بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بنی عبدالاشہل میں تین آدمی ایسے ہیں کہ ان سے افضل کوئی شخص نہیں ہے

(۱) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (۲) حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ

عباد بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں: میرے والد نے انہی تینوں کے اسمائے گرامی کی نسبت سے میرا نام "عباد" رکھا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي دُجَانَةَ سِمَاكِ بْنِ خَرَشَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہ خزرجی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5017- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُيُوخِهِ، قَالُوا: اسْمُ اَبِي دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَبْدِ وَدِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْخَزْرَجِ، آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، وَشَهِدَ اَبُو دُجَانَةَ بَدْرًا وَاُحُدًا، وَثَبَتَ يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعَهُ عَلَى الْمَوْتِ، وَشَهِدَ الْيَمَامَةَ، وَكَانَ فِيمَنْ شَرِكَ فِي قَتْلِ مُسَيْلِمَةَ، وَقُتِلَ اَبُو دُجَانَةَ يَوْمَئِذٍ شَهِيدًا

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے فرماتے ہیں: ابودجانہ کا نام "سماک بن خرشہ، بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج" ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا تھا۔ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر موت کی بیعت کی۔ آپ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور مسیلمہ کو قتل کرنے والی جماعت میں یہ بھی شامل تھے۔ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ اسی دن (جنگ یمامہ میں) شہید ہوئے۔

5018- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ وَاَصْحَابُهُ حَوْلَهُ، فَقَالَ: مَنْ يَاْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ؟ فَبَسَطُوا اَيْدِيَهُمْ، يَقُوْلُ: هٰذَا اَنَا، وَيَقُوْلُ: هٰذَا اَنَا، فَقَالَ: مَنْ يَاْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟ فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ، فَقَالَ سِمَاكُ اَبُو دُجَانَةَ: اَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ، فَدَفَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَلَقَ بِهِ يَوْمَئِذٍ هَامَ الْمُشْرِكِينَ

4918- صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم باب من فضائل أبي دجانة سماك بن خرشة رضي الله تعالى حديث 4621: مصنف ابن أبي شيبة كتاب المغازي هذا ما حفظ أبو بكر في أحد وما جاء فيها حديث 36086: مسند أحمد بن حنبل ومن مسند بني هاشم مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه حديث 12019: مسند عبد بن حميد مسند أنس بن مالك حديث 1329:

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد پروانہ وار جمع تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار تھامی اور فرمایا: یہ تلوار کون لے گا؟ کافی سارے لوگ تلوار لینے کے لئے ہاتھ بڑھا کر کہنے لگے: مجھے عطا فرمائیں، مجھے عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تلوار لے کر اس کا حق کون ادا کرے گا؟ (یہ سن کر کئی لوگ) پیچھے ہٹ گئے، حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا حق ادا کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار ان کو عطا فرمادی، حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اس تلوار کے ساتھ مشرکین کی کھوپڑیاں ادھیڑ کر رکھ دیں۔

5019۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا اَبُو قِلابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلابِيُّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَازِعِ بْنُ ثَوْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ: مَنْ يَاْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ؟ فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَاْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَاْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ؟ فَقَامَ اَبُو دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ، فَقَالَ: اَنَا آخُذُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِحَقِّهِ، فَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ: اَنْ لا تَقْتُلَ بِهِ مُسْلِمًا وَلا تَفِرَّ بِهِ عَنْ كَافِرٍ، قَالَ: فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ الْقِتَالَ اَعْلَمَ بِعِصَابَةٍ، قَالَ: قُلْتُ: لاَنْظُرَنَّ اِلَيْهِ الْيَوْمَ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: فَجَعَلَ لا يَرْتَفِعُ لَهُ شَيْءٌ اِلَّا هَتَكَهُ وَاَفْرَاهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى نِسْوَةٍ فِي سَفْحِ الْجَبَلِ مَعَهُنَّ دُفُوفٌ لَهُنَّ فِيهِنَّ امْرَاَةٌ، وَهِيَ تَقُوْلُ: نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٍ نَمْشِي عَلَى النَّمَارِقِ اِنْ تُقْبِلُوا نُعَانِقْ وَنَبْسُطِ النَّمَارِقَ اَوْ تُدْبِرُوا نُفَارِقْ فِرَاقَ غَيْرِ وَامِقٍ قَالَ: فَاَهْوٰى بِالسَّيْفِ اِلَى امْرَاَةٍ لِيَضْرِبَهَا، ثُمَّ كَفَّ عَنْهَا، فَلَمَّا انْكَشَفَ لَهُ الْقِتَالُ، قُلْتُ لَهُ: كُلُّ عَمَلِكَ قَدْ رَاَيْتُ مَا خَلا رَفْعَكَ السَّيْفَ عَلَى الْمَرْاَةِ لَمْ تَضْرِبْهَا،

قَالَ: اِنِّي وَاللّٰهِ اَكْرَمْتُ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْتُلَ بِهِ امْرَاَةً صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن تلوار پیش کی اور فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ کون لے گا؟ (یعنی یہ تلوار لے کر اس کا حق کون ادا کرے گا؟) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار مجھے عنایت نہ فرمائی، پھر فرمایا: یہ تلوار اس کے حق کے ساتھ کون لے گا؟ میں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی وہ تلوار مجھے عنایت نہ فرمائی۔ پھر فرمایا: یہ تلوار اس کے حق کے ساتھ کون لے گا؟ پھر حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تلوار میں اس کے حق کے ساتھ لیتا ہوں۔ یہ ارشاد فرمادیجئے کہ اس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے، اور کوئی کافر اس کے وار سے بچ کر نہ نکلے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلوار ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادی، (حضرت ابو دجانہ کی عادت تھی کہ) وہ جب جنگ کا ارادہ کر لیتے تو سر پر سرخ

رنگ کی پٹی باندھ لیتے تھے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سوچ رکھا تھا کہ آج میں ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے جنگی جوہر دیکھوں گا، چنانچہ ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے سامنے جو چیز بھی ابھرتی، آپ اس کو (گاجر مولی کی طرح) کاٹتے ہوئے آگے گزر جاتے، حتی کہ آپ پہاڑ کے دامن میں کچھ عورتوں کے پاس جا پہنچے، ان کے پاس دف تھے اور ان میں سے ایک عورت یہ اشعار گا رہی تھی

نحن بنات طارق — نمشی علی النمارق

ان تقبلوا نعانق — ونبسط النمارق

او تدبروا نفارق — فراق غیر وامق

ہم طارق کی بیٹیاں ہیں ہم بادلوں کے ساتھ چلتی ہیں۔

اگر تم قبول کرو تو ہم معانقہ کرتی ہیں اور بستر بچھاتی ہیں۔

یا (اگر) تم منہ پھیر کر جاؤ تو ہم بھی بغیر محبت کئے بچھڑ جاتی ہیں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے ایک عورت کو مارنے کے لئے تلوار سونتی، پھر ہاتھ روک لیا، پھر جب جنگ میں کچھ وقفہ آیا تو میں نے ان سے کہا: میں نے تمہاری مکمل لڑائی کا مشاہدہ کیا ہے ان میں ایک چیز میں نے نوٹ کی ہے کہ تم ایک عورت پر تلوار اٹھائی تھی، پھر اس کو مارے بغیر تلوار ہٹالی (اس کی کیا وجہ ہے؟) ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی عزت و ناموس کا خیال کرتے ہوئے اس عورت کو نہیں مارا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَنَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ثعلبہ بن عنمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5020- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَنَمَةَ بْنِ عَدِيٍّ وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

✧ حضرت عروہ نے بنی عدی میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت ثعلبہ بن عنمہ بن عدی رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ آپ جنگ خندق میں شہید ہوئے۔

5021- اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي عَتِيْقٍ، وَابْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ ثَعْلَبَةَ بْنَ عَنَمَةَ وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَلَّمَ وَفِي اِصْبَعِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُسَلِّمُ عَلَيْكَ ثَعْلَبَةُ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ لَا تَرَاهُ يَنْضَحُ وَجْهِي بِجَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فِي يَدِهِ، فَرَمٰى ثَعْلَبَةُ بِالْخَاتَمِ

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ثعلبہ بن عنمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، اِن کی انگلی میں سونے کی ایک انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا، اِنہوں نے دوبارہ سلام کیا، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی سلام کا جواب نہ دیا، کسی صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ثعلبہ نے آپ کو تین مرتبہ سلام کیا ہے، لیکن آپ نے جواب ارشاد نہیں فرمایا (اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں نظر نہیں آرہا؟ اس کے ہاتھ میں موجود دوزخ کے انگارے کی وجہ سے میرے چہرے پر پسینہ آرہا ہے۔ (یہ سنتے ہی) حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الزَّرْقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت رافع بن مالک زرقی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5022- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُرَيْقِ بْنِ عَامِرٍ ثُمَّ مِنْ بَنِي الْعَجَلَانِ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْعَجَلَانِ الزُّرَقِيِّ

✦✦ ابن اسحاق نے بنی زریق بن عامر، پھر بنی عجلان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت رافع بن مالک بن عجلان زرقی رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

5023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَمِّ اَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ، فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ، فَقَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَكَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بَضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمَا كَتَبْنَاهُ اِلَّا عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ

✦✦ حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، دوران نماز مجھے چھینک آئی،

میں نے کہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا: نماز میں آواز کس کی آ رہی تھی؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں بول رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا پڑھ رہے تھے؟ میں نے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زیادہ فرشتے ایک دوسرے سے آگے بڑھ بڑھ کر اس تسبیح کو لے جانا چاہ رہے تھے۔

5024۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، اَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَجَمَّعَ النَّاسُ عَلٰى اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، فَاَقْبَلْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ اِلٰى قِطْعَةٍ مِنْ دِرْعِهِ قَدِ انْقَطَعَتْ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ، قَالَ: فَاَطْعَنْتُهُ بِالسَّيْفِ فِيهَا طَعْنَةً فَقَتَلْتُهُ، وَرُمِيتُ بِسَهْمٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَفُقِئَتْ عَيْنِي، فَبَصَقَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لِي فَمَا آذَانِي مِنْهَا شَيْءٌ" صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

4923-صحيح مسلم 'كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراء ة' حديث974:صحيح ابن خزيمة 'كتاب الصلاة' باب إباحة الدعاء بعد التكبير وقبل القراء ة بغير ما ذكرنا في' حديث450:مستخرج أبي عوانة 'باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' باب ما يقال في السكتة لتكبيرة الافتتاح والقراء ة' حديث1274:صحيح ابن حبان 'كتاب الرقائق' باب الأذكار' ذكر وصف الحمد لله جل وعلا الذي يكتب للحامد ربه به' حديث845:سنن الدارمي -ومن كتاب الأطعمة' باب الدعاء بعد الفراغ من الطعام' حديث2001:سنن أبي داود 'كتاب الصلاة' أبواب تفريع استفتاح الصلاة' باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء' حديث657:سنن ابن ماجه 'كتاب الأطعمة' باب ما يقال' حديث3282: الترمذي الجامع الصحيح -أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' أبواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة' حديث384:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -ومن ذكر عامر بن ربيعة بن مالك بن عامر بن ربيعة' حديث302:السنن الكبرى للنسائي -العمل في افتتاح الصلاة' نوع آخر من الذكر بعد التكبير' حديث957:مشكل الآثار للطحاوي 'باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث4912:السنن الكبرى للبيهقي 'كتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة' باب القول عند رفع الرأس من الركوع وإذا استوى قائما' حديث2427:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث11824:مسند الطيالسي 'أحاديث النساء' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - ما روى عنه قتادة' حديث2099:مسند عبد بن حميد 'مسند أنس بن مالك' حديث1198:البحر الزخار مسند البزار -ما أسند عامر بن ربيعة عن النبي' حديث3224:مسند أبي يعلى الموصلي -قتادة' حديث2845:مسند الروياني -خالد بن معدان عن أبي أمامة' حديث1156:المعجم الأوسط للطبراني 'باب العين' باب الميم من اسمه :محمد' حديث7092:المعجم الكبير للطبراني 'باب الذال' رفاعة بن رافع الزرقي الأنصاري عقبي بدري' حديث4402:

✧✧ حضرت رفاعہ بن رافع اپنے والد حضرت رفاعہ کے حوالے سے فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن کافی سارے لوگوں نے امیہ بن خلف کا گھیراؤ کیا ہوا تھا، میں اس کی طرف متوجہ ہوا، میں نے اس کی زرہ کو دیکھ لیا کہ اس کی بغل کے نیچے سے ایک جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے، چنانچہ میں نے تلوار کا وہیں پر وار کیا اور اس کو قتل کر ڈالا، جنگ بدر میں میری آنکھ میں ایک تیر آکر لگا جس کی وجہ سے میری وہ آنکھ ضائع ہوگئی، رسول اللہ ﷺ نے اس آنکھ میں اپنا لعاب دہن لگایا، اور دعا فرمائی، (اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ) مجھے کسی قسم کا کوئی درد وغیرہ محسوس نہیں ہوا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5025۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَجْلَانَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اَقْبَلْتُ يَوْمَ بَدْرٍ فَفَقَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَتِ الرِّفَاقُ بَعْضُهَا بَعْضًا: اَفِيكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَوَقَفُوا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَدْنَاكَ، فَقَالَ: اِنَّ اَبَا حَسَنٍ وَجَدَ مَغَصًا فِي بَطْنِهِ فَتَخَلَّفْتُ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن ہمیں رسول اللہ ﷺ نظر نہ آئے، تو ساتھیوں نے ایک دوسرے کو آواز دے کر پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ تمہارے درمیان ہیں؟ ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے، صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہمیں آپ نظر نہیں آ رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پیٹ میں درد تھا، اس لئے میں ان کے پاس تھا۔

ذِكْرُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5026۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْعَجْلَانِ بْنِ زُرَيْقٍ وَهُوَ نَقِيبٌ وَّذَكَرَهُ اَيْضًا فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ حضرت عروہ نے بنی زریق کے انصاریوں میں سے بیعت عقبہ میں شریک ہونے والوں میں حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن زرقی رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ یہ مبلغ تھے۔ اور ان بدری صحابہ میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

5027۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابٌ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْعَجْلَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ زُرَيْقِ بْنِ عَبْدِ حَارِثَةَ اُمِّهِ وَاُمِّ اَخِيهِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ اُمِّ

مَالِكٍ بِنْتِ اُبَيّ بْنِ سَلُوْلٍ وَّمَاتَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ حِيْنَ قَامَ مُعَاوِيَةُ

✧✧ شباب عصفری (نے حضرت رفاعہ کا نسب یوں بیان کیا ہے): رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ۔ ان کی اور خلاد بن بن رافع کی والدہ ام مالک بنت ابی بن سلول ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب حکومت پر براجمان ہوئے ان دنوں حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ الْخَزْرَجِيُّ الْخَطِيْبُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ثابت بن قیس بن شماس خزرجی خطیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

5028- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسِ بْنِ امْرَءِ الْقَيْسِ بْنِ مَالِكٍ خَطِيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ اُحُدًا وَّالْخَنْدَقِ وَالْمَشَاهِدِ كُلِّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيْدًا

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ثابت بن قیس بن شماس بن امری القیس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبلغ تھے، جنگ احد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

5029- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ اسْتُشْهِدَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ قَدَّمَهُ عَلَى الْاَنْصَارِ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انصار کا سپہ سالار بنایا تھا۔

5030- اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الْعَطَّارُ بِمَرْوَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ سَيَّارٍ يَقُوْلُ كُنْيَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✧✧ احمد بن یسار کہتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی۔

5031- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِى حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، بِئْسَ الرَّجُلُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، سَبْعَةُ رِجَالٍ سَمَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُسَمِّهِمْ لَنَا سُهَيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، عمر رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے۔ اور فلاں فلاں آدمی کتنا برا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سات آدمیوں کا ذکر کیا، لیکن ان میں سہیل کا کہیں بھی تذکرہ نہیں کیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5032۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ التَّاجِرُ حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ جِئْتُ اِلٰى ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقُلْتُ يَا عَمِّ اَلَا تَرٰى مَا يَلْقَى النَّاسُ فَلَبِسَ اَكْفَانَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْاٰنَ الْاٰنَ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِالْحُنُوْطِ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ الْاَنْصَارِيُّ عَلٰى سَاقِهٖ هٰكَذَا فِي وُجُوْهِ الْقَوْمِ يُقَارِعُ الْقَوْمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُّمْ اَقْرَانَكُمْ مَا هٰكَذَا كُنَّا نُقَاتِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ یمامہ کے دن میں حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس وقت وہ اپنے آپ کو مردوں والی خوشبو لگا رہے تھے، میں نے کہا: اے چچا جان! کیا آپ نہیں دیکھ رہے جو لوگوں کی حالت ہو چکی ہے؟ چنانچہ انہوں نے کفن زیب تن کیا (اس وقت وہ کہہ رہے تھے) اب ٹھیک ہے اب ٹھیک ہے۔ اور آپ اپنے حنوط کے بارے میں کہہ رہے تھے "ایسے ہوتا ہے" اور انصاری نے ان کی پنڈلی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا: جنگجو قوم کے چہروں کا یہ حال ہوتا ہے، تم نے اپنے ساتھیوں کو کتنا ہی برا حنوط (وہ خوشبو جو دفن کے وقت میت کو لگائی جاتی ہے) لگایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس طرح نہیں لڑا کرتے تھے، پھر وہ جنگ میں شریک ہو گئے حتی کہ آپ شہید ہو گئے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5033۔ اَخْبَرَنِي الْاِمَامُ اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ الْوَرَّاقُ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عِنْدَ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، فَقَالَ: نَمْنَعُكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ اَنْفُسَنَا وَاَوْلَادَنَا، فَمَا لَنَا؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ: رَضِيْنَا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے کہا: ہم تمہیں اسی چیز سے روکتے ہیں جس سے اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو روکتے ہیں، تو ہمیں اس میں کیا اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت۔ انہوں نے کہا: ہم راضی ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5034- اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْعَطَّارُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْبَغْدَادِيُّ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْاَعْرَجُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ اَكُونَ قَدْ هَلَكْتُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلِمَ؟ قَالَ: نَهَانَا اللّٰهُ اَنْ نُحِبَّ اَنْ نُحْمَدَ بِمَا لَمْ نَفْعَلْ وَاَجِدُنِي اُحِبُّ الْحَمْدَ، وَنَهَانَا عَنِ الْخُيَلَاءِ وَاَجِدُنِي اُحِبُّ الْجَمَالَ، وَنَهَانَا اَنْ نَرْفَعَ اَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ، وَاَنَا جَهِيرُ الصَّوْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ثَابِتُ، اَلَا تَرْضَى اَنْ تَعِيشَ حَمِيدًا، وَتُقْتَلَ شَهِيدًا، وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَعَاشَ حَمِيدًا، وَقُتِلَ شَهِيدًا يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ حَدِيثَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اُنْزِلَتْ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مُخْتَصَرًا

✧✧ اسماعیل بن محمد بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے خدشہ ہے کہ میں کہیں ہلاک شدگان میں شامل نہ ہو جاؤں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہ کیوں؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کاموں پر تعریف سے خوش ہونے سے منع فرمایا ہے جو کام ہم نے کئے ہی نہیں ہیں۔ جبکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے اندر یہ چیز پائی جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے خود پسندی سے منع فرمایا ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی آواز کرنے سے بھی منع کیا ہے جبکہ میری آواز بہت اونچی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ثابت! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری زندگی میں لوگ تمہاری تعریف کریں اور تمہیں شہادت نصیب ہو، اور تم جنت میں داخل ہو، انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے قابل ستائش زندگی گزاری، اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کے دن آپ شہید ہوئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حماد بن سلمہ اور سلمان بن مغیرہ کے حوالے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الحجرات: 2)

''اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، پھر اس کے بعد مختصر حدیث نقل کی۔

5035- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ جَاءَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَقَدْ تَحَنَّطَ وَلَبِسَ اَكْفَانَهُ وَقَدِ انْهَزَمَ

اَصْحَابُهُ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَآءَ بِهِ هٰؤُلَاءِ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ فَبِئْسَ مَا عَوَّدْتُّمْ اَقْرَانَكُمْ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَقْرَانِنَا سَاعَةً ثُمَّ حَمَلَ فَقَاتَلَ سَاعَةً فَقُتِلَ وَكَانَتْ دِرْعُهُ قَدْ سُرِقَتْ فَرَآهُ رَجُلٌ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ اِنَّ دِرْعِي فِي قِدْرٍ تَحْتَ اَكَافٍ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا وَاَوْصٰى بِوَصَايَا فَطَلَبَ الدِّرْعَ فَوَجَدَ حَيْثُ قَالَ فَاَنْفَذُوْا وَصِيَّتَهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلِحَدِيْثِ وَصَايَاهُ قِصَّةٌ عَجِيْبَةٌ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ یمامہ کے دن حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ آئے، اس وقت وہ حنوط بھی لگا چکے تھے اور کفن پہن چکے تھے۔ اور ان کے ساتھ شکست سے دوچار ہو چکے تھے، حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! میں ان لوگوں کے اعمال سے تیری بارگاہ میں براءت کا اظہار کرتا ہوں، اور جو کچھ ان لوگوں نے کیا تیری بارگاہ میں اس کی معافی کا طلبگار ہوں، تم نے اپنے ساتھیوں کو کتنا ہی برا حنوط لگایا ہے۔ کچھ دیر کے لئے ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے درمیان تخلیہ کردو، پھر انہوں نے ہتھیار اٹھائے اور تھوڑی دیر کی جنگ کے بعد شہید ہو گئے، ان کی زرہ چوری ہو گئی تھی، ایک آدمی نے آپ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے اس آدمی کو کہا: میری زرہ فلاں مکان کے پالان کے نیچے ہے، پھر انہوں نے اسی آدمی کو کچھ وصیتیں بھی کیں، (ان کے بتائے ہوئے مقام پر) زرہ ڈھونڈی گئی، تو وہیں سے مل گئی۔ صحابہ کرام نے ان کی (خواب میں کی ہوئی) وصیت کو پورا کیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ ان کی وصیت کا بڑا دلچسپ قصہ ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

5036۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَاَتَيْتُ ابْنَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، فَذَكَرْتُ قِصَّةَ اَبِيهَا. قَالَتْ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةَ، وَآيَةَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ جَلَسَ اَبِي فِي بَيْتِهِ يَبْكِي، فَفَقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ عَنْ اَمْرِهِ، فَقَالَ: اِنِّي امْرُؤٌ جَهِيرُ الصَّوْتِ، وَاَخَافُ اَنْ يَكُونَ قَدْ حَبِطَ عَمَلِي، فَقَالَ: بَلْ تَعِيشُ حَمِيدًا، وَتَمُوتُ شَهِيدًا، وَيُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَمَامَةِ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اسْتُشْهِدَ فَرَآهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي مَنَامِهِ، فَقَالَ: اِنِّي لَمَّا قُتِلْتُ انْتَزَعَ دِرْعِي رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَخَبَّاَهُ فِي اَقْصَى الْعَسْكَرِ وَهُوَ عِنْدَهُ، وَقَدْ اَكَبَّ عَلَى الدِّرْعِ بُرْمَةً، وَجَعَلَ عَلَى الْبُرْمَةِ رَحْلًا، فَائْتِ الْاَمِيرَ فَاَخْبِرْهُ، وَاِيَّاكَ اَنْ تَقُولَ هٰذَا حُلْمٌ فَتُضَيِّعَهُ، وَاِذَا اَتَيْتَ الْمَدِينَةَ فَائْتِ فَقُلْ لِخَلِيفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ كَذَا وَكَذَا، وَغُلَامِي فُلَانٌ مِنْ رَقِيقِي عَتِيقٌ، وَاِيَّاكَ اَنْ تَقُولَ هٰذَا حُلْمٌ فَتُضَيِّعَهُ، قَالَ: فَاَتَاهُ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَوَجَدَ الْاَمْرَ عَلٰى مَا اَخْبَرَهُ، وَاَتَى اَبَابَكْرٍ فَاَخْبَرَهُ فَاَنْفَذَ وَصِيَّتَهُ، فَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا بَعْدَمَا مَاتَ اَنْفَذَ وَصِيَّتَهُ غَيْرُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ

✦✦ حضرت عطاء خراسانی بیان فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں آیا تو حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے پاس گیا، وہ اپنے والد کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہنے لگی: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی

لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الحجرات:2)

''اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

اور یہ آیت نازل ہوئی

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (الحدید:23)

''اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا بڑائی مارتا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

تو میرے والد محترم گھر میں بیٹھ کر رونے لگ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کمی کو محسوس فرمایا، اور ان کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا: میری آواز تو بہت بلند بانگ شخص ہوں، اور میں اپنے اعمال کے برباد ہونے سے ڈرتا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تمہارے اعمال ضائع نہیں ہوں گے) بلکہ تم تو قابل ستائش زندگی گزاروں گے۔ اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہوگی، اور اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے گا۔ چنانچہ آپ جنگ یمامہ میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ (ان کی شہادت کے بعد) ایک آدمی نے ان کو خواب میں دیکھا، حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو کہا: جب میں شہید ہوا تو ایک مسلمان آدمی نے میری زرہ چوری کر لی تھی اور اس کو لشکر کے آخر میں جا کر چھپا دیا تھا وہ زرہ ابھی بھی اسی کے پاس ہے۔ اس نے اس کے اوپر پتھر کی ہانڈی رکھی ہوئی ہے، اور اس کے اوپر کجاوہ رکھا ہوا ہے، تو امیر صاحب کے پاس جا کر یہ بات بتاؤ، اور اس کو یہ نہ کہنا کہ میں نے خواب میں یہ سب کچھ دیکھا ورنہ تو یہ زرہ ضائع کر بیٹھے گا۔ اور جب تو مدینہ میں پہنچے تو خلیفۃ المسلمین کے پاس جانا اور اس کو بتانا کہ میرے ذمے اتنا قرضہ ہے، اور میرا غلاموں میں سے فلاں غلام میری طرف سے آزاد ہے، اور خبردار! ان کو بھی یہ نہیں بتانا کہ میں نے یہ خواب میں دیکھا ہے، ورنہ سب کچھ ضائع ہو جائے گا۔ وہ آدمی امیر کے پاس آیا اور اس کو سارے معاملہ کی خبر دی، چنانچہ سارا معاملہ اس خبر کے مطابق پایا گیا۔ پھر وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو اس معاملے کی خبر دی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی وصیت کو پورا فرمایا۔ ہم نہیں جانتے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور شخص کی بعد از وفات کی گئی وصیت کو پورا کیا گیا ہو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے فضائل

5037- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ

مَنَافِ بْنِ قُصَيٍّ، وَاسْمُ اَبِي الْعَاصِ مِقْسَمٌ، وَاُمُّهُ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ، وَخَالَتُهُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ، فَوَلَدَتْ لَهُ عَلِيًّا وَاُمَامَةَ، فَتُوُفِّيَ عَلِيٌّ وَهُوَ صَغِيرٌ، وَبَقِيَتْ اُمَامَةُ اِلَى اَنْ تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بَعْدَ وَفَاةِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَكَانَ اَبُو الْعَاصِ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ الْمُشْرِكِينَ فَاَسَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اُسَارَاهُمْ قَدِمَ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ اَخُوهُ عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بِمَالٍ دَفَعَتْ اِلَيْهِ زَيْنَبُ وَقَدْ ذَكَرْتُ فِيمَا تَقَدَّمَ مَا وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَنِ اسْتُشْهِدَتْ زَيْنَبُ، فَاسْمَعِ الْاٰنَ حُسْنَ عَاقِبَةِ اَبِي الْعَاصِ وَحُسْنَ اِسْلَامِهِ، وَانْتِقَالَهُ اِلَى الْمَدِينَةِ حَتّٰى تُوُفِّيَ بِحَضْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزی بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی'' ابوالعاص کا نام ''مقسم'' ہے، اوران کی والدہ ''ہالہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی'' ہیں، ان کی خالہ ''ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام آنے سے پہلے اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کے ساتھ کیا تھا، ان کے ہاں علی اورامامہ پیدا ہوئے، ان میں سے علی بچپن ہی میں فوت ہوگئے اور حضرت امامہ زندہ رہیں اورسیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ نکاح کیا تھا، ابوالعاص رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے تھے، حضرت عبداللہ بن جبیر بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ نے ان کو گرفتار کرلیا تھا، پھر جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیئے بھیجے، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کے بھائی عمرو بن الربیع کے ہاتھوں ابوالعاص رضی اللہ عنہ فدیہ بھیجا۔

حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ اورزینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شہادت تک کے تمام معاملات کا ذکر کردیا گیا ہے، اب حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے حسن خاتمہ، قبول اسلام اور مدینہ منورہ میں منتقل ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفات پانے کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

5038- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اُسَارَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ كَانَتْ خَدِيجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى اَبِي الْعَاصِ حِينَ بَنَى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْقِلَادَةَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوا اَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَافْعَلُوا، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَطْلَقُوهُ وَرَدُّوا عَلَيْهِ الَّذِي لَهَا، وَلَمْ يَزَلْ اَبُو الْعَاصِ مُقِيمًا عَلَى شِرْكِهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ قُبَيْلَ فَتْحِ مَكَّةَ خَرَجَ بِتِجَارَةٍ اِلَى الشَّامِ بِاَمْوَالٍ مِنْ اَمْوَالِ قُرَيْشٍ اَبْضَعُوهَا مَعَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ تِجَارَتِهِ، وَاَقْبَلَ قَافِلًا لَقِيَتْهُ سَرِيَّةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقِيلَ: اِنَّ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الَّذِى وَجَّهَ السَّرِيَّةَ لِلْعِيرِ الَّتِى فِيهَا اَبُو الْعَاصِ قَافِلَةً مِّنَ الشَّامِ، وَكَانُوا سَبْعِينَ وَمِائَةَ رَاكِبٍ، اَمِيرُهُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَذٰلِكَ فِى جُمَادَى الْاُولٰى فِى سَنَةِ سِتٍّ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَاَخَذُوا مَا فِى تِلْكَ الْعِيرِ مِنَ الْاَثْقَالِ، وَاَسَرُوا اُنَاسًا مِنَ الْعِيرِ، فَاَعْجَزَهُمْ اَبُو الْعَاصِ هَرَبًا، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ بِمَا اَصَابُوا اَقْبَلَ اَبُو الْعَاصِ مِنَ اللَّيْلِ فِى طَلَبِ مَالِهِ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَجَارَ بِهَا فَاَجَارَتْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ مَعَهُ

حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِى فِدَاءِ اُسَارَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى فِدَاءِ اَبِى الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ كَانَتْ خَدِيجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِى الْعَاصِ حِينَ بَنٰى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْقِلَادَةَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: -

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِى يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: صَرَخَتْ زَيْنَبُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّى قَدْ اَجَرْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ هَلْ سَمِعْتُمْ مَا سَمِعْتُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا عَلِمْتُ بِشَىْءٍ كَانَ حَتّٰى سَمِعْتُ مِنْهُ مَا سَمِعْتُمْ، اِنَّهُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ اَدْنَاهُمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ زَيْنَبَ، فَقَالَ: اَىْ بُنَيَّةُ، اَكْرِمِى مَثْوَاهُ، وَلَا يَخْلُصُ اِلَيْكِ فَاِنَّكِ لَا تَحِلِّينَ لَهُ

حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِى فِدَاءِ اُسَارَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى فِدَاءِ اَبِى الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ كَانَتْ خَدِيجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِى الْعَاصِ حِينَ بَنٰى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْقِلَادَةَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: -

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَى السَّرِيَّةِ الَّذِينَ اَصَابُوا مَالَ اَبِى الْعَاصِ، وَقَالَ لَهُمْ: اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ مِنَّا حَيْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ وَقَدْ اَصَبْتُمْ لَهُ مَالًا، فَاِنْ تُحْسِنُوا تَرُدُّوا عَلَيْهِ الَّذِى لَهُ، فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، وَاِنْ اَبَيْتُمْ ذٰلِكَ فَهُوَ فَىْءُ اللّٰهِ الَّذِى اَفَاءَهُ عَلَيْكُمْ فَاَنْتُمْ اَحَقُّ بِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَلْ نَرُدُّهُ عَلَيْهِ،

قَالَ: فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَالَهُ، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِي بِالْحَبْلِ وَيَاْتِي الرَّجُلُ بِالشَّنَّةِ وَالْاِدَاوَةِ حَتّٰى اَنَّ اَحَدَهُمْ لَيَاْتِي بِالشِّظَاظِ حَتّٰى رَدُّوا عَلَيْهِ مَالَهُ بِاَسْرِهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ احْتَمَلَ اِلٰى مَكَّةَ، فَاَدّٰى اِلٰى كُلِّ ذِي مَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ مَالَهُ مِمَّنْ كَانَ اَبْضَعَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، هَلْ بَقِيَ لِاَحَدٍ مِنْكُمْ عِنْدِي مَالٌ لَمْ يَاْخُذْهُ؟ قَالُوا: لَا فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَقَدْ وَجَدْنَاكَ وَفِيًّا كَرِيمًا، قَالَ: فَاِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَمَا مَنَعَنِي مِنَ الْاِسْلَامِ عِنْدَهُ اِلَّا تَخَوُّفًا اَنْ تَظُنُّوا اَنِّي اِنَّمَا اَرَدْتُ اَخْذَ اَمْوَالِكُمْ. فَلَمَّا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْكُمْ، وَفَرَغْتُ مِنْهَا اَسْلَمْتُ، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ اِنَّ اَبَا الْعَاصِ رَجَعَ اِلٰى مَكَّةَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ، فَلَمْ يَشْهَدْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْهَدًا، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَتُوُفِّيَ فِي ذِي الْحِجَّةِ مِن سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَوْصٰى اِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیئے بھیجے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے فدیئے کی مد میں مال بھیجا، اس مال میں وہ ہار بھی تھا جو ان کی والدہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کے موقع پر ان کو پہنایا تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر رقت طاری ہوگئی، آپ بہت روئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے مخاطب ہوکر) فرمایا: اگر تم (مناسب سمجھو تو) زینب کے قیدی کو رہا کر دو، اور اس نے فدیئے میں جو مال بھیجا ہے وہ واپس لوٹا دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بات کو دل وجان سے قبول کرلیا، اور حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو رہا کردیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا بھیجا ہوا مال واپس کردیا، اس کے بعد بھی حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ حالت شرک پر ہی قائم رہے، فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ قریش مکہ کا سامانِ تجارت لے کر ملکِ شام گئے، جب تجارت سے فارغ ہوکر واپس آرہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لشکر کی جماعت کی ان سے ملاقات ہوئی، (یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس لشکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود اسی قافلے سے ملاقات کے لئے روانہ کیا تھا، جو شام سے واپس آرہا تھا اور اس میں ابوالعاص بھی تھے، یہ لشکر ۷۰ مجاہدین پر مشتمل تھا اور ان کے امیر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے، (یہ بات جمادی الاولیٰ چھٹی سن ہجری کی ہے) اس لشکر نے اس قافلے والوں کا مال چھین لیا اور ان کو گرفتار کرلیا، لیکن ابوالعاص رضی اللہ عنہ ان کے ہاتھ نہ آئے، جب یہ لشکر واپس آگیا، ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنا مال لینے کے لئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اور ان سے پناہ مانگی، حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دے دی، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے نکلے اور (نماز کے لئے) تکبیر کہی، تو تمام لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تکبیر کہی۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھجوایا تو نبی اکرم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے (اپنے شوہر) ابوالعاص کے فدیے کے طور پر کچھ مال بھجوایا' جس میں انہوں نے وہ ہار بھی بھجوادیا جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے موقع پر انہیں دیا تھا' جب نبی اکرم نے وہ ہار ملاحظہ فرمایا تو آپ پر شدید رقت طاری ہوگئی۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے باآواز بلند پکار کر کہا: اے لوگو! میں نے ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دے دی ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! جو آواز میں نے سنی ہے، کیا وہ آواز تم نے بھی سنی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو آواز تم نے سنی اس کے سننے سے پہلے مجھے بھی اس بات کا پتا نہیں تھا، بیشک ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: اے بیٹی! اس کا خیال رکھنا، لیکن اس کے ساتھ تنہا نہ ہونا کیونکہ تم اس پر حلال نہیں ہو۔

❀❀ ابن اسحاق کہتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو لشکر ابوالعاص کا قافلہ لوٹ کر آیا تھا، اس کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا "یہ آدمی ہمارا ہے اور تم لوگوں نے اس کا مال چھینا ہے، اگر تم مہربانی کر کے اس کا مال اس کو لوٹا دو تو مجھے دلی خوشی ہوگی، اور اگر تمہیں اس بات سے انکار ہو تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، کیونکہ یہ وہ مال غنیمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے، اور تم لوگ ہی اس کے زیادہ حقدار ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہماری کیا مجال ہے کہ آپ کا حکم ٹالیں) ہم اس کا مال اس کو لوٹا دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ابوالعاص کا مال اس کو لوٹا دیا۔ حتی کہ کسی کے پاس اگر ان کی کوئی ایک رسی بھی تھی تو وہ بھی اس کو دے دی گئی، کسی کے پاس کوئی چھوٹا موٹا برتن یا پرانی کمان یا مشکیزہ تھا وہ بھی واپس کر دیا گیا، ایک آدمی ایک خوبصورت لونڈی لے کر آیا، اور واپس کر دی، الغرض ان کی پائی پائی واپس کر دی گئی۔ پھر وہ مکہ کی جانب روانہ ہو گئے، مکہ مکرمہ پہنچ کر قریش مکہ کا تمام مال ان کے مالکوں کو واپس کر دیا۔ پھر قریش سے کہا: اے گروہ قریش! تم میں کوئی آدمی ایسا تو نہیں بچا جس کو اس کا مال واپس نہ ملا ہو؟ قریش نے جواباً کہا: نہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، ہم نے آپ کو امانتدار اور اچھا انسان پایا۔ اس کے بعد ابوالعاص نے کہا: تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور ابھی تک میں قبول اسلام سے صرف اس لئے رکا رہا کہ تم کہیں میرے بارے میں یہ بدگمانی نہ کرو کہ میں نے تمہارا مال ہتھیانے کے لئے اسلام قبول کیا ہے اب جبکہ میں نے وہ تمام مال تمہیں ادا کر دیا ہے اور میں تمہاری طرف سے فارغ ہوں تو میں نے اسلام قبول کر لیا، پھر وہ وہاں سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

❀❀ ابن اسحاق کہتے ہیں: داود بن حصین نے عکرمہ کے حوالے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے نکاح کی بنیاد پر ابوالعاص کے ساتھ رخصت فرما دیا، نیا کچھ نہیں کیا۔ ابوالعاص رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد دوبارہ مکہ میں آ گئے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں شرکت نہیں کی۔ بعد میں وہ مدینہ منورہ میں آ گئے اور بارہویں سن ہجری میں ذی الحجہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ اور انہوں نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی طرف وصیت فرمائی تھی۔

ذكر مناقب ضرار بن الأزور الأسدی الشاعر رضى الله عنه

حضرت ضرار بن ازور اسدی شاعر رضی اللہ عنہ کے فضائل

5039- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهٖ اَنَّ ضِرَارَ بْنَ الْاَزْوَرِ الشَّاعِرُ اِسْمُ الْاَزْوَرِ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ جُذَيْمَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ وَكَانَ ضِرَارُ فَارِسًا شَاعِرًا شَهِدَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ فَقَاتَلَ اَشَدَّ الْقِتَالِ حَتّٰى قُطِعَتْ سَاقَاهُ جَمِيْعًا فَجَعَلَ يَجْثُوْ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيُقَاتِلُ وَتَطَاهُ الْخَيْلُ حَتّٰى غَلَبَهُ الْمَوْتُ

✧✧ محمد بن عمر نے اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت ضرار بن ازور شاعر کا نام ''ازور بن مالک بن اوس بن جذیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ بن اسد بن خذیمہ'' ہے، آپ تنگ دست، جنگجو اور شاعر تھے، آپ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور بہادری کے جوہر دکھائے، گھمسان کے رن ان کی دونوں پنڈلیاں کٹ گئی تھیں، پھر آپ اپنے گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جنگ کرتے رہے، اور اس حال میں بھی دشمنوں کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے، حتی کہ جام شہادت نوش کر گئے۔

5040- اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ حَدَّثَنَا جَدِّیْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قُتِلَ ضِرَارُ بْنُ الْاَزْوَرِ الْاَسْدِیُّ يَوْمَ اَجْنَادِيْنَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ ''اجنادین'' والے دن شہید ہوئے۔

(اجنادین کا واقعہ تیرہویں سن ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پیش آیا تھا۔ جنگ یمامہ کو ہی جنگ اجنادین بھی کہتے ہیں۔ شفیق)

5041- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ

5041-صحيح ابن حبان كتاب الأطعمة' باب الضيافة ' ذكر الأمر للحالب إذا حلب أن يترك داعى اللبن' حديث5359:سنن الدارمى -من كتاب الأضاحى' باب فى الحالب يجهد الحلب' حديث1977:الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم -ذكر ضرار بن الأزور الأسدى رضى الله عنه' حديث962:مشكل الآثار للطحاوى 'باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث4986:مشكل الآثار للطحاوى 'باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث4988:السنن الكبرى للبيهقى كتاب النفقات' جماع أبواب نفقة المماليك - 29باب ما جاء فى حلب الماشية' حديث14740:السنن الصغير للبيهقى كتاب النفقات' باب نفقة الدواب' حديث2306:مسند أحمد بن حنبل 'مسند المدنيين' حديث ضرار بن الأزور' حديث16405:المعجم الكبير للطبرانى 'باب الصاد' باب الضاد - ما أسند ضرار بن الأزور' حديث8011:

نوٹ: (حدیث پاک میں ''داعی اللبن'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دودھ دوہتے وقت تھنوں کو بالکل خالی کر دیا جائے تو دوبارہ دودھ دوہنے میں دقت پیش آتی ہے، جلدی دودھ نہیں اترتا، اس لئے دودھ دوہتے وقت کچھ دودھ تھنوں میں چھوڑ دینا چاہیے تاکہ اگلی دفعہ دودھ دوہتے ہوئے آسانی سے دودھ اتر آئے۔ تھنوں میں چھوڑے ہوئے اس دودھ کو ''داعی اللبن'' کہا جاتا ہے۔ شفیق)

الْبُرِّيِّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ بَحِيرٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَقُوحٍ مِنْ اَهْلِي، فَقَالَ لِي. احْلِبْهَا، فَذَهَبْتُ لِاُجْهِدَهَا، فَقَالَ: لَا تُجْهِدْهَا دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَا يُحْفَظُ لِضِرَارٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هٰذَا، فَاَمَّا فَضِيلَتُهُ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ لَمَّا اَنْشَدَهُ قَصِيدَتَهُ الَّتِي

✧✧ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے گھر والوں کی طرف سے کچھ اونٹنیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کو دوہنے کا حکم دیا، میں ان کو دوہنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ بالکل ختم نہیں کرنا بلکہ تھنوں میں کچھ دودھ چھوڑ دینا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، حضرت ضرار کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت نہیں ہے۔ بہر حال ان کے فضائل میں وہ دعا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اس مانگی تھی جب انہوں نے قصیدہ پڑھا۔

(ان کے قصیدہ اور دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل حدیث درج ذیل ہے۔)

5042۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ ضِرَارَ بْنَ الْاَزْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَسْلَمَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْشَا يَقُولُ: تَرَكْتُ الْقِدَاحَ وَعَزْفَ الْقِيَانِ وَالْخَمْرَ تَصْلِيَةً وَابْتِهَالَا وَكَرِّي الْمُحَبَّرِ فِي غَمْرَةٍ وَجَهْدِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْقِتَالَا وَقَالَتْ جَمِيلَةُ بَدَّدْتَنَا وَطَرَّحْتَ اَهْلَكَ شَتَّى شِمَالَا فَيَا رَبِّ لَا اُغْبَنَنْ صَفْقَتِي فَقَدْ بِعْتُ اَهْلِي وَمَالِي بِدَالَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا غُبِنَتْ صَفْقَتُكَ يَا ضِرَارُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصیدہ پڑھا

تَرَكْتُ الْقِدَاحَ وَعَزْفَ الْقِيَانِ ۔ وَالْخَمْرَ تَصْلِيَةً وَابْتِهَالَا

وَكَرِّي الْمُحَبَّرَ فِي غَمْرَةٍ ۔ وَجَهْدِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْقِتَالَا

وَقَالَتْ جَمِيلَةُ بَدَّدْتَنَا ۔ وَطَرَّحْتَ اَهْلَكَ شَتَّى شِمَالَا

فَيَا رَبِّ لَا اُغْبَنَنْ صَفْقَتِي ۔ فَقَدْ بِعْتُ اَهْلِي وَمَالِي بِدَالَا،

○ میں نے جوئے کے تیر، گانے باجے کے آلات اور شراب نوشی وغیرہ عاجزی کی بناء برکت حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دیئے ہیں۔

○ نشے کے عالم میں کرایہ پر دینے والا گھوڑا، اور مسلمانوں کے خلاف جنگ سب چھوڑ دیئے ہیں۔

○ اور جمیلہ نے کہا: تو نے ہمیں دور کر دیا، اور اپنے اہل وعیال کو مختلف مقامات پر بکھیر دیا۔

○اے میرے ربّ میرے سودے میں مجھے نقصان نہ ہو، کیونکہ میں نے اپنا گھربار، دھن دولت سب تیری رضا کے لئے چھوڑ دیئے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ضرار! تمہیں سودے میں خسارا نہیں ہوا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِىْ كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5043۔ اَخْبَرَنِى اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِىُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِىُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ الْعَصْفَرِىُّ قَالَ مَاتَ اَبُوْ كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط عصفری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ تیرہویں سن ہجری میں فوت ہوئے۔

5044۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهٖ قَالُوْا اَبُوْ كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهٗ سُلَيْمٌ وَكَانَ مِنْ مُّوَلِّدِىْ اَرْضِ دُوْسٍ شَهِدَ اَبُوْ كَبْشَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا وَتُوُفِّىَ اَوَّلَ يَوْمِ اسْتُخْلِفَ فِيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَذٰلِكَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ لِثَمَانِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابوکبشہ کا نام سلیم ہے، یہ سرزمین دوس میں پیدا ہوئے تھے، جنگ بدر، احد اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے ہی دن ان کا انتقال ہوا، یہ ۲۲ جمادی الاولیٰ تیرہویں سن ہجری کا واقعہ ہے۔

5045۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ بَنِىْ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ اَبُوْ كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی ہاشم بن عبد مناف میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہما ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ طُلَيْبِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ وَهْبِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ بْنِ قُصَىٍّ

حضرت طلیب بن عمیر بن وہب بن کثیر بن عبد بن قصی رضی اللہ عنہ کے فضائل

يُكْنٰى اَبَا عَدِىٍّ وَّكَانَ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ فِىْ قَوْلِ جَمِيْعِ اَهْلِ السِّيَرِ وَشَهِدَ بَدْرًا وَّقُتِلَ يَوْمَ اَجْنَادِيْنَ بِالشَّامِ شَهِيْدًا فِىْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً

ان کی کنیت ابوعدی ہے، تمام اہل سیر کے مطابق انہوں نے حبشہ کی جانب بھی ہجرت کی تھی، جنگ بدر میں شریک ہوئے، اور تیرہویں سن ہجری میں ۳۵ سال کی عمر میں ملک شام میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

5046- حَدَّثَنَا بِجَمِيعِ ذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ

✦✦ محمد بن عمر نے اپنے شیوخ کے حوالے سے مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔

5047- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَسْلَمَ طُلَيْبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِي دَارِ الْاَرْقَمِ ثُمَّ دَخَلَ فَخَرَجَ عَلٰى اُمِّهِ وَهِيَ اَرْوٰى بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا وَّاَسْلَمْتُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ جَلَّ ذِكْرُهُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اِنَّ اَحَقَّ مَنْ وَازَرْتَ وَمَنْ عَاضَدْتَ بْنُ خَالِكَ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَقْدِرُ عَلٰى مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ الرِّجَالُ لَتَبِعْنَاهُ وَلَذَبَبْنَا عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهُ وَمَا يَمْنَعُكِ اَنْ تُسْلِمِي وَتَتَّبِعِيهِ فَقَدْ اَسْلَمَ اَخُوْكِ حَمْزَةُ فَقَالَتْ اَنْظُرُ مَا يَصْنَعُ اَخَوَاتِي ثُمَّ اَكُوْنُ اِحْدَاهُنَّ قَالَ قُلْتُ اَسْاَلُكِ بِاللّٰهِ اِلَّا اَتَيْتِهِ فَسَلَّمْتِ عَلَيْهِ وَصَدَّقْتِهِ وَشَهِدْتِّ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَتْ فَاِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ بَعْدُ تَعْضُدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِهَا وَتَحُضُّ ابْنَهَا عَلٰى نُصْرَتِهِ وَبِالْقِيَامِ بِاَمْرِهِ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ دارارقم میں اسلام لائے تھے، پھر آپ وہاں سے نکلے اور اپنی والدہ محترمہ (اروی بنت عبدالمطلب) کے پاس آئے، اور کہنے لگے: میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کر لی ہے اور اللہ ربّ العالمین پر ایمان لے آیا ہوں، ان کی والدہ بولیں: تیری مدد اور تعاون کا زیادہ حقدار تیرے ماموں ہیں۔ خدا کی قسم! اگر ہم بھی اس بات پر قادر ہوتیں جس پر مرد حضرات قادر ہیں تو ہم بھی ان کی پیروی کرتیں، اور ان کی حمایت اور دفاع کرتیں، (اسلم بن طلیب) کہتے ہیں: میں نے کہا: امی جان! پھر آپ اسلام کیوں نہیں لے آتیں؟ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیوں نہیں کر لیتیں۔ آپ کے بھائی حمزہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں، انہوں نے کہا: میں پہلے اپنی بہنوں کا رویہ دیکھ لوں پھر میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں گی، میں نے کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے کہتا ہوں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، ان کی تصدیق کی اور اس بات کی گواہی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے (اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) (میری والدہ) بولی: تو میں بھی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پھر بعد میں وہ اپنی زبان کے ساتھ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا کرتی تھیں اور اپنے بیٹے کا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد اور تعمیل ارشاد ذہن بنایا کرتی تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح غریب ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ

حضرت عمرو بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف رضی اللہ عنہ کے فضائل

5048- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ فَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَمَّا اَسْلَمَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ وَصَنَعَ بِهِ اَبُوهُ اَبُو اُحَيْحَةَ مَا صَنَعَ فَلَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ وَلَزِمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهُ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ عَلٰى دِينِهِ فَلَمَّا اَسْلَمَ عَمْرٌو وَلَحِقَ بِاَخِيهِ خَالِدٍ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ اَرْضَ الْحَبَشَةِ بَعْدَ مَقْدَمِ اَبِي فَلَمْ يَزَلْ هُنَالِكَ حَتّٰى حُمِلَ فِي السَّفِينَتَيْنِ مَعَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ سَنَةَ سَبْعٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ فَشَهِدَ عَمْرٌو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَتْحَ وَحُنَيْنًا وَالطَّائِفَ وَتَبُوكَ فَلَمَّا خَرَجَ الْيَهُودُ اِلَى الشَّامِ كَانَ فِيمَنْ خَرَجَ فَقُتِلَ يَوْمَ اَجْنَادِينَ شَهِيدًا فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي جُمَادَى الْاُولٰى سَنَةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَكَانَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَئِذٍ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر نے حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ کا نام یوں بیان کیا ہے "عمرو بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف"

✧✧ عبداللہ بن عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کے والد ابواحیحہ نے اس پر بہت سخت احتجاج کیا لیکن اس کے باوجود خالد بن سعید کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی، اور انہوں نے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔ ان (سعید) کا بیٹے عمرو بن سعید اپنے دین پر ہی تھے، پھر جب یہ اسلام لائے اور اپنی زوجہ فاطمہ بنت صفوان بن امیہ کو ہمراہ لے کر سرزمین حبشہ پر اپنے بھائی خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے۔

ام خالد بنت خالد بن سعید فرماتی ہیں: میرے والد کے آنے کے بعد عمرو بن سعید بھی ہمارے پاس سرزمین حبشہ میں چلے آئے تھے، اور وہیں پر رہے، پھر یہ ساتویں سن ہجری میں دو کشتیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہمراہ روانہ ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا پہنچے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر میں تھے، پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ، جنگ حنین اور جنگ تبوک میں شرکت کی۔ پھر جب یہودی شام کی جانب گئے تو ان کو نکالنے والوں میں حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

پھر جمادی الاولیٰ تیرہویں سن ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان دنوں حضرت

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ گورنر تھے۔

5049۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْاَصْمَعِيُّ قَالَ كَانَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبَانُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ مِّنْ اَهْلِ السَّوَابِقِ فِي الْاِسْلَامِ وَاُحَيْحَةُ وَالْعَاصُ ابْنَا سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قُتِلَا يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرَيْنِ وَاِنَّمَا قَتَلَهُمَا جَمِيْعًا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا ذَكَرْتُهُ فِي ذِكْرِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ

✧✧ اصمعی کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ، ابان بن سعید رضی اللہ عنہ اور عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ بالکل ابتدائی ایام میں اسلام لانے والوں میں شامل ہیں۔ اوراحیحہ اور عاص دونوں سعید بن عاص کے بیٹے ہیں، یہ دونوں جنگ بدر میں حالت کفر پر مارے گئے تھے، ان سب کو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا تھا۔ ان کا ذکر میں نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے مناقب میں کر دیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ هِشَامِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ہشام بن العاص بن وائل سہمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5050۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ اُمُّهُ حَرْمَلَةُ بِنْتُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُوْمٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: ہشام بن العاص کی والدہ کا نام ''حرملہ بنت ہشام بن مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عمر بن مخزوم'' ہے

5051۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ قَالُوْا هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَهْمٍ وَّاسْمُ اُمِّهِ حَرْمَلَةُ بِنْتُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَكَانَ هِشَامٌ قَدِيْمَ الْاِسْلَامِ بِمَكَّةَ قَبْلَ اَخِيْهِ عَمْرٍو وَهَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ حِيْنَ بَلَغَهُ مُهَاجَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَرَادَ اللِّحَاقَ بِهِ فَحَبَسَهُ اَبُوْهُ وَقَوْمُهُ بِمَكَّةَ حَتّٰى قَدِمَ بَعْدَ الْخَنْدَقِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَشَهِدَ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ كُلِّهَا وَكَانَ اَصْغَرَ سِنًّا مِنْ اَخِيْهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مِعْدَانَ قَالَ لَمَّا انْهَزَمَتِ الرُّوْمُ يَوْمَ اَجْنَادِيْنَ انْتَهَوْا اِلٰى مَوْضِعٍ ضَيِّقٍ لَا يَعْبُرُهُ اِلَّا اِنْسَانٌ بَعْدَ اِنْسَانٍ فَجَعَلَ الرُّوْمُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ وَقَدْ تَقَدَّمُوْهُ وَعَبَرُوْهُ فَتَقَدَّمَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَقَاتَلَهُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى قُتِلَ وَذٰلِكَ فِي اَوَّلِ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے حضرت ہشام کا نام یوں ذکر کیا ہے ''ہشام بن العاص، بن وائل بن ہاشم بن

سعید بن سہم" ان کی والدہ کا نام "حرملہ بنت ہشام بن مغیرہ" ہے، حضرت ہشام نے اپنے بھائی عمرو سے بھی پہلے مکہ شریف میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا اور حبشہ کی جانب ہجرت بھی کی، پھر جب ان کو نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کی خبر ملی تو آپ مکہ تشریف لائے، اور وہاں سے مدینہ شریف کی جانب ہجرت کرنا چاہتے تھے لیکن ان کے والد اور ان کے قبیلے نے ان کو روک لیا۔ پھر جنگ خندق کے بعد آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ شریف آ گئے، اس کے بعد ہونے والی تمام مغازی میں شرکت کی۔ آپ اپنے بھائی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے چھوٹے تھے۔

❀❀ خالد بن معدان کہتے ہیں: جنگ اجنادین کے دن جب رومیوں کو شکست ہوئی، تو وہ ایک بہت تنگ جگہ پر جا پھنسے جہاں سے ایک وقت میں صرف ایک آدمی ہی گزر سکتا تھا، رومیوں نے وہاں پر مسلمانوں پر حملہ بول دیا کیونکہ یہ لوگ اس مقام کو عبور کر چکے تھے۔ پھر حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ان سے لڑائی شروع کر دی آپ لڑتے لڑتے وہیں پر شہید ہو گئے، یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے بالکل اوائل تیرہویں سن ہجری کا ہے۔

5052- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلْفٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مَخْرِمَةُ بْنُ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ اُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرِمَةَ قَالَتْ كَانَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ رَجُلًا صَالِحًا رَاَى يَوْمَ اَجْنَادِيْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْضَ النُّكُوْصِ عَنْ عَدُوِّهِمْ فَاَلْقَى الْمِغْفَرَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ الْغُلْفَانُ لَا صَبْرَ لَهُمْ عَلَى السَّيْفِ فَاصْنَعُوْا كَمَا اَصْنَعُ قَالَ فَجَعَلَ يَدْخُلُ وَسْطَهُمْ فَيَقْتُلُ النَّفَرَ مِنْهُمْ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ وَهُوَ يَصِيْحُ اِلَيَّ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَيَّ اَنَا هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ اَمِنَ الْجَنَّةِ تَفِرُّوْنَ حَتّٰى قُتِلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ام بکر بنت مسور بن مخرمہ فرماتی ہیں: حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ نیک اور پارسا آدمی تھے، انہوں نے جنگ اجنادین کے دن دیکھا کہ کچھ مسلمان دشمن سے بھاگ رہے ہیں، تو اپنا خود اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: اے مسلمانو! ان لوگوں کے پاؤں اکھڑ جائیں گے اور یہ لوگ شمشیر زنی نہیں کر سکتے، اس لئے اسی طرح کرو جیسے میں کر رہا ہوں، یہ کہہ کر وہ میدان جنگ میں کود گئے وہ لشکر کے وسط میں کودتے اور دشمن کو گاجر مولی کی طرح کاٹتے ہوئے آگے بڑھ جاتے، اور آپ یہ آواز لگاتے جاتے تھے "اے مسلمانو! میری ساتھ آؤ، میں ہشام بن عاص بن وائل ہوں، کیا تم جنت سے دور بھاگ رہے ہو؟ (اسی طرح جنگ کرتے کرتے) آپ شہید ہو گئے۔

5053- اَخْبَرَنِي حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُذَكِّرُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

5053- الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - عمرو بن العاص بن وائل بن هاشم بن سعيد بن سهم حديث 731: السنن الكبرى للنسائي كتاب المناقب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - هشام بن العاص رضي الله عنه حديث 8029: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم مسند أبي هريرة رضي الله عنه حديث 7856: المعجم الأوسط للطبراني باب العين باب الميم من اسمه: محمد حديث 6873: المعجم الكبير للطبراني باب الهاء هشام بن العاص بن وائل السهمي حديث 18314:

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنَا الْعَاصِ مُؤْمِنَانِ هِشَامٌ وَعَمْرٌو صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاص کے بیٹے ہشام اور عمرو دونوں مومن ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5054- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ مَا لِاَحَدٍ تَوْبَةٌ اِنْ تَرَكَ دِيْنَهُ بَعْدَ اِسْلَامِهِ وَمَعْرِفَتِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ "يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ" فَكَتَبْتُهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ بَعَثْتُ بِهَا اِلٰى هِشَامِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَصَاحَ بِهَا فَجَلَسَ عَلٰى بَعِيْرِهِ ثُمَّ لَحِقَ بِالْمَدِيْنَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم یہ موقف رکھتے تھے کہ اگر کوئی شخص اسلام لانے کے اوراس کو پہچاننے کے بعد اس دین کو چھوڑ دے (معاذ اللہ) تو اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ(الزمر:53)

''میرے وہ بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

میں نے یہ آیت خود اپنے ہاتھوں سے لکھی اور اسے ہشام بن عاص بن وائل رضی اللہ عنہ کی جانب بھیج دی، (یہ رحمت بھرا حکم پڑھ کر) ان کی ایک چیخ نکلی، پھر وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور مدینہ شریف آ گئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِي جَهْلٍ وَاسْمُ اَبِيْهِ مَشْهُوْرٌ

حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ کے فضائل ان کے باپ کا نام مشہور ہے۔

5055- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، حَدَّثَهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي حَبِيْبَةَ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ هَرَبَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ، وَكَانَتِ امْرَاَتُهُ اُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَاَةً عَاقِلَةً اَسْلَمَتْ، ثُمَّ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمَانَ لِزَوْجِهَا، فَاَمَرَهَا بِرَدِّهِ، فَخَرَجَتْ فِي طَلَبِهِ وَقَالَتْ لَهُ: جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ اَوْصَلِ النَّاسِ، وَاَبَرِّ النَّاسِ، وَخَيْرِ النَّاسِ، وَقَدِ اسْتَاْمَنْتُ لَكَ فَاَمَّنَكَ، فَرَجَعَ مَعَهَا، فَلَمَّا دَنَا مِنْ مَكَّةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: يَاْتِيْكُمْ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا، فَلَا تَسُبُّوْا اَبَاهُ، فَاِنَّ سَبَّ الْمَيِّتِ يُؤْذِي الْحَيَّ، وَلَا يَبْلُغُ الْمَيِّتَ، فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَبْشَرَ وَوَثَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا عَلٰى رِجْلَيْهِ فَرِحًا

بِقُدُومِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابوجہل فرار ہو گئے تھے، ان کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام بہت سمجھدار خاتون تھیں، وہ اسلام لے آئیں، پھر اپنے شوہر کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امان مانگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس لانے کا حکم دیا، ام حکیم اپنے شوہر کو ڈھونڈتی ڈھونڈتی ان کے پاس آ پہنچی اور ان سے کہا: میں تیرے پاس اُس ہستی کے پاس سے آئی ہوں جو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہے، جو سب سے زیادہ بھلا کرنے والا ہے اور جو سب سے زیادہ اچھا ہے، میری امن کی درخواست پر انہوں نے آپ کو امان دے دی ہے۔ چنانچہ وہ اپنی بیوی کے ہمراہ واپس آ گئے، جب وہ مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے پاس عکرمہ بن ابوجہل مسلمان ہو کر مہاجر ہو کر آ رہا ہے، تم اس کے باپ کو بُرا بھلا مت کہنا کیونکہ اگر کسی مردہ کو گالی دی جائے تو اس سے مردے کا تو کوئی نقصان نہیں ہوتا البتہ اس کے زندہ رشتہ داروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت پر پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خوشخبری دی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔

5056۔ اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: فَرَّ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ عَامِدًا اِلَى الْيَمَنِ، وَاَقْبَلَتْ اُمُّ حَكِيمٍ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مُسْلِمَةٌ، وَهِيَ تَحْتَ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِي جَهْلٍ، فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِ زَوْجِهَا، فَاَذِنَ لَهَا وَاَمَّنَهُ، فَخَرَجَتْ بِرُومِيٍّ لَهَا فَرَاوَدَهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَلَمْ تَزَلْ تُمَنِّيهِ وَتَقَرَّبُ لَهُ حَتّٰى قَدِمَتْ عَلٰى اُنَاسٍ مِنْ مَكَّةَ فَاسْتَغَاثَتْهُمْ عَلَيْهِ فَاَوْثَقُوهُ، فَاَدْرَكَتْ زَوْجَهَا بِبَعْضِ تِهَامَةَ، وَقَدْ كَانَ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيهَا نَادَى بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِينَةِ: لَا يَجُوزُ هَا هُنَا اَحَدٌ يَدْعُو شَيْئًا اِلَّا اللّٰهَ وَحْدَهُ مُخْلِصًا، فَقَالَ عِكْرِمَةُ: وَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ فِي الْبَحْرِ وَحْدَهُ اَنَّهُ فِي الْبَرِّ وَحْدَهُ، اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَرْجِعَنَّ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعَ عِكْرِمَةُ مَعَ امْرَاَتِهِ، فَدَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ، فَقَبِلَ مِنْهُ، وَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ حِينَ هَزَمَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلَى امْرَاَتِهِ فَارًّا، فَلَامَتْهُ وَعَجَّزَتْهُ وَعَيَّرَتْهُ بِالْفِرَارِ، فَقَالَ: وَاَنْتِ لَوْ رَاَيْتِنَا بِالْخَنْدَمَةِ اِذْ فَرَّ صَفْوَانُ وَفَرَّ عِكْرِمَةُ وَاَلْحَمُونَا بِالسُّيُوفِ الْمُسْلِمَةُ يَقْطَعْنَ كُلَّ سَاعِدٍ وَجُمْجُمَةٍ لَمْ تَنْطِقِي فِي اللَّوْمِ اَدْنٰى كَلِمَةٌ قَالَ عُرْوَةُ: وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ اَجْنَادِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عکرمہ بن ابوجہل فتح مکہ کے دن یمن کی طرف بھاگ گئے تھے، ان کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام مسلمان ہو چکی تھی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے شوہر کے لئے امان اور اس کو ڈھونڈنے کی اجازت طلب کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امان بھی دے دی اور اجازت بھی۔ چنانچہ وہ عکرمہ رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ وہ مسلسل ان کا پیچھا کرتی رہی، اسی سلسلہ میں وہ مکہ کے کچھ لوگوں کے پاس بھی گئی اور ان سے مدد مانگی، انہوں

نے ان کی بہت مدد کی۔ ام حکیم کو ان کا شوہر تہامہ کے علاقہ میں مل گیا۔ لیکن اس وقت وہ کشتی میں سوار ہو چکا تھا۔ ام حکیم نے اس کو لات اور عزیٰ کی قسم دے کر آواز دی۔ یہ سن کر کشتی والوں نے کہا: یہاں پر صرف اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ اور کسی کو پکارنا جائز نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! اگر ایسا ہے کہ جو خشکی میں وحدہ لاشریک ہے وہی سمندر میں بھی وحدہ لاشریک ہے تو میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ جاؤں گا، پھر وہ اپنی بیوی کے ہمراہ لوٹ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دست بوسی کی۔

جب بنو بکر کو شکست ہوئی تو قبیلہ ہذیل کا ایک آدمی فرار ہو کر ان کی بیوی کے پاس آیا، انہوں نے اس کو بہت ملامت کی، برا بھلا کہا اور فرار ہونے پر اس کو شرم دلائی۔ تو اس آدمی نے ان کو جواباً کہا

○ اگر تم ہمیں خندمہ پہاڑ میں دیکھ لیتی جس وقت کہ صفوان اور عکرمہ بھاگ رہے تھے

○ اور انہوں نے ہمیں ایسی تیز تلواروں کے ساتھ الجھا دیا ہے جو کہ بازو اور کھوپڑی کو کاٹتی ہیں۔ تو تم ملامت کرنے میں ایک لفظ بھی نہ بول پاتی۔

✿✿ حضرت عروہ کہتے ہیں: اجنادین کے دن مسلمانوں میں سے، پھر قریش سے پھر بنی مخزوم سے عکرمہ بن ابی جہل شریک ہوئے تھے۔

5057۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ: لَمَّا انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ هٰذِهِ اَخْبَرَتْنِي اَنَّكَ اَمَّنْتَنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ آمِنٌ، فَقُلْتُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَنْتَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، وَاَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ، وَاَصْدَقُ النَّاسِ، وَاَوْفَى النَّاسِ، قَالَ عِكْرِمَةُ: اَقُوْلُ ذٰلِكَ وَاِنِّي لَمُطَاطِءٌ رَاْسِي اسْتِحْيَاءً مِنْهُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَغْفِرْ لِي كُلَّ عَدَاوَةٍ عَادَيْتُكَهَا، اَوْ مَوْكِبٍ، اَوْضَعْتُ فِيهِ اُرِيدُ فِيهِ اِظْهَارَ الشِّرْكِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعِكْرِمَةَ كُلَّ عَدَاوَةٍ عَادَانِيهَا، اَوْ مَوْكِبٍ، اَوْضَعَ فِيهِ يُرِيدُ اَنْ يُصَدَّ عَنْ سَبِيلِكَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مُرْنِي بِخَيْرِ مَا تَعْلَمُ فَاُعَلِّمُهُ، قَالَ: قُلْ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَتُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، ثُمَّ قَالَ عِكْرِمَةُ: اَمَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا اَدَعُ نَفَقَةً كُنْتُ اَنْفَقْتُهَا فِي الصَّدِّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْفَقْتُ ضِعْفَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلَا قَاتَلْتُ قِتَالًا فِي الصَّدِّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا اَبْلَيْتُ ضِعْفَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اجْتَهَدَ فِي الْقِتَالِ حَتّٰى قُتِلَ يَوْمَ اَجْنَادِينَ شَهِيدًا فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَامَ حَجَّتِهِ عَلٰى هَوَازِنَ يُصَدِّقُهَا، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِكْرِمَةُ يَوْمَئِذٍ بِتَبَالَةَ

✧✧ حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے عرض

کی: اے محمد ﷺ اس (میری بیوی ام حکیم) نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے مجھے امان دے دی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تجھے امان حاصل ہے۔ (حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور یہ کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ آپ سب سے زیادہ بھلا کرنے والے ہیں، سب سے زیادہ سچ بولنے والے ہیں اور سب سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کہتے ہوئے شرم وحیاء سے میرا سر جھکا ہوا تھا۔ پھر میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے آج تک آپ کے ساتھ جو بھی دشمنی رکھی آپ مجھے معاف فرمادیں، یا جس بھی جماعت میں، میں نے شرک کے اظہار کے لئے شرکت کی ہو (وہ بھی معاف فرمادیں۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عکرمہ رضی اللہ عنہ نے مجھے جو بھی دشمنی کی یا تیرے دین کو روکنے کے لئے اس نے جس فوج میں بھی شرکت کی ہے اس کو معاف فرمادے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ اپنے لائے ہوئے دین میں سے مجھے بھی کوئی نیکی کی بات ارشاد فرمایئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو، پھر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی مخالفت میں جتنا مال خرچ کیا تھا، اب اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اس سے دگنا خرچ کروں گا۔ اور جس قدر جنگ اللہ کے دین کی مخالفت میں کی ہے اب اس کے دین کی خاطر اس سے دگنا لڑوں گا۔ پھر وہ جہاد میں شرکت کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اجنادین کے دن شہید ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حجۃ الوداع کے سال ہوازن کا عامل بنایا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا ظاہری وصال شریف ہوا، اس وقت بھی حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ تبالہ میں تھے۔ (تبالہ مکہ اور یمن کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔)

5058۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ الْعُمَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنِی اَبُو یُوْنُسَ الْقُشَیْرِیُّ حَدَّثَنِی حَبِیْبُ بْنُ اَبِی ثَابِتٍ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَّعِكْرِمَةَ بْنِ اَبِی جَهْلٍ وَّعَیَّاشِ بْنِ اَبِی رَبِیْعَةَ اُرْتَاَوْا یَوْمَ الْیَرْمُوْكِ فَدَعَا الْحَارِثُ بِمَاءٍ لِّیَشْرَبَهٗ فَنَظَرَ اِلَیْهِ عِكْرِمَةُ فَقَالَ الْحَارِثُ ادْفَعُوْهُ اِلٰی عِكْرِمَةَ فَنَظَرَ اِلَیْهِ عَیَّاشُ بْنُ اَبِی رَبِیْعَةَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ ادْفَعُوْهُ اِلٰی عَیَّاشٍ فَمَا وَصَلَ اِلٰی عَیَّاشٍ وَّلَا اِلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ حَتّٰی مَاتُوْا وَمَا ذَاقُوْهُ

✧✧ حبیب بن ابی ثابت بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ہشام، عکرمہ بن ابوجہل اور عیاش بن ابی ربیعہ، جنگ یرموک کے دن کسی شک شبہ میں تھے، اسی اثناء میں حارث نے پینے کے لئے پانی منگوایا، عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب دیکھا تو حارث نے کہا: یہ پانی اُن (عکرمہ) کو دے دو، (جب پانی عکرمہ کے پاس پہنچا تو) عیاش ابن ابی ربیعہ نے ان کی جانب دیکھا تو عکرمہ نے کہا کہ یہ پانی اُن (عیاش بن ابی ربیعہ) کو دے دو، یہ پانی نہ تو حضرت عیاش تک پہنچا اور نہ ان میں سے کسی تک پہنچا اور یہ پانی پیئے بغیر تمام لوگ شہید ہوگئے۔

5059۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَی الْقَاضِی، حَدَّثَنَا اَبُو حُذَیْفَةَ النَّهْدِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِی جَهْلٍ، قَالَ: قَالَ لِی النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُ مُهَاجِرًا: مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ، مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ، مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا اَدَعُ نَفَقَةً اَنْفَقْتُهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ مِثْلَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن (میں دنیاوی معاملات) چھوڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہجرت کر کے آنے والے سوار کو خوش آمدید، یہ الفاظ تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جتنا مال اپنے لئے خرچ کرتا ہوں اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5060۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ اَبَا جَهْلٍ اَتَانِي فَبَايَعَنِي، فَلَمَّا اَسْلَمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رُؤْيَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا كَانَ اِسْلَامُ خَالِدٍ، فَقَالَ: لَيَكُوْنَنَّ غَيْرُهُ، حَتّٰى اَسْلَمَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ابوجہل میرے پاس آیا ہے اور آ کر میری بیعت کی ہے۔ پھر جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کے خواب کو سچ کر دیا ہے۔ وہ حضرت خالد کا اسلام تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کوئی اور شخص ہے۔ حتیٰ کہ حضرت عکرمہ بن ابوجہل ایمان لے آئے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی تصدیق تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5061۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُ لِاَبِي جَهْلٍ عَذْقًا فِي الْجَنَّةِ، فَلَمَّا اَسْلَمَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ، قَالَ: يَا اُمَّ سَلَمَةَ هٰذَا هُوَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَكَا اِلَيْهِ عِكْرِمَةُ اَنَّهُ اِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ قِيلَ لَهُ: هٰذَا ابْنُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ:

5059–الجامع للترمذی' أبواب الاستئذان والآداب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فی مرحبا' حدیث 2730: المعجم الكبير للطبرانی –من اسمه عبد الله' من اسمه عكرمة – ما أسند عكرمة بن أبی جهل' حدیث 14840: شعب الإيمان للبيهقی –التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فی الترحيب' حدیث 8587:

5061–المعجم الكبير للطبرانی' باب الياء' ما أسندت أم سلمة – عبد الله بن أبی أمية أخو أم سلمة' حدیث 19543:

اِنَّ النَّاسَ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، لَا تُؤْذُوا مُسْلِمًا بِكَافِرٍ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ابوجہل کے لئے جنت میں انگوروں کا ایک خوشہ دیکھا ہے۔ جب حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! یہ تھی وہ (جنتی خوشے کی حقیقت) ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ عکرمہ نے مجھے شکایت کی کہ بعض لوگ ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک لوگ کان کی مثل ہیں جو زمانہ جاہلیت میں باعزت تھا وہ اسلام لانے کے بعد بھی باعزت ہے جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہوں۔ تم مسلمان کو کسی کافر کی وجہ سے تکلیف مت دو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5062- اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ يَاْخُذُ الْمُصْحَفَ فَيَضَعُهُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَيَبْكِي وَيَقُوْلُ كَلَامُ رَبِّي كِتَابُ رَبِّي

✧✧ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ قرآن پاک ہاتھ میں لے کر اپنے چہرے پر رکھ کر "کلام ربی، کلام ربی" کہہ کہہ کر رویا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي قُحَافَةَ وَالِدِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5063- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ وَاَمَّا اَبُوْ قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ فَاِنَّهُ عُثْمَانُ بْنُ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ اَسْلَمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَتُوُفِّيَ بِمَكَّةَ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ بْنُ سَبْعٍ وَّتِسْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ خلفیہ بن خیاط کہتے ہیں: ابوقحافہ تیمی (اصل نام ونسب یہ ہے) عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ اور چودھویں سن ہجری محرام الحرام میں ۹۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

5064- حَدَّثَنِي الْقَاضِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَالِمِ بْنِ الْجِعَابِيِّ الْحَافِظُ الْاَوْحَدُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بِاَبِيهِ اَبِي

5062- سنن الدارمي - ومن كتاب فضائل القرآن' باب : في تعاهد القرآن' حديث 3291: شعب الإيمان للبيهقي - فصل في قراءة القرآن من المصحف' حديث 2151:

قُحَافَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ لَاَتَيْنَاهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن اپنے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم باباجی کو گھر میں ہی رہنے دیتے، ہم خود ان کے پاس چلے جاتے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5065۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْفِهْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: جِئْتُ بِاَبِي اَبِي قُحَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ حَتّٰى آتِيَهُ، فَقُلْتُ: بَلْ هُوَ اَحَقُّ اَنْ يَاْتِيَكَ، قَالَ: اِنَّا لَنَحْفَظُهُ لِاَيَادِي ابْنِهِ عِنْدَنَا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے والد محترم حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا تو آپ نے فرمایا: تم باباجی کو گھر میں رکھتے، میں خود وہاں آجاتا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا آپ کے پاس آنے کا زیادہ حق بنتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تو اس کے بیٹے کی جو عزت وتکریم ہماری بارگاہ میں ہے ہم تو اس کا پاس رکھنا چاہتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5066۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا جَدِّيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ * اِسْمُ اَبِي قُحَافَةَ عُثْمَانُ بْنُ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ اَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَمَاتَ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ وَهُوَ بْنُ سَبْعٍ وَّتِسْعِيْنَ سَنَةً

✦✦ زہری (حضرت ابوقحافہ کا نسب بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: ابوقحافہ کا نام "عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر" ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے اور ۹۷ سال کی عمر میں محرم الحرام چودہویں سن ہجری میں فوت ہوئے۔

5067۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُوْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُو قُحَافَةَ اَبُوْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَهُوَ بْنُ مِائَةٍ وَّاَرْبَعِ سِنِيْنَ

✦✦ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد محترم حضرت ابوقحافہ ۱۰۴ سال کی عمر میں سترہویں سن ہجری میں فوت ہوئے۔

5068- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَ بِيَدِ اَبِي قُحَافَةَ فَاَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَقَفَ بِهِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوْهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ سَوَادًا

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَاَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَنَّاَ اَبَا بَكْرٍ بِاِسْلَامِ اَبِيهِ

✧✧ حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقحافہ کا ہاتھ تھامے ہوئے آئے، اور جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان (کی داڑھی) کو کسی اور رنگ میں تبدیل کر دو، اور کالے رنگ سے بچنا (یعنی وہ استعمال نہیں کرنا) حضرت ابن وہب عمر بن محمد کے ذریعے زید بن اسلم کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد کے اسلام لانے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مبارک باد پیش کی۔

5069- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِاَبِي قُحَافَةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْضِبُوا لِحْيَتَهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ان کا سر اور داڑھی شریف ثغامہ کی طرح سفید تھے (ثغامہ ایک بوٹی ہے جس کے پھولوں کا رنگ سفید ہوتا ہے اور اہل عرب عموماً

5068-صحيح مسلم 'كتاب اللباس والزينة' باب في صبغ الشعر وتغيير الشيب' حديث4017:مستخرج أبي عوانة 'باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان حظر كفات الشعر والثياب في الصلاة 'حديث 1198:مستخرج أبي عوانة 'باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان حظر كفات الشعر والثياب في الصلاة 'حديث 1199:صحيح ابن حبان 'كتاب الزينة والتطييب' ذكر الزجر عن اختضاب المرء السواد' حديث5549:سنن أبي داود 'كتاب الترجل' باب في الخضاب' حديث3690:سنن ابن ماجه 'كتاب اللباس' باب الخضاب بالسواد' حديث3622:السنن الصغرى 'كتاب الزينة' النهي عن الخضاب بالسواد' حديث5013:مصنف ابن أبي شيبة 'كتاب اللباس والزينة' في الخضاب بالحناء' حديث24479:السنن الكبرى للنسائي 'كتاب الزينة' النهي عن الخضاب بالسواد' حديث9057:مشكل الآثار للطحاوي 'باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث 3111:الكبرى للبيهقي 'كتاب القسم والنشوز' باب ما يصبغ به' حديث13859:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' حديث14143:مسند الطيالسي 'أحاديث النساء' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري -ما روى أبو الزبير عن جابر بن عبد الله' حديث1849:مسند ابن الجعد -من حديث أبي الزبير محمد بن مسلم بن تدرس المكي' حديث 2226:مسند أبي يعلى الموصلي 'مسند جابر' حديث1776:المعجم الأوسط للطبراني 'باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث5762:المعجم الكبير للطبراني 'باب من اسمه عمر' عثمان بن عامر بن كعب بن سعد بن تيم بن مرة' حديث8203:

بڑھاپے کی سفیدی کو اس کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے ہیں۔شفیق)

5070- اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْقَاضِي بْنِ الْقَاضِي حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى لِحْيَةِ اَبِي قُحَافَةَ كَاَنَّهُ ضِرَامُ عَرْفَجٍ مِنْ شِدَّةِ حُمْرَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بَكْرٍ: لَوْ اَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ لَاَتَيْنَاهُ تَكْرِمَةً لِاَبِي بَكْرٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی داڑھی شریف گہری سرخ ہونے کی وجہ سے اس کا رنگ آگ کے شعلے جیسا آج بھی میری نگاہوں میں بسا ہوا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم باباجی کو ان کے گھر میں رہنے دیتے ہم ابوبکر کے احترام میں ان کے والد کے پاس خود چل کر جاتے۔

5071- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّضْرِ اَبَاذِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ اَهْلَ مَكَّةَ الْخَبَرُ قَالَ فَسَمِعَ اَبُوْ قُحَافَةَ الْهَائِعَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْرٌ جَلِيْلٌ فَمَنْ قَامَ بِالْاَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ قَالُوا ابْنُكَ قَالَ وَرَضِيَتْ بَنُو مَخْزُوْمٍ وَبَنُوْ الْمُغِيْرَةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا رَافِعَ لِمَا وَضَعْتَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ تُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَبَلَغَ اَهْلُ مَكَّةَ الْخَبَرُ فَسَمِعَ اَبُوْ قُحَافَةَ الْهَائِعَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا تُوُفِّيَ ابْنُكَ قَالَ اَمْرٌ جَلِيْلٌ وَالَّذِي كَانَ قَبْلَهُ اَجَلُّ مِنْهُ قَالَ فَمَنْ قَامَ بِالْاَمْرِ بَعْدَهُ قَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هُوَ صَاحِبُهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو یہ خبر اہل مکہ تک پہنچ گئی، حضرت ابوقحافہ نے آہ و بکا کی آوازیں سنی تو پوچھا: یہ کیسی آہ و بکا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے۔انہوں نے کہا: یہ بہت بڑا معاملہ ہے۔ان کے بعد اب انتظامی معاملات کون سنبھالے گا؟ لوگوں نے کہا: آپ کا بیٹا (ابوبکر) انہوں نے پوچھا: کیا اس بات پر بنی مخزوم اور بنی مغیرہ قبیلے راضی ہو گئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ جس کو تو بلند کرے اس کو کوئی جھکا نہیں سکتا اور جس کو تو جھکا دے اس کو کوئی بلند نہیں کر سکتا۔پھر جب ایک سال گزر گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا، یہ خبر بھی اہل مکہ تک پہنچی، حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے آہ و بکا کی آواز سنی تو پوچھا کہ یہ کیسی آہ و بکا ہے؟ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں نے بتایا کہ آپ کا بیٹا ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گیا ہے۔انہوں نے کہا: یہ معاملہ بہت بڑا ہے، اس کے بعد امور سلطنت کس نے سنبھالے ہیں؟ لوگوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے۔انہوں نے کہا: ٹھیک ہے وہ بھی ابوبکر کا ساتھی ہی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ

وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا الْحَارِثِ بِابْنِهِ الْحَارِثِ وَكَانَ اَسَنَّ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَمِنْ عَمَّيْهِ حَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ وَمِنْ اِخْوَتِهِ رَبِيعَةَ وَاَبِي سُفْيَانَ وَعَبْدِ شَمْسٍ بَنِي الْحَارِثِ

حضرت نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف رضی اللہ عنہ کے فضائل

ان کے بیٹے حارث کے نام کی وجہ سے ان کی کنیت ابوحارث تھی، یہ بنو ہاشم میں اسلام قبول کرنے والے لوگوں میں سب سے عمر رسیدہ تھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کے چچا ہیں اور حارث کے بیٹے ربیعہ اور حضرت ابوسفیان اور عبد شمس ان کے بھائی ہیں۔

5072- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ بِاِسْنَادِهٖ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهٖ قَالَ تُوُفِّيَ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ بَعْدَ اَنِ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسَنَةٍ وَّثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ عُمَرُ ثُمَّ مَشٰى مَعَهٗ اِلَى الْبَقِيْعِ حَتّٰى دُفِنَ هُنَالِكَ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت نوفل بن حارث، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے سے ایک سال اور تین ماہ بعد وفات پا گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور جنت البقیع تک جنازہ کے ساتھ چل کر آئے اور تدفین تک وہیں رہے۔

5073- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ اَخْبَرَنِي اَبُوْ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ تُوُفِّيَ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَيُكَنّٰى اَبَا الْحَارِثِ لِسَنَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِيْنَةِ

✧✧ حضرت ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: حضرت نوفل بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (جن کی کنیت ابوحارث ہے) کا انتقال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال بعد مدینہ منورہ میں ہوا۔

5074- حَدَّثَنِي اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ شُعَيْبٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ نُوْحٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى النَّوْفَلِيُّ، قَالَ: لَمَّا اُسِرَ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ بِبَدْرٍ، قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْدِ نَفْسَكَ يَا نَوْفَلُ، قَالَ: مَا لِي شَيْءٌ اَفْدِي بِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: افْدِ نَفْسَكَ بِرِمَاحِكَ الَّتِي بِجُدَّةَ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمَ اَحَدٌ اَنَّ لِي بِجُدَّةَ رِمَاحًا بَعْدَ اللّٰهِ غَيْرِي، اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَفَدٰى نَفْسَهٗ بِهَا، وَكَانَتْ اَلْفَ رُمْحٍ، قَالَ: وَآخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَوْفَلٍ وَالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَكَانَا قَبْلَ ذٰلِكَ شَرِيْكَيْنِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَفَاوِضَيْنِ فِي الْمَالَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ، وَشَهِدَ نَوْفَلٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ، وَحُنَيْنًا، وَالطَّائِفَ، وَثَبَتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى رِمَاحِكَ تَقْصِفُ فِي اَصْلَابِ الْمُشْرِكِيْنَ

✧✧ حضرت علی بن عیسیٰ نوفلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ کو جنگ بدر کے موقع پر جب قید کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: تم اپنا فدیہ ادا کرو۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے فدیہ میں دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا تم اپنی جان کے فدیہ میں وہ نیزے پیش کر دو جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ انہوں نے کہا: یہ بات تو اللہ کے بعد میرے سوا کوئی جانتا ہی نہیں تھا کہ میرے پاس اتنی بڑی تعداد میں نیزے موجود ہیں۔ (ان پر اسلام کی حقانیت آشکار ہو گئی اور انہوں نے کہا) میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو انہوں اپنی جان کے فدیے میں وہ نیزے دیئے اور ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔ (راوی) کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نوفل رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا تھا اور یہ زمانہ جاہلیت میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور دونوں نے شراکت پر کاروبار بھی کر رکھا تھا۔ حضرت نوفل بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ، جنگ حنین، اور جنگ طائف میں شرکت کی۔ جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرا نیزہ مشرکوں کی پیٹھوں کو توڑ رہا ہے۔

5075۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبُغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَدِّهِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ اسْتَعَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّزْوِيجِ. فَاَنْكَحَهُ امْرَاَةً، فَالْتَمَسَ شَيْئًا فَلَمْ يَجِدْهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا رَافِعٍ، وَاَبَا اَيُّوبَ بِدِرْعِهِ فَرَهَنَاهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَدَفَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ، فَطَعِمْنَا مِنْهُ نِصْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ كِلْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَمَا اَدْخَلْنَاهُ، قَالَ نَوْفَلٌ: فَذَكَرْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتَ مِنْهُ مَا عِشْتَ، وَاَمَّا رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَاِنَّهُمْ قُتِلُوا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ

✧✧ حضرت سعید بن حارث اپنے دادا حضرت نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی شادی کے بارے میں مدد مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ساتھ ان کی شادی کروا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کچھ تلاش کیا لیکن اس وقت گھر میں کچھ بھی نہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو اپنی زرہ دے کر ایک یہودی کے پاس بھیجا اور اس کے پاس یہ زرہ گروی رکھ کر تیس صاع جو لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو مجھے عطا فرما دیئے، ہم چھ ماہ تک ان میں سے نکال نکال کر کھاتے رہے، پھر ایک مرتبہ ہم نے ان کو ماپ لیا تو یہ ابھی تک اتنے ہی تھے جتنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ڈالے تھے (یعنی ابھی تک پورے تیس صاع موجود تھے) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم ان کو نہ ماپتے تو ساری زندگی کھاتے رہتے لیکن یہ ختم نہ ہوتے۔ اور ربیعہ بن حارث اور عبیدہ بن حارث جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مارے گئے۔

5076- اَخْبَرَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ وَمِنْ بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ عُبَيْدَةُ وَالطُّفَيْلُ وَحُصَيْنُ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ فَقِيْلَ اِنَّهُ عَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَدْرَكَ اَيَّامَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرُوِىَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے لوگوں میں قریش اور انصار میں سے کل تین سو تیرہ آدمی تھے۔ اور بنی عبدالمطلب بن عبدمناف میں سے حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ، حضرت طفیل رضی اللہ عنہ اور حضرت حصین رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ربیعہ بن حارث (اس دن شہید نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ تو) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی روایت کی ہیں۔

5077- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ رَبِيعَةَ، قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قَوْمًا نَالُوا مِنْهُ، وَقَالُوا لَهُ: اِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ نَبَتَتْ فِى كُنَاسٍ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فَجَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِى فِى خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِى فِى خَيْرِهِمْ قَبِيلًا، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا، فَجَعَلَنِى فِى خَيْرِهِمْ بَيْتًا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا خَيْرُكُمْ قَبِيلًا، وَخَيْرُكُمْ بَيْتًا

✧✧ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ کچھ لوگ آپ کی شان اقدس میں ہرزہ سرائی کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں (معاذ اللہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال تو اس درخت کی سی ہے جو گندگی میں اُگا ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا، پھر ان میں دو جماعتیں بنائیں اور مجھے ان میں سے بہتر جماعت میں رکھا پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا، پھر ان کے گھرانے بنائے اور مجھے ان سب میں سے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قبیلے کے لحاظ سے بھی تم سب سے بہتر ہوں اور گھرانے کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہوں۔

5078- قَرَاْتُ فِى تَارِيخِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِىِّ، حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْكَلْبِىِّ فِى قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُهُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِى بَنِى لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، قَالَ هِشَامٌ: لَمْ يُقْتَلْ رَبِيعَةُ فَاِنَّهُ عَاشَ بَعْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى خِلَافَةِ عُمَرَ، وَالَّذِى قَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ غَيْرُهُ

✧✧ ہشام ابن کلبی رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان "سب سے پہلا خون جس کا ہمیں نقصان ہوا ہے وہ ربیعہ کا خون ہے" کے بارے میں کہتے ہیں: ان کو بنی لیث میں دودھ پلایا گیا ہے اور ہذیل نے اس کو قتل کیا۔

ذِكْرُ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

5079- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ فِي عَهْدِ مُعَاوِيَةَ فَلَقِيَهُ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، فَقَالُوا: اَمَا قَرَابَةٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ مُعَاذٍ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: ابْنُ عَمٍّ، قَالُوا: اَفَلا نُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَنَا بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ حَدَّثَنَا بِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: حَدَّثَنَا قَبْلَ مَوْتِهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لا يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالَ مُوسَى بْنُ جُبَيْرٍ: فَحَدَّثْتُ سُلَيْمَانَ الْاَغَرَّ بِحَدِيثِ اَبِي اُمَامَةَ هٰذَا، فَقَالَ: اَشْهَدُ لَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ الشَّامِيُّونَ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وہ شام میں گئے، تو شام کے کچھ لوگوں سے ان کی ملاقات ہوئی، ان لوگوں نے دریافت کیا: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے کیا لگتے ہیں؟ (سہل بن حنیف) فرماتے ہیں: میں نے کہا: وہ میرے چچازاد بھائی ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف رضی اللہ عنہ کے فضائل

5080- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَمِمَّنْ خَرَجَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ مُهَاجِرًا اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ فَوَلَدَتْ لَهُ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ ابْنَهُ سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: مکہ سے حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والے لوگوں میں بنی امیہ بن عبد شمس میں سے خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں۔ اور ان کے ہمراہ ان کی زوجہ محترمہ بھی تھیں، اور حضرت سعید بن خالد کی پیدائش حبشہ میں ہی ہوئی تھی۔

5081- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ اُمُّ خَالِدٍ

بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لُبَيْنَةُ الْمَعْرُوفَةِ بِأُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ حَبَّابِ بْنِ عَبْدِ يَالِيلِ بْنِ نَاشِبِ بْنِ غِيَرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ لَيْثِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ مَنَاةِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ

✦✦ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت سعید بن عاص کی والدہ جو کہ ام خالد کے نام سے مشہور ہیں، ان کا نام ''لبینہ بنت حباب بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن علی بن کنانہ بن خزیمہ'' ہے۔

5082۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: كَانَ اِسْلَامُ خَالِدٍ قَدِيمًا وَكَانَ اَوَّلَ اِخْوَتِهِ اَسْلَمَ قَبْلَ، وَكَانَ بَدْءُ اِسْلَامِهِ اَنَّهُ رَاَى فِي النَّوْمِ اَنَّهُ وَقَفَ بِهِ عَلٰى شَفِيرِ النَّارِ كَاَنَّ اَبَاهُ يَدْفَعُهُ مِنْهَا، وَيَرَى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذٌ بِحِقْوَتِهِ لَا يَقَعُ، فَفَزِعَ مِنْ نَوْمِهِ، فَقَالَ: اَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا حَقٌّ، فَلَقِيَ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِي قُحَافَةَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اُرِيدُ بِكَ خَيْرًا، هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَّبِعْهُ فَاِنَّكَ سَتَتَّبِعُهُ وَتَدْخُلَ مَعَهُ فِي الْاِسْلَامِ، وَالْاِسْلَامُ يَحْجِزُكَ اَنْ تَدْخُلَ فِيهَا وَاَبُوكَ وَاقِعٌ فِيهَا، فَلَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِاَجْيَادَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِلَامَ تَدْعُو؟ فَقَالَ: اَدْعُو اِلَى اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَتَخْلَعُ مَا كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ حَجَرٍ لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ، وَلَا يَدْرِي مَنْ عَبَدَهُ مِمَّنْ لَمْ يَعْبُدْهُ، قَالَ خَالِدٌ: فَاِنِّي اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وَعَلِمَ اَبُوهُ] بِاِسْلَامِهِ، وَاَرْسَلَ اَبُوهُ فِي طَلَبِهِ مَنْ بَقِيَ مِنْ وَلَدِهِ مِمَّنْ لَمْ يُسْلِمْ وَرَافِعًا مَوْلَاهُ، فَوَجَدَهُ فَاَتَوْا بِهِ اَبَاهُ اَبَا اُحَيْحَةَ فَاَنَّبَهُ، وَبَكَّتَهُ، وَضَرَبَهُ بِصَرِيمَةٍ فِي يَدِهِ حَتّٰى كَسَرَهَا عَلٰى رَاْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: اتَّبَعْتَ مُحَمَّدًا وَاَنْتَ تَرَى خِلَافَ قَوْمِهِ، وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عَيْبِ آلِهَتِهِمْ، وَعَيْبِهِ مَنْ مَضٰى مِنْ آبَائِهِمْ، فَقَالَ خَالِدٌ: قَدْ صَدَقَ وَاللّٰهِ وَاتَّبَعْتُهُ، فَغَضِبَ اَبُوهُ اَبُو اُحَيْحَةَ وَنَالَ مِنْهُ وَشَتَمَهُ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ يَا لُكَعُ حَيْثُ شِئْتَ وَاللّٰهِ لَاَمْنَعَنَّكَ الْقُوتَ، فَقَالَ خَالِدٌ: اِنْ مَنَعْتَنِي فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُنِي مَا اَعِيشُ بِهِ فَاَخْرَجَهُ، وَقَالَ لِبَنِيهِ: لَا يُكَلِّمُهُ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَّا صَنَعْتُ بِهِ مَا صَنَعْتُ بِهِ، فَانْصَرَفَ خَالِدٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُكْرِمُهُ وَيَكُونُ مَعَهُ

✦✦ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان فرماتے ہیں: حضرت سعید بہت پہلے پہل اسلام لے آئے تھے، یہ اپنے تمام بہن بھائیوں میں سے سب سے پہلے ایمان لائے تھے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ دوزخ کے کنارے پر کھڑے ہیں اور ان کا باپ ان کو اس میں گرانے کی کوشش کر رہا ہے اور انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو کمر بند سے پکڑے ہوئے ہیں کہ کہیں وہ دوزخ میں گر نہ جائے۔ وہ اس خواب سے خوفزدہ ہو کر گھبرا کر اٹھ گئے۔ انہوں نے کہا: میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خواب سچا ہے، پھر ان کی ملاقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی، تو انہوں نے اپنی خواب کا ذکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کے بارے میں بھلائی کا ہی ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ رہے

رسول اللہ ﷺ تم ان کی پیروی کرلو، کیونکہ عنقریب تم ان کی پیروی کرو گے اور ان کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گا اور اسلام تجھے دوزخ میں داخل ہونے سے بچائے گا اور تیرا باپ اس میں گر چکا ہے۔ تو وہ رسول اللہ ﷺ سے ملے اس وقت حضور ﷺ اجیاد میں تھے، انہوں نے پوچھا: اے محمد! آپ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے اور بے شک محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور اب تک تم جن پتھروں کی عبادت کرتے رہے ہو جو تمہیں نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں (اگر تم ان کی عبادت کرو) اور نہ تمہیں کوئی نقصان دے سکتے ہیں (اگر تم ان کی عبادت سے انکار کرو) جو اپنے عبادت گزاروں اور اپنے منکروں کی پہچان نہیں رکھتے، تم ان کی عبادت چھوڑ دو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تو میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (ان کے والد کو ان کے اسلام قبول کرنے کا پتا چل گیا) ان کے باپ نے اپنے غیر مسلم بیٹوں کو اور اپنے آزاد کردہ غلام رافع کو انہیں ڈھونڈنے کے لئے بھیجا، ان لوگوں کو وہ مل گئے، انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو ان کے باپ ابواحیحہ کے پاس پیش کر دیا، اس نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بہت ڈانٹا اور جھڑکا اور ان کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس کے ساتھ ان کو بہت مارا حتی کہ اُن کے سر پر مار مار کر یہ چھڑی توڑ ڈالی اور کہنے لگا: تو نے محمد کی پیروی کر لی؟ حالانکہ تو دیکھ رہا ہے کہ وہ اپنی قوم کا مخالف ہے، ان کے معبودوں کی توہین کرتا ہے، اپنے آباء واجداد کو بُرا کہتا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! وہ سچ کہتے ہیں، اور ہاں میں نے واقعی اُن کی پیروی کر لی ہے۔ اس پر ابواحیحہ بہت غضبناک ہوا اور ان کو گالیاں بکنے لگا، پھر اس نے کہا: اے کمینے انسان تیرا جہاں دل چاہتا ہے دفع ہو جا، خدا کی قسم! میں تیرا کھانا پینا بند کر دوں گا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو میرا رزق روک لے گا تو کوئی بات نہیں بے شک اللہ تعالیٰ زندگی بھر مجھے رزق دے گا۔ یہ کہہ اُن کے باپ نے ان کو گھر سے نکال دیا اور ساتھ ہی اپنے دوسرے بیٹوں سے کہا: اگر کسی نے اس کے ساتھ کوئی تعلق رکھا تو میں اُس کے ساتھ بھی وہی حشر کروں گا جو اس کے ساتھ کیا ہے۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلے آئے، نبی اکرم ﷺ ان کی بہت عزت و تکریم کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد حضرت خالد نبی اکرم ﷺ کے پاس ہی رہنے لگ گئے۔

5083۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْاَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَمِّهٖ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ مَرِضَ فَقَالَ لَأن رَفَعَنِي مِنْ مَرَضِيْ هٰذَا لَا يُعْبَدُ اِلٰهُ بْنِ اَبِي كَبْشَةَ بِبَطْنِ مَكَّةَ اَبَدًا فَقَالَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عِنْدَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَرْفَعْهُ فَتُوُفِّيَ فِي مَرَضِهٖ ذٰلِكَ

✧✧ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک سعید بن عاص بن امیہ بیمار ہو گیا، اس نے کہا: اگر وہ اس بیماری سے جانبر ہو گیا تو مکہ میں کبھی بھی ابن ابی کبشہ کے خدا کی عبادت نہیں ہو گی، حضرت خالد رضی اللہ عنہ ان کے پاس ہی تھے، کہنے لگے: اے اللہ! اس کو شفا نہ دے۔ چنانچہ وہ اسی بیماری میں مر گیا۔

5084۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنِي

الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ مَرْجِ الصَّفَرِ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ خَلِيْفَةُ وَهُوَ فِي سَنَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ وَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَامِلُهُ عَلَى الْيَمَنِ

✧✧ ولید بن ہشام مخزومی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: مرج الصفر کے دن حضرت خالد بن سعید بن عاص شہید ہوئے۔ خلیفہ کہتے ہیں: یہ واقعہ تیرہویں سن ہجری کا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو اس وقت یہ آپ علیہ السلام کی جانب سے یمن کے گورنر تھے۔

5085۔ فَحَدَّثَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَنَادَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّ اَعْمَامَهُ خَالِدًا وَاَبَانًا وَعَمْرَو بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَجَعُوْا عَنْ اَعْمَالِهِمْ حِيْنَ بَلَغَهُمْ وَفَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِالْعَمَلِ مِنْ عُمَّالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَعْمَالِكُمْ فَقَالُوْا لَا نَعْمَلُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدٍ فَخَرَجُوْا اِلَى الشَّامِ فَقُتِلُوْا عَنْ آخِرِهِمْ

✧✧ حضرت خالد بن سعید بن عمرو بن سعید اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا خالد اور ابان رضی اللہ عنہما اور عمرو بن سعید بن عاص کو جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے (ان تمام) کاموں سے انکار کر دیا (جو وہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں کیا کرتے تھے) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عمال سے زیادہ کوئی شخص معاملات کا حق نہیں رکھتا، جاؤ اپنے ذمہ داری کے کام کرو، لیکن انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لئے کام نہیں کریں گے، یہ لوگ ملک شام کی جانب چلے گئے اور بالآخر یہ تمام قتل کر دیئے گئے۔

5086۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ نُعَيْمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْحَافِظُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ وَغَيْرِهٖ اَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَسْلَمَ قَبْلَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا وَهْمٌ مِنْ قَائِلِهٖ فَقَدْ قَدَّمَتِ الرِّوَايَةُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ الَّذِيْ دَعَاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى اَسْلَمَ

✧✧ ابوالیقظان فرماتے ہیں: حضرت خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی پہلے اسلام لائے تھے۔ یہ قائل کی غلط فہمی ہے۔ ہم اس سے پہلے وہ روایت پیش کر چکے ہیں جس میں یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو ان کو اسلام کی دعوت دی تھی۔ (پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائے ہوں)

5087۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيْدٍ حِيْنَ وَلَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمَنَ قَدِمَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَبَّصَ بِبَيْعَتِهٖ شَهْرَيْنِ، يَقُوْلُ:

قَدْ اَمَّرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَمْ يَعْزِلْنِي حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَدْ لَقِيَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَعُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ مَنَافٍ، فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدَ مَنَافٍ، طِبْتُمْ نَفْسًا عَنْ اَمْرِكُمْ يَلِيهِ غَيْرُكُمْ، فَنَقَلَهَا عُمَرُ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ، فَاَمَّا اَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَحْمِلْهَا عَلَيْهِ، وَاَمَّا عُمَرُ فَحَمَلَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ اَبُو بَكْرٍ بَعَثَ الْجُنُودَ اِلَى الشَّامِ، فَكَانَ اَوَّلُ مَنِ اسْتُعْمِلَ عَلٰى رَبْعٍ مِنْهَا خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ، فَاَخَذَ عُمَرُ يَقُوْلُ: اَتُؤَمِّرُهُ وَقَدْ صَنَعَ مَا صَنَعَ، وَقَالَ مَا قَالَ؟ فَلَمْ يَزَلْ بِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى عَزَلَهُ، وَاَمَّرَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ محمد بن عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن سعید کو یمن کا والی بنایا تھا، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد وہ مدینہ شریف آئے اور دو ماہ تک انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی۔ ان کا موقف یہ تھا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے والی بنایا ہے اور پھر اپنی حیات میں آپ نے مجھے معزول نہیں کیا تھا۔ پھر وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عبدمناف سے ملے اور ان سے کہا: اے بنی عبدمناف! تم نے خوشدلی کے ساتھ اپنے معاملات اپنے غیر کے سپرد کر دیئے۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تک پہنچادی۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی اس بات پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو کوئی برا نہیں مانا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بہت محسوس کی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کی جانب لشکر روانہ فرمایا: اس فوج کے ایک چوتھائی حصے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو نگران بنایا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اس کی باتوں اور اس کے کرتوتوں کو اچھی طرح جاننے اور سمجھنے کے باوجود تم نے اس کو امیر بنا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی باتیں مسلسل دہراتے رہے حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر کے حضرت یزید ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرما دیا۔

5088۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى الْحَافِظُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ سَيَّارٍ يَقُوْلُ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَلَدَ لِاَبِيهِ سَعِيْدٌ عِشْرُوْنَ اِبْنًا وَّعِشْرُوْنَ ابْنَةً فَاَمَّا الْخَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاِنَّهُ قُتِلَ يَوْمَ مَرْجِ الصَّفْرِ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✦✦ احمد بن سیار فرماتے ہیں: حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے والد کے ۲۰ بیٹے اور ۲۰ بیٹیاں تھیں۔ اور خالد بن سعید مرج الصفر کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۱۴ ہجری کو شہید ہوئے۔

5089۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اَبِيْهِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا الْخَاتَمُ؟ فَقَالَ: خَاتَمٌ اتَّخَذْتُهُ، قَالَ: فَاطْرَحْهُ فَطَرَحْتُهُ اِلَيْهِ، فَاِذَا هُوَ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَقْشَتُهُ؟ قُلْتُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَتَّمَ بِهِ حَتّٰى مَاتَ، فَهُوَ الْخَاتَمُ الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت انہوں نے ایک انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: یہ انگوٹھی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: حضور! یہ میں نے بنوائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اتارو، (حضرت خالد کہتے ہیں) میں نے وہ انگوٹھی اتار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دی، یہ انگوٹھی لوہے کی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر کیا نقش کروایا ہے؟ میں نے کہا: ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی اپنے پاس رکھ لی اور اسی کے ساتھ (دستاویزات وغیرہ پر) مہر لگایا کرتے تھے، یہ وہی مہر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔

اس سے اگلے باب میں بھی اسی سے ملتی جلتی حدیث موجود ہے، وہ یہ ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ (ترمذی، ابواب اللباس، باب ماجاء فی خاتم الفضة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔

5090- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ، عَنْ عَمِّهِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْاَكْبَرِ، اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ ابْنَتُهُ اُمُّ خَالِدٍ، فَجَاءَ

نوٹ: یہ حدیث ضعیف ہے، حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ امام ترمذی نے حدیث شریف نقل فرمائی ہے جس میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ وہ حدیث شریف یہ ہے

5090- يتعوذ من عذاب القبر "صحيح البخارى كتاب الجنائز' باب التعوذ من عذاب القبر' حديث 1321: صحيح البخارى كتاب الدعوات' باب التعوذ من عذاب القبر' حديث6013: صحيح ابن حبان كتاب الرقائق' باب الاستعاذة' ذكر ما يستحب للمرء أن يستعيذ بالله جل وعلا من عذاب' حديث1006: مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب الجنائز' باب فتنة القبر' حديث6532: مصنف ابن أبي شيبة كتاب الدعاء' باب جامع الدعاء' حديث28554: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -أم خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص رضي الله عنها' حديث2809: السنن الكبرى للنسائي كتاب النعوت' السؤال بأسماء الله عز وجل وصفاته والاستعاذة بها' حديث7466: مشكل الآثار للطحاوى 'باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث4509: مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' مسند النساء' حديث أم خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص' حديث26476: مسند الحميدى 'أحاديث أم خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص رضي الله' حديث330: مسند إسحاق بن راهويه -ما يروى عن أم خالد' حديث1984: المعجم الكبير للطبراني 'باب الخاء' باب الياء - أم خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص' حديث 21141:

بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا قَمِيصٌ اَصْفَرُ وَقَدْ اَعْجَبَ الْجَارِيَةَ قَمِيصُهَا، وَقَدْ كَانَتْ فَهِمَتْ بَعْضَ كَلَامِ الْحَبَشَةِ فَرَاطَنَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامِ الْحَبَشَةِ سنه سنه وَهِيَ بِالْحَبَشَةِ حَسَنٌ حَسَنٌ، ثُمَّ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْلِي وَاَخْلِقِي، اَبْلِي وَاَخْلِقِي، قَالَ: فَاَبْلَتْ وَاللّٰهِ، ثُمَّ اَخْلَقَتْ، ثُمَّ مَالَتْ اِلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى مَوْضِعِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَاَخَذَهَا اَبُوهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا

صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ اَحَادِيثَ لِاِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ آبَائِهِ وَعُمُومَتِهِ، وَهٰذِهِ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ الَّتِي حَمَلَهَا اَبُوهَا صَغِيرَةً اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَحِبَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَوَتْ عَنْهُ

حَدَّثَنِي بِصِحَّةِ ذٰلِكَ اَبُو بَكْرِ بْنُ دَاوُدَ، وَاَبُو مُحَمَّدٍ الْبَلَاذُرِيُّ الْحَافِظُ، وَاَبُو سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ سَلْمٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، سَمِعْتُ اُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ الْاَكْبَرِ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

✧✧ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حبشہ سے واپس لوٹے تو وہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت ان کی صاحبزادی حضرت ام خالد بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ اور انہوں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی، اور یہ قمیص اس لڑکی کو بہت پسند تھی، اور یہ لڑکی کچھ کچھ حبشی زبان بھی سمجھتی تھی، رسول اللہ ﷺ نے حبشی زبان میں اس لڑکی کو کہا: سنہ سنہ۔ حبشی زبان میں اس کا مطلب ہے ''خوبصورت، خوبصورت''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی سے فرمایا: اس کو پہن پہن کر بوسیدہ کر دو، (راوی کہتے ہیں: اس نے واقعی وہ کپڑے پہن پہن کر بوسیدہ کر دیئے تھے) پھر وہ لڑکی رسول اللہ ﷺ کی پشت کی جانب ہوئی اور مہر نبوت کو چھو لیا۔ ان کے والد حضرت خالد بن سعید ان کو پکڑ کر ہٹانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید کی ان کے آباء اور چچوں کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ اور یہ ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص وہی ہیں جن کو ان کے والد نے بچپن میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا تھا، اس کے بعد وہ بارگاہ رسالت میں ہی رہیں۔ اور ان کی رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ احادیث بھی موجود ہیں۔ اور اس بات کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ صَفْوَانِ بْنِ مَخْرِمَةَ الزُّهْرِيِّ

حضرت صفوان بن مخرمہ زہری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5091- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ وَمِنْ بَنِي زُهَيْرٍ صَفْوَانُ بْنُ مَخْرِمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَبِهِ يُكَنَّى مَخْرِمَةُ وَهُوَ اَخُو الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرِمَةَ وَاُمُّهُ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَوْفٍ اُخْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: بنی زہیر میں سے صفوان بن مخرمہ بن نوفل بھی ہیں۔ انہی کے نام سے مخرمہ کی کنیت تھی، یہ مسور بن مخرمہ کے بھائی ہیں، ان کی والدہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن عاتکہ بنت عوف ہیں۔

5092- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِصَامٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا بَشِيرُ اَبُو اِسْمَاعِيلَ، سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ صَفْوَانَ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ، عَنْ اَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْرِدُوا بِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

✧✧ قاسم بن صفوان کے والد صحابی رسول ہیں، یہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کی نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ سخت گرمی دوزخ کی تپش ہے۔

5093- اَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ قَالَ كَانَ قَدِيمَ الْاِسْلَامِ بِمَكَّةَ وَهَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى مَكَّةَ، فَحَبَسَهُ اَبُو جَهْلٍ وَضَرَبَهُ وَاَجَاعَهُ وَعَطَّشَهُ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لَهُ فِي الصَّلَاةِ وَالْقُنُوتِ كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْوَاقِدِيِّ

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْزُوْمٍ

حضرت سلمہ بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن مخزوم رضی اللہ عنہ کے فضائل

✧✧ امام حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ فرماتے ہیں: یہ بہت پہلے پہل مکہ میں اسلام لے آئے تھے، انہوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی، پھر یہ حبشہ سے جب لوٹ کر آئے تو ابوجہل نے ان کو پکڑ کر قید کر لیا، ان کو بھوکا پیاسا رکھا اور بہت مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے نماز میں اور قنوت میں دعا مانگا کرتے تھے۔

5092- مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الصلاة' من كان يبرد بها ويقول الحر من فيح جهنم' حديث3250: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر صفوان الزهري رضي الله عنه' حديث602: مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث ابن صفوان الزهري عن أبيه' حديث17975: المعجم الكبير للطبراني' باب الصاد' صفوان بن المعطل السلمي - صفوان أبو القاسم الزهري' حديث7229:

5094 فَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: ثُمَّ إِنَّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ أَفْلَتَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَلَحِقَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَذَلِكَ بَعْدَ الْخَنْدَقِ فَقَالَتْ أُمُّهُ ضُبَاعَةُ بِنْتُ عَامِرِ بْنِ قُرْطِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ قُشَيْرِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ:

لَاهُمَّ رَبَّ الْكَعْبَةِ الْمُحَرَّمَهْ أَظْهِرْ عَلَى كُلِّ عَدُوٍّ سَلَمَهْ

لَهُ يَدَانِ فِي الْأُمُورِ الْمُبْهَمَةْ كَفٌّ بِهَا يُعْطِي وَكَفٌّ مُنْعِمَهْ

فَلَمْ يَزَلْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الشَّامِ حِينَ بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْجُيُوشَ لِجِهَادِ الرُّومِ. فَقُتِلَ سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَهِيدًا بِمَرْجِ الصُّفَّرِ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ چھوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ شریف میں آ گئے۔ اور یہ جنگ خندق کے بعد کا واقعہ ہے۔ ان کی والدہ ضباعہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن عامر بن ربیعہ نے یہ اشعار کہے۔

''عزت والے کعبہ کے رب سلمہ کو تمام دشمنوں پر غالب کر، مبہم امور میں ان کے دو ہاتھ ہوتے ہیں ایک ہاتھ سے عطا کرتے ہیں اور ایک ہاتھ انعام عطا کرنے والا ہوتا ہے''۔

پھر وہ حضور ﷺ کی وفات تک مسلسل آپ ﷺ کے ہمراہ رہے۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک روم کی جانب فوجیں بھیجیں تو یہ ان کے ہمراہ گئے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں سن ۱۴ ہجری میں محرم الحرام کے مہینے میں مرج الصفر میں شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْخَزْرَجِيِّ النَّقِيبِ

مبلغ اسلام حضرت سعد بن عبادہ خزرجی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5095 أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ دُلَيْمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَهُوَ نَقِيبٌ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ حضرت عروہ نے انصار کے قبیلہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن عبیدہ بن خزیمہ کا نام ذکر کیا ہے، یہ اسلام کے مبلغ تھے، یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

5096- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ وَمِنْ بَنِي سَاعِدَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ كَانَ حَامِلُ رَايَةِ الْاَنْصَارِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّغَيْرَهُ

✧✧ حضرت عروہ نے بیعت عقبہ میں بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج میں سے شریک ہونے والوں میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے۔ جنگ بدر وغیرہ کے دن انصار کے علم بردار یہی تھے۔

5097- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ دُلَيْمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي خُزَيْمَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ طَرِيْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرٍ وَكَانَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يُكَنَّى اَبَا ثَابِتٍ وَّكَانَ هُوَ مِنْ اَحَدِ السَّبْعِيْنَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ فِي رِوَايَةِ جَمِيْعِهِمْ وَاَحَدُ النُّقَبَاءِ الْاِثْنَى عَشَرَ وَكَانَ سَيِّدًا جَوَّادًا وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا ذُكِرَ اَنَّهُ كَانَ يَتَاَهَّبُ لِلْخُرُوْجِ اِلَيْهِمْ وَيَاْتِي دُوْرَ الْاَنْصَارِ يَحُضُّهُمْ عَلَى الْخُرُوْجِ فَنَهَشَ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ فَاَقَامَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ سَعْدٌ لَّمْ يَشْهَدْهَا لَقَدْ كَانَ عَلَيْهَا حَرِيْصًا وَقَدْ شَهِدَ اُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا

✧✧ یحییٰ بن عبدالعزیز بن سعید نے حضرت سعد بن عبادہ کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ''سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن نعمان بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج''

محمد بن عمرو کہتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو ثابت تھی۔ تمام محدثین کی روایات کے مطابق ان کا شمار ان ستر صحابہ کرام میں ہوتا ہے جنہوں عقبہ کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ اور یہ بارہ مبلغین میں سے بھی ہیں۔ آپ سید تھے، سخی تھے۔ آپ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، آپ جنگ بدر میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتے تھے اور اس کے لئے آپ انصار کے گھروں میں جا جا کر ان کو جنگ کے لئے تیار کر رہے تھے، لیکن روانگی سے پہلے آپ کو سانپ نے ڈس لیا، جس کی وجہ سے آپ جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد اگرچہ بدر میں شریک نہیں ہو سکا لیکن اس کے دل میں بدر میں شرکت کی حسرت بہت تھی۔ اس کے بعد آپ احد، خندق اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

5098- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا ثَابِتٍ بِحُوْرَانٍ مِنْ اَرْضِ الشَّامِ لِسَنَتَيْنِ وَنِصْفٍ مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذٰلِكَ آخِرُ خَمْسَ عَشَرَةَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ کا انتقال ہوا۔ آپ کی کنیت ابو ثابت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال اور چھ ماہ بعد ملک شام کے ایک علاقے حوران میں ان کا انتقال ہو گیا۔

5099- اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَمَوِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْعَبْدِیُّ سَمِعْتُ یَحْیٰی بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ بُکَیْرٍ یَقُوْلُ تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ بِحُوْرَانَ سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ

✧✧ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے سن ۱۶ ہجری میں حوران میں وفات پائی۔

5100- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ بُکَیْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِی مَعْبَدُ بْنُ کَعْبٍ، عَنْ اَخِیهِ، عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَخْرِجُوا اِلَیَّ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیبًا، فَاَخْرَجْنَا لَهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ دُلَیْمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ حُزَیْمَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ طَرِیفِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ سَاعِدَةَ، وَکَانَ نَقِیبَ بَنِی سَاعِدَةَ

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: مجھے ۱۲ مبلغ چاہئیں۔ تو ہم نے حضرت سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن حزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کو پیش کیا۔ یہ بنی ساعدہ کے مبلغ تھے۔

5101- حَدَّثَنِی اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْکَلْبِیِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنِ عَیْشِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ قُرَیْشٌ قَائِلًا یَقُوْلُ فِی اللَّیْلِ عَلٰی اَبِی قُبَیْسٍ

اِنْ یُسْلَمَ السَّعْدَانِ یُصْبِحُ مُحَمَّدًا ... مَکَّةَ لَا یَخْشٰی خِلَافَ مُخَالِفٍ

فَظَنَّتْ قُرَیْشٌ اَنَّهُمَا سَعْدُ تَمِیْمٍ وَسَعْدُ هُذَیْمٍ فَلَمَّا کَانَتْ فِی اللَّیْلَةِ الثَّانِیَةِ سَمِعُوْهُ یَقُوْلُ

اَیَا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوْسِ کُنْ اَنْتَ نَاصِرًا ... وَیَا سَعْدُ سَعْدَ الْخَزْرَجِیِّیْنَ الْغُطَارِفِ

اَجِیْبَا اِلٰی دَاعِی الْهُدٰی وَتَمَنَّیَا ... عَلَی اللّٰهِ فِی الْفِرْدَوْسِ مُنْیَةَ عَارِفِ

فَاِنَّ ثَوَابَ اللّٰهِ لِطَالِبِ الْهُدٰی ... جِنَانٌ مِنَ الْفِرْدَوْسِ ذَاتَ رَفَارِفِ

فَلَمَّا اَصْبَحُوْا قَالَ سُفْیَانُ هُوَ وَاللّٰهِ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

✧✧ عبدالحمید بن عیش بن جبر اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ قریش نے رات کے وقت جبل ابوقبیس سے کسی کہنے والے کی یہ آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا

اگر سعد مسلمان ہوگیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں کسی مخالف کی مخالفت کا خوف نہیں رہے گا۔

قریش نے سمجھا کہ یہ بات تمیم کے سعد اور ہذیم کے سعد کے بارے میں ہو رہی ہے۔ جب اگلی رات ہوئی تو انہوں نے یہ آوازیں سنیں

اے سعد، قبیلہ اوس کے سعد تو مددگار بن جا، اور اے سعد تکبر کرنے والے خزرجیوں کے سعد

تم دونوں ہدایت کی طرف بلانے والے کی دعوت کو قبول کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک عارف کی طرح جنت الفردوس کی

آرزو کرو۔

کیونکہ ہدایت کے طلبگار کے لئے اللہ تعالیٰ کا ثواب رفرف والی جنت الفردوس ہے۔

جب صبح ہوئی تو سفیان نے کہا: خدا کی قسم! وہ تو سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کے بارے میں آواز آ رہی تھی۔

5102۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَخَرَّ مَيِّتًا فَقَالَتِ الْجِنُّ

نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ تُخْطِ فُؤَادَهُ

✧✧ محمد سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک قبیلے کے کوڑے کے ڈھیر کے پاس سے گزر رہے تھے کہ وہیں پر اچانک مر کر گر گئے۔ تو ایک جن نے کہا:

ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو مارا ہے اور ہم نے دو تیر مارے ہیں اور دونوں سیدھے اس کے دل پر جا کر لگے ہیں۔

5103۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِبَادٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ اَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَا يَبُوْلُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ اِنِّي لَاَجِدُ فِي ظَهْرِيْ شَيْئًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ مَّاتَ فَنَاحَتِ الْجِنُّ فَقَالُوْا

نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ تُخْطِ فُؤَادَهُ

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پیشاب کرنے کے لئے گئے، پھر جب واپس آئے تو کہہ رہے تھے: میری کمر میں درد ہو رہا ہے، اس حالت میں آپ زیادہ دیر نہیں رہے تھے کہ فوت ہو گئے تو اس وقت جنات نے یہ نوحہ پڑھا

ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو مارا ہے اور ہم نے دو تیر مارے ہیں جو کہ ان کے دل سے خطا نہیں ہوئے۔

5104۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَلَغَهُ اِقْبَالُ اَبِي سُفْيَانَ، فَتَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخُوْضَ الْبَحْرَ لَخُضْنَاهُ، وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ،

5104۔ صحيح مسلم' كتاب الجهاد والسير' باب غزوة بدر' حديث 3417: مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الجهاد' بيان محاربة النبي صلى الله عليه وسلم أهل الطائف' حديث 5421' صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب' ذكر الاستحباب للإمام' حديث 4794: صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب' ذكر اسم الأنصاري الذي' حديث 4795: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب المغازي' غزوة بدر الكبرى ومتى كانت وأمرها' حديث 36022: السنن الكبرى للنسائي' كتاب السير' مشاورة الإمام الناس إذا كثر العدو' حديث 8311

فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوسفیان کے آنے کی اطلاع ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا، پھر آپ علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے بھی انکار کر دیا، تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ دریا میں کود جانے کا حکم دیں تو ہم دریا میں کود جائیں، اگر آپ کہیں تو ہم "برک الغماد" تک کا سفر کر جائیں۔ (برک الغماد، یمن کے انتہائی دوردراز کے علاقوں کو کہا جاتا ہے۔) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی اور یہ تمام لوگ روانہ ہو گئے اور میدان بدر میں آ کر خیمہ زن ہو گئے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5105- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ مَجْدًا وَّلَا مَجْدَ اِلَّا بِفِعَالٍ وَّلَا فِعَالَ اِلَّا بِمَالٍ اَللّٰهُمَّ لَا يُصْلِحُنِي الْقَلِيْلُ وَلَا اَصْلُحُ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ عَلٰى اُطُمَةٍ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الشَّحْمَ وَاللَّحْمَ فَلْيَاْتِ سَعْدًا

✧✧ حضرت عروہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ یوں دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ! مجھے عزت عطا فرما، اور عزت بغیر کام کے نہیں ملتی اور کام بغیر مال کے نہیں ہوتا۔ یا قلیل مال نہ میرے قریب آئے اور نہ میں اس کے قریب جاؤں۔ اور اگر کوئی منادی ہوتا تو وہ کسی بلند ٹیلے پر چڑھ کر یوں ندا دیتا: جس جس کو چربی یا گوشت چاہیے وہ سعد کے پاس آ جائے۔

5106- اَخْبَرَنِيْ عَبْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ الدَّقَّاقُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَتِيْقُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَرَبَطُوْا يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ وَاَدْخَلُوْهُ مَكَّةَ يَضْرِبُوْنَهٗ وَيَجُرُّوْنَهٗ بِنَاصِيَتِهٖ وَكَانَ ذَا جُمَّةٍ طَوِيْلَةٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابوبکر فرماتے ہیں: مشرکوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر ان کے ہاتھ گردن پر باندھ دیئے اور ان کو مارتے ہوئے اور پیشانی کے بل گھسیٹتے ہوئے مکہ میں لے آئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بال لمبے تھے۔

5107- حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اُمَّهٗ تُوُفِّيَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ، قَالَ: فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقْضِيَهٗ عَنْهَا قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اُمَّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ وَلَمْ يَصِلَاهُ عَنْهُ وَهٰذَا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمے روزے

روزے باقی تھے (حضرت سعد) فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے مجھے ان کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم دیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے ان کی جانب سے نمازیں نہیں پڑھیں۔ جبکہ مذکورہ حدیث بھی ان کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

5108۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَبُو سُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ وَكَانَ اَخَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَبْنِ عَمِّهِ اَرْضَعَتْهُ حَلِيْمَةُ اَيَّامًا فَكَانَ يَاْلِفُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَاهُ وَهَجَاهُ وَهَجَا اَصْحَابَهُ فَمَكَثَ عِشْرِيْنَ سَنَةً مُغَاضِبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَخَلَّفُ عَنْ مَوْضِعٍ تَسِيْرُ فِيْهِ قُرَيْشٌ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا ذُكِرَ شُخُوْصُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ اَلْقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِهِ الْاِسْلَامَ فَتَلَقَّى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نُزُوْلِهِ الْاَبْوَآءَ فَاَسْلَمَ هُوَ وَابْنُهُ جَعْفَرٌ وَخَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ فَتْحَ مَكَّةَ وَحُنَيْنًا قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا لَقِيْنَا الْعَدُوَّ بِحُنَيْنٍ اقْتَحَمْتُ عَنْ فَرَسِي وَبِيَدِيَ السَّيْفُ صَلْتًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّي اُرِيْدُ الْمَوْتَ دُوْنَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيَّ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَخُوْكَ وَبْنُ عَمِّكَ اَبُوْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ فَارْضِ عَنْهُ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ كُلَّ عَدَاوَةٍ عَادَانِيْهَا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ اَخِي لَعُمْرِي فَقَبَّلْتُ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالُوْا وَمَاتَ اَبُوْ سُفْيَانِ بْنُ الْحَارِثِ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ اَخِيْهِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بِاَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ اِلَّا ثَلَاثَةَ عَشَرَ لَيْلَةً وَيُقَالُ مَاتَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَصَلَّى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقُبِرَ فِي دَارِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ الَّذِيْ حَفَرَ قَبْرَ نَفْسِهِ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ قَدْ ذَكَرْتُ اِسْلَامَ اَبِي سُفْيَانَ فِي فَتْحِ مَكَّةَ فِيْمَا تَقَدَّمَ

محمد بن عمر نے حضرت ابوسفیان کا نام یوں ذکر کیا ہے "ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی ہیں اور چچازاد بھائی بھی ہیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے کئی دن ان کو دودھ پلایا ہے یہ رسول اللہ ﷺ سے بہت پیار کیا کرتے تھے۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو یہ بہت سخت دشمنی کرنے لگا، آپ کو اور آپ علیہ السلام کے ساتھیوں کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ ۲۰ سال تک یہ مسلسل رسول اللہ ﷺ سے دشمنی کرتا رہا، جب بھی قریش نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ کی، یہ اس میں لازمی شریک ہوئے، پھر جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے مکہ میں آنے کی اطلاع ملی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اسلام کی ہیبت ڈال دی، چنانچہ حضور علیہ السلام کے مکہ آنے سے پہلے ہی یہ آپ ﷺ کو ملنے چلے گئے

اور مقام ابواء پر جا کر رسول اللہ ﷺ سے ملے اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ کی جانب روانہ ہوئے اور فتح مکہ اور جنگ حنین میں شریک ہوئے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب جنگ حنین میں ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی، میں اپنے گھوڑے کو حقیر جانتے ہوئے اس سے نیچے اتر آیا، میرے ہاتھ میں تلوار سونتی ہوئی تھی۔ خدا کی قسم! میں صرف موت کا ارادہ کئے ہوئے تھا جبکہ نبی اکرم ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کا بھائی اور آپ کا چچازاد، ابوسفیان بن حارث ہے، آپ اس سے راضی ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی وہ تمام دشمنی معاف فرمائے جو آج تک انہوں نے میرے ساتھ کی ہے، پھر آپ میری جانب متوجہ ہوئے اور بولے: میری عمر کی قسم یہ میرا بھائی ہے۔ میں نے رکاب میں آپ کے قدموں کا بوسہ لیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اپنے بھائی نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ کی وفات کے تین ماہ اور سترہ دن بعد مدینہ میں وفات پا گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سن ۲۰ ہجری میں فوت ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع کے اندر دار عقیل بن ابی طالب میں ان کا روضہ مبارک بنایا گیا، یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی وفات سے تین دن پہلے خود ہی اپنے لئے قبر کھود لی تھی۔

حضرت سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔

5109۔ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ الْمُنْذِرِ یَقُوْلُ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْمُهُ الْمُغِیْرَةُ تُوُفِّیَ سَنَةَ عِشْرِیْنَ وَصَلّٰی عَلَیْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: حضرت ابوسفیان بن حارث بن بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا نام مغیرہ ہے۔ ان کا انتقال سن ۲۰ ہجری کو ہوا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5110۔ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِیُّ سَمِعْتُ یَحْیٰی بْنَ مَعِیْنٍ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ * اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ اَحَبَّ قُرَیْشٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ شَدِیْدًا عَلَیْهِ فَلَمَّا اَسْلَمَ کَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْهِ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام قریش میں سب سے زیادہ حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خیال رکھتے تھے جبکہ ابوسفیان، حضور ﷺ سے نفرت کرتا تھا لیکن جب وہ مسلمان ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے محبت کرنے لگ گئے۔

5111۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِیُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْکِلَابِیُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِیْ حَبَّةَ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ خَیْرُ اَهْلِیْ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت ابوحبہ بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوسفیان بن حارث میرے سب سے اچھے رشتہ دار ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5112- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ فِتْيَانِ الْجَنَّةِ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: حَلَقَهُ الْحَلاقُ بِمِنًى وَفِي رَاْسِهِ ثُؤْلُولٌ فَقَطَعَهُ فَمَاتَ، فَيُرَوْنَ اَنَّهُ شَهِيدٌ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنتی نوجوانوں کے سردار ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہیں۔ (راوی) کہتے ہیں: حلاق (سرمونڈنے والے) نے ان کا سر مونڈا تو ان کے سر میں مسہ (ایک ابھری ہوئی رگ) تھی، اس حلاق نے وہ رگ کاٹ دی جس کی وجہ سے وہ فوت ہو گئے، صحابہ کرام کا خیال ہے کہ وہ شہید ہیں۔

5113- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ وَمَا مَعَهُ اِلَّا اَنَا وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبُهَا وَاَبُو سُفْيَانَ لا يَاْلُوا اَنْ يَّسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِيْنَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ کثیر بن عباس بن عبدالمطلب اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، اس جنگ میں ایسا وقت بھی آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف میں اور حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے، ابوسفیان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار تھے اور ابوسفیان مشرکین کی جانب پیش قدمی کرنے میں ذرا بھی سستی نہیں کر رہے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5113-صحيح مسلم كتاب الجهاد والسير' باب في غزوة حنين' حديث 3411: مستخرج أبي عوانة -مبتدأ كتاب الجهاد' بيان محاربة رسول الله صلى الله عليه وسلم المشركين يوم حنين' حديث 5407: صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه' حديث 7158: مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب المغازي' وقعة حنين' حديث 9438: السنن الكبرى للنسائي كتاب السير' الرجل يكون له المال عند المشركين فيقول " :تبينا يخرج' حديث 8377: شرح معاني الآثار للطحاوي كتاب السير' باب إنزاء الحمير على الخيل' حديث 3445: مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' حديث العباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث 1722: البحر الزخار مسند البزار -ومما روى كثير بن العباس عنه' حديث 1158:

5114- حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُو الْحَسَنِ بْنُ مُوسَى الْفَقِيهُ قَالاَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ فَاَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ، فَاسْتَقْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ تَمْرًا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ كَانَ عِنْدِي تَمْرٌ وَلٰكِنَّهُ كَانَ عَثْرِيًّا، ثُمَّ قَالَ: كَذٰلِكَ يَفْعَلُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُونَ، وَاِنَّ اللّٰهَ لاَ يَتَرَحَّمُ عَلٰى اُمَّةٍ لاَ يَاْخُذُ الضَّعِيفُ مِنْهُمْ حَقَّهُ مِنَ الْقَوِيِّ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ لَمْ يُسْنِدْ اَبُو سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ، وَلَمْ يُقِمْ اِسْنَادَهُ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرُ غُنْدَرٍ، فَقَدْ اَخْبَرْنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنَا عَبْدَانُ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ مُدْرِكِ بْنِ الْمُهَلَّبِ بِسِجِسْتَانَ فَسَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَهُ، وَلَمْ يَسْمَعْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيهِ

✧✧ حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی کچھ کھجوریں قرضہ دینی تھیں، وہ شخص آیا اور اپنی کھجوروں کا تقاضا کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خولہ بنت حکیم سے کچھ کھجوریں ادھار منگوا کر اس کو دیں اور کہا: میرے پاس کھجوریں تو ہیں مگر وہ عثری (گری ہوئی) کھجوریں ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ کے نیک بندے اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم نہیں کرتا جس قوم کے غریب، امیروں سے اپنا حق سخت کلامی کئے بغیر وصول نہیں کرتے۔

✿✿ حضرت ابوسفیان نے صرف یہی ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہے اور اس کی بھی اسناد شعبہ نے غندر کے علاوہ اور کسی سے قائم نہیں کی۔

امام حاکم اپنی سند کے ہمراہ سماک کا بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم مدرک بن مہلب کے ہمراہ سجستان میں تھے وہاں پر ہم نے ایک بزرگ کو حضرت ابوسفیان کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ پھر اُس حدیث کا ذکر کیا۔ اور عبداللہ بن ابی سفیان نے اپنے والد ابوسفیان سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔

5115- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: وَمِمَّنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَلَدِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ مِنْ خَيْرِ اَهْلِي، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ سَيِّدُ فِتْيَانِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَصَبَرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَاَبْصَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمَايَةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: ابْنُ اُمِّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَقَالَ: حَلَقَهُ الْحَلاَّقُ فَقَطَعَ ثُؤْلُولاً مِنْ رَاْسِهِ فَلَمْ يَرْقَاْ عَنْهُ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ، وَذٰلِكَ فِي سَنَةِ عِشْرِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ تَلَقَّى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ

الطَّرِيقِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلٰى مَكَّةَ لِلْفَتْحِ، فَاَسْلَمَ قَبْلَ الْفَتْحِ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں: حارث بن عبدالمطلب کی اولادوں میں سے جو لوگ صحابی رسول ہوئے ان میں سے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ میرے اچھے رشتہ دار ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ یہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اور جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منہ اندھیرے دیکھا اور پوچھا: یہ کون ہے؟ تو جواب ملا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کی ماں کا بیٹا ہے۔ اور یہ بھی کہ حلاق (سر مونڈنے والے) نے ان کا سر مونڈا تو ان کے سر کی ایک ابھری ہوئی رگ کٹ گئی، جس سے خون بہنا شروع ہو گیا حتی کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ ۲۰ ویں ہجری کی بات ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے لئے مکہ کی جانب آرہے تھے اس وقت ابوسفیان نے مکہ سے باہر نکل کر راستے میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور اور فتح مکہ سے پہلے ہی اسلام لے آئے۔

5116- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي اَبِي اَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ. قَالَ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْمُهُ الْمُغِيرَةُ تُوُفِّيَ سَنَةَ عِشْرِينَ وَصَلَّى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا نام مغیرہ تھا، ۲۰ ہجری کو انتقال ہوا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5117- اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ مُدْرِكِ بْنِ الْمُهَلَّبِ بِسِجِسْتَانَ فِي سُرَادِقِهِ، فَسَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يَاْخُذُ الضَّعِيفُ حَقَّهُ مِنَ الْقَوِيِّ وَهُوَ غَيْرُ مُتَعْتَعٍ فَاِذَا الشَّيْخُ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، قَدْ سَمَّاهُ غُنْدَرٌ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ اَبَا سُفْيَانَ فِي الْاِسْنَادِ

✧✧ سماک بن حرب فرماتے ہیں: ہم مدرک بن مہلب کے ہمراہ ایک خیمے میں تھے۔ میں نے ایک بزرگ کو حضرت ابوسفیان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا ہے "اللہ تعالیٰ اس قوم پر کبھی رحم نہیں فرماتا جس کے ضعیف، طاقتوروں سے سخت کلامی کئے بغیر اپنا حق وصول نہیں کرتے۔

مذکورہ سند میں جس محدث کا نام نہیں لیا گا وہ عثمان بن جبلہ ہیں انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے سماک سے روایت کیا ہے۔ غندر نے اپنی سند میں ان کا نام ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے اسناد میں ابوسفیان کا نام نہیں لیا۔

5118- اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى، وَبُنْدَارٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ

الْمُطَّلِبِ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ فَاَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ، فَاسْتَقْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ تَمْرًا، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَقَالَ: اَمَا اَنَّهُ قَدْ كَانَ عِنْدِي تَمْرٌ لٰكِنَّهُ قَدْ كَانَ عَثَرِيًّا، ثُمَّ قَالَ: كَذٰلِكَ يَفْعَلُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُونَ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَرَحَّمُ عَلٰى اُمَّةٍ لَا يَاْخُذُ الضَّعِيفُ مِنْهُمْ حَقَّهُ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ

✧✧ حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی کچھ کھجوریں قرضہ دینی تھیں، وہ شخص آیا اور اپنی کھجوروں کا تقاضا کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خولہ بنت حکیم سے کچھ کھجوریں ادھار منگوا کر اس کو دیں اور کہا: میرے پاس کھجوریں تو ہیں مگر وہ عثری (گری ہوئی) کھجوریں ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ کے نیک بندے اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم نہیں کرتا جس قوم کے غریب، امیروں سے اپنا حق سخت کلامی کئے بغیر وصول نہیں کرتے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيَاضٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

محمد بن عیاض زہری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5119۔ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اَبِي ذُهْلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَاسِينَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ السَّمَّاكُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الثَّوْبَانِيُّ مِنْ وَلَدِ ثَوْبَانَ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ لَيْثٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عِيَاضٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: رُفِعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِغَرِي وَعَلَيَّ خِرْقَةٌ وَقَدْ كُشِفَتْ عَوْرَتِي، فَقَالَ: غَطُّوا حُرْمَةَ عَوْرَتِهِ، فَاِنَّ حُرْمَةَ عَوْرَةِ الصَّغِيرِ كَحُرْمَةِ عَوْرَةِ الْكَبِيرِ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى كَاشِفِ عَوْرَةٍ

✧✧ محمد بن عیاض رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت لیث، اپنے آقا محمد بن عیاض کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (محمد بن عیاض فرماتے ہیں) بچپن میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اس وقت میرے گلے میں تو قمیص پہنی ہوئی تھی لیکن نیچے سے میں ننگا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی شرمگاہ کو ڈھانپو، کیونکہ بچے کی شرمگاہ کی حرمت، بالغ آدمی کی حرمت کی طرح ہے۔ اور اللہ تعالیٰ (بلاضرورت) شرمگاہ کھولنے والے پر نگاہ کرم نہیں فرماتا

ذِكْرُ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھائی عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

5120۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِيمَنْ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ مَعَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت عروہ نے فرمایا: بنی زہرہ بن کلاب میں سے ہجرتِ حبشہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہونے والوں

میں حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

5121- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ الْحَافِظُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَافِظُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ اَبِي عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ بَكٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقِيْلَ لَهُ اَتَبْكِي فَقَالَ اَخِي وَصَاحِبِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّالِثُ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود فرماتے ہیں: جب میرے والد صاحب حضرت عتبہ بن مسعود فوت ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود بہت روئے۔ ان سے رونے کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا: وہ میرا بھائی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھنے والا میرا ساتھی تھا، ہم تینوں میں تیسرا تھا اور میں سب سے زیادہ اس سے محبت کرتا تھا البتہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی مجھے محبت ہے۔

5122- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَسْعُوْدِيّ عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنْتَظَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُمَّ عَبْدٍ فَجَآئَتْ فَصَلَّتْ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت قاسم فرماتے ہیں: جب عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کا انتظار کیا، وہ آئیں اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

5123- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَعْلٰى عِنْدَنَا مِنْ عُتْبَةَ اَخِيْهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَلٰكِنَّهُ مَاتَ سَرِيْعًا

✧✧ زہری فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بھائی عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ افضل نہیں ہیں بس نیرنگی تقدیر کہ عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جلدی فوت ہو گئے۔

5124- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَاَهْوٰى بِيَدِهِ قُدَّامَهُ، فَسَاَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ حِيْنَ قَضَى الصَّلَاةَ فَقَالَ: جَاءَ الشَّيْطَانُ فَانْتَهَرْتُهُ، وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَرَبَطْتُهُ اِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَطُوفَ بِهِ وُلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ "

✧✧ حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھا رہے تھے کہ آپ نے اپنی اگلی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا۔ نماز کے بعد ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت دریافت کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: شیطان آیا تھا، میں نے ہاتھ سے اس کو دھکیل دیا اگر میں چاہتا تو اس کو پکڑ لیتا اور مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیتا اور اہل مدینہ کے بچے اس کے ساتھ

کھیلتے۔

5125۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِیُّ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ بُكَیْرٍ یَقُوْلُ تُوُفِّیَ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَلَهٗ حَدِیْثٌ وَّاحِدٌ

✧✧ حضرت یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۴۴ ہجری میں فوت ہوئے، ان سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے۔

5126۔ حَدَّثَنَا بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ ذَكَرَهُ ابْنُ بُكَیْرٍ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ زُهَیْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْدَانَ الْمِنْقَرِیُّ یَعْنِیْ عَامِرَ بْنَ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ جَدِّیْ، قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَمَةٍ سَوْدَاءَ، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عَلَیَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً، اَفَتُجْزِءُ عَنِّیْ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَبُّكِ؟ قَالَتْ: رَبِّیَ اللّٰهُ، قَالَ: فَمَا دِیْنُكِ؟ قَالَتِ: الْاِسْلَامُ، قَالَ: فَمَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: فَتُصَلِّیْنَ الْخَمْسَ، وَتُقِرِّیْنَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَضَرَبَ عَلٰی ظَهْرِهَا، وَقَالَ: اَعْتِقِیْهَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَدْرَكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ

✧✧ عون بن عبداللہ بن عتبہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کالے رنگ والی لونڈی لے کر آئی، اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ذمے ایک لونڈی کو آزاد کرنا ہے کیا یہ آزاد کر کے میں عہدہ برا ہو سکتی ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تیرا رب کون ہے؟ اس نے کہا: میرا رب اللہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا۔ تیرا دین کیا ہے؟ اس نے کہا: اسلام۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: کیا تو نماز پنجگانہ پڑھتی ہے اور میرے لائے ہوئے احکام کو تسلیم کرتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شاباش دی اور فرمایا: ٹھیک ہے تو اس کو آزاد کر دے۔

۞۞ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود صحابی رسول ہیں اور ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع بھی ثابت ہے۔

5127۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِیُّ، اَنَا یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْتُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، سَمِعْتُ اَبِیْ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، یَقُوْلُ: سَاَلْتُ اَبِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَیُّ شَیْءٍ تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: اَذْكُرُ اَنَّهٗ اَخَذَنِیْ وَاَنَا خُمَاسِیٌّ اَوْ سُدَاسِیٌّ فَاَجْلَسَنِیْ فِیْ حِجْرِهٖ، وَمَسَحَ رَاْسِیْ وَدَعَا لِیْ وَلِذُرِّیَّتِیْ بِالْبَرَكَةِ

✧✧ حمزہ بن عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے پوچھا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات کو اکثر یاد کرتے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا: یہ کہ میں پانچ یا چھ سال کا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا اور

میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے اور میری اولاد کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ نُعَيْمِ النَّحَّامِ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نعیم النحام عدوی رضی اللہ عنہ کے مناقب

5128۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيَّ، يَقُوْلُ: نُعَيْمُ النَّحَّامِ هُوَ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَوِيجِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، اَسْلَمَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ مِمَّنْ هَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ النَّحَّامُ، وَاِنَّمَا قِيلَ لَهُ ذٰلِكَ لاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ نَحْمَةً مِّنْ نُعَيْمٍ فِي الْجَنَّةِ، وَالنَّحْمَه الصَّوْتُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: نعیم النحام نعیم بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن عبد عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ہیں۔ یہ ہجرت سے پہلے ایمان لائے بلکہ یہ تو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں میں شریک تھے ان کو ''نحام'' کہا جاتا تھا، ان کو نحام اس لئے کہا جاتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں نے جنت میں نعیم کا ''نحمہ'' سنا ہے۔ نحمہ آواز کو کہتے ہیں۔

5129۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اَجْنَادِيْنَ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ نُعَيْمٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّحَّامُ قَالَ وَذٰلِكَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ نَعِيمِ النَّحَّامْ قُتِلَ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ شَهِيْدًا فِي رَجَبَ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ

✧✧ حضرت عروہ نے قریش کے خاندان بنی عدی بن کعب میں سے اجنادین کے دن شرکت کرنے والے لوگوں میں نعیم بن عبداللہ کا نام ذکر کیا ہے۔ یہ ۱۳ ہجری کا واقعہ ہے۔

5130۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰه بْنِ عُمَرَ عَنْ نَعِيْمِ النَّحَّامِ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فِيْهَا بَرْدٌ وَّاَنَا تَحْتَ لِحَافِي فَتَمَنَّيْتُ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى لِسَانِهٖ وَلَا حَرَجَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ وَلَا حَرَجَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نعیم النحام بیان کرتے ہیں کہ ایک سخت سرد رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے اذان دی۔ میں اس وقت لحاف میں لپٹا ہوا تھا۔ میرے دل میں تمنا ہوئی کہ کاش اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر لاحرج کے الفاظ جاری فرما دے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: ولاحرج۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5131- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَسْلَمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَتَبِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ مِنْ اَرْضِ دُوْسٍ فَلَمْ يَزَلْ مُقِيْمًا بِهَا حَتّٰى هَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ بَدْرٍ وَّاُحُدٍ وَّالْخَنْدَقِ حِيْنَ قَدِمَ بِمَنْ اَسْلَمَ مَعَهٗ مِنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ ثُمَّ لَحِقَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَهُمْ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: طفیل بن عمرو مسلمان ہوئے اور مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی، پھر سرزمین دوس میں اپنے قبیلے میں واپس آ گئے۔ پھر بہت عرصہ یہیں پر رہے حتی کہ جنگ بدر، احد اور خندق کے بعد غزوہ خیبر کے موقع پر جب ان کے قبیلے کے دوسرے لوگ مسلمان ہو کر آئے، اس وقت یہ بھی ان کے ہمراہ مدینہ کی جانب آ گئے، پھر خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے آئے، نبی اکرم ﷺ نے دیگر مسلمانوں کے ہمراہ ان کو بھی حصہ عطا فرمایا۔

5132- اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرَّمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الدَّوْسِيِّ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اجْعَلْنَا مَيْمَنَتَكَ، وَاجْعَلْ شِعَارَنَا يَا مَبْرُوْرُ، فَفَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشِعَارُ الْاُسْدِ كُلِّهَا اِلَى الْيَوْمِ يَا مَبْرُوْرُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنْ لَمْ يَكُنْ مُرْسَلًا، وَقَدْ اَدْرَكَ عَمْرُو بْنُ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عمرو بن طفیل سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے میمنہ میں شامل فرمائیں اور ہمارا شعار (کوڈ ورڈ) یا مبرور رکھ دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کر دیا تو اس دن سے لے کر آج تک اس قبیلے کا شعار "یا مبرور" ہے۔

❁❁ اگر یہ حدیث مرسل نہ ہو تو یہ صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور حضرت عمرو بن طفیل بن عمرو کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل ہے۔

5133- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَعَمْرُو بْنُ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ طَرِيْفِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَزْدِيِّ وَكَانَ اَبُوْهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ فَلَمَّا ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ خَرَجَ فَجَاهَدَ حَتّٰى فَرَغَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ طُلَيْحَةَ وَاَرْضِ نَجْدٍ كُلِّهَا ثُمَّ سَارَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى الْيَمَامَةِ وَمَعَهٗ ابْنُهٗ عَمْرُو بْنُ الطُّفَيْلِ فَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ الطُّفَيْلِ

فَجُرِحَ وَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ اسْتَبَلَّ وَصَحَّتْ يَدُهُ فَبَيْنَا هُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذْ أُتِيَ بِطَعَامٍ فَتَنَحَّى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ مَا لَكَ تَنَحَّيْتَ بِمَكَانِ يَدِكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَذُوْقُهُ حَتّٰى تَسُوْطَ بِيَدِكَ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ بَعْضُهُ فِي الْجَنَّةِ غَيْرُكَ ثُمَّ خَرَجَ عَامَ الْيَرْمُوْكِ فِي عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: عمرو بن طفیل بن عمرو بن طریف بن العاص بن ثعلبہ الازدی کے والد طفیل بن عمرو، حضور ﷺ کے آخری وقت تک آپ علیہ السلام کے ہمراہ رہے۔ پھر جب اہل عرب مرتد ہونے لگے تو یہ ان کے خلاف جہاد میں نکلے، حتیٰ کہ مسلمان طلیحہ اور سرزمین نجد سے فارغ ہو گئے۔ پھر آپ مسلمانوں کے ہمراہ یمامہ کی جانب نکلے۔

ذِكْرُ سَعْدٍ الْقَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قاری قرآن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فضائل

5134۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ سَعْدُ الْقَارِءُ وَيُكَنّٰى أَبَا زَيْدٍ وَّهُوَ أَحَدُ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ بَدْرًا وَّأُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُتِلَ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ شَهِيْدًا سَنَةَ سِتَّ عَشَرَةَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر نے حضرت سعد کا نسب یوں بیان کیا ہے "سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید" انہی کو سعد قاری کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابوزید ہے۔ اور یہ ان چھ لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قرآن کریم جمع کیا تھا، آپ جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ ۶۴ برس کی عمر میں ۱۶ ہجری کو جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ الَّذِيْ بَصَّرَ الْبَصْرَةَ

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے فضائل، جنہوں نے بصرہ شہر آباد کیا

5135۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ بْنِ جَابِرِ بْنِ وُهَيْبِ بْنِ نُسَيْبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مَازِنِ بْنِ مَنْصُوْرِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ خَصَفَةَ بْنِ قَيْسِ عَيْلَانَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارٍ

✧✧ حضرت عروہ، ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہیب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن بن منصور عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان بن مضر بن نزار"

5136۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهٖ فِي ذِكْرِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا كُنْيَتُهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقِيلَ اَبُو غَزْوَانَ وَكَانَ فِيمَا ذُكِرَ رَجُلًا طِوَالًا جَمِيلًا وَكَانَ قَدِيمَ الْإِسْلَامِ وَهَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي بَصَّرَ الْبَصْرَةَ وَمَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَعْدَنِ بَنِي سَلِيمٍ وَهُوَ مَاضٍ اِلَى الْبَصْرَةِ وَالِيًا عَلَيْهَا مِنْ قِبَلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدِمَ غُلَامُهُ سُوَيْدٌ عَلٰى عُمَرَ بِمَتَاعِهٖ وَتَرِكَتِهٖ قَالَ بْنُ عُمَرَ وَاِنَّمَا مَاتَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَيُقَالُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَهُوَ بْنُ سَبْعٍ وَّخَمْسِيْنَ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے عتبہ بن غزوان کے تذکرہ کے دوران فرماتے ہیں: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ''ابوغزوان'' ہے۔ اور وہاں پر ان کی صفات یوں بیان کی گئی ہیں۔ ''یہ دراز قد خوبصورت آدمی تھے۔ یہ بہت پہلے پہل اسلام لے آئے تھے۔ اور دوسری ہجرتِ حبشہ میں شرکت کی۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کے تیراندازوں میں سے تھے، یہی ہیں جنہوں نے بصرہ کو وطن بنالیا تھا۔ آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بنی سلیم کے معدن میں فوت ہوئے، یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جانب سے بصرہ کے گورنر مقرر کئے گئے تھے۔ (ان کی وفات کے بعد) ان کا غلام سویدان کا مال ومتاع اور ترکہ لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابن عمر فرماتے ہیں: عتبہ بن غزوان ۵۷ برس کی عمر میں ۱۵ یا ۱۷ ہجری کو فوت ہوئے۔

5137۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابواسود بیان کرتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شرکت فرمائی۔

5138۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غِنَامٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَاتَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَمَاتَ وَلَهُ سَبْعٌ وَّخَمْسُوْنَ سَنَةً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ۵۷ برس کی عمر میں سن ۱۷ ہجری میں وفات پائی۔

5139۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَّاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَّوَلَّتْ حِذَاءً وَاِنَّمَا

بَقِيَ مِنْهَا صَبَابَةٌ كَصَبَابَةِ الْإِنَاءِ يَصْطَبُهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا مِنْهَا بِخَيْرِ مَا يَحْضُرُكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ عَامًا وَمَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا فَوَاللَّهِ لَتَمْلَأَنَّهُ أَفَعَجِبْتُمْ وَقَدْ ذَكَرَ لَنَا أَنَّ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا وَإِنِّي الْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَارِسِ الْإِسْلَامِ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا وَمَا أَصْبَحَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ حَيٌّ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرَ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاقَصَتْ حَتَّى يَكُونَ عَاقِبَتُهَا مُلْكًا وَسَتَجْرِبُونَ أَوْ سَتُبْلَوْنَ الْأُمَرَاءَ بَعْدِي صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ خالد بن عمیر العدوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اما بعد! بے شک دنیا ختم ہونے والی ہے اور بہت جلد یہ منہ پھیر کر چلی جائے گی، دنیا صرف اتنی ہی رہ گئی ہے جتنا کسی برتن میں بچا ہوا مشروب ہوتا ہے۔ اور تم بہت جلد ایک ہمیشہ قائم رہنے والے جہان کی طرف منتقل ہو جاؤ گے اس لئے بہت اچھے زادِراہ کے ہمراہ منتقل ہونا کیونکہ ہمیں یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر جہنم کے اوپر والے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے، اور وہ پتھر چالیس سال نیچے کی جانب گرتا رہے، تب بھی وہ اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا۔ خدا کی قسم تم اس کو بھر دو گے۔ کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہے؟

انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ جنت کے دروازوں کے ایک پٹ سے دوسرے پٹ تک چالیس سال تک کی مسافت ہے، اور اس پر ایک دن آنے والا ہے کہ وہ لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوگی، میں نبی اکرم ﷺ کے ان سات صحابہ کرام میں سے ہوں جن کی خوراک سوائے درختوں کے پتوں کے اور کچھ نہ تھی وہ کھا کھا کر ہماری باچھیں چھل گئی تھیں۔ مجھے ایک چادر ملی جس کو میں نے اور مجاہد اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آدھی آدھی کر کے تہہ بند بنا لیا۔ اور آج ہم سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بن چکا ہے۔ اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو عظیم سمجھتا رہوں جبکہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں، میں حقیر ہوں۔ نبوت ختم ہو چکی ہے اور بادشاہت آنے والی ہے۔ تم عنقریب میرے بعد ان کا تجربہ کر لو گے اور ان سے مل لو گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5140۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ وَأَنَا سَأَلْتُهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ بَشِيرٍ النَّسَائِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا لِقُرَيْشٍ: هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ قَالُوا: ابْنُ أُخْتِنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ذِكْرُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ غَرِيبٌ جِدًّا وَفَضَائِلُهُ كَثِيرَةٌ، وَهٰذَا مِنْ أَجْلِ فَضَائِلِهِ، وَمَسَانِيدُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِيزَةٌ، وَقَدْ كَتَبْنَا مِنْ ذٰلِكَ حَدِيثًا اسْتَغْرَبْنَاهُ جِدًّا فَأَنَا ذَاكِرُهُ،

وَاِنْ لَّمْ يَكُنِ الْغَلَابِيُّ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے کہا: کیا (اس وقت) تمہارے درمیان تمہارے قبیلے کے علاوہ تو کوئی شخص موجود نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارا بھانجا عتبہ بن غزوان ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔

❁❁ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کا ذکر اس حدیث میں بہت غریب ہے جبکہ ان کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔ اور یہ ان کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔ اور عتبہ بن غزوان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ مسانید ''عزیز'' ہیں۔ ہم نے اسی میں سے ایک حدیث لکھی ہے جس کو ہم خود بہت غریب سمجھتے ہیں، اور یہ مجھے بالکل یاد ہے اگرچہ ''غلابی'' اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

5141۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، اَنَا عُمَرُ بْنُ جَبَلَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا غَزْوَانُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ "

✧✧ حضرت غزوان بن عتبہ بن غزوان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے حوالے سے جھوٹی بات کہی وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لے۔

5141–صحيح البخاری' كتاب العلم' باب إثم من كذب على النبی صلى الله عليه وسلم' حديث109:صحيح البخاری' كتاب الجنائز' باب ما يكره من النياحة على الميت' حديث1242:صحيح البخاری' كتاب أحاديث الأنبياء' باب ما ذكر عن بنی إسرائيل' حديث3292:صحيح البخاری' كتاب الأدب' باب من سمى بأسماء الأنبياء' حديث5852:صحيح مسلم' باب فی التحذير من الكذب على رسول الله صلى الله تعالى' حديث4:صحيح مسلم' باب فی التحذير من الكذب على رسول الله صلى الله تعالى' حديث5:صحيح ابن حبان –ذكر إيجاب دخول النار لمتعمد الكذب على رسول الله صلى الله' حديث31:سنن الدارمی' باب اتقاء الحديث عن النبی صلى الله عليه وسلم' حديث245:سنن أبی داود' كتاب العلم' باب فی التشديد فی الكذب على رسول الله صلى الله عليه' حديث3184:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب التغليظ فی تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه' حديث30:الجامع للترمذی' أبواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فی تعظيم الكذب على رسول الله صلى الله' حديث2651:مصنف ابن أبی شيبة' كتاب الأدب' فی تعمد الكذب على النبی صلى الله عليه وسلم وما جاء' حديث25701:الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم –ومن ذكر الزبير بن العوام' حديث201:السنن الكبرى للنسائی' كتاب العلم' من كذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث5743:شرح معانی الآثار للطحاوی' كتاب الكراهة' باب لبس الحرير' حديث4442:السنن الكبرى للبيهقی' كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت' باب سياق أخبار تدل على أن الميت يعذب بالنياحة عليه وما' حديث6761:مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين – مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' حديث576:مسند الطيالسی –ما أسند عبد الله بن مسعود رضی الله عنه حديث336:مسند الحميدی' باب جامع عن أبی هريرة' حديث1114:مسند ابن الجعد' أحاديث حماد بن أبی سليمان' حديث301:

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِى عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5142۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ بْنِ هِلَالِ بْنِ اُهَيْبِ بْنِ ضَبَّةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ وَاُمُّهُ اُمُّ غَنَمٍ بِنْتِ جَابِرِ بْنِ الْعَدْلِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عُمَيْرَةَ بْنِ وَرِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ

✧✧ محمد بن اسحاق بن بشار نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبۃ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ"۔ ان کی والدہ (کا نسب یوں ہے) "ام غنم بنت جابر بن عدل بن عامر بن عمیرہ بن وریعہ بن حارث بن فہر"۔

5143۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَقَالَ اَدْرَكَتْ اُمُّ عُبَيْدَةَ الْاِسْلَامَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حضرت عبیدہ کی والدہ نے زمانہ اسلام پایا ہے۔

5144۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِى نُجَيْحٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَصْحَابِهٖ تَمَنَّوْا فَجَعَلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَتَمَنّٰى شَيْئًا فَقَالَ لٰكِنِّى اَتَمَنّٰى بَيْتًا مَمْلُوْءً ا رِجَالًا مِثْلَ اَبِى عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَقَالُوْا لَهٗ مَا اَلَوْتَ الْاِسْلَامَ خَيْرًا قَالَ ذٰلِكَ اَرَدْتُّ

✧✧ ابن ابی نجیح کہتے ہیں (ایک دفعہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: تم (کسی بھی چیز کی) تمنا کرو۔ تو ہر کوئی کسی نہ کسی چیز کی تمنا کرنے لگا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میری تو یہ تمنا ہے کہ یہ گھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو۔ لوگوں نے کہا: آپ نے اسلام کیلئے بہتری کا کبھی کوئی لمحہ چوکنے نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا یہی ارادہ تھا۔

5145۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ اَخِلَّاىَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ وَّلَمْ آلُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ

✧✧ ابواسحاق نے ابوعبیدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ کہا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے آپ کے سب سے گہرے دوست تین تھے۔

○ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

5146۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذِ الطَّائِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ لَمَّا وَقَعَ الْوَبَاءُ بِالشَّامِ فَكَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّهُ قَدْ عَرَضَتْ لِي اِلَيْكَ حَاجَةٌ لَا غِنٰى لِي بِكَ عَنْهَا فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يُرِيْدُ بَقَاءَ قَوْمٍ لَيْسُوْا بِبَاقِيْنَ قَالَ ثُمَّ كَتَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اِنِّيْ فِيْ جَيْشٍ مِّنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ لَسْتُ اَرْغَبُ بِنَفْسِيْ عَنِ الَّذِيْ اَصَابَهُمْ فَلَمَّا قَرَاَ الْكِتَابَ اسْتَرْجَعَ فَقَالَ النَّاسُ مَاتَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ قَالَ لَا وَكَانَ كُتِبَ اِلَيْهِ بِالْعَزِيْمَةِ فَاَظْهَرَ مِنْ اَرْضِ الْاُرْدُنِ فَاِنَّهَا عَمِيْقَةٌ وَبِيَّةٌ اِلٰى اَرْضِ الْجَابِيَةِ فَاِنَّهَا نُزْهَةٌ نَدِيَّةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ الْكِتَابُ بِالْعَزِيْمَةِ اَمَرَ مُنَادِيَهٗ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالرَّحِيْلِ فَلَمَّا قَدِمَ اِلَيْهِ لِيَرْكَبَهٗ وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ ثَنِيَّ رِجْلِهٖ فَقَالَ مَا اُرٰى دَاءَ كُمْ اِلَّا قَدْ اَصَابَنِيْ قَالَ وَمَاتَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ وَرَجَعَ الْوَبَاءُ عَنِ النَّاسِ رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَّهُوَ عَجِيْبٌ بِمَرَّةٍ

✧✧ طارق بن شہاب کہتے ہیں: جب ملک شام میں وباء پھوٹی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب ہم تک پہنچا اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا ''مجھے تمہارے ساتھ ایک ایسا کام ہے کہ جس کے کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے''۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر المومنین پر رحم فرمائے، وہ ایسی قوم کو بچانا چاہتے ہیں جو بچتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جوابی مکتوب میں لکھا: میں اس وقت ایک لشکر میں ہوں اور جو تکلیف ان لوگوں کو پہنچی ہے میں اس سے جان نہیں چھڑانا چاہتا۔ یہ مکتوب جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا تو ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا۔ لوگوں نے پوچھا: کیا ابوعبیدہ وفات پا گئے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر آپ نے ان کو حکما کہا (کہ وہ اس وبائی علاقہ سے کوچ کر جائیں اور) اردن کے علاقے میں چلے جائیں کیونکہ وہ نشیبی علاقہ ہے اور سرزمین جابیہ کے قریب ہے، اور یہ علاقہ بہت سرسبز وشاداب ہے۔ جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس ان کا حکم نامہ پہنچا تو انہوں نے اس علاقے سے کوچ کر جانے کا اعلان کروادیا۔ اور جب حضرت ابوعبیدہ روانگی کے لئے سوار ہونے لگے، ابھی رکاب میں قدم رکھا ہی تھا کہ ان پاؤں میں موچ آ گئی۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری جو بھی تکلیف تھی وہ مجھے پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور وباء چلی گئی۔

✿✿ یہ حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور وہ مرہ کے ساتھ پسندیدہ ہے۔

5147۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ السَّيَارِيُّ فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ لِابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنَا عَبْدَانُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرَةَ الْحَارِثِيِّ قَالَ اَخَذَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُرْسِلُ الْحَارِثَ بْنَ عُمَيْرَةَ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ يَسْاَلُهٗ كَيْفَ هُوَ وَقَدْ

طَعَنَ فَارَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ طَعْنَةً خَرَجَتْ فِي كَفِّهِ فَتَكَاثَرَ شَانُهَا وَفَرِقَ مِنْهَا حِيْنَ رَآهَا فَاَقْسَمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ لَهُ بِاللّٰهِ مَا يُحِبُّ اَنَّ لَهُ مَكَانَهَا حُمُرُ النَّعَمِ

✧✧ حارث بن عمیرہ حارثی بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حارث بن عمیرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا تاکہ وہ دریافت کر کے آئے کہ طاعون میں مبتلا ہونے کے بعد ان کی طبیعت کیسی ہے؟ چنانچہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ان کو ہاتھ میں طاعون کا ایک زخم دکھایا جو کہ ان کے ہاتھ میں تھا، اس کی وجہ سے ان کا کندھا بیکار ہو چکا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر کہا کہ یہ زخم مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

5148ـ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ مَسَاحِقٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ لَمَّا طُعِنَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ قَالَ يَا مُعَاذُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى مُعَاذٌ بِالنَّاسِ ثُمَّ مَاتَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَامَ مُعَاذٌ فِي النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ تَوْبَةً نَصُوْحًا فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ تَائِبًا مِنْ ذَنْبِهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُجِعْتُمْ بِرَجُلٍ وَاللّٰهِ مَا اَزْعَمُ اَنِّي رَاَيْتُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَبْدًا قَطُّ اَقَلَّ غَمْرًا وَلَا اَبَرَّ صَدْرًا وَلَا اَبْعَدَ غَائِلَةً وَلَا اَشَدَّ حُبًّا لِلْعَاقِبَةِ وَلَا اَنْصَحَ لِلْعَامَّةِ مِنْهُ فَتَرَحَّمُوْا عَلَيْهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَصْحِرُوْا لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ لَا يَلِي عَلَيْكُمْ مِثْلَهُ اَبَدًا فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَاُخْرِجَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ وَتَقَدَّمَ مُعَاذٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا اُتِيَ بِهِ قَبْرَهُ دَخَلَ قَبْرَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَالضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ فَلَمَّا وَضَعُوْهُ فِي لَحْدِهِ وَخَرَجُوْا فَشَنُّوْا عَلَيْهِ التُّرَابَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ لَاُثْنِيَنَّ عَلَيْكَ وَلَا اَقُوْلُ بَاطِلًا اَخَافُ اَنْ يَلْحَقَنِي بِهَا مِنَ اللّٰهِ مَقْتٌ كُنْتَ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَمِنَ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا وَمِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا وَكُنْتَ وَاللّٰهِ مِنَ الْمُخْبِتِيْنَ الْمُتَوَاضِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَرْحَمُوْنَ الْيَتِيْمَ وَالْمِسْكِيْنَ وَيُبْغِضُوْنَ الْخَائِنِيْنَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ

✧✧ حضرت ابوسعید مقبری فرماتے ہیں: جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ طاعون میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے کہا: اے معاذ لوگوں کو نماز پڑھائیے، تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر کہا: اے لوگو! اپنے رب کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی سچی توبہ کر لو کیونکہ جو بندہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کی بخشش کر دے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم ایک آدمی کی وجہ سے گھبرا گئے ہو، خدا کی قسم! میں نے آج تک ان سے زیادہ باحیا اور نیک، خیانت سے دور اور اچھی عاقبت کا طلبگار، لوگوں کو نصیحت کرنے والا انسان نہیں دیکھا، تم اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے رحمت طلب کرو۔ اور ان کی نماز جنازہ کے لئے جمع ہو جاؤ۔ خدا کی قسم! تمہیں اس جیسے آدمی کے جنازے میں شرکت کا پھر کبھی موقع نہیں ملے گا۔ چنانچہ لوگ جمع ہو گئے، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ

لایا گیا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جب ان کو (تدفین کے لئے) قبر کے پاس لایا گیا تو حضرت معاذ بن جبل، حضرت عمرو بن عاص، اور حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہم قبر میں اترے، جب ان کو لحد میں لٹا کر یہ لوگ باہر آ گئے اور ان پر مٹی ڈال دی گئی تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے ابوعبیدہ! آج میں تمہاری تعریف کروں گا اور میں جھوٹ نہیں بولوں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹوں میں شامل نہ فرما دے۔ (پھر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کی) اے معاذ میرے علم کے مطابق تمہارا شمار

الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا (الاحزاب: 34)

اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے۔

میں اور

اَلَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا (الفرقان: 63)

اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام"۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

اور

اَلَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (الفرقان: 67)

"جبا اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں"۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

میں ہوتا ہے۔

اور آپ خدا کی قسم! ان منکسر المزاج عاجزی کرنے والوں میں سے ہیں جو یتیموں اور مسکینوں پر رحم کرتے ہیں اور غرور کرنے والوں اور متکبروں سے بغض رکھتے ہیں۔

5149۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنِ دَاوُدَ الشَّاذِكُوْنِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ اَنَّهُ وَصَفَ اَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ رَجُلٌ نَحِيْفٌ مَعْرُوْقُ الْوَجْهِ خَفِيْفُ اللِّحْيَةِ طِوَالُ اَحْنَى اَثْرَمُ الثَّنِيَّتَيْنِ

✧✧ حضرت مالک بن یخامر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ کمزور اور دبلے پتلے آدمی تھے، ہلکی ہلکی لمبی داڑھی تھی، کبڑے تھے اور ان کے اگلے دانت ٹوٹے ہوئے تھے۔

5150۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنِ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ بِفَحْلٍ مِّنَ الْاُرْدُنِ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ

✧✧ حضرت عروہ بن رویم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اردن کے ایک علاقے فحل میں ۱۸ ہجری کو فوت ہوئے۔

5151۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ بْنُ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: بنی حارث بن فہر میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔ جنگ بدر کے موقع پر ان کی عمر ۴۱ سال تھی۔

5152۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ قَالَ جَعَلَ اَبُوْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ يَنْصِبُ الْاٰلَ لِاَبِي عُبَيْدَةَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّجَعَلَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يَحِيْدُ عَنْهُ فَلَمَّا اَكْثَرَ الْجَرَّاحُ قَصَدَهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَقَتَلَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حِيْنَ قُتِلَ اَبَاهُ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ (المجادلة:22)

✧✧ حضرت عبداللہ بن شوذب فرماتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے والد جنگ بدر کے دن ابوعبیدہ کے ساتھ دشمنی لے رہا تھا جبکہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کے راستے سے ہٹتے رہے۔ لیکن جب اس نے دشمنی میں حد کر دی تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کو مار ڈالا، تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ (المجادلة:22)

''تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

5153۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، سَمِعْتُ بَشَّارَ بْنَ اَبِي سَيْفٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ نَعُوْدُهٗ، وَامْرَاَتُهٗ نَحِيْفَةٌ جَالِسَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ، وَهُوَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى الْجِدَارِ، فَقُلْنَا لَهَا: كَيْفَ بَاتَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَتْ: بَاتَ بِاَجْرٍ، فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَبِتْ بِاَجْرٍ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا تَسْاَلُوْنِي عَمَّا قُلْتُ؟ فَقُلْنَا: مَا اَعْجَبَنَا مَا قُلْتَ فَنَسْاَلُكَ عَنْهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبِسَبْعِ مِائَةٍ، وَمَنْ اَنْفَقَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ اَوْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ مَا زَادَ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا، وَمَنِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بَلَاءً فِي جَسَدِهٖ فَهُوَ لَهٗ حِطَّةٌ

✧✧ حضرت عیاض بن غطیف فرماتے ہیں: ہم ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے، ان کی لاغری بیوی ان کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ دیوار کی جانب چہرہ کئے ہوئے تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی رات کیسی گزری؟ انہوں نے کہا: اجر میں رات گزری ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: میں نے اجر میں رات نہیں گزاری۔ پھر کہنے لگے: تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کہا؟ ہم نے کہا: آپ کی بات ہمیں سمجھ میں نہیں آئی۔ پھر ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کہا؟ تو انہوں نے جواباً کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا تو اس کا ثواب سات سو گنا ہے۔ اور جس نے اپنی ذات پر، اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا، یا کسی مریض کی عیادت کی، یا اس سے زائد کچھ کیا تو اس کو دس نیکیاں ملیں گی۔ اور روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑ نہ دیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس کو جسمانی بیماری میں مبتلا کیا وہ اس کے لئے گناہوں کا کفارہ ہے۔

5154- اَخْبَرَنِي خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ مَاتَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّخَمْسِيْنَ سَنَةً

✧✧ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ۵۸ برس کی عمر میں وفات پائی۔

5155- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ مَاتَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْجَرَّاحِ بِالْاُرْدُنِ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ۱۸ ہجری کو اردن میں فوت ہوئے۔ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5156- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُمْ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: مَا تَعَرَّضْتُ لِلْاِمَارَةِ وَمَا اَحْبَبْتُهَا، غَيْرَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَكَوْا اِلَيْهِ عَامِلَهُمْ، فَقَالَ: لَاَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمِيْنَ، قَالَ عُمَرُ: فَكُنْتُ فِيْمَنْ تَطَاوَلَ رَجَاءَ اَنْ يَبْعَثَنِيْ، فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نہ تو میں نے کبھی امارت کے حصول کی کوشش کی ہے اور نہ ہی مجھے اس کا شوق ہے۔ لیکن ایک مرتبہ نجران کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے عامل کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا ایک امانتدار عامل بھیجنے کا وعدہ فرمالیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس موقع پر سب سے زیادہ مجھے یہ خواہش تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ انتخاب مجھ پر پڑے۔ لیکن آپ علیہ السلام نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5157۔ اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَصْحَابِي اَحَدٌ اِلَّا وَلَوْ شِئْتُ لَاَخَذْتُ عَلَيْهِ فِي بَعْضِ خُلُقِهِ غَيْرَ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، هٰذَا مُرْسَلٌ غَرِيبٌ، وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کسی بھی صحابی کی اس کی کسی بھی عادت پر پکڑ کر سکتا ہوں سوائے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے۔

✧✧ یہ حدیث مرسل غریب ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5158۔ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لِاَبِي عُبَيْدَةَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الشَّامِ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ تُعَلِّمَ كَرَامَتَكَ عَلَيَّ وَمَنْزِلَتَكَ مِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَلَا غَيْرَهُمْ اَعْدَلُهُ بِكَ وَلَا هٰذَا يَعْنِي عُمَرُ وَلَهُ مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدِي اِلَّا دُوْنَ مَا لَكَ

✧✧ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں: جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ میرے نزدیک تمہارا مقام اور مرتبہ کیا ہے اور میں آپ کی کتنی عزت کرتا ہوں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس روئے زمین پر مہاجرین و انصار میں سے تم سے زیادہ عادل کوئی شخص نہیں ہے اور نہ ہی یہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) حالانکہ میں ان کی بھی عزت کرتا ہوں لیکن تم سے کم۔

5159۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي اَوَّلِ مَنْ فَاءَ يَوْمَ اُحُدٍ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَاتِلُ عَنْهُ، وَاُرَاهُ قَالَ: وَيَحْمِيهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: كُنْ طَلْحَةَ حَيْثُ فَاتَنِي مَا فَاتَنِي، قَالَ: وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْمَشْرِقِ رَجُلٌ لَا اَعْرِفُهُ، وَاَنَا اَقْرَبُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَهُوَ يَخْطَفُ السَّعْيَ خَطْفًا لَا اَخْطَفُهُ، فَاِذَا هُوَ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَدَفَعْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا، وَقَدْ كُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ وَشُجَّ فِي وَجْهِهِ، وَقَدْ دَخَلَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَلْقَتَانِ مِنْ حِلَقِ الْمِغْفَرِ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِصَاحِبِكُمْ يُرِيدُ طَلْحَةَ، وَقَدْ نَزَفَ فَلَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهِ، فَاَقْبَلْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَرَدْتُ مَا اَرَادَ اَبُو عُبَيْدَةَ، وَطَلَبَ اِلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى تَرَكْتُهُ، وَكَانَ حَلْقَتُهُ قَدْ نَشِبَتْ، وَكَرِهَ اَنْ يُزَعْزِعَهَا بِيَدِهِ، فَيُؤْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَزَمَّ عَلَيْهِ بِثَنِيَّتِهِ، وَنَهَضَ وَنَزَعَهَا، وَابْتَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَطَلَبَ اِلَيَّ وَلَمْ يَدَعْنِي حَتّٰى تَرَكْتُهُ فَاَكَارَ عَلَى الْاُخْرَى، فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَنَزَعَهَا، وَابْتَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَكَانَ اَبُو عُبَيْدَةَ اَهْتَمَّ الثَّنَايَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنگ احد میں غنیمت جمع کرنے والوں میں، میں سب سے سرفہرست تھا، میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے ایک آدمی تھا جو آپ علیہ السلام کا دفاع کر رہا تھا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: تو طلحہ ہو جا، میرا جو بھی نقصان ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: میری مشرقی جانب ایک دوسرا آدمی تھا میں اس کو پہچانتا نہیں تھا لیکن میں اس کی بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب تھا، مگر وہ مجھ سے زیادہ تیز چلتا ہوا آ رہا تھا۔ جب قریب پہنچ کر دیکھا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جلدی سے حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو چکے تھے، چہرہ مبارک زخمی تھا اور خود کی کڑیاں آپ کے جبڑے میں دھنس گئی تھیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے ساتھی کی خبر لو، آپ کی مراد حضرت طلحہ تھے۔ ان کا خون بہہ چکا تھا، اس لئے کسی نے بھی ان کی جانب توجہ نہ کی، اور میں نے بھی وہی ارادہ کیا جو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب کیا، میں مسلسل ان کے ساتھ رہا (اور خود کی کڑیا نکالنے کی کوشش کرتا رہا) حتیٰ کہ میں نے (عاجز آ کر) ان کو چھوڑ دیا، کیونکہ خود کی کڑیاں (بہت بری طرح) چہرہ مبارک میں دھنس چکی تھیں اور میں ہاتھ سے کھینچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔ پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر زور سے ہلایا اور کھینچا تو آپ کے اگلے دونوں دانت ہلنے لگ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مجھے بلایا، میں آپ کے پاس رہا، اس بار بھی آپ علیہ السلام نے مجھے نہیں چھوڑا بلکہ میں خود ہی وہاں سے ہٹا۔ انہوں نے پھر مجھے کمزور سمجھ کر دوبارہ اسی طرح دانتوں سے کڑیاں پکڑ کر ہلائیں اور کھینچی (اس طرح کڑیاں تو نکل آئیں مگر) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے اگلے دونوں دانت ٹوٹ گئے۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ''اہتم الثنایا'' تھے (اہتم الثنایا اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے سامنے کے دانت ٹوٹے ہوئے ہوں)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5160۔ فَحَدَّثَنَا بِشَرْحِ هٰذَا الْحَدِيثِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ اَسْلَمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ الْجَرَّاحِ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّاَصْحَابِهِمْ قَبْلَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ هَاجَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ وَشَهِدَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّثَبَتَ يَوْمَ اُحُدٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْهَزَمَ النَّاسُ وَهُوَ الَّذِيْ نَزَعَ بِثَنِيَّتَيْهِ حَلَقَتَيِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ كَانَتَا دَخَلَتَا فِيْ وَجْنَتَيْهِ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا اَبِيْ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَزْعِهِ ذٰلِكَ فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَثْرَمَ الثَّنَايَا

✧✧ یزید بن رومان کہتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ہمراہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ایمان لے آئے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ بن

جراح رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کی، جنگ بدر میں میں شرکت کی، جنگ احد میں جب لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تھے تب یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے، انہوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خود کی دھنسی ہوئی کڑیاں نکالی تھیں۔ جس کی وجہ سے ان کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے تھے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ''اثرم الثنایا'' تھے (اثرم الثنایا اس شخص کو کہتے ہیں جس کے سامنے والے دانت ٹوٹ چکے ہوں۔)

5161- حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اِدْرِيْسَ الضَّبْعِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَصِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْوَقَارُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْوَفَآءُ عَزِيْزٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ''وفا بہت پیاری چیز ہے''۔

5162- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ اِلَى جَاءَ الْعَاقِبُ النَّبِيِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، يُرِيدَانِ اَنْ يُلاعِنَاهُ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لا تَفْعَلْ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَعَنَنَا لا نَفْلَحُ نَحْنُ وَلا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا، فَقَالا: بَلْ نُعْطِيكَ مَا سَاَلْتَ، وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلا اَمِينًا حَقَّ اَمِينٍ، قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قُمْ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، فَلَمَّا قَفَّى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا اَمِينُ هٰذِهِ الاُمَّةِ

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ هٰذَا الْحَدِيثِ مُخْتَصَرًا فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ وَشُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، وَقَدْ خَالَفَهُمَا اِسْرَائِيلُ، فَقَالَ: عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ، اَتَمَّ مِمَّا عِنْدَ الثَّوْرِيِّ وَشُعْبَةَ فَاَخْرَجْتُهُ، لاَنَّهُ عَلٰى شَرْطِهِمَا صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نجران کے سفیر عاقب اور سید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ملاعنہ کرنے کے ارادے سے آئے، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اگر وہ واقعی نبی ہوا تو ہم ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے اور نہ ہی ہماری نسلیں کامیاب ہوسکتی ہیں۔ (وہ لوگ اپنی حرکت سے باز آ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر) کہنے لگے: آپ جو کچھ مانگیں ہم دینے کے لئے تیار ہیں آپ ہمارے ساتھ کوئی انتہائی امانتدار آدمی بھیج دیجئے، اس مقصد کے لئے بہت سارے صحابہ کرام کے دلوں میں خواہش تھی لیکن آپ علیہ السلام نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا۔ جب وہ جارہے تھے تو پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس امت کا امین ہے''۔

❀❀ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی اپنی صحیح میں ثوری کے حوالے سے اور شعبہ نے ابواسحاق اور صلہ بن زفر کے واسطے سے حضرت حذیفہ سے روایت کیا ہے۔ اور اسرائیل نے ان کی مخالفت کی ہے انہوں نے اس کی سند یوں

بیان کی ہے۔ ''عن صلۃ بن زفر عن عبداللہ'' پھر ثوری اور شعبہ سے بھی زیادہ کامل حدیث بیان کی۔ میں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے کیونکہ یہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

5163۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَاَرْسَلَهُ مَعَهُمْ، وَقَالَ: هٰذَا اَمِينُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِذِكْرِ الْقُرْآنِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یمن کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص بھیج دیجئے جو ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ہمراہ روانہ فرما دیا۔ اور فرمایا: ''یہ اس امت کا امین ہے''۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو قرآن کریم کے ذکر کے ساتھ نقل نہیں کیا۔

5164۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرِو بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لِاَبِي عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: هَلْ اُبَايِعُكَ؟ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّكَ اَمِينُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، فَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ: كَيْفَ اُصَلِّي بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَؤُمَّنَا حِينَ قُبِضَ؟ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوالبختری کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں تمہاری بیعت کرلوں؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے سنا ہے کہ ''بے شک تم اس امت کے امین ہو'' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس شخصیت کے آگے کھڑا ہو کر کیسے نماز پڑھا سکتا ہوں جس کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری وقت میں ہماری امامت کرانے کا حکم دیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5165۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ اَدْرَكْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ لَاسْتَخْلَفْتُهُ وَمَا شَاوَرْتُ فَاِنْ سُئِلْتُ عَنْهُ قُلْتُ اسْتَخْلَفْتُ اَمِينَ اللّٰهِ وَاَمِينَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ثابت بن حجاج کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو پاؤں تو بغیر مشورہ

کئے میں ان کو خلیفہ مقرر کردوں، اور اگر مجھ سے اس بابت پوچھا جائے تو میں کہہ دونگا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کے امین کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

5166۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا زِيَادُ بْنُ الْخَلِيلِ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، عمر رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5167۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو رَبِيعَةَ فَهْدُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ اَبِي طَلْحَةَ وَبَيْنَ اَبِي عُبَيْدَةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہما کے درمیان عقد مواخاۃ قائم فرمایا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَحَدِ الْفُقَهَاءِ السِّتَّةِ مِنَ الصَّحَابَةِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۶ فقیہہ صحابہ کرام میں سے ایک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے فضائل

5168۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَوْسِ بْنِ عَائِذِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدِ بْنِ سَارِدَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جُشَمٍ وَّكَانَ فِي بَنِي سَلِمَةَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا وَمَاتَ بِعَمْوَاسَ عَامَ الطَّاعُوْنِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّمَا اَدَّعَتْهُ بَنُو سَلِمَةَ لِاَنَّهُ كَانَ آخِي رَجُلًا مِّنْهُمْ

✧✧ ابن اسحاق نے بیعت عقبہ کے شرکاء میں حضرت معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن بن عائذ بن عدی بن کعب بن غنم

بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم'' کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ ان کا تعلق بنی سلمہ کے ساتھ تھا، آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر سمیت تمام غزوات میں شرکت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں طاعون کے دنوں میں عمواس میں فوت ہوئے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بنی سلمہ کا بھائی بنایا تھا اس لئے یہ انہی میں سے کہلاتے تھے۔

5169۔ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ كُنْيَةُ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✧✧ یحیی بن معین فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمن'' تھی۔

5170۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَقُوْلُ اِنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلَكَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّهُوَ اِمَامُ الْعُلَمَاءِ بِرَتْوَةٍ

✧✧ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل ۲۸ برس کی عمر میں فوت ہوئے اور آپ رتوہ کے علماء کے امام تھے۔

5171۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ، وَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ الْقُرْآنَ، وَاَنْ يُفَقِّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ، ثُمَّ صَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِدًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَخَلَّفَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ

✧✧ حضرت عروہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے'' معاذ بن جبل بن عمرو بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم''۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شرکت کی۔

5172۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلِ بْنِ عَمْرٍو اَحَدُ بَنِيْ سَلِمَةَ بْنِ الْخَزْرَجِ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ فِي طَاعُوْنِ عَمْوَاسٍ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً

✧✧ حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بنی سلمہ بن خزرج میں سے ایک ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمن'' تھی۔ ۳۸ برس کی عمر میں عمواس کے طاعون میں ۱۸ ہجری کو وفات پا گئے۔

5173۔ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ رُفِعَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَّمَاتَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام کو ۳۳ برس کی عمر میں آسمانوں پر اٹھایا گیا اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۳۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

5174- وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا السَّدِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ تُوُفِّيَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّالَّذِىْ يُعْرَفُ فِىْ سِنِّهِ اَنَّهُ بْنُ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً

✧✧ یحییٰ بن سعید انصاری فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ۲۸ برس کی عمر میں وفات پائی۔ جبکہ ان کی عمر کے بارے میں ۳۲ سال کا قول مشہور ہے۔

5175- اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَّقُوْلُ اِنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلَكَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ وَهُوَ اِمَامُ الْعُلَمَآءِ بِرَتْوَةٍ

✧✧ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۸ سال کی عمر میں ہوا، اور وہ رتوہ کے امام تھے۔

5176- اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قُبِضَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٌ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً هٰذَا الْقَوْلُ مِنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَقْرَبُ اِلَى الصِّحَّةِ مِنَ الَّذِىْ تَقَدَّمَ

✧✧ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۳ یا ۳۴ سال کی عمر میں ہوا۔

❀❀ یحییٰ بن سعید کا یہ قول گزشتہ قول سے زیادہ صحیح ہے۔

5177- حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقٍ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ بَرَّاقِ الثَّنَايَا طَوِيْلِ الصَّمْتِ وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِىْ شَىْءٍ اَسْنَدُوْهُ اِلَيْهِ وَصَدَرُوْا عَنْ رَأْيِهِ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابوادریس خولانی فرماتے ہیں: میں جامع مسجد دمشق میں داخل ہوا، میں نے وہاں ایک آدمی دیکھا جس کے دانت چمکدار تھے، وہ اکثر خاموش رہتا تھا۔ اور اس کے قریب لوگوں میں اگر کوئی اختلاف رائے ہو جاتا تو ان کی جانب رجوع کرتے اور حتمی رائے انہی کی ہوتی، میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

5178- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةَ عَنْ يَّعْقُوْبَ بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَبْرُ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَصْرِ خَالِدٍ

✧✧ یعقوب بن عطاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی قبر "قصرِ خالد" میں ہے۔

5179- حَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَابًا جَمِيلًا سَمْحًا مِنْ خَيْرِ شَبَابِ قَوْمِهِ لَا يَسْئَلُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ حَتّٰى اَدَانَ دَيْنًا اَغْلَقَ مَالَهُ

✧✧ حضرت ابی بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ خوبصورت نوجوان تھے، بہت خیرات کرنے والے تھے، اپنی قوم کے نوجوانوں میں سب سے اچھے تھے۔ ان سے جو بھی کچھ مانگتا، آپ اس کو دے دیتے، حتیٰ کہ انہوں نے اپنا قیمتی سے قیمتی مال بھی قرضے میں دے دیا تھا۔

5180۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ مَرَّ بِمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى بَابِهِ يُشِيْرُ بِيَدِهِ كَاَنَّهُ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ مَا شَأْنُكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَاَنَّكَ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنے دروازے پر کھڑے اپنا ہاتھ ہلا رہے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہوں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟ یوں لگ رہا ہے جیسے تم اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہو۔

5181۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتُخْلِفَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ وَّاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ الْقُرْآنَ وَاَنْ يُفَقِّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ ثُمَّ صَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِدًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَلَفَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ

✧✧ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کے لئے اپنا نائب بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیں اور انہیں دین کے مسائل سکھائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی جانب روانہ ہوئے تو (اس وقت بھی) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہی کو مکہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔

5182۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا شَاذُّ بْنُ الْفَيَّاضِ، حَدَّثَنَا اَبُو قَحْذَمٍ النَّضْرُ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَاَحَبَّ الْعَبِيدِ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْاَتْقِيَاءُ الْاَخْفِيَاءُ، الَّذِينَ اِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَاِذَا شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا، اُولٰئِكَ اَئِمَّةُ الْهُدٰى، وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت معاذ

رو رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رونے کی وجہ دریافت کی۔ تو انہوں نے کہا: ایک حدیث ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی ہے (وہ یہ ہے) چھوٹے سے چھوٹا ریاء بھی شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ لوگ ہیں جو متقی اور پرہیز گار ہیں اور ان کی عبادات لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوں، وہ کسی محفل سے غائب ہوں تو کوئی ان کی کمی محسوس نہیں کرتا، اور کسی محفل میں موجود ہوں تو کوئی پہچانتا نہیں ہے، یہی لوگ ہدایت کے امام ہیں اور علم کی شمعیں ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5183۔ اَخْبَرَنَا اَبُو نُعَيْمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَصْرٍ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ: اَوْصِنَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: اَجْلِسُونِي، فَاِنَّ الْعِلْمَ وَالاِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا، يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاَسْلَمَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ

✧✧ یزید بن عمیر فرماتے ہیں: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ہمیں کوئی وصیت فرما دیں۔ انہوں نے کہا: مجھے بٹھاؤ، (جب وہ بیٹھ گئے تو کہنے لگے) علم اور ایمان اکٹھے رہتے ہیں جو ان دونوں کو ڈھونڈتا ہے یہ اس کو مل جاتے ہیں، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ دہرائی۔ (پھر فرمایا) چار آدمیوں کے پاس علم ڈھونڈو۔

- حضرت عویمر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس۔ (یہ پہلے یہودی تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں فرماتے سنا ہے "یہ جنت میں جانے والے دس آدمیوں میں سے ایک ہیں۔)

5184۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ تَمِيمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنِ ابْنِ غَنْمٍ، سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ، وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَنَحْنُ عِنْدَ اَبِي عُبَيْدَةَ، يَقُولانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَعْلَمُ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِهِ الْمَلَائِكَةَ

✧✧ حضرت ابوعبیدہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

انبیاء ومرسلین کے بعد تمام اولین وآخرین میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔اور بے شک اللہ تعالیٰ ان پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرماتا ہے۔

5185ـ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ اَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ تَفَلَ عَنْ يَمِينِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا فَعَلْتُ هٰذَا مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَصَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حمید بن ہلال فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی نے دائیں جانب تھوک پھینکا تو آپ نے فرمایا: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے اس وقت سے آج تک کبھی ایسا نہیں کیا (یعنی کبھی بھی اپنے دائیں جانب نہیں تھوکا۔)

5186ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ فِي الْجَيْشِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ حِينَ وَقَعَ الْوَبَاءُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هٰذِهٖ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ وَوَفَاةُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ قَالَ مَعَاذٌ وَّهُوَ يَخْطُبُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰى آلِ مَعَاذٍ نَصِيبَهُمُ الْاَوْفٰى مِنْ هٰذِهِ الرَّحْمَةِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اُتِيَ فَقِيلَ طُعِنَ ابْنُكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَمَّا اَنْ رَّاٰى اَبَاهُ مَعَاذًا قَالَ يَقُولُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَا اَبَتِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ قَالَ يَقُولُ مَعَاذٌ سَتَجِدُنِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَمَاتَ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ آلُ مَعَاذٍ كُلُّهُمْ ثُمَّ كَانَ هُوَ آخِرَهُمْ

✧✧ حضرت عثمان بن عطاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جس لشکر میں وباء پھوٹی تھی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس لشکر میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! یہ تمہارے ربّ کی رحمت ہے، تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات ہے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ہی یہ دعا مانگی ''اے اللہ! تمام لوگوں کے حصے کی وباء بھی معاذ کی اولاد پر ڈال دے۔ ابھی وہ وہیں پر ہی تھے کہ ان کو اطلاع ملی کہ ان کا بیٹا عبدالرحمٰن طاعون کا شکار ہو چکا ہے، جب ان کے بیٹے نے اپنے باپ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: اے میرے ابا جان! یہ حق ہے میرے ربّ کی طرف سے، تم شک میں پڑنے والوں میں سے نہ ہو جانا، (راوی) کہتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ صرف ایک ہی ہفتے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی تمام آل اولاد وفات پا گئی، یہ سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

5187ـ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رِبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَاْتِ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَلْيَاْتِ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْمَالِ فَلْيَاْتِنِي فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَنِي خَازِنًا

✦✦ موسیٰ بن علی بن رباح لخمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: جو شخص قرآن کریم کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے، وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس جائے اور جو حلال وحرام کے بارے میں پوچھنا چاہے، وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جائے۔ اور جو مال کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے وہ میرے پاس آجائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خازن بنایا ہے۔

5188- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيُّ قَالَ قَالَ بْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ مَعَاذًا كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِيفًا فَقُلْتُ فِي نَفْسِي غَلَطَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَ اَتَدْرِي مَا الْاُمَّةُ وَمَا الْقَانِتُ فَقُلْتُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اَلْاُمَّةُ الَّذِي يَعْلَمُ الْخَيْرَ وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ كَانَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ كَانَ مُعَلِّمَ الْخَيْرِ وَكَانَ مُطِيعًا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَسْنَدَهُ فِي آخِرِهٖ

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ''امۃ قانتاللہ حنیفا'' تھے۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ ابوعبدالرحمٰن غلط کہہ رہے ہیں کیونکہ یہ بات تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کہی تھی جیسا کہ فرمایا:

اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ

انہوں نے کہا: تمہیں پتا ہے کہ اس آیت میں ''امۃ'' سے کیا مراد ہے؟ اور ''القانت'' سے کیا مراد ہے؟

میں نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے۔

انہوں نے کہا: ''امۃ'' اس کو کہتے ہیں جو خیر کو جانتا ہو اور قانت اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والے کو کہتے ہیں۔

اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ''معلم الخیر'' بھی تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے مطیع وفرمانبردار بھی تھے۔

❀❀ شعبہ نے فراس سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے مسروق سے اور انہوں نے عبداللہ سے ایسے ہی روایت کیا ہے اور آخر سے اس کو مسند کیا ہے۔

5189- اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ فِرَاسًا يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ مَعَاذًا كَانَ اُمَّةً قَانِتًا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ اَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نَوْفَلٍ اِنَّمَا ذَاكَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَسِيَ مَنْ نَسِيَ اِنَّا كُنَّا نُشَبِّهُهُ بِاِبْرَاهِيمَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْاُمَّةِ فَقَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ''امۃ قانتا'' تھے، قبیلہ اشجع سے تعلق رکھنے والے (فروہ بن

نوفل نامی) ایک شخص نے ان سے کہا: وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جس کو بھولنا تھا وہ بھول گیا ہم تو ان (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (قرآن کریم میں استعمال ہونے والے لفظ) ''امۃ'' کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: (امۃ کا مطلب ہے) خیر کی تعلیم دینے والے۔ اور قانت کا مطلب ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے والے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5190- فَحَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامِ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفُوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَاسْتَعْمَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عُمَرَ عَلَى الْمَوْسِمِ، فَلَقِيَ مُعَاذًا بِمَكَّةَ وَمَعَهُ رَقِيقٌ، فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ أُهْدُوا لِي، وَهَؤُلَاءِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنِّي أَرَى لَكَ أَنْ تَأْتِيَ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: فَلَقِيَهُ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي الْبَارِحَةَ وَأَنَا أَنْزُو إِلَى النَّارِ وَأَنْتَ آخِذٌ بِحُجْزَتِي، وَمَا أُرَانِي إِلَّا مُطِيعَكَ، قَالَ: فَأَتَى بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ أُهْدُوا لِي وَهَؤُلَاءِ لَكَ، قَالَ: فَإِنَّا قَدْ سَلَّمْنَا لَكَ هَدِيَّتَكَ، فَخَرَجَ مُعَاذٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَإِذَا هُمْ يُصَلُّونَ خَلْفَهُ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لِمَنْ تُصَلُّونَ؟ قَالُوا: لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: فَأَنْتُمْ لَهُ فَأَعْتَقَهُمْ، صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیج چکے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حج کے ایام میں امیر مقرر فرمایا۔ یہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مکہ شریف میں ملے اس وقت ان کے ہمراہ کچھ غلام بھی تھے، انہوں نے پوچھا کہ کیا ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: یہ غلام لوگوں نے مجھے تحائف کے طور پر دیئے ہیں اور یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ تو ان سب کو لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو جا۔ چنانچہ اگلے دن دوبارہ ان کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوگئی، انہوں نے کہا: اے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں آگ کی جانب جا رہا ہوں اور آپ مجھے میری کمر سے پکڑے ہوئے ہیں۔ اور میں صرف آپ کی فرمانبرداری کا ذہن رکھتا ہوں۔ چنانچہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور کہنے لگا: یہ اشیاء مجھے تحفہ ملی ہیں اور یہ آپ کے لئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے تمہارے تحائف تمہارے سپرد کئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لئے نکل گئے، تو جب دیکھا کہ تمام لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم لوگ کس کے لئے نماز پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے لئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو تم بھی اسی کے لئے ہو، (یہ کہہ کر) ان کو آزاد کر دیا۔

یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

5191- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْمُجَوِّزُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رِبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَأْتِ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَلْيَأْتِ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْيَأْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْمَالِ فَلْيَأْتِنِي فَاِنِّي لَهُ خَازِنٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو قرآن کریم کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس جائے، جو حلال و حرام کے بارے میں کچھ دریافت کرنا چاہے وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جائے، جو وراثت کے بارے معلومات لینا چاہے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس جائے اور جو مال کے بارے میں پوچھنا چاہے وہ میرے پاس آجائے کیونکہ میں مال کا خازن ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5192- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَابًّا حَلِيمًا سَمْحًا مِنْ اَفْضَلِ شَبَابِ قَوْمِهِ وَلَمْ يَكُنْ يُمْسِكُ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ يُدَانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدَّيْنِ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاؤُهُ، فَلَوْ تَرَكُوا اَحَدًا مِنْ اَجْلِ اَحَدٍ لَتَرَكُوا مُعَاذًا مِنْ اَجْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَاعَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بردبار، سخی نوجوان تھے، اپنی قوم کے تمام جوانوں سے اچھے تھے، کبھی کوئی چیز روک کر نہیں رکھتے تھے، مسلسل لوگوں سے قرضہ لے لے کر سخاوت کرتے رہے حتی کہ اپنا پورے کا پورا مال قرضے میں دے ڈالا، اور خود مقروض ہو گئے، ان کے قرض خواہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اگر کسی کی وجہ سے کوئی شخص کسی کو قرضہ معاف کرتا تو سب سے پہلے حضرت معاذ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے چھوڑا جاتا۔ تو ان کے قرضے ادا کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مال و متاع بیچ دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا سارا مال بک گیا اور آپ خالی ہاتھ رہ گئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5193- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ السَّكْسَكِيُّ، حَدَّثَنَا مُجَاشِعُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ

عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَزِّيهِ عَلَيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَاِنِّي اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اَمَّا بَعْدُ، فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ، وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ، وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ، فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِينَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيئَةِ وَعَوَارِيهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ، مَتَّعَكَ بِهِ فِي غِبْطَةٍ وَسُرُورٍ، وَقَبَضَهُ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيرٍ الصَّلَاةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْهُدٰى، اِنِ احْتَسَبْتَهُ فَاصْبِرْ، وَلَا يُحْبِطُ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا، وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ، وَالسَّلَامُ، غَرِيبٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ مُجَاشِعَ بْنَ عَمْرٍو لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ محمود بن لبید روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیٹا فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی جانب ایک تعزیتی مکتوب لکھا (جس کا مضمون درج ذیل تھا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف۔

تم پر سلامتی ہو، میں اس خدا کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

امابعد

اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے، اور تمہیں صبر کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ کو شکر کی توفیق دے۔ بے شک ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے اہل وعیال سب اللہ کا قیمتی تحفہ اور مفت کی عطا ہے۔ اس نے تمہیں اس کے ذریعے رشک اور خوشی کی دولت عطا فرمائی۔ اور بہت بڑے اجر کے بدلے وہ تم سے واپس لے لیا، دعا، رحمت اور ہدایت یہ ہے کہ ثواب کی نیت رکھے تو صبر اختیار کر۔ تاکہ تیرا رونا دھونا تیرے اجر کو کم نہ کر دے (کہ اگر تیرا اجر کم ہو گیا تو) تو نادم ہوگا۔ اور جان لو کہ رونے دھونے سے گیا ہوا واپس نہیں آ سکتا اور نہ یہ تیرے غم کو دور کر سکتا ہے جو دکھ آنا تھا وہ تو آ گیا۔ والسلام

✿✿ یہ حدیث غریب حسن ہے، مگر مجاشع بن عمرو اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

5194- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى بْنِ اَبِي مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ، فَقُلْتُ لَهُ: بِاَبِي وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاَنَا وَاللّٰهِ اُحِبُّكَ، فَقَالَ: وَاُوصِيكَ يَا مُعَاذُ، لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، وَاَوْصَى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَاَوْصَى الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، وَاَوْصَى اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! خدا کی قسم!

میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خدا کی قسم میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں۔ (یہ کہ) ہر نماز کے بعد

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

لازمی پڑھنا۔ یہی وصیت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے صنابحی کو کی تھی اور صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن حبلی کو کی تھی اور عبدالرحمٰن حبلی نے یہی وصیت حضرت عقبہ بن مسلم کو کی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5195- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا، وَاَحْسَنِهِمْ خُلُقًا، وَاَسْمَحِهِمْ كَفًّا، فَادَّانَ دَيْنًا كَثِيرًا فَلَزِمَهُ غُرَمَاؤُهُ حَتّٰى تَغَيَّبَ عَنْهُمْ اَيَّامًا فِي بَيْتِهِ حَتّٰى اسْتَعْدَى اسْتَعْدَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاؤُهُ، فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُعَاذٍ يَدْعُوهُ، فَجَاءَ وَمَعَهُ غُرَمَاؤُهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، خُذْ لَنَا حَقَّنَا مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ، فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ نَاسٌ، وَاَبَى آخَرُونَ، وَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، خُذْ لَنَا بِحَقِّنَا مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرْ لَهُمْ يَا مُعَاذُ، قَالَ: فَخَلَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِهِ فَدَفَعَهُ اِلٰى غُرَمَائِهِ، فَاقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ، فَاَصَابَهُمْ خَمْسَةُ اَسْبَاعِ حُقُوقِهِمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِعْهُ لَنَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلُّوا عَلَيْهِ فَلَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِ سَبِيلٌ، فَانْصَرَفَ مُعَاذٌ اِلٰى بَنِي سَلِمَةَ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَوْ سَاَلْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَصْبَحْتَ الْيَوْمَ مُعْدِمًا، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِاَسْاَلَهُ، قَالَ: فَمَكَثَ اَيَّامًا ثُمَّ دَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ، وَقَالَ: لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَجْبُرَكَ وَيُؤَدِّيَ عَنْكَ دَيْنَكَ، قَالَ: فَخَرَجَ مُعَاذٌ اِلَى الْيَمَنِ، فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَى السَّنَةَ الَّتِي حَجَّ فِيهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَكَّةَ، فَاسْتَعْمَلَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْحَجِّ، فَالْتَقَيَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ بِهَا، فَاعْتَنَقَا وَعَزّٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخْلَدَا اِلَى الْاَرْضِ يَتَحَدَّثَانِ، فَرَاَى عُمَرُ عِنْدَ مُعَاذٍ غِلْمَانًا، فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ ثُمَّ ذَكَرَ الْاَحْرُفَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِيمَا تَقَدَّمَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ حسنِ اخلاق کے مالک تھے۔ اور اللہ کی راہ میں سب سے زیادہ خرچ کرنے والے تھے۔ بہت زیادہ قرضہ لیا ہوا تھا۔ قرض خواہ ان کے پیچھے پڑے رہتے تھے، حتی کہ ان سے بچنے کے لئے آپ کئی کئی دن اپنے گھر میں ہی چھپ کر بیٹھے رہتے۔ ان کے قرض خواہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ان کی شکایت کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، جب وہ حاضر

بارگاہِ رسالت ہوئے تو ان کے قرض خواہ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے ہمراہ حق دلوایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس کو معاف کردے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے ان کو قرضہ معاف کردیا لیکن کچھ لوگوں نے انکو معاف کرنے سے انکار کردیا۔ اور اپنا حق وصول کرنے پر بضد رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ کو کہا: اے معاذ ان کے لئے صبر اختیار کر۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا مال بیچ کر قرض خواہوں کو دے دیا۔ قرض خواہوں نے جب وہ مال (اپنے اپنے حصص کے مطابق تقسیم کرلیا) تو ہر ایک کو سات میں سے پانچواں حصہ ملا۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہمارے حقوق کی ادائیگی کے لئے ان کو بیچ ڈالیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی جان اب چھوڑ دو، اب تمہیں اس پر کوئی زور نہیں ہے۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بنی سلمہ کی جانب آئے تو ایک آدمی نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن اگر تم رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگ لیتے تو آج آپ امیر وکبیر ہوتے۔ انہوں نے کہا: میں نہیں مانگ سکتا تھا۔ راوی کہتے ہیں ابھی زیادہ دن نہیں گزر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا اور یمن کا گورنر بنا کر بھیج دیا اور فرمایا: ہوسکتا ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ تیرے نقصان کی تلافی فرمادے اور تجھ سے تیرا دین پورا کروادے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن کی جانب چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی وفات تک وہیں رہے، اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حج کیا تو ان سے ملاقات ہوگئی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو حج کے امور کا نگران بنادیا۔ یوم ترویہ کو ان کی ملاقات ہوئی، انہوں نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا اور دونوں نے ایک دوسرے کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کی تعزیت کی۔ پھر ایک جگہ پر کھڑے بہت دیر تک پرانی باتیں کرتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ بچے دیکھے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ پھر اس کے بعد وہ گفتگو فرمائی جس کا ابھی کچھ دیر پہلے ذکر گزرا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت فضل بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

5196 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحُنَيْنًا وَثَبَتَ مَعَهُ حِيْنَ وَلَّى النَّاسُ مُنْهَزِمِيْنَ وَشَهِدَ مَعَهُ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ فِيْمَنْ غَسَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيَ دَفْنَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ مُجَاهِدًا بِنَاحِيَةِ الْاُرْدُنِ فِي طَاعُوْنِ عَمْوَاسَ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✦✦ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "فضل بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ" ان کی کنیت ابومحمد ہے، رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ اور غزوہ حنین میں شرکت کی، اور جس وقت دوسرے لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے تھے، یہ اس وقت بھی ثابت قدم رہے۔ حضور ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے اور آپ کی تکفین

وتدفین کرنے والوں میں یہ بھی تھے۔ پھر آپ ۱۸ ہجری میں عمواس کے طاعون کے زمانے میں ملک شام کی جانب اردن کے ایک نواحی علاقے میں جہاد کے لئے گئے۔ یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا ہے۔

5197۔ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدٌ بْنُ يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَّقُوْلُ قُتِلَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ فِي عَهْدِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: حضرت فضل بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

5198۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ اَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اِسْحَاقَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُنْيَتُهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَّاُمُّهُ اُمُّ الْفَضْلِ وَاسْمُهَا لُبَابَةُ بْنَتُ الْحَارِثِ قُتِلَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَدْ حَدَّثَ اَبُوْهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَاَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

اَمَا حَدِيْثُ اَبِيْهِ الْعَبَّاسِ عَنْهُ،

✧✧ حضرت اسحاق، حضرت فضل بن عباس کا نسب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''فضل بن عباس بن عبدالمطلب'' ان کی کنیت ''ابومحمد'' ہے۔ ان کی والدہ ''ام فضل'' ہیں۔ ان کا نام ''لبابہ بنت حارث'' ہے۔ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (جنگ میں شہید ہوئے) ان کے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

ان کے والد حضرت عباس کی ان سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

5199۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالْفَضْلُ رَدِيفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ كَثِيرٌ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ، قُلْتُ: سَيُحَدِّثُنِي الْفَضْلُ عَمَّا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْفَضْلُ: دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعَ النَّاسُ مَعَهُ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْسِكُ بِزِمَامِ بَعِيرِهِ، وَجَعَلَ يُنَادِي النَّاسَ: عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ، فَلَمَّا بَلَغَ

5199۔ صحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة حديث 2323: صحيح ابن خزيمة كتاب المناسك جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب فضل حفظ البصر والسمع واللسان يوم عرفة حديث 2645: صحيح ابن حبان كتاب الحج باب الوقوف بعرفة والمزدلفة والدفع منهما ذكر وصف خروج المرء إلى عرفات حديث 3918:

الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ جَمِيعًا، حَتّٰى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، ثُمَّ دَفَعَ وَدَفَعَ النَّاسُ مَعَهُ يُمْسِكُ بِزِمَامِ بَعِيرِهِ وَجَعَلَ يَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مُحَسِّرًا اَوْضَعَ شَيْئًا وَجَعَلَ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ، صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدْ رَوَى غَيْرُ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَمَّا حَدِيثُ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَاِنَّهُ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ، وَاَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِلَفْظَتَيْنِ: عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ، وَكَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ، وَهٰذَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرفہ کا دن تھا، فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بہت سارے لوگ موجود تھے، جب لوگوں کا بہت زیادہ ہجوم ہوگیا تو میں نے کہا کہ فضل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان کریں گے۔ تو فضل نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو لوگ بھی آپ علیہ السلام کے ہمراہ روانہ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کی لگام پکڑ کر اس کو روکا اور لوگوں کو فرمانے لگے: سکون سے رہو۔ جب مزدلفہ میں پہنچے تو سواری سے نیچے اترے اور مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی اور طلوع فجر تک آپ وہیں پر رہے، فجر کی نماز وہاں پر پڑھ کر مزدلفہ میں مشعر الحرام کے قریب وقوف کیا۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور تمام لوگ بھی آپ کے ہمراہ روانہ ہو گئے، آپ علیہ السلام نے اپنی اونٹنی کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور فرما رہے تھے: تم پر اطمنان لازم ہے۔ اور جب وادی محسر میں پہنچے تو اونٹ کو کچھ تیز چلایا اور فرمایا: تم بھی تیز چلو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ یہ حدیث ابومعبد سے ابوزبیر کے علاوہ بھی کئی راویوں نے روایت کی ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ البتہ ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ان سے روایت کردہ حدیث بخاری اور مسلم میں درج ہے وہ عطاء اور ابومعبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اور اس میں یہ دو لفظ موجود ہیں "علیکم بالسکینۃ" اور "کان یرمی الجمرۃ"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت فضل سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

5200 - حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحْمِشُ بْنُ عِصَامٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ الْفَضْلَ كَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ، فَلَمَّا اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِاِيضَاعِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے روانگی اختیار کی اور فرمایا: اطمینان اختیار کرو کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز بھگانا ہی نیکی نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5201- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ قِيلَ اُمُّهُ كَانَتْ تَحْتَ سُفْيَانَ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جَمْحٍ وَهَاجَرَتْ مَعَ سُفْيَانَ وَاَمَّا اَبُو شُرَحْبِيلَ فَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُطَاعِ بْنِ عَمْرٍو مِنَ الْيَمَنِ وَسُفْيَانُ هٰذَا هُوَ جَمِيلُ بْنُ مَعْمَرٍ وكَانَ يُقَالُ لِجَمِيلٍ ذُوْ الْقَلْبَيْنِ مِنْ عَقْلِهٖ حَتّٰى قَالَ اللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهٖ وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا وَّمَاتَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: ''شرحبیل بن حسنہ''۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کی والدہ حضرت سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کے نکاح میں تھیں۔ اور حضرت سفیان کے ہمراہ ہجرت بھی کی۔ اور جو شرحبیل ہیں یہ عبداللہ بن مطاع بن عمرو ہیں، یمن کے رہنے والے ہیں، اور یہ سفیان، جمیل بن معمر ہیں، اور جمیل کو ذہانت اور فطانت کی وجہ ''ذوالقلبین'' (دو دلوں والا) کہا جاتا تھا۔ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهٖ (الاحزاب:4)

''اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں شرکت کی۔ آپ ۱۸ ہجری کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

5202- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَشُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ وَحَسَنَةُ اُمُّهُ وَهِيَ عَدَوْلِيَّةٌ وَاَبُوْ شُرَحْبِيلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُطَاعِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ كِنْدَةَ حَلِيفٍ لِبَنِي زُهْرَةَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مِنْ مُهَاجِرِي الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اور شرحبیل بن حسنہ۔ اور حسنہ ان کی والدہ ہیں اور یہ عدولیہ ہیں اور شرحبیل کے والد عبداللہ بن مطاع بن عمرو ہیں، کندہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور یہ حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کرنے والوں میں شریک تھے۔

5203- اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُكَائِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ هَاجَرَ اِلَى الْحَبَشَةِ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ هَاجَرَتْ اُمُّهُ حَسَنَةُ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ مَعَ زَوْجِهَا سُفْيَانُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جَمْحٍ

✧✧ محمد بن اسحاق نے حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں میں شرحبیل بن حسنہ کا بھی ذکر کیا ہے ان کی والدہ اپنے شوہر سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت کی۔

5204۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ شُرَحْبِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُطَاعِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاُمُّهُ حَسَنَةٌ وَّوَلَاؤُهَا لِعُثْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ وَتُوُفِّيَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ فِي طَاعُوْنِ عَمْوَاسَ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ وَهُوَ بْنُ سَبْعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے کہا: ''شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع بن عمرو بن عبدالعزیز'' ان کی والدہ ''حسنہ'' ہیں۔ اور ان کی ولاء (اختیارات) عثمان بن حبیب کے لئے تھیں۔ شرحبیل بن حسنہ ۶۷ سال کی عمر میں ۱۸ ہجری کو عمواس کے طاعون میں شہید ہوئے۔

5205۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّجَاشِيَّ بَعَثَ اُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ

✧✧ عروہ کہتے ہیں: نجاشی رضی اللہ عنہ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا۔

5206۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ كَانَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَزَا مَعَهُ غَزَوَاتٌ وَهُوَ اَحَدُ الْاُمَرَآءِ الَّذِيْنَ عَقَدَ لَهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الشَّامِ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شرکت کی ہے اور یہ ان امیروں میں سے ایک ہیں جن کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک شام پر عہد لیا تھا۔

5207۔ اَخْبَرَنِي حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَمَطَرُ الْوَرَّاقُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ وَقَعَ الطَّاعُوْنُ بِالشَّامِ فَخَطَبَنَا عَمْرٌو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْسٌ فَفِرُّوا مِنْهُ فِي الْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ فَقَالَ كَذَبَ عَمْرٌو صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمْرٌو اَضَلُّ مِنْ جُمَلِ اَهْلِهِ وَلٰكِنَّهُ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاةُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ

✧✧ عبدالرحمٰن بن غنم کہتے ہیں: ملک شام میں طاعون کی وباء پھیل گئی، تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: یہ طاعون بیماری ہے اس سے بچنے کے لئے وادیوں اور گھاٹیوں میں بھاگ جاؤ، اس اعلان کی اطلاع حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئی، تو انہوں نے فرمایا: عمرو نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے۔ اور عمرو اپنے

تمام گھر والوں سے زیادہ ''لاعلم'' ہے۔ (طاعون بیماری نہیں ہے) بلکہ یہ تو تمہارے ربّ کی طرف سے رحمت ہے، تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِی جُنْدَلَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کے فضائل

5208۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ اَبُوْ جُنْدَلَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ نَضْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حَسْلِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَیّ وَاُمُّ اَبِی جُنْدَلَ فَاخِتَةُ مِنْ بَنِی نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ شَهِدَ بَدْرًا وَّكَانَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ بِبَدْرٍ هَرَبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ هٰكَذَا وَجَدْتُّ وَفَاتَهٗ فِی تَارِيْخِ شَبَابٍ وَاَظُنُّهٗ وَاهَمَ فِی وَقْتِ وَفَاتِهٖ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: ابوجندل بن سہیل بن عمرو۔ ان کا نام ''عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبدشمس بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی'' ہے۔ ابوجندل رضی اللہ عنہ کی والدہ فاختہ ہیں جو کہ بنی نوفل بن عبدمناف سے تعلق رکھتی ہیں۔ ابوجندل رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے تھے لیکن میدان بدر میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگ آئے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں کہ میں نے تاریخ شباب میں ان کی وفات اسی طرح پائی ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس میں آپ کی وفات کے بارے میں غلطی ہے۔

5209۔ فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اَسْلَمَ قَدِيمًا بِمَكَّةَ، فَحَبَسَهُ اَبُوهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاَوْثَقَهُ فِی الْحَدِيدِ وَمَنَعَهُ الْهِجْرَةَ، فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُدَيْبِيَةَ وَاَتَاهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَاضَاهُ عَلٰی مَا قَاضَاهُ عَلَيْهِ، اَقْبَلَ اَبُو جَنْدَلٍ يَرْسُفُ فِی قُيُودِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِيهِ، لِاَنَّ الصُّلْحَ كَانَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ اَفْلَتَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَحِقَ بِاَبِی بَصِيرٍ وَهُوَ بِالْعِيصِ وَقَدِ اجْتَمَعَ اِلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانُوا كُلَّمَا مَرَّتْ بِهِمْ عِيرٌ لِقُرَيْشٍ اعْتَرَضُوهَا فَقَتَلُوا مَنْ قَدَرُوا عَلَيْهِ مِنْهُمْ، وَاَخَذُوا مَا قَدَرُوا عَلَيْهِ مِنْ مَتَاعِهِمْ، فَلَمْ يَزَلْ اَبُو جَنْدَلٍ مَعَ اَبِی بَصِيرٍ حَتّٰی مَاتَ اَبُو بَصِيرٍ، فَقَدِمَ اَبُو جَنْدَلٍ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالْمَدِينَةِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يَغْزُو مَعَهُ وَيُجَاهِدُ بَعْدَهُ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰی مَاتَ بِالشَّامِ فِی طَاعُونِ عَمَوَاسٍ سَنَةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ فِی خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمرو کہتے ہیں: ابوجندل بن سہیل بن عمرو بہت پہلے پہل مکہ میں اسلام لے آئے تھے، ان کے والد سہیل بن عمرو نے ان کولوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر رکھا ہوا تھا اور ہجرت سے بھی روک دیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے مقام پر آئے تو سہیل بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ مذاکرات کئے۔ ابوجندل رضی اللہ عنہ اپنی زنجیروں کو کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو ان کے والد کے ہمراہ واپس بھیج دیا کیونکہ ان کے درمیان صلح کا معاہدہ تھا۔ پھر وہ اپنے والد سے چھوٹ کر مقام عیص میں ابوبصیر کے پاس چلے گئے، اور ابوبصیر کے پاس مسلمانوں کی ایک جماعت جمع ہو چکی تھی اور وہاں سے جب بھی قریش کا کوئی قافلہ گزرتا تو یہ ان کے جتنے لوگوں کو قتل کر سکتے، ان کو قتل کرتے اور ان کا جو کچھ مال و متاع لوٹ سکتے، وہ لوٹ لیتے۔ ابوبصیر کی وفات تک حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ انہی کے پاس رہے، ان کی وفات کے بعد حضرت ابوجندل اور ان کے ساتھ جتنے بھی مسلمان تھے سب مدینہ میں آگئے، اس کے بعد یہ مسلسل رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوتے رہے اور حضور ﷺ کے بعد بھی جہاد کرتے رہے حتی کہ ۱۸ ہجری کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عمواس کے طاعون میں ملک شام میں فوت ہو گئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حارث بن ہشام مخزومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5210۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومٍ: فَحَدَّثَنِي سَلِيطُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ عَلَى اُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاسْتَجَارَا بِهَا، فَقَالَا: نَحْنُ فِي جِوَارِكِ، فَاَجَارَتْهُمَا، فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَشَهَرَ عَلَيْهِمَا السَّيْفَ، فَتَفَلَّتَ عَلَيْهِمَا وَاعْتَنَقَتْهُ، وَقَالَتْ: تَصْنَعُ بِي هٰذَا مِنْ بَيْنِ النَّاسِ لَتَبْدَاَنَّ بِي قَبْلَهُمَا، فَقَالَ: تُجِيرِينَ الْمُشْرِكِينَ؟ فَخَرَجَ، قَالَتْ اُمُّ هَانِءٍ: فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا لَقِيتُ مِنَ ابْنِ اُمِّي عَلِيٍّ مَا كِدْتُ اَفْلِتُ مِنْهُ، اَجَرْتُ حَمْوَيْنِ لِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَانْفَلَتَ عَلَيْهِمَا لِيَقْتُلَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ ذٰلِكَ لَهُ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ، وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمَا فَاَخْبَرْتُهُمَا فَانْصَرَفَا اِلٰى مَنَازِلِهِمَا، فَقِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ جَالِسَانِ فِي نَادِيهِمَا مُتَفَضِّلَيْنِ فِي الْمُلَا الْمُزَعْفَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا سَبِيلَ اِلَيْهِمَا قَدْ اَمَّنَّاهُمَا، قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ: وَجَعَلْتُ اَسْتَحْيِي اَنْ يَرَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَذْكُرُ رُؤْيَتَهُ اِيَّايَ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، ثُمَّ اَذْكُرُ بِرَّهُ وَرَحْمَتَهُ، فَاَلْقَاهُ وَهُوَ دَاخِلٌ الْمَسْجِدَ، فَتَلَقَّانِي بِالْبِشْرِ وَوَقَفَ حَتّٰى جِئْتُهُ فَسَلَّمْتُ

عَلَيْهِ، وَشَهِدْتُ شَهَادَةَ الْحَقِّ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ مَا كَانَ مِثْلُكَ يَجْهَلُ الْإِسْلَامَ، قَالَ الْحَارِثُ: فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ الْإِسْلَامِ جُهِلَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللّٰهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ الْأَرْضِ وَأَحَبُّ الْأَرْضِ إِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا لَيْتَنَا نَفْعَلُ فَارْجِعْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا مَنْبَتُكَ وَمَوْلِدُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَخْرَجْتَنِي مِنْ أَحَبِّ أَرْضِكَ إِلَيَّ، فَأَنْزِلْنِي أَحَبَّ الْأَرْضِ إِلَيْكَ، فَأَنْزَلَنِي الْمَدِينَةَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَلَمْ يَزَلِ الْحَارِثُ مُقِيمًا بِمَكَّةَ بَعْدَ أَنْ أَسْلَمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ كِتَابُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ يَسْتَنْفِرُ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى غَزْوِ الرُّومِ قَدِمَ ابْنُ هِشَامٍ وَعِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَلٰى أَبِي بَكْرٍ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ فَرَحَّبَ بِهِمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسُرَّ بِمَكَانِهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ غُزَاةً إِلَى الشَّامِ فَشَهِدَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ فَحْلَ وَأَجْنَادِينَ وَمَاتَ بِالشَّامِ فِي طَاعُونِ عَمَوَاسَ سَنَةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ فَخَلَفَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَبِيبًا خَيْرًا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ مِنْ أَشْرَافِ قُرَيْشٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عکرمہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے دن حارث بن ہشام اور عبداللہ ابن ابی ربیعہ، حضرت ابوطالب کی صاحبزادی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے پناہ مانگی، کہنے لگے: ہم آپ کے پڑوسی ہیں۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دے دی۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ گھر میں آئے اور ان کو دیکھا تو دیکھتے ہی تلوار نیام سے نکال کر ان پر سونت لی لیکن حضرت ام ہانی ان کے آڑے آ گئی اور کہنے لگی: تم میرے ساتھ یہ سلوک کرنے لگے ہو؟ تمہیں ان تک پہنچنے کے لئے میری لاش سے گزرنا پڑے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے گھر سے چلے گئے کہ: تو مشرکوں کو پناہ دے رہی ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج میرے بھائی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا، میں نے اپنے دو مشرک دیوروں کو پناہ دی تھی اور انہوں نے ان پر تلوار سونت لی تھی، ان کو قتل کرنے لگے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا (پھر فرمایا:) جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے پناہ دی اور جس کو تم نے امان دی اس کو ہم نے امان دی'' میں نے واپس گھر آ کر ان دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی اطلاع دی تو وہ دونوں اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا: وہ دونوں اپنی اپنی مجلسوں میں بیٹھے ایک دوسرے کے ساتھ بہت تکبر کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو مارنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ہم

ان کو امان دے چکے ہیں۔ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا کرتے ہوئے بڑی شرم آ رہی تھی کیونکہ مجھے وہ سب یاد آ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرکوں کے ہمراہ تمام موقعوں پر دیکھا تھا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے ساتھ حسن سلوک، اخلاق اور رحمت بھی یاد آ رہی تھی۔ لیکن بہرحال میں حضور علیہ السلام کی جانب چل پڑا، اس وقت آپ مسجد میں تھے، آپ نے میرا اچھا استقبال کیا آپ (مجھے دیکھ کر) رک گئے، میں آپ کے پاس آیا اور سلام کیا اور کلمہ پڑھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے تجھے ہدایت دی، اور تیرے جیسا آدمی اسلام سے جاہل نہیں رہ سکتا۔ تو حارث بن ہشام نے کہا: خدا کی قسم اسلام چیز ہی ایسی ہے کہ اس سے جاہل رہا ہی نہیں جا سکتا۔

عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حجۃ الوداع میں دیکھا، آپ اپنی سواری پر کھڑے تھے اور (مکہ مکرمہ کو مخاطب کر کے) فرما رہے تھے: (اے سرزمین مکہ) خدا کی قسم! تو سب سے اچھی سرزمین ہے اور اللہ تعالیٰ کو تو سب سے زیادہ پسند ہے، اگر مجھے تجھ سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں کبھی بھی تجھے چھوڑ کر نہ جاتا (حارث بن ہشام) کہتے ہیں: میں نے سوچا کہ کاش ہم اس سلسلہ میں کچھ کر لیں۔ (میں نے عرض کی) آپ یہاں واپس تشریف لے آئیے، کیونکہ یہ آپ کی جائے پیدائش بھی ہے اور آپ کی پرورش بھی یہیں پہ ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ربّ سے دعا مانگی تھی، میں نے عرض کی تھی "یا اللہ تو نے مجھے اس زمین سے نکال دیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اب تو مجھے ایسی جگہ پر بھیج دے جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے مدینہ شریف میں بھیج دیا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال تک مسلسل مکہ شریف میں ہی قیام پذیر رہے۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لوگوں کو روم کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نکلنے کا حکم دیا گیا تھا تو حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ، حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ، اور حضرت سہیل بن ابی عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خود چل کر ان کے رہائش کے مقام پر آئے، ان کو خوش آمدید کہا اور ان کے مدینہ آنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ پھر یہ لوگ مسلمانوں کے لشکر کے ہمراہ شام کی جانب جہاد میں چلے گئے۔ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ فحل اور اجنادین میں شریک ہوئے اور ۱۸ ہجری کو عمواس کے طاعون کی وباء میں شہید ملک شام میں وفات پا گئے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی اہلیہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ کی حوصلہ افزائی کی۔ یہ عبداللہ بن حارث کی والدہ ہیں۔ اور عبدالرحمٰن کہا کرتے تھے: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی ربیب (پرورش کرنے والا) نہیں دیکھا۔ عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اشراف قریش میں سے تھے۔

5211۔ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمِ الدَّهْقَانُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ اَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ اَبِي نَوْفَلِ بْنِ اَبِي عَقْرَبَ قَالَ خَرَجَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَّكَّةَ فَجَزِعَ اَهْلُ مَكَّةَ جَزَعًا شَدِيْدًا وَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ اِلَّا خَرَجَ يُشَيِّعُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِاَعْلَى الْبَطْحَآءِ اَوْ حَيْثُ شَآءَ مِنْ ذٰلِكَ فَوَقَفَ وَوَقَفَ النَّاسُ حَوْلَهُ يَبْكُوْنَ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعَ النَّاسِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَا خَرَجْتُ

رَغْبَةً بِنَفْسِي عَنْ اَنْفُسِكُمْ وَلَا اِخْتِيَارَ بَلَدٍ عَلٰى بَلَدِكُمْ وَلٰكِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ كَانَ وَخَرَجَ فِيْهِ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا كَانُوْا مِنْ ذَوِىْ اَسْنَانِهَا وَلَا مِنْ بُيُوْتَاتِهَا فَاَصْبَحْتُ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ جِبَالَ مَكَّةَ ذَهَبٌ فَاَنْفَقْنَاهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا اَدْرَكْنَا يَوْمًا مِنْ اَيَّامِهِمْ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ فَاتُوْنَا فِي الدُّنْيَا لَنَلْتَمِسَنَّ اَنْ نُشَارِكَهُمْ فِي الْاُخْرٰى فَاتَّقَى اللّٰهَ امْرُؤٌ خَرَجَ غَازِيًا فَخَرَجَ غَازِيًا اِلَى الشَّامِ فَاُصِيْبَ شَهِيْدًا

✧✧ ابونوفل بن ابوعقرب فرماتے ہیں: حضرت حارث بن ہشام مکہ سے جب نکلے تو اہل مکہ بہت زیادہ رونے دھونے لگ گئے، اور ہر شخص ان کو الوداع کرنے کے لئے مکہ سے باہر آیا اور جب بطحاء کی بلندی پر پہنچے یا جہاں انہوں نے چاہا تو وہ رک گئے اور تمام لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو کر رونے لگ گئے۔ جب انہوں نے لوگوں کی یہ گریہ زاری دیکھی تو فرمایا: اے لوگو! تمہیں چھوڑ کر جانے میں میرے دل کی خوشی شامل نہیں ہے اور نہ ہی یہ بات ہے کہ میں نے تمہارے شہر سے بڑھ کر کسی اور شہر کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن (یہ حکم ہے) اور یہ ہو کر ہی رہے گا، ان میں بہت سارے قریشی لوگ بھی موجود تھے جو کہ نہ تو ان کے نسبی رشتہ دار تھے اور نہ پڑوسی تھے (وہ کہنے لگے) خدا کی قسم! اگر مکہ کے تمام پہاڑ سونا بن جائیں اور ہم وہ تمام راہِ خدا میں خرچ کر ڈالیں تب بھی ہم ان کے دنوں جیسا ایک دن بھی نہیں پا سکتے۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ دنیا میں ہم سے جدا ہو رہے ہیں تو ہم آخرت میں ان کے ساتھ شریک ہوں گے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ مجھے مرتبہ شہادت سے سرفراز فرمائے۔ چنانچہ وہ شام کی جانب مجاہد بن کر گئے اور مقام شہادت پایا۔

5212۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الزَّاهِدُ صَاحِبُ ثَعْلَبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فَانْهَزَمَ فِيْمَنِ انْهَزَمَ فَعَيَّرَهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا اُحُدًا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ يَزَلْ مُتَمَسِّكًا بِالشِّرْكِ حَتّٰى اَسْلَمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْحَارِثِ

إن كنت كاذبة الذى حدثتنى ... فنجوت منجا الحارث بن هشام

ترك الأحبة أن يقاتل دونهم ... ونجا برأس طمرة ولجام

الله يعلم ما تركت قتالهم ... حتى رموا فرسى بأشقر مزبد

فعلمت أنى إن أقاتل واحدا ... أقتل ولا ينكأ عدوى مشهد

فصدفت عنهم والأحبة بينهم ... طمعا لهم بعقاب يوم مرصد

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں مشرکوں کی جانب سے شریک ہوئے تھے اور شکست خوردہ لوگوں میں شریک تھے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو شرم دلاتے ہوئے فرمایا:

إن كنت كاذبة الذی حدثتنی فنجوت منجا الحارث بن هشام

ترك الأحبة أن يقاتل دونهم ونجا برأس طمرة ولجام

○ اگر میں اپنی کہی ہوئی بات میں جھوٹا ہوں تو میں حارث بن ہشام کی طرح نجات پانے والا ہوں

○ کہ اس نے دوستوں کے ہمراہ جنگ نہ کی اور اس نے نادانی اور بدشگونی کی بنیاد پر نجات پائی۔

○ اس دن کے فرار سے معذرت کرتے ہوئے حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

الله يعلم ما تركت قتالهم حتى رموا فرسی بأشقر مزبد

فعلمت أنی إن أقاتل واحدا أقتل ولا ينكأ عدوی مشهد

فصدفت عنهم والأحبة بينهم طمعا لهم بعقاب يوم مرصد

○ اللہ جانتا ہے کہ میں نے ان کے ہمراہ قتال چھوڑ انہیں حتیٰ کہ میر گھوڑا اشدید زخمی ہو گیا۔

○ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اگر میں اکیلا لڑوں گا تو مارا جاؤں گا لیکن میں دشمن کا بال بھی بیکا نہیں کر سکوں گا۔

○ تو میں نے ان سے منہ موڑ لیا حالانکہ میرے تمام یار دوست انہیں میں تھے۔ جنگ کے دن ان کی سزا کی طمع کرتے ہوئے۔

اس کے بعد غزوہ احد بھی انہوں نے مشرکوں کی جانب سے لڑا اور مسلسل مشرک ہی رہے حتیٰ کہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

5213۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ

5213–صحيح البخاری' باب بدء الوحی / حديث 2: صحيح البخاری' كتاب بدء الخلق' باب ذكر الملائكة' حديث 3058: صحيح مسلم' كتاب الفضائل' باب عرق النبی صلى الله عليه وسلم فی البرد وحين يأتيه' حديث 4407: صحيح ابن حبان' كتاب الوحی' ذكر وصف نزول الوحی على رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث 38: موطأ مالك' كتاب القرآن' باب ما جاء فی القرآن' حديث 476: الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء كيف كان ينزل الوحی على النبی صلى الله' حديث 3652: السنن الكبرى للنسائی –العمل فی افتتاح الصلاة' جامع ما جاء فی القرآن' حديث 988: السنن الكبرى للبيهقی' كتاب النكاح' جماع أبواب ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب كان يؤخذ عن الدنيا' حديث 12469: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضی الله عنها' حديث 24719: مسند الحميدی' أحاديث عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها عن رسول الله صلى' حديث 251: مسند عبد بن حميد –من مسند الصديقة عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها' حديث 1493: المعجم الكبير للطبرانی –من اسمه الحارث' الحارث بن هشام المخزومی' حديث 3266:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَنْزِلُ عَلَيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَاَحْيَانًا يَأْتِيْنِي الْمَلَكُ، فَيَتَمَثَّلُ لِي فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي مَا يَقُوْلُ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ الْحَارِثِ غَيْرَ عَامِرِ بْنِ صَالِحٍ، وَقَدْ رَوَاهُ اَصْحَابُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ الْحَدِيْثَ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی بجنے کی آواز کی طرح۔ اور جب وہ مجھ سے ختم ہوتی ہے تو میں اس کو یاد کر چکا ہوتا ہوں، اور یہ کیفیت مجھ پر بہت بھاری ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے اور مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے تو میں اس کی باتوں کو یاد کر لیتا ہوں۔

❀❀ (امام حاکم کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ عامر بن صالح کے علاوہ کسی راوی نے اس کی سند میں کہا ہو کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں حارث بن ہشام سے۔ البتہ ہشام کے کئی ساتھیوں نے ان کے والد کے حوالے بیان کیا ہے کہ ام المومنین نے روایت کیا ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعِيْرٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ثعلبہ بن صعیر عدوی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5214۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُدَوِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا وَاَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ، اَوْ عَنْ كُلِّ رَاْسٍ مِنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ، هٰذَا حَدِيْثٌ رَوَاهُ اَكْثَرُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا اَبَاهُ

✧✧ عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر عدوی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور ہر ایک کی طرف سے ایک صاع (خاص پیمانہ) کھجوریں یا ایک صاع جَو فطرانہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ یا ہر چھوٹے بڑے آدمی کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا دو ''مد'' گندم فطرانہ دینے کا حکم دیا۔

❀❀ اس حدیث کو زہری کے اکثر اصحاب نے زہری کے واسطے سے عبداللہ بن ثعلبہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور ان کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5215۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرِ بْنِ اَبِي صُعَيْرِ الْعَدَوِيُّ وُلِدَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِاَرْبَعِ سِنِينَ، وَحُمِلَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ عَامَ الْفَتْحِ، وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَتُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ، وَكُنْيَتُهُ اَبُو مُحَمَّدٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً

✧✧ مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں: اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر بن ابی صعیر عدوی ہجرت سے چار سال قبل پیدا ہوئے، (پیدائش کے بعد) ان کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا، آپ علیہ السلام نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا، اور ان کے لئے دعائے برکت فرمائی۔ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو اس وقت ان کی عمر ۱۴ سال تھی، ان کی کنیت ابو محمد تھی، ۹۳ سال کی عمر میں ۸۹ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔

5216۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى رَاْسِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر عدوی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا۔

5217۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُدْوِيِّ، وَكَانَ وُلِدَ عَامَ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ

✧✧ زہری کہتے ہیں: عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر عدوی رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے سال پیدا ہوئے، ان کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے ان کے چہرے پر ہاتھ بھی پھیرا اور ان کے لئے دعائے برکت بھی کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عدی بن الحمراء رضی اللہ عنہ کے فضائل

5218۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ وَمِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الزُّهْرِيِّ وَاُمُّهُ بِنْتُ شَرِيقِ بْنِ عَمْرِو بْنِ وَهْبِ بْنِ شَرِيقٍ وَكُنْيَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ اَبُو عَمْرٍو

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ زبیری کہتے ہیں: قریش کے حلفاء میں سے عبداللہ بن عدی بن الحمراء زہری بھی تھے۔ ان کی والدہ شریق بن عمرو بن وہب بن شریق کی بیٹی ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔

5219۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ فَحَدَّثَنِي مُوْسٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي عَمْرٍو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الْخُزَاعِيِّ فَذَكَرَ خَطَّابُ بُنْيَانَ الْكَعْبَةِ قَالَ بْنُ عُمَرَوَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابوعمرو عبداللہ بن عدی بن حمراء نے تعمیر کعبہ کا قصہ بیان کیا۔ ابن عمرو کہتے ہیں: عبداللہ بن حمراء رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

5220۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِنَّكِ خَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَيَّ، وَلَوْلَا اَنِّي اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

✧✧ عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حزورہ پر کھڑے ہوئے اور (سرزمین مکہ کو مخاطب کر کے) فرمایا: (اے سرزمین مکہ) خدا کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ کی پوری روئے زمین سے افضل جگہ ہو، اور اللہ کی تمام زمین سے بڑھ کر مجھے محبوب ہو، اگر مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں تجھے چھوڑ کر کبھی یہاں سے نہ جاتا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ عَرْفَطَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5221۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَخَالِدُ بْنُ عَرْفَطَةَ بْنِ اَبْرَهَةَ بْنِ شَيْبَانَ بْنِ حَسْلِ بْنِ هِنْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ بْنِ اَسْلَمَ بْنِ عَذْرَةَ حَلِيْفَ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَلَّاهُ الْقَادِسِيَّةَ

✧✧ محمد بن عمران کا نسب یوں بیان کرتے ہیں ''خالد بن عرفطہ بن ابرہہ بن شیبان بن حسل بن ہند بن عبداللہ بن غیلان بن اسلم بن عذرہ'' یہ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے قادسیہ میں ان سے عقد ولاء کیا تھا۔

5222۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلٰى خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، قَالَ لِلْمُخْتَارِ: هٰذَا رَجُلٌ كَذَّابٌ،

فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت مسلم مختار کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ کذاب ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

5223۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَكُوْنُ اَحْدَاثٌ وَفِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ الْمَقْتُوْلَ لَا الْقَاتِلَ، فَافْعَلْ

✧✧ حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے بارے میں فرمایا: عنقریب حادثات اور فرقہ بازیاں اور فتنہ پردازیاں اور اختلافات ہوں گے۔ جب ایسی صورت حال پیدا ہو جائے تو اگر تم سے قاتل بننے کی بجائے مقتول بنا جا سکے تو مقتول ہی بن جانا۔

ذِكْرُ سَهْلِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ

سہیل بن عمرو بن عبد شمس رضی اللہ عنہ کے فضائل

5224۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يُكَنّٰى اَبَا يَزِيْدَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: سہیل بن عمرو کی کنیت "ابو یزید" تھی۔

5225۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ وَرُؤَسَائِهِمْ وَشَهِدَ بَدْرًا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَسَرَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ فَقَالَ:

اَسَرْتُ سُهَيْلًا فَلَمْ اَبْتَغِي ... بِي غَيْرَهُ مِنْ جَمِيْعِ الْاُمَمِ

وَخِنْدِفٌ تَعْلَمُ اَنَّ الْفَتٰى ... سُهَيْلًا فَتًى اِذَا مَا انْتَظَمِ

ضَرَبْتُ بِذِي الشِّفْرِ حَتّٰى انْحَنِي ... وَاَكْرَهْتُ نَفْسِي عَلٰى ذِي النِّعَمِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ حَازِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو مَجْبُوْبٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهِ، قَالَ سُهَيْلٌ: وَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

5223–مصنف ابن أبي شيبة 'كتاب الفتن' من كره الخروج في الفتنة وتعوذ عنها' حديث36512:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم –ومن ذكر خالد بن عرفطة العذري حديث603:مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' حديث خالد بن عرفطة' حديث21930:المعجم الكبير للطبراني 'باب الخاء' باب من اسمه خزيمة – خالد بن عرفطة العذري حديث3990:

اقْتَحَمْتُ بَيْتِي وَاَغْلَقْتُ عَلَيَّ بَابِي وَاَرْسَلْتُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ اَنِ اطْلُبْ لِي جِوَارًا مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ اُقْتَلَ، فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَبِي تُؤَمِّنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ هُوَ آمِنٌ بِاَمَانِ اللّٰهِ فَلْيَظْهَرْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَنْ لَقِيَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو فَلَا يَشُدَّ اِلَيْهِ، فَلَعَمْرِي اِنَّ سُهَيْلًا لَهُ عَقْلٌ وَشَرَفٌ، وَمَا مِثْلُ سُهَيْلٍ جَهِلَ الْاِسْلَامَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُهَيْلٍ اِلَى اَبِيهِ، فَخَبَّرَهُ بِمَقَالَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: كَانَ وَاللّٰهِ بَرًّا صَغِيرًا وَكَبِيرًا، وَكَانَ سُهَيْلٌ يُقْبِلُ وَيُدْبِرُ آمِنًا، وَخَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْرِكٌ حَتّٰى اَسْلَمَ بِالْجِعْرَانَةِ، فَاَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ، وَقَدْ رَوٰى سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت سہیل بن عمرو قریش کے بڑے اور باعزت لوگوں میں سے تھے۔ جنگ بدر میں آپ مشرکوں کے ہمراہ شریک ہوئے تھے، حضرت مالک بن دخشم نے ان کو قیدی بنالیا تھا۔ اس وقت مالک بن دخشم نے یہ اشعار کہے:

وَخِنْدَفُ تَعْلَمُ اَنَّ الْفَتٰى ۔۔۔ فَتَاهَا سُهَيْلٌ اِذَا يُظْلَمُ

ضَرَبْتُ بِذِي الشَّفْرِ حَتّٰى انْثَنٰى ۔۔۔ وَاَكْرَهْتُ نَفْسِي عَلٰى ذِي الْعَلَمِ

○ میں نے سہیل کو قیدی بنالیا ہے اب مجھے اس کے علاوہ پوری دنیا سے اور کسی چیز کی طلب نہیں ہے۔

○ اور خندف قبیلہ جانتا ہے کہ سہیل ایسا نوجوان ہے کہ جنگ میں بہادری کے جوہر دکھاتا ہے۔

○ میں نے اس کو تیز دھار والا نیزہ مارا تو وہ جھک گیا اور میں نے اپنے آپ کو کٹے ہوئے ہونٹ والے پر (ہاتھ اٹھانے پر) مجبور کیا۔

راوی کہتے ہیں: ان کی اولادوں میں سے عبداللہ بھی ہیں، یہ پہلے پہل ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے، اس وقت عتبہ چھوٹے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ملے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر سوار ہو چکے تھے۔ آپ علیہ السلام نے ان کو اپنے آگے بٹھالیا۔ سہیل بن عمرو کے ہاتھ ان کی گدی پر بندھے ہوئے تھے۔ سہیل کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو میں اپنے گھر میں گھس کر بیٹھ گیا اور اپنے دروازے کو تالا لگالیا اور عبداللہ کی جانب پیغام بھیجا کہ وہ میرے لئے رسول اللہ ﷺ سے پناہ کی درخواست کریں۔ کیونکہ میں اپنے آپ کو قتل ہونے سے محفوظ نہیں سمجھ رہا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اس کو میری وجہ سے پناہ دیں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں، اس کو اللہ کی پناہ حاصل ہے، وہ باہر نکل سکتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اردگرد موجود لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ جو شخص بھی سہیل بن عمرو سے ملے وہ اس کو تکلیف نہ دے۔ بے شک سہیل عقلمند بھی ہے اور سمجھدار بھی ہے۔ اور سہیل جیسا انسان اسلام سے غافل نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ سہیل بن عمرو اپنے والد کے پاس گئے اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی بات

بتائی۔ تو سہیل نے کہا: خدا کی قسم وہ بچپن میں بھی نیک تھے اور بڑے ہو کر بھی نیک ہی ہیں۔ (اس کے بعد حضرت سہیل بلا خوف وتردد آتے جاتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حالت شرک میں ہی روانہ ہوئے لیکن مقام جعرانہ پر آ کر اسلام قبول کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین کے مال غنیمت میں سے ایک سو اونٹ ان کو عطا کئے تھے۔

❁❁ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

5226۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ بْنِ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اصْطَحَبْتُ اَنَا وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو لَيَالِيَ اَغْزَرَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَمِعْتُ سُهَيْلا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَقَامُ اَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ سَاعَةً خَيْرٌ لَهُ مِنْ عَمَلِهِ عُمُرَهُ فِي اَهْلِهِ، قَالَ سُهَيْلٌ: وَاَنَا مُرَابِطٌ حَتّٰى اَمُوتَ، وَلا اَرْجِعُ اِلٰى مَكَّةَ اَبَدًا، فَبَقِيَ مُرَابِطًا بِالشَّامِ اِلٰى اَنْ مَاتَ بِهَا فِي طَاعُونِ عَمَوَاسٍ، وَاِنَّمَا وَقَعَ هٰذَا الطَّاعُونُ بِالشَّامِ سَنَةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ حضرت ابوسعید بن فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں کئی راتیں سہیل بن عمر کے ساتھ رہا ہوں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو (جہاد میں جانے سے) روک رہے تھے۔ تو حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک لمحہ جہاد میں گزارنا، گھر میں پوری زندگی گزارنے سے بہتر ہے۔ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں زندگی کے آخری سانس تک جہاد میں رہوں گا اور کبھی لوٹ کر مکہ میں واپس نہیں آؤں گا۔ پھر وہ مسلسل ملک شام میں جہاد میں مصروف رہے حتی کہ عمواس کے طاعون میں وہ شہید ہو گئے۔ یہ طاعون کی وباء ملک شام میں ۱۸ ہجری میں آئی تھی۔

5227۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ يَقُولُ حَضَرَ اُنَاسٌ بَابَ عُمَرَ وَفِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُو سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ وَالشُّيُوخُ مِنْ قُرَيْشٍ فَخَرَجَ آذِنُهُ فَجَعَلَ يَأْذَنُ لِاَهْلِ بَدْرٍ كَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ وَعَمَّارٍ قَالَ وَكَانَ وَاللّٰهِ بَدْرِيًّا وَكَانَ يُحِبُّهُمْ وَكَانَ قَدْ اَوْصٰى بِهِ فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ اَنَّهُ يُؤْذَنُ لِهٰذِهِ الْعَبِيدِ وَنَحْنُ جُلُوسٌ لا يَلْتَفِتُ اِلَيْنَا فَقَالَ سَهْلُ بْنُ عَمْرٍو وَيَا لَهُ مِنْ رَجُلٍ مَا كَانَ اَعْقَلَهُ اَيُّهَا الْقَوْمُ اِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ اَرَى الَّذِي فِي وُجُوهِكُمْ فَاِنْ كُنْتُمْ غِضَابًا فَاغْضِبُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ دُعِيَ الْقَوْمُ وَدُعِيتُمْ فَاَسْرَعُوا وَاَبْطَاْتُمْ اَمَا وَاللّٰهِ لَمَا سَبَقُوكُمْ بِهِ مِنَ الْفَضْلِ فِيمَا يَرَوْنَ اَشَدَّ عَلَيْكُمْ فَوْتًا مِنْ بَابِكُمْ هٰذَا الَّذِي تَنَافَسُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْقَوْمَ قَدْ سَبَقُوكُمْ بِمَا تَرَوْنَ وَلَا سَبِيلَ لَكُمْ وَاللّٰهِ اِلٰى مَا سَبَقُوكُمْ اِلَيْهِ فَانْظُرُوا هٰذَا الْجِهَادَ فَالْزَمُوهُ عَسَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَرْزُقَكُمُ الْجِهَادَ وَالشَّهَادَةَ ثُمَّ نَفَضَ ثَوْبَهُ فَقَامَ فَلَحِقَ بِالشَّامِ قَالَ الْحَسَنُ صَدَقَ وَاللّٰهِ لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ عَبْدًا اَسْرَعَ اِلَيْهِ كَعَبْدٍ اَبْطَاَ عَنْهُ

✧✧ حضرت حسن فرماتے ہیں: کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جمع ہوئے، ان میں سہیل بن عمرو، ابوسفیان بن

حرب اور قریش کے بزرگ لوگ موجود تھے۔ آپ ان لوگوں کو اجازت دیتے ہوئے گھر سے باہر نکلے۔ پہلے آپ نے بدری صحابہ کو اجازت دینا شروع کی مثلاً حضرت صہیب، حضرت بلال، حضرت عمار رضی اللہ عنہم۔ راوی کہتے ہیں: خدا کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بدری صحابی ہیں اور بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اور بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان سے محبت کرنے کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت بھی فرمائی تھی۔ اس موقع پر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہم نے آج سے پہلے کبھی ایسا معاملہ نہیں دیکھا کہ ہم (جیسے معتبر لوگ) بیٹھے ہوئے ہیں اور اس جیسے غلاموں کو اجازت مل رہی ہے، اور ہماری جانب کوئی توجہ ہی نہیں دی جا رہی۔ ان کے جواب میں حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بولے: اس آدمی کو کیا ہو گیا ہے، اے لوگو! کیا اس کو عقل نہیں ہے؟ خدا کی قسم میں تمہارے چہروں کی تحریریں پڑھ رہا ہوں۔ اگر تمہیں غصہ ہے تو وہ اپنے آپ پر کرو، کیونکہ تمہیں بھی بلایا گیا تھا اور دوسرے لوگوں کو بھی بلایا گیا تھا، وہ لوگ فوراً پہنچ گئے اور تم سست رہے۔ جس فضیلت میں وہ لوگ تم سے سبقت کر گئے ہیں تمہارے خیال میں اس میں تمہارا زیادہ نقصان ہوا ہے بہ نسبت اس کے جو تم اس دروازے پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے ہو۔ پھر فرمایا: بے شک یہ قوم تم سے آگے نکل گئی ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور خدا کی قسم! جس کام میں وہ سبقت لے گئے ہیں، اب تم ان کے مقام کو کسی طور بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے اب اس جہاد کا انتظار کرو، اور اسی کے ساتھ رہو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جہاد اور شہادت عطا کرے، پھر انہوں نے اپنے کپڑے جھاڑے اور ملک شام کی جانب روانہ ہو گئے۔

❁❁ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ اپنی جانب تیزی سے آنے والے کو اس شخص کی طرح نہیں کرتا جو اس کی بارگاہ میں سستی سے آتا ہے۔

5228- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي أَنْزِعْ ثَنِيَّتَيْ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو فَلَا يَقُومُ خَطِيبًا فِي قَوْمِهِ أَبَدًا، فَقَالَ: دَعْهُ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسُرَّكَ يَوْمًا، قَالَ سُفْيَانُ: فَلَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَ أَهْلُ مَكَّةَ، فَقَامَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَهَهُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَاللهُ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

✦✦ حسن بن محمد فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے میں سہیل بن عمرو کے دانت توڑ دوں تا کہ یہ کبھی بھی اپنی قوم میں خطیب بن کر کھڑا نہ ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دن تمہارے لئے خوشی کا باعث بن جائے۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اہل مکہ نے بغاوت کر دی۔ تو حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کعبہ شریف کے قریب کھڑے ہو گئے اور فرمایا: جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا مانتا تھا (تو ٹھیک ہے وہ مرتد ہو جائے) کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو چکا ہے۔ (اور جو خدا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہے) اور اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔

ذِكْرُ بِلَالِ بْنِ رِبَاحٍ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَدْ رَوَى عَنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔

5229۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُوْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ مَوْلٰى اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَيُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ مِنْ مُوَلِّدِى السَّرَاةِ مَاتَ بِدِمَشْقَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ فَدُفِنَ عِنْدَ الْبَابِ الصَّغِيْرِ فِى مَقْبَرَةِ دِمَشْقَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✦✦ محمد بن عمر کہتے ہیں: بلال بن رباح رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ مقامِ سراۃ میں ان کی پیدائش ہوئی ہے، ۲۰ ہجری کو دمشق میں ان کا انتقال ہوا، دمشق کے قبرستان کے چھوٹے گیٹ کے قریب ان کی تدفین ہوئی۔ ان کی عمر ساٹھ سے اوپر کچھ سال تھی۔

5230۔ سَمِعْتُ شُعَيْبَ بْنَ طَلْحَةَ يَقُوْلُ كَانَ بِلَالٌ تِرْبَ اَبِى بَكْرٍ وَّشُعَيْبٌ اَعْلَمُ بِمِيْلَادِ بِلَالٍ

✦✦ حضرت شعیب بن طلحہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہم عمر ہیں۔ اور شعیب بن طلحہ حضرت بلال کی ولادت کو دوسروں سے بہتر جانتے ہیں۔

5231۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ رَاَى بِلَالًا، كَانَ رَجُلًا شَدِيْدَ الْاُدْمَةِ، نَحِيْفًا طُوَالًا اَحْنَا، لَهُ شَعْرٌ كَثِيْرٌ، خَفِيْفُ الْعَارِضَيْنِ، بِهِ شَمَطٌ كَثِيْرٌ وَلَا يُغَيِّرُ، وَشَهِدَ بِلَالٌ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، آخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

✦✦ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا رنگ کالا تھا، جسامت کمزور، قد لمبا، جھکے ہوئے، ان کے بال بہت گھنے تھے، گال سکڑے ہوئے، سر کے کافی بال سفید تھے لیکن پورا سر سفید نہیں ہوا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کا بھائی بنایا تھا۔

5232۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُسَيْنٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ اَبُوْ عَمْرٍو وَاُمُّ بِلَالٍ حَمَامَةُ بَلَغَ سَبْعًا وَّسِتِّيْنَ سَنَةً وَدُفِنَ عِنْدَ الْبَابِ الصَّغِيْرِ فِى مَقْبَرَةِ دِمَشْقَ

✧✧ حسین حنفی کہتے ہیں: بلال بن رباح رضی اللہ عنہ ابوعمرو ہیں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حمامہ تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عمر ۶۷ برس تھی۔ اور دمشق کے قبرستان کے چھوٹے گیٹ کے قریب ان کو دفن کیا گیا۔

5233۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اشْتَرَى بِلَالًا مِنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَاَنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَسْوَدَ مَوْلِدًا اِشْتَرَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ اَعْطَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ غُلَامًا وَّاَخَذَ بَدْلَهُ بِلَالًا وَّكَانَتْ اُمُّهُ اِسْمُهَا حَمَامَةً وَّكَانَا اَسْلَمَا جَمِيْعًا وَّكَانَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُوُفِّيَ بِدِمَشْقَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَيُقَالُ ثَمَانَ عَشَرَةَ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امیہ بن خلف سے بلال کو خریدا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے، ان کا رنگ پیدائشی طور پر کالا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو امیہ بن خلف سے خریدا، ان کے بدلے میں انہوں نے امیہ بن خلف کو ایک غلام دیا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام "حمامہ" ہے۔ یہ دونوں ہی مسلمان ہوگئے تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ۲۰ ہجری کو دمشق میں ان کا انتقال ہوا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ۱۸ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔

5234۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اَبِيْ خَالِدٍ يَذْكُرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ الْاَحْمَسِيِّ قَالَ مَرَرْتُ بِبِلَالٍ وَّهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا يُجْلِسُكَ فَقَالَ اَنْتَظِرُ طُلُوْعَ الشَّمْسِ

✧✧ قیس بن مدرک بن عوف احمسی کہتے ہیں: میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، اس وقت وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کررہا ہوں۔

5235۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَحْمَدَ الْحَافِظُ اَنَا اَبُوْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ اَبُوْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَيُقَالُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن اسماعیل کہتے ہیں: بلال بن رباح ابوعبدالکریم۔ ان کو ابوعبداللہ بھی کہا جاتا ہے، اور بعض لوگوں نے کہا کہ ان کی کنیت ابوعمرو تھی۔ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

5236۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ اُمُّهُ حَمَامَةُ وَاُخْتُهُ عَفْرَةُ يُقَالُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدَنِيُّ مَوْلٰى عَفْرَةَ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: بلال بن رباح رضی اللہ عنہ۔ ان کی والدہ حمامہ تھیں۔ ان کی بہن عفرہ تھیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمر بن عبداللہ مدنی، حضرت عفرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

5237- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ اَنَّ اَخاً لِبَلَالٍ كَانَ يَنْتَمِي اِلَى الْعَرَبِ وَيَزْعَمُ اَنَّهُ مِنْهُمْ فَخَطَبَ امْرَاَةً مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّ حَضَرَ بَلَالٌ زَوَّجْنَاكَ قَالَ فَحَضَرَ بَلَالٌ فَقَالَ اَنَا بَلَالُ بْنُ رَبَاحٍ وَهٰذَا اَخِي وَهُوَ امْرُؤٌ سَيِّءُ الْخُلُقِ وَالدِّيْنِ فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَزَوَّجُوْهُ فَزَوِّجُوْهُ وَاِنْ شِئْتُم اَنْ تَدَعُوْا فَدَعُوْا فَقَالُوْا مَنْ تَكُنْ اَخَاهُ نُزَوِّجُهُ فَزَوَّجُوْهُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاَخُوْ بَلَالٍ هٰذَا لَهُ رِوَايَةٌ

✦✦ عمرو بن میمون کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بھائی عرب کی جانب منسوب ہوتا تھا اور سمجھتا تھا کہ وہ عربی ہے۔ انہوں نے ایک عربی لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا، تو لوگ کہنے لگے: اگر بلال آ کر تمہاری ذمہ داری لے لے تو ہم اس لڑکی کے ساتھ تمہارا نکاح کر دیں گے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہاں آئے اور کہا: کہ میں ہوں بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، اور یہ میرا بھائی ہے۔ بہت بدمزاج اور بد دین ہے، تمہاری مرضی ہو تو اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دو، نہیں کرنا چاہتے تو بھی تمہاری مرضی۔ انہوں نے کہا: جس کے تم بھائی ہو، ہم اپنی لڑکی کا اس کے ساتھ نکاح کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ان کے بھائی کا نکاح کر دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی کی یہ روایت ہے۔

5238- حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَظْهَرَ اِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بِعَمِّهِ اَبِي طَالِبٍ وَّاَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْمِهِ وَاَمَّا سَائِرُهُمْ فَاَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَاَلْبَسُوْهُمْ اَدْرَاعَ الْحَدِيْدِ وَاَوْقَفُوْهُمْ فِي الشَّمْسِ فَمَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ آتَاهُمْ كُلَّ مَا اَرَادُوْا غَيْرَ بَلَالٍ فَاِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَانَ عَلٰى قَوْمِهِ فَاَعْطَوْهُ الْوِلْدَانُ فَجَعَلُوْا يَطُوْفُوْنَ بِهِ فِي شِعَابِ مَكَّةَ وَجَعَلَ يَقُوْلُ اَحَدٌ اَحَدٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام ظاہر کیا وہ سات آدمی ہیں۔ ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع ان کے چچا ابوطالب نے کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دفاع ان کی قوم نے کیا۔ ان کے علاوہ جتنے بھی لوگ تھے ان کو مشرکین نے پکڑ کر لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر سخت دھوپ میں ڈال دیا، ان میں سے ہر شخص نے اپنی ہمت کے مطابق اپنا دفاع کیا علیہم الرحمۃ سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے، کہ انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی بارگاہ میں مسکین بنالیا اور لوگوں کے سامنے بھی مسکین بن کر رہے۔ لوگوں نے ان کو بچوں کے سپرد کر دیا وہ ان کو مکہ کی گلی کوچوں میں گھماتے رہتے۔ اور حضرت بلال رحمۃ اللہ علیہ "احد، احد" کی صدائیں بلند کرتے رہتے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5239- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِي سَلْمَةَ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5240۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ فَضْلَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَعَلَ يَصِفُ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا سَيِّدُنَا بِلَالٌ حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِي بَكْرٍ

✧✧ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا، پھر ان کے فضائل بیان کرنا شروع کر دیئے پھر فرمایا: اور یہ ہمارے سردار حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تو انہیں کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔

5241۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَقَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعَةً مِّمَّنْ كَانَ يُعَذَّبُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ بِلَالٌ وَّعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات ایسے غلاموں کو آزاد کروایا جن کو کلمہ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں سخت اذیت دی جاتی تھی۔ ان میں سے ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں، اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5242۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ، عَنِ الْهِقْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ السُّوْدَانِ ثَلَاثَةٌ: لُقْمَانُ، وَبِلَالٌ، وَمِهْجَعٌ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حبشی لوگوں میں سب سے اچھے تین آدمی ہیں۔ لقمان، بلال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام مہجع۔

5243۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السُّبَّاقُ اَرْبَعَةٌ: اَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ، وَسَلْمَانُ سَابِقُ الْفُرْسِ، وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشَةِ، وَصُهَيْبٌ سَابِقُ الرُّوْمِ تَفَرَّدَ بِهِ عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ

ثَابِتٍ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبقت لے جانے والے چار لوگ ہیں: عربوں میں سے میں سبقت لے جانے والا ہوں، فارسیوں میں سے سلمان سبقت لے جانے والا ہے، حبشیوں میں سے بلال سبقت لے جانے والا ہے اور رومیوں میں سے صہیب سبقت لے جانے والا ہے۔ (یعنی ان تینوں حضرات نے اپنی قوم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا)۔

❁❁ عمارہ بن زاذان یہ حدیث ثابت سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

5244۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا حَسَامُ بْنُ مَصَكٍّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْمَرْءُ بِلَالٌ هُوَ سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْنَ وَلَا یَتْبَعُهُ اِلَّا مُؤَذِّنٌ وَالْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَفَرَّدَ بِهِ حِسَامٌ

✦✦ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلال کتنا اچھا انسان ہے، وہ تمام مؤذنوں کا سردار ہے، اور ان کی پیروی کرنے والے صرف مؤذن ہوں گے، اور قیامت کے دن سب سے بلند قامت مؤذن ہی ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث قتادہ سے روایت کرنے میں حسام بن مصک منفرد ہیں۔

5245۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَی الْبَاشَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیقٍ، اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا، فَقَالَ: یَا بِلَالُ، بِمَ سَبَقْتَنِی اِلَی الْجَنَّةِ الْبَارِحَةَ، فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِی، فَاَتَیْتُ عَلٰی قَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ: فَقُلْتُ: اَنَا قُرَشِیٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ بِلَالٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّیْتُ رَكْعَتَیْنِ، وَمَا اَصَابَنِی حَدَثٌ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: بِهٰذَا صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ گزشتہ رات تم کس عمل کی بنیاد پر جنت میں مجھ سے بھی آگے تھے؟ میں نے تیرے قدموں کی آہٹ اپنے آگے سنی ہے۔ پھر میں سونے کے بنے ہوئے ایک چوکور بلند محل کے پاس گیا، میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ (فرشتوں نے) کہا: ایک قریشی آدمی کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی قریشی ہوں، تو یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب بھی اذان دیتا ہوں تو دو رکعت نوافل پڑھتا ہوں، اور جب بھی میرا وضو ٹوٹتا ہے تو میں فوراً وضو کر لیتا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وجہ ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5246۔ اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُهَيْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ، فَقُلْتُ: مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ؟ فَقَالَ: رَجُلَانِ اَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَاَسْلَمْتُ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاَنَا رُبُعُ الْاِسْلَامِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عکاظ میں ٹھہرے ہوئے تھے، میں نے آپ علیہ السلام کو وہاں پر دیکھا، میں نے پوچھا کہ اس (دین کے معاملہ میں) کون کون آپ کے ہمراہ شامل ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو آدمی ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور بلال رضی اللہ عنہ۔ اس کے بعد میں مسلمان ہو گیا، میں سمجھتا ہوں کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا ہوں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5247۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ مَاتَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ عِشْرِيْنَ

محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۰ ہجری کو ہوا۔

5247أ۔ وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَاتَ بِالشَّامِ بِدِمَشْقَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ

حضرت مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: بلال بن رباح رضی اللہ عنہ ملک شام کے شہر دمشق میں سن ۲۰ ہجری کو فوت ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَشْهَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوہیثم بن تیہان اشہلی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5248۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ النَّسَوِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَشَهِدَ الْعَقَبَةَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ وَاسْمُهُ مَالِكٌ حَلِيفٌ لَهُمْ وَهُوَ نَقِيبٌ شَهِدَ بَدْرًا وَلَا عَقِبَ لَهُ

محمد بن اسحاق کہتے ہیں: انصار میں سے، پھر بنی عبدالاشہل میں ابوہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ عقبہ اولیٰ اور عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے۔ ان کا نام مالک ہے، یہ ان حلیف تھے۔ حضرت ابوہیثم رضی اللہ عنہ مبلغ اسلام تھے، جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کا کوئی جانشین نہیں تھا۔

5249۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُيُوخِهِ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ تَيِّهَانَ اسْمُهُ مَالِكٌ مِنْ بَلِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَافِ بْنِ قُضَاعَةَ حَلِيفٌ

لِبَنِـي عَبْدِ الْاَشْهَلِ، وَقَالَ: وَاَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ وأسعدُ بْنُ زُرَارَةَ مِنْ اَوَّلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْاَنْصَارِ بِمَكَّةَ، وَمِنْ اَوَّلِ مَنْ لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ قَوْمِهِمْ وَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ بِذٰلِكَ، وَشَهِدَ اَبُو الْهَيْثَمِ الْعَقَبَةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ الاثْنَيْ عَشَرَ لَا خِلافَ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ، وَآخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ، وَشَهِدَ اَبُو الْهَيْثَمِ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمرو اپنے اساتذہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابو تیہان کا نام مالک بن عمرو بن حاف بن قضاعہ ہے۔ یہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے۔ اور (محمد بن عمرو نے یہ بھی) کہا ہے کہ ابوہیثم بن تیہان اور اسعد بن زرارہ ان لوگوں میں سے ہیں جو پہلے پہل مکہ میں اسلام لائے تھے، اور جو اپنی قوم میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے اسی طرح وہ مدینہ میں (اپنی قوم سے پہلے) آئے۔ اور ابوہیثم رضی اللہ عنہ انصار میں سے مسلمانوں کے ساتھ عقبہ میں شریک ہوئے، اور یہ بارہ مبلغین میں سے ایک تھے۔ اور اس بارے میں کوئی اختلاف بھی نہیں ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ابوہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا۔ حضرت ابوہیثم رضی اللہ عنہ جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔

5250- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالْمَدِيْنَةِ

✧✧ صالح بن کیسان کہتے ہیں: حضرت ابوہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ میں فوت ہوئے۔

5251- وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي حَبِيبَةَ سَمِعْتُ شُيُوْخَ اَهْلِ الدَّارِ يَعْنِي بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ يَقُوْلُوْنَ مَاتَ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ سَنَةَ عِشْرِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ

✧✧ حضرت ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ فرماتے ہیں: میں نے بنی عبدالاشہل کے بزرگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابوہیثم بن تیہان ۲۰ ہجری کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

5252- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو خَلَفٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَيْتِهِ عِنْدَ الظَّهِيرَةِ، فَرَاَى اَبَا بَكْرٍ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا اَخْرَجَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: اَخْرَجَنِي الَّذِي اَخْرَجَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا اَخْرَجَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ: الَّذِي اَخْرَجَكُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَدَّثُ مَعَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ بِكُمَا مِنْ قُوَّةٍ فَتَنْطَلِقَانِ اِلٰى هٰذِهِ النَّخْلَةِ وَاَوْمَا بِيَدِهِ اِلٰى دُوْرِ الْاَنْصَارِ، تُصَيِّبَانِ

طَعَامًا وَشَرَابًا وَظِلا إِنْ شَاءَ اللَّهُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْطَلَقَا مَعَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت گھر سے نکلے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مسجد میں بیٹھے دیکھا، فرمایا: اے ابوبکر! تم اس وقت گھر سے کیوں نکل کر یہاں بیٹھے ہوئے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وجہ سے آپ اس وقت گھر سے باہر تشریف لائے ہیں، میں بھی اسی وجہ سے باہر نکلا ہوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے عمر بن خطاب! تم اس وقت کیوں گھر سے نکلے ہو؟ انہوں نے جواباً عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وجہ سے آپ نکلے ہیں، میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ بیٹھ کر محو گفتگو ہو گئے۔ پھر انصار کی حویلیوں کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: کیا تمہارے اندر اتنی ہمت ہے کہ اس جگہ چلے جاؤ، وہاں پر تمہیں کھانے اور پینے کی اور سائے کی کوئی جگہ میسر آ سکتی ہے۔ ہم نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل دیئے اور ہم بھی آپ علیہ السلام کے ہمراہ چل دیئے۔ اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعِيدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ حُذَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت بن عامر بن حذیم رضی اللہ عنہ کے فضائل

5253- حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَامِرِ بْنِ حُذَيْمِ بْنِ سَلامَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ جُمَحٍ وَّكَانَ وَلَّاهُ عُمَرُ بَعْضَ أَجْنَادِ الشَّامِ فَمَاتَ وَهُوَ عَلٰى عَمَلِهِ بِالشَّامِ سَنَةَ عِشْرِيْنَ

✧✧ سعید بن عامر بن حذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے شہر دمشق، حمص، قنسرین، اردن اور فلسطین کا گورنر بنایا تھا۔ ۲۰ ہجری کو آپ کا انتقال شام میں ہوا اور وفات کے وقت آپ گورنر ہی تھے۔

5254- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِسَعِيدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ حِذْيَمٍ: مَا لأَهْلِ الشَّامِ يُحِبُّونَكَ؟ قَالَ: أُرَاعِيهِمْ وَأُوَاسِيهِمْ، فأعطاه عشرة آلاف فردها، وَقَالَ: إِنَّ لِي أَعْبُدًا وَأَفْرَاسًا وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: لا تَفْعَلْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مَالا دُونَهَا، فَقُلْتُ: نَحْوًا مِمَّا قُلْتَ، فَقَالَ لِي: إِذَا أَعْطَاكَ اللّٰهُ مَالا لَمْ تَسْأَلْهُ وَلَمْ تَشْرَهْ نَفْسُكَ إِلَيْهِ فَخُذْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ اللّٰهِ أَعْطَاكَ إِيَّاهُ

✧✧ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر بن حذیم سے کہا: کیا وجہ ہے کہ اہل شام تم سے اتنی والہانہ محبت کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں عوام کی رعایت اور ان کی مدد کرتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انعام کے

طور پر دس ہزار درہم ان کو پیش کئے لیکن انہوں نے یہ کہتے ہوئے وہ سب کچھ لینے سے انکار کر دیا کہ میرے پاس اپنے خدام اور گھوڑے وغیرہ موجود ہیں۔ اور میں خود بھی بخیر و عافیت ہوں، میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا یہ عمل مسلمانوں کے صدقہ جاریہ بن جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے بھی کم مال مجھے عطا فرمایا تھا، اور میں نے بھی تیرے ہی جیسا جواب دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تجھے وہ مال عطا کرے جو تو نے طلب نہیں کیا تھا اور نہ ہی تیرے نفس کو اس کی جانب کوئی خاص دلچسپی ہو تو وہ مال لے لیا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خاص رزق ہے جو اس نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔

ذِكْرُ اَنَسِ بْنِ مَرْثَدِ بْنِ اَبِى مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5255- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَاَنَسُ بْنُ مَرْثَدِ بْنِ اَبِى مَرْثَدِ الْغَنَوِيُّ يُكَنَّى اَبَا يَزِيْدَ حَلِيْفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ مَوْتُهُ سَنَةَ عِشْرِيْنَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَبِيْهِ فِي السِّنِّ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً قَدْ ذَكَرْتُ فِيْمَا تَقَدَّمَ اَبَا مَرْثَدِ الْغَنَوِيَّ وَبَعْدَهُ اِبْنُهُ مَرْثَدٌ وَهٰذَا الْحَفِيْدُ وَكُلُّهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ انس بن مرثد ابن ابی مرثد غنوی کنیت ''ابو یزید، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے، ان کی وفات ۲۰ ہجری کو ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی۔ ان کا اپنے والد سے عمر کے لحاظ سے ۲۱ برس کا فرق ہے، اس سے پہلے ہم نے ابو مرثد غنوی کا تذکرہ کر آئے ہیں، اور ان کے بعد ان کے بیٹے مرثد کا ذکر کیا اور یہ ان کے پوتے ہیں۔ اور یہ تمام کے تمام صحابی ہیں۔

ذِكْرُ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

5256- اَخْبَرَنِى اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّئِيْسُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرِ بْنِ سِمَاكِ بْنِ عَتِيْكِ بْنِ رَافِعِ بْنِ امْرَءِ الْقَيْسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَيُكَنَّى اَبَا يَحْيٰى تُوُفِّيَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ

✧✧ محمد بن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: اسید بن حضیر بن سماک بن عتیک بن رافع بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی اور ان کا وصال ۲۰ ہجری میں ہوا۔

5257- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَاتَ اَبُوْ يَحْيٰى اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ ثُمَّ كَانَ نَقِيْبًا صَلّٰى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْمَدِيْنَةِ وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ وَلَهُ كُنْيَتَانِ اَبُوْ يَحْيٰى وَاَبُوْ حُضَيْرٍ وَاَبُوْهُ حُضَيْرٌ الْكَاتِبُ وَلَمْ يُعْقِبْ اُسَيْدٌ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابویحییٰ ابواسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ۲۰ ہجری کو فوت ہوئے، آپ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے پھر آپ مبلغ اسلام مقرر ہوئے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ان کی دو کنیتیں ہیں۔ ابویحییٰ اور ابوحضیر۔ ان کے والد کاتب تھے۔ اور حضرت اسید کا کوئی جانشین نہ تھا۔

5258- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، وَاُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ بْنِ سِمَاكٍ يُكَنّٰى اَبَا يَحْيٰى وَيُقَالُ اَبُو الْحُصَيْنِ وَيُقَالُ: اَبَا بَحْرٍ، وَكَانَ اُسَيْدُ شَرِيفًا فِي قَوْمِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَالْاِسْلَامِ يُعَدُّ مِنْ عُقَلَائِهِمْ وَذَوِي آرَائِهِمْ، وَكَانَ مِنَ الْكَتَبَةِ، وَكَانَ اَبُوْهُ الْحُضَيْرِ الْكَاتِبَ كَذٰلِكَ مَنْ قَبْلَهُ، وَكَانَ رَئِيسَ الْاَوْسِ يَوْمَ بُعَاثَ، وَقُتِلَ حُضَيْرٌ يَوْمَئِذٍ، وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ اَحَدُ السَّبْعِينَ مِنَ الْاَنْصَارِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ فِي رِوَايَةِ جَمِيعِهِمْ، وَاَحَدُ النُّقَبَاءِ الاثْنَيْ عَشَرَ، وَآخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَلَمْ يَشْهَدْ اُسَيْدٌ بَدْرًا، تَخَلَّفَ هُوَ وَغَيْرُهُ مِنْ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ مِنَ النُّقَبَاءِ وَغَيْرِهِمْ عَنْ بَدْرٍ، لِاَنَّهُمْ لَمْ يَظُنُّوا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَى حَرْبًا وَلَا قِتَالًا، وَشَهِدَ اُسَيْدٌ اُحُدًا وَجُرِحَ يَوْمَئِذٍ سَبْعَ جِرَاحَاتٍ، وَثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْكَشَفَ النَّاسُ، وَشَهِدَ الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابویحییٰ تھی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوحصین تھی۔ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ ابوبحر کنیت تھی۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں بھی اپنی قوم کے بہت معتبر شخصیت تھے، اور اسلام میں بھی۔ ان کا شمار عقلمند صاحب رائے لوگوں میں ہوتا ہے، آپ کاتبوں میں سے تھے۔ اسی طرح ان سے پہلے ان کے والد حضیر کاتب تھے۔ جنگ بعاث کے دن قبیلہ اوس کے سربراہ تھے۔ اسی دن حضیر کو قتل کیا گیا اور تمام محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ان ستر لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے عقبہ کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ اور آپ بارہ مبلغین میں سے بھی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا تھا۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، یہ اور دیگر اکابر مبلغین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوہ بدر سے رہ گئے تھے کیونکہ ان کو اس بات کا یقین نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کریں گے۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے، اور اس دن ان کو سات زخم لگے تھے، اور جب لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی تھی، اس وقت آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے تھے۔ اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خندق اور تمام غزوات میں شرکت کی۔

5259- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، اَنَّهُ

كَانَ يَقْرَأُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِهِ وَهُوَ حَسَنُ الصَّوْتِ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَقْرَأُ إِذْ غَشِيَنِي شَيْءٌ كَالسَّحَابِ، وَالْمَرْأَةُ فِي الْبَيْتِ، وَالْفَرَسُ فِي الدَّارِ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ تَسْقُطَ الْمَرْأَةُ، فَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ فَإِنَّمَا هُوَ مَلَكٌ اسْتَمَعَ الْقُرْآنَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِأَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ أَرْسَلَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی چھت پر قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے، ان کی آواز بہت اچھی تھی، آپ فرماتے ہیں: ایک دن میں قرآن کی تلاوت کر رہا تھا کہ مجھے کسی بادل جیسی چیز نے ڈھانپ لیا، گھر میں عورت کو، اور حویلی میں گھوڑے کو بھی، مجھے یہ خدشہ ہوا کہ عورت (خوف زدہ ہوکر) گر پڑے گی تو میں نے تلاوت روک دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن پڑھتے رہا کرو، کیونکہ وہ فرشتے ہیں جو تمہارا قرآن سننے آتے ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ کیونکہ سفیان بن عیینہ نے اس اسناد میں زہری سے ارسال کیا ہے۔

5260- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالُوا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مِنْ أَفَاضِلِ النَّاسِ فَكَانَ يَقُولُ لَوْ أَنِّي أَكُونَ كَمَا أَكُونُ مَحَلَّ حَالٍ مِنْ أَحْوَالٍ ثَلَاثٍ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا شَكَكْتُ فِي ذٰلِكَ حِينَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَحِينَ أَسْمَعُهُ وَإِذَا سَمِعْتُ خُطْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا شَهِدْتُ جَنَازَةً فَمَا شَهِدْتُ جَنَازَةً قَطُّ فَحَدَّثْتُ نَفْسِي سِوَى مَا هُوَ مَفْعُولٌ بِهَا وَمَا هِيَ صَائِرَةٌ إِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سمجھدار اور بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر میری حالت ہر وقت اسی طرح رہے جیسے تین موقعوں پر ہوتی ہے تو میں جنتی ہوں اور اس میں مجھے کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

(۱) جب میں قرآن پڑھتا اور سنتا ہوں۔

(۲) جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنتا ہوں۔

(۳) جب میں جنازہ میں شرکت کرتا ہوں۔ میں جب بھی جنازہ میں شرکت کرتا ہوں تو جو معاملات میت کے ساتھ ہونے والے ہوتے ہیں وہ سب میرے دل میں تازہ ہوتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5261- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ وَإِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعِبَادُ بْنُ بَشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حَنْدَسٍ فَلَمَّا انْصَرَفَا اَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا فَمَشَيَا فِي ضَوْئِهَا فَلَمَّا افْتَرَقَا اَضَاءَتْ عَصَا الْاٰخَرِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اندھیری اور تاریک رات میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ جب یہ لوگ اٹھ کر گئے (تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے) ان میں سے ایک کی لاٹھی چمکنے لگ گئی اور وہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے گئے، جب وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے (کیونکہ وہاں سے ان کے راستے الگ الگ تھے) تو دوسرے صحابی کی لاٹھی بھی چمکنے لگ گئی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5262- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ رَجُلًا صَالِحًا ضَاحِكًا مَلِيحًا، فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَيُضْحِكُهُمْ، فَطَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ، فَقَالَ: اَوْجَعْتَنِي، قَالَ: اقْتَصَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا، وَلَمْ يَكُنْ عَلَيَّ قَمِيصٌ، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ، فَاحْتَضَنَهُ، ثُمَّ جَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ، فَقَالَ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَدْتُ هٰذَا، هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ، فَاِنَّ حَدِيثَ وَرْقَاءَ مُخْتَصَرٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ خوش مزاج، ہنس مکھ اور نیک آدمی تھے۔ ایک دن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اور باتیں کر کر کے لوگوں کو ہنسا رہے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلو میں چوبھ ماری۔ انہوں نے کہا: (یارسول اللہ رضی اللہ عنہ) آپ نے مجھے تکلیف دی ہے۔ اس لئے آپ مجھے اس کا قصاص دیجئے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے ان کو قصاص لینے کی اجازت دے دی، لیکن انہوں نے کہا:) بے شک آپ کے جسم اطہر پر

5261-صحيح البخارى كتاب الصلاة' أبواب استقبال القبلة' باب' حديث455:صحيح البخارى كتاب المناقب' باب سؤال المشركين أن يريهم النبى صلى الله عليه وسلم آية' حديث3460:صحيح البخارى كتاب المناقب' باب منقبة أسيد بن حضير' حديث 3617:صحيح ابن حبان كتاب الصلاة' فصل فى القنوت' ذكر الخبر الدال عن الزجر عن السمر بعد العشاء الآخرة الذى' حديث2055:السنن الكبرى للنسائى كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - عباد بن بشر رضى الله عنه' حديث7976:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بنى هاشم' مسند أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه' حديث12186:مسند الطيالسى' أحاديث النساء' وما أسند أنس بن مالك الأنصارى - ثابت البنانى عن أنس بن مالك' حديث2133' مسند عبد بن حميد' مسند أنس بن مالك' حديث1248:مسند أبى يعلى الموصلى -قتادة' حديث2928:

تو قمیص ہے جبکہ میرا جسم بغیر قمیص کے تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص مبارک اوپر اٹھا دی، (تا کہ قصاص کے تقاضے پورے ہو جائیں) تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے سینے سے چمٹ گئے اور آپ ﷺ کے پہلوؤں کو چومنے لگ گئے۔ اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ (میری کیا مجال ہے کہ میں آپ سے قصاص کا مطالبہ کروں) میں نے تو اس مقصد کی خاطر مطالبہ قصاص کیا تھا۔

❀❀ یہ لفظ اس حدیث کے ہیں جو جریر نے حصین سے روایت کی ہے۔ جب کہ ورقاء کی حدیث مختصر ہے۔ اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5263۔ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسید بن حضیر بہت اچھے انسان ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5264۔ أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، فِيمَا قَرَأْتُهُ عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، قَالَ: أَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اللِّهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، أَنَّهُ كَانَ تَأَوَّهُ، وَكَانَ يَؤُمُّنَا فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا، فَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُسَيْدًا إِمَامُنَا، وَإِنَّهُ مَرِيضٌ، وَإِنَّهُ صَلَّى بِنَا قَاعِدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصَلُّوا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَإِنَّ الْإِمَامَ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا خَلْفَهُ قُعُودًا، صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ محمد حصین بن عبدالرحمٰن بن سعد بن معاذ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، آپ ہماری امامت کرواتے تھے، (لیکن ان دنوں بیماری کی وجہ سے) آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، تو لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ ﷺ اسید ہمیں نماز پڑھاتا ہے حالانکہ یہ مریض ہے، اور یہ بیٹھ کر نماز پڑھاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اس کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھ لیا کرو، کیونکہ امام کی تو شان ہی یہ ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ اس لئے جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی اس کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5265۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ، فَتُلُقِّينَا بِذِي

لْحُلَيْفَةِ، وَكَانَ غِلْمَانُ الْاَنْصَارِ يَتَلَقَّوْنَ بِهِمْ، اِذَا قَدِمُوا فَتَلَقَّوْا اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، فَنَعَوْا اِلَيْهِ امْرَاَتَهُ، فَتَقَنَّعَ يَبْكِي، قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَنْتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكَ السَّابِقَةُ مَا لَكَ تَبْكِي عَلٰى امْرَاَةٍ؟ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقْتِ لَعَمْرُ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَيَحِقُّ اَنْ لَا اَبْكِيَ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ يَسِيرُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم سفر سے واپس لوٹے اور ذوالحلیفہ میں پہنچے (وہاں عادت یہ تھی کہ جب ہم کسی بھی سفر سے واپس آتے تو انصار کے بچے وہاں پر ان سے ملاقات کیا کرتے تھے، تو حسب عادت) وہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان کی بیوی کے فوت ہونے کی اطلاع دی تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سر جھکا کر رونے لگ گئے، ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: سبحان اللہ! آپ صحابی رسول ہیں، اور آپ کو وہ فضیلتیں حاصل ہیں جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوئیں۔ آپ عورت پر رو رہے ہو؟ انہوں نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگے: خدا کی قسم! آپ سچ کہہ رہی ہیں۔ اللہ کی قسم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا تھا اس کے بعد کسی اور پر رونے کا حق بھی نہیں بنتا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش الٰہی کانپ اٹھا تھا''۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چلا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ عِيَاضِ بْنِ غَنَمِ الْاُشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عیاض بن غنم الاشعری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5266 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عِيَاضُ بْنُ غَنَمِ بْنِ زُهَيْرٍ كَانَ مِنْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ وَذَكَرَهُ بْنُ قَيْسِ الرُّقَيَّاتِ فَقَالَ عِيَاضٌ وَّمَا عِيَاضُ بْنُ غَنَمٍ كَانَ مِنْ خَيْرِ مَا اَجَنَّ النِّسَآءُ هُوَ اَوَّلُ مَنْ اَجَازَ الدَّرْبَ اِلَى الرُّوْمِ

عِيَاضٌ وَمَا عِيَاضُ بْنُ غَنَمٍ ۔۔۔ كَانَ مِنْ خَيْرِ مَا اَجَنَّ النِّسَاءَ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: عیاض بن غنم بن زہیر ''اشراف قریش'' میں سے تھے۔ اور ابن قیس رقیات نے ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

عِيَاضٌ وَمَا عِيَاضُ بْنُ غَنَمٍ ۔۔۔ كَانَ مِنْ خَيْرِ مَا اَجَنَّ النِّسَاءَ

○عیاض، اور عیاض بن غنم کون تھے؟ یہ ان تمام لوگوں سے بہتر ہیں اور عورتوں سے پوشیدہ ہوئے ہیں۔
یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے دلیری، جوانمردی اور ہمت کے ساتھ روم کی جانب پیش قدمی کی۔

5267- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ سَلَمَةَ الْجَارُوْدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ عَنْ شُيُوْخِهِ اَنَّهُمْ قَالُوْا عَيَاضُ بْنُ غَنْمِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي شَدَّادِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ هِلَالِ بْنِ اُهَيْبِ بْنِ ضَبَّةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ اَسْلَمَ قَبْلَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَشَهِدَ الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ عِنْدَهُ اُمُّ الْحَكَمِ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَلَمَّا حَضَرَتْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ الْوَفَاةُ اِسْتَخْلَفَ عَيَاضًا عَلٰى مَا كَانَ يَلِيْهِ وَكَانَ عَيَاضٌ رَجُلًا صَالِحًا فَلَمَّا نُعِيَ اِلٰى عُمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَكْثَرَ الْاِسْتِرْجَاعَ وَالتَّرَحُّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا يَشُدُّ مَشَدَّكَ اَحَدٌ وَسَاَلَ مَنِ اسْتَخْلَفَ عَلٰى عَمَلِهِ فَقَالُوْا عَيَاضُ بْنُ غَنْمٍ فَاَقَرَّهُ وَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّي قَدْ وَلَّيْتُكَ مَا كَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ عَلَيْهِ فَاعْمَلْ بِالَّذِي يَحِقُّ لِلّٰهِ عَلَيْكَ فَمَاتَ عَيَاضٌ يَوْمَ مَاتَ وَمَا لَهُ مَالٌ وَلَا لِاَحَدٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَتُوُفِّيَ بِالشَّامِ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر واقدی نے اپنے شیوخ کے حوالے سے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے" عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب ابن ضبہ بن حارث بن فہر" آپ صلح حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے، اور حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔ سفیان بن حرب کی بیٹی ام حکم ان کے نکاح میں تھی۔ جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو انہوں نے حضرت عیاض کو ان کی لیاقت اور قابلیت کی بناء پر اپنا جانشین مقرر کیا، حضرت عیاض ایک نیک انسان تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع ملی تو آپ کثرت سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے لگے اور ان کے لئے دعائے رحمت کرنے لگے۔ اور فرمایا: (اے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) تیرے برابر کوئی نہیں ہوسکتا۔ پھر آپ نے پوچھا: ابوعبیدہ نے کس کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عیاض بن غنم کو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہی کو مستقل کر دیا اور ان کی جانب ایک مکتوب لکھا" میں نے تجھے ان تمام امور کا والی بنا دیا ہے جن امور پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو مامور کیا گیا تھا۔ اس لئے آپ حقوق اللہ کا لحاظ کرتے ہوئے کام جاری رکھیں۔ جس دن حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس دن ان کے پاس کوئی مال و دولت اور کوئی جائداد نہ تھی اور نہ ہی ان کے ذمے کسی کا کچھ دینا تھا۔ اور ۲۰ ہجری کو ۶۰ سال کی عمر میں شام میں ان کا انتقال ہو گیا۔

5268- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ مَاتَ عَيَاضُ بْنُ غَنْمٍ سَنَةَ عِشْرِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۰ ہجری کو ہوا۔

5269- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، فِيْمَا اتَّفَقَا عَلَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِبْرِيْقٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ فَضَالَةَ، يَرُدُّ اِلٰى عَائِذٍ اِلٰى جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، اَنَّ عِيَاضَ بْنَ غَنْمٍ الْاَشْرِىَّ وَقَعَ عَلٰى صَاحِبِ دَارًا حِينَ فُتِحَتْ، فَاَتَاهُ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ، فَاَغْلَظَ لَهُ الْقَوْلَ، وَمَكَثَ هِشَامٌ لَيَالِيَ، فَاَتَاهُ هِشَامٌ مُعْتَذِرًا، فَقَالَ لِعِيَاضٍ: اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ لَهُ عِيَاضٌ: يَا هِشَامُ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الَّذِى قَدْ سَمِعْتُ، وَرَاَيْنَا الَّذِى قَدْ رَاَيْتَ، وَصَحِبْنَا مَنْ صَحِبْتَ اَلَمْ تَسْمَعْ يَا هِشَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ نَصِيحَةٌ لِذِى سُلْطَانٍ فَلا يُكَلِّمْهُ بِهَا عَلانِيَةً، وَلْيَاْخُذْ بِيَدِهِ، وَلْيُخْلِ بِهِ، فَاِنْ قَبِلَهَا قَبِلَهَا، وَاِلا كَانَ قَدْ اَدَّى الَّذِى عَلَيْهِ وَالَّذِى لَهُ، وَاِنَّكَ يَا هِشَامُ، لَاَنْتَ الْمُجْتَرِءُ، اَنْ تَجْتَرِءَ عَلٰى سُلْطَانِ اللّٰهِ، فَهَلا خَشِيتَ اَنْ يَقْتُلَكَ سُلْطَانُ اللّٰهِ، فَتَكُونَ قَتِيلَ سُلْطَانِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں: عیاض بن غنم اشری رضی اللہ عنہ نے ایک مالک مکان کو درے لگوائے۔ ہشام بن حکیم نے ان کے پاس آ کر ان کو بہت ڈانٹا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد ہشام بن حکیم ان کے پاس آئے اور اپنے اس رویئے پر معذرت کی۔ اور عیاض سے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اس شخص کو سب سے سخت عذاب دیا جائے گا جو دنیا میں لوگوں کو تکلیف دیتا ہے۔ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ہشام اس ذات سے ہم نے بھی حدیثیں سنی ہیں جس سے تم نے سنی ہیں، اور اس ہستی کو ہم نے بھی دیکھا ہے جس کو تم نے دیکھا ہے، اور اس محبوب کی صحبت سے ہم بھی فیضیاب ہیں جس کی صحبت تمہیں حاصل ہے۔ اے ہشام! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا؟ ''جس کے پاس بادشاہ کے لئے کوئی نصیحت کی بات ہو تو وہ اس کو اعلانیہ طور پر نہ ٹوکے، بلکہ اس کو تنہائی میں بلا کر کہے۔ اگر وہ قبول کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ تم اس سے بری الذمہ ہو چکے ہو۔ اور اے ہشام تم نے بادشاہ وقت کے سامنے بڑی جرات کی ہے تجھے اس بات کا خوف نہیں آیا کہ بادشاہ تجھے قتل کر ڈالے گا اور تو اس کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5270- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَزْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ نُوحٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ يَحْيَى الصَّدَفِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَا عِيَاضُ لَا تَزَوَّجَنَّ عَجُوزًا، وَلا عَاقِرًا، فَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا: اے عیاض! کسی بوڑھی عورت سے اور بانجھ عورت سے شادی نہ کرنا کیونکہ میں تم پر (تمہاری کثرت کی وجہ سے) فخر کروں گا۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَرَّاءِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ اَخِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

5271۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ الْبَرَّآءُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ ضَمْضَمِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ النَّجَّارِ وَاُمُّهُ اُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ وَهُوَ اَخُوْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ شَهِدَ اُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شُجَاعًا لَّهُ فِي الْحَرْبِ مَكَانَةٌ ذُكِرَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ لَّا تَسْتَعْمِلُوا الْبَرَّآءَ بْنَ مَالِكٍ عَلٰى جَيْشٍ مِّنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّهُ مُهْلِكَةٌ مِّنَ الْمَهَالِكِ يُقَدِّمُ بِهِمْ

✧ ✧ محمد بن عمران کا نسب یوں بیان کرتے ہیں "براء بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار" ان کی والدہ "ام سلیم بنت ملحان" ہیں۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی ہیں۔ غزوہ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے، آپ بہت دلیر آدمی تھے، اور جنگ میں آپ کا ایک نام تھا۔

☆☆ ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا تھا کہ براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو کسی فوج کا سپہ سالار نہ بنانا کیونکہ یہ موت سے نہیں ڈرتا یہ سب کو ساتھ لے کر شہید کروا دے گا۔

5272۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَخِيْهِ الْبَرَّآءُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ وَاضِعًا اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى يَتَغَنّٰى فَنَهَاهُ فَقَالَ اَتَرْهَبُ اَنْ اَمُوْتَ عَلٰى فِرَاشِيْ وَقَدْ تَفَرَّدْتُ بِقَتْلِ مِائَةٍ مِنَ الْكُفَّارِ سِوٰى مَنْ شَرَكَنِي فِيْهِ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اپنے بھائی حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے لیٹے ہوئے کچھ گنگنا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کو (جہاد چھوڑ کر یوں فارغ لیٹے سے) منع کیا تو وہ بولے: تم مجھے بستر میں موت آنے سے ڈراتے ہو؟ سینکڑوں کافروں کو تو میں نے اکیلے بلاشرکت غیرے واصل جہنم کیا ہے۔ اور جن کافروں کے قتل کرنے میں دوسرے لوگ بھی میرے ساتھ شریک تھے ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ (تو کیا اتنا جہاد کرنے کے بعد اب اگر میں بستر پر مر جاتا ہوں تو میرا مقام شہداء سے کم نہیں کیا جائے گا)

☆☆ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5273- اَخْبَرَنِي اَبُو مَعِينٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَعْنٍ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: كَانَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَجُلًا حَسَنَ الصَّوْتِ، فَكَانَ يَرْجُزُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَرْجُزُ اِذْ قَارَبَ النِّسَاءَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكَ وَالْقَوَارِيرَ، قَالَ: فَاَمْسَكَ، قَالَ مُحَمَّدٌ: كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْمَعَ النِّسَاءُ صَوْتَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: براء بن مالک سریلی آواز والا شخص ہے، ایک سفر میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رجز پڑھ رہے تھے کہ کچھ عورتیں ان کے قریب جمع ہو گئیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیشے کی بوتلوں کو بچاؤ۔ تو وہ چپ کر گئے۔

محمد کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند نہیں تھا کہ عورتیں ان کی آواز کو سنیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5274- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْاَيْلِيُّ، اِمْلَاءً عَلَيَّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مِنْ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ ذِي طِمْرَيْنِ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّ قَسَمَهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ، فَاِنَّ الْبَرَاءَ لَقِيَ زَحْفًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَقَدْ اَوْجَعَ الْمُشْرِكُونَ فِي الْمُسْلِمِينَ، فَقَالُوْا: يَا بَرَاءُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّكَ لَوْ اَقْسَمْتَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّكَ، فَاَقْسِمْ عَلٰى رَبِّكَ، فَقَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّ لِمَا مَنَحْتَنَا اَكْتَافَهُمْ، ثُمَّ الْتَقَوْا عَلٰى قَنْطَرَةِ السُّوسِ، فَاَوْجَعُوا فِي الْمُسْلِمِينَ، فَقَالُوا لَهُ: يَا بَرَاءُ، اَقْسِمْ عَلٰى رَبِّكَ، فَقَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّ لِمَا مَنَحْتَنَا اَكْتَافَهُمْ، وَاَلْحَقْتَنِي بِنَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُنِحُوا اَكْتَافَهُمْ، وَقُتِلَ الْبَرَاءُ شَهِيدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سارے ایسے لوگ جو اپنے آپ کو کمزور بنا کر پیش کرتے ہیں، پرانے، بوسیدہ خستہ حال کپڑے پہنے ہوتے ہیں (لیکن اللہ کی بارگاہ ان کا مقام یہ ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ پر کوئی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کرتا ہے۔ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ کیونکہ حضرت براء کی مشرکوں کی ایک جماعت سے مڈبھیڑ ہوگئی، جبکہ مشرکوں نے مسلمانوں میں بھگدڑ مچا رکھی تھی، لوگوں نے کہا: اے براء! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ پر قسم کھالو تو اللہ تعالیٰ تمہاری قسم کو پورا کرے گا۔ اس لئے تم اپنے ربّ پر قسم کھاؤ۔ انہوں نے کہا: اے میرے رب! میں تجھ پر قسم کھاتا ہوں، تو ہمیں فتح و نصرت سے ہمکنار فرما۔ پھر سوس کے پل پر ان کی مڈبھیڑ

ہوئی، اس بار بھی انہوں نے مسلمانوں کو تکلیف پہنچائی، اور پھر حضرت براء سے کہا: اے براء! اپنے ربّ پر قسم کھاؤ، انہوں نے پھر کہا: میں اپنے ربّ پر قسم کھاتا ہوں اے میرے ربّ ہمیں فتح و نصرت سے ہمکنار فرما اور تو مجھے اپنے نبی کے ساتھ ملا دے۔ چنانچہ مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور اسی جنگ میں حضرت براء شہید ہو گئے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5275۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْعَقَبَةِ بِفَارِسَ وَقَدْ زَوَّى النَّاسُ قَامَ الْبَرَّآءُ بْنُ مَالِكٍ فَرَكِبَ فَرَسَهٗ وَهِيَ تُزَجّٰى ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُّمْ اَقْرَانَكُمْ عَلَيْكُمْ فَحَمَلَ عَلَى الْعَدُوِّ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَاسْتُشْهِدَ الْبَرَّآءُ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَبُوْ عِمْرَانَ مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ اِنَّ الْبَرَّآءَ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ تُسْتَرٍ وَهِيَ مِنْ فَارِسٍ وَاِنَّمَا اسْتُشْهِدَ الْبَرَّآءُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فارس میں جب عقبہ کا دن تھا اور مسلمانوں کا گھیراؤ کر لیا گیا تھا۔ تو حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے ان کا گھوڑا بہت کمزور تھا پھر اپنے ساتھیوں سے کہا: کتنا ہی برا ہے جو تم نے اپنے ساتھیوں کو اپنے اوپر عادت ڈال رکھی ہے۔ پھر وہ جنگ میں کود گئے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور اسی دن حضرت براء رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ حضرت ابوعمران موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ تستر کے دن شہید ہوئے، ان کا تعلق فارس سے تھا۔ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ ۲۱ ہجری کو شہید ہوئے۔

ذِكْرُ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ النُّعْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيُّ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے فضائل یہی نعمان بن عمرو بن مقرن مزنی ہیں۔

5276۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيْفَةَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُقَرِّنِ بْنِ عَامِرِ بْنِ بَكْرِ بْنِ هَجِيْنِ بْنِ نَصْرٍ الْمُزَنِيِّ

محمد بن اسحاق کہتے ہیں: نعمان بن مقرن مزنی ۲۱ ہجری کو شہید ہوئے، اس وقت یہ لوگوں کے امیر تھے۔

5277۔ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ قُتِلَ وَهُوَ اَمِيْرُ النَّاسِ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں: میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر لے کر گیا، آپ یہ خبر سن کر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بہت روئے۔

5278ـ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِی شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ بْنَ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰی وَجْهِهِ وَجَعَلَ يَبْكِی وَزَادَ فِيْهِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَطِيَّةَ بِاِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ بْنُ مُقَرِّنِ بْنِ عَائِذِ بْنِ مَيْجَا بْنِ هُجَيْرِ بْنِ نَصْرِ بْنِ حَبْشِيَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ بْنِ ثَوْرِ بْنِ هُدْمَةَ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مُزَيْنَةَ وَيُكَنّٰی اَبَا عَمْرٍو وَّكَانَ هُوَ وَسِتَّةُ اِخْوَةٌ لَّهُ شَهِدُوْا الْخَنْدَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النُّعْمَانُ اَحَدَ مَنْ حَمَلَ اِحْدَی اَلْوِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمران کا نسب یوں بیان کرتے ہیں: ابن مقرن بن عائذ بن میجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن عبد بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن مزینہ'' ان کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔ آپ اور آپ کے چھ بھائی جنگ خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے علمبرداروں میں سے ایک تھے۔

5279ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، شَاوَرَ الْهُرْمُزَانَ فِی اَصْبَهَانَ وَفَارِسَ وَاَذْرَبِيجَانَ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَصْبَهَانُ الرَّاْسُ، وَفَارِسُ وَاَذْرَبِيجَانُ الْجَنَاحَانِ، فَاِذَا قَطَعْتَ اِحْدَی الْجَنَاحَيْنِ، فَالرَّاْسُ بِالْجَنَاحِ، وَاِنْ قَطَعْتَ الرَّاْسَ، وَقَعَ الْجَنَاحَانِ، فَابْدَاْ بِاَصْبَهَانَ، فَدَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا هُوَ بِالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ يُصَلِّی، فَانْتَظَرَهُ حَتّٰی قَضٰی صَلَاتَهُ، فَقَالَ لَهُ: اِنِّی مُسْتَعْمِلُكَ، فَقَالَ: اِمَّا جَابِيًا فَلَا، وَاِمَّا غَازِيًا فَنَعَمْ؟ قَالَ: فَاِنَّكَ غَازٍ، فَسَرَّحَهُ، وَبَعَثَ اِلٰی اَهْلِ الْكُوفَةِ، اَنْ يَمُدُّوهُ وَيَلْحَقُوا بِهِ وَفِيهِمْ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، وَالْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَعَمْرُو بْنُ مَعْدِی كَرِبَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَاَتَاهُمُ النُّعْمَانُ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ نَهَرٌ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رَسُوْلًا، وَمَلِكُهُمْ ذُو الْحَاجِبَيْنِ فَاسْتَشَارَ اَصْحَابَهُ، فَقَالَ: مَا تَرَوْنَ اَقْعُدُ لَهُمْ فِی هَيْئَةِ الْحَرْبِ اَوْ فِی هَيْئَةِ الْمَلِكِ وَبَهْجَتِهِ؟ فَجَلَسَ فِی هَيْئَةِ الْمَلِكِ وَبَهْجَتِهِ عَلٰی سَرِيرِهِ، وَوَضَعَ التَّاجَ عَلٰی رَاْسِهِ وَحَوْلَهُ سِمَاطَيْنِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الدِّيبَاجِ، وَالْقُرْطِ، وَالْاَسْوِرَةِ، فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَاَخَذَ بِضَبْعَيْهِ وَبِيَدِهِ الرُّمْحُ وَالتُّرْسُ، وَالنَّاسُ حَوْلَهُ سِمَاطَيْنِ عَلٰی بِسَاطٍ لَهُ، فَجَعَلَ يَطْعَنُهُ بِرُمْحِهِ، فَخَرَّقَهُ لِكَیْ يَتَطَيَّرُوا، فَقَالَ لَهُ ذُو الْحَاجِبَيْنِ: اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ اَصَابَكُمْ جُوعٌ شَدِيدٌ وَجَهْدٌ فَخَرَجْتُمْ، فَاِنْ شِئْتُمْ مِرْنَاكُمْ وَرَجَعْتُمْ اِلٰی بِلَادِكُمْ، فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ، وَقَالَ: اِنَّا كُنَّا مَعْشَرَ الْعَرَبِ نَاْكُلُ الْجِيفَةَ وَالْمَيْتَةَ، وَكَانَ النَّاسُ يَطَئُونَنَا، وَلَا نَطَاُهُمْ، فَابْتَعَثَ اللّٰهُ مِنَّا رَسُوْلًا فِی شَرَفٍ مِنَّا اَوْسَطَنَا وَاَصْدَقَنَا حَدِيثًا، وَاِنَّهُ قَدْ وَعَدَنَا اَنَّ هَا هُنَا سَتُفْتَحُ عَلَيْنَا وَقَدْ وَجَدْنَا جَمِيعَ مَا وَعَدَنَا حَقًّا، وَاِنِّی لَاَرٰی هَاهُنَا بَزَّةً وَهَيْئَةً مَا اَرٰی مَعِی بِذَاهِبِينَ حَتّٰی يَاْخُذُوهُ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: لِی نَفْسِی لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِيزَكَ فَوَثَبْتَ وَثْبَةً، فَجَلَسْتُ مَعَهُ عَلٰی

السَّرِيرِ اِذْ وَجَدْتُ غَفْلَةً فَزَجَرُونِي وَجَعَلُوا يَحُثُّونَهُ، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَنَا اسْتَحْمَقْتُ، فَاِنَّ هٰذَا لَا يُفْعَلُ بِالرُّسُلِ، وَاِنَّا لَا نَفْعَلُ هٰذَا بِرُسُلِكُمْ اِذَا اَتَوْنَا، فَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ قَطَعْتُمْ اِلَيْنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ قَطَعْنَا اِلَيْكُمْ، فَقُلْتُ: بَلْ نَقْطَعُ اِلَيْكُمْ فَقَطَعْنَا اِلَيْهِمْ، وَصَافَفْنَاهُمْ فَتَسَلْسَلُوا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي سِلْسِلَةٍ، وَخَمْسَةٌ فِي سِلْسِلَةٍ حَتّٰى لَا يَفِرُّوا، قَالَ: فَرَامُونَا حَتّٰى اَسْرَعُوا فِينَا، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ لِلنُّعْمَانِ: اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ اَسْرَعُوا فِينَا فَاحْمِلْ، فَقَالَ: اِنَّكَ ذُو مَنَاقِبَ، وَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنِّي اَنَا شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ، وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلُ النَّصْرُ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اهْتَزَّ ثَلَاثُ هَزَّاتٍ، فَاَمَّا الْهَزَّةُ الْاُولٰى: فَلْيَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ، وَاَمَّا الثَّانِيَةُ: فَلْيَنْظُرِ الرَّجُلُ فِي سِلَاحِهِ وَسَيْفِهِ، وَاَمَّا الثَّالِثَةُ: فَاِنِّي حَامِلٌ فَاحْمِلُوا، فَاِنْ قُتِلَ اَحَدٌ، فَلَا يَلْوِي اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ، وَاِنْ قُتِلْتُ فَلَا تَلْوُوا عَلَيَّ، وَاِنِّي دَاعٍ اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ فَعَزَمْتُ عَلٰى كُلِّ امْرِءٍ مِنْكُمْ لَمَّا اَمَّنَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقِ الْيَوْمَ النُّعْمَانَ شَهَادَةً تَنْصُرُ الْمُسْلِمِينَ، وَافْتَحْ عَلَيْهِمْ، فَاَمَّنَ الْقَوْمُ وَهَزَّ لِوَاءَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ حَمَلَ فَكَانَ اَوَّلَ صَرِيعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرْتُ وَصِيَّتَهُ فَلَمْ اَلْوِ عَلَيْهِ، وَاَعْلَمْتُ مَكَانَهُ فَكُنَّا اِذَا قَتَلْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ شُغِلَ عَنَّا اَصْحَابُهُ يَجُرُّونَهُ، وَوَقَعَ ذُو الْحَاجِبَيْنِ مِنْ بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ، فَانْشَقَّ بَطْنُهُ، وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَاَتَيْتُ النُّعْمَانَ وَبِهِ رَمَقٌ فَاَتَيْتُهُ بِمَاءٍ، فَجَعَلْتُ اَصُبُّهُ عَلٰى وَجْهِهِ اَغْسِلُ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ النَّاسُ؟ فَقُلْتُ: فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ اكْتُبُوا بِذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ وَفَاضَتْ نَفْسُهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَى الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، فَقَالَ: فَاَتَيْنَا اُمَّ وَلَدِهِ، فَقُلْنَا: هَلْ عَهِدَ اِلَيْكِ عَهْدًا؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا سُفَيْطٌ لَهُ فِيهِ كِتَابٌ، فَقَرَاْتُهُ: فَاِذَا فِيهِ اِنْ قُتِلَ فُلَانٌ فَفُلَانٌ، وَاِنْ قُتِلَ فُلَانٌ فَفُلَانٌ، قَالَ حَمَّادٌ: فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، اَنَّهُ اَتٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ؟ فَقَالَ: قُتِلَ، فَقَالَ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، ثُمَّ قَالَ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ قُلْتُ: قُتِلَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَآخَرِينَ لَا نَعْلَمُهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: لَا نَعْلَمُهُمْ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُمْ

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرمزان سے اصبہان، فارس اور آذربائیجان کے بارے میں مشورہ کیا، انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! اصبہان ''سر'' ہے اور فارس اور آذربائیجان بازو ہیں۔ اگر دو بازوؤں میں سے ایک کٹ جائے تو سر کے ساتھ دوسرا بازو کام کر سکتا ہے۔ لیکن اگر سر کو کاٹ دیا جائے تو دونوں بازو بھی بیکار ہو جاتے ہیں، اس لئے آپ اصبہان سے آغاز فرمایئے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے، اس وقت نعمان بن مقرن نماز پڑھ رہے تھے، آپ ان کا انتظار کرتے رہے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ان سے کہا: میں تمہیں عامل بنانا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا: ٹیکس اکٹھا کرنے کے لئے میں نہیں جاؤں گا، ہاں اگر جہاد کے لئے بھیج رہے ہیں تو میں تیار ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں جہاد کے لئے بھیجا

جارہا ہے۔ یہ سن کر وہ خوش ہو گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کی جانب پیغام بھیجا کہ ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ان کی مدد کریں۔ ان میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، ان لوگوں اور اصبہان کے درمیان ایک نہر واقع تھی، انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو ان کی جانب بطور سفیر روانہ فرمایا۔ ان کا بادشاہ ذوالحاجبین تھا، اس نے اپنے وزراء سے مشورہ کیا کہ مجھے ان کے سامنے جنگی انداز میں بیٹھنا چاہئے یا شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ؟ (وزراء کے مشورے کے مطابق) وہ شاہی تاج سر پر سجا کر بادشاہوں کے رعب اور دبدبہ کے ساتھ تخت شاہی پر بیٹھ گیا، امراء اور وزراء ریشمی کپڑوں میں ملبوس، سونے کی بالیاں اور کنگن پہنے ہوئے، اس کے اردگرد کھڑے ہو گئے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے، انہوں نے اس کو بازوؤں سے پکڑا، اس وقت ان کے ہاتھ میں نیزہ اور ڈھال تھی، لوگ ان کے اردگرد قطار اندر قطار ریشمی قالین پر کھڑے ہوئے تھے، انہوں نے اپنے نیزے کے ساتھ اس کے قالین کو کاٹ کر پھینک دیا تاکہ وہ سمجھ جائیں کہ ہم کس موڈ میں آئے ہیں۔ ذوالحاجبین نے ان سے کہا: اے عربیو! تمہیں شدید تنگ وافلاس اور تنگ دستی کا سامنا ہے اسی لئے تم لوگ اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے آئے ہو، اگر تم چاہو تو میں تمہیں دولت سے نواز کر واپس بھیج دیتا ہوں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ لب کشا ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: بے شک ہم عرب کے باشندے ہیں، ہم مردار کھانے والی قوم تھے لوگ آ کر ہمیں شکست دے جاتے تھے مگر ہمیں کسی کے مقابلے کی جرات نہ ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ نے (کرم کیا اور) ہم میں ایک رسول بھیجا جن کا تعلق ایک عالی خاندان کے ساتھ ہے، جو کہ متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمیشہ سچی بات کہتے ہیں، اور انہوں نے ہمیں یہ خوشخبری دی ہے کہ یہ ملک ہم فتح کریں گے اور انہوں نے آج تک جتنی بھی پیشین گوئیاں کی ہیں ہم نے ان تمام کو سچ پایا ہے۔ میں یہاں پر جو سامان ضرب وحرب دیکھ رہا ہوں، میں نہیں سمجھتا کہ میں اور میرے ساتھی یہ لئے بغیر واپس جائیں گے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دل میں یہ سوچ آ رہی تھی کہ مجھے کود کر اس کے ساتھ بیٹھ جانا چاہئے، چنانچہ میں نے ان میں تھوڑی سی غفلت پائی تو وہاں سے ایک جست لگائی اور کود کر تخت شاہی پر اس کے برابر بیٹھ گیا، ان لوگوں نے مجھے ڈانٹا اور بہت جھڑکا، اور ذوالحاجبین کو اکسانے لگے۔ میں نے ان سے کہا: اگر میں نے کوئی بے وقوفی کا کام کر لیا ہے تو (اس قانون کا تو لحاظ کرو کہ) دوسرے ملک کے سفیروں کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا کرتے، اور جب تمہارے سفیر ہمارے پاس آتے ہیں، ہم نے تو کبھی بھی ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا۔

اس نے کہا: اگر چاہو تو تم ہمارے بارے میں فیصلہ کرو اور چاہو تو ہم تمہارے بارے میں فیصلہ کریں میں نے کہا: ہم تمہارا فیصلہ کریں گے، اس کے بعد ہم نے فیصلہ کر دیا ہم نے ان کے مقابلے میں صف بندی کر لی، انہوں نے سات سات اور پانچ پانچ آدمیوں کی ایک زنجیر بنا دی تاکہ کوئی بھاگ نہ سکے پھر انہوں نے ہم پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی، اور ہم پر جھپٹ پڑے۔ حضرت

مغیرہ نے حضرت نعمان سے کہا: ان لوگوں نے جلد بازی میں ہم پر حملہ کر دیا ہے اس لئے اب آپ بھی حملہ کر دیں۔ انہوں نے کہا: آپ بڑی فضیلتوں والے ہیں، بے شک آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شرکت بھی کی ہے۔لیکن میں بھی حضور ﷺ کے ہمراہ رہا ہوں، اگر آپ صبح سویرے حملہ نہ کرتے تو پھر شام تک تاخیر کرتے، جب سورج ڈھل جاتا اور ہوائیں چلنا شروع ہو جاتیں تو حملہ کرتے اور (اللہ کے فضل و کرم سے) فتح نصیب ہوتی۔ پھر حضرت نعمان نے کہا: اے لوگو! میں تین مرتبہ جھنڈا لہراؤں گا، پہلی مرتبہ ہر شخص اپنی حاجات سے فارغ ہو لے، دوسری مرتبہ اپنے ہتھیار وغیرہ تیار کر لیں اور تیسری مرتبہ میں حملہ آور ہو جاؤں گا تو تم بھی فوراً حملہ کر دینا۔ اگر کوئی شہید ہو جائے تو دوسرا اس (کو اٹھانے) کے لئے نیچے نہ جھکے، بلکہ اگر میں بھی شہید ہو جاؤں تو مجھے اٹھانے کے لئے بھی کوئی نیچے نہ جھکے، میں اللہ کی دعوت پیش کرنے والا ہوں، میں تم میں سے ہر شخص کے لئے اس چیز کا ارادہ کرتا ہوں جس پر وہ آمین کہے گا۔ پھر انہوں نے یوں دعا مانگی ''یا اللہ! آج نعمان کو ایسی شہادت عطا فرما جو مسلمانوں کے لئے فتح و نصرت کا باعث ہو۔ لوگوں نے اس پر آمین کہا۔ پھر انہوں نے تین مرتبہ جھنڈا لہرایا اور حملہ آور ہو گئے، اس دن حضرت نعمان ہی سب سے پہلے زخمی ہوئے، مجھے ان کی وصیت یاد آ گئی اور میں ان کے لئے ذرا بھی نیچے نہیں جھکا بلکہ ان کی جگہ سنبھال کر جنگ جاری رکھی۔ (اس دن حالات اس طرح ہو گئے تھے کہ) ہم ان کا ایک آدمی بھی قتل کرتے تو وہ سب اس کی طرف بھاگ پڑتے اور اس گھسیٹتے پھرتے۔ اسی دن ذوالحاجبین اپنی سواری سے نیچے گر پڑا، اس کا پیٹ پھٹ گیا، اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ میں حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس وقت ان میں ابھی زندگی کی کچھ رمق باقی تھی، میں ان کے پاس پانی لے کر آیا اور ان کے چہرے سے مٹی دھول کو صاف کیا، انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے جواباً کہا: معقل بن یسار۔ انہوں نے پوچھا: لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب خط لکھ دو۔ اس کے بعد ان کی روح پرواز کر گئی، لوگ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے، وہ فرماتے ہیں ہم ان کی ''ام ولد'' (وہ لونڈی جس کو آقا نے کہہ رکھا ہو کہ میرا بچہ پیدا کرنے کے بعد تو آزاد ہے) کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا انہوں نے تم سے کوئی عہد لے رکھا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ مگر ایک بریف کیس ہے اس میں ایک خط موجود ہے۔ ہم نے اس کو پڑھا، اس میں متعدد لوگوں کی شہادت کے بارے میں تفصیلات لکھی ہوئی تھیں۔

ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا۔ پھر ایک دوسرے شخص کے بارے میں بھی پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ بھی شہید ہو گئے ہیں، آپ نے مزید لوگوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ باقی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ مجھے ان کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔

ذِكْرُ أَخِيهِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے فضائل

5280- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِي، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ: كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ سَبْعَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا خَادِمٌ، فَلَطَمَهُ أَحَدُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْتِقُوهُ

✧✧ حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم مقرن کے سات بیٹے تھے، ہمارا ایک خادم تھا، ایک بھائی نے ان کو تھپڑ مار دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (اس کے کفارے کے طور پر) اس کو آزاد کردو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيِّ وَهُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لِأُمِّهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان ظفری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5281- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُسْتَةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: -وَشَهِدَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْعَقَبَةَ مَعَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُورِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدًا وَرُمِيَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً أُحِبُّهَا، وَإِنْ هِيَ رَأَتْ عَيْنِي خَشِيتُ تَقْذَرُهَا، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ بِيَدِهِ، فَاسْتَوَتْ وَرَجَعَتْ، وَكَانَتْ أَقْوَى عَيْنَيْهِ وَأَصَحَّهُمَا بَعْدَ أَنْ كَبِرَ، وَشَهِدَ أَيْضًا الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَعَهُ رَايَةُ بَنِي ظُفَرٍ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: اور قتادہ بن نعمان بن یزید بن عمرو بن سواد بن ظفر۔ اور ظفر کا نام "کعب بن خزرج بن عمرو" ہے۔ یہ "نبیت بن مالک بن اوس" ہیں۔ حضرت قتادہ کی کنیت "ابوعمرو" تھی، یہ حضرت قتادہ کے دونوں بیٹوں عاصم اور یعقوب کے دادا ہیں۔ اور عاصم بن عمرو سیر وغیرہ کے علماء میں سے تھے۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے ستر انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عقبہ میں شرکت کی تھی۔ اور جنگ احد میں تیراندازوں میں بھی یہ شامل تھے۔ جنگ بدر اور احد میں شرکت کی ہے۔ جنگ احد کے موقع پر ان کی آنکھ پر تیر لگا جس کی وجہ سے ان کی آنکھ باہر آ گئی تھی، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیوی مجھ سے بہت محبت کرتی ہے، اگر اس نے میری یہ پھوٹی ہوئی آنکھ دیکھ لی تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھ سے نفرت کرنے لگ جائے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ، آنکھ کے مقام پر لگا کر درست فرما دی، ان کی بینائی لوٹ آئی، بلکہ اِس آنکھ کی بینائی دوسری سے زیادہ ہوگئی۔ اور بڑھاپے کے عالم میں بھی یہ آنکھ سلامت رہی۔ آپ جنگ خندق اور تمام غزوات

میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے، اور فتح مکہ کے موقع پر بنی ظفر کا جھنڈا انہیں کے ہاتھوں میں تھا۔

محمد بن عمر و اپنی سند کے ہمراہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ۲۳ ہجری میں فوت ہوئے، وفات کے وقت ان کی عمر ۶۵ برس تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کے ماں شریک بھائی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے ان کو لحد میں اتارا تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5282۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اسْمُ الْحَضْرَمِيِّ وَالِدُ الْعَلَاءِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتَّابِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عُوَيْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ حَلِيفَ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ، وَإِنَّمَا قِيلَ لَهُ الْحَضْرَمِيُّ لِأَنَّهُ أَتَى مِنْ حَضْرَمَوْتَ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، فَتُوُفِّيَ بِهَا، فَاسْتَعْمَلَ مَكَانَهُ أَبَا هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيَّ، وَإِنَّمَا تُوُفِّيَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ بِالْبَحْرَيْنِ سَنَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت علاء رضی اللہ عنہ کے والد خضری کا نام عبداللہ بن عتاب بن جبیر بن ربیعہ بن مالک بن عویف بن مالک بن خزرج'' ہے۔ یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ ان کو خضرمی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کا تعلق حضرموت (علاقے کے) ساتھ ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو بحرین کا گورنر بنایا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو بحرین کا گورنر ہی رکھا، یہیں پر ان کا انتقال ہوا، ان کے انتقال کے بعد حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کو بحرین کا گورنر بنایا۔ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے ۲۱ ہجری کو بحرین میں وفات پائی۔

ذِكْرُ الْأَسْوَدِ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسود بن خلف بن عبد یغوث رضی اللہ عنہ کے فضائل

5283۔ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ الْأَسْوَدَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ يَوْمَ الْفَتْحِ، قَالَ: فَجَلَسَ عِنْدَ قُرْبِ دَارِ سَمُرَةَ، قَالَ الْأَسْوَدُ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ، فَجَاءَهُ النَّاسُ الصِّغَارُ وَالْكِبَارُ وَالنِّسَاءُ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالشَّهَادَةِ، فَقُلْتُ: فَمَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ، فَقُلْتُ: وَمَا الشَّهَادَةُ؟ قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

✧✧ محمد بن اسود بن خلف بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کو بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن بیعت لیتے ہوئے دیکھا، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دار سمرہ کے قریب بیٹھے تھے۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور چھوٹے، بڑے، مرد اور عورتیں سب آ آ کر اسلام اور کلمہ شہادت پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اسلام کیا چیز ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ میں نے پوچھا: شہادت کیا ہے؟ فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

5284۔ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حُسَيْنًا فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ، مَجْبَنَةٌ، مَجْهَلَةٌ، مَحْزَنَةٌ

✧✧ محمد بن اسود بن خلف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑا ہوا تھا، ان کا بوسہ لیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: بے شک اولاد انسان کو کنجوس کر دیتی ہے، بزدل کر دیتی ہے، جاہل بنا دیتی ہے اور پریشان کر دیتی ہے۔

5285۔ حَدَّثَنِي اَبُو اَحْمَدَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ الْقَرَشِيُّ عِدَادُهُ فِي الْمَكِّيِّينَ

✧✧ محمد بن اسماعیل فرماتے ہیں: محمد بن اسود بن خلف بن عبد یغوث قرشی کا شمار مکی لوگوں میں ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فضائل

5286۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ مَاتَ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ بِحِمْصٍ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۲۱ ہجری کو حمص میں فوت ہوئے۔

5287۔ فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومٍ وَاُمُّهُ لُبَابَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ الْهَلَالِيَّةِ اُخْتِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ خَالِدٌ يُكَنّٰى اَبَا سُلَيْمَانَ اِسْتَعْمَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الرُّهَا وَحِرَانَ وَالرَّقَّةِ وَآمَدَ فَمَكَثَ سَنَةً وَاسْتَعْفَى فَاَعْفَاهُ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَاَقَامَ بِهَا فِي مَنْزِلِهِ حَتّٰى مَاتَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ

✧✧ محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم" ان کی والدہ لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ ہیں، یہ ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی کنیت

ابوسلیمان تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مقامِ رہا، حران، رتہ اور آمد کا گورنر بنایا تھا۔ آپ نے ایک سال تو کام کیا لیکن اس کے بعد انہوں نے استعفاء دے دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا استعفاء منظور کر لیا، اس کے بعد آپ مدینہ منورہ میں آ گئے اور وفات تک اپنے گھر میں ہی قیام کیا، ان کی وفات ۲۲ ہجری کو ہوئی۔

5288۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ الصَّیْدَلَانِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِیُّ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ بُكَیْرٍ یَقُوْلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ یُكَنّٰی اَبَا سُلَیْمَانَ

✦✦ حضرت یحیٰ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوسلیمان تھی۔

5289۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قِیْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نِسْوَةً مِّنْ بَنِی الْمُغِیْرَةِ قَدِ اجْتَمَعْنَ فِیْ دَارِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ یَبْكِیْنَ وَاِنَّا نَكْرَهُ اَنْ یُّؤْذِیْنَكَ فَلَوْ نَهَیْتَهُنَّ فَقَالَ عُمَرُ مَا عَلَیْهِنَّ اَنْ یُّهْرِقْنَ مِنْ دُمُوْعِهِنَّ سِجْلًا اَوْ سِجْلَیْنِ مَا لَمْ یَكُنْ لَقْعٌ وَلَا لَقْلَقَةٌ یَعْنِیْ بِاللَّقْعِ اللَّطْمُ وَبِاللَّقْلَقَةِ الصُّرَاخُ

✦✦ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ بنی مغیرہ کی بہت ساری عورتیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے گھر میں جمع ہو کر رو رہی ہیں، اور ہم پسند نہیں کرتے کہ ان کے اس رویے سے آپ کو تکلیف ہو، اگر ہو سکے تو آپ ان کو منع فرما دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ رو رو کر ٹب بھی بھر دیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے، گناہ تو تب ہے جب منہ پر تھپڑ ماریں یا چیخ و پکار اور بین کریں۔

5290۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِی اللَّیْثُ، حَدَّثَنِی عُقَیْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَحْزَابِ، اَقَامَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بِدَارِ الْاَحْزَابِ، وَاَرْسَلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِسْلَامِهِ حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ الزُّبَیْدِیُّ مِنْ اِسْلَامِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ قَبْلَ خَیْبَرَ

✦✦ ابن شہاب کہتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احزاب سے واپس لوٹے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ دار الاحزاب میں ہی ٹھہرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے اسلام لانے کا پیغام بھیجا۔

۞۞ زبیدی کی بیان کردہ یہ روایت کہ "حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جنگ خیبر سے پہلے اسلام لائے تھے" کے صحیح ہونے پر یہ درج ذیل دلالت کرتی ہے۔

5291۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عُبَیْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ سُلَیْمٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ یَحْیَی بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ، فَبَعَثَنِیْ اُنَادِیْ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ

✧✧ صالح بن یحییٰ بن مقدام بن معدی کرب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا کہ میں یہ اعلان کردوں "نماز کھڑی ہونے والی ہے، جنت میں صرف مومن ہی جائے گا۔

5292- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ كَانَ فَتْحُ خَيْبَرَ سَنَةَ سِتٍّ وَّاَمَّا الرِّوَايَةُ بِضِدِّ هٰذَا

✧✧ حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں: خیبر سن ۶ ہجری کو فتح ہوا۔

اور یہ درج ذیل روایت اس کے بالکل متضاد ہے۔

5293- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ رَاشِدٍ مَوْلٰى حَبِيبِ بْنِ اَبِي اَوْسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي اَوْسٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنْ فِيهِ قَالَ خَرَجْتُ عَامِدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَذٰلِكَ قُبَيْلَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِّنْ مَّكَّةَ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيدُ يَا اَبَا سُلَيْمَانَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقَامَ الْمِيسَمُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَنَبِيٌّ اَذْهَبُ فَاُسْلِمُ فَحَتّٰى مَتٰى قَالَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَاَسْلَمَ وَبَايَعَ ثُمَّ دَنَوْتُ فَبَايَعْتُ وَانْصَرَفْتُ

✧✧ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی نیت سے نکلا، تو میری ملاقات حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی، یہ بات فتح مکہ سے کچھ دن پہلے کی ہے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ مکہ سے آرہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابوسلیمان! تم کہاں جارہے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا: خدا کی قسم جنگ کے زخم مندمل ہو چکے ہیں بے شک وہ آدمی نبی ہے۔ میں اسلام قبول کرنے کے لئے جا رہا ہوں، آخر کب تک (حق سے روگردانی کرتا رہوں گا؟) پھر ہم مدینہ شریف میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور حضور ﷺ کی بیعت کی۔ پھر میں بھی آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ کی بیعت کرنے کے بعد واپس آ گیا۔

5294- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ فِي جُزْءٍ انْتَقَاهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ وَجَّهَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِي قِتَالِ اَهْلِ الرِّدَّةِ، فَكُلِّمَ فِي ذٰلِكَ، فَاَبٰى اَنْ يَرُدَّهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَاَخُو الْعَشِيرَةِ، وَسَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ

✧✧ وحشی بن حرب بن وحشی اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی سرکوبی کے لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس پر کچھ لیت و لعل کی۔

مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو واپس لانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ''وہ یعنی خالد بہت اچھا اللہ کا بندہ ہے، خاندانی آدمی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

5295۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَعَى اَهْلَ مُؤْتَةَ، قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل موتہ کی وفات کی خبر دی، پھر فرمایا: پھر اللہ کی تلوار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے علم پکڑا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرما دی۔

۞۞ یہ حدیث عالی ہے اور ایوب کی سند کے ہمراہ یہ غریب ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5296۔ وَقَدْ اَخْبَرْنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نَعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ مُؤْتَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَالَ: فَاَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَهُوَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ عَالٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ اَيُّوبَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر اہل موتہ کی وفات کی خبر سنائی پھر فرمایا: اب جھنڈے کو خالد بن ولید نے پکڑ لیا ہے اور وہ اللہ کی تلوار ہے۔

یہ روایت سند کے اعتبار سے بلند مرتبہ ہے اور صحیح ہے تاہم ایوب سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے۔ شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

5297۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُؤْذُوا خَالِدًا فَاِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ، صَبَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالد کو تکلیف مت دیا کرو، کیونکہ یہ اللہ کی ایک تلوار ہے جو اس نے کافروں پر مسلط کی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5298۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ السِّكِّيْنِ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ زَحْرِ بْنِ حَصْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمِيْدٌ بْنُ مُنْهِبٍ قَالَ قَالَ جَدِّيْ اَوْسُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَعْدٰى لِلْعَرَبِ مِنْ هُرْمُزٍ فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنْ مُّسَيْلَمَةَ وَاَصْحَابِهٖ اَقْبَلْنَا اِلٰى نَاحِيَةِ الْبَصْرَةِ فَلَقِيْنَا هُرْمُزَ بِكَاظِمَةٍ فِي جَمْعٍ عَظِيْمٍ فَبرَزَ لَهٗ خَالِدٌ وَدَعَا الْبِرَازَ فَبَرَزَ لَهٗ هُرْمُزُ فَقَتَلَهٗ خَالِدٌ بْنُ الْوَلِيْدِ وَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَنَفَلَهٗ سُلْبَهٗ فَبَلَغَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّكَانَتِ الْفُرْسُ اِذَا شَرَفَ الرَّجُلُ جَعَلُوْا قَلَنْسُوَتُهٗ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ

✧✧ حمید بن منہب کہتے ہیں: میرے دادا اوس بن حارثہ بن لام بیان کرتے ہیں کہ اہل عرب کو سب سے زیادہ عداوت ہرمز سے تھی، جب ہم مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کے فتنہ سے فارغ ہوئے تو ہم بصرہ کی ایک نواحی بستی کی جانب جا رہے تھے کہ کاظمہ کے مقام پر ہمارا سامنا ہرمز کے ساتھ ہوا، وہ فوج کے ایک جم غفیر میں موجود تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو جنگ کی دعوت دی، ہرمز آپ کی دعوت پر میدان جنگ میں اتر آیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو داصل جہنم کر دیا اور اس کے بارے میں ایک مکتوب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانب روانہ کر دیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا تمام مال حضرت خالد ہی کو دے دیا۔ جب قیمت لگائی گئی تو صرف اس کی ٹوپی کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی۔ ان میں یہ قانون تھا سپہ سالار کی ٹوپی کی قیمت ایک لاکھ درہم رکھتے تھے۔

5299۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فَقَدَ قَلَنْسُوَةً لَهُ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ، فَقَالَ: اطْلُبُوهَا فَلَمْ يَجِدُوهَا، ثُمَّ طَلَبُوهَا فَوَجَدُوهَا، وَاِذَا هِيَ قَلَنْسُوَةٌ خَلِقَةٌ، فَقَالَ خَالِدٌ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهُ، وَابْتَدَرَ النَّاسُ جَوَانِبَ شَعْرِهِ، فَسَبَقْتُهُمْ اِلٰى نَاصِيَتِهِ فَجَعَلْتُهَا فِي هٰذِهِ الْقَلَنْسُوَةِ، فَلَمْ اَشْهَدْ قِتَالًا وَهِيَ مَعِي اِلَّا رُزِقْتُ النَّصْرَ

✧✧ عبدالحمید بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنگ یرموک کے موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی گم ہوگئی، آپ نے فرمایا کہ اس کو ڈھونڈو، لوگوں نے ڈھونڈی، مگر نہ ملی، پھر دوبارہ ڈھونڈی تو مل گئی، یہ ٹوپی بہت پرانی تھی، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کے بعد جب حلق کروایا تھا تو لوگ آگے بڑھ بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال حاصل کر رہے تھے میں نے بھی کوشش کی تو مجھے بھی آپ کی پیشانی کا ایک بال مل گیا، میں نے اس کو اپنی اس ٹوپی میں سی لیا تھا اس کے بعد میں نے کبھی بھی اس ٹوپی کے بغیر کسی جنگ میں شرکت نہیں کی، اور جب بھی اس ٹوپی کے ساتھ شرکت کی ہے اللہ تعالیٰ نے (اس موئے مبارک کی برکت سے) فتح و نصرت عطا فرمائی۔

5300۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدٌ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتُمٍ وَمِهْرَانَ وَمَلَاَ فَارِسٍ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ

أَتَّبَعَ الْهُدَى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُونَ وَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُّحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا تُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَمَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي وَقْتِ وَفَاةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَقَدْ قَدَّمْتُهُ عَنِ الْوَاقِدِيِّ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

✧✧ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رستم، مہران اور ایران کے سرداروں کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا "سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اما بعد، ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر تمہیں اسلام قبول کرنے سے انکار ہو تو ہمارے ماتحت رہ کر تم ہمیں ٹیکس دو گے۔ اور اگر تمہیں اس سے بھی انکار ہو تو یاد رکھو ہمارے پاس ایسی قوم ہے جو جہاد فی سبیل اللہ سے اتنی محبت کرتے ہیں جتنی محبت تم لوگ شراب اور جوئے سے کرتے ہو۔

✿✿ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس سے پہلے ہم نے واقدی کے حوالے سے ۲۱ ہجری آپ کا سن وفات بیان کیا ہے۔

5301۔ فَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تُوُفِّيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مدینہ میں ۲۲ ہجری کو فوت ہوئے۔

5302۔ وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ مَاتَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِالشَّامِ وَقِيْلَ بِحِمْصٍ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ مَّاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ اَوْ ثَمَانَ عَشَرَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شام میں فوت ہوئے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا انتقال حمص میں سن ۲۱ ہجری میں ہوا۔ یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۱۷ یا ۱۸ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔

ذِكْرُ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اللَّخْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ لخمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5303۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لَّهُمْ

✧✧ حضرت عروہ نے اسد بن عبدالعزی میں سے جنگ بدر میں شرکت کرنے والوں میں حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ ان کے حلیف تھے۔

5304۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ كَانَ حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ يُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حاطب بن ابی بلتعہ کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔

5305- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ وَهُوَ فِيمَا قِيلَ مِنْ لَخْمٍ، ثُمَّ اَحَدُ بَنِي رَاشِدَةَ شَهِدَ بَدْرًا وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ اِلَى الْمُقَوْقَسِ صَاحِبِ الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ، وَكَانَ فِيمَا ذُكِرَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُورِينَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً، وَصَلَّى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَكَانَ تَاجِرًا يَبِيعُ الطَّعَامَ، وَكَانَ حَسَنَ الْجِسْمِ، خَفِيفَ اللِّحْيَةِ، اَحْنَى اِلَى الْقِصَرِ مَا هُوَ شَثْنُ الْاَصَابِعِ

✧✧ محمد ن عمر کہتے ہیں: حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابومحمد'' تھی، ان کا تعلق ''لخم'' خاندان کے ساتھ تھا جوکہ بنی راشدہ میں سے ایک ہیں۔ آپ جنگ بدر، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسکندریہ کے سردار مقوقس کی جانب بھیجا تھا، اور جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص تیراندازوں میں بھی یہ شامل تھے ۶۵ سال کی عمر میں مدینہ شریف میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، آپ تاجر تھے، طعام بیچا کرتے تھے، آپ خوبصورت جسم کے مالک تھے داڑھی بہت ہلکی تھی، قد درمیانہ تھا، موٹی اور کھردری انگلیوں والے نہیں تھے۔

5306- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَوَيْهِ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ بُكَيْرٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ وَصَلَّى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ۳۰ ہجری کو فوت ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔

5307- اَخْبَرَنِي اَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْخَفَّافُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو رَبِيعَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ حَاطِبَ بْنَ اَبِي بَلْتَعَةَ الْمَدَنِيَّ، يَقُوْلُ: اَنَّهُ اطَّلَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُحُدٍ، وَهُوَ يَشْتَدُّ وَفِي يَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ التُّرْسُ فِيهِ مَاءٌ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ وَجْهَهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ، فَقَالَ لَهُ حَاطِبٌ: مَنْ فَعَلَ بِكَ هٰذَا؟ قَالَ: عُتْبَةُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ هَشَّمَ وَجْهِي، وَدَقَّ رُبَاعِيَتِي بِحَجَرٍ رَمَانِي، قُلْتُ: اِنِّي سَمِعْتُ صَائِحًا يَصِيحُ عَلَى الْجَبَلِ قُتِلَ مُحَمَّدٌ، فَاَتَيْتُ اِلَيْكَ وَكَانَ قَدْ ذَهَبَتْ رُوحِي، قُلْتُ: اَيْنَ تَوَجَّهَ عُتْبَةُ، فَاَشَارَ اِلٰى حَيْثُ تَوَجَّهَ، فَمَضَيْتُ حَتّٰى ظَفِرْتُ بِهِ، فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَطَرَحْتُ رَاْسَهُ، فَهَبَطْتُ، فَاَخَذْتُ رَاْسَهُ وَسَلَبَهُ وَفَرَسَهُ وَجِئْتُ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ذٰلِكَ اِلَيَّ وَدَعَا لِي، فَقَالَ: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ مَرَّتَيْنِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے آئے تو حضور ﷺ زخمی ہو چکے تھے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک ڈھال تھی جس میں پانی بھرا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ اس پانی کے ساتھ اپنا چہرہ مبارک دھو رہے تھے، حضرت حاطب نے آپ ﷺ سے پوچھا: حضور ﷺ آپ کے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عتبہ بن ابی وقاص نے میرے چہرے کو زخمی کر دیا ہے اور اس نے جو پتھر مارا ہے اس کی وجہ سے میرے دو دانت ٹوٹ گئے ہیں۔ میں نے کہا: میں نے ایک آدمی کی آواز سنی ہے وہ پہاڑ کی جانب سے چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ محمد ﷺ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ میں تو آپ کی جانب چلا آیا ہوں، لیکن وہ اعلان سن کر ایک مرتبہ تو میری جان نکل گئی تھی۔ میں نے پوچھا کہ عتبہ کس سمت میں گیا ہے؟ آپ ﷺ نے اشارے سے مجھے بتا دیا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا، میں نے اس پر تلوار کا وار کیا اور اس کا سر تن سے جدا کر کے پھینک دیا پھر میں اس کے ہتھیار اور سر وغیرہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہتھیار وغیرہ مجھے ہی عطا فرما دیئے اور میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی "رضی اللہ عنک" اللہ تعالیٰ تجھ پر راضی ہو جائے"

5308ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا اَبَدًا وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر فرماتے ہیں: حاطب رضی اللہ عنہ کا غلام نبی اکرم ﷺ کے پاس حاطب کی شکایت لے کر آیا، اور آ کر کہا: اے

5308–صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب من فضائل أهل بدر رضى الله عنهم وقصة حاطب بن' حديث4656:صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب' ذكر نفى دخول النار نعوذ بالله منها عمن شهد بدرا والحديبية' حديث4873:صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر نفى دخول النار عن حاطب بن أبى بلتعة رضى الله' حديث7227:الجامع للترمذى' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب فيمن سب أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم' حديث3879:الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم –ذكر أهل بدر وفضائلهم وعددهم' حديث312:السنن الكبرى للنسائى' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار – حاطب بن أبى بلتعة رضى الله عنه' حديث8025:السنن الكبرى للنسائى –سورة آل عمران' قوله تعالى :ولقد نصركم الله ببدر وأنتم أذلة' حديث10634:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بنى هاشم' مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه' حديث14222:مسند أبى يعلى الموصلى' مسند جابر' حديث1854:المعجم الأوسط للطبرانى' باب العين' من اسمه على' حديث3912:المعجم الكبير للطبرانى' باب من اسمه حمزة' حاطب بن أبى بلتعة' حديث2996:

اللہ کے نبی! حاطب تو دوزخی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو، وہ دوزخ میں کبھی بھی نہیں جاسکتا۔ اس نے تو جنگ بدر میں بھی شرکت کی ہے اور صلح حدیبیہ میں بھی وہ شریک تھے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5309- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ، كَتَبَ اِلٰى كُفَّارِ قُرَيْشٍ كِتَابًا وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: انْطَلِقَا حَتّٰى تُدْرِكَا امْرَاَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ، فَاْتِيَانِي بِهِ، فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَاهَا، فَقَالَا: اَعْطِينَا الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكِ وَاَخْبَرَاهَا اَنَّهُمَا غَيْرُ مُنْصَرِفِينَ حَتّٰى يَنْزِعَا كُلَّ ثَوْبٍ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَلَسْتُمَا رَجُلَيْنِ مُسْلِمَيْنِ، قَالَا: بَلٰى، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ مَعَكِ كِتَابًا، فَلَمَّا اَيْقَنَتْ اَنَّهَا غَيْرُ مُنْفَلِتَةٍ مِنْهُمَا حَلَّتِ الْكِتَابَ مِنْ رَاْسِهَا فَدَفَعَتْهُ اِلَيْهِمَا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبًا حَتّٰى قَرَاَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، قَالَ: اَتَعْرِفُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَانَ هُنَاكَ وَلَدِي وَذُو قَرَابَتِي وَكُنْتُ امْرَاً اَعْرَابِيًّا فِيكُمْ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ائْذَنْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي قَتْلِ حَاطِبٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: لَا، اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَاِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَاِنِّي غَافِرٌ لَكُمْ

✧✧ حضرت الرحمٰن بن حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کے والد جنگ بدر میں حضور ﷺ کے ہمراہ شریک تھے، انہوں نے کفار قریش کی جانب ایک خط لکھا۔ حالانکہ اس وقت وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ (چونکہ عطائے الٰہی سے غیب جانتے ہیں اس لئے آپ ﷺ کو اس خط کا پتا تھا اس لئے) حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: تم جاؤ، تمہیں فلاں مقام پر ایک عورت ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہوگا تم وہ خط میرے پاس لاؤ، وہ دونوں (حکم رسول ﷺ پا کر) چل دیئے، اور اس عورت تک جا پہنچے، اس سے خط مانگا، اور ساتھ یہ بھی واضح کر دیا کہ تجھ سے خط برآمد کرنے کے لئے اگر انہیں اس کے جسم کے تمام کپڑے بھی اتارنے پڑے تو وہ اس میں ذرا بھی تامل نہیں کریں گے۔ اس عورت نے کہا: کیا تم دونوں مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: بے شک ہم مسلمان ہیں لیکن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہ بتا دیا ہے کہ تیرے پاس وہ خط ہے (اس لئے وہ خط لئے بغیر ہم یہاں سے واپس نہیں جائیں گے) جب اس کو یقین ہو گیا کہ ان لوگوں کو خط دیئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے تو اس نے اپنے سر کے بالوں میں چھپا ہوا خط نکال کر ان کے حوالے کر دیا۔ (یہ خط لے کر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور خط رسول اللہ ﷺ کے حوالے کر دیا) رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب کو بلا کر ان کا خط ان کے سامنے پڑھا اور فرمایا: کیا تم اس خط کو جانتے ہو؟ اس نے اقرار کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم نے یہ حرکت کیوں کی؟

انہوں نے کہا: مکہ میں میرے بچے اور قریبی رشتہ دار موجود ہیں اور قریشیوں کے اندر میں اجنبی تھا (اس لئے میں نے ان کو مطلع کر دیا تھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے، میں حاطب کو قتل کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت نہیں دی اور فرمایا: یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں، اور کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر خوش ہو کر فرمایا: تم جو چاہو، کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فضائل

5310- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

5311- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَزَادَ فِيهِ وَاُمُّ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ صُهَيْلَةُ بِنْتُ الْاَسْوَدِ بْنِ حِرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَهِيَ عَمَّةُ اَبِي طَلْحَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے لیکن اس میں یہ اضافہ بھی ہے "اور ابی بن کعب کی والدہ صہیلہ بنت اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار" یہ حضرت ابوطلحہ کی پھوپھی ہیں۔

5312- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَاتَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۲۲ ہجری میں فوت ہوئے۔

5313- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ فَذَكَرَ النَّسَبَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ وَشَهِدَ الْعَقَبَةَ فِي السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي وَقْتِ وَفَاتِهِ فَقِيلَ اِنَّهُ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَقِيْلَ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ وَهٰذَا اَثْبَتُ الْاَقَاوِيلِ بِاَنَّ عُثْمَانَ اَمَرَهُ بِاَنْ يَجْمَعَ الْقُرْآنَ

✧✧ محمد بن عمر نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے "اور آپ ستر انصاری صحابہ

ﷺ کے ہمراہ بیعت عقبہ میں بھی شریک ہوئے، آپ رسول اللہ ﷺ کے لئے وحی لکھا کرتے تھے۔ آپ کے دور وفات میں اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۲۲ ہجری میں فوت ہوئے اور بعض لوگوں کا موقف یہ ہے کہ آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۳۰ ہجری میں فوت ہوئے۔ (امام حاکم کہتے ہیں کہ) دونوں میں سے یہ دوسرا موقف زیادہ مضبوط ہے کیونکہ یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی قرآن جمع کرنے کی ذمہ داری لگائی تھی۔

5314- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدٍ وَّمُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا غَنِيُّ السَّدِيُّ قَالَ رَاَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ لَا يَخْضِبُ

✧✧ غنی السدی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے، ان کے سر اور داڑھی شریف کے بال بالکل سفید تھے، آپ خضاب نہیں لگاتے تھے۔

5315- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الْقَضَآءِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَاُبَيٌّ وَزَيْدٌ وَاَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ هٰكَذَا حَدَّثَنَا وَفِي اَكْثَرِ الرِّوَايَاتِ وَاَصَحِّهَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بَدَلَ اَبِي مُوْسٰى

✧✧ مسروق کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے قوتِ فیصلہ رکھنے والے ۶ صحابہ تھے۔

۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ

۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

۴) میرے والد محترم رضی اللہ عنہ

۵) حضرت زید رضی اللہ عنہ

۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

اکثر روایات میں بلکہ صحیح ترین احادیث میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بجائے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔

5316- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُظَفَّرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مُسْهِرٍ، يَقُوْلُ: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَ الْاَنْصَارِ، فَلَمْ يَمُتْ حَتّٰى قَالُوا: سَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ

✧✧ ابومسہر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام "سید الانصار" (انصار کے سردار) رکھا تھا۔

اور وفات سے پہلے لوگ ان کو سید المسلمین کہا کرتے تھے۔

5317- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ وَمَاتَ اُبَيٌّ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۲۲ ہجری میں فوت ہوئے۔

5318- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ مَاتَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ الْخِلَافُ ظَاهِرٌ فِي وَقْتِ وَفَاةِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سن ۳۲ ہجری کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سن وفات میں بہت واضح اختلاف پایا جاتا ہے۔)

5319- فَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَانَ اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ قُتِلَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَقِيْلَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَقِيْلَ اَنَّهُ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ وَذُكِرَ اَنَّهُ كَانَ يُكَنَّى اَبَا الطُّفَيْلِ وَكَانَتْ لَهُ كُنْيَتَانِ وَكَانَتْ وَفَاتُهُ بِمَدِيْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ ظَهَرَ الطَّعْنُ عَلٰى عُثْمَانَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: ابی بن کعب بن عمرو بن مالک بن نجار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے، ان کا سر اور داڑھی سفید تھی۔ سن ۲۹ ہجری میں شہید ہوئے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۳۲ ہجری کو۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۳۰ ہجری کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں۔ یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ''ابوالطفیل'' تھی۔ ان کی دو کنیتیں تھیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت بھڑکنے کے بعد مدینہ شریف میں ان کی وفات ہوئی۔

5320- اَخْبَرَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ كَانَتْ فِي اُبَيٍّ شَرَاسَةٌ

✧✧ زر بن حبیش فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مزاج میں کچھ سختی تھی۔

5321- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا وَقَعَ النَّاسُ فِي اَمْرِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَبَا الْمُنْذِرِ مَا الْمُخْرَجُ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ مَا اسْتَبَانَ لَكُمْ فَاعْمَلُوْا بِهٖ وَمَا اَشْكَلَ عَلَيْكُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ

✧✧ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت ہوئی تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالمنذر! اس معاملہ سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ انہوں نے کہا:

ب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں سے جو بات تمہیں واضح طور پر سمجھ آ جائے اس پر عمل کرلو، اور جو سمجھ نہ آئے وہ ان لوگوں پر چھوڑ و اس کو سمجھنے والے ہیں۔

5322- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ...رَنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ اَصْحَابِهِ، فَآخَى بَيْنَ اُبَيِّ بْنِ ... وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا۔ حضرت ابی بن کعب ور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا۔

5323- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْبَجَلِيُّ، دَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ـدَّمْتُ فَقُمْتُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ، فَخَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَقَّ الصُّفُوفَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ وَخَرَجَ ـهُ رَجُلٌ اٰدَمُ خَفِيفُ اللِّحْيَةِ، فَنَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ، فَلَمَّا رَآنِي دَفَعَنِي، وَقَامَ مَكَانِي وَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ، فَلَمَّا ـصَرَفَ الْتَفَتَ اِلَيَّ، فَقَالَ: لَا يَسُوءُكَ وَلَا يَحْزُنْكَ اَشُقُّ عَلَيْكَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَقُومُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ اِلَّا الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، ..ا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ وَهُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ حضرت قیس بن عبادہ فرماتے ہیں: میں مدینہ شریف میں حاضر ہوا، جب نماز کے لئے اقامت ہوگئی، میں اگلی صف ں آ گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفوں کو چیرتے ہوئے آگے آ گئے، ان کے ہمراہ ایک شخص تھا جس کی داڑھی میں بال کم تھے، انہوں نے آتے ہی لوگوں کی جانب دیکھا، جب ان کی نظر مجھ پر پڑی تو انہوں نے مجھے دھکا دے کر پیچھے کر دیا اور میری جگہ پر خود کھڑے ہو گئے، ان کا یہ عمل مجھے بہت ناگوار گذرا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ میری جانب متوجہ ہو کر بولے: میں نے تمہارے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ تمہیں برا نہیں لگنا چاہئے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سن رکھا ہے کہ صفِ اول میں صرف مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

❀❀ یہ حدیث قتادہ سے روایت کرنے میں حکم بن عبدالملک منفرد ہیں۔

5324- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْزِلَتْ عَلَيَّ سُورَةٌ، وَاُمِرْتُ اَنْ اُقْرِئَكَهَا قَالَ: قُلْتُ: اُسَمِّيتُ لَكَ، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِاُبَيٍّ: اَفَرِحْتَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي، وَاللّٰهُ تَعَالٰى وَتَبَارَكَ، يَقُوْلُ: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ اپنے والد کے ذریعے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں وہ سورت تمہیں پڑھاؤں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میرا نام لے کر بتایا گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوالمنذر! کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوئی؟ انہوں نے کہا: مجھے بھلا کیوں نہ خوشی ہوگی، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے فضل اور رحمت ملنے پر خوش ہونے کا حکم دیا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا (یونس: 58)

''تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5325 - حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، الْمُقْرِءُ الْإِمَامُ بِمَكَّةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ، يَقُولُ: قَرَاْتُ عَلٰى اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسْطَنْطِينَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ وَالضُّحٰى، قَالَ لِي: كَبِّرْ كَبِّرْ عِنْدَ خَاتِمَةِ كُلِّ سُورَةٍ، حَتّٰى تَخْتِمَ، وَاَخْبَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى مُجَاهِدٍ فَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ، وَاَخْبَرَهُ مُجَاهِدٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ، وَاَخْبَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ وَاَخْبَرَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عکرمہ بن سلیمان کہتے ہیں: میں نے اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین کے سامنے قرآن پڑھا، جب میں ''والضحیٰ'' پر پہنچا تو انہوں نے مجھے کہا: اللہ اکبر پڑھو، اللہ اکبر پڑھو، یہاں سے آخر تک ہر سورت کے اختتام پر اللہ اکبر پڑھو۔ اور عبداللہ بن کثیر نے بتایا کہ انہوں نے مجاہد کے سامنے قرآن کریم پڑھا تو انہوں نے بھی مجھے یہی ہدایت کی، اور ان کو مجاہد نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو یہی ہدایت کی تھی، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان کو یہی ہدایت کی تھی اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ہدایت کی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5326 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي السَّلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَا الْمُنْذِرِ، اَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ اَعْظَمُ مَعَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرِي، وَقَالَ: لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ ❖ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اے ابوالمنذر! تمہارے پاس قرآن کی سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟ میں نے کہا:

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سینا تھپکا کر فرمایا۔ اے ابوالمنذر! تمہیں اس بات کا علم مبارک ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5327- اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجُوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ لِاَطْلُبَ الْعِلْمَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَجُلٌ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَضَرَبْتُ عَلَيْهِ الْبَابَ فَخَرَجَ فَزَبَرَنِي وَكَهَرَنِي فَاسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ فَقُلْتُ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُوْهُمْ اِلَيْكَ نُنْفِقُ نَفَقَاتِنَا وَنُتْعِبُ اَبْدَانَنَا وَنُرْحِلُ مَطَايَانَا ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَاِذَا لَقِيْنَاهُمْ كَرِهُوْنَا فَقَالَ لَئِنْ اَخَّرْتَنِي اِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَاَتَكَلَّمَنَّ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخَافُ فِيْهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ غَدَوْتُ فَاِذَا الطُّرُقُ غَاصَّةٌ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ الْيَوْمَ قَالُوْا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ قُلْتُ اَجَلْ قَالُوْا مَاتَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

❖ ❖ حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حصول علم کی غرض سے مدینہ منورہ آیا، جب میں مسجد نبوی شریف میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے اور کچھ لوگ اس کے ارد گرد حلقہ لگائے بیٹھے ہیں۔ میں نے لوگوں سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔ (جب وہ مسجد سے نکل کر چلے تو) میں ان کے پیچھے ہولیا۔ وہ اپنے گھر چلے گئے، اور ان کے اندر جانے کے بعد میں نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا، وہ باہر نکلے اور مجھ پر برس پڑے، میں نے قبلہ کی جانب رخ کر کے کہا: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں ان کی شکایت کرتے ہیں، ہم نے اپنے مال خرچ کئے، ہمارے بدن

5326- صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل سورة الكهف' حديث1384: مستخرج أبي عوانة - مبتدأ فضائل القرآن' باب ذكر الخبر الموجب قراءة البقرة' حديث3190: سنن أبي داود' كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر' باب ما جاء في آية الكرسي' حديث 1261: مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب صلاة العيدين' باب تعليم القرآن وفضله' حديث5808: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ذكر أبي بن كعب' حديث1639: السنن الصغير للبيهقي' كتاب الصلاة' تفريع أبواب سائر صلاة التطوع' باب تخصيص آية الكرسي بالذكر' حديث744: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث المشايخ عن أبي بن كعب' حديث20754: مسند الطيالسي' أحاديث أبي بن كعب رحمه الله' حديث546: مسند عبد بن حميد' حديث أبي بن كعب رضي الله عنه' حديث179: المعجم الكبير للطبراني - صفة أبي بن كعب وكنيته رضي الله عنه' حديث527: شعب الإيمان للبيهقي - تخصيص آية الكرسي بالذكر' حديث2290:

تھک گئے، ہم نے حصول علم کی خاطر (سفر کر کر کے) اپنی سواریوں کو تھکا ڈالا، اور جب ان سے ہماری ملاقات ہوئی، تو انہوں نے ہمیں برا جانا۔ انہوں نے کہا: اگر تم جمعہ تک مجھے مہلت دو تو میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی ایک بات سناؤں گا اور اس سلسلہ میں، مَیں کسی کی ملامت سے بھی نہیں گھبراؤں گا۔ پھر جب جمعرات کا دن آیا تو میں صبح سویرے اُدھر روانہ ہو گیا میں نے دیکھا کہ گلیاں اور بازار لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آج گلیوں میں کیسا ہجوم ہے؟ لوگوں نے کہا: لگتا ہے کہ تم یہاں کے رہنے والے نہیں ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ لوگوں نے بتایا کہ سید المسلمین حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

5328۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقَرْشِيُّ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيْبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلِيٌّ اَقْضَانَا وَاُبَيٌّ اَقْرَانَا وَاِنَّا لَنَدَعُ بَعْضَ مَا يَقُوْلُ اُبَيٌّ وَاُبَيٌّ يَقُوْلُ اَخَذْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَدَعُهُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ اچھی قراءت کرنے والے ہیں، اور ہم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کہی ہوئی کچھ باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جبکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے (آیات اور اس کے احکام) رسول اللہ ﷺ سے لئے ہیں اور میں ان کو چھوڑ نہیں سکتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا

(مطلب یہ کہ خود قرآن کریم میں ہے کہ کچھ آیات منسوخ ہیں تو پھر ہر آیت پر عمل کیسے ہو سکتا ہے)

5329۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَا: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرَجُلٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَقَالَ: انْصَرِفْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ؟ قَالَ: اَقْرَاَنِيْهَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ: انْطَلِقُوْا بِنَا اِلَيْهِ، فَانْطَلَقُوْا اِلَيْهِ، فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ يُرَجِّلُ رَاْسَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ، فَقَالَ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ، قَالَ: لَبَّيْكَ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هٰذَا اِنَّكَ اَقْرَاْتَهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ، قَالَ: صَدَقَ، تَلَقَّيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عُمَرُ: اَنْتَ تَلَقَّيْتَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَنَا تَلَقَّيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُهُ وَفِي الثَّالِثَةِ وَهُوَ غَضْبَانُ، نَعَمْ، وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَاَنْزَلَهَا عَلٰى مُحَمَّدٍ، فَلَمْ يَسْتَاْمِرْ فِيْهَا الْخَطَّابَ، وَلَا ابْنَهُ، فَخَرَجَ عُمَرُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، وَهُوَ

يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

✧✧ ابوسلمہ اور محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا، وہ یہ آیت پڑھ رہا تھا

السَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْه(التوبة:100)

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن کر وہیں رک گئے۔ جب وہ آدمی فارغ ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے کہا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو، وہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل دیئے، آپ ان کو لے کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے، اس وقت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے سر میں کنگی کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالمنذر! انہوں نے آپ کی بات پر لبیک کہا۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس شخص نے بتایا ہے کہ اس کو یہ آیت تم نے پڑھائی ہے؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ میں نے یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لی ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ یہ بات پوچھی اور انہوں نے) تین مرتبہ یہی جواب دیا بلکہ تیسری مرتبہ تو وہ بہت غصے میں آ گئے اور فرمایا: ہاں ہاں خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے یہ آیت حضرت جبریل امین علیہ السلام پر نازل کی اور انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی۔ اس میں نہ خطاب سے مشورہ کیا اور نہ اس کے بیٹے سے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے واپس آ گئے۔

5330 حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ اَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَى عَلَى هٰذِهِ الْاٰيَةِ "اَلَّذِيْنَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ" فَاَتَى اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَسَاَلَهُ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَقَالَ لَهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الشِّرْكُ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (تلاوت کرتے کرتے) اس آیت پر پہنچے

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمٰنَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ(الانعام:82)

''وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لئے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: ہم سے کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا؟ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! اُس ظلم سے مراد ''شرک'' ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی؟ (وہ

نصیحت یہ تھی)

يَابُنَيَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (لقمان 13)

''اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

5331۔ اَخْبَرَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ مَعْمَرِ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: - عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ

ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ

حضرت عبدالرحمن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کے فضائل

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' عبدالرحمن بن عوف بن عبدالرحمن بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک''

5332۔ وَحَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ، وَاُمُّهُ وَاُمُّ اَخِيهِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَوْفٍ الشِّفَاءُ بِنْتُ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ، وَكَانَتْ قَدْ هَاجَرَتْ قَبْلَ الْفَتْحِ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اسْمُهُ: عَبْدُ عَمْرٍو، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں'' عبدالرحمن بن عوف بن عبدالرحمن بن حارث بن زہرہ'' ان کی اور ان کے بھائی اسود بن عوف کی والدہ'' شفاء بنت عوف بن عبدالحارث بن زہرہ بن کلاب'' ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی تھی۔ حضرت عبدالرحمن کا اصلی نام'' عبدعمرو'' تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام'' عبدالرحمن'' رکھا۔

5333۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِتِسْعٍ مِّنْ سِنِي عُثْمَانَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ وَكَانَ قَدْ بَلَغَ خَمْسًا وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ یعقوب بن ابراہیم بن سعد کہتے ہیں: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کے دور خلافت کے نویں سال میں فوت ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، وفات کے وقت ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔

5334۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ قَارِظٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ حِيْنَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

بْنِ عَوْفٍ اَدْرَكْتُ صَفْوَهَا وَسَبَقْتُ رَنْقَهَا

✧✧ ابراہیم بن قارظ کہتے ہیں: جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا" (اے عبدالرحمٰن!) تم نے موت کی صفائی کو پالیا ہے اور اس کی تکالیف سے بچ گئے ہو۔

5335۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَزَادَ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ، وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ الْكَعْبَةِ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا اور فرمایا: اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابومحمد" تھی۔ اور جاہلیت میں ان کا نام "عبدالکعبہ" تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام "عبدالرحمٰن" رکھا۔

5336۔ فَاَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي نُعَيْمٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ عَمْرٍو، فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جاہلیت میں میرا نام "عبدعمرو" تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام "عبدالرحمٰن" رکھ دیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5337۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، فِيمَا قَرَاَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: مَا صَنَعْتَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنِ؟ يَعْنِي الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَبْتَ، قَالَ الْحَاكِمُ: لَسْتُ اَشُكُّ فِي لُقِيِّ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، فَاِنْ كَانَ سَمِعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَاِنَّهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن سے کہا: حجر اسود کے استلام کے بارے میں تم نے کیا کیا؟ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: میں نے استلام کیا اور چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: مجھے اس بارے میں شک نہیں ہے کہ عروہ بن زبیر کی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ہے۔ لیکن اگر عروہ بن زبیر نے اُن سے حدیث کا سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5338- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اذْهَبْ بْنُ عَوْفٍ بِبِطْنَتِكَ مِنَ الدُّنْيَا لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ

✧✧ حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے جنازے میں دیکھا (وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہہ رہے تھے:) اے ابن عوف تم دنیا سے اپنا تمام اجروثواب سمیت کر لے گئے ہو، اور اس میں کسی بھی چیز کی تم نے کمی نہیں ہونے دی۔

5339- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: كَيْفَ صَنَعْتَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ؟ قَالَ: اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ. قَالَ: اَصَبْتَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابومحمد! تم نے حجر اسود کے استلام کے بارے میں کیا کیا؟ انہوں نے جواباً کہا: میں نے استلام کیا اور چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابومحمد! تم نے ٹھیک کیا۔

5340- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَيُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ۷۵ سال کی عمر میں سن ۳۲ ہجری کو انتقال کیا۔

5341- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّهُ غَشِيَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي وَجْعِهِ غَشْيَةً فَظَنُّوا اَنَّهَا قَدْ فَاضَتْ نَفْسُهُ فِيهَا حَتَّى قَامُوْا مِنْ عِنْدِهِ وَجَلَّلُوهُ ثَوْبًا وَخَرَجَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ تَسْتَعِيْنُ فِيْمَا اُمِرَتْ بِهِ مِنَ الصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ فَلَبِثُوْا سَاعَةً وَهُوَ فِي غَشْيَةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَكَانَ اَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ كَبَّرَ فَكَبَّرَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَمَنْ يَلِيهِمْ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ غَشِيَ عَلَيَّ آنِفًا فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ صَدَقْتُمْ فَقَالَ اِنَّهُ انْطَلَقَ بِي فِي غَشْيَتِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا فِيهِ شِدَّةٌ وَفَظَاظَةٌ فَقَالَا انْطَلِقْ نُحَاكِمْكَ اِلَى الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ فَقَالَ ارْجِعَاهُ فَاِنَّهُ مِنَ الَّذِيْنَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُمُ السَّعَادَةَ وَالْمَغْفِرَةَ فِي بُطُوْنِ اُمَّهَاتِهِمْ وَاَنَّهُ سَيَتَمَتَّعُ بِهِ بَنُوْهُ اِلَى مَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَهْرًا ثُمَّ تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَقَامَ الْحَجَّ فِيهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ پر شدت درد کی وجہ سے غشی طاری ہوگئی، لوگوں نے یہ سمجھا کہ شاید ان کی روح پرواز کر گئی ہے، اس لئے لوگ ان کے اردگرد جمع ہو گئے اور ان پر ایک چادر ڈال دی۔ ان کی بیوی حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا اس مصیبت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صبر اور نماز سے مدد حاصل کرنے کے لئے

مسجد میں آ گئیں۔ کچھ دیر تک تو حضرت عبدالرحمٰن پر غشی طاری رہی لیکن بعد میں غشی جاتی رہی، جب غشی ختم ہوئی تو ان کی زبان سے سب سے پہلے یہ لفظ نکلے "تکبیر کہو" تو تمام گھر والوں نے اور جو لوگ اس وقت وہاں موجود تھے سب نے اللہ اکبر کہا۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا ابھی مجھ پر غشی طاری ہوئی تھی؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: جی ہاں تم واقعی سچ بول رہے ہو، ابھی میری غشی کے دوران دو آدمی میرے پاس آئے ان میں سے ایک آدمی بہت سخت تھا۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا: چلیے۔ ہم تمہارا فیصلہ ملک العزیز کی بارگاہ سے کرواتے ہیں۔ اور اس ملک العزیز (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: اس کو واپس لے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نیک بختی اور مغفرت اس وقت لکھ دی تھی جب ابھی یہ ماں کے پیٹ میں تھے۔ اس کی اولادیں کچھ عرصہ مزید (جتنا اللہ چاہے گا) اس سے فائدہ حاصل کریں گی۔ چنانچہ اس کے بعد پورا ایک مہینہ حضرت عبدالرحمٰن زندہ رہے۔ اس کے بعد ان کی وفات ہوئی، اسی ماہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5342۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمَاجِشُوْنَ اَنَا صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ كَاتِبْنِي بِاِسْمِكَ الَّذِي كُنْتَ تُكَاتِبُنِيْهِ عَبْدُ عَمْرٍو

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امیہ بن خلف نے کہا: تم مجھ سے اسی نام کے ساتھ خط و کتابت کیا کرو جس نام کے ساتھ پہلے کیا کرتے تھے (یعنی) "عبد عمرو"۔

5343۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارِي حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ

✧✧ ابراہیم بن سعد اپنے والد سے وہ ان کے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: واجبلاہ۔

5344۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ وُلِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ بَعْدَ الْفِيْلِ بِعَشْرِ سِنِيْنَ وَمَاتَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً وَكَانَتْ كُنْيَتُهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ وَكَانَ رَجُلًا طَوِيْلًا رَقِيْقَ الْبُشَرَةِ يَعْنِي رَقِيْقَ الْجِلْدِ اَبْيَضَ مُشْرَبٍ بِحُمْرَةٍ

✧✧ یعقوب بن عتبہ بن بن مغیرہ بن اخنس فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عام الفیل کے دس سال بعد پیدا ہوئے۔ اور ۳۲ سن ہجری کو ۷۵ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کی کنیت "ابو محمد" تھی۔ ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کا قد لمبا تھا، جلد پتلی تھی، سرخی مائل سفید رنگ تھا۔

5345- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جُرِحَ يَوْمَ أُحُدٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ جِرَاحَةً وَّجُرِحَ فِي رِجْلِهِ فَكَانَ يَعْرُجُ مِنْهَا

✧✧ یعقوب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اکیس زخم آئے تھے، آپ کے پاؤں میں بھی زخم آیا تھا جس کی وجہ سے آپ لنگڑا کر چلتے تھے۔

5346- أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ مُهَاجِرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔

۞۞ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5347- أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ مَاتَ اِذْهَبْ يَا ابْنَ عَوْفٍ فَقَدْ أَدْرَكْتَ صَفْوَهَا وَسَبَقْتَ رَنَقَهَا

✧✧ ابراہیم بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل فرماتے ہیں: جس دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں فرمایا: اے ابن عوف جاؤ، بے شک تم نے اس کی صفائی کو پالیا اور اس کی میل کچیل کو چھوڑ دیا۔

5348- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَعْتَقَ ثَلَاثِينَ أَلْفَ بَيْتٍ

✧✧ حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار خاندان آزاد کئے۔

5349- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ بْنِ زُهَيْرٍ

✧✧ ابوالاسود نے بنی زہرہ بن کلاب بن مرہ میں سے جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہونے والوں میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بن زہیر رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے۔

5350۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي سَبُرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ تَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَلْفَ بَعِيْرٍ وَّثَلَاثَةَ اٰلَافِ شَاةٍ بِالنَّقِيْعِ وَمِائَةَ فَرَسٍ تَرْعٰى بِالنَّقِيْعِ وَكَانَ يَزْرَعُ بِالْجَرْفِ عَلٰى عِشْرِيْنَ نَاضِحًا وَّكَانَ يَدَّخِرُ قُوْتَ اَهْلِهٖ مِنْ ذٰلِكَ سَنَةً وَاَسْلَمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ وَقَبْلَ اَنْ يَدْعُوَ فِيْهَا وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا وَثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَلَّى النَّاسُ

✧✧ حضرت عثمان بن شرید فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ترکہ میں ایک ہزار اونٹ، تین ہزار بکریاں اور ایک سو گھوڑے چھوڑے۔ اور بیس اونٹ ان کی اراضی کو سیراب کرنے کے لئے مقرر تھے۔ آپ وہاں سے پورے سال کی خوراک جمع کر لیتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اور اس میں ان کو بلائے جانے سے بھی پہلے اسلام لائے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں شرکت کی۔ اور جب دوسرے لوگ بھاگ رہے تھے تب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔

5351۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ كَانَ يُقَالُ لَهٗ حَوَارِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت یعقوب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حواری کہا جاتا تھا۔

5352۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ فِي رَكْبٍ بَيْنَ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ صَاحِبُ الْخَمِيْصَةِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَنَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَا يَا مِسْوَرُ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ خَيْرٌ مِنْ خَالِكَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي الْهِجْرَةِ الْاُوْلٰى فَقَدْ كَذَبَ

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک قافلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان سفر کر رہا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ جبہ پہنے ہوئے کون ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: میں ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسور! جو شخص پہلی ہجرت میں اپنے آپ کو تیرے ماموں عبدالرحمٰن سے بہتر سمجھے، وہ جھوٹا ہے۔

5353۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بُسْرَةَ وَهِيَ تُمَشِّطُ عَائِشَةَ، فَقَالَ: يَا بُسْرَةُ، مَنْ يَخْطُبُ اُمَّ كُلْثُومٍ؟ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَجُلا اَوْ رَجُلَيْنِ، قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتُمْ عَنْ سَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ؟

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام کلثوم بنت عقبہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ بسرہ کے پاس گئے، اس وقت وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر میں کنگھی کر رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بسرہ ام کلثوم کو پیغام نکاح کون دے گا؟ آپ فرماتی ہیں۔ میں نے ایک یا دو آدمیوں کے بارے میں سنا ہے (کہ وہ ان کو پیغام دیں گے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سید المسلمین عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو کیوں بھول بیٹھی ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5354۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا اَبُو الْمُعَلَّى الْجَزَرِيُّ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، قَالَ لِاَصْحَابِ الشُّوْرَى: هَلْ لَكُمْ اَنْ اَخْتَارَ لَكُمْ وَاَنْقَضِيَ مِنْهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَوَّلُ مَنْ رَضِيَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لَكَ: اَنْتَ اَمِينٌ فِي اَهْلِ السَّمَاءِ، اَمِينٌ فِي اَهْلِ الْاَرْضِ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ سے کہا: کیا تمہیں یہ بات منظور ہوگی کہ میں تمہیں مختار بنا کر خود منتقل ہوں جاؤں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بات پر سب سے پہلے میں راضی ہوا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے بارے میں یہ فرماتے سنا ہے "تم آسمان والوں اور زمین والوں کے "امین" ہو"۔

5355۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَرَنْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ كُنْتُ مُحْرِمًا فَرَاَيْتُ ظَبْيًا فَرَمَيْتُهُ فَاَصَبْتُهُ فَمَاتَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَسْاَلُهُ فَوَجَدْتُ اِلٰى جَنْبِهِ رَجُلًا اَبْيَضَ رَقِيقَ الْوَجْهِ فَاِذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَسَاَلْتُ عُمَرَ فَالْتَفَتَ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَرَى شَاةً تَكْفِيهِ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَنِي اَنْ اَذْبَحَ شَاةً فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ صَاحِبٌ لِي اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يُحْسِنْ اَنْ يُفْتِيَكَ حَتّٰى سَاَلَ الرَّجُلَ فَسَمِعَ عُمَرُ بَعْضَ كَلَامِهِ فَعَلَاهُ عُمَرُ بِالدُّرَّةِ ضَرْبًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ لِيَضْرِبَنِي فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنِّي لَمْ اَقُلْ

شَيْئًا اِنَّمَا هُوَ قَالَهُ قَالَ فَتَرَكَنِي ثُمَّ قَالَ اَرَدْتَّ اَنْ تَقْتُلَ الْحَرَامَ وَتَتَعَدَّ بِالْفُتْيَا ثُمَّ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَشَرَةَ اَخْلَاقٍ تِسْعَةٌ حَسَنَةٌ وَّوَاحِدٌ سَيِّءٌ وَيُفْسِدُهَا ذٰلِكَ السَّيِّءُ ثُمَّ قَالَ اِيَّاكَ وَعَثْرَةِ الشَّبَابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت قبیصہ بن جابر الاسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حالتِ احرام میں تھا، میں نے ایک ہرن دیکھا، اس پر تیر چلا دیا اور تیر ٹھیک نشانے پر جا لگا۔ جس کی وجہ سے ہرن ہلاک ہوگیا۔ میرے دل میں اس کی خلش پیدا ہوئی۔ میں یہ مسئلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پوچھنے آیا۔ میں نے ان کے پہلو میں ایک سفید رنگ کے بزرگ بیٹھے ہوئے دیکھے جن کا چہرا دبلا پتلا تھا، وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے ان کو ایک بکری کفایت کرے گی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں ایک بکری ذبح کردوں۔ جب ہم ان کے پاس سے اٹھ کر آنے لگے تو میرے ساتھی نے کہا: امیر المومنین نے اچھا نہیں کیا کہ پہلے ایک آدمی سے پوچھا پھر تمہیں فتویٰ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اس سرگوشی کو سن لیا، آپ نے اس کو ایک درہ لگایا۔ پھر مجھے بھی مارنے لگے تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے تو کچھ نہیں کہا۔ جو کچھ کہا ہے اُسی نے کہا ہے۔ حضرت قبیصہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں نے سوچا کہ فتویٰ کی پرواہ کئے بغیر حرام چیزوں کو قتل کروں۔ پھر امیر المومنین نے کہا: انسان میں دس خصلتیں ہوں، ان میں سے نو خصلتیں اچھی اور ایک بری ہو تو وہی ایک بری خصلت انسان کو برباد کر دیتی ہے۔ پھر فرمایا: جوانی کی لغزشوں سے بچ کر رہو۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5356- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَتْنِي اُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ بَاعَ اَرْضًا لَهُ بِاَرْبَعِينَ اَلْفِ دِينَارٍ، فَقَسَمَهَا فِي بَنِي زُهْرَةَ، وَفُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ، وَاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمَالٍ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: مَنْ بَعَثَ هٰذَا الْمَالَ؟ قُلْتُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، قَالَ: وَقَصَّ الْقِصَّةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْنُو عَلَيْكُنَّ مِنْ بَعْدِي اِلَّا الصَّابِرُونَ، سَقَى اللّٰهُ ابْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام بکر بنت مسور فرماتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین چالیس ہزار دینار کے بدلے بیچی اور وہ دینار بنی زہرہ، مسلمان فقراء، مہاجرین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں تقسیم کر دیئے، ان میں سے ام المومنین حضرت

5356- مسند أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، مسند النساء، حديث أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، حديث: 26009

عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب بھی کچھ مال بھیجا، انہوں نے دریافت کیا کہ یہ مال کس نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے۔ اور (ان کے جائیداد بیچنے اور مال تقسیم کرنے کا پورا قصہ بھی) بیان کر دیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد صرف صابر لوگ ہی تم پر مہربانی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ابن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کی نہر سے سیراب کرے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5357۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهِ: اِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُمْ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اللّٰهُمَّ اَسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ فَقَدْ صَحَّ الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا: میرے بعد جو شخص تم پر مہربانی کرے گا وہ نیک اور سچا انسان ہوگا۔ اے اللہ! عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کی نہر سے سیراب فرما۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث صحیح ہے۔

5358۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ، وَاَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمُقْرِءُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ، اِنَّكَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ، وَلَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا زَحْفًا، فَاَقْرِضِ اللّٰهَ يُطْلِقْ قَدَمَيْكَ، قَالَ: فَمَا اُقْرِضُ اللّٰهَ، قَالَ: تَتَبَرَّاُ مِمَّا اَنْتَ فِيهِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ كُلِّهِ اَجْمَعَ، قَالَ: نَعَمْ، فَخَرَجَ ابْنُ عَوْفٍ وَهُوَ يَهُمُّ بِذَلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَتَانِي جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: مُرِ ابْنَ عَوْفٍ فَلْيُضِفِ الضَّيْفَ، وَلْيُطْعِمِ الْمِسْكِينَ، وَلْيُعْطِ السَّائِلَ، وَلْيَبْدَاْ بِمَنْ يَعُولُ، فَاِنَّهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ تَزْكِيَةَ مَا هُوَ فِيهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بن عوف رضی اللہ عنہ بے شک تم اغنیاء میں سے ہو، تم جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہو گے، اس لئے تم اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرو، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہارے قدم کھول دے گا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (مال کی) جس آزمائش میں مبتلا ہو، اس سے نکل آؤ، انہوں نے پوچھا: یا رسول

اللہ ﷺ کیا اپنے تمام مال سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ وہاں سے باہر نکلے تو ان کو یہ حکم بہت بوجھل لگ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی جانب پیغام بھیجا کہ میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور مجھے کہا: ابن عوف سے کہہ دیں کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کیا کرے، مسکینوں کو کھانا کھلایا کرے، مانگنے والوں کو دیا کرے، اور قریبی رشتہ داروں کو مقدم رکھے۔ جب وہ یہ عمل اختیار کرلے گا تو مال و دولت کی جن آلائشوں میں وہ مبتلا ہے، ان سب سے وہ پاک ہو جائے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5359- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي مِنْ بَعْدِي، قَالَ قُرَيْشٌ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: اَنَّ اَبَاهُ وَصَّى لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بَعْدَهُ بِاَرْبَعِينَ اَلْفَ دِينَارٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو میرے بعد میرے گھر والوں کے حق میں سب سے زیادہ بہتر ہوگا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ان کے والد نے امہات المومنین کے لئے اپنا باغ وصیت کیا۔ وہ باغ ان کی وفات کے بعد چالیس ہزار دینار میں بیچا گیا۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

5360- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ لِي: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لِي: اَمْرُكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي بَعْدِي، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُونَ، ثُمَّ قَالَتْ: فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَدْ وَصَلَهُنَّ بِمَالٍ، فَبِيعَ بِاَرْبَعِينَ اَلْفًا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ مجھے کہا کرتے تھے: مجھے اپنے بعد تمہارا معاملہ بہت پریشان کر دیتا ہے اور تمہارے بارے میں صرف صابر لوگ ہی صبر اختیار کریں گے۔ پھر ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو جنت کی نہر سے سیراب کرے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ بہت حسن سلوک کیا کرتے تھے اور اپنے مال و دولت کے ساتھ ان کی بہت خدمت کیا کرتے تھے۔ ان کا باغ چالیس ہزار دینار کے عوض بیچا گیا (جو کہ امہات المومنین کی خدمت میں خرچ کیا گیا)

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

5861۔ اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصِيْرٍ الْخَلْدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَجَّاجُ بْنُ رُشْدِ بْنِ الْمَهْرِيّ بِمِصْرَ قَالَ اَمْلاَ عَلَيَّ مُوْسٰى بْنُ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ كَاهِلِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ تَامِرِ بْنِ مَخْزُوْمِ بْنِ صَاهِلَةَ بْنِ كَاهِلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَيْمِ بْنِ سَعْدِ بْنِ هُذَيْلِ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نَزَارٍ

✧✧ احمد بن محمد حجاج بن رشد بن المہری کہتے ہیں کہ موسیٰ بن عون بن عبداللہ بن عون نے (ان کا نسب مجھے یوں) املاء کروایا ''عبداللہ بن مسعود بن کاہل بن حبیب بن تامر بن مخزوم بن ضاہلہ بن کاہل بن حارث بن تیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار''

5362۔ فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٌ الْقَبَانِيّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيّ بْنِ يَزِيْدَ الصَّدَائِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ شَمْخِ بْنِ مَخْزُوْمِ بْنِ كَاهِلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعْدِ بْنِ هُذَيْلٍ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِي زُهْرَةَ قَدْ خَالَفَهُمَا الْوَاقِدِيُّ فِي هٰذَا النَّسَبِ كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ غَافِلِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ شَمْخِ بْنِ فَارِ بْنِ مَخْزُوْمِ بْنِ صَاهِلَةَ بْنِ كَاهِلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَيْمِ بْنِ سَعْدِ بْنِ هُذَيْلِ بْنِ مُدْرِكَةَ وَكَانَ يُكَنّٰى بِابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَبُوْهُ مَسْعُوْدُ بْنُ غَافِلٍ حَالَفَ عَبْدُ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَبْلَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ وَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ جَمِيْعِ اَهْلِ السِّيَرِ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرَ الْهِجْرَتَيْنِ وَكَانَ صَاحِبَ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَاكُهُ وَسِوَادُهُ وَنَعْلُهُ وَطَهُوْرُهُ وَكَانَ رَجُلًا نَحِيْفًا قَصِيْرًا شَدِيْدَ الْاُدْمَةِ وَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ فَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ وَكَانَ يَوْمَ تُوُفِّيَ فِيْمَا قِيْلَ بْنُ بِضْعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن اسحاق نے (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نسب بیان کرتے ہوئے) کہا: ''عبداللہ بن مسعود بن حارث بن شمخ بن مخزوم بن کاہل بن حارث بن سعد بن ہذیل'' یہ بنی زہرہ کے حلیفوں میں سے تھے۔

مگر اس نسب کے بارے میں واقدی نے محمد بن اسحاق کی مخالفت کی ہے اور ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔

''عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ''۔ ان کی کنیت ان کے بیٹے (عبدالرحمٰن کی نسبت) سے ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی۔ ان کے والد مسعود بن غافل زمانہ جاہلیت

میں عبدالحارث بن زہرہ کے حلیف تھے۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ تمام اہل سیر کے نزدیک آپ نے جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ اور دو ہجرتیں بھی کیں۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازداں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک شریف ان کے پاس ہوتی تھی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ سرگوشی فرماتے تھے، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش بردار تھے، آپ کے لئے پانی وضو اپنے پاس رکھتے تھے، آپ چھوٹے قد کے کمزور گندمی رنگ کے آدمی تھے، آپ کا انتقال ۳۲ ہجری کو ہوا، ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر (بعض کے قول کے مطابق) ساٹھ سال سے کچھ اوپر تھی۔

5363- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ حِيْنَ قُتِلَ عُثْمَانُ وَكَانَ اَوْصٰى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَقَدْ قِيْلَ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ صَلّٰى عَلَيْهِ وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ لَيْلًا وَّهُوَ بْنُ بِضْعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں ۳۲ ہجری کو فوت ہوئے، جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ انہوں نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لئے وصیت کی تھی اس لئے ان کی وصیت کے مطابق حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کو رات کے وقت جنت البقیع میں دفن کیا گیا، وفات کے وقت ان کی عمر ساٹھ سال سے کچھ زائد تھی۔

5364- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّاهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَمْ يُولَدْ لَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' رکھی۔ حالانکہ ان کی اولاد نہیں تھی۔ (یا یہ ترجمہ بھی ہوسکتا ہے حالانکہ ابھی عبدالرحمٰن کی تو ان کے ہاں ابھی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی)۔

5365- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اُمُّ عَبْدٍ بْنَتِ عَبْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ ام عبد بنت عبد بن حارث بن زہرہ ہیں''۔

5366- سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَّقُوْلُ كُنْيَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوْخِيُّ حَدَّثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ الْعَاقِلَانِيُّ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ اَنَّ بْنَ مَسْعُوْدٍ كُنِّيَ عَلْقَمَةَ اَبَا شِبْلٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ لَهُ قَالَ فَسُئِلَ فَحَدَّثَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّاهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ لَهٗ

✧✧ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کی کنیت ان کے بیٹے شبل کی پیدائش سے پہلے ''ابوشبل'' رکھی۔

راوی کہتے ہیں: جب ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں بچے کی پیدائش سے پہلے ہی ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تجویز کر دی تھی۔

5367۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَطِيْفًا وَّطَفًا وَّكَانَتْ اُمُّهٗ اُمُّ عَبْدٍ بِنْتَ عَبْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ وَيُقَالُ اَنَّهَا كَانَتْ مِنَ الْقَارَّةِ

✧✧ حضرت ابراہیم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نرم مزاج اور خوش خو تھے۔ ان کی والدہ ام عبد بنت عبد بن حارث بن زہرہ ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق ''قارہ'' کے ساتھ تھا۔ (قارہ ایک مشہور قبیلے کا نام ہے)

5368۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِي سَادِسَ سِتَّةٍ مَّا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روئے زمین پر چھٹے درجے پر میں مسلمان ہوا ہوں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5369۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ حُلَفَاءِ بَنِي زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ عُرْوَةُ وَمِمَّنْ هَاجَرَ اِلَى الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الْاُوْلٰى قَبْلَ خُرُوْجِ جَعْفَرَ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

✧✧ عروہ نے بنی زہرہ بن کلاب کے حلیفوں میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے۔ نیز عروہ کہتے ہیں: حبشہ کی جانب پہلی دفعہ ہجرت کرنے والوں میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی۔

5370۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ ابْنِ اَبِي ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَكَانَ رَجُلًا آدَمَ عَلَيْهِ مَسْحَةٌ لَطِيْفُ الْجِسْمِ ضَعِيْفُ اللَّحْمِ

✧✧ عبداللہ بن سخبرہ کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، آپ کا رنگ گندمی تھا، ان کے جسم پر رگڑ

کا نشان تھا، ان کا جسم دبلا پتلا اور کمزور تھا۔

5371۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

✧✧ خلف بن خلیفہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ شریف میں ہوا اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5372۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5373۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذُكِرَ مَا اَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ فِي مَرَضِهِ هٰذَا اَنْ يَّرْجِعَ وَصِيَّتُهُ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ اِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَنَّهُمَا فِي حَلٍّ وَبَلٍّ مِّمَّا وَلِّيَا وَقَضَيَا وَلَا تَتَزَوَّجُ بَنَاتُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا وَلَا يَخُصُّ ذٰلِكَ عَنْ زَيْنَبَ

✧✧ عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اس وصیت کا تذکرہ کیا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں کی تھی وہ وصیت یہ تھی "ان کی یہ وصیت اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے اور پھر زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی طرف اور ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی طرف۔ یہ دونوں ولایت اور قضاء کے حوالے سے حلال اور پاک اشیاء کے مالک و مختار ہیں۔ اور عبداللہ کی بیٹیوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ اور یہ بات صرف زینب کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

5374۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ تَاْتِي عَلَيْهِ السُّنَّةُ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ ذَاتَ يَوْمٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ فَعَلَتْهُ كَآبَةٌ وَّجَعَلَ الْعِرْقُ يَتَحَادَرُ عَلٰى جَبْهَتِهِ وَيَقُوْلُ نَحْوَ هٰذَا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ هٰذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر پورا ایک سال ایسا گزرا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی حدیث بیان نہیں کی۔ پھر ایک دن وہ بہت شکستہ دلی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنے لگے ان کی پیشانی پسینے سے بھر گئی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5375۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نَرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، ہم کچھ عرصہ وہاں رہے، ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اور ان کی والدہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنا جانا دیکھ کر یہ سمجھے کہ شاید یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے کوئی فرد ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5376۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ هَدْيًا وَسَمْتًا وَدَلًّا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ اِلٰى حِيْنٍ يَّرْجِعُ فَمَا اَدْرِي مَا فِي بَيْتِهٖ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بْنَ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ اَقْرَبِهِمْ وَسِيْلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ گھر سے نکلنے واپس آنے تک ہدایت، خاموشی اور راہنمائی کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مماثلت رکھتے تھے۔ البتہ گھر کی صورتِ حال کو میں نہیں جانتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محفوظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ جانتے تھے کہ ام عبد کے بیٹے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) وسیلہ کے لحاظ سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5377۔ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ اَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ اَنَا عَبْدَانُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا هَدَاتِ الْعُيُوْنُ سَمِعْتُ لَهٗ دَوِيًّا كَدَوِيِّ النَّحْلِ حَتّٰى يُصْبِحَ

✧✧ عتبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (رات کے وقت خوف خدا میں) روتے

تھے تو صبح تک (ان کے رونے کی آواز ایسے آتی تھی جیسے) مکھی کے بھنبھنانے کی سی آواز آتی ہے۔

5378۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مِرْدَاسٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَخْطِبُنَا كُلَّ خَمِيْسٍ عَلٰى رِجْلَيْهِ فَيَتَكَلَّمُ بِكَلِمَاتٍ وَنَحْنُ نَشْتَهِي اَنْ يَّزِيْدَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مرداس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو کھڑے ہو کر درس دیا کرتے تھے۔ وہ بہت مختصر درس دیتے تھے حالانکہ ہماری خواہش ہوتی تھی کہ ابھی مزید درس دیں۔

5379۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حَبَّةَ الْعَرَنِيِّ قَالَ قَرَاْتُ فِيْ كِتَابِ عُمَرَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ وَالْكُوْفَةِ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتُمْ رَاْسُ الْعَرَبِ وَجَمْجُمَتُهَا وَاَنْتُمْ سَهْمِيَ الَّذِيْ اَرْمِيْ بِهٖ اِنْ جَآءَ شَيْءٌ مِّنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا وَقَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَاخْتَرْتُهٗ لَكُمْ وَآثَرْتُكُمْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِيْ

✧✧ حضرت حبہ عرنی کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یمن اور کوفہ کی جانب لکھے گئے مکتوب میں یہ لکھا دیکھا ہے ''اما بعد، تم لوگ عرب کے لئے سر اور کھوپڑی کی حیثیت رکھتے ہو، تم میرے لئے ایک کمان کی حیثیت رکھتے ہو، اگر اِدھر اُدھر سے کوئی دشمن آئے تو میں اسی کمان کے ذریعے درست نشانہ لگا سکتا ہوں۔ میں نے تمہاری جانب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو عامل بنا کر بھیجا ہے، میں نے ہی ان کو تمہارے لئے چنا ہے اور ان کو اپنے اوپر ترجیح دی ہے۔

5380۔ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَبَّةَ الْعَرَنِيِّ اَنَّ نَاسًا اَتَوْا عَلِيًّا فَاَثْنَوْا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَقُوْلُ فِيْهِ مِثْلَ مَا قَالُوْا وَاَفْضَلُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَقِيْهٌ فِي الدِّيْنِ عَالِمٌ بِالسُّنَّةِ

✧✧ حضرت حبہ عرنی کہتے ہیں: کچھ لوگ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اُن کے بارے میں میرے نظریات بھی تمہاری طرح ہیں۔ وہ ان تمام لوگوں میں سب سے افضل ہیں جنہوں نے قرآن کریم پڑھا ہے۔ وہ اس کے حلال و حرام کو سب سے زیادہ بہتر سمجھنے والے ہیں۔ وہ فقیہ فی الدین اور عالم سنت تھے۔

5381۔ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا اُرٰى رَجُلًا اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اِنْ تَقُلْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ حِيْنَ لَا نَسْمَعُ وَيَدْخُلُ حِيْنَ لَا نَدْخُلُ

✧✧ حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا

جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والے (قرآن کریم) کو ان سے زیادہ جانتا ہو۔ یہ بات سن کر حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: تم یہ بات کرتو رہے ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس وقت بھی قرآن سن رہے ہوتے تھے جب ہم نہیں سنتے تھے اور وہ اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر رہتے تھے جب ہم حاضر نہیں ہوتے تھے۔

5382۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ ذُنُوْبِي مَا وَطِيءَ عَقِبِي رَجُلَانِ وَلَحَثَيْتُمْ عَلٰى رَأْسِي التُّرَابَ وَلَوَدِدْتُ اَنَّ اللّٰهَ غَفَرَ لِي ذَنْبًا مِّنْ ذُنُوْبِي وَاِنِّي دُعِيتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْثَةَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم میرے گناہوں کو جان لو تو دو آدمی بھی میرے پیچھے نہ چلیں، اور تم میرے سر پر خاک ڈالو۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو بخش دے، اور مجھے "عبداللہ بن روثہ" کہہ کر پکارا جائے

5383۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ وَاَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَلَقِيتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ فَاِذَا بِوَاحِدٍ جَآءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِي فَقُلْتُ مَنْ ذَا قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَقُلْتُ اِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَ لَيْسَ عِنْدَكُمْ بْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَالْاَسَانِيدُ الَّتِي قَبْلَهُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهَا وَاِنَّمَا تَرَكْتُ الْكَلَامَ عَلَيْهَا لِاَنَّهَا غَيْرُ مُسْنَدَةٍ وَهٰذَا مُسْنَدٌ

✧✧ حضرت علقمہ فرماتے ہیں: میں ملک شام گیا، وہاں دو رکعتیں پڑھیں، پھر میں نے یہ دعا مانگی "یا اللہ! مجھے کسی نیک آدمی کی صحبت میسر فرما، پھر میری ملاقات کچھ لوگوں سے ہوئی، میں ان کے پاس بیٹھ گیا، ایک آدمی آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گیا، میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ابوالدرداء، میں نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ مجھے کسی نیک آدمی کی صحبت میسر فرما، تو اس نے مجھے عطا فرما دی ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا تعلق کن لوگوں سے ہے؟ میں نے کہا: اہل کوفہ سے۔ انہوں نے کہا: کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کے کفش بردار، تکیہ اور پانی اٹھانے والے ابن ام معبد موجود نہیں ہیں؟ اور تمہارے اندر وہ شخصیت موجود ہے جن کے بارے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شیطان سے بچالیا ہے، تمہارے اندر وہ شخصیت موجود ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ایسے رازوں کے جاننے والے ہیں جن کو ان کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں جانتا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا، اور اس سے پہلے جتنی اسانید ذکر کی گئی ہیں وہ تمام صحیح ہیں، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کو نقل نہیں کیا۔ ان کے بارے میں نے کسی قسم کا کلام اس لئے نہیں کیا کیونکہ وہ مسند نہیں ہیں اور یہ مسند ہے۔

5384- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، وَثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: فَذَكَرَ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، وَسَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، وَسَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِذِكْرِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِيهِ اَبُو حُذَيْفَةَ، وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِاَبِي حُذَيْفَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ

حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس (صحابی) جنتی ہیں۔ پھر درج ذیل صحابہ کرام کا نام لیا۔

۱...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۳...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ

۵...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

۶...... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

۷...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۸...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۹...... حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۰...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام صرف حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایات نقل کی ہیں البتہ عبداللہ بن ظالم کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔

5385- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيِّ، وَاَنَا اَسْمَعُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى شَجَرَةٍ يَجْتَنِي لَهُمْ مِنْهَا، فَهَبَّتِ الرِّيحُ وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهِ فَضَحِكُوا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُمَا اَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ اُحُدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک درخت پر چڑھے ہوئے اپنے ساتھیوں کے لئے پھل توڑ رہے تھے، اس دوران ہوا چلی، جس کی وجہ سے ان کی پنڈلی ننگی ہوگئی، یہ دیکھ صحابہ کرام ہنس پڑے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یہ میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5386 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الصَّهْبَانِيِّ، عَنْ كُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَمَرَرْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ، فَاَثْنَى عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى رَبِّهِ وَحَمِدَهُ، فَاَحْسَنَ فِي حَمْدِهِ عَلٰى رَبِّهِ، ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَجْمَلَ الْمَسْاَلَةَ، وَسَاَلَهُ كَاَحْسَنِ مَسْاَلَةٍ سَاَلَهَا عَبْدٌ رَبَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ اِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَعْلٰى عِلِّيِّينَ فِي جِنَانِكَ جِنَانِ الْخُلْدِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ مَرَّتَيْنِ، فَانْطَلَقْتُ لِاُبَشِّرَهُ، فَوَجَدْتُ اَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَنِي وَكَانَ سَبَّاقًا بِالْخَيْرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ اسی انداز میں قرآن پڑھتا ہے جس انداز میں نازل ہوا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تعریف کی۔ اور ان کی خوب توصیف وثناء کی، پھر ان کے لئے بہت احسن انداز میں دعا مانگی جس انداز میں ایک غلام اپنے آقا سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ پھر کہا: اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جس میں ارتداد نہ ہو، اور ایسی نعمتیں مانگتا ہوں جو ختم نہ ہوں۔ اور تیری جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت مانگتا ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا "تم مانگو، تمہیں دیا جائے گا، تم مانگو تمہیں دیا جائے گا" پھر میں ان کو خوشخبری دینے کے لئے چلا تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے خوشخبری دے چکے تھے، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نیکیوں میں سب سے آگے بڑھا کرتے تھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5387- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ عِلَّةٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، فَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ وَاَمَّا حَدِيثُ اِسْرَائِيلَ

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں اپنی امت کے لئے اسی چیز پر راضی ہوں جس چیز پر ام عبد کا بیٹا (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) راضی ہے۔

✿✿ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس میں کوئی علت موجود ہے۔ انہوں نے درج ذیل اسناد کے ہمراہ حدیث نقل کی ہے۔

فَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ

اور اسرائیل کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

5388- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا اِسْرَائِيلُ، جَمِيعًا، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَضِيتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ

✧✧ قاسم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کے لئے اسی چیز پر راضی ہوں جس چیز پر ام عبد کا بیٹا راضی ہے۔

5389- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

5389–سنن ابن ماجه 'المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم 'فضل عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث 136: الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث 3824: مصنف ابن أبي شيبة 'كتاب الفضائل' ما ذكر في عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث 31590: السنن الكبرى للنسائي 'كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار – عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث 7997: مسند أحمد بن حنبل 'مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين -- مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 559: مسند ابن الجعد –زهير عن عبيد الله بن عمر وغيره' حديث 2167: البحر الزخار مسند البزار –ومما روى أبو إسحاق الهمداني' حديث 750: المعجم الأوسط للطبراني 'باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث 6506:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ، لَاسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے تمہارا خلیفہ بناتا تو ابن ام عبد کو بناتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5390۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ، فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسی انداز میں قرآن پڑھنا چاہتا ہو جس انداز میں نازل ہوا تو وہ ابن ام معبد کی قراءت پڑھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5391۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ نَحِيفٌ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ مُلِيءَ عِلْمًا كَيْفَ مُلِيءَ عِلْمًا يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک کمزور شخص ان کے پاس آیا، آپ ان کی جانب دیکھنے لگے اور ان کا چہرہ (فرط مسرت سے) چمکنے لگا، پھر فرمایا: یہ شخص علم سے کیسے بھرپور ہے، یہ شخص علم سے کیسے بھرپور ہے۔ (آپ کی مراد) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔

5390–صحيح ابن حبان 'كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر الأمر بقراءة القرآن على ما كان يقرؤه عبد الله بن' حديث7175: سنن ابن ماجه 'المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم 'فضل عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث137: السنن الكبرى للنسائي 'كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار – عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث7986: مسند أحمد بن حنبل 'مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين – مسند أبي بكر الصديق رضي الله عنه' حديث39: المعجم الكبير للطبراني –من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلي – باب' حديث8297:

5392- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لَهُ اَخْبِرْنَا عَنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنْ اَيِّهِمْ قَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ ثُمَّ انْتَهٰى وَكَفٰى بِهِ وَذُكِرَ بَاقِي الْحَدِيثِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بارے میں کچھ بتائیں۔ آپ نے دریافت کیا: کس کے بارے میں بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے کتاب وسنت کا علم سیکھا اور اسی پر انتہاء کردی اور یہ ان کو کافی ہو گیا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5393- اَخْبَرَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ: وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسٍ مِنْ قُرَيْشٍ، اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ فِيهِمْ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ طَرَدْتَ هٰؤُلَاءِ عَنْكَ جَالَسْنَاكَ تُدْنِي هٰؤُلَاءِ دُونَنَا، فَنَزَلَتْ: وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ اِلٰى قَوْلِهِ بِالشَّاكِرِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ درج ذیل آیت کے بارے میں کہتے ہیں

: وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ (الانعام:52)

''اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے ربّ کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے''۔ (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

یہ آیت پانچ قریشی صحابیوں کے بارے میں نازل ہوئی، میں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ہیں۔ قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اگر تم ان کو اپنے آپ سے دور کر دو تو ہم آپ کے پاس بیٹھیں گے۔ آپ ان کو قریب رکھتے ہیں، ہمیں نہیں رکھتے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَه مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ (الانعام:52,53)

''اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے ربّ کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے، اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لئے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے

والوں کو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5394۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، اَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: اقْرَاْ قَالَ: اَقْرَاُ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ، قَالَ: اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي، قَالَ: فَافْتَتَحَ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغَ: فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا؛ فَاسْتَعْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَفَّ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكَلَّمْ، فَحَمِدَ اللّٰهَ فِي اَوَّلِ كَلَامِهِ، وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ، وَقَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَرَضِيتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ لَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قرآن کی قراءت کرو، (حضرت عبداللہ نے) کہا: قرآن تو آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے تو میں قراءت کیسے کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دوسرے سے قرآن سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی جب وہ اس آیت پر پہنچے

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (النساء: 41)

''تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو رسول اللہ ﷺ آبدیدہ ہوگئے، اس مقام پر حضور ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تلاوت سے روک دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو کہا: اب بات کرو، تو انہوں نے اپنی گفتگو سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھا اور حق کی گواہی دی، اور پھر کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں۔ اور میں تمہارے لئے اس چیز پر راضی ہوں جس چیز پر اللہ اور اس کا رسول راضی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے اس چیز پر راضی ہوں جس چیز پر ام معبد کے بیٹے راضی ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5395۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَمْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ كَانَ شَقِيقٌ يَذْكُرُ صَحَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَذْكُرْ بْنَ

مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ لَهُ اُرَاكَ لَا تَذْكُرُ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا اُفَضِّلُ عَلَيْهِ اَحَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اعمش کہتے ہیں: حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کر رہے تھے لیکن انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر نہ کیا۔ میں نے ان کو کہا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کر رہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) انہوں نے کہا: وہ ایسے آدمی ہیں کہ ان سے افضل کوئی بھی نہیں ہے (اس لئے وہ محتاجِ بیان نہیں ہیں)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5396۔ حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ مَوْلَاهُمْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُشْبِهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَدْيِهِ وَدَلِّهِ وَسَمْتِهِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانَ عَلْقَمَةُ يُشْبِهُ بِعَبْدِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علقمہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ہدایت، راہنمائی اور خاموشی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔

ابراہیم کہتے ہیں: اور حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5397۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِنِّي بِالْكُوفَةِ فِي دَارِي، اِذْ سَمِعْتُ عَلٰى بَابِ الدَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَلِجُ، فَقُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَلِجْ، فَلَمَّا دَخَلَ، فَاِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَيَّةَ سَاعَةِ زِيَارَةٌ هٰذِهِ؟ وَذٰلِكَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ: طَالَ عَلَيَّ النَّهَارُ، فَتَذَكَّرْتُ مَنْ اَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُحَدِّثُهُ، ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِي، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَكُونُ فِتْنَةٌ، النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُضْطَجِعِ، وَالْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ الرَّاكِبِ، قَتْلَاهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَتٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَيَّامَ الْهَرْجِ، قُلْتُ: وَمَتٰى اَيَّامُ الْهَرْجِ؟ قَالَ: حِينَ لَا يَاْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، قُلْتُ: فَبِمَ تَاْمُرُنِي اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ:

5396- مصنف ابن أبي شيبة كتاب الفضائل ما ذكر في عبد الله بن مسعود رضي الله عنه حديث31602: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر عبد الله بن مسعود رضي الله عنه حديث230: مشكل الآثار للطحاوي باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه حديث1045: الطبقات الكبرى لابن سعد - طبقات البدريين من المهاجرين ومن حلفاء بني زهرة بن كلاب من قبائل العرب - عبد الله بن مسعود بن غافل بن حبيب بن شمخ بن حديث3027:

اُكْفُفْ نَفْسَكَ وَيَدَكَ، وَادْخُلْ دَارَكَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ دَارِي؟ قَالَ: فَادْخُلْ بَيْتَكَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: فَادْخُلْ مَسْجِدَكَ، فَاصْنَعْ هٰكَذَا اَوْ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى الْكُوعِ، وَقُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ حَتّٰى تَمُوتَ عَلٰى ذٰلِكَ

✦✦ عمرو بن وابصہ اسدی کے والد فرماتے ہیں کہ میں کوفہ میں اپنے گھر میں تھا، دروازے پر کسی نے سلام کہہ کر اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے سلام کا جواب دیا اور اندر آنے کی اجازت دے دی۔ جب وہ آدمی اندر داخل ہوا تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! انتہائی سخت دوپہر میں ملاقات کا یہ کون سا وقت ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے تو دن بہت لمبا محسوس ہو رہا تھا میں نے سوچا کہ کسی آدمی کے پاس جا کر احادیث کا تکرار ہی کر لیا جائے۔ چنانچہ ہم ایک دوسرے کو احادیث بیان کرنے لگے، انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک وقت میں فتنے عام ہوں گے، اس وقت سوئے ہوئے شخص کا فتنہ لیٹے ہوئے شخص سے کم ہوگا۔ اور لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ اور کھڑا ہوا پیدل چلنے والے سے بہتر ہوگا اور پیدل چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا۔ پھر فرمایا: سب کے سب لوگ دوزخی ہوں گے۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وقت کب آئے گا؟

آپ نے فرمایا: ہرج کے دنوں میں۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کے دن کون سے ہوں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے دوست سے محفوظ نہیں ہوگا۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو اس وقت کے لئے آپ مجھے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے سانس اور ہاتھ کو روک کر گھر میں بیٹھ جانا۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص گھر میں مجھ پر حملہ آور ہو جائے تو میں کیا کروں؟

فرمایا: تو تم اپنی حویلی کے کسی کمرے میں گھس جانا۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ (دہشت گرد) میرے کمرے میں گھس آئے تو میں کیا کروں؟

فرمایا: یوں کر کے (یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ الٹے ہاتھ کی کلائی پر رکھ کر) بیٹھ جانا اور ربی اللہ ربی اللہ پکارتے رہنا حتی کہ تمہاری موت واقع ہو جائے۔

ذكر مناقب العباس بن عبد المطلب بن هاشم عم رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلى آله أجمعين

رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ کے فضائل

5398- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُّغِيْرَةَ بْنِ اَبِي رَزِيْنٍ قَالَ قِيْلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيُّمَا اَكْبَرُ اَنْتَ اَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ اَكْبَرُ مِنِّي وَاَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ

✧✧ مغیرہ بن ابی رزین کہتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: تم بڑے ہو یا نبی اکرم ﷺ بڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: عمر میری زیادہ ہے لیکن مجھ سے بڑے وہ ہیں۔

5399- فَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ اَسَنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ اُتِيَ اِلٰى اُمِّي فَقِيْلَ لَهَا وَلَدَتْ آمِنَةُ غُلَامًا فَخَرَجَتْ بِي حِيْنَ اَصْبَحَتْ آخِذَةً بِيَدِيَّ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهَا فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَمْصَعُ رِجْلَيْهِ فِي عَرْصَتِهِ وَجَعَلَ النِّسَآءُ يُحَدِّثْنَنِي وَيَقُلْنَ قَبِّلْ اَخَاكَ قَالَ وَمَاتَ الْعَبَّاسُ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧ حضرت زبیر بن بکار فرماتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (سے پوچھا گیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے کتنے بڑے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کہ وہ) رسول اللہ ﷺ سے تین سال بڑے ہیں۔ میری والدہ محترمہ کے پاس یہ خبر پہنچی کہ حضرت آمنہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے، تو جب صبح ہوئی تو میری والدہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت آمنہ کے گھر چلی گئیں۔ آج بھی میری نگاہوں میں وہ منظر موجود ہے جب رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے صحن میں تھے اور اپنے پاؤں ہلا رہے تھے۔ اور عورتیں مجھ سے باتیں کرنے لگیں اور کہنے لگیں کہ اپنے بھائی کے ہاتھوں کو چومو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ۸۸ سال کی عمر میں سن ۳۴ ہجری میں فوت ہوئے۔

5400- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّهُ نَتِيْلَةُ بِنْتُ خَبَّابِ بْنِ كُلَيْبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَامِرِ الْخَزْرَجِيَّةِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ يُكَنّٰى اَبَا الْفَضْلِ وَكَانَ الْفَضْلُ اَكْبَرُ مِنْ وُلْدِهِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ اَكْبَرَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَشَهِدَ الْعَبَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ وَحُنَيْنًا وَّالطَّائِفَ وَتَبُوْكَ وَمَكَثَ مَعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فِي اَهْلِ بَيْتِهِ حِيْنَ انْكَشَفَ النَّاسُ عَنْهُ قَالَ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْبَيَاضِيُّ اَخْبَرَنِي شُعْبَةُ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ مُعْتَدِلُ الْقَنَاةِ وَكَانَ يُخْبِرُنَا عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ مَاتَ وَهُوَ اَعْدَلُ قَنَاةٍ مِّنْهُ وَتُوُفِّيَ الْعَبَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِاَرْبَعَ عَشَرَةَ خَلَتْ مِنْ رَّجَبٍ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ

بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّثَمَانِيْنَ سَنَةً وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ فِي مَقْبَرَةِ بَنِي هَاشِمٍ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف، رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں، ان کی والدہ نتیلہ بنت خباب بن کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید مناۃ بن عامر الخزرجیہ ہیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوالفضل'' تھی۔ حضرت فضل ان کی اولادوں میں سب سے بڑے تھے، اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے تین سال بڑے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ تبوک اور غزوہ طائف میں شریک ہوئے اور جنگ حنین کے دن جب لوگ آپ سے بھاگ چکے تھے، اس وقت آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے گھر میں ٹھہرے تھے۔

ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سیدھے قد والے تھے اور آپ حضرت عبدالمطلب کے بارے میں بتایا کرتے تھے کہ وفات کے وقت بھی ان کا قد بالکل سیدھا تھا (معتدل القناۃ کا مطلب یہ ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے ان کے قد میں جھکاؤ پیدا نہیں ہوا تھا۔ شفیق)

5401۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ اُمُّ الْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ نَتِيْلَةُ بِنْتُ خَبَّابِ بْنِ كُلَيْبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ النَمِرِ بْنِ قَاسِطٍ وُلِدَ الْعَبَّاسُ قَبْلَ الْفِيْلِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: عباس بن عبدالمطلب کی والدہ نتیلہ بنت خباب بن کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن نمر بن قاسط ہیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عام الفیل سے تین سال پہلے پیدا ہوئے۔

5402۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنِي اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَعْتَقَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ مَوْتِهِ سَبْعِيْنَ مَمْلُوْكًا

✧✧ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت ۷۰ غلام آزاد کئے

ذِكْرُ اِسْلَامِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اخْتِلَافُ الرِّوَايَاتِ فِي وَقْتِ اِسْلَامِهِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا تذکرہ

آپ کے قبول اسلام کے وقت میں روایات مختلف ہیں۔

5403۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

اَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكُنْتُ قَدْ اَسْلَمْتُ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ الْفَضْلِ وَاَسْلَمَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ يَكْتُمُ اِسْلَامَهُ مَخَافَةَ قَوْمِهِ وَكَانَ اَبُوْ لَهَبٍ قَدْ تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ وَبَعَثَ مَكَانَهُ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ وَكَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَالَ لَهُ اكْفِنِي هٰذَا الْغَزْوَ وَاَتْرُكُ لَكَ مَا عَلَيْكَ فَفَعَلَ فَلَمَّا جَاءَ الْخَبَرُ وَكَبَتَ اللّٰهُ اَبَا لَهَبٍ وَكُنْتُ رَجُلًا ضَعِيفًا اَنْحَتُ هٰذِهِ الْاَقْدَاحَ فِي حُجْرَةٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَجَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ اَنْحَتُ اَقْدَاحِي وَعِنْدِي اُمُّ الْفَضْلِ اِذِ الْفَاسِقُ اَبُوْ لَهَبٍ يَجُرُّ رِجْلَيْهِ اَرَاهُ قَالَ عِنْدَ طَنَبِ الْحُجْرَةِ وَكَانَ ظَهْرُهُ اِلٰى ظَهْرِي فَقَالَ النَّاسُ هٰذَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ هَلُمَّ اِلَيَّ يَا بْنَ اَخِي فَجَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ حَتّٰى جَلَسَ عِنْدَهُ فَجَاءَ النَّاسُ فَقَامُوْا عَلَيْهِمَا فَقَالَ يَا بْنَ اَخِي كَيْفَ كَانَ اَمْرُ النَّاسِ فَقَالَ لَا شَيْءَ فَوَاللّٰهِ اِنْ لَقِيْنَاهُمْ فَمَنَحْنَاهُمْ اَكْتَافَنَا يَقْتُلُوْنَنَا كَيْفَ شَاؤُوْا وَيَاْسِرُوْنَنَا كَيْفَ شَاؤُوْا وَايْمُ اللّٰهِ مَا لُمْتُ النَّاسَ قَالَ وَلِمَ قَالَ رَاَيْتُ رِجَالًا بِيْضًا عَلٰى خَيْلٍ بُلْقٍ لَا وَاللّٰهِ مَا تَلِيْقُ شَيْئًا وَلَا يَقُوْمُ لَهَا شَيْءٌ قَالَ فَرَفَعْتُ طَنَبَ الْحُجْرَةِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ فَرَفَعَ اَبُوْ لَهَبٍ يَدَهُ فَضَرَبَ وَجْهِي وَثَاوَرْتُهُ فَاحْتَمَلَنِي فَضَرَبَ بِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى بَرَكَ عَلٰى صَدْرِي فَقَامَتْ اُمُّ الْفَضْلِ فَاحْتَجَزَتْ وَرَفَعَتْ عُمُوْدًا مِنْ عَمَدِ الْحُجْرَةِ فَضَرَبَتْهُ بِهِ فَفَلَقَتْ فِي رَاْسِهِ شَجَّةً مُنْكَرَةً وَقَالَتْ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اسْتَضْعَفْتَهُ اِنْ رَاَيْتَ سَيِّدَهُ غَائِبًا عَنْهُ فَقَامَ ذَلِيْلًا فَوَاللّٰهِ مَا عَاشَ اِلَّا سَبْعَ لَيَالٍ حَتّٰى ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْعَدَسَةِ فَقَتَلَتْهُ فَلَقَدْ تَرَكَهُ ابْنَاهُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً مَا يُدْفِنَانِهِ حَتّٰى اَنْتَنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِابْنَيْهِ اَتَسْتَحْيَانِ اِنَّ اَبَاكُمَا قَدْ اَنْتَنَ فِي بَيْتِهِ فَقَالَا اِنَّا نَخْشٰى هٰذِهِ الْقَرْحَةَ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَتَّقِي الْعَدَسَةَ كَمَا تَتَّقِي الطَّاعُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ انْطَلِقَا فَاَنَا مَعَكُمَا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا غَسَلُوْهُ اِلَّا قَذْفًا بِالْمَاءِ عَلَيْهِ مِنْ بَعِيْدٍ ثُمَّ احْتَمَلُوْهُ فَقَذَفُوْهُ فِي اَعْلٰى مَكَّةَ اِلٰى جِدَارٍ وَقَذَفُوْا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ

❖❖ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، میں اسلام قبول کر چکا تھا، ان کی زوجہ حضرت ام الفضل بھی اسلام لا چکی تھیں اور حضرت عباس بھی مسلمان ہو چکے تھے لیکن یہ لوگ اپنے قوم کے ڈر کی وجہ سے اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے۔ اور ابولہب جنگ بدر میں نہیں گیا تھا بلکہ اس نے اپنی جگہ عاص بن ہشام کو بھیجا تھا۔ عاص بن ہشام پر ابولہب کا قرضہ تھا۔ ابولہب نے کہا تھا کہ تو میری طرف سے اس جنگ میں شرکت کر لے، میں تیرا تمام قرضہ معاف کر دوں گا۔ اس نے ایسے ہی کیا۔ لیکن جب جنگ بدر کی رسوا کن خبر آئی اور اللہ تعالیٰ نے ابولہب کو ذلیل کر دیا۔ میں کمزور آدمی تھا، میں اپنے کمرے میں بیٹھ کر ان تیروں کو چھیلا کرتا تھا۔ خدا کی قسم! میں اپنے کمرے بیٹھا تیر چھیل رہا تھا اور ام الفضل میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ اسی دوران ہمارے خیمے کی پچھلی جانب ابولہب پاؤں گھسیٹتا ہوا آ کر بیٹھ گیا، اس کی پشت میری پشت کی جانب تھی، اچانک لوگوں کی آواز آئی "یہ ابوسفیان بن حارث آ گیا" ابولہب نے کہا: اے میرے بھتیجے میرے پاس آؤ، ابوسفیان آ کر ابولہب کے پاس بیٹھ گیا اور کچھ لوگ مزید آ گئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے، ابوسفیان نے جنگ کے حالات

اور شکست کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا: شکست کی وجہ کچھ بھی نہیں ہے۔ خدا کی قسم! جب اُن سے ہماری مڈ بھیڑ ہوئی تو ہم نے اپنے آپ کو ان کے سپرد کر دیا تاکہ وہ جیسے چاہیں ہمیں قتل کریں اور جیسے چاہیں گرفتار کر لیں اور اللہ کی قسم! اس سلسلے میں فوجیوں کو کوئی ملامت نہیں کرتا، اس نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ ہم نے ابلق گھوڑوں پر سفید رنگ کے لوگوں کو دیکھا ہے وہ نہ تو کسی کو پناہ دیتے ہیں اور نہ ان کے آگے کوئی چیز ٹھہر سکتی ہے۔

(ابورافع) فرماتے ہیں: میں نے خیمے کا پردہ اٹھایا اور کہا: خدا کی قسم! وہ فرشتے تھے۔ ابولہب نے مجھے تھپڑ مار دیا، اور بدلے میں، مَیں نے بھی اُس کو تھپڑ دے مارا، وہ مجھ سے لڑ پڑا اور مجھے زمین پر گرا کر میرے سینے پر سوار ہو گیا، ام الفضل اٹھیں اور خیمے کی ایک لکڑی کھینچ کر اس کے سر پر دے ماری جس کی وجہ سے اس کے سر میں بہت بڑا زخم ہو گیا۔ ام الفضل نے کہا: اے اللہ کے دشمن! تم نے اس کے آقا کو غیر موجود پا کر اس کو کمزور سمجھ لیا تھا، تو ابولہب ذلیل ہو کر وہاں سے اٹھا، خدا کی قسم! اس کے بعد وہ صرف ۷ دن زندہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جسم میں پھنسیاں پیدا کر دیں، اور ان پھنسیوں کی وجہ سے وہ مر گیا، اس کے دونوں بیٹوں نے اس کو دو تین دن تک اسی طرح چھوڑے رکھا اور دفن نہیں کیا جس کی وجہ سے اس کے جسم سے بدبو پھوٹنے لگی، ایک قریشی آدمی نے ان کو کہا: تمہیں حیاء نہیں آتی، تمہارے باپ کی لاش گھر میں پڑی سڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اس پیپ والے پھوڑوں سے ڈر رہے ہیں۔ قریش ان پھنسیوں سے اتنا گھبراتے تھے جتنا طاعون سے۔ بالآخر ایک شخص نے کہا: تم اس کو دفن کرنے لے چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں خدا کی قسم! انہوں نے اپنے باپ کو غسل نہیں دیا بلکہ دور سے ہی اس پر پانی ڈال دیا، پھر اس کو اٹھا کر لے گئے مکہ کے بالائی علاقوں میں ایک دیوار کے ساتھ پھینک کر اس کے اوپر پتھر وغیرہ پھینک دیئے۔

5404۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ اَسْلَمَ وَاَقَامَ عَلٰى سِقَايَتِهِ وَلَمْ يُهَاجِرْ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور اپنے وطن میں ٹھہرے رہے، اور ہجرت نہیں کی۔

5405۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: حَمَلَنِي خَالِي جَدُّ بْنُ قَيْسٍ وَمَا اَقْدِرُ اَنْ اَرْمِيَ بِحَجَرٍ فِي السَّبْعِينَ، رَاكِبًا مِنَ الْاَنْصَارِ الَّذِينَ وَفَدُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: يَا عَمُّ، خُذْ لِي عَلَى اَخْوَالِكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ سَلْ لِرَبِّكَ وَلِنَفْسِكَ مَا شِئْتَ، فَقَالَ: اَمَّا الَّذِي اَسْاَلُكُمْ لِنَفْسِي، فَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ اَمْوَالَكُمْ وَاَنْفُسَكُمْ، قَالُوا: فَمَا لَنَا اِذَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا بِلَفْظٍ وَاحِدٍ وَفِي حَدِيثِ

مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَلَمْ يَسْمَعْهُ اِلَّا مِنْهُ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَيْسَ لِلْعَبَّاسِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي تَقَدُّمِ اِسْلَامِ الْعَبَّاسِ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ماموں جد بن قیس نے مجھے انصار کے ان ستر سواروں میں شامل ہونے پر ابھارا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے، حالانکہ میں ایک پتھر بھی پھینکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ان کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! میرے لئے اپنے ماموؤں میں سے کچھ لوگوں کو چن لو، انہوں نے جواباً کہا: اے محمد! اپنے ربّ کے لئے اور اپنے لئے جو چاہیں آپ طلب فرمالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو میں اپنے لئے طلب کروں گا اس کو تم روک لو گے جیسا کہ تم نے اس سے اپنے مال اور اپنی جانوں کو روک رکھا ہے۔ لوگوں نے کہا: اگر ہم یہ کام کر گزریں تو ہمیں اس کے بدلے میں کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت۔

✿✿ یہ تمام روایات ایک ہی عبارت کے ساتھ مروی ہیں۔ اور موسیٰ بن عمران کی حدیث کو ان سے صرف انہوں نے ہی سنا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا اور عباسیہ کے پاس حضرت عباس کے قدیم الاسلام ہونے پر اس سے بڑھ کر کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔

5406۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَبُو عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَبَّارِ بْنِ عُمَرَ الْعُطَارِدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقٍ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي اَبُو رَافِعٍ قَالَ كُنَّا آلُ الْعَبَّاسِ قَدْ دَخَلْنَا الْاِسْلَامَ وَكُنَّا نَسْتَخْفِي بِاِسْلَامِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا لِلْعَبَّاسِ اَنْحَتُ الْاَقْدَاحَ فَلَمَّا سَارَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ جَعَلْنَا نَتَوَقَّعُ الْاَخْبَارَ فَقَدِمَ عَلَيْنَا الضَّمَانُ الْخُزَاعِيُّ بِالْخَبَرِ فَوَجَدْنَا فِي اَنْفُسِنَا قُوَّةً وَسِرْنَا مَا جَآءَ نَا مِنَ الْخَبَرِ مِنْ ظُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَجَالِسٌ فِي صِفَةِ زَمْزَمَ اَنْحَتُ الْاَقْدَاحَ وَعِنْدِي اُمُّ الْفَضْلِ جَالِسَةٌ وَقَدْ سِرْنَا مَا جَآءَ نَا مِنَ الْخَبَرِ مِنْ ظُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ وَبَلَغَنَا عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ الْخَبِيثُ اَبُو لَهَبٍ يَجُرُّ رِجْلَيْهِ قَدْ اَكْبَتَهُ اللّٰهُ وَاَخْزَاهُ لَمَّا جَآءَ هُ مِنَ الْخَبَرِ حَتّٰى جَلَسَ عَلٰى طَنَبِ الْحُجْرَةِ وَقَالَ النَّاسُ هٰذَا اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ قَدْ قَدِمَ وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ اَبُو لَهَبٍ هَلُمَّ اِلَيَّ يَا بْنَ اَخِي فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَخْبِرْنِي عَنِ النَّاسِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ مَا هٰؤُلَآءِ اِنْ لَّقِينَا الْقَوْمَ فَمَنَحْنَاهُمْ اَكْتَافَنَا يَضَعُونَ السِّلَاحَ فِينَا حَيْثُ شَاؤُوا وَاللّٰهِ مَعَ ذٰلِكَ مَا لُمْتُ النَّاسَ لَقِينَا رِجَالًا بَيْضًا عَلٰى خَيْلٍ بَلَقٍ وَّاللّٰهِ مَا تَبْقٰى شَيْئًا قَالَ فَرَفَعْتُ طُنُبَ الْحُجْرَةِ فَقُلْتُ تِلْكَ وَاللّٰهِ الْمَلَائِكَةُ قَالَ فَرَفَعَ اَبُو لَهَبٍ يَدَهُ فَضَرَبَ وَجْهِي ضَرْبَةً مُنْكَرَةً

وَثَاوَرْتُهُ وَكُنْتُ رَجُلًا ضَعِيفًا فَاحْتَمَلَنِي فَضَرَبَ بِيَ الْأَرْضَ وَبَرَكَ عَلَى صَدْرِي وَضَرَبَنِي وَقَامَتْ أُمُّ الْفَضْلِ إِلَى عُمُودٍ مِنْ عَمَدِ الْخَيْمَةِ فَأَخَذَتْهُ وَهِيَ تَقُولُ اسْتَضْعَفْتَهُ إِنْ غَابَ عَنْهُ سَيِّدُهُ وَتَضْرِبُهُ بِالْعُمُودِ عَلَى رَأْسِهِ وَتَدْخُلُهُ شَجَّةٌ مُنْكَرَةٌ فَقَامَ يَجُرُّ رِجْلَيْهِ ذَلِيلًا وَرَمَاهُ اللَّهُ بِالْعَدَسَةِ فَوَاللَّهِ مَا مَكَثَ إِلَّا سَبْعًا حَتَّى مَاتَ فَلَقَدْ تَرَكَهُ ابْنَاهُ فِي بَيْتِهِ ثَلَاثًا مَا يُدْفِنَانِهِ حَتَّى أَنْتَنَ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَتَّقِي هَذِهِ الْعَدَسَةَ كَمَا تَتَّقِي الطَّاعُونَ حَتَّى قَالَ لَهُمَا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَيْحَكُمَا أَلَا تَسْتَحْيِيَانِ إِنَّ أَبَاكُمَا قَدْ أَنْتَنَ فِي بَيْتِهِ لَا تُدْفِنَانِهِ فَقَالَا إِنَّا نَخْشَى عَدْوَى هَذِهِ الْقَرْحَةِ فَقَالَ انْطَلِقَا فَأَنَا أُعِينُكُمَا عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا غَسَلُوهُ إِلَّا قَذْفًا بِالْمَاءِ مِنْ بَعِيدٍ مَا يُدْنُونَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلُوهُ إِلَى أَعْلَى مَكَّةَ فَأَسْنَدُوهُ إِلَى جِدَارٍ ثُمَّ رَضَفُوا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ

❖❖ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، ہمارے دلوں میں اسلام داخل ہو چکا تھا لیکن ہم لوگ اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے۔ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا غلام تھا میں تیر چھیلا کرتا تھا، پھر جب قریش جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کی جانب روانہ ہوئے، ہم وہاں کی خبروں کے منتظر رہا کرتے تھے۔ حضرت ضمان خزاعی رضی اللہ عنہ جنگ بدر کی ایک خوش کن خبر لے کر ہمارے پاس آئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کے غلبہ کی خبر سن کر بہت خوش ہوئے، خدا کی قسم! میں مکہ میں تھا اور تیر چھیل رہا تھا اور ام الفضل میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اور ہم رسول اللہ ﷺ کی فتح کی خبر سن کر خوش ہو رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہمیں اطلاعات مل رہی تھیں۔ ادھر ابولہب خبیث اپنے پاؤں گھسیٹتا ہوا آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو فتح مصطفیٰ ﷺ کی خبر دے کر ذلیل ورسوا کر دیا ہوا تھا۔ وہ آ کر خیمے کی اس جانب بیٹھ گیا جدھر خیمے کی رسیاں باندھی جاتی ہیں۔ لوگوں نے آواز لگائی "یہ ابوسفیان آ گیا آ گیا" لوگ اس کے اردگرد جمع ہو گئے، ابولہب نے اس سے کہا: اے میرے بھتیجے میرے پاس آؤ، وہ آ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ ابولہب نے جنگ کے حالات اور شکست کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا: شکست کی وجہ کچھ بھی نہیں ہے۔ خدا کی قسم! جب اُن سے ہماری مڈبھیڑ ہوئی تو ہم نے اپنے کاندھے ان کے سپرد کر دیئے تا کہ وہ جہاں چاہیں اپنا اسلحہ رکھیں اور اللہ کی قسم! اس سلسلے میں فوجیوں کو کوئی ملامت نہیں کی، اس نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ ہم نے ابلق گھوڑوں پر سفید رنگ کے لوگوں کو دیکھا ہے ان کے آگے کوئی شی نہیں ٹھہر سکتی ہے۔

(ابورافع) فرماتے ہیں: میں نے خیمے کا پردہ اٹھایا اور کہا: خدا کی قسم! وہ فرشتے تھے۔ ابولہب نے مجھے زوردار تھپڑ سے مارا، اور بدلے میں، مَیں نے بھی اُس کو تھپڑ رسید کر دیا، وہ مجھ سے لڑ پڑا اور مجھے زمین پر گرا کر میرے سینے پر سوار ہو گیا، ام الفضل اٹھیں اور خیمے کی ایک لکڑی کھینچ کر اس کے سر پر دے ماری جس کی وجہ سے اس کے سر میں بہت بڑا زخم ہو گیا۔ ام الفضل نے کہا: اے اللہ کے دشمن! تم نے اس کے آقا کو غیر موجود پا کر اس کو کمزور سمجھ لیا تھا، تو ابولہب ذلیل ہو کر وہاں سے اٹھا، خدا کی قسم! اس کے بعد وہ صرف ۷ دن زندہ رہا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے جسم میں پھنسیاں پیدا کر دیں، اور ان پھنسیوں کی وجہ سے وہ مر گیا، اس کے دونوں بیٹوں نے اس کو دو تین دن تک اسی طرح چھوڑے رکھا اور دفن نہیں کیا جس کی وجہ سے اس کے جسم سے بدبو پھوٹنے لگی، ایک قریشی آدمی نے ان کو

کہا: تمہیں حیاء نہیں آتی، تمہارے باپ کی لاش گھر میں پڑی سڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اس پیپ والے پھوڑوں سے ڈر رہے ہیں۔ قریش ان پھنسیوں سے اتنا گھبراتے تھے جتنا طاعون سے۔ بالآخر ایک شخص نے کہا: تم اس کو دفن کرنے لے چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں خدا کی قسم! انہوں نے اپنے باپ کو غسل نہیں دیا بلکہ دور سے ہی اس پر پانی ڈال دیا، پھر اس کو اٹھا کر لے گئے مکہ کے بالائی علاقوں میں ایک دیوار کے ساتھ لٹا کر اس کے اوپر پتھر وغیرہ پھینک دیئے۔

5407۔ وَاَخْبَرَنِی اَبُوْ اَحْمَدَ التَّمِیْمِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِی حُسَیْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ * کُنْتُ غُلَامًا لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَکَانَ الْاِسْلَامُ دَخَلَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَاَسْلَمَ الْعَبَّاسُ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ الْفَضْلِ وَاَسْلَمْتُ وَکَانَ الْعَبَّاسُ یَهَابُ قَوْمَهٗ وَیَکْرَهُ خِلَافَهُمْ وَکَانَ یَکْتُمُ اِسْلَامَهٗ وَلَمْ یَزِدْ اَبُوْ اَحْمَدَ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ عَلٰی هٰذَا الْمَتْنِ وَاَتٰی بِهٖ مُرْسَلًا هٰذَا الَّذِی انْتَهٰی اِلَیْنَا مِنَ الْاَخْبَارِ الَّتِی تَدُلُّ عَلٰی تَقَدُّمِ اِسْلَامِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَبْلَ بَدْرٍ فَاَسْلَمَ وَاَسْمَعُ الْاٰنَ الَّتِی تَضَادُّهَا

✧✧ عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابورافع کہتے ہیں: میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا ہمارے گھر میں اسلام داخل ہو چکا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی اسلام لے آئے، ام فضل رضی اللہ عنہا بھی اسلام لے آئیں، اور میں بھی مسلمان ہو چکا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنی قوم سے گھبرا رہے تھے، اور ان کی مخالفت سے ڈرتے تھے۔ اس لئے وہ اپنا اسلام چھپاتے تھے۔

❀❀ ابواحمد نے اس اسناد میں اس متن پر کچھ اضافہ نہیں کیا اور اس کو مرسلاً روایت کیا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے جنگ بدر سے پہلے قبول اسلام کے متعلق جو احادیث ہم تک پہنچی ہیں وہ یہی ہیں۔ ان کو تسلیم کرلو، اور غور سے سنو، اب ان کی متضاد روایات بیان کی جائیں گی۔

5408۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْقَبَّانِیُّ، وَالْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ زِیَادٍ السَّرِیُّ، وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِیُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَهٗ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ، اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ائْذَنْ لَنَا فَنَتْرُکَ لِابْنِ اُخْتِنَا الْعَبَّاسِ فِدَاءَهٗ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَذَرُوْنَ دِرْهَمًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ انصاریوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اجازت دیجئے۔ ہم اپنے بھانجے کو اس کا فدیہ معاف کردیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! تم ایک درہم بھی نہ چھوڑو گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5409۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ، عَنِ

ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا جَاءَتْ اَهْلَ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اُسَرَاهُمْ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ، كَانَتْ خَدِيجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى اَبِي الْعَاصِ حِينَ بَنَى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوا لَهَا اَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَافْعَلُوا، قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَرَدُّوا عَلَيْهِ الَّذِي لَهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ مُسْلِمًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْلَمُ بِاِسْلَامِكَ، فَاِنْ يَكُنْ كَمَا تَقُوْلُ فَاللّٰهُ يَجْزِيكَ، فَافْدِ نَفْسَكَ وَابْنَيْ اَخَوَيْكَ: نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعُقَيْلَ بْنَ اَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَحَلِيفَكَ عُتْبَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَحْدَمٍ اَخَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ، فَقَالَ: مَا ذَاكَ عِنْدِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَاَيْنَ الْمَالُ الَّذِي دَفَنْتَ اَنْتَ وَاُمُّ الْفَضْلِ، فَقُلْتَ لَهَا: اِنْ اُصِبْتُ فَهٰذَا الْمَالُ لِبَنِي الْفَضْلِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ وَقُثَمَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ مَا عَلِمَهُ اَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ اُمِّ الْفَضْلِ، فَاحْسِبْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصَبْتُمْ مِنِّي عِشْرِينَ اُوقِيَّةً مِنْ مَالٍ كَانَ مَعِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلْ، فَفَدَى الْعَبَّاسُ نَفْسَهُ وَابْنَيْ اَخَوَيْهِ وَحَلِيفَهُ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَااَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي اَيْدِيكُمْ مِنَ الْاَسْرَى اِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَاَعْطَانِي مَكَانَ الْعِشْرِينَ الْاُوقِيَّةِ فِي الْاِسْلَامِ عِشْرِينَ عَبْدًا كُلُّهُمْ فِي يَدِهِ مَالٌ يَضْرِبُ بِهِ مَعَ مَا اَرْجُو مِنْ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اہل مکہ اپنے قیدیوں کے فدیے دینے آئے تو حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص کا فدیہ بھیجا اور اس میں وہ ہار بھیجا جو ان کی رخصتی کے وقت ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پہنایا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو دیکھا تو آپ پر بہت شدید رقت طاری ہوگئی، آپ نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور اس کا ہار بھی واپس بھیج دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سر تسلیم خم کیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہار واپس بھیج دیا۔ اس موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو مسلمان تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے اسلام کو بہتر جانتا ہوں اگر بات اسی طرح ہوئی جیسے تم کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزاء دے گا۔ تم اپنا بھی فدیہ دو اور اپنے دونوں بھتیجوں نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی طالب بن عبدالمطلب کا بھی فدیہ دو اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو بن جحدم بنی حارث بن فہر کے بھائی کا بھی فدیہ دو۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مال کہاں ہے جو تم نے اور ام فضل نے دفن کیا ہے؟ اور تو نے ام الفضل سے کہا تھا کہ اگر میں جنگ میں شہید ہو جاؤں تو یہ فضل کی اولادوں کو اور عبداللہ کو اور قثم کو دینا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! میں گواہی دیتا ہوں، بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ تو وہ بات تھی جس کو میرے اور ام الفضل کے سوا دوسرا کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ یارسول اللہ ﷺ میری جانب سے بیس اوقیہ جو کہ میرے پاس ہے اس کا حساب کرلیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے ایسا ہی کرلو، چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا، اپنے بھانجوں اور اپنے حلیف کی جانب سے فدیہ ادا کیا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِي اَيْدِيكُمْ مِنَ الْاَسْرَى اِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (الانفال:70)

''اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی تو جو تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

رسول اللہ ﷺ نے ان بیس اوقیہ کے بدلے اسلام میں بیس غلام عطا فرمائے ان میں سے ہر ایک کی ملک میں بہت سارا مال تھا۔ لیکن مجھے خواہش فقط اللہ تعالیٰ کی جانب سے مغفرت کی تھی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5410۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِلُّ الْعَبَّاسَ اِجْلَالَ الْوَلَدِ وَالِدَهُ خَاصَّةً خَصَّ اللّٰهُ الْعَبَّاسَ بِهَا مِنْ بَيْنِ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا احترام ایسے کیا کرتے تھے جیسے کوئی بیٹا اپنے باپ کا احترام کرتا ہے۔ حضور ﷺ، ان کو یہ تخصیص اس لئے دیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو لوگوں میں سے خاص کیا تھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5411۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَبَّاسُ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

5311۔صحیح الاسناد ولم یخرجاہ الجامع للترمذی' ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب حدیث3776:السنن الکبری للنسائی' کتاب القسامۃ' القود من اللطمۃ' حدیث6768:السنن الکبری للنسائی' کتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المهاجرین والأنصار – العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ' حدیث7907:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب' حدیث2654:

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں عباس سے ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5412۔ اَخْبَرَنِی اَبُو قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْاٰدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَنْبَسَةَ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا الْفَضْلِ لَكَ مِنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَرْضَى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوالفضل! تجھے اللہ تعالیٰ کی اتنی رحمتیں ملیں گی حتی کہ تو راضی ہو جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5413۔ اَخْبَرَنِي اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ، فَاَقْبَلَ اَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ اِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ اِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا سَاجِدًا اَنْ اَطَاَ عَلٰى رَقَبَتِهِ، فَخَرَجْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ اَبِي جَهْلٍ، فَخَرَجَ غَضْبَانًا حَتّٰى جَاءَ الْمَسْجِدَ، فَعَجَّلَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مِنَ الْبَابِ، فَاقْتَحَمَ الْحَائِطَ، فَقُلْتُ: هٰذَا يَوْمُ شَرٍّ، فَاتَّزَرْتُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، فَلَمَّا بَلَغَ شَاْنَ اَبِي جَهْلٍ: كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَآهُ اسْتَغْنٰى، قَالَ اِنْسَانٌ لِاَبِي جَهْلٍ: يَا اَبَا الْحَكَمِ، هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ: اَلَا تَرَوْنَ مَا اَرٰى، وَاللّٰهِ لَقَدْ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ عَلَيَّ. فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ السُّوْرَةِ سَجَدَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک دن مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، ابوجہل آیا اور کہنے لگا: مجھے اللہ کی قسم ہے اگر میں نے محمد کو دیکھ لیا تو اس کی گردن لتاڑوں گا۔ میں فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل کی بات بتائی۔ پھر ابوجہل غصے کے عالم میں مسجد میں آ گیا، وہ اتنی جلدی میں تھا کہ دروازے میں سے گزرنے کی بجائے دیوار پھاند کر اندر آیا، میں نے کہا: آج تو بڑی آزمائش کا دن ہے۔ میں بھی اس کے پیچھے پیچھے آ گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیات پڑھتے ہوئے مسجد میں

تشریف لائے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (العلق:1,2)

''پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور جب آپ ابوجہل کے متعلق نازل ہونے والی ان آیات پر پہنچے

كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى (العلق:6,7)۔

''ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

ایک آدمی نے ابوجہل کو کہا: اے ابوالحکم! یہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ (اب کر لو جو کچھ دعوے کر رہا تھا) ابوجہل نے کہا: جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے کیا تم وہ سب نہیں دیکھ رہے ہو، خدا کی قسم! آسمان مجھ پر گرنے والا ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اس سورت کے آخر تک پہنچے تو سجدہ کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5414- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ فِي آخَرِينَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَبِي قُرَّةَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي قَبِيلٍ، عَنْ اَبِي مَيْسَرَةَ، مَوْلَى الْعَبَّاسِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لِي: انْظُرْ فِي السَّمَاءِ، فَنَظَرْتُ، فَقَالَ: هَلْ تَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ شَيْءٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا تَرَى؟ قُلْتُ: الثُّرَيَّا، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ يَمْلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِعَدَدِهَا مِنْ صُلْبِكَ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ عُبَيْدُ بْنُ اَبِي قُرَّةَ، عَنِ اللَّيْثِ، وَاِمَامُنَا اَبُو زَكَرِيَّا رَحِمَهُ اللّٰهُ لَوْ لَمْ يَرْضَهُ لَمَّا حَدَّثَ عَنْهُ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ

✧✧ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، آپ ﷺ نے مجھے کہا: آسمان کی جانب دیکھو، میں نے آسمان کی جانب دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں آسمان میں کوئی چیز نظر آ رہی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا چیز نظر آ رہی ہے؟ میں نے کہا: ثریا۔ (یعنی ستارے نظر آ رہے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: تیری نسل میں اس کے برابر تعداد ہو گی۔

✿✿ عبید بن ابی قرہ یہ حدیث لیث سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اور ہمارے امام ابوزکریا رحمۃ اللہ علیہ اگر اس حدیث پر راضی نہ ہوتے تو ایسی حدیث ہرگز بیان نہ کرتے۔

5415- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَمَانِ الْقَيْظِ فَنَزَلَ مَنْزِلًا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَتَرَهُ بِكِسَاءٍ مِنْ صُوفٍ، قَالَ سَهْلٌ: فَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَانِبِ الْكِسَاءِ وَهُوَ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اسْتُرِ الْعَبَّاسَ وَوَلَدَهُ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گرمی کے موسم میں (سفر پر) نکلے، ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ایک اونی چادر کے ساتھ آپ کے لئے پردہ کر دیا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے چادر کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ اپنا چہرا آسمان کی جانب اٹھا کر یہ دعا مانگ رہے تھے ''اے اللہ عباس اور اس کی اولاد کو دوزخ سے بچا''۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5416۔ أَخْبَرَنِي مُكْرَمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَارِثَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ خَلَفِ بْنِ أُمَيَّةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا وَهْبٍ، عَلَى مَنْ نَزَلْتَ؟ قَالَ: عَلَى الْعَبَّاسِ، قَالَ: نَزَلْتُ عَلَى أَشَدِّ قُرَيْشٍ لِقُرَيْشٍ حُبًّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صفوان بن خلف بن امیہ جمحی آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کس کے پاس ٹھہرے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: عباس رضی اللہ عنہ کے پاس۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس قریشی کے پاس ٹھہرے ہو، جس کے ساتھ قریشی لوگ بہت محبت کرتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5417۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْبَخْتَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَمُّ أَبِي زَحْرِ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدِّهِ حُمَيْدِ بْنِ مُنْهِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي خُرَيْمَ بْنَ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: هَاجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ تَبُوكَ، فَأَسْلَمْتُ، فَسَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَمْتَدِحَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ لا يُفْضِضِ اللّٰهُ فَاكَ، قَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ: مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلالِ وَفِي مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلادُ لا بَشَرٌ أَنْتَ وَلا مُضْغَةٌ وَلا عَلَقٌ بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ حَتّٰى احْتَوَى بَيْتَكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ

الافُقُ فَنَحْنُ فِي ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْرِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ رُوَاتُهُ الْاَعْرَابُ عَنْ آبَائِهِمْ، وَاَمْثَالُهُمْ مِنَ الرُّوَاةِ لَا يَضَعُوْنَ

✦✦ خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس لوٹے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور اسلام لے آیا، میں نے سنا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی تعریف وثناء کرنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ٹھیک ہے) کہو، اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو کبھی خالی نہ کرے۔ انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي ... مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يَخْصِفُ الْوَرَقُ

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادُ لَا بَشَرٌ ... اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ ... اَلْجَمَ نَسْرًا وَاَهْلَهُ الْغَرَقُ

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰى رَحِمٍ ... اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

حَتّٰى احْتَوَى بَيْتَكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ ... خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَ ... رْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ

فَنَحْنُ فِي ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي ... النُّوْرِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

○ آپ اس سے پہلے جنت میں تھے اور حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں جہاں پر جسم پر درختوں کے پتے لپیٹے جا رہے تھے۔

○ پھر آپ اس وطن میں آئے جہاں آپ نہ بشر تھے، نہ مضغہ (گوشت کی بوٹی) تھے اور نہ علق (خون کی پھٹک) تھے۔

○ بلکہ ایک نطفہ تھے، اور آپ کشتی نوح میں سوار ہوئے اور قوم نوح کے ''نسر'' نامی بت کے گلے میں رسی ڈالی، اور اس کے ماننے والوں کو ڈبو دیا۔

○ آپ پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتے رہے زمانہ گزرتا رہا اور صدیاں بیت گئیں۔

○ آپ کی شرافت جو کہ آپ کے فضل وکمال پر شاہد ہے غالب آگئی بڑے بڑے خاندانوں پر، کہ باقی تمام خاندان اس بلند مرتبے کے نیچے ہیں۔

○ جب آپ کی ولادت ہوئی تو زمین روشن ہوگئی اور آسمان چمک اٹھا۔

○ ہم اسی نور اور اسی روشنی میں، اور نیکی کے راستوں میں چلتے ہیں۔

✦✦ اس حدیث کے عرب راوی اپنے آباء سے یہ حدیث روایت کرنے میں منفرد ہیں اور اس قسم کے راویوں کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔

5418- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ الْعَبَّاسُ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَزِمْتُ اَنَا، وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نَعَامَةَ الْجُذَامِيُّ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ، قَالَ الْعَبَّاسُ: وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَا تُسْرِعَ، وَاَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْ عَبَّاسُ، نَادِ يَا اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَنَادَيْتُهُمْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّمَا عَطْفَتُهُمْ حِينَ مَا سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةَ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا، فَقَالُوا: يَا لَبَّيْكَاهُ يَا، لَبَّيْكَاهُ، قَالَ: فَاقْتَتَلُوا هُمْ وَالْكُفَّارُ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ قَصُرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَقَالُوا: يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ، قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ فِي وُجُوهِ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ، فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيمَا اَرٰى وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصَيَاتِهِ، فَمَا زِلْتُ اَرٰى جِدَّهُمْ كَلِيلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا

✧✧ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ مسلسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اپنے بیضاء خچر پر سوار تھے، جو کہ فروہ بن نعامہ جذامی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دیا تھا۔ جب مسلمانوں اور کافروں کی مڈبھیڑ ہوئی تو کچھ (کمزور اعصاب والے) مسلمان میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سخت حالات میں بھی) اپنے خچر کو کفار کی جانب ایڑھ لگائی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام میرے ہاتھ میں تھی اور میں جان بوجھ کر اس کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ وہ کفار کی صفوں میں جلدی نہ پہنچ سکے۔ اور ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکابیں تھامے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! بیعت رضوان کے شرکاء کو بلاؤ، میں نے ان کو آواز دی، اللہ کی قسم! لگتا تھا کہ جب انہوں نے میری آواز سنی تو کسی چیز نے ان کا منہ پکڑ کر واپس دھکیل دیا ہو جیسے گائے اپنی بچھیا کو واپس لاتی ہے۔ انہوں نے میری آواز پر کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر ان لوگوں نے خوب جم کر لڑائی کی۔ اور انصار کو ان لفظوں میں پکارا گیا تھا ''یا گروہ انصار، اے گروہ انصار'' پھر یہ بلاوا صرف انصار تک محدود کر دیا گیا۔ ان کو یوں پکارا گیا ''اے گروہ انصار، اے گروہ انصار''۔ پھر یہ دعوت صرف بنی حارث بن خزرج تک محدود ہو گئی اور انہوں نے اے بنی حارث بن خزرج، اے بنی حارث بن خزرج'' کہہ کر

آوازیں دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خچر پر سوار حالت میں سر اونچا کر کے ان کی لڑائی کا نظارا کیا تو فرمایا: یہ گھمسان کی جنگ کا وقت ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ کنکریاں پکڑ کر کفار کے چہروں کی جانب پھینکیں پھر فرمایا: وہ شکست کھا گئے محمد ﷺ کے ربّ کی قسم!۔ پھر میں جنگ کا منظر دیکھنے کے لئے گیا اس وقت میرے دیکھنے میں تو جنگ ابھی اپنی اُسی صورت پر قائم تھی، لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں ان کی جانب پھینک دیں تو اس کے بعد وہ کمزور ہونا شروع ہو گئے اور بالآخر وہ لوگ میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5419۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَهِّزُ اَوْ كَانَ يَعْرِضُ جَيْشًا بِبَقِيعِ الْخَيْلِ فَاطَّلَعَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا الْعَبَّاسُ عَمُّ نَبِيِّكُمْ، اَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَاَحْنَاهُ عَلَيْهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ گھوڑوں کے اصطبل میں لشکر کی تیاری کروا رہے تھے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ عباس تمہارے نبی کے چچا ہیں، یہ تمام قریش سے زیادہ سخی ہیں اور ان پر سب سے زیادہ مہربان ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5420۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَهِّزُ جَيْشًا، فَنَظَرَ الْعَبَّاسَ، فَقَالَ: هٰذَا الْعَبَّاسُ عَمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَاَوْصَلُهَا لَهَا

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ لشکر کی تیاری کے سلسلے میں نکلے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: یہ نبی ﷺ کے چچا ہیں اور تمام قریش سے زیادہ سخی ہیں اور ان کے ساتھ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

5421۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ اَبَا الْعَبَّاسِ، فَنَالَ مِنْهُ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَاجْتَمَعُوا، فَقَالُوا: وَاللّٰهِ لَنَلْطِمَنَّ الْعَبَّاسَ كَمَا لَطَمَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ، فَقَالَ: مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالُوا: اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي، وَاَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا اَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا بِهِ الْاَحْيَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد کا تذکرہ کیا اوران کو برا بھلا کہنے لگ گیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو تھپڑ دے مارا، اس پر بہت سارے لوگ جمع ہو گئے اور کہنے لگے: خدا کی قسم! ہم بھی عباس کو اسی طرح تھپڑ ماریں گے جیسے اس نے مارا ہے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اورارشاد فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں عباس سے ہوں، تم مرے ہوؤں کو گالی مت دو کہ اس سے ان کے زندہ رشتہ داروں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5422- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ عَلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ وَقَدْ تَحَلَّقَتْ عِنْدَهُ بُطُوْنُ قُرَيْشٍ فَسَاَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ آبَائِهِمْ اِلٰى اَنْ قَالَ فَمَا تَقُوْلُ فِي اَبِيْكَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا الْفَضْلِ كَانَ وَاللّٰهِ عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ وَقُرَّةَ عَيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَيِّدَ الْاَعْمَامِ وَالْاَخْدَانِ جَدَّ الْاَجْدَادِ وَآبَاؤُهُ الْاَجْوَادُ وَاَجْدَادُهُ الْاَنْجَادُ لَهُ عِلْمٌ بِالْاُمُوْرِ قَدْ زَانَهُ حِلْمٌ وَقَدْ عَلَاهُ فَهْمٌ كَانَ يَكْسِبُ حِبَالَهُ كُلُّ مُهَنَّدٍ وَيَكْسِبُ لِرَاْيِهِ كُلُّ مُخَالِفٍ رَعْدِيدٍ تَلَاشَتِ الْاَخْدَانُ عِنْدَ ذِكْرِ فَضِيْلَتِهِ وَتَبَاعَدَتِ الْاَنْسَابُ عِنْدَ ذِكْرِ عَشِيْرَتِهِ صَاحِبُ الْبَيْتِ وَالسِّقَايَةِ وَالنَّسَبِ وَالْقَرَابَةِ وَلِمَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَمُدَبِّرُ سِيَاسَتِهِ اَكْرَمُ مِنْ دُبِرٍ وَاَفْهَمُ مَنْ نَشَاَ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَكِبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عبدالغافر فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس قریش کے کچھ خاندان حلقہ لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے آباء واجداد کے بارے میں سوالات کئے، پھر یہ پوچھا کہ تمہاری اپنے والد عباس بن عبدالمطلب کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے، وہ ابوالفضل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے، آپ کے سب سے بڑے چچا تھے، اور آپ کے بہت اچھے دوست تھے، بہت بزرگی والے تھے، ان کے آباء واجداد سخی اور اچھے راہنما تھے، ان کو بہت سے امور کا علم تھا، حوصلہ اور بردباری ان کا زیور تھا، ان کی فہم وفراست بہت بلند تھی، ہر گالی دینے والے کے سامنے حوصلہ رکھتے تھے، اور ہر سخت مخالف کو اپنے رائے کے موافق کر لیتے تھے، جب ان کی فضیلتوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کے دوست ان کی کمی محسوس کرتے ہیں، ان کے خاندان کا تذکرہ چلے تو لوگ ان کے گھرانے، ان کے خاندن، ان کے نسب اور قرابت کی دوردراز کے

تعلقات جوڑ کر ان سے نسبت قائم کرتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ یہ کیسے نہ ہو؟ ان کی سیاست کی تدبیریں کرنے والا ان کے پچھلے تمام لوگوں سے زیادہ باعزت ہے اور پورے قریش خاندان سے زیادہ سمجھدار ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5423۔ اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ بَعَثَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ بِثَمَانِينَ اَلْفًا، فَمَا اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ اَكْثَرُ مِنْهُ لَا قَبْلَهَا، وَلَا بَعْدَهَا، فَاَمَرَ بِهَا، وَنُثِرَتْ عَلَى حَصِيرٍ، وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيلُ عَلَى الْمَالِ قَائِمًا، فَجَاءَ النَّاسُ وَجَعَلَ يُعْطِيهِمْ، وَمَا كَانَ يَوْمَئِذٍ عَدَدٌ، وَلَا وَزْنٌ، وَمَا كَانَ اِلَّا قَبْضًا، فَجَاءَ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَعْطَيْتُ فِدَائِي وَفِدَاءَ عَقِيلٍ يَوْمَ بَدْرٍ، وَلَمْ يَكُنْ لِعَقِيلٍ مَالٌ اَعْطِنِي مِنْ هٰذَا الْمَالِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ، فَحَثَى فِي خَمِيصَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يَنْصَرِفُ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ارْفَعْ عَلَيَّ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُولُ: اَمَا اَحَدُ مَا وَعَدَ اللّٰهُ فَقَدْ اَنْجَزَ لِي وَلَا اَدْرِي الْاُخْرَى قُلْ لِمَنْ فِي اَيْدِيكُمْ مِنَ الْاَسَارَى، اِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا اُخِذَ مِنْكُمْ، وَيَغْفِرْ لَكُمْ هٰذَا خَيْرٌ مِمَّا اُخِذَ مِنِّي وَلَا اَدْرِي مَا يُصْنَعُ بِالْمَغْفِرَةِ

اَخْبَرَنِيهِ اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى، اَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ بَعَثَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علاء بن حضرمی نے بحرین سے اسی ہزار مال بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد اتنا مال کبھی کسی نے نہیں بھیجا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور وہ مال چٹائی پر بکھیر دیا گیا، پھر جب اذان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مال کی جانب جھک کر کھڑے ہو گئے، لوگ آنا شروع ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مال دینا شروع کیا۔ اس دن مال نہ تو گن کر دیا گیا اور نہ ہی تولا گیا بلکہ آپ لپ بھر بھر کر دیتے رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جنگ بدر کے موقع پر اپنا بھی فدیہ دیا تھا اور عقیل بن ابی طالب کا بھی دیا تھا لیکن عقیل کے پاس اس وقت تک اتنا مال نہیں ہے کہ وہ میرا قرضہ ادا کر سکے۔ اس لئے آپ مجھے اس مال میں سے حصہ عطا فرما دیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لے لیجئے، انہوں نے اپنے جبہ میں بہت سارا مال بھر لیا، اور چلنے لگے

تو وہ جبہ اٹھا نہ سکے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ گٹھڑی اٹھوا دیجئے یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: میں تو یہ جانتا ہوں کہ میں نے جس جس سے جو وعدہ کیا تھا آج اللہ تعالیٰ نے وہ پورا کر دیا۔ وہ وعدہ یہ تھا

قُلْ لِّمَنْ فِي اَيْدِيكُمْ مِنَ الْاُسَارَى، اِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا اُخِذَ مِنْكُمْ، وَيَغْفِرْ لَكُمْ (الانفال:70)

''اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی تو جو تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

(حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) یہ مال تو واقعی اس سے بہتر ہے جو اس نے مجھ سے لیا تھا لیکن اب یہ پتا نہیں ہے کہ مغفرت کے حوالے سے ہمارے ساتھ کیا بنے گا؟

ایک دوسری سند کے ہمراہ بھی حضرت ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے بحرین سے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں مال بھیجا، اس کے بعد مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5424- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَقْبَلَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، وَلَهُ ضَفِيرَتَانِ وَهُوَ اَبْيَضُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسَّمَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَضْحَكَكَ، اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ؟ فَقَالَ: اَعْجَبَنِي جَمَالُ عَمِّ النَّبِيِّ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: مَا الْجَمَالُ فِي الرِّجَالِ؟ قَالَ: اللِّسَانُ

✧✧ ابوجعفر محمد بن علی بن حسین اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اس وقت ان کے اوپر ایک جبہ تھا، ان کے سفید بالوں کی دو مینڈھیاں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا تو مسکرا دیئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے، آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبی علیہ السلام کے چچا کے حسن و جمال پر مسکرایا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ مردوں کا حسن و جمال کس چیز میں ہوتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: زبان میں۔

5425- اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِينَةِ، فَطَلَبَتِ الْاَنْصَارُ ثَوْبًا يَلْبَسُونَهُ، فَلَمْ يَجِدُوا قَمِيصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ اِلَّا قَمِيصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ، فَكَسَوْهُ اِيَّاهُ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ الْعَبَّاسُ اَسِيرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَاِنَّمَا اُخْرِجَ كَرْهًا، فَحُمِلَ اِلَى الْمَدِينَةِ، فَكَسَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ قَمِيصَهُ، فَلِذَلِكَ كَفَّنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصِهِ مُكَافَاةً لِمَا فَعَلَ بِالْعَبَّاسِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے، انصار نے ایسا قمیص بہت ڈھونڈا جوان کے جسم پر پورا آئے لیکن سوائے عبداللہ بن ابی (منافق) کے قمیص کے اور کوئی نہ ملا، لوگوں نے وہی قمیص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پہنا دیئے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیدی بنے تھے، ان کو زبردستی جنگ میں لایا گیا تھا، پھر گرفتار کر کے ان کو مدینہ شریف میں لایا گیا اور عبداللہ بن ابی (منافق) نے ان کو اپنا قمیص پہنایا تھا۔ اس کے اسی عمل کا بدلہ دینے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی (منافق) کے کفن کے لئے اپنا قمیص دیا تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5426۔ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسِرَ الْعَبَّاسُ لَمْ يُوجَدْ لَهُ قَمِيصٌ يَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا قَمِيصَ بْنِ اَبِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قید کر کے لایا گیا تو عبداللہ بن ابی کے قمیص کے سوا اور کوئی قمیص ان کو پورا نہیں آیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5427۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ عِيسَى الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ فَرَاَيْتُ لَهُ جُمَّةً، فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى حُسْنِهَا، فَقَالَ: كَانَ لِاَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ جُمَّةٌ، وَحَدَّثَنِي اَنَّ اَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ، وَحَدَّثَنِي اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْعَبَّاسِ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ، وَكَانَ لِلْعَبَّاسِ جُمَّةٌ، وَحَدَّثَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ، وَكَانَ لِهَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ جُمَّةٌ، فَقُلْتُ لِاَبِي: لَاَعْجَبُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ: ذٰلِكَ نُورُ الْخِلَافَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذْ اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَ خَلْقًا لِلْخِلَافَةِ مَسَحَ يَدَهُ عَلٰى نَاصِيَتِهِ، فَلَا تَقَعُ عَلَيْهِ عَيْنُ اَحَدٍ اِلَّا اَحَبَّهُ

رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ، كُلُّهُمْ هَاشِمِيُّونَ مَعْرُوفُونَ بِشَرَفِ الْاَصْلِ

✧✧ یعقوب بن جعفر بن سلیمان رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد جعفر منصور کے پاس گیا انہوں نے ان کی گھنی زلفیں دیکھیں، میں ان کی زلفوں کے حسن کی جانب دیکھنے لگ گیا۔ تو جعفر منصور نے کہا: میرے والد محمد بن علی کی بھی زلفیں تھیں، اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ان کے والد علی بن عبداللہ کی بھی زلفیں تھیں، وہ کہتے ہیں مجھے انہوں نے بتایا کہ میرے والد عباس بن عبدالمطلب کی بھی زلفیں تھیں، اور عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زلفیں تھیں، اور ہاشم بن عبد مناف کی بھی زلفیں تھیں۔ میں نے اپنے والد سے کہا: یہ بہت خوبصورت ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ خلافت کا نور ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرے

والد اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کی تخلیق خلافت کے لئے فرماتا ہے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیر دیتا ہے، اس وجہ سے اس پر صرف محبت کرنے والے کی ہی نظر پڑتی ہے (اور نگاہ بد سے وہ بچا رہتا ہے)

۞۞ اس حدیث کے تمام راوی ہاشمی ہیں اور نیک خاندان میں مشہور ہیں۔

5428۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الضَّرِيرُ زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ لِلْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: نَزِيدُ فِي الْمَسْجِدِ، وَدَارُكَ قُرَيْبَةٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاَعْطِنَاهَا نَزِدْهَا فِي الْمَسْجِدِ، وَاَقْطَعُ لَكَ اَوْسَعَ مِنْهَا، قَالَ: لا اَفْعَلُ، قَالَ: اِذًا اَغْلِبُكَ عَلَيْهَا، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ لَكَ، فَاجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مَنْ يَقْضِي بِالْحَقِّ، قَالَ: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، قَالَ: فَجَاءُوا اِلَى حُذَيْفَةَ فَقَصُّوا عَلَيْهِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: عِنْدِي فِي هٰذَا خَبَرٌ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَرَادَ اَنْ يَزِيدَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَقَدْ كَانَ بَيْتٌ قَرِيبٌ مِنَ الْمَسْجِدِ لِيَتِيمٍ، فَطَلَبَ اِلَيْهِ فَاَبَى فَاَرَادَ دَاوُدُ اَنْ يَاْخُذَهَا مِنْهُ، فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ اَنْ نَزِّهِ الْبُيُوتَ عَنِ الظُّلْمِ لِبَيْتِي، قَالَ: فَتَرَكَهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: فَبَقِيَ شَيْءٌ، قَالَ: لا، قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا مِيزَابٌ لِلْعَبَّاسِ شَارِعٌ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِيَسِيلَ مَاءُ الْمَطَرِ مِنْهُ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ بِيَدِهِ، فَقَلَعَ الْمِيزَابَ، فَقَالَ: هٰذَا الْمِيزَابُ لا يَسِيلُ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ اِنَّهُ هُوَ الَّذِي وَضَعَ الْمِيزَابَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ، وَنَزَعْتَهُ اَنْتَ يَا عُمَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: ضَعْ رِجْلَيْكَ عَلَى عُنُقِي لِتَرُدَّهُ اِلَى مَا كَانَ هٰذَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ الْعَبَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: الْعَبَّاسُ قَدْ اَعْطَيْتُكَ الدَّارَ تَزِيدُهَا فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَادَهَا عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَطَعَ لِلْعَبَّاسِ دَارًا اَوْسَعَ مِنْهَا بِالزَّوْرَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ كَتَبْنَاهُ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، وَاَبِي عَلِيٍّ الْحَافِظِ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكْتُبْهُ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَالشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، وَقَدْ وَجَدْتُ لَهُ شَاهِدًا مِنْ حَدِيثِ اَهْلِ الشَّامِ، حَدَّثَنَاهُ اَبُو اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَيْرَةَ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَزِيدَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَتْ مُنَازَعَةٌ عَلَى دَارِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوٍ مِنْهُ

✧✧ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مسجد کی توسیع کرنا چاہتے ہیں اور تیرا گھر مسجد کے

قریب ہے۔اس لئے آپ اپنا گھر ہمیں دے دیجئے ہم مسجد کی توسیع میں اس کو شامل کرلیں گے اوراس کے بدلے میں آپ کو اس سے بھی زیادہ وسیع گھر دیتے ہیں۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (اگر تم نے رضامندی کے ساتھ یہ مکان ہمیں نہ دیا تو) ہم زبردستی تم سے یہ مکان خالی کروالیں گے۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ یہ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اوران کو پورامعاملہ سنایا۔انہوں نے کہا: اس سلسلے میں میرے پاس ایک حدیث موجود ہے۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیا؟ انہوں نے کہا: حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی توسیع کرنا چاہی، اور مسجد کے قریب جو مکان تھا وہ ایک یتیم کا تھا، حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے مکان مانگا لیکن اس نے دینے سے انکار کردیا، حضرت داؤد علیہ السلام اس سے وہ مکان زبردستی چھیننا چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ میرے گھر کو دوسروں کے گھروں پر ظلم سے بچایا جائے تو حضرت داؤد علیہ السلام نے وہ ارادہ ترک فرمادیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا اب بھی کوئی بات باقی رہ گئی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پرنالے کا رخ مسجد نبوی کی جانب تھا اور بارش کا پانی اس کے ذریعے مسجد میں گرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ پرنالہ اکھیڑ ڈالا اور کہا: یہ پرنالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نہیں گر سکتا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود یہ پرنالہ اسی مقام پر رکھا تھا اور اے عمر تم نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا پرنالہ) اکھیڑ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اپنے پاؤں میری گردن پر رکھ کر چڑھ جایئے اور یہ پرنالہ جہاں پر تھا وہیں لگا لیجئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ پھر فرمایا: میں نے یہ مکان تمہیں دیا تم مسجد نبوی شریف کی توسیع کرلو، تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان مسجد میں شامل کرلیا اوران کو اس کے بدلے مقام زوراء پہ ایک وسیع وعریض مکان دیا۔

❁❁ یہ حدیث ہم نے ابوجعفر اور ابوعلی حافظ کے حوالے سے نقل کی ہے اورانہوں نے اس کو صرف اسی اسناد کے ہمراہ لکھا ہے اورامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی روایات نقل نہیں کیں۔

5429۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيْمِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ انَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا اَبُو عُمَيْرَةَ عِيْسٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَاسِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ الْخُرَسَانِيُّ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَسَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّزِيْدَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَتْ مُنَازَعَةٌ عَلٰى دَارِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوٍ مِّنْهُ

✧✧ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی شریف کی توسیع کا پروگرام بنایا تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے مکان کے معاملے میں جھگڑا ہوگیا، اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔

5430۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَزِينٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْتَعْمِلَكَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لاَسْتَعْمِلَكَ عَلٰى غُسَالَةِ ذُنُوبِ النَّاسِ

وَبِاِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: سَلْ لَنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَةَ، فَقَالَ: اُعْطِيكُمْ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْهَا السِّقَايَةَ تَرْزَؤُكُمْ، وَلا تَرْزَؤُنَهَا كِلا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُمَا

✧✧ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درخواست پیش کریں کہ وہ آپ کو صدقات وصولی کا نگران بنا دیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے لوگوں کے گناہوں کے دھوون کا نگران نہیں بنا سکتا۔

اور ایک دوسری اسناد کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لئے دربانی کی سفارش کر دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز دوں گا جو اس سے بہتر ہے۔ تم پانی پلایا کرو، وہ تمہیں مال دے گا تم اس کو مال نہیں دو گے۔

۞۞ مذکورہ دونوں حدیثیں صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5431۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کا مال کھولنے سے پہلے، لینے کی درخواست کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5432۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالُوا: اَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ؟ فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهُمْ؟ قَالَ: يَلْقَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِوُجُوهٍ مُشْرِقَةٍ، فَاِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَدَرَّ عِرْقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَلَمَّا اَسْفَرَ عَنْهُ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِءٍ الْاِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: مَا

بَالُ رِجَالٍ يُؤْذُونَنِي فِي الْعَبَّاسِ عَمِّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ وَيَزِيدُ، وَاِنْ لَّمْ يُخَرِّجَاهُ فَاِنَّهُ اَحَدُ اَرْكَانِ الْحَدِيثِ فِي الْكُوفِيِّينَ

✧✧ حضرت مطلب بن ربیعہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ پریشان حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پریشانی کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اور قریش کو کیا مسئلہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں اور انہیں کیا مسئلہ ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ایک دوسرے کے ساتھ تو بہت خندہ پیشانی سے ملتے ہیں لیکن جب یہ لوگ ہم سے ملتے ہیں تو ان کے انداز درست نہیں ہوتے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا حتی کہ غصہ کی وجہ سے آپ کی پیشانی پر پسینہ آ گیا، جب آپ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خاطر تم سے محبت نہ رکھے، پھر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو عباس کے بارے میں مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ کسی آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

۞ اس حدیث کو اسماعیل بن ابی خالد نے یزید بن ابی زیاد اور یزید سے روایت کیا ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ بھی کوفیین کی حدیث کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

5433- حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ قُرَيْشًا اِذَا لَقِيَ بَعْضُهَا بَعْضًا لَقُوهَا بِبِشْرٍ حَسَنٍ، وَاِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِوُجُوهٍ لَا نَعْرِفُهَا، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ قَدْ ذَكَرْتُ فِي مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا طَرَفًا فِي فَضَائِلِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيَّنْتُ عِلَلَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِذِكْرِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَمَنْ اَسْقَطَهُ مِنَ الْاِسْنَادِ، فَاَغْنَى ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ

✧✧ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش لوگ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بہت گرم جوشی کے ساتھ ملتے ہیں لیکن جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو بہت بے رخی سے ملتے ہیں۔ اس بات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت غضبناک ہوئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کسی انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کی خاطر تم سے محبت نہ کرے گا۔

۞ میں نے اس حدیث کا کچھ حصہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے فضائل کے ابواب میں بیان کر دیا ہے اور مطلب بن ربیعہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی علت بھی بیان کر دی تھی، اور جس نے اس کی اسناد میں ان کو ساقط کر دیا اس کو اس موقع پر اس حدیث کے اعادہ کی حاجت نہیں ہے۔

5434- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَوَارِثُ النَّبِيِّ وَعَمُّهُ

✧✧ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ اس امت کے سب سے بہترین شخص ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں اور ان کے چچا ہیں۔

5435- اَخْبَرَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ اَبَا صَالِحٍ قَالَ اَرْسَلَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَتَيْتُهُ فَاِذَا هُوَ يُغَدِّي النَّاسَ فَدَعَوْتُهُ فَاَتَاهُ فَقَالَ اَفْلَحَ الْوُجُوهُ يَا اَبَا الْفَضْلِ فَقَالَ وَوَجْهُكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ مَا زِدْتُّ عَلٰى اَنْ اَتَانِي رَسُوْلُكَ وَاَنَا اُغَدِّي فَغَدَّيْتُهُمْ ثُمَّ اَقْبَلْتُ

✧✧ ابوصالح ذکوان فرماتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں ان کے پاس آیا وہ لوگوں کو ناشتہ کروا رہے تھے، میں نے ان کو دعوت دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چلے آئے، اور کہا: اے ابوالفضل! چہرے کامیاب ہو گئے، انہوں نے کہا: اور اے امیر المومنین آپ کا چہرہ؟ انہوں نے کہا: میں نے اس سے زیادہ کوتاہی نہیں کی کہ جب آپ کا قاصد میرے پاس آیا تو میں لوگوں کو ناشتہ کروا رہا تھا، وہاں سے فارغ ہوتے ہی میں آپ کے پاس آ گیا۔

5436- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ قَالَ اِنِّي قَدْ اَكَلْتُ قَالَ عِنْدَ مَنْ قَالَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَا اَنَّ اَبَاهُ كَانَ سَيِّدَ قُرَيْشٍ

✧✧ حضرت عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، اس وقت حضرت حسین کھانا کھا رہے تھے، آپ نے اس کو بھی کھانے میں شامل ہونے کی دعوت دی، اس نے کہا: میں کھا چکا ہوں، آپ نے پوچھا کس کے پاس؟ اس نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں ان کے والد قریش کے سردار ہیں۔

5437- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَيْرُوتِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ، حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْصَانِي اللّٰهُ بِذِي الْقُرْبٰى، وَاَمَرَنِي اَنْ اَبْدَاَ بِالْعَبَّاسِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے اور حکم دیا ہے کہ آغاز "عباس" کروں۔

5438- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنِي سَاعِدَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَطَاءٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَمُّ نَبِيِّكَ الْعَبَّاسُ، نَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِهِ فَاسْقِنَا، فَمَا بَرِحُوا حَتّٰى سَقَاهُمُ اللّٰهُ، قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرٰى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِوَالِدِهِ، يُعَظِّمُهُ، وَيُفَخِّمُهُ، وَيَبَرُّ قَسَمَهُ، فَاقْتَدُوا اَيُّهَا النَّاسُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيلَةً اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا نَزَلَ بِكُمْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قحط کے سال حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا واسطہ اور وسیلہ دے کر بارش کی دعایوں مانگی

''اے اللہ! یہ تیرے نبی کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں، ہم تیری بارگاہ میں ان کا واسطہ اور وسیلہ پیش کرتے ہیں تو ان کے صدقے ہم پر رحمت کی برسات نازل فرما۔ (اس دعا کے بعد) ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ برسات نازل ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو والد کا احترام دیتے تھے اور ایک والد ہی کی طرح عزت کرتے تھے، ان کی قسم کو پورا کرتے تھے، تو اے لوگو! ان کے چچا کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو اور ان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نازل کردہ چیز کے سلسلے میں وسیلہ بنا کر رکھو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے فضائل

5439- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ بْنِ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ زُهْرَةَ اُمُّهُ عَمْرَةُ بِنْتُ الْاَرْقَمِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ وَكَانَ قَدْ عَمِيَ قَبْلَ وَفَاتِهِ تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے

''عبداللہ بن ارقم بن عبدیغوث بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ''

ان کی والدہ کا نام ''عمرۃ بنت ارقم بن ہاشم بن عبدمناف'' ہے۔

حضرت عبداللہ بن ارقم وفات سے پہلے نابینا ہو گئے تھے۔ ان کا انتقال سن ۳۵ ہجری کو ہوا۔

5440- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ فَذَكَرَ نَسَبَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ وَكَانَ كَاتِبًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کا نسب بیان کرنے کے بعد فرمایا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔

5441- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ رَجُلٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ: اَجِبْ عَنِّي فَكَتَبَ جَوَابَهُ، ثُمَّ قَرَاَهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ، اللّٰهُمَّ وَفِّقْهُ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ كَانَ يُشَاوِرُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کسی آدمی کا خط آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا: اس کو میری جانب سے جواب لکھ دو، انہوں نے جواب لکھا اور پھر پڑھ کر سنایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: بالکل ٹھیک ہے، بہت خوب، یا اللہ ان کی رائے کو موافقت عطا فرما۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی تو آپ ان سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمہما اللہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5442- اَخْبَرَنِي اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ فِي زَمَنِ عُمَرَ وَصَدْرًا مِنْ وِلَايَةِ عُثْمَانَ اِلَى اَنْ تُوُفِّيَ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ

✧✧ زبیر بن بکار کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ارقم بن عبد یغوث رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں اپنی زندگی کے آخری ایام تک بیت المال کے نگران رہے۔ اور ان کو بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی حاصل ہے۔

5443- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

5443- صحيح ابن خزيمه كتاب الإمامة في الصلاة، جماع أبواب العذر الذي يجوز فيه ترك إتيان الجماعة، باب الرخصة في ترك الجماعة إذا كان المرء حاقنا، حديث 1551، صحيح ابن حبان باب الإمامة والجماعة، فصل في فضل الجماعة، ذكر العذر الخامس وهو وجود المرء حاجة الإنسان في نفسه، حديث 2096، موطأ مالك، كتاب قصر الصلاة في السفر، باب النهي عن الصلاة والإنسان يريد حاجة، حديث 382، سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب النهي عن دفع الأخبثين في الصلاة، حديث 1447، سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب أيصلي الرجل وهو حاقن، حديث 81، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، أبواب التيمم، باب ما جاء في النهي للحاقن أن يصلي، حديث [illegible]، سنن الترمذي، [illegible] [illegible] حديث 1699، الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم [illegible] ذكر الإمامة، العذر في ترك الجماعة، حديث 909

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَيَاْخُذُ اَحَدُكُمُ الْغَائِطُ، فَلْيَبْدَاْ بِالْغَائِطِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے اور کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے بیٹھا ہو تو اس کو چاہئے کہ پہلے قضائے حاجت کر لے، (نماز بعد میں پڑھ لے)

﴿﴾ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْاَنْصَارِيِّ

حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ انصاری رضی اللہ عنہ (اذان والے) کے فضائل

5444- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَالْعَقَبَةَ، مِنْ بَنِي جُشَمِ بْنِ الْحَارِثِ، وَزَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، وَهُمَا التَّوْاَمَانِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، وَهُوَ الَّذِي اُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ، فَجَاءَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِهِ

✧✧ ابن اسحاق نے بنی جشم بن حارث میں سے اور بنی زید بن حارث میں سے بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی، انہوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کو جاری کرنے) کا حکم دے دیا۔

5445- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ صَاحِبُ النِّدَاءِ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں: عبداللہ بن زید (اذان والے) کی کنیت ''ابومحمد'' ہے۔

5446- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْعَقَبَةَ مِنْ بَنِي جُشَمِ بْنِ الْحَارِثِ وَزَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ وَهُمَا التَّوْاَمَانِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَاَخُوهُ حَارِثُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي اَرَى النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ

✧✧ عروہ نے بنی جشم بن زید بن حارث میں سے اور بنی زید بن حارث میں سے بدر میں اور بیعت عقبہ میں شریک ہونے والوں میں حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید بن حارث بن خزرج'' کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ ان کے بھائی حارث بن زید ہیں۔ عبداللہ بن زید وہی ہیں جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی۔

5447- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ يُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ وَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فِي السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ فِي رِوَايَةِ جَمِيْعِهِمْ وَشَهِدَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَعَهُ رَايَةُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ الَّذِي اُرِيَ الْاَذَانَ الَّذِي تَدَاوَلَهُ فُقَهَاءُ الْاِسْلَامِ بِالْقَبُوْلِ وَلَمْ يُخَرَّجْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ لِاخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ فِي اَسَانِيْدِهٖ وَاَمْثَلِ الرِّوَايَاتِ فِيْهِ رِوَايَةُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا اَنَّ سَعِيْدًا لَمْ يَلْحَقْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ وَّلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ فِيْمَنْ يَّدْخُلُ بَيْنَ عَلِيٍّ وَّبَيْنَ عُثْمَانَ فِي التَّوَسُّطِ وَاِنَّمَا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فِي اَوَاخِرِ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَحَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَشْهُوْرٌ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَّشُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ وَاَمَّا اَخْبَارُ الْكُوْفِيِّيْنَ فِي هٰذَا الْبَابِ فَمَدَارُهَا عَلٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى فَمِنْهُمْ مَّنْ قَالَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَمِنْهُمْ مَّنْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَمَّا وَلَدُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْهُ فَاِنَّهَا غَيْرُ مُسْتَقِيْمَةِ الْاَسَانِيْدِ وَقَدْ اَسْنَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے

''عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید بن حارث''

ان کی کنیت ''ابومحمد'' ہے۔

تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ستر صحابہ کرام کے ہمراہ لیلۃ العقبہ میں بھی شریک ہوئے، جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنی حارث بن خزرج کا علم انہی کے ہاتھ میں تھا، یہ وہی صحابی ہیں جن کو خواب میں وہ اذان سنائی گئی تھی جس اذان کو فقہائے اسلام نے اپنے ہاں رائج کیا۔

✿✿ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا کیونکہ اس کی اسانید میں ناقلین کا اختلاف ہے۔

ان میں سب سے بہترین روایت حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی ہے۔ لیکن ان کے بارے میں ہمارے ائمہ نے یہ وہم کیا ہے کہ حضرت سعید کی حضرت عبداللہ بن زید کے ساتھ ملاقات نہیں ہوئی، حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ تو وہ شخصیت ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان ثالث بننے والوں میں شامل تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں ہوا۔

اور زہری نے جو حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے وہ مشہور ہے، اس کو یونس بن یزید نے، معمر بن راشد نے، شعیب بن ابوحمزہ نے اور محمد بن اسحاق اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

اس باب میں کوفیین کی تمام روایات کا مدار عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث پر ہے۔ کچھ محدثین اس کو یوں بیان کرتے ہیں

"عن معاذ بن جبل او عبدالله بن زيد"

اور کچھ محدثین یوں بیان کرتے ہیں

"عبدالرحمن عن عبدالله بن زيد"

اور عبداللہ بن زید کی ان کے آباء کے حوالے بیان کردہ روایات کی اسانید مضبوط نہیں ہیں کیونکہ عبداللہ بن زید نے خود بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے مسند کی ہے۔

5448۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بن عمرو بن حزم، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، الَّذِي اُرِيَ النِّدَاءَ، اَنَّهُ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَائِطِي هٰذَا صَدَقَةٌ وَهُوَ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، فَجَاءَ اَبَوَاهُ، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَانَ قِوَامُ عَيْشِنَا، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمَا، ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُمَا ابْنُهُمَا بَعْدُ

✧✧ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ (جن کو خواب میں اذان بتائی گئی تھی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں نے یہ باغ اللہ اور اس کے رسول کے لئے صدقہ میں دیا۔ ان کے والدین نے آ کر بتایا: یارسول اللہ ﷺ یہی باغ ہماری گزر اوقات کا واحد ذریعہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے وہ باغ ان کو واپس کر دیا۔ پھر جب وہ دونوں فوت ہو گئے تو ان کے بعد ان کے بیٹے کو وراثت میں دے دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوالدرداء عویمر بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5449۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاَبُو الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرُ بْنُ زَيْدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ خُنَاسَةَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَقِيلَ: اِنَّ اسْمَ: اَبِي الدَّرْدَاءِ عَامِرٌ وَلٰكِنَّهُ صُغِّرَ، فَقِيلَ: عُوَيْمِرٌ، وَاُمُّهُ: مُحِبَّةُ بِنْتُ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَطْنَابَةِ بْنِ عَامِرِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ كَعْبٍ، وَكَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فِيمَا ذُكِرَ آخِرَ دَارِهِ اِسْلَامًا لَمْ يَزَلْ مُتَعَلِّقًا بِصَنَمٍ لَهُ، وَقَدْ وَضَعَ عَلَيْهِ مَنْدِيلًا، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

5448-- سنن سعيد بن منصور' باب الرجل يصدق بصدقة فترجع إليه بالميراث' حديث246: سنن الدارقطني' كتاب الأحباس' باب وقف المساجد والسقايات' حديث3899: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الوقف' باب من قال: لا حبس عن فرائض الله عز وجل' حديث11136: معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصلح' رجوع المتصدق في الصدقة غير المحرمة قبل القبض ورجوعها إليه بالميراث' حديث3873: مسند الروياني' حديث عبد الله بن زيد' حديث993:

رَوَاحَةَ يَدْعُوهُ اِلَى الْإِسْلَامِ، فَيَأْبَى فَيَجِيئُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَكَانَ لَهُ اَخًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَلَمَّا رَآهُ قَدْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ خَالَفَهُ، فَدَخَلَ بَيْتَهُ وَاَعْجَلَ امْرَاَتَهُ وَاَنَّهَا لَتُمَشِّطُ رَاْسَهَا، فَقَالَ: اَيْنَ اَبُو الدَّرْدَاءِ؟ فَقَالَتْ: خَرَجَ اَخُوكَ آنِفًا، فَدَخَلَ بَيْتَهُ الَّذِي كَانَ فِيهِ الصَّنَمُ وَمَعَهُ الْقُدُومُ، فَاَنْزَلَهُ وَجَعَلَ يُقَدِّدُهُ فَلْذًا فَلْذًا وَهُوَ يَرْتَجِزُ سِرًّا مِنْ اَسْمَاءِ الشَّيَاطِينِ كُلِّهَا، اَلَا كُلُّ مَا يُدْعَى مَعَ اللّٰهِ بَاطِلٌ، ثُمَّ خَرَجَ، وَسَمِعَتِ امْرَاَتُهُ صَوْتَ الْقُدُومِ وَهُوَ يَضْرِبُ ذٰلِكَ الصَّنَمَ، فَقَالَتْ: اَهْلَكْتَنِي يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، فَخَرَجَ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ حَتّٰى اَقْبَلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلٰى مَنْزِلِهِ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْمَرْاَةَ قَاعِدَةً تَبْكِي شَفَقًا مِنْهُ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكِ. قَالَتْ: اَخُوكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ دَخَلَ عَلَيَّ فَصَنَعَ مَا تَرَى، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، ثُمَّ فَكَّرَ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدَ هٰذَا خَيْرٌ لَدَفَعَ عَنْ نَفْسِهِ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنُ رَوَاحَةَ، فَاَسْلَمَ، وَقِيلَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ وَالنَّاسُ مُنْهَزِمُونَ كُلَّ وَجْهٍ يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ: نِعْمَ الْفَارِسُ عُوَيْمِرٌ، غَيْرَ اَنَّهُ يَعْنِي غَيْرَ ثَقِيلٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ لَمْ يَشْهَدْ اُحُدًا، وَقَدْ كَانَ مِنْ جُمْلَةِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ شَهِدَ مَعَهُ مَشَاهِدَ كَثِيرَةً، قَالَ ابْنُ عُمَرَ. وَتُوُفِّيَ اَبُو الدَّرْدَاءِ بِدِمَشْقَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِينَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے

''ابوالدرداء عویمر بن زید بن قیس بن خناسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج''

یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا نام ''عامر'' تھا لیکن یہ چھوٹے تھے، اس لئے ان عویمر کہا جانے لگا۔

ان کی والدہ ''محبہ بنت واقد بن عمرو بن اطنابہ بن عامر بن زید مناۃ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب'' ہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اپنے خاندان میں سب سے آخر میں ایمان لائے۔ یہ ہمیشہ اپنا بت اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ اس کے اوپر ایک رومال ڈال کر رکھتے تھے، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان کو اکثر اسلام کی دعوت دیا کرتے تھے لیکن یہ انکار کر دیا کرتے تھے، ایک دن عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، یہ زمانہ جاہلیت میں انکے بھائی بنے ہوئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ گھر سے باہر چلے گئے ہیں تو ان کے گھر میں داخل ہو گئے اور ان کی بیوی کے پاس گئے وہ اس وقت اپنے سر میں کنگھی کر رہی تھی، انہوں نے پوچھا: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ ان کی زوجہ نے کہا: تمہارا بھائی ابھی باہر نکلا ہے، تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کلہاڑا لے کر اس کمرے میں گئے جس میں انہوں نے اپنا بت رکھا ہوا تھا اس کو نیچے گرایا اور ریزہ ریزہ کر ڈالا اور شیطان کا ایک ایک نام لے کر یوں کہہ رہے تھے ''خبردار ہر وہ چیز جس کی اللہ کے ہمراہ عبادت کی جائے وہ باطل ہے'' جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اُس بت کو کلہاڑے سے توڑ رہے تھے تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے کلہاڑے کی آواز سن کر بولی: اے ابن رواحہ تو نے مروا دیا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان کی آواز سن کر باہر تشریف لے آئے۔ اس کے بعد حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس آئے، تو دیکھا کہ ان بیوی خوف کے مارے رو رہی ہے۔ انہوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں

نے بتادیا کہ تمہارا بھائی عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آیا تھا اور دیکھ لو تمہارے بت کا یہ حشر کر کے چلا گیا ہے۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو بہت شدید غصہ آیا لیکن انہوں نے کچھ دیر سوچا اور جب سوچا تو یہ نتیجہ نکالا کہ اگر اس کے پاس کوئی بھلائی ہوتی تو یہ اپنے آپ کو بچا نہ لیتا، وہ وہیں سے چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

ان کے قبول اسلام کے بارے میں یہ بھی روایت ہے کہ جنگ احد کے دن جب لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی تھی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: عویمر کتنا اچھا شہسوار ہے مگر یہ کہ وہ غیر مسافر واقع ہوا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے کچھ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شریک نہیں ہوئے تھے البتہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بہت سارے غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دور خلافت میں سن ۳۲ ہجری کو دمشق میں فوت ہوئے۔

5450۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ رَاَيْتُ شَيْخًا بِدِمَشْقَ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْاَجْرَبُ مَوْلٰى لِبَنِي هِبَارٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرَ بْنَ قَيْسِ بْنِ خَنَاسَةَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَلَ اَقْنٰى يَخْضِبُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُ عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةً مُضَرَّبَةً صَغِيْرَةً وَرَاَيْتُ عَلَيْهِ عِمَامَةً قَدْ اَلْقَاهَا عَلٰى كَتِفَيْهِ قَالَ الْعَبَّاسُ فَسَمِعْتُ رَجُلًا كَانَ مَعِيَ يَقُوْلُ لَهُ مُذْ كَمْ رَاَيْتَهُ قَالَ رَاَيْتُهُ مُنْذُ اَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهِ جَوْرَبَانِ وَنَعْلَانِ قَالَ وَكَانَ اَتَى عَلٰى اَبِي اِسْحَاقَ نَحْوٌ مِّنْ عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ

✧✧ بنی ہبار کے آزاد کردہ غلام ابواسحاق اجرب فرماتے ہیں: میں نے صحابی رسول حضرت ابوالدرداء عویمر بن قیس بن خناسہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ان کی آنکھیں سیاہی مائل سرخ تھیں اور آپ شرم وحیاء کے پیکر تھے، آپ زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ میں نے ان کے سر پر چھوٹے سائز کی ٹوپی دیکھی ہے اور اس کے اوپر عمامہ شریف جس کو انہوں نے اپنے کندھے پر لٹکایا ہوا تھا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی کو جو میرے ساتھ تھا اس نے ان سے پوچھا: تم نے کتنا عرصہ ان کو دیکھا؟ انہوں نے کہا: میں نے ایک سال سے زیادہ ان کو دیکھا، وہ جورابیں اور جوتے پہن کر رکھتے تھے۔ اور وہ ابواسحاق کے پاس ایک سو بیس سال تک آتے رہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ غفاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5451- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ وَقِيْلَ يَزِيْدُ بْنُ جُنَادَةَ تُوُفِّيَ بِالرَّبَذَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ فَقِيْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّقِيْلَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نام ''ابوذر جندب بن جنادہ'' بیان کیا ہے۔بعض مورخین نے ''یزید بن جنادہ '' بیان کیا ہے۔۳۲ سن ہجری میں ربذہ میں ان کا انتقال ہوا۔ان کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ہے اس بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ''حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔

5452- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لِنَفَرٍ عِنْدَهُ اَنَّهُ قَدْ حَضَرَنِي مَا تَرَوْنَ مِنَ الْمَوْتِ وَلَوْ كَانَ لِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا اَوْ لِصَاحِبِيَّ لَمْ اُكَفَّنْ اِلَّا فِي ذٰلِكَ وَاِنِّي اُنْشِدُكُمْ اَنْ لَّا يُكَفِّنَنِي مِنْكُمْ رَجُلٌ كَانَ عِرِّيْفًا اَوْنَقِيْبًا اَوْ اَمِيْرًا اَوْ بَرِيْدًا وَكَانَ الْقَوْمُ اَشْرَافًا كَانَ حَجَرَ الْمُدْرِيُّ وَمَالِكُ الْاُشْتَرُ فِي نَفَرٍ فِيْهِمْ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكُلُّ الْقَوْمِ قَدْ اَصَابَ لِذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنَا اُكَفِّنُكَ فِي رِدَآئِي هٰذَا وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ اُمِّي حَاكَتْهُمَا لِي حَتّٰى اَحْرُمَ فِيْهِمَا فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كَفَانِي

✧✧ حضرت مجاہد فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ موجود تھے آپ نے ان سے فرمایا: میری موت کا وقت قریب ہے، اگر میرے پاس یا میرے ساتھی کے پاس اتنا کپڑا موجود ہو کہ وہ کفن کے لئے کفایت کرے تو مجھے اسی کپڑے میں کفن دینا، میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے کوئی نمبردار، چوہدری، یا حاکم، سردار، قاصد یا ایلچی قسم کا آدمی کفن نہ دے، وہ لوگ تمام بڑے صاحب منصب تھے، البتہ حجر المدری اور مالک الاشتر ایک جماعت میں موجود تھے، ان میں ایک آدمی انصار میں سے تھا اور اس پوری قوم میں صرف ایک وہی انصاری ہی ان شرائط کے پیش نظر کفن دینے کا اہل تھا، اس نے کہا: میں آپ کو اپنی اس چادر میں اور دو کپڑے میں جو کہ صندوق میں رکھے ہوئے ہیں جو کہ میری والدہ نے میرے احرام کے لئے خود اپنے ہاتھوں سے کات کر بنائے ہیں، ان میں آپ کو کفن دوں گا۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ میرے لئے کافی ہیں۔

5453- اَخْبَرَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ حَرَامٍ قَالَ بْنُ سَلَامٍ وَّيُقَالُ اِسْمُهُ يَزِيْدُ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ نے ان کا نام یہ بیان کیا ہے "ابوذرغفاری جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام۔ ابن سلام کہتے ہیں: ان کا نام "یزید" بھی بیان کیا گیا ہے۔

5454- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: اَبُو ذَرٍّ جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ صُعَيْرِ بْنِ حَرَامِ بْنِ غِفَارٍ، وَاُمُّهُ: رَمْلَةُ بِنْتُ وَقِيعَةَ بْنِ غِفَارٍ، وَاَمَّا مَا ذُكِرَ مِنَ اسْمِهِ: يَزِيدُ فَقَدْ روى أن النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ بِهِ "

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نام یہ بیان کیا ہے "ابوذر جندب بن جنادہ بن قیس بن عمرو بن صعیر بن حرام بن غفار" ان کی والدہ کا نام "رملہ بنت وقیعہ بن غفار" ہے۔ اور یہ جو روایت ہے کہ ان کا نام "یزید" تھا تو اس کے بارے میں مروی ہے کہ یہ نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔

5455- حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِي ذَرٍّ: كَيْفَ بِكَ يَا يَزِيدُ، فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ

✧✧ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل گفتگو مروی ہے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "یا یزید" (اے یزید) کہہ کر پکارا تھا۔

5456- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، وَسَعْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ، حَدَّثَنِي اَبُو حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاِسْلَامِ اَبِي ذَرٍّ؟ قَالَ: قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: قَالَ اَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ، فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، فَقُلْتُ لِاَخِي: انْطَلِقْ اِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فَكَلِّمْهُ وَائْتِنِي بِخَبَرِهِ، فَانْطَلَقَ، فَلَقِيَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقُلْتُ: مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ، قَالَ: فَاَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا، ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلَى مَكَّةَ، فَجَعَلْتُ لَا اَعْرِفُهُ، وَلَا اَكْرَهُ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهُ، وَاَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، وَاَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ، فَقَالَ: كَاَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْطَلِقْ اِلَى الْمَنْزِلِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْاَلُنِي عَنْ شَيْءٍ، وَلَا اُخْبِرُهُ، قَالَ: ثُمَّ لَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ لِاَسْاَلَ عَنْهُ، وَلَيْسَ اَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ، فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَعْرِفَ مَنْزِلَهُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: انْطَلِقْ مَعِي، فَقَالَ: مَا اَقْدَمَكَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ؟ قُلْتُ لَهُ: اِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ اَخْبَرْتُكَ؟ قَالَ: فَاِنِّي اَفْعَلُ، قُلْتُ لَهُ: بَلَغَنَا اَنَّهُ خَرَجَ مِنْ هَا هُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، فَاَرْسَلْتُ اَخِي لِيُكَلِّمَهُ، فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ، فَاَرَدْتُ اَنْ

5456-صحيح البخارى كتاب المناقب باب قصة زمزم حديث3353:صحيح البخارى كتاب المناقب باب إسلام أبى ذر الغفارى رضى الله عنه حديث3670:البحر الزخار مسند البزار -ابن عباس حديث3305:

اَلْقَاهُ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ، هٰذَا وَجْهِي، فَاتَّبِعْنِي، وَادْخُلْ حَيْثُ اَدْخُلُ، فَاِنِّي اِنْ رَاَيْتُ اَحَدًا اَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ اِلَى الْحَائِطِ كَاَنِّي اُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ اَنْتَ، قَالَ: فَمَضٰى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَ، وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعْرِضْ عَلَيَّ الْاِسْلامَ، فَعَرَضَ عَلَيَّ الْاِسْلامَ، فَاَسْلَمْتُ مَكَانِي، قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا اَبَا ذَرٍّ، اكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ، وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ، فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا، فَاَقْبِلْ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقَالُوْا: قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الصَّابِءِ، فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِاَمُوْتَ، فَاَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ، فَاَكَبَّ عَلَيَّ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ، وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارٍ، فَاَقْلَعُوْا عَنِّي، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ الْغَدَ، رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ، فَقَالُوْا: قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الصَّابِءِ، فَاَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ، فَاَكَبَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْاَمْسِ، فَكَانَ اَوَّلَ اِسْلامِ اَبِي ذَرٍّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاَمَّا حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ فِي اِسْلامِ اَبِي ذَرٍّ حَدِيْثُ الشَّامِيِّيْنَ

✧✧ ابوحمزہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہم سے کہا: کیا میں تمہیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ سناؤں؟ ہم نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا تعلق غفار قبیلے کے ساتھ تھا، ہمیں یہ اطلاع ملی کہ مکہ مکرمہ میں ایک آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس آدمی سے جا کر ملو اور اس سے بات چیت کر کے آؤ اور مجھے بتاؤ، میرا بھائی وہاں گیا اور ان سے ملاقات کی، اور واپس لوٹ کر آ گیا، میں نے اس سے پوچھا کہ تم کیا خبر لے کر آئے ہو؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ وہ شخص نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس سے کہا: مجھے تیری دی ہوئی خبر سے صحیح طور تشفی نہیں ہوئی، میں نے اپنی تلوار اور عصا اٹھایا اور مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہو گیا، (جب میں مکہ مکرمہ پہنچا تو پریشانی یہ تھی کہ) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتا بھی نہ تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کسی سے پوچھنا بھی نہیں چاہتا تھا، میں آب زم زم پی کر مسجد میں بیٹھ گیا، (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر میرے پاس سے ہوا

انہوں نے کہا: لگتا ہے تم مسافر ہو؟

میں نے کہا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: میرے ساتھ گھر چلو

میں ان کے ساتھ ان کے گھر چلا گیا، نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا اور نہ ہی میں نے بتایا۔ جب صبح ہوئی تو میں پھر مسجد میں آ گیا، لیکن اس دن بھی نہ میں نے کسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا اور نہ ہی کسی نے مجھے اس بارے میں بتایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے

آپ نے فرمایا: کیا تمہیں ابھی تک اپنی منزل نہیں ملی؟

میں نے کہا: نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے ساتھ میرے گھر چلو۔

آج حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھ لیا کہ تم کس مقصد کی خاطر اس شہر میں آئے ہو؟

میں نے کہا: اگر آپ میری بات صیغہ راز میں رکھیں تو میں آپ کو بتاتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

میں نے ان کو بتایا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ اس شہر میں کوئی شخص ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو اس معاملے کی خبر لینے بھیجا تھا، وہ آ کر واپس گیا لیکن مجھے اس کی بات سے تسلی نہیں ہوئی چنانچہ میں نے سوچا کہ مجھے خود جا کر ان سے ملاقات کرنی چاہئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بالکل ٹھیک جگہ پر پہنچے ہو، میں چلتا ہوں اور تم میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ، اور جس مکان میں میں داخل ہوں تم بھی اس میں داخل ہو جانا، اگر راستے میں مجھے تمہارے بارے میں کسی سے کوئی خطرہ محسوس ہوا تو میں دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے جوتے کا تسمہ ٹھیک کرنے لگ جاؤں گا اور تم آگے گزر جانا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ آگے آگے چلتے رہے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، حتی کہ آپ ایک مکان میں داخل ہو گئے اور میں بھی ان کے پیچھے اس مکان میں رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اسلام پیش فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اسلام پیش فرمایا، میں نے وہیں پر ہی اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت فرمائی کہ اے ابوذر رضی اللہ عنہ ابھی اپنے اسلام کو چھپائے رکھنا اور اپنے شہر کو واپس چلے جاؤ، جب تمہیں میرے غلبے کی اطلاع ملے تو چلے آنا۔ میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تو ان مشرکوں کے درمیان چیخ چیخ کر بتاؤں گا۔ پھر وہ مسجد میں آ گئے، اس وقت مسجد میں قریش بھی موجود تھے، انہوں نے کہا: اے گروہ قریش ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ انہوں نے کہا: اس دین بدلنے والے کی جانب اٹھو، پھر وہ لوگ اٹھ کر آئے اور مجھے قتل کرنے کے لئے مارنا شروع کر دیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ کر میرے اوپر جھک گئے پھر ان لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارے لئے ہلاکت ہو تم بنی غفار کے آدمی کو مار رہے ہو، حالانکہ تمہاری تمام تر تجارت انہی کے ساتھ ہے اور تمہارے تجارتی قافلوں کا گزر بھی انہی کے قبیلہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو چھوڑ دو۔ جب اگلا دن ہوا تو میں نے پھر اسی طرح مسجد میں آ کر چیخ چیخ کر کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ انہوں نے پھر مجھے مارا پیٹا، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آ کر مجھے ان سے بچایا اور پچھلے دن کی طرح ان سے کہا۔ یہ تھا واقعہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے پہلے دن کا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں شامیوں کی مفسر حدیث درج ذیل ہے۔

5457- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو طَرَفَةَ عَبَّادُ بْنُ الرَّيَّانِ اللَّخْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيَّ الْاَشْعَرِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ لُدَيْنٍ الْاَشْعَرِيّ، وَكَانَ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا لَيْلَى الْاَشْعَرِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي اَبُو ذَرٍّ، قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا دَعَانِي اِلَى الْاِسْلامِ اِنَّا كُنَّا قَوْمًا غُرَبَاءَ فَاَصَابَتْنَا السَّنَةُ فَاَحْمَلْتُ اُمِّي وَاَخِي، وَكَانَ اسْمُهُ اُنَيْسًا اِلٰى اَصْهَارٍ لَنَا بِاَعْلٰى نَجْدٍ، فَلَمَّا حَلَلْنَا بِهِمْ اَكْرَمُونَا، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ مَشَى اِلٰى خَالِي، فَقَالَ: تَعْلَمُ اَنَّ اُنَيْسًا يُخَالِفُكَ اِلٰى اَهْلِكَ، قَالَ: فَخَفِقَ فِي قَلْبِهِ، فَانْصَرَفْتُ فِي رَعِيَّةِ اِبِلِي، فَوَجَدْتُهُ كَئِيبًا حَزِينًا يَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا اَبْكَاكَ يَا خَالُ؟ فَاَعْلَمَنِي الْخَبَرَ، فَقُلْتُ: حَجَزَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّا نَخَافُ الْفَاحِشَةَ، وَاِنْ كَانَ الزَّمَانُ قَدْ اَخَلَّ بِنَا، وَلَقَدْ كَدَّرْتَ عَلَيْنَا صَفْوَ مَا ابْتَدَاْتَنَا بِهِ، وَلا سَبِيلَ اِلَى اجْتِمَاعٍ، فَاحْتَمَلْتُ اُمِّي وَاَخِي حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ، فَقَالَ اَخِي: اِنِّي رَجُلٌ مُدَافِعٌ عَلَى الْمَاءِ بِشِعْرٍ، وَكَانَ رَجُلا شَاعِرًا، فَقُلْتُ: لا تَفْعَلْ، فَخَرَجَ بِهِ اللَّجَاجُ حَتّٰى دَافَعَ جُرَيْجَ بْنَ الصِّمَّةِ اِلٰى صِرْمَتِهِ، وَايْمُ اللّٰهِ لَجُرَيْجٌ يَوْمَئِذٍ اَشْعَرُ مِنْ اَخِي، فَتَقَاضَيَا اِلٰى خِبَاءَ، فَفَضَّلَتْ اَخِي عَلٰى جُرَيْجٍ، وَذٰلِكَ اَنَّ جُرَيْجًا خَطَبَهَا اِلٰى اَبِيهَا، فَقَالَتْ: شَيْخٌ كَبِيرٌ لا حَاجَةَ لِي فِيهِ، فَحَقَدَتْ عَلَيْهِ، فَضَمَمْنَا صِرْمَتَهُ اِلٰى صِرْمَتِنَا، فَكَانَتْ لَنَا هَجْمَةٌ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ مَكَّةَ فَابْتَدَاْتُ بِالصَّفَا، فَاِذَا عَلَيْهَا رِجَالاتُ قُرَيْشٍ وَلَقَدْ بَلَغَنِي اَنَّ بِهَا صَابِئًا، اَوْ مَجْنُونًا، اَوْ شَاعِرًا، اَوْ سَاحِرًا، فَقُلْتُ: اَيْنَ هٰذَا الَّذِي تَزْعُمُونَهُ؟ فَقَالُوا: هَا هُوَ ذَاكَ حَيْثُ تَرٰى، فَانْقَلَبْتُ اِلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ مَا جُزْتُ عَنْهُمْ قِيدَ حَجَرٍ حَتّٰى اَكَبُّوا عَلَيَّ كُلَّ عَظْمٍ وَحَجَرٍ وَمَدَرٍ فَضَرَّجُونِي بِدَمِي، وَاَتَيْتُ الْبَيْتَ فَدَخَلْتُ بَيْنَ السُّتُورِ وَالْبِنَاءِ وَصُمْتُ فِيهِ ثَلاثِينَ يَوْمًا، لا آكُلُ وَلا اَشْرَبُ اِلَّا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ حَتّٰى كَانَتْ لَيْلَةٌ قَمْرَاءُ اِضْحِيَانُ، اَقْبَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ خُزَاعَةَ طَافَتَا بِالْبَيْتِ ثُمَّ ذَكَرَتَا اِسَافًا وَنَائِلَةَ، وَهُمَا وَثَنَانِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمَا، فَاَخْرَجْتُ رَاْسِي مِنْ تَحْتِ السُّتُورِ، فَقُلْتُ: احْمِلا اَحَدَهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ، فَغَضِبَتَا ثُمَّ قَالَتَا: لَوْ كَانَتْ رِجَالُنَا حُضُورًا مَا تَكَلَّمْتَ بِهٰذَا، ثُمَّ وَلَّتَا، فَخَرَجْتُ اَقْفُو آثَارَهُمَا حَتّٰى لَقِيَتَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اَنْتُمَا، وَمِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا؟ وَمِنْ اَيْنَ جِئْتُمَا؟ وَمَا جَاءَ بِكُمَا؟ فَاَخْبَرَتَاهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: اَيْنَ تَرَكْتُمَا الصَّابِءَ؟ فَقَالَتَا: تَرَكْنَاهُ بَيْنَ السُّتُورِ وَالْبِنَاءِ، فَقَالَ لَهُمَا: هَلْ قَالَ لَكُمَا شَيْئًا؟ قَالَتَا: نَعَمْ، وَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ وَمِمَّنْ اَنْتَ؟ وَمِنْ اَيْنَ اَنْتَ؟ وَمِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟ وَمَا جَاءَ بِكَ؟ فَاَنْشَاْتُ اُعْلِمُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ كُنْتَ تَاْكُلُ وَتُشْرَبُ؟ فَقُلْتُ: مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَطَعَامُ طُعْمٍ، وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي اَنْ اُعَشِّيَهُ، قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي، وَاَخَذَ اَبُو بَكْرٍ بِيَدِي حَتّٰى وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَابِ اَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ بَيْتَهُ، ثُمَّ اَتَى بِزَبِيبٍ مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ، فَجَعَلَ يُلْقِيهِ لَنَا،

قَبْضًا قَبْضًا، وَنَحْنُ نَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى تَمْلَأْنَا مِنْهُ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ، فَقَالَ لِي: اِنَّهُ قَدْ رُفِعَتْ لِي اَرْضٌ، وَهِيَ ذَاتُ مَالٍ، وَلا اَحْسَبُهَا اِلَّا تِهَامَةَ، فَاخْرُجْ اِلٰى قَوْمِكَ فَادْعُهُمْ اِلٰى مَا دَخَلْتَ فِيهِ، قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ اُمِّي وَاَخِي فَاَعْلَمْتُهُمُ الْخَبَرَ، فَقَالا: مَا لَنَا رَغْبَةٌ عَنِ الدِّينِ الَّذِي دَخَلْتَ فِيهِ فَاَسْلَمَا، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَاَعْلَمْتُ قَوْمِي، فَقَالُوا: اِنَّا قَدْ صَدَّقْنَاكَ، وَلَعَلَّنَا نَلْقَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِينَاهُ، فَقَالَتْ لَهُ غِفَارٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا ذَرٍّ اَعْلَمَنَا مَا اَعْلَمْتَهُ، وَقَدْ اَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَقَدَّمَتْ اَسْلَمُ، وَخُزَاعَةُ، فَقَالَتَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا قَدْ اَسْلَمْنَا، وَدَخَلْنَا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ اِخْوَانُنَا وَحُلَفَاؤُنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، ثُمَّ اَخَذَ اَبُو بَكْرٍ بِيَدِي، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: هَلْ كُنْتَ تَاَلَّهُ فِي جَاهِلِيَّتِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، لَقَدْ رَاَيْتُنِي اَقُومُ عِنْدَ الشَّمْسِ، فَلا اَزَالُ مُصَلِّيًا حَتّٰى يُؤْذِيَنِي حَرُّهَا فَاَخِرُّ كَاَنِّي خِفَاءٌ، فَقَالَ لِي: فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ؟ قُلْتُ: لا اَدْرِي اِلَّا حَيْثُ وَجَّهَنِي اللّٰهُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلامَ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شروع شروع میں میرے اسلام کی طرف مائل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ہم مسافر لوگ تھے ہمارے علاقے میں قحط پڑ گیا میں اپنی والدہ اور اپنے بھائی انیس کو ساتھ لے کر نجد کے بالائی علاقے میں اپنے سسرال چلا گیا، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں ہماری بہت عزت کی اس محلے کے ایک آدمی نے مجھے دیکھا تو وہ میرے ماموں کے پاس گیا اور ان سے کہنے لگا: کیا تم جانتے ہو کہ انیس تمہارا مخالف ہے؟ (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ان کے دل میں میرے بارے میں رنجش سی پیدا ہو گئی، میں اونٹوں کے ریوڑ میں چلا گیا، میں نے ان کو شکستہ دل پریشان حال بیٹھے دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اے ماموں آپ کیوں پریشان بیٹھے ہیں؟ انہوں نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اللہ تعالیٰ بچائے، ہم گناہ سے ڈرتے ہیں۔ زمانے نے ہمیں محتاج کر دیا ہے اور ابتداء میں آپ نے جس انداز میں ہمارا خیال کیا ہے اب اس تعلق میں دراڑ پڑ چکی ہے اس بناء پر لگتا ہے کہ اب اپنا اکٹھے رہنا ممکن نہیں ہے، میں نے اپنی والدہ اور بھائی کو ساتھ لیا اور مکہ کے قریب آ کر ڈیرہ لگا لیا۔ میرا بھائی شاعر تھا اس نے کہا: میں اپنے اشعار کی بدولت پانی پر قبضہ کر سکتا ہوں، میں نے اس کو اس کام سے منع کیا لیکن وہ ضد کر کے چلا گیا اور جریج بن صمہ کے ساتھ اس کے اونٹوں کے گلہ میں جا کر مقابلہ شروع کر دیا۔ خدا کی قسم! جریج میرے بھائی سے بڑا شاعر تھا۔ یہ دونوں خنساء کے پاس آ گئے اور اشعار کا مقابلہ کیا، (خنساء ان میں منصف تھی) اس نے میرے بھائی کو فاتح قرار دیا اور یہ اس لئے کیا کہ جریج نے اس کے باپ سے اس کا رشتہ مانگا تھا لیکن اس نے آگے سے کہا: وہ بہت بوڑھا ہے مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، اس وجہ سے اس کے دل میں کینہ پیدا ہو گیا تھا، یہ شرط جیت کر ہم نے اس کا گلہ اپنے گلہ کے ساتھ ملا لیا، اس طرح ہمارے اونٹ سو سے بھی زیادہ ہو گئے۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں مکہ میں آ گیا، سب سے پہلے میں صفا مروہ کی سعی کرنے لگا وہاں میں نے قریش کے بہت سارے قافلے دیکھے، مجھے کسی نے بتایا کہ وہاں پر ایک صابی (اپنے دین سے برگشتہ) شخص ہے،

یا مجنون یا شاعر یا جادوگر موجود ہے۔ میں نے کہا: جس شخص کے بارے میں تم یہ گمان رکھتے ہو، وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ جس شخص کو تم دیکھ رہے ہو، یہی وہ ہے۔ میں پلٹ کر ان کے پاس گیا۔ خدا کی قسم! میں وہاں سے ایک پتھر کی مقدار بھی آگے نہیں بڑھا تھا کہ انہوں نے مجھ پر ہڈیوں، پتھروں اور گندگی کی بوچھاڑ کر دی۔ اور مجھے سر بسر خون سے نہلا دیا، میں بیت اللہ میں آیا اور کعبہ کے پردوں میں چھپ گیا، میں تین دن وہاں آب زم زم کے علاوہ بغیر کچھ کھائے، پیئے روزے کی حالت میں رہا۔ ایک روشن رات میں جب چاند خوب چمک رہا تھا بنی خزاعہ کی دو عورتیں بیت اللہ شریف کا طواف کرنے آئیں، انہوں نے اساف اور نائلہ دو بتوں کا ذکر کیا یہ لوگ ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ میں نے پردوں سے اپنا سر باہر نکالا اور کہا: تم میں سے ایک، دوسری پر چڑھ جاؤ، یہ بات سن کر وہ شدید غضبناک ہو گئیں اور کہنے لگیں: اللہ کی قسم! اگر آج ہمارے ساتھ ہمارے مرد ہوتے تو تم یہ بات نہ کہہ سکتے، پھر وہ چلی گئیں۔ میں ان کے پیچھے پیچھے چل دیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کس قبیلے سے تعلق رکھتی ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور تمہیں کیا کام ہے؟ انہوں نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے اس صابی کو کہاں چھوڑا ہے؟ انہوں نے کہا: کعبہ کی عمارت اور پردوں کے درمیان۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا اس نے تم سے بھی کچھ کہا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہو گیا اور آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کون ہو؟ کس قبیلے سے تعلق ہے؟ کہاں سے آئے ہو؟ اور کس لئے آئے ہو؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اتنے دن تم کہاں سے کھاتے پیتے رہے؟ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف آب زم زم پر گزارا کرتا رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، آب زم زم کھایا جانے والا طعام ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے میں ان کے لئے کھانے کا انتظام کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے پیدل چل نکلے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھام لیا اور چلتے چلتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جا کر رکے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر گئے اور طائف کا درآمد شدہ منقع لے کر آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک مٹھی بھر کر ہمیں دیتے رہے اور ہم کھاتے رہے۔ حتیٰ کہ ہمارا پیٹ بھر گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی، میں نے لبیک کہا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک زمین میرے لئے بلند کی گئی ہے یہ مال و دولت سے بھری ہوئی ہے، میرا خیال ہے کہ یہ سرزمین مکہ ہے، اس لئے تم اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاؤ اور جو دین تو نے اختیار کیا ہے ان کو بھی اس کی دعوت دو، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں وہاں سے نکلا اور اپنی والدہ اور بھائی کے پاس آیا اور ان کو ساری کہانی سنائی، انہوں نے کہا: تم جس دین میں داخل ہوئے ہو ہمیں اس دین سے کوئی نفرت نہیں ہے۔ چنانچہ ان دونوں نے بھی اسلام قبول کر لیا، پھر ہم لوگ وہاں سے نکلے اور مدینہ منورہ میں آ گئے، یہاں آ کر ہم نے اپنی قوم کو ساری بات بتائی، انہوں نے کہا: ہم تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ یہ سعادت ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم بھی بارگاہ مصطفیٰ میں حاضر ہو جائیں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ شریف تشریف لائے، تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، قبیلہ

غفار نے آپ ﷺ سے کہا: یارسول اللہ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ سب کچھ بتا دیا تھا جو آپ نے بتایا ہے، اور ہم سب مسلمان ہو چکے ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ پھر قبیلہ اسلم اور خزاعہ کے لوگ بھی حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہم بھی مسلمان ہیں اور اسی دین میں داخل ہیں جس میں ہمارے دوسرے بھائی اور ہمارے حلیف داخل ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کے بارے میں کہا: اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے، اور غفار کے بارے میں فرمایا: غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آواز دی تو میں نے لبیک کہا۔ آپ نے کہا: کیا تم جاہلیت کے دور میں بھی عبادت کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ میں سورج کے سامنے کھڑا ہو کر عبادت شروع کر دیتا تھا اور میں اس وقت تک عبادت میں مصروف رہتا تھا جب تک دھوپ کی شدت کی وجہ سے میرے پاؤں جلنے نہ لگ جاتے۔ پھر میں سجدے میں گر جاتا۔ انہوں نے مجھ سے کہا: تم اسلام کی جانب کسی طرح مائل ہوئے؟ میں نے کہا: یہ مجھے نہیں پتا بس جدھر اللہ تعالیٰ نے مجھے متوجہ کیا میں ادھر ہی ہو گیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نعمتِ اسلام سے نواز دیا۔

5458۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى اللَّخَمِيُّ حَدَّثَنَا بَشْرٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلْمَةَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَخِيْهِ عَنِ ابْنِ عَآئِذٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُنِي رُبُعَ الْاِسْلَامِ لَمْ يُسْلِمْ قَبْلِي اِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، میں اپنے آپ کو چوتھے نمبر پر اسلام لانے والا سمجھتا ہوں کیونکہ مجھ سے پہلے صرف رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5459۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي زُمَيْلٍ سِمَاكِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رُبُعَ الْاِسْلَامِ اَسْلَمَ قَبْلِيْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ وَاَنَا الرَّابِعُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَاَيْتُ الْاِسْتِبْشَارَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت مالک بن مرثد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لانے والا ہوں کیونکہ مجھ سے پہلے تین لوگ اسلام لائے تھے اور میں چوتھا ہوں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا

(نوٹ: اس حدیث پاک میں فتقاضیا الی خباء کے الفاظ ہیں ان الفاظ کے ہوتے ہوئے حدیث کے اگلے الفاظ کا یہاں پر کوئی مطلب مجھے سمجھ میں نہیں آیا، پھر دیگر کتب میں اسی حدیث کو دیکھا تو یہاں پر ''خباء'' کی بجائے ''خنساء'' کے الفاظ ملے مثلاً تاریخ دمشق، معجم کبیر، معجم الاوسط للطبرانی وغیرہ میں ''خنساء'' کے الفاظ ہیں۔ شفیق)

اور کہا: السلام علیکم یا رسول اللہ ﷺ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ (میرے اسلام قبول کرنے پر) میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھے۔

5460۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تُقِلُّ الْغَبْرَاءُ، وَلَا تُظِلُّ الْخَضْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ، وَلَا اَوْفَى مِنْ اَبِي ذَرٍّ شَبِيهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَنَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ، قَالَ: نَعَمْ، فَاعْرِفُوهُ لَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَاَبِي الدَّرْدَاءِ اَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

✧✧ مالک بن مرثد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین و آسمان نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر زیادہ سچے لہجے والا اور وعدہ وفائی کرنے والا شخص کبھی نہیں دیکھا، یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے مشابہت رکھتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم فضیلت سے ابوذر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، تم اس کو آگاہ کر دو۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوالدرداء سے بھی مروی ہے۔

○ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

5461۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ اَبِي حَرْبٍ الدِّيلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ عَلٰى رَجُلٍ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ اَبِي ذَرٍّ وَاَمَّا حَدِيثُ اَبِي الدَّرْدَاءِ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

5461–سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل أبي ذر' حديث:154' الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب أبي ذر الغفاري رضي الله عنه' حديث:3817' مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' ما جاء في أبي ذر الغفاري رضي الله عنه' حديث:31627' تهذيب الآثار للطبري' القول في علل هذا الخبر' حديث:1509' مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث:6348' البحر الزخار مسند البزار' حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2172'

5462- فَحَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ مِنْ اَبِي ذَرٍّ

محنة أبي ذر رضي الله عنه

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی آزمائش

5463- قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ مِنْ اَوْجُهٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ

✧✧ حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ آزمائشیں انبیاء کرام علیہم السلام پر آتی ہیں، اس سے کم "علماء کرام" پر۔ پھر اسی طرح درجہ بدرجہ۔

5464- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، وَاَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَارِءُ الزَّاهِدُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كُنْتَ فِي حُثَالَةٍ؟ وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: اصْبِرْ، اصْبِرْ، اصْبِرْ، خَالِقُوا النَّاسَ بِاَخْلَاقِهِمْ، وَخَالِفُوهُمْ فِي اَعْمَالِهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! وہ وقت کیسا ہوگا جب تم گھٹیا لوگوں میں پھنسے ہوگے۔ یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حالات میں آپ میرے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرنا، صبر کرنا، صبر کرنا۔

5463- سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب : في أشد الناس بلاء' حديث2736: سنن ابن ماجه كتاب الفتن' باب الصبر على البلاء' حديث4021: الجامع للترمذي' أبواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الصبر على البلاء' حديث2380: مصنف ابن أبي شيبة كتاب الجنائز' ما قالوا في ثواب الحمى والمرض' حديث10643: السنن الكبرى للنسائي كتاب الطب' أي الناس أشد بلاء' حديث7237: مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث1832: السنن الكبرى للبيهقي كتاب الجنائز' باب ما ينبغي لكل مسلم أن يستشعره من الصبر على جميع' حديث6151: مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة - مسند أبي إسحاق سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث1440: مسند الطيالسي' أحاديث سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث209: مسند عبد بن حميد مسند سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث147: البحر الزخار مسند البزار - ومما روى سماك بن حرب' حديث1024: مسند أبي يعلى الموصلي' مسند سعد بن أبي وقاص' حديث798:

لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنا اور ان کے اعمال میں ان کی مخالفت کرنا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5465- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ، ابْنِ اَخِي الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، اَنَا عَبْدِ الْوَارِثِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مِسْكِينٍ الْاُسْوَارِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْمُنْتَصِرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ كَثُرَ لُبْسُ الطَّيَالِسَةِ، وَكَثُرَتِ التِّجَارَةُ، وَكَثُرَ الْمَالُ، وَعَظُمَ رَبُّ الْمَالِ بِمَالِهِ، وَكَثُرَتِ الْفَاحِشَةُ، وَكَانَتْ اِمَارَةُ الصِّبْيَانِ، وَكَثُرَ النِّسَاءُ، وَجَارَ السُّلْطَانُ، وَطُفِّفَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ، وَيُرَبِّي الرَّجُلُ جِرْوَ كَلْبٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يُرَبِّيَ وَلَدًا لَهُ، وَلا يُوَقَّرُ كَبِيرٌ، وَلا يُرْحَمُ صَغِيرٌ، وَيَكْثُرُ اَوْلَادُ الزِّنَا، حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَغْشَى الْمَرْاَةَ عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ، فَيَقُولُ اَمْثَلُهُمْ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ: لَوِ اعْتَزَلْتُمَا عَنِ الطَّرِيقِ، وَيَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّاْنِ عَلٰى قُلُوبِ الذِّئَابِ، اَمْثَلُهُمْ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ الْمُدَاهِنُ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ سَيْفُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ وَالْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ثِقَةٌ

✧✧ منتصر بن عمارہ بن ابی ذر اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت قریب ہوگی تو ریشمی لباس کی کثرت ہوگی، تجارت بہت بڑھ جائے گی، مال و دولت میں اضافہ ہوگا، دولتمند اپنی دولت پر فخر کریں گے۔ گناہ عام ہو جائیں گے، بچوں کی حکومتیں ہوں گیں، عورتیں بڑھ جائیں گی، بادشاہ ظالم ہوں گے، ناپ تول میں کمی کی جائے گی، آدمی کسی کتے یا شیر کے بچے کو پال لے، یہ اس کے لئے اپنی اولاد کو پالنے سے بہتر ہوگا، بڑوں کا احترام ختم ہو جائے گا، چھوٹوں پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ حرامی بچے زیادہ ہوں گے (حالات اس حد تک گندے ہو جائیں گے کہ) آدمی سڑک کنارے عورت سے زنا کرے گا، کوئی شریف آدمی ان کو دیکھے گا تو (اس کی غیرت بھی صرف اتنی ہی ہوگی) وہ کہے گا: تم سڑک سے دور ہٹ کر یہ کام نہیں کر سکتے؟ لوگوں کے دل بھیڑیے کی طرح ہوں گے اور اوپر لباس بھیڑ کی طرح شریفانہ ہوگا یہ لوگ اس دھوکہ دہی کے زمانے کے شریف لوگ ہوں گے۔

❁❁ اس حدیث کو مبارک بن فضالہ سے روایت کرنے میں سیف بن مسکین منفرد ہیں۔ اور مبارک بن فضالہ ثقہ ہیں۔

5466- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي الْمُحَجَّلِ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُخْتَبِئًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهُ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ، وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ، وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ، وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ

✧✧ صدقہ بن ابی عمران بن حطان فرماتے ہیں: میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ مسجد میں اپنی کالی چادر لپیٹے تنہا

بیٹھے تھے، میں نے پوچھا: اے ابوذر! آپ اس طرح اکیلے کیوں بیٹھے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "برے ساتھی کی سنگت سے تنہائی بہتر ہے، اور تنہائی سے بہتر اچھے دوست کی سنگت ہے اور اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے اور بری بات سے خاموشی بہتر ہے۔

5467- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ، فَسَاَلَهُ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ مَسِيرٌ اِلَى الرَّبَذَةِ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، لَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ قَطَعَ لِي عُضْوًا اَوْ يَدًا مَا هَجَّنْتُهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِّنْ اَبِي ذَرٍّ

✧✧ عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں: میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ایک آدمی مدینہ کی جانب سے آیا اور ان سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ تو ربذہ کی جانب چلے گئے ہیں، اس نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اگر میرا ہاتھ یا کوئی عضو کاٹ ڈالے تو مجھے یہ بھی برا نہ لگے جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی ان کے بارے میں یہ کلمات سنے ہیں: زمین کے سینے نے اور چشم فلک نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی سچا انسان نہیں دیکھا۔

5468- حَدَّثَنَا اَبُو ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ بْنُ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ وَهُوَ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ الْخَزَّازُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ ذَرٍّ: وَاللّٰهِ مَا سَيَّرَ عُثْمَانُ اَبَا ذَرٍّ، وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا بَلَغَ الْبُنْيَانُ سَلْعًا فَاخْرُجْ مِنْهَا، قَالَ اَبُو ذَرٍّ: فَلَمَّا بَلَغَ الْبُنْيَانُ سِلَعًا وَجَاوَزَ خَرَجَ اَبُو ذَرٍّ اِلَى الشَّامِ، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ بِطُولِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْحَدِيثُ الْمُفَسَّرُ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثُ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ جَنْدَلٍ الْغِفَارِيِّ تَرَكْتُهُ لِاَلْفَاظٍ فِيهِ وَلِطُولِهِ اَيْضًا اقْتَصَرْتُ عَلَى الْاِسْنَادَيْنِ الصَّحِيحَيْنِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن صامت فرماتے ہیں: ام ذر نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو جلاوطن نہیں کیا تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا تھا کہ جب عمارت پہاڑ کی دراڑ تک پہنچ جائے تو تم یہاں سے نکل جانا۔ ام ذر فرماتی ہیں: جب عمارت پہاڑ کی دراڑ تک پہنچ گئی اور اس سے آگے تجاوز کر گئی تو وہ یہاں سے شام کی جانب چلے گئے۔ اس کے بعد پوری مفصل حدیث بیان کی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس باب میں مفسر حدیث وہ ہے جو اعمش نے ابووائل کے حوالے سے حرام بن جندل غفاری سے روایت کی ہے، میں نے اس کو طوالت اور بعض (غیر مستند) الفاظ کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے اور صرف صحیحین کی اسنادوں پر ہی اکتفا کیا ہے۔

5469۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ مَاتَ اَبُوْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّفِيْهَا اَيْضًا مَّاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّصَلَاةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَلَيْهِ لَا تَبْعُدُ فَقَدْ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ آخَرَ اَنَّهُ كَانَ فِي الرَّهْطِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ۳۲ ہجری کو ربذہ میں فوت ہوئے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہیں وفات ہوئی۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوذر کے جنازہ کی نماز پڑھانا کوئی بعید نہیں ہے کیونکہ ایک دوسری اسناد کے ہمراہ منقول ہے کہ آپ کوفہ والوں کے اس قافلے کے ہمراہ تھے جنہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

5470۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ ذَرٍّ، قَالَتْ: لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقُلْتُ: وَمَا لِيَ لَا اَبْكِي وَاَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا لِي، وَلَا لَكَ وَلَا لَكَ وَلَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ: فَاَبْشِرِي، وَلَا تَبْكِي، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: -وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَيْسَ مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ اِلَّا وَمَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ فَاَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ، وَلَا كُذِبْتُ فَابْصِرِي الطَّرِيقَ، فَقُلْتُ: اَنَّى وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ، وَتَقَطَّعَتِ الطَّرِيقُ، فَقَالَ: اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي، قَالَ: فَكُنْتُ اَشْتَدُّ اِلَى الْكَثِيبِ، ثُمَّ اَرْجِعُ فَاُمَرِّضُهُ، فَبَيْنَمَا اَنَا وَهُوَ كَذٰلِكَ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلَى حَالِهِمْ كَاَنَّهُمُ الرَّخَمُ تَجِدُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ، قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ: تَجِدُّ اَوْ تَخُبُّ، قَالَ: بِالدَّالِ، قَالَتْ: فَاَلَحْتُ بِثَوْبِي، فَاَسْرَعُوا اِلَيَّ حَتّٰى وَقَفُوا عَلَيَّ، فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: اَبُو ذَرٍّ، قَالُوا: صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ، وَاَسْرَعُوا اِلَيْهِ حَتّٰى دَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: اَبْشِرُوا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، اَنْتُمْ تَسْمَعُونَ اَنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي اَوْ لِامْرَاَتِي لَمْ اُكَفَّنْ اِلَّا فِي ثَوْبٍ لِي اَوْ لَهَا، اِنِّي اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، ثُمَّ اِنِّي اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، اَنْ لَا يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ اَمِيرًا اَوْ عَرِيفًا اَوْ بَرِيدًا اَوْ نَقِيبًا وَلَيْسَ مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ اِلَّا وَقَدْ قَارَفَ، مَا قَالَ اِلَّا فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اَنَا اُكَفِّنُكَ يَا عَمِّ، اُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هٰذَا، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ اُمِّي، قَالَ: اَنْتَ فَكَفِّنِّي فَكَفَّنَهُ الْاَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ حَضَرُوهُ، وَقَامُوا عَلَيْهِ،

وَدَفَنُوهُ فِي نَفَرٍ كُلِّهِمْ يَمَانٌ

✧✧ حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رو پڑی، انہوں نے مجھ سے رونے کی وجہ دریافت کی، میں نے کہا: میں کیوں نہ رووں، تم ایک جنگ بیابان میں فوت ہو رہے ہو، ان حالات میں آپ کے اور میرے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں ہے جس سے میں تمہیں کفن دے سکوں، اور تمہاری میت کے لئے کفن تو ضروری ہے۔ انہوں نے کہا: تم خوش ہو جاؤ، اور رونا دھونا بند کرو، کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جن مسلمان ماں باپ کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں وہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ لوگوں کے بارے میں (ان لوگوں میں، میں بھی موجود تھا) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی جنگل بیابان میں فوت ہوگا اور اس کے پاس مسلمانوں کی ایک جماعت پہنچے گی۔ وہ تمام لوگ آبادیوں میں اور فوت ہوئے ہیں، اب صرف میں ہی باقی بچا ہوں، اس لئے وہ شخص میں ہی ہوں، خدا کی قسم! نہ تو میں نے یہ بات جھوٹ کہی ہے اور نہ ہی یہ جھوٹ ہوگا، اس لئے تم راستہ کو تکتی رہو، میں نے کہا: اب قافلہ کہاں سے آئے گا؟ حاجی جا چکے ہیں۔ راستے بند ہو چکے ہیں۔ انہوں نے پھر یہی کہا کہ جاؤ اور دیکھو، میں ایک ٹیلے پر جا کر دور دور تک نظر دوڑاتی، پھر واپس آ کر ان کو دیکھتی، میں اسی کشمکش میں تھی کہ اچانک کچھ لوگ سواریوں پر سوار اپنے زاد راہ سمیت وہاں پر آ گئے۔

علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ اس روایت میں لفظ ''تجد'' دال کے ساتھ ہے یا ''تخب'' خ اور ب کے ساتھ ہے؟ انہوں نے کہا: ''تجد'' دال کے ساتھ ہے۔

میں نے اپنے کپڑے کے ساتھ اشارہ کیا تو وہ لوگ جلدی سے میرے پاس آ گئے، اور پوچھنے لگے کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا: صحابیٔ رسول؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں ان کے پاس آنا شروع ہو گئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: تمہیں خوشخبری ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جماعت (جس میں، میں بھی موجود تھا) کے بارے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک شخص جنگل بیابان میں فوت ہوگا اور ایک مسلمان جماعت اس کے پاس آئے گی، اس جماعت کے تمام لوگ آبادیوں میں فوت ہو چکے ہیں (اب صرف میں ہی باقی بچا ہوں) خدا کی قسم نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی میں جھٹلایا جاؤں گا۔ تم سن رہے ہو، اگر میرے پاس کوئی اتنا کپڑا ہوتا جو میرے پاس یا میری بیوی کے پاس کفن کا کپڑا ہوتا تو مجھے اس میں کفن دے دیا جاتا، میں تمہیں بار بار اللہ کی قسم دے کر کہہ رہا ہوں کہ مجھے کوئی چوہدری یا نمبردار، ایلچی یا کوئی صاحب منصب کفن نہ دے، جبکہ اس جماعت میں تمام لوگ اسی طرح کے تھے سوائے ایک انصاری نوجوان کے۔ وہ کہنے لگا: اے چچا! اگر میں آپ کو کفن دوں گا تو اپنی اس چادر میں اور دو کپڑے میرے صندوق میں رکھے ہوئے ہیں جو کہ میری والدہ نے میرے احرام کے لئے خود اپنے ہاتھوں سے کات کر بنائی ہیں ان میں ہی دوں گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم ہی مجھے کفن دو، چنانچہ اس انصاری نے ان کو کفن دیا، یہ انصاری اسی جماعت سے ہی تعلق رکھتا تھا انہی لوگوں نے آپ کی تدفین کی، یہ تمام لوگ یمن سے تعلق رکھنے والے تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حبیب بن مسلمہ الفہری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5471۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مَالِكِ الْاَكْبَرِ بْنِ وَهْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ وَائِلَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَيْبَانَ بْنِ مَحَارِبِ بْنِ فِهْرٍ كَانَ شَرِيْفًا قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ حَبِيْبُ الرُّوْمِ مِنْ كَثْرَةِ الدُّخُوْلِ عَلَيْهِمْ قَالَ وَفِيْهِ يَقُوْلُ شُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ

اَلَا كُلُّ مَنْ يُدَّعٰى حَبِيْبًا وَّلَوْ بَدَتْ ... مَرُوْءَتُهُ تَفْدِيْ حَبِيْبَ بَنِيْ فِهْرٍ

هَمَامٌ يَّقُوْدُ الْخَيْلَ حَتّٰى كَاَنَّمَا ... يَطَاْنَ بِرَضْرَاضِ الْحِصٰى حَاجِمُ الْجَمَرِ

❖❖ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "حبیب بن مسلمہ بن مالک الاکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر" یہ شریف آدمی تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنی ہیں۔ یہ اکثر روم جایا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کو حبیب الروم کہا جاتا تھا۔ ان کے بارے میں شریح بن حارث نے کہا:

خبردار! ہر وہ شخص جس کو حبیب کے نام سے پکارا جاتا ہے اگرچہ اس کی مروت ظاہر ہو چکی ہے پھر بھی وہ حبیب بن فہر پر فدا ہوتا ہے۔

وہ ایسا راہنما ہے کہ جماعت کو چلاتا ہے گویا کہ وہ کنکریوں کو کوئلوں کی طرح لتاڑتی ہیں جس سے وہ پوری طرح ٹوٹتی بھی نہیں ہیں۔

5472۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ الْاِمَامُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْغَسَّانِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ وَّرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَارَتِ الرُّوْمُ اِلٰى حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَهُوَ بِاَرْمِيْنِيَّةَ فَكَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ يَسْتَمِدُّهُ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بِذٰلِكَ فَكَتَبَ عُثْمَانُ اِلٰى اَمِيْرِ الْعِرَاقِ يَاْمُرُهُ اَنْ يَّمُدَّ حَبِيْبًا فَاَمَدَّهُ بِاَهْلِ الْعِرَاقِ وَاَمَرَ عَلَيْهِمْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْبَاهِلِيُّ فَسَارُوْا يُرِيْدُوْنَ غِيَاثَ حَبِيْبٍ فَلَمْ يَبْلُغُوْهُمْ حَتّٰى لَقِيَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ الْعَدُوَّ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُمْ فَلَمَّا قَدِمَ سَلْمَانُ وَاَصْحَابُهُ عَلٰى حَبِيْبٍ سَاَلُوْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَقَالُوْا قَدْ اَمْدَدْنَاكُمْ وَقَالَ اَهْلُ الشَّامِ لَمْ تَشْهَدُوا الْقِتَالَ لَيْسَ لَكُمْ مَعَنَا شَيْءٌ فَاَبٰى حَبِيْبٌ اَنْ يُّشْرِكَهُمْ وَحَوٰى هُوَ وَاَصْحَابُهُ عَلٰى غَنِيْمَتِهِمْ فَتَنَازَعَ اَهْلُ الشَّامِ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِرَاقِ

فَاِنْ تَقْتُلُوْا سَلْمَانَ نَقْتُلْ حَبِيْبَكُمْ ... وَاِنْ تَرْحَلُوْا نَحْوَ بْنِ عَفَّانَ نَرْحَلُ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْغَسَّانِيُّ وَسَمِعْتُ اَنَّهَا اَوَّلُ عَدَاوَةٍ وَقَعَتْ بَيْنَ اَهْلِ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ

✧✧ عطیہ بن قیس اور راشد بن سعد فرماتے ہیں: روم حبیب بن مسلمہ کی جانب روانہ ہوا، وہ اس وقت آرمینیہ میں تھے اس نے حضرت معاویہ کی جانب خط لکھ کر ان سے امداد طلب کی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذمہ لگا دیا، انہوں نے عراق کے گورنر کو خط لکھ دیا کہ حبیب کی مدد کی جائے۔ چنانچہ اہل عراق کے ساتھ ان کی مدد کر دی گئی اور سلمان بن ربیعہ کو ان کا سپہ سالار بنا دیا گیا، یہ لشکر حبیب کی مدد کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہ لوگ ان تک تو نہیں پہنچ پائے تھے بلکہ راستہ میں ہی دشمن کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح سے ہمکنار کیا۔ جب سلمان اور اس کے ساتھی حبیب کے پاس آئے تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کو بھی مال غنیمت سے حصہ دیا جائے۔ ان کا موقف یہ تھا کہ ہم نے تمہاری مدد کی ہے۔ جبکہ اہل شام کا کہنا تھا کہ تم لوگ جنگ میں شریک ہی نہیں ہوئے ہو، اس لئے ہمارے اموال میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ حبیب نے ان کو مالِ غنیمت میں شریک کرنے سے انکار کر دیا۔ اور انہوں نے اپنے ہی ساتھیوں میں مال تقسیم کر لیا۔ اس پر اہل شام اور اہل عراق میں اختلافات پیدا ہو گئے اختلافات اس قدر شدت اختیار کر گئے کہ قریب تھا کہ ان میں باہم جنگ شروع ہو جاتی، ایک عراقی نے کہا:

اگر تم نے سلمان کو قتل کیا تو ہم تمہارے حبیب کو قتل کر دیں گے اور اگر تم ابن عفان کی طرف روانہ ہو گے تو ہم بھی ادھر روانہ ہو جائیں گے۔

ابوبکر غسانی کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ اہل عراق اور اہل شام کے مابین یہ سب سے پہلی دشمنی تھی۔

5473۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ النَّسَوِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ كُنْيَةُ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✧✧ احمد بن زہیر بن حرب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی۔

5474۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ

✧✧ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی، (کئی مرتبہ) آپ نے تیسرا حصہ غنیمت کے طور پر عطا فرمایا۔

5475۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْيَمَانِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَالنَّاسُ كَانُوا يُسَمُّونَ حَبِيبَ بْنِ مَسْلَمَةَ حَبِيبُ الرُّوْمِ لِكَثْرَةِ مُجَاهَدَتِهِ الرُّوْمَ

✧✧ عامر بن عبداللہ بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور بہت سارے لوگ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو حبیب الروم کہا کرتے تھے کیونکہ انہوں نے روم کے ساتھ جنگوں میں بہت کثرت سے شرکت کی ہے۔

5476۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبَدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ تُوُفِّيَ

حَبِيْبُ بْنُ مَسْلِمَةَ بِاَرْمِينِيَّةَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَاَرْبَعِيْنَ وَهُوَ بْنُ خَمْسِيْنَ سَنَةً

✧✧ یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ پچاس سال کی عمر میں سن ۴۲ ہجری میں ارمینیہ میں فوت ہوئے۔

5477۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَزْهَرَ بْنُ رِقَّةَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اَسْلَمَ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الرُّعَيْنِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَنَاعَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

✧✧ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیر بعد ملا کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے۔

5478۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو هُبَيْرَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ، وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ، اَنَّهُ اُمِّرَ عَلٰى جَيْشٍ، فَدَرِبَ الدُّرُوْبَ، فَلَمَّا اَتَى الْعَدُوَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَجْتَمِعُ مَلَأٌ فَيَدْعُو بَعْضُهُمْ، وَيُؤَمِّنُ الْبَعْضُ، اِلَّا اَجَابَهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ اِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ احْقِنْ دِمَاءَنَا، وَاجْعَلْ اُجُورَنَا اُجُورَ الشُّهَدَاءِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ نَزَلَ الْهُنْبَاطُ اَمِيرُ الْعَدُوِّ، فَدَخَلَ عَلٰى حَبِيبٍ سُرَادِقَهُ

✧✧ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات ہیں، (راوی) فرماتے ہیں: ان کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا دیا گیا، انہوں نے جنگ کی تیاری مکمل کر لی اور جب دشمن سے مقابلہ کا وقت آیا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے اس وقت کچھ لوگ دعا مانگیں، باقی آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کرتا ہے'' اس کے بعد انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور یوں دعا مانگی ''اے اللہ! ہمارے خونوں کی حفاظت فرما، ہمیں شہیدوں کا سا اجر و ثواب عطا فرما، کچھ ہی دیر میں دشمن کی فوج کا سپہ سالار وہاں آپہنچا اور حبیب کے خیمے میں گھس گیا۔

مَنَاقِبُ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ وَهُوَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهُ بْنُ الْاَسْوَدِ

حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ عنہ کے فضائل، یہ وہی ہیں جن کو ابن الاسود کہا جاتا ہے۔

5479۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَمِنْ حُلَفَآئِهِمُ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ زَمْعَةَ بْنِ ثَمَامَةَ بْنِ مَطْرُوْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ نَمِرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكٍ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: بنی زہرہ اور ان کے حلفاء میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں

میں ''مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن زمعہ بن ثمامہ بن مطرود بن عمرو بن ربیعہ بن زہیر بن نمر بن ثعلبہ بن مالک'' بھی ہیں۔

5480۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن بَنِي زُهْرَةَ وَمِنْ حُلَفَآئِهِمْ اَلْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو

✧✧ عروہ سے مروی ہے کہ بنی زہرہ اوران کے حلیفوں میں سے جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہونے والوں میں ''حضرت مقداد بن عمرو'' ہیں۔

5481۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابُ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ قَالَ بْنُ اِسْحَاقٍ نَسَبُ الْمِقْدَادِ اِلَى الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ بْنِ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ بْنِ زُهْرَةَ تَبَنَّاهُ وَيُقَالُ اِلَى الْاَسْوَدِ بْنِ اَبِي قَيْسٍ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی جانب منسوب کیا جاتا ہے حالانکہ اسود بن عبد یغوث نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسود بن ابی قیس بن عبد مناف کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔

5482۔ فَحَدَّثَنَا بِصِحَّةِ ذٰلِكَ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ كُنْتُ صَاحِبًا لِلْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَصَابَ فِيْهِمْ دَمًا فَهَرَبَ اِلَى كِنْدَةَ فَحَالَفَهُمْ ثُمَّ اَصَابَ مِنْهُمْ دَمًا فَهَرَبَ اِلَى مَكَّةَ فَحَالَفَ الْاَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوْثَ فَلِذٰلِكَ نُسِبَ اِلَيْهِ

✧✧ سعید بن عفیر فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں، میں مقداد بن اسود کا دوست ہوتا تھا، ان سے ایک قتل ہو گیا تھا اس لئے یہ مقام کندہ کی جانب بھاگ گئے اور ان لوگوں کے حلیف بن گئے، پھر وہاں بھی ان سے قتل ہو گیا تو یہ مکہ کی جانب بھاگ گئے اور یہاں اسود بن عبد یغوث کے حلیف بنے، اسی وجہ سے ان کو اسود کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔

5483۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُو بَكْرٍ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدُ يُكَنَّى اَبَا مَعْبَدٍ مَّاتَ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ بَلَغَ نَحْوًا مِّنْ سَبْعِيْنَ سَنَةً وَّكَانَ يَصْفَرُّ لِحْيَتَهُ مَاتَ بِالْجُرْفِ فَحُمِلَ عَلٰى رِقَابِ الرِّجَالِ وَصَلَّى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ

✧✧ محمد بن عبد اللہ بن نمیر فرماتے ہیں: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابو معبد'' تھی، ان کا انتقال ستر سال کی عمر میں سن تیس ہجری کو ہوا۔ آپ داڑھی پر زرد خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کا انتقال مقام جرف (جو کہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے) پر ہوا، لوگ ان کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر مدینہ شریف لائے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

5484۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ وَذَكَرَ اِلَيَّ قَضَاعَةَ كَانَ يُكَنّٰى اَبَا مَعْبَدٍ وَّكَانَ حَالَفَ الْاَسْوَدَ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ الزُّهْرِيُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَبَنَّاهُ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ قِيْلَ لَهُ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ الْمِقْدَادُ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةُ الثَّانِيَةُ فِي رِوَايَةِ بْنِ اِسْحَاقَ وَشَهِدَ الْمِقْدَادُ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ عَمَّتِهٖ كَرِيْمَةُ بِنْتُ الْمِقْدَادُ اَنَّهَا وَصَفَتْ اَبَاهَا لَهُمْ فَقَالَتْ كَانَ رَجُلًا طِوَالًا آدَمَ اَبْطَنَ كَثِيْرَ شَعْرِ الرَّاْسِ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ وَهِيَ حَسَنَةٌ لَّيْسَتْ بِالْعَظِيْمَةِ وَلَا بِالْخَفِيْفَةِ اَعْيَنَ مَقْرُوْنَ الْحَاجِبَيْنِ اَقْنٰى قَالَتْ وَمَاتَ الْمِقْدَادُ بِالْجُرْفِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ فَحُمِلَ عَلٰى رِقَابِ الرِّجَالِ وَدُفِنَ بِالْمَدِيْنَةِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ وَذٰلِكَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ كَانَ يَوْمَ مَاتَ بْنُ سَبْعِيْنَ سَنَةً اَوْ نَحْوُهَا قَالَ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ بِالْمُؤَاخَاةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخٰى بَيْنَ الْمِقْدَادِ وَجَبْرِ بْنِ عَتِيْكٍ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب بیان کرتے ہوئے ''مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ'' سے قضاعہ تک ذکر کیا۔ ان کی کنیت ابومعبد تھی، یہ جاہلیت میں اسود بن عبد یغوث زہری کے حلیف تھے، اسود نے ان کو منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا، اس لئے ان کو اسود کی جانب منسوب کیا جاتا تھا۔ اوران کو ''مقداد بن اسود'' کہا جاتا تھا۔ جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ (الاحزاب:5)

''انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تواس کے بعد ان کو ''مقداد بن عمرو'' کہا جانے لگا حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے ہجرتِ حبشہ دوم میں شرکت کی تھی اور ابن اسحاق کی روایت کے مطابق حضرت مقداد رضی اللہ عنہ جنگ بدر، جنگ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔

ابن عمر فرماتے ہیں: موسیٰ بن یعقوب کی پھوپھی کریمہ بنت مقداد ان کو ان کے والد کے بارے میں بتایا کرتی تھی کہ ان کا قد لمبا تھا، رنگ گندم گوں تھا، پیٹ موٹا تھا، سر کے بال گھنے تھے، وہ اپنی داڑھی کو مہندی لگایا کرتے تھے، ان کی داڑھی بہت خوبصورت تھی نہ بہت زیادہ گھنی تھی اور نہ بالکل ہلکی تھی، ان کی بھنویں ملی ہوئی تھیں، شرم وحیاء کے پیکر تھے، ان کی پھوپھی فرماتی ہیں: حضرت مقداد مقام جرف میں فوت ہوئے یہ مقام مدینہ منورہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔ لوگ ان کا جنازہ اٹھا کر مدینہ شریف لائے اور یہیں پر ان کو دفن کیا گیا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، یہ سن ۳۳ ہجری کی بات ہے، وفات کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً ستر برس تھی۔

5485- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَدِمَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ مَكَّةَ فَقَالَ لَاُحَالِفَنَّ اَعَزَّ اَهْلِهَا

فَحَالَفَ الْاَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوْثَ فَقِيلَ لَهُ مِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَاِنَّمَا هُوَ مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْبَهْرَاوِيُّ وَلَيْسَ بِابْنِ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيِّ

✧✧ حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے اور فرمایا: میں مکہ کے سب سے زیادہ باعزت شخص کا حلیف بنوں گا۔ چنانچہ آپ اسود بن عبد یغوث کے حلیف بنے۔ ان کو مقداد بن اسود کہا جاتا ہے، حالانکہ وہ مقداد بن عمرو بہراوی ہیں، یہ اسود کندی کے بیٹے نہیں ہیں۔

5486۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ مَشْهَدًا لاَنْ اَكُونَ صَاحِبَهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اِنَّا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لاَ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى لِمُوسَى: اذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلا، اِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَمِنْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَمِنْ خَلْفِكَ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْرِقُ لِذَلِكَ وَسَرَّهُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں حضرت مقداد کی جگہ ایک جنگ میں شریک ہوا، اس کے بدلے میں مال غنیمت لینے کی بجائے مجھے یہ بات زیادہ عزیز ہے کہ میں مقداد کا ساتھی بنوں، کیونکہ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کے خلاف دعا کر رہے تھے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم! ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح آپ کو یہ نہیں کہیں گے کہ اے موسیٰ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم تو آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے آپ پر اپنی جان نچھاور کریں گے، میں نے دیکھا کہ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور چمک اٹھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5487۔ اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبُوْ رَاشِدٍ الْحِرَانِيُّ قَالَ رَاَيْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدَ حَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلٰى تَابُوْتٍ مِّنْ تَوَابِيْتِ الصَّيَارِفَةِ بِحِمْصٍ قَدْ اَفْضَلَ عَلَى التَّابُوْتِ مِنْ عَظْمِهٖ يُرِيْدُ الْغَزْوَ فَقُلْتُ لَهٗ لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَقَالَ اَبَتْ عَلَيْنَا سُوْرَةُ الْبُحُوْثِ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا قَالَ بَقِيَّةُ سُوْرَةِ الْبُحُوْثِ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ ذَكَرْتُ فِي اَوَّلِ مَنَاقِبِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَنْ اَظْهَرَ الْاِسْلَامَ سَبْعَةٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعَمَّارٌ

وَاُمُّهُ سُمَيَّةُ وَصُهَيْبُ وَالْمِقْدَادُ وَبِلَالٌ

✧✧ ابوراشد حرانی فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے محافظ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ مقام حمص میں ایک تجارتی تابوت پر بیٹھے ہوئے تھے بڑھاپے کی وجہ سے تابوت پر سوار ہو گئے اور جہاد میں شرکت کا ارادہ کئے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے بڑھاپے کی وجہ سے آپ کے عذر کو قبول کیا ہے (آپ پھر کیوں جہاد پر جا رہے ہیں؟) انہوں نے جواباً کہا: سورۃ توبہ کی اس آیات نے مجھے جہاد پر نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا (التوبة: 41)

''کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت بقیہ فرماتے ہیں: سورۃ توبہ کو سورت بحوث بھی کہا جاتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ (امام حاکم فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث پاک نقل کی ہے کہ سب سے پہلے اسلام ظاہر کرنے والے سات افراد تھے۔ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔

5488۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَطَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعَثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ، قَالَ لِي: كَيْفَ تَجِدُ نَفْسَكَ؟ قُلْتُ: مَا زِلْتُ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ مَنْ مَعِي خَوَلًا لِي وَاَيْمُ اللّٰهِ لَا اَعْمَلُ عَلٰى رَجُلَيْنِ بَعْدَهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک مہم میں بھیجا۔ جب میں لوٹ کر آیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم اپنے دل کی کیفیت کیسی پاتے ہو؟ میں نے کہا: میں مسلسل جہاد میں شریک رہا حتی کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اس وقت میرے ہمراہ صرف میرے غلام باقی بچے ہیں۔ اور خدا کی قسم! میں آج کے بعد کوئی کام نہیں کروں گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي عَبَسِ بْنِ جَبْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ ابوعبس بن جبر انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5489۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ

اِسْحَاقَ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَبُوْ عَبَسِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْنِ جَشْمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ

✧✧ ابن اسحاق نے بنی حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کی جانب سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت ابوعبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

5490۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ عَبَسِ بْنُ جَبْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْنِ جَشْمِ بْنِ حَارِثَةَ

✧✧ حضرت عروہ نے کہا: حضرت ابوعبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شرکت کی۔

5491۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى يَعْقُوْبَ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا اَبُوْ عَبَسِ بْنُ جَبْرٍ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ

✧✧ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یعقوب پر بدری صحابہ کے نام پڑھے ان میں حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ کا نام بھی تھا۔ ان کا نام ''عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ'' ہے۔

5492۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عَبَسٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَبْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيُّ مَاتَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابوعبس عبداللہ بن جبر بن عمرو بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سن ۳۳ ہجری میں فوت ہوئے۔

5493۔ وَاَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو يُوْنُسَ اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ مَاتَ اَبُو عَبَسٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: ابوعبس حضرت عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ ستر سال کی عمر میں سن ۳۴ ہجری میں فوت ہوئے۔

5494۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَبُوْ عَبَسِ بْنِ جَبْرٍ وَّخُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَشَهِدَ اَبُو عَبَسٍ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيمَنْ قَتَلَ كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ اَبِي عَبَسٍ مِّنْ وُّلْدِ اَبِي

عَبَسٍ بْنِ جَبْرٍ قَالَ مَاتَ اَبُو عَبَسٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ سَبْعِيْنَ سَنَةً وَّصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ وَنَزَلَ فِي قَبْرِهٖ اَبُو بُرْدَةَ بْنُ نَيَّارٍ وَّقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلِمَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بِنِ وَقْشٍ

✦✦ محمد بن عمر فرماتے ہیں: ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ اور خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کبار صحابہ کرام میں سے تھے۔ حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ جنگ بدر، جنگ احد اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ اور کعب بن اشرف کو مارنے والوں میں بھی یہ شریک تھے۔

✿✿ ابن عمر کہتے ہیں: عبدالحمید بن ابی عبس جو کہ ابوعبس کی اولاد امجاد میں سے ہیں فرماتے ہیں: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ ستر سال کی عمر میں سن ۳۴ ہجری میں فوت ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ، حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ نے آپ کو لحد میں اتارا تھا۔

5495۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ اَبِي عَبَسٍ الْاَنْصَارِيُّ، مِنْ وَلَدِ اَبِي عَبَسٍ، كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ يَخْرُجُ اِلٰى بَنِي حَارِثَةَ، فَخَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مَطِيرَةٍ فَنَوَّرَ لَهُ فِي عَصَاهُ حَتّٰى دَخَلَ دَارَ بَنِي حَارِثَةَ

✦✦ عبدالحمید بن ابی عبس جو کہ حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد میں سے ہیں فرماتے ہیں: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانچوں نمازیں پڑھا کرتے تھے، نمازوں سے فارغ ہو کر یہ بنی حارثہ کی جانب چلے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ تاریک رات میں جب یہ نکلے تو ان کے عصا میں روشنی پیدا کر دی گئی تھی، آپ اسی کی روشنی میں بنی حارثہ کی حویلی میں داخل ہوئے۔

5496۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ، بِالسَّاقَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ النُّعْمَانِ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: دَعَا اَبُو عَبَسِ بْنِ جَبْرٍ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْلَعُوا نِعَالَكُمْ عِنْدَ الطَّعَامِ، فَاِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِيلَةٌ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوعبس بن جبر انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی، اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانے کے وقت اپنے جوتے اتار لیا کرو کہ یہ اچھا طریقہ ہے۔

5497۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَرَّاحِيُّ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطِيَّةَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ بِسْطَامِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاذٍ النَّحْوِيُّ الْفَضْلُ بْنُ خَالِدٍ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ اَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَارًا اَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَاَهْلُهُ بِقُبَاءَ، وَاَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَمَسْكَنُهُ فِي بَنِي حَارِثَةَ، وَكَانَا يُصَلِّيَانِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يَاْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْا لِتَعْجِيلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِهِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ اطہر سے سب سے زیادہ دور حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ کا گھر تھا۔ ابولبابہ اپنے اہل خانہ سمیت قباء میں رہتے تھے اور حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ کی رہائش بنی حارثہ میں تھی۔ یہ دونوں عصر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھ کر اپنے گھر آجایا کرتے تھے، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نماز پڑھا دیا کرتے تھے اس لئے یہ لوگ عصر کی نماز پڑھ کر آسانی سے اپنے گھر واپس آسکتے تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي طَلْحَةَ زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5498- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حِرَامِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ شَهِدَ بَدْرًا وَلَهُ عَقِبٌ وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُورِينَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ اِنَّهُ كَانَ رَجُلًا آدَمَ مَرْبُوعًا وَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَصَلَّى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بْنُ سَبْعِينَ سَنَةً

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نام ونسب یوں بیان کیا ہے "ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن زید مناۃ بن عدی بن مالک بن نجار" آپ جنگ بدر میں شریک ہوئے، بیعت عقبہ میں شامل تھے، اور جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کئے ہوئے تیراندازوں میں سے بھی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا رنگ گندم گوں تھا، مضبوط جسامت کے مالک تھے۔ سن ۳۴ ہجری کو ان کا وصال ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی، وفات کے وقت ان کی عمر شریف ستر سال تھی۔

5499- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَيْعَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ اَبُو طَلْحَةَ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حِرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ

✧✧ عروہ نے بنی عمرو بن مالک بن نجار میں سے بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے ان کا نام "زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ" ہے۔

5500- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا زِيَادٌ الْبُكَائِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي حَدِيثِ

الْحَفْرِ قَالَ كَانَ اَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ يَحْفُرُ

✧✧ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کنویں کھودا کرتے تھے۔

5501- سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ اَبُو طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ

✧✧ یحییٰ بن معین کہتے ہیں ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا نام ''زید بن سہل رضی اللہ عنہ'' ہے۔

5502- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَاَنَا اَسْمَعُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ وَاصِلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هٰذَا خَالِي فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُخْرِجْ خَالَهُ، يَعْنِي اَبَا طَلْحَةَ زَوْجَ اُمِّ سُلَيْمٍ،

قَالَ: فِي الْكَرَمِ، قَالَ هٰذَا: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ الدُّغُولِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحَافِظَ صَالِحًا جَزَرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ لِي فَضْلَكُ الرَّازِيُّ: اِذَا دَخَلْتَ نَيْسَابُورَ يَسْتَقْبِلُكَ شَيْخٌ حَسَنُ الْوَجْهِ، حَسَنُ الثِّيَابِ، حَسَنُ الرُّكُوبِ، حَسَنُ الْكَلَامِ، فَاعْلَمْ اَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَسْاَلُ عَنْهُ حَدِيثَ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: فَقَضَى اَنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلْتُ نَيْسَابُورَ اسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ بِهٰذَا الْوَصْفِ فَسَاَلْتُ عَنْهُ، فَقَالُوا: هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ الْجَوَابَ، فَتَبِعْتُهُ اِلَى اَنْ نَزَلَ، فَقُلْتُ: يُخْرِجُ الشَّيْخُ اِلَيَّ كُتُبَهُ، فَاَخْرَجَ اَجْزَاءً، وَقَالَ: انْتَظِرْنِي لِخُرُوجِي لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، فَلَمَّا خَرَجَ، اَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلَّى وَجَلَسَ فِي مِحْرَابِهِ، فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مَا كَتَبْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: مَا حَدِيثٌ اَفَادَنِي فَضْلَكُ الرَّازِيُّ عَنِ الشَّيْخِ، فَقَالَ: هَاتِ فَقُلْتُ: حَدَّثَكُمْ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ، فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا فَتًى مَنْ يَنْتَخِبُ مِثْلَ هٰذَا الِانْتِخَابِ الَّذِي انْتَخَبْتَهُ، وَيَقْرَاُ مِثْلَ مَا قَرَاْتَ، يَعْلَمُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ عَامِرٍ لَا يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، حَدَّثَكُمْ سَعِيدُ بْنُ وَاصِلٍ، فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ وَاصِلٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے شوہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں تم میں جو چاہے وہ اپنے ماموں کو (سخاوت کے حوالے سے) ان کے مقابلے میں لے آئے۔

✿✿ حافظ صالح جزرہ کہتے ہیں: مجھے فضلک رازی نے کہا: جب تم نیشاپور پہنچو گے تو ایک خوبصورت چہرے والے بزرگ تمہارا استقبال کریں گے، جنہوں نے صاف ستھرے خوبصورت کپڑے پہنے ہوں گے، بہترین سواری پر سوار ہوں گے، گفتگو کا انداز بہت ہی عمدہ ہوگا۔ تو جان لینا کہ وہ محمد بن یحییٰ ذہلی ہیں۔ ان سے سب سے پہلے شعبہ کی یحییٰ بن صبیح سے روایت کردہ یہ حدیث پوچھنا (اس کے بعد انہوں نے وہ حدیث ان کو بتائی) وہ فرماتے ہیں: جب میں نیشاپور میں پہنچا تو سب سے پہلے انہی اوصاف کے حامل ایک بزرگ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی، دعا سلام اور ضروری تعارف کے بعد میں ان کے ساتھ چل دیا اور ان

کے گھر پہنچ گئے، میں نے سوچا تھا کہ یہ اپنے تمام رجسٹر میرے حوالے کریں گے لیکن انہوں نے کچھ اجزاء نکال کر مجھے دیئے اور فرمایا: میرے ظہر کی نماز میں آنے کا انتظار کرو، پھر جب وہ ظہر کے لئے تشریف لائے، مؤذن نے اذان دی، اقامت ہوئی، وہ بزرگ نماز پڑھا کر محراب میں بیٹھ گئے، میں نے ان کی دی ہوئی کتاب سے جو کچھ نوٹ کیا تھا وہ ان کو پڑھ کر سنایا، پھر میں نے کہا: وہ حدیث کونسی ہے جو فضلک رارزی نے شیخ سے روایت کی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ رجسٹر مجھے دو، میں نے کہا: تمہیں وہ حدیث سعید بن عامر نے روایت کی ہے جبکہ ہمیں شعبہ نے روایت کی ہے۔ پھر اس کے بعد میں نے وہ حدیث ان کو سنائی۔ میری حدیث سن کو وہ مسکرائے اور فرمایا: اے نوجوان! جس طرح تو نے اس حدیث کا انتخاب کیا ہے، اور جس طرح تو نے حدیث کی قراءت کی ہے، جو شخص اس طرح انتخابِ حدیث کرتا ہے اور اس طرح قراءت کرتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ سعید بن عامر ایسی حدیث روایت نہیں کرتے۔ میں نے کہا: بالکل درست فرمایا آپ نے۔ تمہیں یہ حدیث سعید بن واصل نے بیان کی ہے نا؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ یہ حدیث ہمیں سعید بن واصل نے بیان کی ہے۔

5503۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مَطِينٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَاَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَصَوْتُ اَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ رَجُلٍ، لَمْ يَكْتُبْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَرُوَاتُهُ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ، وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْمَتْنُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَنَسٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لشکر میں (صرف اکیلے) ابوطلحہ کی آواز ہزار آدمیوں سے بہتر ہے۔

❁❁ شیخین نے اس حدیث کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا جبکہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، یہ متن علی بن زید بن جدعان کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کا ہے۔

5504۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، وَثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَوْتُ اَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ فِئَةٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لشکر میں (اکیلے) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی آواز ہزار آدمیوں سے افضل ہے۔

5505۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ

5403–مصنف ابن أبی شیبة 'کتاب الجهاد' رفع الصوت فی الحرب' حدیث32765: مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بنی هاشم' مسند أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه' حدیث11883: مسند الحمیدی 'أحادیث أنس بن مالك رضی الله عنه' حدیث1148: مسند عبد بن حمید 'مسند أنس بن مالك' حدیث1386: مسند الحارث 'كتاب المناقب' باب فضل أبی طلحة رضی الله عنه' حدیث1010: مسند أبی یعلی الموصلی –علی بن زید' حدیث3873

يَوْمَ أُحُدٍ: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقَتَلَ اَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا: ''جس نے کسی کافر کو قتل کیا، اس کا سازوسامان اُسی (قتل کرنے والے) کے لئے ہے۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس کافروں کو قتل کیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5506- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ صَامَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً لا يُفْطِرُ اِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد چالیس سال تک مسلسل روزے رکھے، صرف عیدین کا روزہ چھوڑتے تھے (وہ بھی صرف اس لئے کہ اس دن کا روزہ رکھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5507- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ لا اَتَاَمَّرُ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا اُذَمُّهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو آدمیوں پر امیر نہیں بنایا جاؤں گا اور نہ دو کو میں ذمی بناؤں گا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5508- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَّثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا فَقَالَ اسْتَنْفَرَنَا اللّٰهُ وَاَمَرَنَا اللّٰهُ وَاسْتَنْفَرَنَا شُيُوْخًا وَّشَبَابًا جَهِّزُوْنِي فَقَالَ بَنُوْهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنَّكَ قَدْ غَزَوْتَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَنَحْنُ نَغْزُو عَنْكَ الْاٰنَ فَغَزَا الْبَحْرَ فَمَاتَ

فَطَلَبُوا جَزِيْرَةً يَدْفِنُوْنَهُ فِيهَا فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ سَبْعَةِ أَيَّامٍ وَّمَا تَغَيَّرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا

''کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں کوچ کرنے کو کہا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے خواہ کوئی بوڑھا ہو یا جوان۔ اس لئے میری تیاری کروا دو، ان کے صاحبزادوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! آپ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں غزوات میں شرکت کرتے رہے ہیں، اب آپ کی جانب سے ہم جنگ میں شرکت کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے سمندری جہاد میں شرکت کی اور اسی میں وفات پا گئے، ان کی تدفین کے لئے سمندر کے اندر ان کے ساتھی کوئی جزیرہ ڈھونڈتے رہے، جزیرہ تک پہنچنے میں ان کو سات دن لگ گئے، لیکن سات دن میں بھی ان کا جسم بالکل تر و تازہ تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5509- أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ظَهْرَهُ مِنْ خَلْفِهِ لِيَنْظُرَ أَيْنَ يَقَعُ نَبْلُهُ، فَيَتَطَاوَلُ أَبُو طَلْحَةَ بِصَدْرِهِ يَقِي بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُوْلُ: هٰكَذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ، نَحْرِي دُوْنَ نَحْرِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تیر اندازی کر رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے سے ایڑھیاں اٹھا اٹھا کر دیکھتے تھے کہ ان کا تیر کہاں جا کر گرتا ہے۔ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آنے والے تیر کو اپنے سینے پر سہتے اور کہتے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینے کے دفاع کے لئے میرے سینے کو قبول کیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے فضائل

5510۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ السَّبْعِيْنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا الْعَقَبَةَ قَالَ وَمِنْ بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ اَصْرَمَ بْنِ بَهْزِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَالِمٍ نَقِيْبٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✦✦ ابن اسحاق، بیعت عقبہ میں شامل ہونے والے ستر صحابہ کرام میں ان کا نام لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: بنی سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج میں سے ''حضرت عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم بن بہز بن ثعلبہ بن غنم بن سالم'' ہیں۔ یہ خطیب بھی تھے، جنگ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے

5511۔ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَدْرِيٌّ اُحُدِيٌّ عَقَبِيٌّ شَجَرِيٌّ وَهُوَ نَقِيْبٌ

✦✦ حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں، جنگ احد میں بھی شریک ہوئے بیعت عقبہ کے شرکاء میں سے بھی ہیں، بیعت رضوان میں بھی شامل تھے اور آپ عظیم الشان خطیب بھی تھے۔

5512۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَدْرِيٌّ اُحُدِيٌّ شَجَرِيٌّ عَقَبِيٌّ نَقِيْبٌ

✦✦ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری (جنگ بدر میں شرکت کرنے والے)، احدی، (جنگ احد میں شرکت کرنے والے) شجری (بیعت رضوان میں شریک ہونے والے)، عقبی (بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والے) اور نقیب (خطیب اور مبلغ) ہیں۔

5513۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ الَّذِيْنَ شَهِدُوا الْعَقَبَةَ فَبَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمِنْ بَنِي عَوْفٍ ثُمَّ مِنْ بَنِي سَالِمِ بْنِ جَعْفَرٍ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَهُوَ نَقِيْبٌ وَّقَدْ شَهِدَ بَدْرًا

✦✦ حضرت عروہ نے عقبہ میں شریک ہو کر رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: بنی عوف میں سے، پھر بنی سالم بن جعفر میں سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ نقیب بھی تھے اور جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے۔

5514۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ

طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَاتِ، فَقَالَ: يَا اَبَا الْوَلِيدِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقات کی نگرانی کے لئے بھیجتے وقت ''یا ابالولید'' کہہ کر پکارا تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5515۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْهَادَانِيُّ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَبَّانٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الْمُخْدَجِيِّ قَالَ قِيلَ لِعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ

✧✧ مخدجی کہتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو ''یا ابالولید'' کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

5516۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَشَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ يَسْكُنَانِ بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَكَانَ عُبَادَةُ يُكَنَّى اَبَا الْوَلِيْدِ

✧✧ حضرت مکحول کہتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں رہا کرتے تھے اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوالولید'' تھی۔

5517۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَنِي سَلْمَةُ عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي الْحَجَّةِ الَّتِي بَايَعْنَا فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقَبَةِ فَكَانَ نَقِيبُ بَنِي عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم اس حج پر گئے جس میں ہم نے عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی، اس وقت بنی عوف بن حارث کے مبلغ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ تھے۔

5518۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَائِلَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ لَهُمْ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا لَكُمْ لَا تَاْتُونِي مَعَ اِخْوَانِكُمْ مِنْ قُرَيْشٍ؟ قَالَ عُبَادَةُ: الْحَاجَةُ، قَالَ: فَهَلَّا عَلَى النَّوَاضِحِ؟ قَالَ: اَمْضَيْنَاهَا يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت معاویہ نے ان سے کہا: اے انصاریو!

تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم اپنے قریشی بھائیوں کے ساتھ کیوں نہیں آتے ہو؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجبوری کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا: تم پانی لادنے والے اونٹوں پر سوار ہو کر آ جاتے، انہوں نے کہا: وہ تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں پیش کر دیئے تھے۔

5519 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: قَبْرُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ

✦✦ یعقوب بن عطا فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس میں دفن کیا گیا۔

✦✦ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5520۔ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ، ثَنَا عِبَادُ الْخَوَّاصُ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَامٍ الْاَسْوَدِ، قَالَ: كُنْتُ اِذَا اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدَسِ نَزَلْتُ عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ابوسلام اسود فرماتے ہیں: میں جب بھی بیت المقدس جاتا ہوں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس ضرور جاتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5521۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ مَاتَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بِالشَّامِ فِي اَرْضِ فَلَسْطِيْنَ بِالرَّمْلَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً

✦✦ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ شام میں فلسطین کے علاقے رملہ میں ۳۴ ہجری کو فوت ہوئے اس وقت ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔

5522۔ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّهِيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَزِيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ تُوُفِّيَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَدُفِنَ بِهَا سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً

✦✦ ہیثم بن عدی فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا انتقال بیت المقدس میں ہوا، وہیں پر ان کی تدفین ہوئی وفات کے وقت ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔

5523۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُبَارَكٍ الْغَوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا بَرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ قُبَيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ اَنْكَرَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ اَشْيَاءَ ثُمَّ قَالَ لَهُ لَا اُسَاكِنُكَ بِاَرْضٍ فَرَحَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا اُقْدِمُكَ اِلَيَّ لَا يَفْتَحُ اللّٰهُ اَرْضًا لَّسْتَ فِيْهَا اَنْتَ وَاَمْثَالُكَ فَانْصَرِفْ لَا اِمْرَةَ لِمُعَاوِيَةَ عَلَيْكَ

✧✧ اسحاق بن قبیصہ بن ذؤیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ کی کئی باتوں کا انکار کیا پھر ان کو کہا: میں تیرے اس ملک میں نہیں رہوں گا، پھر وہ مدینہ منورہ منتقل ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ وہ علاقہ کیوں چھوڑ کر آ گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ اس زمین کو فتح نہیں کرتا جس میں آپ اور آپ جیسے لوگ نہیں رہتے، آپ وہیں لوٹ جائیے، معاویہ کا آپ پر کوئی حکم نافذ نہیں ہے؟

5524- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَوَكِيْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ وَكَانَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (خود اپنے بارے میں) فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۶ غزوات میں شرکت کی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5525- اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ قَدْ تَفَقَّهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

✧✧ جنادہ بن ابی امیہ دوسی فرماتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دے چکا ہوں وہ دین کو خوب گہرائیوں سے جانتے تھے۔

5526- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَا نَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر بیعت کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5527- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمَهْرَجَانِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ، فَاِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ وَقَدْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَهُ اِلٰى رَجُلٍ مِنَّا لِيُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ، فَدَفَعَ اِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا كَانَ مَعِي فِي الْبَيْتِ، وَكُنْتُ اُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ فَرَاٰى اَنَّ لِي عَلَيْهِ حَقًّا، فَاَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا مَا رَاَيْتُ اَجْوَدَ مِنْهَا، وَلَا اَحْسَنَ مِنْهَا عِطَافًا، فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: مَا تَرٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِيهَا، فَقَالَ: جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقَلَّدْتَهَا اَوْ تَعَلَّقْتَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیات بہت زیادہ ہوتی تھیں اس لئے جب کوئی شخص آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا تو آپ علیہ السلام اس کو ہم میں سے کسی ایک کے پاس بھیج دیتے، تاکہ ہم اس کو قرآن پاک سکھائیں، اسی طرح ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس بھیجا، میں اس کو قرآن کریم سکھاتا رہا، اس بناء پر وہ سمجھتا تھا کہ میرا اس پر کوئی حق ہے چنانچہ اس نے مجھے ایک کمان تحفہ میں دی، میں نے اس سے زیادہ اچھی کمان کبھی نہیں دیکھی۔ میں وہ کمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے کر آیا، میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کیا کمال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ایک انگارہ ہے جو تم دو کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہو۔

5528۔ اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: سَيَلِيكُمْ اُمَرَاءُ بَعْدِي يُعَرِّفُونَكُمْ مَا تُنْكِرُونَ، وَيُنْكِرُونَ عَلَيْكُمْ مَا تَعْرِفُونَ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَمُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ بِزِيَادَاتٍ فِيهِ،

✧✧ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو تمہیں ایسی چیزیں بتائیں گے جن کا تم انکار کرتے ہو اور ایسی چیزوں کا انکار کریں گے جن کو تم خوب پہچانتے ہو، تم میں سے جو شخص ان کو پائے تو اللہ تعالیٰ کے نافرمان کی اطاعت کرنا تم پر واجب نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو زہیر بن معاویہ اور مسلم بن خالد زنجی نے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ کے واسطے سے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کیا ہے البتہ اس میں کچھ اضافہ ہے۔

زہیر کی روایت کردہ حدیث یہ ہے

5529۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ، بِنَحْوِهِ

✧✧ زہیر نے اسماعیل بن عبید کے حوالے سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔

وَاَمَّا حَدِيثُ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ

اور مسلم بن خالد کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

5530۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ الْخَزَّازُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، قَامَ قَائِمًا فِي وَسَطِ دَارِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ، يَقُولُ: سَيَلِي اُمُورَكُمْ مِنْ بَعْدِي رِجَالٌ يُعَرِّفُونَكُمْ مَا تُنْكِرُونَ، وَيُنْكِرُونَ عَلَيْكُمْ مَا تَعْرِفُونَ، فَلا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ، فَلا تَعْتَبُوا اَنْفُسَكُمْ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنَّ مُعَاوِيَةَ مِنْ اُولٰئِكَ، فَمَا رَاجَعَهُ عُثْمَانُ حَرْفًا، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فِي وُرُودِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مُتَظَلِّمًا بِمَتْنٍ مُخْتَصَرٍ

✧✧ مسلم بن خالد نے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حویلی کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میرے بعد تمہارے امور کے ایسے لوگ ذمہ دار بن جائیں گے جو تمہیں ایسی باتیں سمجھانے کی کوشش کریں گے جو تم جانتے ہی نہیں ہواور تم پر ایسی چیزوں کا انکار کریں گے جن کو تم پہچانتے ہو، اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے، تم پر اس کی اطاعت لازم نہیں ہے۔ تم اپنے آپ کو (ان کی اطاعت میں) تھکا نہ دینا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بیشک معاویہ رضی اللہ عنہ انہیں میں سے ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے کسی ایک بھی حرف کی پکڑ نہیں کی۔

✿✿ یہی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح اسناد کے ہمراہ بھی مروی ہے اس میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے گھر میں مظلوم بن کر آنے کا ذکر موجود ہے اور اس کا متن مذکورہ حدیث سے مختصر ہے۔

5531۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُكَمِّلٍ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاجًّا مِنَ الشَّامِ فَحَجَّ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَاَتٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ مُتَظَلِّمًا وَذَكَرَ

اَلْحَدِيْثَ

✧✧ ازہر بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ شام سے حج کرنے کے لئے مکہ شریف آئے، حج کرلیا، پھر مدینہ شریف آئے، اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5532- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقٍ كَانَ اَوَّلَ مَنْ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَبُوْ سَلْمَةَ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ قَدِمَهَا بَعْدَ اَبِي سَلْمَةَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: مہاجرین میں سے سب سے پہلے مدینہ شریف پہنچنے والی شخصیت حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے پہلے مدینہ شریف آنے والے ''حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

5533- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ حُجَيْرِ بْنِ سَلَامَانَ وَذَكَرَ النَّسَبَ اِلٰى مَعْدِ بْنِ عَدْنَانَ وَكَانَ حَلِيْفًا لِلْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ وَلَمَّا حَالَفَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ تَبَنَّاهُ الْخَطَّابُ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذِكْرَهُ اُدْعُوْهُمْ لِآبَآئِهِمْ فَاُلْحِقَ بِاَبِيْهِ وَرَجَعَ اِلٰى نَسَبِهٖ قَالَ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ صَالِحُ بْنُ رَوْمَانَ قَالَ اَسْلَمَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ قَدِيْمًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ وَقَبْلَ اَنْ يَّدْعُوَ فِيْهَا وَهَاجَرَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَتَيْنِ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ لَيْلٰى بِنْتُ اَبِي حَثْمَةَ الْعَدَوِيَّةُ اُخْتُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ وَآخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَيَزِيْدَ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ سُرَيْحِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَشَهِدَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُوُفِّيَ بَعْدَ مَا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَدْ لَزِمَ بَيْتَهُ فَلَمْ يَشْعُرِ النَّاسُ اِلَّا بِجَنَازَتِهٖ قَدْ اُخْرِجَتْ

✧✧ محمد بن عمر (عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے (عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر بن ربیعہ بن حجیر بن سلامان'' اس کے بعد ان کا نسب ''معد بن عدنان'' تک بیان کیا ہے۔ یہ حضرت خطاب بن نفیل کے حلیف تھے۔ پھر جب عامر بن ربیعہ نے ان کو اپنا حلیف بنایا تو خطاب نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا، اسی وجہ سے ان کو عامر بن خطاب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ پھر یہ آیت نازل ہوگئی

اُدْعُوْهُمْ لِآبَآئِهِمْ

''ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارو''

تو ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جانے لگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے محمد صالح بن رومان نے بتایا کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے اور وہاں پر دعوت وتبلیغ کا کام شروع ہونے سے پہلے اسلام لے آئے تھے، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی جانب دونوں مرتبہ ہجرت کی، ان ہجرتوں میں ان کی زوجہ محترمہ لیلیٰ بنت ابی حثمہ عدویہ بھی تھیں جو کہ سلیمان بن ابی حثمہ کی بہن تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت یزید بن منذر بن شریح انصاری کے درمیان مواخاۃ قائم کی (یعنی ان دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔ آپ نے رضی اللہ عنہ جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی وفات ہوئی، یہ گھر میں ہی رہا کرتے تھے کبھی باہر نہیں نکلتے تھے، جب وفات کے بعد ان کا جنازہ باہر نکالا گیا تو لوگوں کو پتا چلا کہ یہ ابھی تک زندہ تھے۔

5534۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ لَمَّا اَخَذَ النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلٰى عُثْمَانَ قَامَ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلّٰى وَدَعَا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ مِنَ الْفِتْنَةِ بِمَا وَقَيْتَ بِهِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ فَمَا خَرَجَ وَلَا اَصْبَحَ اِلَّا بِجَنَازَتِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر طعن بازی شروع کی تو میرے والد رات کے وقت اٹھے، نماز پڑھی اور یہ دعا مانگی

''اے اللہ! مجھے اس آزمائش سے بچا جس میں تو نے اپنے نیک بندے کو مبتلا فرمایا ہے، اس کے بعد آپ کبھی بھی گھر سے نہیں نکلے، بلکہ جب فوت ہو گئے تو گھر سے ان کا جنازہ نکلا۔

5535۔ حَدَّثَنِيْ اَبُو زُرْعَةَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَقَبِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَقِيْلَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَدَوِيُّ

✧✧ سعید بن عفیر فرماتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ۳۳ ہجری میں فوت ہوئے، بعض مؤرخین نے یہ کہا ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ ۳۲ ہجری کو فوت ہوئے۔

5536۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الْحِرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ مِمَّنْ هَاجَرَ اِلَى الْحَبَشَةِ الَّذِيْنَ خَرَجُوا الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَبْلَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِهِ مِنْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ عروہ کہتے ہیں: بنی عدی بن کعب میں سے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ہی وہ شخصیت ہیں جو حبشہ کی جانب پہلی ہجرت کے موقع پر حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں سے پہلے نکلے تھے۔ یہ اہل یمن میں سے ہیں، جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے۔

5537- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَبَّانَ بْنِ مَلَاعِبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ كَانَتْ بَدْرٌ صَبِيْحَةَ سِتَّ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثَيْنِ اِتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى اَحَدِهِمَا اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا والحديث الثانى

✧✧ عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر ۱۶ رمضان المبارک کی صبح کو ہوئی۔

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے دو حدیثیں حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں ان میں سے اس حدیث پر متفق ہیں

اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا

جب تم جنازہ کو دیکھو تو اس کے احترام میں کھڑے ہو جاؤ

اور دوسری حدیث یہ ہے:

5538- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ: يَا مُحَمَّدُ تَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجَنَازَةُ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ حَدِيْثًا، فَقُوْلُوْا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ يُعْرَفُ بِالْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدَةَ الرَّهَاوِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِي آخِرِ نُسْخَةٍ لِيُوْنُسَ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

✧✧ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، وہاں سے ایک جنازہ گزرا، ایک یہودی شخص نے کہا: اے محمد! کیا یہ جنازہ (قبر میں نکیرین کے سوالوں کے جواب میں) گفتگو کرے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اُس یہودی نے کہا: اے محمد! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ گفتگو کرے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے ساتھ کوئی اہل کتاب بات کرے تو تم (اس کا جواب نہ دو بلکہ) کہو "ہم اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔

۞۞ یہ حدیث حارث بن عبیدہ رہاوی کی زہری سے روایت کے حوالے سے مشہور ہے اور ہم نے اس نسخہ کے آخر میں

یونس کی یزید سے پھر زہری سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

5539۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنَيْسَابُورَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا رَجُلٌ، قَدْ سَمَّاهُ اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَبْرُورٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: حِينَ وُضِعَتْ جَنَازَةُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

✧✧ یونس نے یزید کے حوالے سے زہری سے روایت کیا ہے ''سالم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا گیا، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَوَارِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبْنُ عَمَّتِهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری اور آپ علیہ السلام کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے فضائل

5540۔ فَحَدَّثَنَا بِذِكْرِ هٰذَا النَّسَبِ اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الْحِرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل بن عروہ بن زبیر نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔

5541۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ قِيلَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جنگ یرموک کے موقع پر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ''ابوعبداللہ'' کے نام سے پکارا گیا تھا۔

5542۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ اُمُّ الزُّبَيْرِ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاُمُّهَا هَالَةُ بِنْتُ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ زُهْرَةَ وَاُمُّهَا عَالِيَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ

✧✧ زبیر بن بکار کہتے ہیں ''حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں، اور حضرت صفیہ کی والدہ ''ہالہ بنت اہیب بن عبدمناف بن زہرہ'' ہیں۔ اور ہالہ کی والدہ ''عالیہ بنت عبدالمطلب بن عبدمناف ہیں''۔

5543- اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَسْلَمَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ بْنُ سِتَّةَ عَشَرَ سَنَةً وَّقُتِلَ وَهُوَ بْنُ بِضْعٍ وَّسِتِّيْنَ

✧✧ ہشام بن عروہ کہتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سولہ سال کی عمر میں اسلام لے آئے تھے، اور ساٹھ سے کچھ زائد عمر میں ان کو شہید کیا گیا۔

5544- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ اَنَّ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ بَلَغَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَرْبَعًا وَّسِتِّيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما دونوں کی عمر ٦٤ برس تھی۔

5545- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ قُتِلَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ بْنُ سَبْعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً وَّكَانَ يُكَنّٰى اَبَا الطَّاهِرِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ٦٧ سال کی عمر میں شہید کیا گیا۔ ان کی کنیت "ابوالطاہر" ہوتی تھی۔

5546- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: فَاَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ، يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ: يَا عَبْدَ اللهِ هَا هُنَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ "

✧✧ نافع بن جبیر فرماتے ہیں: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کہہ رہے تھے" اے عبداللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں جھنڈا گاڑھنے کا تمہیں حکم دیا ہے۔

5547- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ وَثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَسْلَمَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَهُوَ بْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَهَاجَرَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانِ عَشَرَةَ سَنَةً وَّكَانَ عَمُّ الزُّبَيْرِ يُعَلِّقُ الزُّبَيْرَ فِي حَصِيْرٍ وَيُدَخِّنُ عَلَيْهِ بِالنَّارِ وَيَقُوْلُ اِرْجِعْ اِلَى الْكُفْرِ فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ لَا اَكْفُرُ اَبَدًا

✧✧ ابوالاسود کہتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ آٹھ سال کی عمر میں اسلام لائے، اٹھارہ سال کی عمر میں ہجرت کی، زبیر کا چچا ان کو ایک چٹائی میں لپیٹ کر لٹکا دیتا تھا اور پھر آگ کی دھونی دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تم کفر کی طرف واپس آ جاؤ، لیکن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے: میں کبھی بھی کفر نہیں کروں گا۔

5548- اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَسْلَمَ الزُّبَيْرُ، وَهَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ

نِهِجْرَتَيْنِ مَعًا وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَكَانَ رَجُلًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، خَفِيفَ اللِّحْيَةِ، اَسْمَرَ اللَّوْنِ، اَشْعَرُ

✧✧ عروہ کہتے ہیں: حضرت زبیر مسلمان ہوئے اور حبشہ کی جانب دونوں ہجرتیں کی ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے جتنی جنگیں لڑی ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی حضرت زبیر پیچھے نہیں رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان عقد مواخات کیا تھا۔ ان کا قد نہ تو زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی زیادہ چھوٹا تھا، ان کی داڑھی گھنی نہیں تھی۔ رنگ گندمی تھا، بال بہت لمبے تھے۔

5549۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ تَوَجَّهَ الزُّبَيْرُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَتَبِعَهُ عَمْرُو بْنُ جَرْمُوْزٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَتَلَهُ غِيْلَةً بِوَادِي السِّبَاعِ فَبَرَّاَ اللّٰهُ عَنْ دَمِهِ عَلِيًّا وَاَصْحَابَهُ وَاِنَّمَا قَتَلَهُ عَمْرُو بْنُ جَرْمُوْزٍ فِي رَجَبَ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ وَبَنُو مَجَاشِعَ قَدْ سَيَّرَهُمُ الْعَرَبُ بِاِخْفَاءِ الزُّبَيْرِ وَلِذٰلِكَ يَقُوْلُ جَرِيْرٌ وَّقَدْ لَبِسَتْ بَعْدَ الزُّبَيْرِ مَجَاشِعَ ثِيَابَ الَّتِي حَاضَتْ وَلَمْ تَغْسِلِ الدَّمَا

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت زبیر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے، عمرو بن جرموز بھی ان کے پیچھے پیچھے مدینہ کی جانب چل پڑا، وادی سباع میں اُس نے آپ رضی اللہ عنہ دھوکہ کے ساتھ شہید کر دیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ان کے خون سے بری کر دیا۔ عمرو بن جرموز نے آپ رضی اللہ عنہ کو ۳۶ سن ہجری کو رجب کے مہینے میں شہید کیا۔ اور عرب میں بنومجاشع کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ وہ زبیر کے بارے میں بہت ساری باتیں چھپا گئے ہیں۔ اسی لئے جریر نے کہا:

زبیر (کے قتل) کے بعد مجاشع نے حیض والے کپڑے پہن لئے ہیں جن سے خون نہیں دھویا گیا۔

5550۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُوْصِلِ قَالَ صَحِبْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي اَرْضٍ قَفْرٍ فَقَالَ اُسْتُرْنِي فَسَتَرْتُهُ فَحَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ اِلَيْهِ فَرَاَيْتُهُ مُجَدَّعًا بِالسُّيُوْفِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ بِكَ آثَارًا مَّا رَاَيْتُهَا بِاَحَدٍ قَطُّ فَقَالَ وَقَدْ رَاَيْتَ ذَاكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْهَا جِرَاحَةٌ اِلَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

✧✧ حفص بن خالد فرماتے ہیں: مجھے اس بزرگ نے یہ حدیث بیان کی ہے جو کہ مقام موصل سے ہمارے پاس آئے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ سفر کئے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک صحراء میں ان کو غسل کی حاجت ہوگئی، انہوں نے مجھ سے کہا: میرے لئے پردہ کرو، میں نے ان کے لئے کپڑے سے پردہ کیا، وہ غسل کرنے لگ گئے، اچانک میری نگاہ ان کے جسم پر پڑ گئی، میں نے دیکھا کہ ان کا سارا جسم تلواروں کے زخموں کے نشانات سے چھلنی تھا۔ میں نے ان

سے کہا: خدا کی قسم! میں نے آپ کے جسم پر زخموں کے ایسے نشانات دیکھے ہیں جو آج سے پہلے میں نے کبھی کسی کے جسم پر نہیں دیکھے، انہوں نے جواباً کہا: کیا تم نے میرے جسم کے زخموں کے نشانات دیکھ لئے ہیں؟ پھر فرمایا: خدا کی قسم! یہ تمام زخم مجھے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں جنگ کرتے ہوئے آئے ہیں۔

5551۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَتْ نَفْحَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُخِذَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ ابْنُ اِحْدٰى عَشَرَةَ سَنَةً فَخَرَجَ بِالسَّيْفِ مَسْلُوْلًا حَتّٰى وَقَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَضْرِبَ مَنْ اَخَذَكَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِسَيْفِهٖ وَكَانَ اَوَّلَ سَيْفٍ سُلَّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ شیطان کی جانب سے یہ آواز تھی کہ بے شک محمد ﷺ کو گرفتار کر لیا گیا ہے، یہ آواز حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے سن لی، اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی، وہ تلوار سونت کر باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں یہ ارادہ لے کر نکلا ہوں کہ جس شخص نے آپ کو پکڑا ہے میں اس کو قتل کر دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے اور ان کی تلوار کے لئے دعا فرمائی۔ (راوی کہتے ہیں) یہ سب سے پہلی تلوار تھی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سونتی گئی۔

5552۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ هُوَ عَمَّارُ الدُّهْنِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ اَوَّلُ غَزْوَةٍ فِي الْاِسْلَامِ بَدْرٌ مَّا كَانَ مَعَنَا اِلَّا فَرَسَانِ فَرَسٌ لِلزُّبَيْرِ وَفَرَسٌ لِلْمِقْدَادِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام کا سب سے پہلا غزوہ، غزوۂ بدر تھا، اور اس غزوہ میں ہمارے پاس صرف دو ہی گھوڑے تھے، ایک حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا اور دوسرا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا۔

5553۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجًا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، وَلَا سَرِيَّةً اِلَّا كُنْتُ فِيْهَا

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی بڑی یا چھوٹی جنگ میں گئے، میں ہمیشہ آپ ﷺ کے ساتھ رہا۔

5554۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ عَلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَوْمَ بَدْرٍ عِمَامَةٌ صَفْرَآءُ مُعْتَجِرٌ بِهَا فَنَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ

✧✧ عباد بن عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھا ہوا تھا۔

اور اس دن فرشتے بھی زرد رنگ کے عمامے پہن کر نازل ہوئے۔

5555۔ اَخْبَرَنِي مُخَلَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُسِّمَ مِيرَاثُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَلَى اَرْبَعِينَ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ

✧✧ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی چالیس لاکھ درہم میراث تقسیم ہوئی۔

5556۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَاَبُو الْحَسَنِ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قُسِّمَ مِيرَاثُ الزُّبَيْرِ عَلَى اَرْبَعِينَ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ

✧✧ شعبی کہتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی میراث چالیس لاکھ درہم تقسیم ہوئی۔

5557۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنِي اَبُو يَعْقُوبَ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لِاَبِيهِ: يَا اَبَتِ حَدِّثْنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحَدِّثَ عَنْكَ، فَاِنَّ كُلَّ اَبْنَاءِ الصَّحَابَةِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، مَا مِنْ اَحَدٍ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُحْبَةٍ، اِلَّا وَقَدْ صَحِبْتُهُ بِمِثْلِهَا اَوْ اَفْضَلَ مِنْهَا، وَلَقَدْ عَلِمْتَ بِاَنَّ اُمَّكَ اَسْمَاءَ ابْنَةَ اَبِي بَكْرٍ كَانَتْ تَحْتِي، وَاَنَّ خَالَتَكَ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ اُمِّي صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَنَّ اَخْوَالِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَبُو طَالِبٍ، وَعَبَّاسٌ، وَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ خَالِي، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّتِي خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ، وَاَنَّ ابْنَتَهَا فَاطِمَةَ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ خَدِيجَةَ اُمُّ اُمِّهَا حَبِيبَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ اُمَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ وَلَقَدْ صَحِبْتُهُ بِاَحْسَنِ صُحْبَةٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا: اے میرے ابا جان! آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کر دیجئے تاکہ میں بھی آپ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کیا کروں، کیونکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں وقت گزارا ہے بلکہ میں نے بہت افضل وقت گزارا ہے۔

میں یہ جانتا ہوں کہ تیری والدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا میرے نکاح میں تھیں۔ اور تیری خالہ عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا ہیں۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میری والدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا ہیں۔ اور میرے ماموں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب،

ابوطالب، اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماموں زاد بھائی ہیں۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میری پھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں۔ اور انہی کی بیٹی حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نانی حبیبہ بنت اسد بن عبدالعزی تھیں۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ ہیں۔ اللہ کے فضل سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت اچھی صحبت اختیار کی ہے لیکن اس سب کے ساتھ ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی جانتا ہوں ''جس نے مجھ سے منسوب کر کے کوئی ایسی بات کہی جو حقیقت میں، میں نے نہیں کہی، وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لے''

5558۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ، فَقِيلَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اَتَعْلَمُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهَا لِاَحَدٍ غَيْرِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری ''زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ'' ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور صحابی کے لئے استعمال فرمائے ہوں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5558-صحيح البخاري كتاب الجهاد والسير باب فضل الطليعة حديث 2711:صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم باب من فضائل طلحة حديث 4541:مستخرج أبي عوانة -مبتدأ كتاب الجهاد بيان السنة في توجيه الطليعة حديث 5489:صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر البيان بأن الزبير بن العوام كان حواري المصطفى صلى الله حديث 7095:سنن ابن ماجه المقدمة باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل الزبير رضي الله عنه حديث 121:الجامع للترمذي أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب حديث 3761:مصنف ابن أبي شيبة كتاب الفضائل ما حفظت في الزبير بن العوام رضي الله عنه حديث 31530:السنن الكبرى للنسائي كتاب السير ذهاب الطليعة وحده حديث 8571:السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفيء والغنيمة جماع أبواب تفريق ما أخذ من أربعة أخماس الفيء غير الموجف باب إعطاء الفيء على الديوان ومن يقع به البداية حديث 12233:مسند أحمد بن حنبل مسند العشرة المبشرين بالجنة مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه حديث 670:مسند ابن الجعد -عبد الله بن دينار حديث 2450:مسند عبد بن حميد -من مسند جابر بن عبد الله حديث 1089:مسند أبي يعلى الموصلي مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه حديث 571:المعجم الأوسط للطبراني باب العين باب الميم من اسمه : محمد حديث 5367:المعجم الصغير للطبراني -من اسمه محمد حديث 795:المعجم الكبير للطبراني -صفة الزبير بن العوام رضي الله عنه حديث 227:

5559۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو غَزِيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: مَرَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ بِمَجْلِسٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَسَّانُ يَنْشُدُهُمْ مِنْ شِعْرِهِ وَهُمْ غَيْرُ نُشَاطٍ مِمَّا يَسْمَعُونَ مِنْهُ، فَجَلَسَ مَعَهُمُ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ: مَا لِي اَرَاكُمْ غَيْرَ آذِنِينَ مِمَّا تَسْمَعُونَ مِنْهُ شِعْرَ ابْنَ الْفُرَيْعَةِ، فَلَقَدْ كَانَ يَعْرِضُ بِهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُحْسِنُ اسْتِمَاعَهُ، وَيُجْزِلُ عَلَيْهِ ثَوَابَهُ، وَلا يَشْتَغِلُ عَنْهُ بِشَيْءٍ، فَقَالَ حَسَّانُ: اَقَامَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ وَهَدْيِهِ حَوَارِيُّهُ وَالْقَوْلُ بِالْفِعْلِ يَعْدِلُ اَقَامَ عَلٰى مِنْهَاجِهِ وَطَرِيقِهِ يُوَالِي وَلِي الْحَقِّ وَالْحَقُّ اَعْدَلُ هُوَ الْفَارِسُ الْمَشْهُورُ وَالْبَطَلُ الَّذِي يَصُولُ اِذَا مَا كَانَ يَوْمٌ مُحَجَّلٌ وَاِنِ امْرُؤٌ كَانَتْ صَفِيَّةُ اُمَّهُ وَمِنْ اَسَدٍ فِي بَيْتِهَا لَمُرْفَلُ لَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قُرْبَى قَرِيبَةٍ وَمِنْ نُصْرَةِ الْاِسْلامِ مَجْدٌ مُؤَثَّلٌ فَكَمْ كُرْبَةٍ ذَبَّ الزُّبَيْرُ بِسَيْفِهِ عَنِ الْمُصْطَفَى وَاللّٰهُ يُعْطِي فَيُجْزِلُ اِذَا كَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا الْحَرْبُ حَشَّهَا بِاَبْيَضَ سَبَّاقٍ اِلَى الْمَوْتِ يَرْفِلُ فَمَا مِثْلُهُ فِيهِمْ وَلا كَانَ قَبْلَهُ وَلَيْسَ يَكُونُ الدَّهْرُ مَا دَامَ يُذْبِلُ ثَنَاؤُكَ خَيْرٌ مِنْ فَعَالِ مَعَاشِرَ وَفِعْلُكَ يَا ابْنَ الْهَاشِمِيَّةِ اَفْضَلُ

✧✧ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ان میں بیٹھے اپنے شعر گنگنار ہے تھے۔ لیکن باقی لوگ سامنے بیزار بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت زبیر بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا بات ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ ابن فریعہ کے اشعار پر توجہ نہیں دے رہے ہو؟ یہ (حسان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سخن گوئی کیا کرتے تھے اور آپ علیہ السلام بہت توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا کرتے تھے، ان کے لئے ثواب کی دعا کیا کرتے تھے، اور شعر سنتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دوسری چیز کی جانب توجہ نہیں کرتے تھے۔ یہ بات سن کر حضرت حسان نے کہا:

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر قائم ہیں ان کے حمایتی ہیں اور انکا قول اور فعل ایک جیسا ہے۔

وہ آپ علیہ السلام ہی کے طریقے پر چل رہے ہیں، وہ حق کی طرفداری کرنے والے ہیں اور حق ہی زیادہ انصاف کرنے والا ہے۔

وہ مشہور شہسوار ہیں اور ایسا قائد ہے جو خوشی میں ہوتا ہے تو بہت تیزی سے حملہ کرتا ہے۔

وہ ایسا شخص ہے جس کی ماں صفیہ ہے، اور اس کا تعلق قبیلہ اسد سے ہے، اس کے گھر میں آسودگی ہے۔

اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت قریبی رشتہ داری ہے اور اسلام کی مدد کے حوالے سے ان کی بزرگی گندھی ہوئی ہے

زبیر نے اپنی تلوار کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی ہی تکلیفوں کا دفاع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو دیتا ہے، بہت نوازتا ہے۔

جب جنگ اپنے عروج پر ہوتی ہے تو یہ بڑے وقار سے چلتے ہوئے جنگ کو موت کی جانب گھسیٹ کر لے جاتے ہیں۔

اس کی مثل نہ کبھی کوئی تھا، نہ اب ہے اور نہ رہتی دنیا تک کوئی ہوسکتا ہے۔

تیری تعریف زمانے کے تمام افعال سے بہتر ہے اور اے ہاشمیہ کے بیٹے تیرا فعل سب سے افضل ہے۔

5560۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ اَصَابَ عُثْمَانُ رُعَافٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتّٰى اَوْصٰى وَتَخَلَّفَ عَنِ الْحَجِّ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ اِسْتَخْلَفَ فَقَالَ وَقَالُوْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ اسْتَخْلَفَ فَذَكَرَ نَحْوًا مِّمَّا ذُكِرَ الْاَوَّلُ فَقَالَ عُثْمَانُ الزُّبَيْرُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عُثْمَانُ اَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنْ كَانَ لَا خَيْرَهُمْ مَا عَلِمْتُ وَاَحَبَّهُمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ مروان کہتے ہیں: جس سال نکسیر کی وباء پھیلی اس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی نکسیر آئی، اس کی وجہ سے آپ کی حالت غیر ہوگئی حتی کہ آپ نے وصیت بھی کر دی اور آپ اس سال حج پر بھی نہ جا سکے تھے، ہمارے پاس ایک قریشی شخص آیا اور اس نے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سال حج پر نہیں گئے، اس نے پوچھا: کیا لوگوں میں یہ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے پوچھا: کس نے بات کی ہے؟ اس بات پر وہ خاموش ہو گئے، پھر ایک اور آدمی ان کے پاس آیا، اس نے بھی پہلے آدمی کی طرح خبر دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سے پوچھا: کیا زبیر نے یہ باتیں کی ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میری معلومات کے مطابق یہ شخص سب سے افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اسی سے پیار کرتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5561۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا بُنَيَّ اِنَّ اَبَاكَ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں: مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تیرے باپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کی۔ (اور ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ (آل عمران: 172)

''وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا'' (ترجمہ کنز الایمان امام احمد رضا)

یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5562۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجَارُودِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّضْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْيَشْكُرِيُّ

قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعَتْ اُذُنِي مِنْ فِيّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَاىَ فِي الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے یہ الفاظ سنے ہیں ''طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے''

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5563- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقْبَةَ الشَّيْبَانِيِّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقِ بْنِ اَبِي الْعَنْبَسِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ لَا تَسُبُّوا حَوَارِىَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ كَفَّارَتَهُمُ الْقَتْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریوں کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ ان کو ستانے والا واجب القتل ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5564- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيْسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَرْسَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ مَعَ بَعْضِ نِسَائِهِ فِي لِحَافِهِ، فَاَدْخَلَنِي فِي اللِّحَافِ فَصِرْنَا ثَلَاثَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ سخت سردیوں کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح سویرے مجھے بلایا، میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گیا، اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ہمراہ لحاف میں لیٹے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی اسی لحاف میں داخل فرما لیا تو اس لحاف میں ہم تین ہو گئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5568-الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب أبي محمد طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه' حديث3758:البحر الزخار مسند البزار -ومما روى أبو الجنوب عن علي' حديث737:مسند أبي يعلى الموصلي' مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث492:

5565- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، اَنَا اَبُو نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: اسْتَعْدَى عَلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ، فَقَالَ: يَا زُبَيْرُ، اسْقِ، ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا زُبَيْرُ، اسْقِ، ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ، ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اِنِّي لَاَحْسَبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي خُصُومَتِي: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الْاٰيَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَقَامَ هٰذَا الْاِسْنَادَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَخِيهِ وَهُوَ عَنْهُ ضَيِّقٌ

❖❖ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری نے مقام حرہ کے پانی کے معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میری شکایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے زبیر! اپنی کھیتی کو سیراب کرنے کے بعد اپنے پڑوسی کی جانب پانی چھوڑ دیا کرو، اس انصاری نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے نا، اس لئے آپ نے اس کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہوئے، پھر آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زبیر! اپنی کھیتی کو سیراب کرواو۔ پانی کو روک کر رکھو یہاں تک کہ وہ پانی (کھالے کی) دیواروں کے برابر ہو جائے۔ اس کے بعد اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑو۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق عطا فرمایا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ آیت میرے اسی جھگڑے کے بارے میں نازل ہوئی تھی

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (النساء: 65)

"تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

ذِكْرُ مَقْتَلِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ

5566- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا عِثَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَمَلِ دَعَا الزُّبَيْرُ اِبْنَهُ عَبْدَ اللّٰهِ فَاَوْصٰى اِلَيْهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ لَيُقْتَلَنَّ فِيهِ ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُومٌ وَاللّٰهِ لَئِنْ قُتِلْتُ لَاُقْتَلَنَّ مَظْلُومًا وَّاللّٰهِ مَا

فَعَلْتُ وَلَا فَعَلْتُ اُنْظُرْ يَا بُنَيَّ دِيْنِي فَاِنِّي لَا اَدَعُ شَيْئًا اَهَمَّ مِنْهُ وَهُوَ اَلْفُ اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ

✧✧ حضرت عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو بلایا اوران کو یہ وصیت کی: اے میرے پیارے بیٹے! آج وہ دن ہے جس میں ظالم قتل کئے جائیں گے یا مظلوم قتل کئے جائیں گے، خدا کی قسم! اگر مجھے قتل کیا گیا تو مظلوماً قتل کیا جاؤں گا۔ خدا کی قسم میں نے کچھ نہیں کیا، کچھ نہیں کیا۔ اے میرے بیٹے میرے قرضوں کا خیال کرنا کیونکہ وہ ۱۲لاکھ ہے۔

5567۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَلَّى الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ مُنْهَزِمًا فَاَدْرَكَهُ بْنُ جَرْمُوْزٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَتَلَهُ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: جنگ جمل میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شکست خوردہ واپس لوٹے، راستے میں بنی تمیم کے ایک شخص ابن جرموز نے ان کو دیکھ لیا، اس نے آپ کو شہید کر دیا۔

5568۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ السَّلَمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا انْصَرَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ جَعَلَ يَقُوْلُ

وَلَقَدْ عَلِمْتُ لَوْ اَنَّ عِلْمِي نَافِعِي اِنَّ الْحَيَاةَ مِنَ الْمَمَاتِ قَرِيبُ

ثُمَّ لَمْ يُنْشَبْ اَنَّ قَتَلَهُ بْنُ جَرْمُوْزٍ

✧✧ سعید بن عبدالعزیز سلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے دن واپس لوٹے تو یہ اشعار کہہ رہے تھے۔

میں جانتا ہوں کہ اگر میرا علم میرے لئے نفع بخش ہے تو بے شک زندگی موت کے قریب ہے۔ پھر آپ کو بہت جلدی ابن جرموز نے شہید کر دیا۔

5569۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ يَقُوْلُ قُتِلَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي رَجَبَ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ

✧✧ فضل بن دکین کہتے ہیں: حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ماہ رجب شریف ۳۶ سن ہجری کو شہید ہوئے۔

5570۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ قَالُوْا خَرَجَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ مِنْ هٰذِهِ السَّنَةِ بَعْدَ الْوَقْعَةِ عَلٰى فَرَسٍ يُّقَالُ لَهُ ذُوْ الْخِمَارِ مُنْطَلِقًا نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقُتِلَ بِوَادِي السِّبَاعِ وَدُفِنَ هُنَاكَ وَذُكِرَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُتِلَ اَبِي يَوْمَ الْجَمَلِ وَقَدْ زَادَ عَلَى السِّتِّيْنَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ بْنُ عُمَرٍو سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ ثَابِتٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ شَهِدَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ بَدْرًا وَّهُوَ بْنُ سَبْعٍ

وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے واقعہ کے بعد جمعرات کے دن، جمادی الآخر کی ۱۱ تاریخ کو اپنے ذوالخمار نامی گھوڑے پر سوار ہوکر مدینہ کی جانب نکل کھڑے ہوئے۔ لیکن وادی سباع میں ان کو شہید کر دیا گیا اور وہیں ان کو دفن کیا گیا۔

✿✿ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے والد جنگ جمل کے موقع پر شہید ہوئے، اس وقت ان کی عمر ۶۴ برس ہو چکی تھی۔ ابن عمر کہتے ہیں مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ۲۷ برس کی عمر میں جنگ بدر میں شرکت کی۔

5571- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ قَالَا اَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَرِيْبٍ الْاَصْمَعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَوْنٍ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْخِيَارُ قُتِلُوْا قَتْلًا ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ اَقْبَلَ الزُّبَيْرُ عَلٰى قَاتِلِهٖ وَقَدْ ظَفَرَ بِهٖ فَقَالَ اُذَكِّرُكَ اللّٰهَ فَكَفَّ عَنْهُ الزُّبَيْرُ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَلَمَّا غُدِرَ بِالزُّبَيْرِ وَضَرَبَهٗ قَالَ الزُّبَيْرُ قَاتَلَكَ اللّٰهُ تُذَكِّرُنِيَ اللّٰهَ ثُمَّ تَنْسَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کتنے سمجھدار لوگ تھے جو شہید کر دیئے گئے، یہ کہہ کر آپ رونے لگ گئے، پھر فرمایا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے قاتل کے سامنے آئے اور اس پر غالب بھی آ گئے تھے، لیکن اس دشمن نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ روک لیا اس نے یہ عمل کئی مرتبہ کیا۔ پھر جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف اس نے بغاوت کی اور ان کو زخمی کر دیا گیا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے غارت کرے تم مجھے اللہ کے واسطے دیتے رہے اور خود اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔

5572- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ حَمَّادٍ الْبَرْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو السِّكِّيْنَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَحْرِ بْنِ حَصِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ حَمِيْدُ بْنُ مُنْهِبٍ قَالَ حَجَجْتُ فِي السَّنَةِ الَّتِيْ قُتِلَ فِيْهَا عُثْمَانُ فَصَادَفْتُ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِمَكَّةَ فَلَمَّا سَارُوْا اِلَى الْبَصْرَةِ سِرْتُ مَعَهُمْ وَسَارَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَيْهِمْ حَتَّى الْتَقَوْا وَذٰلِكَ يَوْمُ الْجَمَلِ فَاقْتَتَلُوْا قِتَالًا شَدِيْدًا وَاَخَذَ بِخِطَامِ الْجَمَلِ يَوْمَئِذٍ سَبْعُوْنَ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ فِيْ آخِرِهٖ وَوَلَّى الزُّبَيْرُ مُنْهَزِمًا فَاَدْرَكَهُ ابْنُ جَرْمُوْزٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَتَلَهٗ

✧✧ حضرت حمید بن منہب فرماتے ہیں: میں نے اس سال حج کیا جس سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ اس موقع پر مکہ مکرمہ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ میری اچانک ملاقات ہوگئی۔ جب یہ لوگ بصرہ کی جانب روانہ ہوئے تو میں بھی ان کے ہمراہ ہو لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی جانب روانہ ہو گئے اور دونوں گروہوں کی جمل کے دن جنگ ہوگئی اور بہت گھمسان کا رن پڑا۔ اس دن ستر آدمی اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان

کی اور اس کے آخر میں فرمایا: حضرت زبیر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے لیکن بنی تمیم کے ایک جرموز نامی ایک شخص نے ان کو وادی سباع میں شہید کر ڈالا۔

5573- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خَرَّزَاذَ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِلزُّبَيْرِ: اَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ كُنْتُ اَنَا وَاَنْتَ فِي سَقِيفَةِ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحِبُّهُ؟ فَقُلْتُ: وَمَا يَمْنَعُنِي؟ قَالَ: اَمَا اِنَّكَ سَتَخْرُجُ عَلَيْهِ وَتُقَاتِلُهُ وَاَنْتَ ظَالِمٌ، قَالَ: فَرَجَعَ الزُّبَيْرُ

✧✧ اسماعیل بن ابی حازم کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں وہ دن یاد نہیں؟ جب آپ اور میں انصاریوں کے ایک خیمے میں موجود تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم اُس (علی) سے محبت کرتے ہو؟ تو آپ نے جواباً کہا تھا: مجھے اس سے کون سی چیز منع کرتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تم اس کے خلاف بغاوت کرو گے اور اس سے جنگ کرو گے اور اس وقت تم حد سے بڑھنے والے ہو گے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے۔

5574- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ الزُّبَيْرَ خَرَجَ يُرِيدُ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تُقَاتِلُهُ وَاَنْتَ لَهُ ظَالِمٌ، فَقَالَ: لَمْ اَذْكُرْ، ثُمَّ مَضَى الزُّبَيْرُ مُنْصَرِفًا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَزِيدُ بْنُ صُهَيْبٍ الْفَقِيرُ، وَفَضْلُ بْنُ فَضَالَةَ فِي اِسْنَادٍ وَاحِدٍ

✧✧ ابوحرب بن ابوالاسود دیلی فرماتے ہیں: میں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "تم اُس (علی) سے لڑو گے اور تم حد سے بڑھنے والے ہو گے" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے کچھ یاد نہیں آرہا۔ لیکن پھر وہ واپس لوٹ گئے۔

✿✿ یہ حدیث ابوحرب بن ابی الاسود دیلی کی سند کے ہمراہ صحیح ہے، اور انہی سے یزید بن صہیب الفقیر اور فضل بن فضالہ نے ایک ہی اسناد کے ہمراہ روایت کی ہے۔

5575- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ الْعَدْلُ الْمَامُونُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ،

حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، قَالَ مِنْجَابٌ: وَسَمِعْتُ فَضْلَ بْنَ فَضَالَةَ، يُحَدِّثُ بِهِ جَمِيعًا، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ، لما رجع الزبير على دابته يشق الصفوف، فعرض له ابنه عبد الله، فقال: ما لك؟ فقال: ذكر لي عَلِيٌّ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَتُقَاتِلَنَّهُ وَأَنْتَ ظَالِمٌ لَهُ فَلا أُقَاتِلُهُ، قَالَ: وَلِلْقِتَالِ جِئْتَ؟ إِنَّمَا جِئْتَ لِتُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَيُصْلِحُ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ بِكَ، قَالَ: قَدْ حَلَفْتُ أَنْ لا أُقَاتِلَ، قَالَ: فَأَعْتِقْ غُلامَكَ جِرْجِسَ وَقِفْ حَتّٰى تُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ، قَالَ: فَأَعْتَقَ غُلامَهُ جِرْجِسَ، وَوَقَفَ فَاخْتَلَفَ أَمْرُ النَّاسِ، فَذَهَبَ عَلٰى فَرَسِهِ وَقَدْ رُوِيَ إِقْرَارُ الزُّبَيْرِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ هٰذِهِ الْوُجُوهِ وَالرِّوَايَاتِ

✧✧ یزید بن صہیب الفقیر اور منجاب دونوں نے فضل بن فضالہ کے حوالے سے ابوحرب بن الاسود دیلی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ملا ہوں، جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہو کر صفوں کو چیرتے ہوئے واپس لوٹے تو ان کا بیٹا عبداللہ ان کے سامنے آیا اور کہنے لگا: آپ کو کیا ہوا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک حدیث یاد کرادی جس کو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس (علی) سے جنگ کرے گا اور اس جنگ میں تو ظلم کرنے والا ہوگا۔ اس لئے میں اس سے جنگ نہیں کروں گا۔ ان کے بیٹے نے کہا: میں تو جنگ کے لئے آیا ہوں، اور میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں تا کہ تم لوگوں کے درمیان صلح کروا دو اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر اس معاملہ کی صلح کروائے گا۔ میں تو قسم اٹھا چکا ہوں کہ جنگ نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا: تو تم اپنے غلام جرجس کو آزاد کر دو اور یہیں ٹھہرے رہو حتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان صلح کرا دے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے غلام جرجس کو آزاد کیا اور وہیں ٹھہر گئے، لیکن لوگوں میں اختلاف مزید بڑھ گیا۔ تو آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے اقرار ان وجوہ اور روایات کے علاوہ بھی منقول ہے۔

5576- أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ الْإِمَامُ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِي جَرْوَةَ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ، وَعَلِيٌّ يَقُولُ لَهُ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا زُبَيْرُ، أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّكَ تُقَاتِلُنِي وَأَنْتَ ظَالِمٌ لِي؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنِّي نَسِيتُ

✧✧ ابوجروہ مازنی کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو گفتگو کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کہہ رہے تھے: اے زبیر رضی اللہ عنہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا؟ ''بے شک تو مجھ سے لڑے گا اور اس لڑائی میں تو مجھ پر ظلم کرنے والا ہوگا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ میں نے سنا تو ہے لیکن میں بھول گیا تھا۔

5577- حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْإِمَامُ، أَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا

جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي جَرْوَةَ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، وَهُوَ يُنَاشِدُ الزُّبَيْرَ، يَقُوْلُ لَهُ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ يَا زُبَيْرُ، اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّكَ تُقَاتِلُنِي وَاَنْتَ لِي ظَالِمٌ، قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنْ نَسِيتُ

✧✧ ابوجروہ مازنی کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو قسمیں دے دے کر پوچھ رہے تھے کہ اے زبیر میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں تم بتاؤ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ بے شک تم مجھ سے لڑو گے اور اس لڑائی میں تم مجھ پر ظلم کرنے والے ہو گے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے سنا تو ہے لیکن میں یہ بات بھول گیا تھا۔

5578۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُطِيْنٌ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَ ابْنُ جُرْمُوزٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَتَقْتُلُ ابْنَ صَفِيَّةَ تَفَخُّرًا؟ ائْذَنُوا لَهُ وَبَشِّرُوْهُ بِالنَّارِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَاِنَّ الزُّبَيْرَ حَوَارِيَّ وَابْنُ عَمَّتِي

✧✧ حضرت مسلم بن نذیر فرماتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے کہ ان کے پاس جرموز نے آ کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کی اجازت مانگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم صفیہ کے بیٹے کو قتل کر کے اس پر فخر کرو گے؟ اس کو اجازت دے دو اور اس کو دوزخ کی خوشخبری دے دو (یعنی حضرت علی نے ان کو سختی سے منع کر دیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کی اجازت نہ دی۔ شفیق) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خبردار ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور زبیر میرا حواری اور میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔

5579۔ فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو كَامِلِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ قَاتِلَ الزُّبَيْرِ بِالْبَابِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لِيَهْنِكَ قَاتِلُ ابْنِ صَفِيَّةَ النَّارَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

✧✧ حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ زبیر کا قاتل دروازے پر آیا ہوا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صفیہ کے بیٹے کے قاتل تجھے دوزخ مبارک ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے۔

5580۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَوْنٍ الْمَسْعُودِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَاُتِيَ بِرَاْسِ الزُّبَيْرِ وَمَعَهُ قَاتِلُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لِلْآذِنِ بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ صَحِيْحَةٌ، عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ، وَاِنْ لَّمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَسَانِيْدِ

✦✦ زر بن حبیش کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا، وہ سر ان کا قاتل خود لے کر آیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اجازت دینے والے سے کہا: صفیہ کے بیٹے کے قاتل کو دوزخ کی خوشخبری دے دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں اور میرا حواری (مددگار) زبیر ہے۔

5581۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ يُقَالُ لَهُمْ عِذَارُ عَامٍ وَّاحِدٍ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَنَّهُمْ وُلِدُوْا فِيْ عَامٍ وَّاحِدٍ

✦✦ موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کیونکہ ایک ہی سال میں پیدا ہوئے تھے اس لئے ان چاروں کو ''عذار عام واحد'' (ایک ہی سال میں پیدا ہونے والے) کہا جاتا تھا۔

5582۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُوَيْنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ رَجَاءِ بْنِ السِّنْدِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَرِثَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الزُّبَيْرَ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ فَبَلَغَ حِصَّتُهَا مِنَ الْمِيْرَاثِ ثَمَانِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَّقَالَتْ تَرْثِيْهِ

غَدَرَ ابْنُ جُرْمُوْزٍ بِفَارِسٍ بُهْمَةٍ — يَوْمَ اللِّقَاءِ وَكَانَ غَيْرَ مُعَرِّدِ

يَا عَمْرُو لَوْ نَبَّهْتَهُ لَوَجَدْتَهُ — لَا طَائِشًا رَعِشَ الْبَنَانِ وَلَا الْيَدِ

ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ اِنْ ظَفِرْتَ بِفَارِسٍ — فِيْمَا مَضٰى مِمَّا يَرُوْحُ وَيَغْتَدِيْ

كَمْ غَمْرَةٍ قَدْ خَاضَهَا لَمْ يُثْنِهِ عَنْهَا — طِرَادُكَ يَا ابْنَ فَقْعِ الْفَدْفَدِ "

✦✦ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل الزبیر رضی اللہ عنہا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، حضرت زبیر کی وراثت تقسیم ہوئی تو ان کی بیوی کے حصے میں ۸۰ ہزار درہم آئے تھے، اپنے شوہر کی وفات ان کی بیوی عاتکہ رضی اللہ عنہا نے یہ مرثیہ کہا تھا

○ ابن جرموز نے ہاتھی کی طرح چنگھاڑنے والے شہسوار کو ملاقات کے دن دھوکہ دیا ہے، حالانکہ وہ بزدلی کے ساتھ بھاگنے والے نہیں تھے۔

○ اے عمرو! اگر تمہیں اس باب کی خبر ہو جائے تو تم اس کو پاؤ گے ایسی حالت میں کہ نہ وہ ٹال مٹول کرنے والے ہیں اور نہ ان پر

کپکپی طاری ہوئی۔

○ تجھے تیری ماں روئے اگر تو زمانہ ماضی میں اس شہسوار کو شہید کرنے میں تو کامیاب ہو ہی گیا ہے صبح وشام کی سازشوں کے ساتھ۔

○ کتنے ہی میدانوں میں تو کودا ہے اور تیرا نیزا دوہرا نہیں ہوا اے جنگلی سانپ کے بچے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ تیمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5583۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَكَانَ بِالشَّامِ، فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَهْمِهِ، فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، فَقَالَ: وَاَجْرِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَجْرُكَ مِنْ يَوْمِ بَدْرٍ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر ان کا نام یوں بیان کیا ہے "طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ" آپ شام میں رہا کرتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حصہ کے بارے میں کلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حصہ عطا فرمایا۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا اجر؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا اجر جنگ بدر کے دن کا اجر ہے۔

5584۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ السَّنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ الْمُزَنِيُّ اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى السِّجْزِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ حَازِمِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَسْلَمَتْ اُمُّ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَاُمُّ عُثْمَانَ وَاُمُّ طَلْحَةَ وَاُمُّ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَّاُمُّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّاُمُّ الزُّبَيْرِ وَاَسْلَمَ سَعْدٌ وَّاُمُّهُ فِي الْحَيَاةِ

✧✧ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ حیات میں ہی مسلمان ہوگئیں تھیں۔

5585۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَدِمَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ مِنَ الشَّامِ بَعْدَمَا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ، فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَهْمِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكَ سَهْمُكَ، قَالَ: وَاَجْرِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَلَكَ اَجْرُكَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ رسول اللہ ﷺ کے جنگ بدر سے واپس آنے کے بعد ملک شام سے واپس آ گئے تھے، اور آ کر انہوں نے اپنا جنگ بدر کا حصہ مانگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو حصہ عطا فرمایا۔ پھر انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرا اجر وثواب؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تمہیں اجر بھی ملے گا۔

5586 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، حَدَّثَهُ مَخْرَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَالِبِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: قَالَ لِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَضَرْتُ سُوقَ بُصْرَى، فَاِذَا رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، يَقُولُ: سَلُوا اَهْلَ هٰذَا الْمَوْسِمِ، اَفِيهِمْ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْحَرَمِ؟ قَالَ طَلْحَةُ: قُلْتُ: نَعَمْ اَنَا، فَقَالَ: هَلْ ظَهَرَ اَحْمَدُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ اَحْمَدُ؟ قَالَ: ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا شَهْرُهُ الَّذِي يَخْرُجُ فِيهِ، وَهُوَ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ مَخْرَجُهُ مِنَ الْحَرَمِ، وَمُهَاجَرُهُ اِلٰى نَخْلٍ، وَحَرَّةٍ، وَسَبَاحٍ فَاِيَّاكَ اَنْ تُسْبَقَ اِلَيْهِ، قَالَ طَلْحَةُ: فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا قَالَ، فَخَرَجْتُ سَرِيعًا حَتّٰى قَدِمْتُ مَكَّةَ، فَقُلْتُ: هَلْ كَانَ مِنْ حَدَثٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَمِينُ تَنَبَّاَ، وَقَدْ تَبِعَهُ ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ: اتَّبَعْتَ هٰذَا الرَّجُلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَانْطَلِقْ اِلَيْهِ، فَادْخُلْ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْهُ، فَاِنَّهُ يَدْعُو اِلَى الْحَقِّ، فَاَخْبَرَهُ طَلْحَةُ بِمَا قَالَ الرَّاهِبُ: فَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ بِطَلْحَةَ، فَدَخَلَ بِهِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ طَلْحَةُ، وَاَخْبَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ الرَّاهِبُ، فَسُرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَسْلَمَ اَبُو بَكْرٍ وَطَلْحَةُ اَخَذَهُمَا نَوْفَلُ بْنُ خُوَيْلِدِ بْنِ الْعَدَوِيَّةِ فَشَدَّهُمَا فِي حَبْلٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَمْنَعْهُمَا بَنُو تَيْمٍ، وَكَانَ نَوْفَلُ بْنُ خُوَيْلِدٍ يُدْعَى اَشَدَّ قُرَيْشٍ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ اَبُو بَكْرٍ وَطَلْحَةُ: الْقَرِينَيْنِ، وَلَمْ يَشْهَدْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بَدْرًا، وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَجَّهَهُ وَسَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَتَجَسَّسَانِ خَبَرَ الْعِيرِ فَانْصَرَفَا، وَقَدْ فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِتَالِ مَنْ لَقِيَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَلَقِيَاهُ فِيمَا بَيْنَ ظَلَلٍ وَسَبَالَةَ عَلَى الْمَحْجَبَةِ مُنْصَرِفًا مِنْ بَدْرٍ، وَلٰكِنَّهُ شَهِدَ اُحُدًا وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مِمَّنْ ثَبَتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ حِينَ وَلَّى النَّاسُ، وَبَايَعَهُ عَلَى الْمَوْتِ، وَرَمٰى مَالِكُ بْنُ زُهَيْرٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، فَاتَّقٰى طَلْحَةُ بِيَدِهِ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ خِنْصَرَهُ فَشُلَّتْ، فَقَالَ: حَسِّ حَسِّ حِينَ اَصَابَتْهُ الرَّمِيَّةُ، فَذَكَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ لَدَخَلَ الْجَنَّةَ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ وَضُرِبَ طَلْحَةُ يَوْمَئِذٍ فِي رَاْسِهِ الصَّلْبَةِ ضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ضَرْبَتَيْنِ، ضَرْبَةٌ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَضَرْبَةٌ وَهُوَ مُعْرِضٌ عَنْهُ، وَكَانَ ضِرَارُ بْنُ الْخَطَّابِ الْفِهْرِيُّ، يَقُولُ: اَنَا وَاللّٰهِ ضَرَبْتُهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ طَلْحَةُ يُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ وَّاُمُّهُ الصَّعْبَةُ ابْنَةُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ وَقُتِلَ طَلْحَةُ يَوْمَ الْجَمَلِ قَتَلَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَكَانَ لَهُ بْنٌ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ وَهُوَ الَّذِي يُدْعَى السَّجَّادُ وَبِهِ كَانَ

طَلْحَةُ يُكَنّى قُتِلَ مَعَ اَبِيهِ طَلْحَةُ يَوْمَ الْجَمَلِ وَكَانَ طَلْحَةُ قَدِيْمَ الْإِسْلَامِ

✧✧ ابراہیم بن محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن عبداللہ نے بتایا کہ میں ایک دفعہ بصری کے بازار میں گیا۔ وہاں ایک راہب اپنی عبادت گاہ میں لوگوں سے کہہ رہا تھا: اس موسم میں لوگوں سے پوچھو کہ کیا ان میں کوئی حرم کا باسی ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں، میں ہوں اہل حرم میں سے۔ اس نے پوچھا: کیا احمد نام کا کوئی شخص ظاہر ہوا ہے؟ میں نے کہا: کون احمد؟ اس نے کہا: عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا، یہ مہینہ اس کے ظہور کا مہینہ ہے، وہ آخری نبی ہوگا۔ وہ مکہ میں پیدا ہوگا اور نخل، حرہ اور سباح کی جانب ہجرت کرے گا۔ تم اس کی طرف جانے میں کسی کو اپنے سے آگے نہ بڑھنے دینا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس راہب کی بات میرے دل میں گھر کر گئی، میں بہت جلدی وہاں سے نکلا اور مکہ مکرمہ میں آ گیا۔ میں نے پوچھا: کیا کوئی نیا واقعہ پیش آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہاں، محمد بن عبداللہ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے اور ابوقحافہ کا بیٹا ان کے پیچھے لگ گیا ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں وہاں سے نکلا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے اُس آدمی کی پیروی اختیار کر لی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، تم بھی ان کے پاس چلو، ان کی بارگاہ میں حاضر ہو، کیونکہ وہ حق کی طرف بلاتے ہیں۔ حضرت طلحہ نے ان کو راہب کی بات بتائی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے ہمراہ لے کر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راہب والی بات سنائی، آپ علیہ السلام سن کر خوش ہوئے۔

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تو نوفل بن خویلد بن عدویہ نے ان دونوں کو پکڑ کر ایک ہی رسی کے ساتھ باندھ دیا اور بنوتیم ان کا دفاع نہ کر سکے۔ نوفل بن خویلد کو قریش کا سب سے سخت گیر سمجھا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو قرینین (ساتھی) کہا جاتا تھا۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت سعید بن زید کو قافلے کی جاسوسی کے لئے بھیجا تھا۔ یہ واپس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے فارغ ہو کر واپس آ رہے تھے مقام ظلل اور سبالہ کے درمیان مجبہ کے مقام پر ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ احد کے دن بھگدڑ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے تھے، انہوں نے موت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مالک بن زہیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تیر پھینکا، وہ تیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی جانب آ رہا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر اس کو روکا، اس کی وجہ سے ان کی چھوٹی انگلی شل ہو گئی۔ جب ان کو تیر لگا تو ان کی زبان سے حس حس کے الفاظ نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہتے تھے تو جنت میں داخل ہوتے، لوگ ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

اس دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے سر پر زخم لگا تھا جو کہ ایک مشرک نے لگایا تھا۔ ایک مرتبہ اس وقت جب حضرت طلحہ اس کی جانب رخ کئے ہوئے تھے، اور دوسری مرتبہ اس وقت جب آپ اس سے منہ پھیرے ہوئے تھے۔ ضرار بن خطاب فہری کہا کرتے تھے

: خدا کی قسم! اس دن میں نے ان کو مارا تھا۔ ابن عمر کہتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابومحمد'' تھی، ان کی والدہ صعبہ بنت عبداللہ حضرمی تھیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل میں شہید کیا گیا۔ مروان بن حکم نے ان کو شہید کیا تھا۔ ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام ''محمد'' تھا۔ یہی وہ بیٹا ہے جس کو سجاد کہا جاتا تھا اور انہی کے نام سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی۔ وہ بھی اپنے والد کے ہمراہ جنگ جمل میں شہید ہو گئے تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام ہیں (یعنی آپ بہت پہلے اسلام لا چکے تھے۔)

5587- قَالَ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ جَدَّتِهِ سَعْدِيُّ بِنْتُ عَوْفٍ الْمَرْيَةُ اُمُّ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَتْ قُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَفِي يَدِ خَازِنِهِ اَلْفُ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّمِئَتَا اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّقُوِّمَتْ اُصُوْلُهُ وَعِقَارُهُ بِثَلَاثِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّكَانَ فِيْمَا ذُكِرَ جَوَّادًا بِالْمَالِ وَاللِّبْسِ وَالطَّعَامِ وَقُتِلَ يَوْمَ قُتِلَ وَهُوَ بْنُ اثْنَتَيْنِ وَسِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ بْنُ عُمَرٍ وحَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ كَانَ طَلْحَةُ يَوْمَ قُتِلَ بْنُ اَرْبَعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ یحییٰ بن طلحہ کی والدہ، سعدی بنت عوف المریہ فرماتی ہیں: جب طلحہ بن عبیداللہ شہید ہوئے اس وقت ان کے خازن کے پاس ۱۲ لاکھ دراہم تھے اور ان کے سامان اور جائیداد کی قیمت لگائی گئی تو دس لاکھ درہم تھی۔ آپ مال، لباس اور کھانے کے معاملے میں بہت سخی تھے اور ۶۲ برس کی عمر میں ان کو شہید کیا گیا۔

✧✧ محمد بن زید بن مہاجر کہتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ۶۴ برس کی عمر میں شہید کیا گیا۔

5588- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْجُنَيْدِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ كَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبْيَضَ يَضْرِبُ اِلَى الْحُمْرَةِ مَرْبُوْعًا هُوَ اِلَى الْقِصَرِ اَقْرَبَ رَحْبَ الصَّدْرِ عَرِيْضَ الْمَنْكِبَيْنِ اِذَا الْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِيْعًا ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ دَقِيْقَ الْعِرْنَيْنِ اِذَا مَشٰى اَسْرَعَ وَكَانَ لَا يُغَيِّرُ شَعْرَهُ

✧✧ موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں: طلحہ بن عبیداللہ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، خوش طبع تھے، (قد درمیانہ تھا بلکہ) تقریباً چھوٹا ہی قد تھا، سینہ چوڑا تھا، کندھے کشادہ تھے، کسی جانب متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر اسی طرف دیکھتے، پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ خوبصورت تھا، ناک پتلی تھی، چلنے میں تیزی کرتے تھے، آپ بالوں کو (مہندی وغیرہ کے ساتھ) نہیں رنگتے تھے۔

5589- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ الْحَبَّابِ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ صَعْصَعَةَ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ عِكْرَاشٍ قَالَ كُنَّا نُقَاتِلُ عَلِيًّا مَعَ طَلْحَةَ وَمَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ فَانْهَزَمْنَا قَالَ فَقَالَ مَرْوَانُ لَا اُدْرِكُ بِثَارِي بَعْدَ الْيَوْمِ مِنْ طَلْحَةَ قَالَ فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ

✧✧ عکراش کہتے ہیں: ہم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قتال کر رہے تھے، ہمارے ساتھ مروان بھی

تھا، عکراش کہتے ہیں: ہمیں شکست ہوگئی، تو مروان نے کہا: آج کے بعد مجھے طلحہ رضی اللہ عنہ سے بدلہ لینے کا موقع نہیں ملے گا۔ یہ کہہ کر اس نے تیر مارا جس کی وجہ سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

5590۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ نَافِعٌ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَتَلَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو مروان بن حکم نے شہید کیا۔

5591۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ حِيْنَ رُمِيَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ فَوَقَعَ فِي رُكْبَتِهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ اِلَى اَنْ مَاتَ

✧✧ قیس بن حازم کہتے ہیں: میں نے مروان بن حکم کو دیکھا ہے، جنگ جمل میں جب اس نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر تیر پھینکا تو وہ ان کے گھٹنے پر جا کر لگا، وہ اس درد میں بھی تسبیح پڑھتے رہے حتی کہ وہ شہید ہو گئے۔

5592۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ الطَّلْحِيُّ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي يَدِهِ سَفَرْجَلَةٌ فَرَمَاهَا اِلَيَّ، اَوْ قَالَ: اَلْقَاهَا اِلَيَّ، وَقَالَ: دُونَكَهَا اَبَا مُحَمَّدٍ، فَاِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کے ہاتھ میں بہی دانہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ میری جانب پھینکا (راوی کو شک ہے کہ ان کے استاد نے یہاں پر رماہا فرمایا) یا القاہا الی فرمایا۔ اور فرمایا: اس کو استعمال کیا کرو کیونکہ یہ دل کو بہت سکون اور تازگی دیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5593۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ظَفَرٍ الْحَافِظُ وَاَنَا سَاَلْتُهُ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ حُلَيْسٍ الْكَلْبِيُّ اَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجَمَلِ نَادٰى عَلِيٌّ فِي النَّاسِ لَا تَرْمُوْا اَحَدًا بِسَهْمٍ وَّلَا تَطْعَنُوا بِرُمْحٍ وَّلَا تَضْرِبُوْا بِسَيْفٍ وَّلَا تَطْلُبُوا الْقَوْمَ فَاِنَّ هٰذَا مَقَامٌ مَنْ اَفْلَحَ فِيْهِ فَلَحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَتَوَافَقْنَا ثُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ قَالُوْا بِاَجْمَعَ يَا ثَارَاتِ عُثْمَانَ قَالَ وَابْنُ الْحَنَفِيَّةِ اِمَامَنَا بِرَبْوَةٍ مَعَهُ اللِّوَاءُ قَالَ فَنَادَاهُ عَلِيٌّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا يَعْرِضُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْلُوْنَ يَا ثَارَاتِ عُثْمَانَ فَمَدَّ عَلِيٌّ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَكِبَّ قَتَلَةَ عُثْمَانَ الْيَوْمَ بِوُجُوْهِهِمْ ثُمَّ اِنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لِلْاَسَاوِرَةِ كَانُوْا مَعَهُ قَالَ اِرْمُوْهُمْ بِرَشْقٍ وَّكَاَنَّهُ اَرَادَ

اَنْ يُّنْشِبَ الْقِتَالَ فَلَمَّا نَظَرَ اَصْحَابُهُ اِلَى الْاِنْتِشَابِ لَمْ يَنْتَظِرُوْا وَحَمَلُوْا فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَرَمٰى مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِسَهْمٍ فَشَكَ سَاقَهُ بِجَنْبِ فَرَسِهٖ فَقُبِضَ بِهِ الْفَرَسُ حَتّٰى لَحِقَهُ فَذَبَحَهُ فَالْتَفَتَ مَرْوَانُ اِلٰى اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مَعَهُ فَقَالَ لَقَدْ كَفَيْتُكَ اَحَدُ قَتَلَةِ اَبِيْكَ

✧✧ بن سعید اپنے چچا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو آواز دے کر ہدایت کی: کسی کو تیر نہ مارو، کسی کو نیزہ سے زخمی نہ کرو، کسی کو تلوار کا زخم نہ لگاؤ، نہ کسی کو گرفتار کرو، کیونکہ یہ وہ مقام ہے جو یہاں کامیاب ہوگیا وہ آخرت میں بھی کامیاب ہو جائے گا۔ ہم اس بات پر متفق ہو گئے پھر لوگوں نے بیک زباں ہو کر کہا: ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ چاہئے، راوی کہتے ہیں: ابن الحنفیہ بلند ٹیلے پر ہمارے ساتھ تھے ان کے پاس علم تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو نداء دی تو وہ ہماری جانب اس طرح متوجہ ہوئے کہ انہوں نے اپنا چہرہ پھیر رکھا تھا، پھر انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ مانگ رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کر کے یوں دعا مانگی ''اے اللہ! آج حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو منہ کے بل گرا دے۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے شہسوار ساتھیوں سے کہا: سب لوگ یکبارگی تیراندازی کرو، گویا کہ وہ جنگ چھیڑنا چاہتے تھے، جب ان کے ساتھیوں نے جنگ کے آغاز کو دیکھا تو انتظار کئے بغیر حملہ کر دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست سے دوچار کیا، مروان بن حکم نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا جو کہ ان کی پنڈلی سے گزر کر ان کے گھوڑے کے پہلو میں پیوست ہوگیا، انہوں نے گھوڑے کو ذبح کر دیا۔ پھر مروان، حضرت ابان بن عثمان کی جانب متوجہ ہوا، وہ اس وقت مروان کے ساتھ تھے، اور بولا: میں نے تیرے باپ کے تمام قاتلوں کے بدلے میں ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا ہے جو ان تمام قاتلوں کے بدلے میں کافی ہے۔

5594۔ اَخْبَرَنِی الْوَلِيْدُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ اِيَاسٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَبَعَثَ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنِ الْقَنِیْ فَاَتَاهُ طَلْحَةُ، فَقَالَ: نَشَدْتُكَ اللّٰهَ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ تُقَاتِلُنِیْ؟ قَالَ: لَمْ اَذْكُرْ، قَالَ: فَانْصَرَفَ طَلْحَةُ

✧✧ رفاعہ بن ایاس ضبی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ

5594۔ صحیح ابن حبان' کتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم بالولاية لمن والى عليا' حديث 7041: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 31452: السنن الكبرى للنسائي' كتاب الخصائص' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "من كنت' حديث 8201: مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث 1518: مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 631: البحر الزخار مسند البزار - أبو الطفيل' حديث 459: مسند أبي يعلى الموصلي' مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 544:

کے ہمراہ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ مجھ سے ملیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے ہیں؟ ''جس کا میں مولیٰ ہوں، علی اس کا مولیٰ ہے، اے اللہ تو اس کی مدد کر جو علی کی مدد کرے اور تو اس کے ساتھ دشمنی کر جو علی کے ساتھ دشمنی کرے'' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر آپ میرے ساتھ کیوں جنگ کر رہے ہیں؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یاد نہیں رہا تھا۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

5595- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُصْعَبٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ لِطَلَبِ دَمِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَرَضُوا مَنْ مَّعَهُمْ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاسْتَصْغَرُوا عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَرَدُّوهُمَا قَالَ وَرَاَيْتُهُ وَاَحَبُّ الْمَجَالِسِ اِلَيْهِ اَخْلَاهَا وَهُوَ ضَارِبٌ بِلِحْيَتِهِ عَلَى زُوْرِهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنِّي اُرَاكَ وَاَحَبُّ الْمَجَالِسِ اِلَيْكَ اَخْلَاهَا وَاَنْتَ ضَارِبٌ بِلِحْيَتِكَ عَلَى زُوْرِكَ اَنْ تَكْرَهَ هٰذَا الْيَوْمَ فَدَعْهُ فَلَيْسَ يُكْرِهُكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ قَالَ يَا عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ لَا تَلُمْنِي كُنَّا يَدًا وَّاحِدَةً عَلَى مَنْ سِوَانَا فَاَصْبَحُوا الْيَوْمَ جَبَلَيْنِ يَزْحَفُ اَحَدُنَا اِلَى صَاحِبِهِ وَلٰكِنَّهُ كَانَ مِنِّي فِي اَمْرِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا لَا اُرَى كَفَّارَتُهُ اِلَّا اَنْ يَّسْفِكَ دَمِي فِي طَلَبِ دَمِهِ قُلْتُ فَمُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ لَمْ تَخْرُجْهُ وَلَكَ وَلَدٌ صِغَارٌ دَعْهُ فَاِنْ كَانَ اَمْرًا خَلْفَكَ فِيَّ تَرِكَتُكَ قَالَ هُوَ اَعْلَمُ اُكْرِهُ اَنْ اَرَى اَحَدًا لَّهُ فِي هٰذَا الْاَمْرِ نِيَّةٌ فَارَدَّهُ فَكَلَّمْتُ مُحَمَّدَ بْنَ طَلْحَةَ فِي التَّخَلُّفِ فَقَالَ اُكْرِهُ اَنْ اَسْاَلَ الرِّحَالَ عَنْ اَبِي

✧✧ حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کا مطالبہ لے کر نکلے، انہوں نے ذات عرق مقام پر پہنچ کر اپنے ساتھیوں کا جائزہ لیا تو ان میں عروہ بن زبیر اور ابوبکر بن عبدالرحمن بن ہشام کو کمسن قرار دے کر واپس بھیج دیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا ہے وہ خلوت نشینی کو پسند کرتے ہیں۔ ان کی داڑھی سینے تک آتی تھی، میں نے ان سے کہا: اے ابومحمد! میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ (تم خلوت نشینی کو پسند کرتے ہو اور تمہاری داڑھی سینے تک آتی ہے) تم آج کے دن کے ان حالات کو ناپسند کرتے ہو، آپ اس معاملے کو چھوڑ دیں اس پر تمہیں کوئی ملامت نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا: اے علقمہ بن وقاص تم مجھے ملامت نہ کرو، ہم اغیار کے لئے ایک ہاتھ کی طرح ہوتے تھے۔ لیکن آج یہ لوگ دو پہاڑوں کی مانند ہو چکے ہیں جو کبھی ایک دوسرے کے ساتھ مل نہیں سکتے۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے بارے میں، میں چاہتا ہوں کہ میرا خون حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کی طلب میں بہہ جائے۔ میں نے محمد بن طلحہ سے کہا: تم اس جنگ میں حصہ مت لو، تمہارے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، تم یہ معاملہ چھوڑ دو، تاکہ تمہارے ترکہ میں یہ بات باقی نہ رہے۔ انہوں نے کہا: وہ میں جانتا ہوں لیکن میں اس بات کو زیادہ ناپسند کرتا ہوں کہ میں کسی ایک کام کی نیت کروں اور پھر اس کو رد کردوں۔ پھر میں نے محمد بن طلحہ سے لوٹ جانے کے بارے میں بات چیت کی، انہوں نے کہا: مجھے والد گرامی سے جانے کی

اجازت مانگنا اچھا نہیں لگ رہا۔

5596۔ حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ اَحْمَدُ بْنُ لَبِيْدٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارِی حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ الْحِرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوْبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيْسٰی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ طَلْحَةُ سَلَفُ النَّبِيِّ فِي اَرْبَعٍ كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ وَّكَانَتْ اُخْتُهَا اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ عِنْدَ طَلْحَةَ فَوَلَدَتْ لَهُ زَكَرِيَّا وَيُوْسُفَ وَعَائِشَةَ وَكَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَّكَانَتْ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تَحْتَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَوَلَدَتْ لَهُ مُحَمَّدًا وَّقُتِلَ يَوْمَ الْجَمَلِ مَعَ اَبِيْهِ وَكَانَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اُخْتُهَا الرَّفَاعَةُ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ اَبِي اُمَيَّةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اُخْتُهَا قَرِيْبَةُ بِنْتُ اَبِي اُمَيَّةَ تَحْتَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَوَلَدَتْ لَهُ مَرْيَمَ بِنْتَ طَلْحَةَ

✧✧ سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن محمد بن طلحہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ چار رشتوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف تھے۔

(۱) ام المومنین حضرت عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھی اوران کی بہن حضرت ام کلثوم بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما حضرت طلحہ کے نکاح میں تھیں۔ ان سے تین بچے زکریا، یوسف اور عائشہ پیدا ہوئے۔

(۲) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں اوران کی بہن حضرت حمنہ بنت جحش حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے نکاح میں تھیں۔ ان سے ان کا ایک بیٹا ''محمد'' پیدا ہوا جو کہ اپنے والد طلحہ کے ہمراہ جنگ جمل میں شہید ہوا۔

(۳) ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں اوران کی بہن رفاعہ بنت ابوسفیان حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے نکاح میں تھیں۔

(۴) ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں اوران کی بہن قریبہ بنت ابوامیہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے نکاح میں تھیں۔ ان سے مریم بنت طلحہ پیدا ہوئیں۔

5597۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا الْمَحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ اَجْلَسَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ فَمَسَحَ التُّرَابَ عَنْ رَّاْسِهٖ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ وَدِدْتُّ اَنِّي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا بِثَلَاثِيْنَ سَنَةً

✧✧ حضرت طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بٹھایا، ان کے سر سے مٹی وغیرہ صاف کی پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کاش کہ میں آج سے تیس سال پہلے فوت ہو گیا ہوتا۔

5598۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْجَزَّارُ عَلَى الصَّفَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ لَمَّا رَاَى الْقَتْلٰى وَالرُّؤُوسَ تَنْدَرِ يَا حَسَنُ اَىُّ خَيْرٍ يُرْجٰى بَعْدَ هٰذَا قَالَ نَهَيْتُكَ عَنْ هٰذَا قَبْلَ اَنْ نَدْخُلَ فِيْهِ

✧✧ حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں: جنگ جمل کے تڑپتی ہوئی لاشوں اور پھڑکتے ہوئے سروں کو دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حسن! اس واقعہ کے بعد اب کس بھلائی کی امید کی جا سکتی ہے؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو آپ کو یہاں آنے سے پہلے ہی یہاں نہ آنے کی عرض کی تھی۔

5599۔ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عِيسَى الْحِيرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو الْجَرْشِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنِ يَحْيٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَمْرًو بْنَ دِيْنَارٍ قُلْتُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ بَايَعَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ عَلِيًّا قَالَ اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّلَمْ اَرَ اَحَدًا قَطُّ اَعْلَمَ مِنْهُ اَنَّهُمَا صَعِدَا اِلَيْهِ فَبَايَعَاهُ وَهُوَ فِي عُلِّيَّةٍ ثُمَّ نَزَلَا

✧✧ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا: اے ابومحمد! حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے؟ عمرو نے کہا: مجھے حسن بن محمد نے بتایا ہے (اور میں نے ان سے زیادہ صاحب علم کبھی کوئی شخص نہیں دیکھا) کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک بلند جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے وہ دونوں (طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب بلند ہوئے، ان کی بیعت کی اور نیچے اتر آئے۔

5600۔ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَزْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغُلَابِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي سُهَيْلٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مَقْتُوْلٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا وَاللّٰهِ كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ

فَتًى كَانَ يُدْنِيهِ الْغِنٰى مِنْ صَدِيقِهِ ... اِذَا مَا هُوَ اسْتَغْنٰى وَيُبْعِدُهُ الْفَقْرُ

كَاَنَّ الثُّرَيَّا عَلَّقَتْ فِي جَبِيْنِهِ ... وَفِي خَدِّهِ الشِّعْرِيُّ وَفِي الْاٰخِرِ الْبَدْرِ

✧✧ سہیل بن ابی سہیل تمیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ مقتول پڑے ہوئے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی جیسے شاعر نے کہا ہے

وہ ایسا جوان ہے کہ اس کے دولتمند دوست اس کے قریب رہتے ہیں، جب وہ حالت استغناء میں ہوتے ہیں اور فقر ان کو دور کر دیتا ہے۔

گویا کہ ثریا ان کی پیشانی پر لٹک رہی ہے اس کے ایک رخسار میں شعری ہے اور دوسرے رخسار میں چودھویں رات کا چاند ہے۔

(شعری اس ستارے کو کہتے ہیں جو سخت گرمی میں طلوع ہوتا ہے۔ شفیق)

5601- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ مَجْزَاَةَ قَالَ مَرَرْتُ بِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَهُوَ صَرِيْعٌ فِيْ آخِرِ رَمَقٍ فَوَقَفْتُ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَارَىٰ وَجْهَ رَجُلٍ كَاَنَّهُ الْقَمَرُ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ اَصْحَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ اُبْسُطْ يَدَكَ اُبَايِعُكَ فَبَسَطْتُ يَدِيَّ وَبَايَعَنِيْ فَفَاضَتْ نَفْسُهُ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ طَلْحَةَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَى اللّٰهُ اَنْ يَّدْخُلَ طَلْحَةَ الْجَنَّةَ اِلَّا وَبَيْعَتِيْ فِيْ عُنُقِهِ

✧✧ حضرت ثور بن مجزاۃ فرماتے ہیں: میں جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، وہ اپنی زندگی کے آخری سانس لے رہے تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، انہوں نے کہا: مجھے اس آدمی کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح دکھائی دے رہا ہے، تمہارا تعلق کس گروہ سے ہے؟ میں نے کہا: میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا: اپنا ہاتھ بڑھاؤ، میں تمہاری بیعت کرتا ہوں۔ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے بیعت کر لی پھر ان کی روح قبض ہو گئی۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی بات سنائی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری بیعت کے بغیر طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنت میں داخل ہونے سے روک دیا۔

5602- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ، فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَوْجَبَ طَلْحَةُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں، آپ علیہ السلام ایک چٹان پر چڑھنے لگے، لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی اس لئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے نیچے بیٹھ گئے تاکہ آپ ان کے سہارے سے چٹان پر چڑھ سکیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا: طلحہ رضی اللہ عنہ نے جنت واجب کر لی ہے۔

5603- اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَوْجَبَ طَلْحَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: طلحہ نے جنت واجب کر لی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5604- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءَ ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، اَنَّ طَلْحَةَ نَحَرَ جَزُورًا وَحَفَرَ بِئْرًا يَوْمَ ذِي قَرَدٍ فَاَطْعَمَهُمْ وَسَقَاهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا طَلْحَةُ الْفَيَّاضُ، فَسُمِّيَ طَلْحَةَ الْفَيَّاضَ حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ذی قرد کے دن اونٹ ذبح کیے، ایک کنواں کھودا، یہ اونٹ لوگوں کو کھلا دیئے اور پانی پلا دیا۔ یہ دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یوں مخاطب کیا ''اے فیاض طلحہ'' اسی دن سے ان کا نام ''طلحہ فیاض'' ہو گیا۔ (ذی قرد مدینہ منورہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے اور اس مقام پر سن ۶ ہجری کو جنگ ہوئی تھی، جس دن اس مقام پر جنگ ہوئی، اس دن کو ''یوم ذی قرد'' کہا جاتا ہے۔ شفیق الرحمٰن)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5605- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ طَلْحَةَ الْخَيْرِ، وَفِي غَزْوَةِ الْعَشِيرَةِ طَلْحَةَ الْفَيَّاضَ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ طَلْحَةَ الْجَوَّادَ

✧✧ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن میرا نام ''طلحہ الخیر'' رکھا اور غزوہ عشیرہ میں ''طلحہ فیاض'' رکھا اور جنگ حنین کے موقع پر ''طلحہ جواد'' رکھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّجَّادُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

محمد بن طلحہ بن عبید اللہ سجاد رضی اللہ عنہ کے فضائل

كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الزُّهَّادِ الْمُجْتَهِدِيْنَ فِي الْعِبَادَةِ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَرَّكُوْنَ بِهِ وَبِدُعَآئِهِ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ لُقِّبَ بِالسَّجَّادِ حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ ذٰلِكَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ كَمَا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ

محمد بن طلحہ عبادت گزار نیک لوگوں میں سے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ان کی ذات سے اور ان کی دعاء سے برکت حاصل کیا کرتے تھے، یہ وہ پہلے شخص ہیں جن کو ''سجاد'' کے لقب سے ملقب کیا گیا۔ اس کے صحیح ہونے کا ثبوت ہمیں ابو عبد اللہ الاصفہانی نے دیا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

5606- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا اَبُو شَيْبَةَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَتْنِي ظِئْرٌ لِمُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَتْ: لَمَّا وُلِدَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ اَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ فَقُلْنَا: مُحَمَّدًا، فَقَالَ: هٰذَا اسْمِي وَكُنْيَتُهُ اَبُو الْقَاسِمِ

✧✧ محمد بن طلحہ کی ایک دایہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب محمد بن طلحہ کی ولادت ہوئی تو ہم ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: اس کا نام کیا رکھا ہے؟ ہم نے کہا: محمد۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرا نام ہے اور اس کی کنیت ''ابوالقاسم'' ہے۔

5607- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ الزُّبَيْرِيَّ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اُمُّهُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ

✧✧ مصعب زبیری کہتے ہیں: محمد بن طلحہ بن عبیداللہ کی والدہ کا نام حمنہ بنت جحش ہے۔

5608- اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْحَاطِبِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ لَمَّا فَرَغْنَا مِنْ قِتَالِ الْجَمَلِ قَامَ عَلِيٌّ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّصَعْصَعَةُ بْنُ صَوْحَانَ وَالْاَشْتَرُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ يَطُوفُونَ فِي الْقَتْلٰى فَاَبْصَرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَتِيلًا مَكْبُوبًا عَلٰى وَجْهِهِ فَاَكَبَّهُ عَلٰى قَفَاهُ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَرْخُ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ فَقَالَ لَهُ اَبُوهُ مَا هُوَ يَا بُنَيَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُهُ لَشَابٌّ صَالِحٌ ثُمَّ قَعَدَ كَئِيبًا حَزِينًا

✧✧ محمد بن حاطب فرماتے ہیں: جب ہم جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو حضرت علی، حضرت حسین بن علی، حضرت عمار بن یاسر، حضرت صعصعہ بن صوحان، حضرت اشتر، حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم مقتولین کا جائزہ لینے کے لئے نکلے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی نظر ایک مقتول پر پڑی جو کہ منہ کے بل گرے ہوئے تھے، انہوں نے ان کو سیدھا کیا تو بے ساختہ پڑھا ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' خدا کی قسم یہ تو چمن قریش کا پھول ہے، ان کے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے پوچھا: کیا ہوا بیٹا! حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ محمد بن طلحہ (شہید ہوئے پڑے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' میں اس کو بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں یہ تو بہت نیک جوان تھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ بہت غمزدہ ہو کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔

5609- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِيهِ كَانَ هُوَ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَنَهٰى عَلِيٌّ عَنْ قَتْلِهِ وَقَالَ مَنْ رَاٰى صَاحِبَ الْبُرْنُسِ الْاَسْوَدِ فَلَا يَقْتُلْهُ يَعْنِي مُحَمَّدًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْمَئِذٍ يَا اُمَّاهُ مَا تَاْمُرِينِي قَالَتْ اَرٰى اَنْ تَكُونَ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ اَنْ

تَكُفَّ يَدَكَ فَكَفَّ يَدَهُ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ يُقَالُ لَهُ طَلْحَةُ بْنُ مُدْلِجٍ مِنْ بَنِي مُنْقِذِ بْنِ طَرِيفٍ وَيُقَالُ قَتَلَهُ شَدَّادُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَبَسِيُّ وَيُقَالُ بَلْ قَتَلَهُ عِصَامُ بْنُ مِسْعَرٍ الْبَصَرِيُّ وَعَلَيْهِ كَثْرَةُ الْحَدِيْثِ وَهُوَ الَّذِي يَقُوْلُ فِي قَتْلِهِ

وَاَشْعَثُ قَوَّامٍ بِآيَاتِ رَبِّهِ ... قَلِيْلُ الْاَذٰى فِيْمَا يَرَى النَّاسُ مُسْلِمٌ

وَلُفَّتُ لَهُ بِالرُّمْحِ مِنْ تَحْتِ بَزِّهٖ ... فَخَرَّ صَرِيْعًا لِلْيَدَيْنِ وَلِلْفَمِ

شَكَكْتُ اِلَيْهِ بِالسِّنَانِ قَمِيْصَهٗ ... فَاَدْرَاتُهٗ عَنْ ظَهْرِ طَرْفٍ مَشُوْمٍ

اَقَمْتُ لَهٗ فِي دَفْعَةِ الْخَيْلِ صُلْبَهٗ ... بِمِثْلِ قِدَامِ النَّشْرِ حَيَوَانِ كَيْزَمٍ

يَذْكُرُنِي حٰمٓ لَمَّا طَعَنْتُهٗ ... فَهَلَّا تَلَا حٰمٓ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

عَلٰى غَيْرِهٖ ذَنْبٌ غَيْرَ اَنَّ لَيْسَ تَابِعًا ... عَلِيًّا وَّمَنْ لَا يَتَّبِعِ الْحَقَّ يُظْلَمُ

قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا رَآهُ صَرِيْعًا صَرَعَهُ هٰذَا الْمَصْرَعُ بِرَاْسِهٖ

✧✧ ضحاک بن عثمان (خود اپنے بارے میں) فرماتے ہیں کہ وہ اور محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل سے منع فرمایا، اور فرمایا: جو شخص کسی کے سر پر سیاہ ٹوپی دیکھے تو اس کو قتل نہ کرے (یعنی محمد بن طلحہ کو) اس دن محمد نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے میری امی جان! آپ کا کیا مشورہ ہے؟ انہوں نے کہا: میں یہ سمجھتی ہوں کہ تم آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے اچھے بیٹے کی طرح ہو جاؤ اور اپنا ہاتھ روک لو، چنانچہ انہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا، لیکن ان کو بنی اسد بن خزیمہ قبیلہ کے ایک آدمی نے شہید کر ڈالا جس کا نام طلحہ بن مدلج تھا اس کا تعلق بنی منقذ بن طریف سے تھا۔ ایک موقف یہ بھی ہے کہ ان کو شداد بن معاویہ عبسی نے شہید کیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کو عصام بن مسعر بصری نے شہید کیا تھا۔ اور اس موقف کی حمایت میں کافی احادیث وارد ہیں، اور انہی کے قتل کے بارے میں شاعر نے یہ درج ذیل اشعار لکھے ہیں۔

○ پراگندہ بالوں والا، اپنے ربّ کی آیات کا ذمہ دار اور کفیل، لوگ جس کو مسلمان اور قلیل الاذیٰ یعنی لوگوں کو نہ ستانے والا سمجھتے ہیں۔

○ میں نے اس کے ہتھیار کے نیچے سے بجلی کی چمک کی طرح نیزہ مارا تو وہ منہ کے بل زمین پر جا گرا۔

○ گھوڑوں کی باری میں، میں نے اس کی صلب کو قائم رکھا جیسا کہ کیزم جانور کی اگلی جانب خوشبو کا مقام ہوتا ہے۔

○ جب میں نے اس پر وار کیا تو وہ مجھے حم یاد دلاتا رہا، اس نے آنے سے پہلے حم کو کیوں نہیں یاد کیا۔

○ میرا سوائے اس کے اور کوئی گناہ نہیں ہے کہ میں علی کا تابع نہیں ہوں، اور جو حق کی پیروی نہیں کرتا وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

راوی کہتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو مقتول پایا تو کہا: اس بے چارے کو سر کے بل گرا دیا گیا ہے۔

5610۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ،

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي عَمِّي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَاِذَا طَلْحَةُ قَدْ غَلَبَهُ الْبَرْدُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْثَلُ بَلَاءً مِنْهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِصَاحِبِكُمْ، فَتَرَكْنَاهُ وَاَقْبَلْنَا عَلَيْهِ، وَاِذَا مِغْفَرٌ قَدْ عَلِقَ بِوَجْنَتَيْهِ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَشْرِقِ رَجُلٌ اَنَا اَقْرَبُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبْتُ لِاَنْزِعَ الْمِغْفَرَ، فَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلَا تَرَكْتَنِي؟ فَتَرَكْتُهُ فَجَذَبَهَا فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّةُ اَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ لِاَنْزِعَ الْحَلْقَةَ الْاُخْرٰى، فَقَالَ لِي اَبُو عُبَيْدَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَانْتَزَعَ الْحَلْقَةَ الْاُخْرٰى، فَانْتَزَعَ ثَنِيَّةَ اَبِي عُبَيْدَةَ الْاُخْرٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ اَوْ اَوْجَبَ طَلْحَةَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے میں رسول اللہ ﷺ کی جانب لوٹا، اس وقت حضور ﷺ کے پاس حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ اچانک ان پر سردی کا غلبہ ہوگیا حالانکہ رسول اللہ ﷺ ان سے بھی زیادہ سردی محسوس فرماتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا: اپنے ساتھی کا خیال کرو، ہم نے فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، ہم نے دیکھا کہ ان کے خود کی کڑیاں آپ ﷺ کے جبڑوں میں گھس چکی تھیں۔ ان کی مشرقی جانب ایک آدمی تھا (وہ ان کے اتنے فاصلے پر تھا کہ اس وقت) میں رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب ہوں۔ جب ہم نے ان کو (غور سے) دیکھا تو وہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے، میں رسول اللہ ﷺ کا خود اتارنے کے لئے آگے بڑھا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے ابوبکر! میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں تم مجھے نہیں چھوڑ نا، میں نے (خود اتارنے کا فیصلہ) ترک کر دیا، پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر اس کو کھینچا، اس کی وجہ سے ان کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں پھر آگے بڑھا تاکہ وہ خود میں اتاروں، لیکن ابوعبیدہ نے دوبارہ اسی طرح مجھے قسم دے کر روک دیا اور خود اتارنے کے لئے آگے بڑھے، جب دوبارہ زور لگایا تو ان کے سامنے کے دوسرے دو دانت بھی ٹوٹ گئے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی نے جنت واجب کر لی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں نے ہی اس کو روایت نہیں کیا۔

5611- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَعَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، وَهِيَ تَقُوْلُ لِاُمِّهَا اَسْمَاءَ: اَنَا خَيْرٌ مِنْكِ، وَاَبِي خَيْرٌ مِنْ اَبِيكِ، قَالَ: فَجَعَلَتْ اُمُّهَا تَشْتِمُهَا، وَتَقُوْلُ: اَنْتِ خَيْرٌ مِنِّي، فَقَالَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ: اَلَا اَقْضِي بَيْنَكُمَا؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَتْ: فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ، قَالَتْ: فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا وَلَمْ يَكُنْ سُمِّيَ قَبْلَ ذٰلِكَ عَتِيقًا، قَالَتْ: ثُمَّ دَخَلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَنْتَ يَا طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں: میں اور (میری بہن) عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ عائشہ بنت طلحہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں) اپنی والدہ اسماء سے کہہ رہی تھی: میں تم سے بہتر ہوں اور میرے والد تمہارے والد سے بہتر ہیں۔ ان کی والدہ ان کو مار مار کر کہنے لگی: تم مجھ سے بہتر ہو؟ ام المومنین حضرت عائشہ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان میں فیصلہ نہ کردوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: انت عتیق من النار (یعنی تم جنت سے آزاد ہو) اسی دن سے آپ کا نام عتیق ہوگیا۔ آپ سے پہلے کسی کو بھی اس نام سے نہیں پکارا گیا۔ آپ فرماتی ہیں: پھر حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ حاضرِ بارگاہ ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یوں فرمایا: اے طلحہ تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ

''تو ان میں سے کوئی اپنی منت پوری کر چکا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

(ام المومنین کا مقصد یہ تھا کہ (حضرت طلحہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما) اپنے اپنے مقام دونوں ہی بزرگ اور صاحب عزت وعظمت ہیں)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5612۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ تَفَرَّدَ بِهِ الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ، وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شہید کو زمین پر زندہ چلتے پھرتے دیکھنا چاہے وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

5612–سنن ابن ماجه 'المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم 'فضل طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه' حديث124: الجامع للترمذي 'أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب أبي محمد طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه' حديث3756: مسند الطيالسي 'أحاديث النساء' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري – الأفراد عن جابر' حديث1891:

یہ حدیث ابونضرہ سے روایت کرنے میں صلت بن دینار منفرد ہیں۔اور یہ حدیث ہماری اس کتاب کے معیار کی نہیں ہے۔

5613۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِي حَبِيْبَةَ مَوْلٰى طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ مَّعَ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ اَصْحَابِ الْجَمَلِ قَالَ فَرَحَّبَ بِهٖ وَاَدْنَاهُ قَالَ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَّجْعَلَنِيَ اللّٰهُ وَاَبَاكَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي كَيْفَ فُلَانَةُ كَيْفَ فُلَانَةُ قَالَ وَسَاَلَهُ عَنْ اُمَّهَاتِ اَوْلَادِ اَبِيْهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ لَمْ نَقْبِضْ اَرْضِيْكُمْ هٰذِهِ السَّنَةَ اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ يَّنْتَهِبُهَا النَّاسُ يَا فُلَانُ اِنْطَلِقْ مَعَهُ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ فَمُرْهُ فَلْيُعْطِهٖ غَلَّتَهُ هٰذِهِ السَّنَةَ وَيَدْفَعُ اِلَيْهِ اَرْضَهُ فَقَالَ رَجُلَانِ جَالِسَانِ اِلٰى نَاحِيَةٍ اَحَدُهُمَا الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ اَللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ نَّقْتُلَهُمْ وَيَكُوْنُوْا اِخْوَانَنَا فِي الْجَنَّةِ قَالَ قَوْمًا اَبْعَدُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَسْحَقُهَا فَمَنْ هُوَ اِذَا لَمْ اَكُنْ اَنَا وَطَلْحَةُ يَا ابْنَ اَخِي اِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاْتِنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوحبیبہ فرماتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہو چکے تو میں اور حضرت عمر بن طلحہ اُن کے پاس گئے انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا اور اپنے قریب جگہ دی اور فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہارے والد کو ان لوگوں میں شامل فرمائے گا جن کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ(الحجر:47)

''اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر آپ لوگوں کے احوال کے بارے میں پوچھا اور شہداء کی اولادوں کی ماؤں کے حالات کے بارے میں پوچھا، اس کے بعد فرمایا: ہم اس سال تمہاری زمینوں پر صرف اس لئے قبضہ کر رہے ہیں کہ کہیں لوگ اس پر غاصبانہ قبضہ نہ جمالیں۔ پھر آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم اس آدمی کے ہمراہ بنی قریظہ کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ اس سال کا غلہ ہمیں دیں اور ان کی زمینیں ان کے حوالے کر دے۔ اس وقت دو آدمی ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک حارث اعور تھے۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے زیادہ عدل کرنے والا ہے کہ ہم ایک قوم کے ساتھ جہاد کریں اور پھر وہ جنت میں ہمارے بھائی بھی ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسی قوم ہے جو اللہ کی زمین سے دور ہے۔ اگر ان پر میں اور طلحہ توجہ نہیں دیں گے تو اور کون دے گا؟ اے میرے بھائی جب تمہیں کوئی کام ہو تو ہمارے پاس چلے آنا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5614۔ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْبَلْخِيُّ بِبَغْدَادَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيْلُ

مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمَذِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوبَ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسٰى بْنِ مُوسٰى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ مُوسٰى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُمَّ اَبَانَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَبَتْهُ فَقِيلَ لَهَا وَلِمَ قَالَتْ اِنْ دَخَلَ دَخَلَ بِبَاسٍ وَّاِنْ خَرَجَ خَرَجَ بِبَاسٍ قَدْ اَذْهَلَهُ اَمْرُ آخِرَتِهِ عَنْ اَمْرِ دُنْيَاهُ كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلٰى رَبِّهِ بِعَيْنَيْهِ ثُمَّ خَطَبَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فَاَبَتْهُ فَقِيلَ لَهَا وَلِمَ قَالَتْ لَيْسَ لِزَوْجَتِهِ مِنْهُ اِلَّا الْاِشَارَةُ فِي قَرَامِلِهَا ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَاَبَتْ قِيلَ لَهَا وَلِمَ قَالَتْ لَيْسَ لِزَوْجَتِهِ مِنْهُ اِلَّا قَضَاءَ حَاجَتِهِ وَيَقُولُ كَيْتَ وَكَيْتَ وَكَانَ وَكَانَ ثُمَّ خَطَبَهَا طَلْحَةُ فَقَالَتْ زَوْجِي حَقًّا قَالُوْا وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَتْ اِنِّي عَارِفَةٌ بِخَلَائِقِهِ اِنْ دَخَلَ دَخَلَ ضَاحِكًا وَاِنْ خَرَجَ خَرَجَ بَسَّامًا اِنْ سَاَلْتُ اَعْطٰى وَاِنْ سَكَتُّ ابْتَدَاَ وَاِنْ عَمِلْتُ شَكَرَ وَاِنْ اَذْنَبْتُ غَفَرَ فَلَمَّا اَنِ ابْتَنٰى بِهَا قَالَ عَلِيٌّ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنْ اَذِنْتَ لِي اَنْ اُكَلِّمَ اُمَّ اَبَانٍ قَالَ كَلِّمْهَا قَالَ فَاَخَذَ بِسَجْفِ الْحَجَلَةِ ثُمَّ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا عَزِيْزَةَ نَفْسِهَا قَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ خَطَبَكِ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَاَبَيْتِيهِ قَالَتْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ وَخَطَبَكِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحَدُ حَوَارِيِّهِ فَاَبَيْتِ قَالَتْ وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ وَخَطَبْتُكِ اَنَا وَقَرَابَتِي مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبَيْتِ قَالَتْ وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ تَزَوَّجْتُ اَحْسَنَنَا وَجْهًا وَاَبْذَلَنَا كَفًّا يُعْطِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا

✧✧ موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس کی بیٹی ''ام ابان'' کو پیغام نکاح بھیجا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے انکار کیوں کیا؟ انہوں نے جواباً کہا: وہ گھر میں آتے ہیں تو غصے میں ہوتے ہیں، باہر جاتے ہیں تو غصے میں ہوتے ہیں، ان کے اوپر دنیا کے معاملات سے زیادہ آخرت کے اعمال کا غلبہ ہو چکا ہے، یوں لگتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں۔ (میں سمجھتی ہوں کہ ان کے ساتھ میرا گزرا مشکل ہوگا) پھر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب پیغام نکاح بھیجا، لیکن انہوں نے ان کے ساتھ نکاح سے بھی انکار کر دیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے ان کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: ان کو اپنی زوجہ کی ضروریات میں خاص توجہ نہیں ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا، لیکن انہوں نے ان سے نکاح کرنے سے بھی انکار کر دیا، ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکاح کرنے سے انکار کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: ان کے ہمراہ نکاح کرنے سے صرف ضروریات ہی پوری ہوسکتی ہیں، کچھ اور بھی وجوہات بتائیں۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان طرف پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے (قبول کرتے ہوئے) کہا: وہ میرے لئے مناسب ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا: میں ان کی عادتوں کو جانتی ہوں وہ ہنستے گھر آتے ہیں، اور مسکراتے ہوئے روانہ ہوتے ہیں، اگر میں ان سے کچھ مانگوں گی تو وہ دیں گے۔ اگر میں خاموش ہوں گی تو وہ باتیں کریں گے، اگر میں کام کروں گی تو وہ اس کا شکریہ ادا کریں گے اور اگر میں کوئی غلطی کروں گی تو معاف کر دیں گے۔ پھر جب ام ابان کی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شادی ہوگئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومحمد! آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ام ابان سے کچھ بات چیت کرلوں۔ حضرت طلحہ نے اجازت دے دی۔ آپ نے ان کو کمرے کے ایک کونے میں بٹھا

لیا دعا سلام کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین نے تمہیں پیغام نکاح بھیجا، آپ نے انکار کردیا۔ انہوں نے کہا: بالکل ایسے ہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اور تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور ان کے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا، آپ نے ان کو بھی منع کردیا۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت علی نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرابت دار ہوں، میں نے پیغام بھیجا تو آپ نے مجھے بھی منع کردیا، انہوں نے کہا: بالکل ایسے ہی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم تم نے اس شخص سے شادی کی ہے جو سب سے زیادہ خوبصورت ہے، سب سے زیادہ کھلے ہاتھ والا ہے، جو بلا روک ٹوک عطا کرتا ہے۔

5615- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَعْدِى بِنْتُ عَوْفٍ الْمَرِيَّةُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ طَلْحَةُ فَوَجَدْتُهُ مَغْمُومًا فَقُلْتُ مَالِي اُرَاكَ كَالِحَ الْوَجْهِ اَرَابَكَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْءٌ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَابَنِي مِنْ اَمْرِكَ شَيْءٌ وَلَنِعْمَ الصَّاحِبَةُ اَنْتَ وَلٰكِنْ مَّالًا اجْتَمَعَ عِنْدِي قَالَتْ فَابْعَثْ اِلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ وَقَوْمِكَ فَاقْسِمْ فِيهِمْ قَالَتْ فَفَعَلَ فَسَاَلْتُ الْخَازِنَ كَمْ قُسِمَ فَقَالَ اَرْبَعَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّكَانَتْ غَلَّتُهُ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ وَكَانَ يُسَمّٰى طَلْحَةُ الْفَيَّاضُ

✧✧ سعدی بنت عوف المریہ کہتی ہیں: میرے پاس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ بہت پریشان نظر آ رہے تھے، میں نے کہا: کیا وجہ ہے آج آپ کا چہرہ غمناک کیوں دکھائی دے رہا ہے؟ کیا ہمارے معاملات میں سے کسی میں تمہیں شک واقع ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں، مجھے تمہارے کسی معاملہ میں شک نہیں ہے۔ اور آپ تو اچھی ساتھی ہو، (اصل بات یہ ہے کہ) میرے پاس کچھ جمع شدہ مال ہے، انہوں نے کہا: تم وہ اپنے گھر والوں اور اپنے خاندان والوں کے لئے بھیج دو اور ان میں تقسیم کرا دو، سعدی بنت عوف المریہ کہتی ہیں: انہوں نے ایسا ہی کیا، بعد میں، مَیں نے ان کے خازن سے پوچھا کہ جو مال تقسیم کیا گیا، وہ کتنا تھا؟ انہوں نے کہا: چار لاکھ۔ ان کی روزانہ کی آمدن ہزار درہم تھی۔ اور حضرت طلحہ کو ''فیاض'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

5616- اَخْبَرَنِي اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا وَضَعَتِ الْحَرْبُ اوزارها، افتخر رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ سَاكِتٌ، وَسِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ اَبُو دُجَانَةَ سَاكِتٌ لَا يَنْطِقُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِي يَوْمَ اُحُدٍ وَمَا فِي الْاَرْضِ قُرْبِي مَخْلُوقٌ غَيْرَ جِبْرِيلَ عَنْ يَمِينِي، وَطَلْحَةُ عَنْ يَسَارِي، فَقِيلَ فِي ذٰلِكَ شِعْرًا: وَطَلْحَةُ يَوْمَ الشِّعْبِ آسَى مُحَمَّدًا لَدَى سَاعَةٍ ضَاقَتْ عَلَيْهِ وَشُدَّتِ وَقَاهُ بِكَفَّيْهِ الرِّمَاحَ فَقُطِعَتْ اَصَابِعُهُ تَحْتَ الرِّمَاحِ فَشُلَّتِ وَكَانَ اِمَامَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ اَقَرَّ رَحَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى اسْتَقَرَّتِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جنگ ختم ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فخر کیا، اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ خاموش تھے، حضرت ابودجانہ سماک بن حرب رضی اللہ عنہ بھی بالکل خاموش تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنگ احد میں دیکھا ہے کہ پوری روئے زمین میں اللہ کی مخلوقات میں سے کوئی بھی میرے قریب نہ تھا سوائے حضرت جبریل امین علیہ السلام کے،

کہ وہ میرے دائیں جانب تھے، اور طلحہ میرے بائیں جانب تھے۔ درج ذیل شعر اسی سلسلہ میں ہے۔

اور جنگ احد کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے انتہائی پریشانی اور سختی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعاون کیا۔

انہوں نے آتے ہوئے تیروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا اور ان تیروں کی وجہ سے آپ کے ہاتھ کی انگلیاں شل ہوگئیں۔

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں کے امام ہیں، انہوں نے اسلام کی چکی کو چلائے رکھا حتیٰ کہ وہ مضبوط ہوگئی۔

5617۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي طَلْحَةَ وَمَا حَاشَى اَحَدًا:

اَقَامَ اِذَا سَلَّمَ النَّبِيُّ وَاِذْ وَلَّى جَمِيعُ الْعِبَادِ وَانْكَشَفُوا

يَدْفَعُ عَنْ مُهْجَةِ النَّبِيِّ وَقَدْ دَنَا اِلَيْهِ الْعَدُوُّ وَارْتَدَفُوا

مُضَمَّخٌ بِالدِّمَاءِ مُهْجَتُهُ خَشْيَةَ اَنْ قِيلَ ثَارَهُمْ عَطَفُوا

✧✧ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

○ جنگ احد کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے تمام لوگ بھاگ چکے تھے آپ اس نازک وقت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

○ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے رہے حالانکہ دشمن آپ علیہ السلام کے بالکل قریب تھا۔ اور آپ پر چڑھ دوڑا تھا۔

○ ان کے جسم کا اکثر حصہ خون سے لتھڑا ہوا تھا اس بات کے ڈر سے کہ کہیں لوگ یہ باتیں نہ کریں کہ ان کے جذبات ٹھنڈے پڑ گئے ہیں۔

5618۔ حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا قَالَهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الْبَلْخِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوبَ بْنِ عِيسَى بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّهِ عَنْ اُخْتِهِ اُمِّ اِسْحَاقَ بِنْتِ طَلْحَةَ قَالَتْ لَقَدْ سَمِعْتُ اَبِي وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ عُقِرْتُ يَوْمَ اُحُدٍ فِي جَمِيعِ جَسَدِي حَتّٰى فِي ذَكَرِي

✧✧ ام اسحاق بنت طلحہ رضی اللہ عنہا اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: (ان کے والد فرماتے ہیں کہ جنگ احد میں میرا تمام جسم حتیٰ کہ آلہ تناسل بھی زخمی ہوگیا تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قدامہ بن مظعون بن حبیب بن وہب الجمحی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5619۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ اَبُوْهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُوْنٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ خَالُ حَفْصَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✧✧ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں: (ان کے والد جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں) کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا گورنر بنایا تھا۔ آپ حضرت حفصہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔

5620۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً وَّكَانَ لَا يُغَيِّرُ شَيْبَهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَهَاجَرَ قُدَامَةُ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ لِلْهِجْرَةِ الثَّانِيَةِ وَكَانَتْ تَحْتَهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ اُخْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَشَهِدَ قُدَامَةُ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے ۶۸ برس کی عمر میں سن ۳۶ ہجری میں وفات پائی۔ آپ اپنی داڑھی مبارک کو کسی قسم کا خضاب نہیں لگاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ حضرت قدامہ بن مظعون ہیں، انہوں نے حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کی تھی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت صفیہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں، حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَاِنَّمَا هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ حُسَيْلٍ وَّحُذَيْفَةُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ حذیفہ بن حسیل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

5621۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَخَذَ حُذَيْفَةُ وَاَبَاهُ الْمُشْرِكُوْنَ قَبْلَ بَدْرٍ فَاَرَادُوْا اَنْ يَّقْتُلُوْهُمَا فَاَخَذُوْا عَلَيْهِمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ اَنْ لَا يُعِيْنَانِ عَلَيْهِمْ فَحَلَفَا لَهُمْ فَاَرْسَلُوْهُمَا فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَا فَقَالَا اِنَّا قَدْ حَلَفْنَا لَهُمْ فَاِنْ شِئْتَ قَاتَلْنَا مَعَكَ فَقَالَ نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ

✧✧ مصعب بن سعد فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد کو مشرکوں نے جنگ بدر سے پہلے پکڑ لیا، اور ان کو قتل

کرنے کا ارادہ کیا، لیکن انہوں نے ان سے اس بات پر حلف لیا کہ تم ان کے خلاف کسی کی مدد نہیں کرو گے، انہوں نے ان کو قسم دے دی۔ مشرکوں نے حلف لے کر ان دونوں کو چھوڑ دیا، یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور اپنے حلف کی روئے داد سنا کر کہا: اب اگر آپ حکم دیں تو ہم آپ کے ہمراہ جنگ میں شریک ہونے کو تیار ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو ان کے عہد کی وجہ سے چھوڑ دو، ہم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں۔

5622۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلِيمِيُّ، اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنَا عَبْدَانُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ: اِنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَانَ اَحَدَ بَنِي عَبْسٍ، وَكَانَ حَلِيفًا فِي الْاَنْصَارِ، قُتِلَ اَبُوهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، اَخْطَاَ الْمُسْلِمُونَ بِهِ يَوْمَئِذٍ فَحَسِبُوهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَطَفِقَ حُذَيْفَةُ، يَقُولُ: اَبِي اَبِي فَلَمْ يَفْهَمُوهُ حَتّٰى قَتَلُوهُ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُودِيَ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بنی عبس کے ساتھ تھا، اور یہ انصار کے حلیف تھے۔ ان کے والد محترم جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے تھے۔ اس دن مسلمانوں سے خطا ہو گئی۔ مسلمانوں نے ان کو مشرکین میں سے سمجھا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پکار پکار کر کہہ رہے تھے: یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں۔ لیکن کسی کو ان کی بات سمجھ ہی نہیں آئی اور ان کو شہید کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت دلوائی تھی۔

5623۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ حُسَيْلِ بْنِ جَابِرِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرْوَةَ وَجَرْوَةُ هُوَ الْيَمَانُ الَّذِي وَلَدَهُ حُذَيْفَةُ وَاِنَّمَا قِيلَ لَهُ الْيَمَانُ لِاَنَّهُ اَصَابَ فِي قَوْمِهِ دَمًا فَهَرَبَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَحَالَفَ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَسَمَّاهُ قَوْمُهُ الْيَمَانُ لِاَنَّهُ حَالَفَ الْيَمَانِيَّةَ شَهِدَ حُذَيْفَةُ وَاَبُوهُ حُسَيْلٌ وَاَخُوهُ صَفْوَانُ اُحُدًا فَاَمَّا اَبُوهُ فَقَتَلَهُ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ يَحْسِبُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَتَصَدَّقَ حُذَيْفَةُ بِدِيَتِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَاَمَّا حُذَيْفَةُ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَاهِدَهُ بَعْدَ بَدْرٍ وَّعَاشَ اِلٰى اَوَّلِ خِلَافَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِينَ وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ اَنَّهُ كَانَ بِالْمَدَائِنِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِينَ بَعْدَ مَقْتَلِ عُثْمَانَ بِاَرْبَعِينَ لَيْلَةً

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "حذیفہ بن حسیل بن جابر بن ربیعہ بن عمرو بن جروہ" اور جروہ اسی یمان ہی کو کہتے ہیں جن کے ہاں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، ان کو یمان اس لئے کہتے ہیں کہ ان سے اپنی قوم میں ایک قتل ہو گیا تھا، تو یہ مدینہ منورہ میں چلے آئے اور بنی عبدالاشہل کے ساتھ عہد کر لیا۔ تو ان کی قوم نے ان کا نام یمان رکھ دیا تھا، کیونکہ انہوں نے ایک یمانی آدمی کے ساتھ عہد کیا تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد حسیل رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی صفوان رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے، اس دن ان کے والد کو کسی مسلمان نے مشرک سمجھ کر شہید کر دیا تھا، (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ان کے والد کی دیت یعنی خون بہا بھی دلوایا تھا لیکن) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ دیت مسلمانوں پر صدقہ کر دی تھی۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

خلافت کے اوائل (یعنی ۳۶ ہجری) تک زندہ رہے، بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ وہ سن ۳۵ ہجری میں مدائن میں تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ان کی وفات ہوئی۔

5624۔ اَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَاتَ حُذَيْفَةُ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ وَقِيْلَ اَنَّهُ مَاتَ بَعْدَ عُثْمَانَ بِاَرْبَعِيْنَ يَوْمًا

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ۳۶ ہجری میں فوت ہوئے، اور بعض لوگوں کا موقف یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس دن بعد ان کی وفات ہوئی۔

5625۔ اَخْبَرَنِي مُخَلَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْبَاقِرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ هٰذَا الْقَوْلُ خَطَأٌ وَاَظُنُّ لِصَاحِبِهِ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَمْ يَعْرِفِ الْوَقْتَ الَّذِيْ قُتِلَ فِيْهِ عُثْمَانُ وَاِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَمْ يُحْسِنْ اَنْ يَّحْسِبَ وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ السِّيَرِ كُلِّهِمْ اَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَالَتْ جَمَاعَةٌ مِّنْهُمْ قُتِلَ لِاِثْنَتَيْ عَشَرَ لَيْلَةً بَقِيَتْ مِنْهُ فَاِذَا كَانَ مَقْتَلُ عُثْمَانَ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ وَعَاشَ حُذَيْفَةُ بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَذٰلِكَ فِي السَّنَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا

✧✧ محمد بن جریر کہتے ہیں: یہ موقف غلط ہے۔ میں اس موقف رکھنے والے کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ یا تو اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت کا علم نہیں ہے یا پھر اس کو صحیح حساب نہیں کرنا آتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیرت نگاروں کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سن ۳۵ ہجری کے ماہ ذوالحجہ میں ہوئی تھی، ان میں سے ایک جماعت کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ۱۸ ذوالحجہ کو ہوئی۔ (تاریخ کوئی بھی ہو بہرحال جب) ان کی شہادت ذوالحجہ میں ہوئی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد چالیس دن تک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ زندہ بھی رہے ہیں تو لازمی بات ہے کہ ان کی شہادت کا سال ۳۶ ہجری بنتا ہے۔

5626۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيٰى قَالَ لَمَّا حَضَرَ حُذَيْفَةَ الْمَوْتُ وَكَانَ قَدْ عَاشَ بَعْدَ عُثْمَانَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً قَالَ لَنَا اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالطَّاعَةِ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

✧✧ بلال بن یحییٰ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا (آپ اس وقت تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہادت کے بعد چالیس دن زندگی گزار چکے تھے) آپ نے ہمیں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں۔

5627۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْمُزَكِّيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

✧✧ ربعی بن حراش فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے آپ کو ''ابوعبداللہ'' کی کنیت سے

پکارا۔

5628۔ وَاَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِى حَازِمٍ قَالَ لَمَّا اُتِىَ حُذَيْفَةُ بِكَفَنِهٖ وَكَانَ مُسْنَدًا اِلٰى بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فَاُتِىَ بِكَفَنٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ بِهٰذَا اِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ صَالِحًا لَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِهٖ وَجْهَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✦✦ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا کفن لایا گیا اس وقت وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، (راوی) کہتے ہیں: وہ کفن بالکل نیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی کیا ضرورت ہے؟ اگر تمہارا ساتھی نیک ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کو اچھے کفن میں بدل دے گا اور اگر نیک نہ ہوا تو یہی کفن قیامت کے دن منہ پر بھی مارا جا سکتا ہے۔

5629۔ اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِىُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِى اُسَامَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا مِسْعَرُ بْنُ كُدَامٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِى مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ اُغْمِىَ عَلٰى حُذَيْفَةَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَىُّ اللَّيْلِ هٰذَا قُلْتُ السَّحَرُ الْاَعْلٰى قَالَ عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنْ جَهَنَّمَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ابْتَاعُوْا لِى ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُوْنِى فِيْهِمَا وَلَا تَغْلُوْا عَلَىَّ فَاِنَّ صَاحِبَكُمْ اَنْ يَرْضَ عَنْهُ لَبِسَ خَيْرًا مِنْهُمَا وَاِلَّا سَلَبَهُمَا سَلْبًا سَرِيْعًا

✦✦ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر رات کے پہلے پہر میں غشی طاری ہوئی، لیکن یہ غشی رات کے پچھلے پہر ختم ہوگئی، جب افاقہ ہوا تو انہوں نے وقت پوچھا، میں نے کہا: سحری کا وقت ہے۔ انہوں نے دو یا تین مرتبہ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی پھر فرمایا: میرے لئے صرف دو کپڑے خرید کر اس میں مجھے کفن دے دینا۔

5630۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِى اَبِى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَتَانِى جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ يَا حُذَيْفَةُ .

✦✦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: بے شک حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: اے حذیفہ اللہ تعالیٰ تیری اور تیری والدہ کی مغفرت فرمائے۔

5631۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّيْرَفِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَابِسٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَاِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سُئِلَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قَرَاَ الْقُرْآنَ ثُمَّ وَقَفَ عِنْدَ شُبُهَاتِهٖ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ وَسُئِلَ عَنْ عَمَّارٍ فَقَالَ مُؤْمِنٌ نَسِىَ وَاِذَا ذُكِرَ ذُكِرَ وَسُئِلَ عَنْ حُذَيْفَةَ فَقَالَ كَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ بِالْمُنَافِقِيْنَ وَذَكَرَ بَاقِىَ الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت قیس فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: انہوں نے قرآن پاک پڑھا ہے، اس کے شبہات کو جانا، اس کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام جانا، پھر ان سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ مومن ہے بھول گیا ہے، جب یاد کرو تو یاد آتا ہے، پھر آپ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ان کے بارے میں فرمایا: وہ منافقین کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے فضائل

وَيُكَنَّى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَثُرَ الْاِخْتِلَافُ فِي نَسَبِهٖ فَقِيْلَ خَبَّابٌ حَلِيْفُ بَنِي زُهْرَةَ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، ان کے نسب کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ خباب بنی زہرہ کے حلیف تھے۔

5632۔ كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ بْنُ جَنْدَلَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدٍ حَلِيْفُ بَنِي زُهْرَةَ وَقِيْلَ اَنَّهٗ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ

✧✧ عروہ بن زبیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد" یہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بنی زہرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

5633۔ كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيْهُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ وَقِيْلَ مَوْلٰى ثَابِتِ بْنِ اُمِّ اَنْمَارٍ

✧✧ زہری کہتے ہیں: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بنی زہرہ کے آزاد کردہ غلام تھے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ثابت ابن ام انمار کے آزاد کردہ غلام تھے۔

5634۔ كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ مَوْلٰى ثَابِتِ بْنِ اُمِّ اَنْمَارٍ وَّثَابِتٍ مَوْلَى الْاَخْنَسِ بْنِ شَرِيْقٍ الثَّقَفِيِّ وَقِيْلَ خَبَّابٌ مَوْلٰى عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: خباب بن ارت، ثابت ابن ام انمار کے آزاد کردہ غلام تھے اور ثابت، اخنس بن شریق ثقفی کے آزاد کردہ تھے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ عتبہ بن غزوان کے آزاد کردہ تھے۔

5635- كَمَا اَخْبَرَنِى اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُو عِيسٰى التِّرْمَذِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيّ بْنِ يَزِيْدَ الصِّدَائِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ مَوْلٰى عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَاَصَحُّ هٰذِهِ الْاَقَاوِيْلِ قَوْلُ الزُّهْرِيّ فَاِنَّ الرِّوَايَةَ اِلَيْهِ صَحِيْحَةٌ

✧✧ یعقوب بن ابراہیم بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ خباب بن ارت عتبہ بن غزوان کے آزاد کردہ تھے۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: مذکورہ تمام روایات میں سے زہری کی روایت درست ہے کیونکہ ان تک روایت کی اسناد صحیح ہے۔

5636- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَرْدُوسًا يَقُوْلُ اِنَّ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ اَسْلَمَ سَادِسَ سِتَّةٍ فَكَانَ سُدُسَ الْاِسْلَامِ

✧✧ کردوس کہتے ہیں: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ چھٹے نمبر پر اسلام لائے، اس طرح آپ اسلام کا چھٹا حصہ ہیں۔

5637- اَخْبَرَنِى اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى اَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ عَنْ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ مَعْدِ يكَرِبَ قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

✧✧ معدی کرب کہتے ہیں: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابو عبداللہ'' تھی۔

5638- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِى تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ

✧✧ حضرت عروہ نے شرکائے بدر میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

5639- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَخِى الزُّهْرِيّ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ مَاتَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ قَبَرَهُ عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوَّلُ مَنْ صُلِّيَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَرْجِعِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ صِفِّيْنَ

✧✧ عبید اللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل فرماتے ہیں: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ ۳۷ ہجری کو فوت ہوئے، اور اصحاب رسول میں سے یہ پہلے شخص ہیں جن کو کوفہ میں دفن کیا گیا، اور امیر المومنین کے جنگ صفین سے واپس آنے کے بعد سب سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی۔

5640- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْهِ خَبَّابٍ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عبداللہ بن خباب، بنی زہرہ کے آزاد کردہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔

5641- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيْمِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ النَّخْعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُدَفِّنُوْنَ مَوْتَاهُمْ بِالْكُوْفَةِ حَتّٰى جَآءَ خَبَّابًا لَّهُمْ فَلَمَّا ثَقُلَ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ اِدْفِنِي بِالظَّهْرِ فَاِنَّكَ لَوْ دَفَنْتَنِي بِالظَّهْرِ قِيْلَ دُفِنَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ خَبَّابٌ دُفِنَ بِالظَّهْرِ فَكَانَ اَوَّلَ مَدْفُوْنٍ دُفِنَ بِالظَّهْرِ فَدَفَنَ النَّاسُ مَوْتَاهُمْ بِالظَّهْرِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن خباب بن ارت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ اپنے فوت شدگان کو کوفہ میں دفن کیا کرتے تھے۔ جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ وہاں آئے، جب ان کا آخری وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے مجھے کوفہ سے باہر قبرستان میں دفن کرنا (کوفے کے لوگ اپنے مردوں کو وہاں دفن نہیں کرتے تھے)، کیونکہ اگر تم مجھے وہاں دفن کرو گے تو لوگ یوں کہا کریں گے" ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ کو وہاں پر دفن کیا گیا ہے (اس طرح لوگ اپنے مردوں کو وہاں دفن کرنے لگ جائیں گے)۔ پھر جب حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ان کو کوفہ سے باہر دفن کیا گیا، وہاں پر دفن ہونے والے یہ پہلے صحابی رسول ہیں، اس کے بعد لوگ اپنے فوت شدگان کو وہاں دفن کرنا شروع ہو گئے۔

5642- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ بْنِ جَنْدَلَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدٍ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ، كَانَ فِيمَا ذُكِرَ اَنَّهُ سُبِيَ بِمَكَّةَ، فَاشْتَرَتْهُ اُمُّ اَنْمَارٍ بِنْتُ سِبَاعٍ الْخُزَاعِيَّةُ، وَآخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَبَّابٍ وَبَيْنَ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ، وَشَهِدَ خَبَّابٌ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُوُفِّيَ خَبَّابٌ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے" خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد" بنی سعد بن زید سے تعلق رکھتے تھے، ان کو مکہ میں قید کر لیا گیا تھا، پھر ان کو ام انمار سباع الخزاعیہ نے خریدا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ اور حضرت جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا۔ حضرت خباب جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سن ۳۷ ہجری میں فوت ہوئے، اور وفات کے وقت ان کی عمر ۷۳ برس تھی۔

5643- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ

اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ، وَاضِعٌ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلا تَدْعُو اللّٰهَ عَلٰى هَؤُلاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَدْ خَشِينَا اَنْ يَرُدُّونَا عَنْ دِينِنَا، فَصَرَفَ عَنِّي وَجْهَهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ اَقُوْلُ لَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِّي، فَجَلَسَ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اتَّقُوا اللّٰهَ وَاصْبِرُوا، فَوَاللّٰهِ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَبْلَكُمْ لَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى رَاْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَرْتَدُّ عَنْ دِينِهِ، اتَّقُوا اللّٰهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ فَاتِحٌ لَكُمْ وَصَانِعٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت خباب رضی اللہ عنہ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ایک درخت کے نیچے، اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ لیٹے ہوئے تھے، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس قوم کے خلاف بددعا کیوں نہیں فرماتے؟ جن کے بارے میں ہمیں خدشہ ہے کہ وہ ہمیں اپنے دین سے بہکا دیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چہرہ دوسری جانب پھیرلیا۔ میں نے دوبارہ یہی عرض کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار بھی چہرہ پھیرلیا۔ پھر تیسری مرتبہ میں نے وہی عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار بھی چہرہ پھیرلیا، پھر میرے تیسری مرتبہ سوال کرنے پر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور صبر اختیار کرو، خدا کی قسم! تم سے پہلے لوگوں پر ایسی مصیبتیں آتی تھیں کہ کسی کے سر پر آرا پھیر کر اس کو دو ٹکڑے کر دیا جاتا لیکن وہ اپنے دین سے نہ پھرتا، تم اللہ سے ڈرو، کیونکہ تمہارا اللہ ہی تمہارے لئے فاتح ہے اور وہی صانع ہے۔

5644۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَاَبُوهُ وَاُمُّهُ اَهْلَ بَيْتِ اِسْلامٍ، وَكَانَ بَنُو مَخْزُومٍ يُعَذِّبُونَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَبْرًا يَا آلَ يَاسِرٍ، فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ، قَالَ: وَكَانَ اسْمُ اُمِّ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ سُمَيَّةَ بِنْتَ مُسْلِمِ بْنِ لَخْمٍ

صحيح البخارى كتاب المناقب باب علامات النبوة فى الإسلام حديث3436:صحيح البخارى كتاب المناقب باب ما لقى النبى صلى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين حديث 3661:صحيح البخارى كتاب الإكراه باب من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر حديث6560:صحيح ابن حبان كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا باب ما جاء فى الصبر وثواب الأمراض والأعراض ذكر الخبر الدال على أن على المرء التصبر عند كل محنة حديث2949:سنن أبى داود كتاب الجهاد باب فى الأسير يكره على الكفر حديث2292:السنن الكبرى للنسائى كتاب العلم الغضب فى الموعظة والتعليم إذا رأى العالم ما يكره حديث5722:السنن الكبرى للبيهقى كتاب السير باب مبتدأ الخلق حديث16469:مسند أحمد بن حنبل أول مسند البصريين حديث خباب بن الأرت عن النبى صلى الله عليه وسلم حديث20582:مسند الحميدى أحاديث خباب بن الأرت رضى الله عنه حديث 154:البحر الزخار مسند البزار قيس بن أبى حازم حديث1873:مسند أبى يعلى الموصلى حديث خباب بن الأرت حديث7054:المعجم الأوسط للطبرانى باب الألف باب من اسمه إبراهيم حديث2719:المعجم الكبير للطبرانى باب الخاء إسماعيل بن أبى خالد حديث3552:شعب الإيمان للبيهقى السادس عشر من شعب الإيمان باب فى شح المرء بدينه حديث1582:

✧✧ حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہ کر ہم نے جو اجر و ثواب اکٹھا کیا ہے کہیں وہ اس وجہ سے ضائع نہ ہو جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں دنیا ملنا شروع ہو گئی ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل

5645ـ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ يَقُوْلُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرِ بْنِ عَامِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ الْحُصَيْنِ بْنِ الْوَذِيمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَنَسِ بْنِ زَيْدٍ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ زبیری نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے "عمار بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین بن وذیم بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن مالک بن عنس بن زید"

5646ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ اَبُوْهُ وَاُمُّهُ اَهْلَ بَيْتِ اِسْلَامٍ وَكَانَ بَنُوْ مَخْزُوْمٍ يُعَذِّبُوْنَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبْرًا يَا آلَ يَاسِرٍ فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ قَالَ: وَكَانَ اِسْمُ اُمِّ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ سُمَيَّةَ بِنْتَ مُسْلِمِ بْنِ لَخْمٍ .

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے والدین اسلام کے گھر والے تھے اور بنو مخزوم ان کو تکالیف پہنچایا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (صبر کی تلقین کرتے ہوئے) فرمایا: اے آلِ یاسر صبر اختیار کرو، کیونکہ تم سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام "سمیہ بنت مسلم بن لخم" تھا۔

5647ـ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُو عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى التِّرْمَذِيُّ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِعَمَّارٍ يَا اَبَا الْيَقْظَانِ

✧✧ ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام محمد الباقر) فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو "ابو یقظان" کہہ کر پکارا۔

5648ـ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ اُبَيِّ كَعْبٍ الْحَارِثِيِّ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَآءَ رَجُلٌ طِوَالٌ اَصْلَعُ فِي مُقَدَّمِ رَاْسِهِ شَعَرَاتٌ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے کہ ایک طویل القامت شخص وہاں پر آیا، ان کے ماتھے کے سامنے کے بال جھڑے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔

5649۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ آدَمَ طِوَالًا بِيَدِهِ الْحَرْبَةُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں: میں نے جنگ صفین میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ دراز قد تھے، آپ کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔

5650۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٌ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مَنْفِعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ بِالْكُنَاسَةِ اَسْوَدَ جَعْدًا وَهُوَ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ "وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَا اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ"

✧✧ کلیب بن منفعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو (کوفہ کے ایک بازار) کناسہ میں دیکھا، آپ سیاہ رنگ کے گھنگریالے بالوں والے تھے، وہ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَا اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ (الروم :20)

"اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر جبھی تم انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

5651۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلِمَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلْمَةَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا طِوَالًا اَخَذَ الْحَرْبَةَ بِيَدِهِ وَيَدُهُ تَرْعَدُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَهٰذِهِ الرَّابِعَةُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرٍ لَعَرَفْتُ اَنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جنگ صفین میں دیکھا ہے، آپ دراز قد تھے، ان کے ہاتھ میں نیزہ تھا لیکن ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اسی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تین جنگیں لڑی ہیں اور یہ چوتھی ہے، پھر انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ہمیں اتنا ماریں کہ ہمیں مقام ہجر کے کھجوروں کی شاخوں میں لٹکا دیں تب (بھی) میں سمجھوں گا کہ میں حق پر ہوں اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔

5652۔ اَخْبَرَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ حُلَفَاءِ بَنِي مَخْزُوْمٍ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

✧✧ حضرت عروہ نے بنی مخزوم کے حلفاء میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں "حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ" کا نام ذکر کیا ہے

5653- وَاَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ، ثَنَا الْمِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ الرُّعَيْنِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: هَاجَرَ اَبُو سَلَمَةَ وَاُمُّ سَلَمَةَ، وَخَرَجَ مَعَهُمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَكَانَ حَلِيفًا لَهُمْ

✧✧ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: حضرت ابوسلمہ اور اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ہجرت کی اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کیونکہ ان کے حلیف تھے اس لئے وہ بھی ان کے ہمراہ چلے گئے۔

5654- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ تِرْبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَقْرَبَ بِهِ سِنًّا مِنِّي

✧✧ یعقوب بن ابراہیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم عمر ہوں۔ عمر کے لحاظ سے کوئی شخص بھی مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں تھا۔

5655- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اَوَّلَ مَا قَدِمَهَا، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: مَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ مِنْ اَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَكَانًا اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ قَائِلَتِهِ، اسْتَظَلَّ فِيهِ، وَصَلَّى فِيهِ، فَجَمَعَ عَمَّارٌ حِجَارَةً فَسَوَّى مَسْجِدَ قُبَاءَ فَهُوَ اَوَّلُ مَسْجِدٍ بُنِيَ، وَعَمَّارٌ بَنَاهُ

✧✧ حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مکان بنانا چاہیے، جہاں پر آپ چھاؤں میں بیٹھ سکیں، آرام کر سکیں اور نماز پڑھ سکیں، چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کچھ پتھر جمع کئے اور مسجد قباء بنائی، یہ سب سے پہلی مسجد ہے، اس کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے تعمیر کیا تھا۔

5656- اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي مَعْشَرٍ، ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

✧✧ قاسم بن عبدالرحمن فرماتے ہیں: اسلام کی سب سے پہلی مسجد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے تعمیر کی۔

5657- فَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَوْنٍ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ، قَالُوا: آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ: "اِنْ لَمْ يَكُنْ حُذَيْفَةُ شَهِدَ بَدْرًا، فَاِنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ قَدِيمًا، وَقَالُوا جَمِيعًا: شَهِدَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن تیمی اور ابن ابی عون اور عاصم بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار اور مہاجرین میں جو عقد مواخاۃ قائم کیا تھا اس میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔

عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں: حضرت حذیفہ اگرچہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تاہم وہ ایمان بہت پہلے لے آئے تھے۔

باقی تمام مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى صَخْرَةٍ وَقَدْ اَشْرَفَ يَصِيحُ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، اَمِنَ الْجَنَّةِ تَفِرُّونَ؟ اَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، اَمِنَ الْجَنَّةِ تَفِرُّونَ؟ اَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ هَلُمَّ اِلَيَّ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى اُذُنِهِ قَدْ قُطِعَتْ فَهِيَ تُذَبْذِبُ، وَهُوَ يُقَاتِلُ اَشَدَّ الْقِتَالِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جنگ یمامہ کے موقع پر دیکھا، وہ ایک چٹان پر چڑھ کر پکار پکار کہہ رہے تھے: اے مسلمانو! کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو؟ میں عمار بن یاسر ہوں۔ کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو؟ میں عمار بن یاسر ہوں۔ آؤ میری جانب آؤ۔ اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ ان کا کان کٹ چکا تھا اور وہ ہل رہا تھا، لیکن اس کے باوجود آپ شدید جنگ کر رہے تھے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ لُؤْلُؤَةَ، مَوْلَاةِ اُمِّ الْحَكَمِ ابْنَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَالرَّايَةُ يَحْمِلُهَا اَبُو هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ، وَقَدْ قُتِلَ اَصْحَابُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى كَانَ الْعَصْرُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَرَاَى اَبَا هَاشِمٍ يُقَدِّمُهُ، وَقَدْ جَنَحَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ وَمَعَ عَمَّارٍ ضَيْحٌ مِنْ لَبَنٍ يَنْتَظِرُ غُرُوبَ الشَّمْسِ اَنْ يُفْطِرَ، فَقَالَ: حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَشَرِبَ الضَّيْحَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آخِرُ زَادِكَ مِنَ الدُّنْيَا ضَيْحٌ مِنْ لَبَنٍ، قَالَ: ثُمَّ اقْتَرَبَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً

✧✧ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام حکم کی آزاد کردہ لونڈی لولوءۃ کہتی ہیں: جس دن حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، اس دن علم کو ابوہاشم بن عتبہ اٹھائے ہوئے تھے، اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے عصر تک قتال کیا (لیکن فتح نہیں ہو رہی تھی) پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، انہوں نے ابوہاشم کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھا، اس وقت سورج غروب ہونے کے بالکل قریب تھا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس پانی ملا ہوا دودھ تھا، آپ (نے کیونکہ روزہ رکھا ہوا تھا اس لئے آپ) غروب آفتاب کا انتظار کر رہے تھے، راوی کہتے ہیں: جب سورج غروب ہو گیا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے وہ دودھ پی لیا تو کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ سنا ہے کہ تیرا دنیا کا آخری کھانا، پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔ پھر آپ جنگ میں شریک ہو گئے اور شہید ہو گئے، شہادت کے وقت آپ کی عمر ۹۴ برس تھی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: شَهِدَ

خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَمَلَ وَهُوَ لَا يَسُلُّ سَيْفًا، وَشَهِدَ صِفِّينَ، قَالَ: اَنَا لَا اَضَلُّ اَبَدًا بِقَتْلِ عَمَّارٍ فَانْظُرْ مَنْ يَقْتُلُهُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، قَالَ: فَلَمَّا قُتِلَ عَمَّارٌ، قَالَ خُزَيْمَةُ: قَدْ حَانَتْ لَهُ الضَّلَالَةُ، ثُمَّ اَقْرَبَ وَكَانَ الَّذِي قَتَلَ عَمَّارًا اَبُو غَادِيَةَ الْمُزَنِيُّ طَعَنَهُ بِالرُّمْحِ فَسَقَطَ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُقَاتِلُ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ، فَلَمَّا وَقَعَ كَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ، فَاحْتَزَّ رَاْسَهُ، فَاَقْبَلَا يَخْتَصِمَانِ كُلٌّ مِنْهُمَا يَقُوْلُ: اَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: وَاللّٰهِ اِنْ يَخْتَصِمَانِ اِلَّا فِي النَّارِ، فَقَالَ عَمْرٌو: هُوَ وَاللّٰهِ ذَاكَ، وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَتَعْلَمُهُ، وَلَوَدِدْتُ اَنِّي مُتُّ قَبْلَ هٰذَا بِعِشْرِينَ سَنَةً

✧✧ عمارہ بن خزیمہ بن ثابت فرماتے ہیں: حضرت خزیمہ بن ثابت جنگ جمل میں شریک ہوئے ہیں۔لیکن انہوں نے تلوار نہیں سونتی۔ پھر آپ جنگ صفین میں بھی شریک ہوئے، آپ نے کہا: میں عمار کو قتل کرنے کی غلطی کبھی نہیں کروں گا۔تم دیکھنا ان کو کون شہید کرتا ہے۔کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "تمہیں ایک باغی گروہ شہید کرے گا" راوی کہتے ہیں: جب حضرت عمار کو شہید کر دیا گیا تو حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس آدمی کی گمراہی کا وقت آ گیا ہے پھر وہ اس کے قریب آئے جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل کو دیکھا تو وہ ابوغادیہ مزنی تھا، اس نے نیزے کے ساتھ آپ پر نشانہ مارا جس کی وجہ سے آپ گر پڑے تھے، آپ نے لڑائی کی لیکن بالآخر شہید ہو گئے، اس دن آپ ۹۴ برس کے ہونے کے باوجود جہاد کر رہے تھے، جب آپ گر پڑے تو ایک دوسرا آدمی آخر آپ کے جسم اطہر پر جھک گیا اور آپ کا سر مبارک کاٹ لیا، ان دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی، ایک کہتا تھا اس کو میں نے قتل کیا ہے اور دوسرا کہتا تھا کہ اس کو میں نے قتل کیا ہے۔حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ دوزخ کے حصول کے لئے لڑ رہے ہیں۔حضرت عمرو نے کہا: اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔خدا کی قسم! تم اس کو جانتے ہو۔کاش کہ میں آج سے بیس سال پہلے ہی فوت چکا ہوتا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: اَقْبَلَ عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ اِحْدَى وَتِسْعِينَ سَنَةً، وَكَانَ اَقْدَمَ فِي الْبِلَادِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اَقْبَلَ اِلَيْهِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ الْخَوْلَانِيُّ، وَشَرِيكُ بْنُ سَلَمَةَ فَانْتَهُوا اِلَيْهِ جَمِيعًا وَهُوَ، يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَوْ ضَرَبْتُمُونَا حَتّٰى تَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْنَا اَنَّا عَلَى الْحَقِّ وَاَنْتُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، فَحَمَلُوا عَلَيْهِ جَمِيعًا فَقَتَلُوهُ، وَزَعَمَ بَعْضُ النَّاسِ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الَّذِي قَتَلَهُ، وَيُقَالُ: بَلْ قَتَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: " وَالَّذِي اُجْمِعَ عَلَيْهِ فِي عَمَّارٍ اَنَّهُ قُتِلَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِصِفِّينَ فِي صَفَرٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً، وَدُفِنَ هُنَاكَ بِصِفِّينَ

✧✧ ابن ابی عون کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی عمر ۹۱ برس ہو چکی تھی، ان کی جانب تین آدمی بڑھے، عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ، عمر بن حارث خولانی رضی اللہ عنہ اور شریک بن سلمہ رضی اللہ عنہ۔ یہ تمام لوگ حضرت عمار تک اکٹھے پہنچے، اس وقت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: خدا کی قسم! اگر تم لوگ مجھے اتنا مارو کہ مقام ہجر کے کھجوروں کی شاخوں تک پہنچا دو تب بھی میں سمجھوں گا کہ

میں حق پر ہوں اور تم باطل پر ہو، اس وقت ان سب نے مل کر ان پر حملہ کیا اور ان کو شہید کر دیا، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کو شہید کیا، اور ایک موقف یہ ہے کہ ان کو عمر بن حارث رضی اللہ عنہ نے شہید کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں جنگ صفین میں ماہ صفر ۳۷ ہجری میں شہید کیا گیا، شہادت کے وقت آپ کی عمر ۹۳ برس تھی، ان کو صفین ہی میں دفن کیا گیا۔

5658 ۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ كُنْتُ بِوَاسِطِ الْقَصَبِ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ الْاٰذِنُ هٰذَا اَبُو غَادِيَةَ الْجُهَنِيُّ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اُدْخُلُوْهُ فَاَدْخَلَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ فَاِذَا رَجُلٌ طِوَالٌ ضَرْبٍ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَلَمَّا قَعَدَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ مِنْ خِيَارِنَا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَفِي مَسْجِدِ قُبَاءَ اِذَا هُوَ يَقُوْلُ وَذَكَرَ كَلِمَةً لَّوْ وَجَدْتُ عَلَيْهِ اَعْوَانًا لَوَطِئْتُهُ حَتّٰى اَقْتُلَهُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ صِفِّيْنَ اَقْبَلَ يَمْشِي اَوَّلُ الْكَتِيْبَةِ رَاجِلًا حَتّٰى كَانَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ طَعَنَ رَجُلٌ بِالرُّمْحِ فَصَرَعَهُ فَانْكَفَا الْمِغْفَرُ عَنْهُ فَاَضْرَبَهُ فَاِذَا رَاْسُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ يَقُوْلُ مَوْلًى لَنَا لَمْ اَرَ رَجُلًا اَبْيَنَ ضَلَالَةٍ مِّنْهُ

✧✧ ربیعہ بن کلثوم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) میں واسط القصب میں عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن عامر کے گھر تھا، اجازت لینے والے نے کہا: ابوغادیہ جہنی اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، عبدالاعلیٰ نے کہا: اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو، وہ اندر آئے، اس وقت انہوں نے تنگ کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ انتہائی دراز قد آدمی تھا، وہ تو اس امت کا فرد لگتا ہی نہیں تھا، جب اندر آ کر بیٹھ گیا تو کہنے لگا: ہم عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو سب سے معتبر اور نیک جانتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں مسجد قباء میں تھا وہ باتیں کر رہا تھا ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اللہ کی قسم! اگر کبھی مجھے اس پر غلبہ ملا تو میں اس کو روند ڈالوں گا، حتی کہ ان کو قتل کر ڈالوں گا، پھر جب جنگ صفین شروع ہوئی تو لشکر کی پہلی جماعت پیدل چلتے ہوئے آئی، یہاں تک کہ وہ صفین کے درمیان پہنچ گئے، ایک آدمی نے ان کو نیزہ مارا، جس کی وجہ سے وہ گر گئے، ان کا خود نیچے گرا، جب دیکھا تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا سر تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے آقا کہا کرتے تھے کہ میں نے اس آدمی سے زیادہ گمراہ کوئی شخص نہیں دیکھا

5659 ۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ اَخْبَرَهُ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَامَ عَمْرٌو فَزِعًا حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَمَاذَا؟ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: اَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ؟ اِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ جَاءُوْا بِهِ حَتّٰى اَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا، اَوْ قَالَ: سُيُوفِنَا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا، عمرو بن حزم، عمرو بن عاص کے پاس آیا، اور کہا: عمار کو شہید کر دیا گیا، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "اس کو باغی گروہ شہید کرے گا" تو حضرت عمرو گھبرا کر اٹھے، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: خیریت تو ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عمار کو شہید کر دیا گیا؟ کیوں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اس کو ایک باغی گروہ شہید کرے گا" حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا ہم نے ان کو شہید کیا ہے؟ ان کو علی اور اس کے ساتھیوں نے مروایا ہے، ان کے ساتھی ان کو ساتھ لے کر آئے اور ہمارے نیزوں کے سامنے ڈال دیا۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس حدیث کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5660۔ اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْحَلَبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ: شَهِدْنَا صِفِّينَ فَكُنَّا اِذَا تَوَادَعْنَا دَخَلَ هَؤُلَاءِ فِي عَسْكَرِ هَؤُلَاءِ، وَهَؤُلَاءِ فِي عَسْكَرِ هَؤُلَاءِ، فَرَاَيْتُ اَرْبَعَةً يَسِيرُونَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، وَاَبُو الْاَعْوَرِ السُّلَمِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَابْنُهُ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ لِاَبِيهِ عَمْرٍو: قَدْ قَتَلْنَا هٰذَا الرَّجُلَ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا قَالَ: قَالَ: اَيُّ الرَّجُلِ؟ قَالَ: عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَنَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَكُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ وَاَنْتَ مِمَّنْ حَضَرَ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ سَتَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ عَمْرٌو عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: قَتَلْنَا هٰذَا الرَّجُلَ، وَقَدْ قَالَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، فَقَالَ: اسْكُتْ فَوَاللّٰهِ مَا تَزَالُ تَرْحَضُ فِي بَوْلِكَ، اَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ اِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ جَاءُوا بِهِ حَتّٰى اَلْقَوْهُ بَيْنَنَا

✧✧ ابوعبدالرحمن سلمی فرماتے ہیں: ہم صفین میں گئے، جب ہم ایک دوسرے سے کوئی وعدہ کرتے تو کچھ لوگ اس لشکر میں شامل ہو جاتا کوئی اس لشکر میں۔ میں نے چار آدمیوں کو جاتے ہوئے دیکھا۔ معاویہ بن ابی سفیان، ابوالاعور سلمی، عمرو بن عاص اور ان کا بیٹا۔ میں نے سنا کہ عبداللہ بن عمرو اپنے والد عمرو سے کہہ رہا تھا: ہم نے اس شخص کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد موجود ہے۔ ان کے والد نے پوچھا: کون شخص؟ عبداللہ بن عمرو نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی تعمیر کر رہے تھے، ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے جبکہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لا رہے تھے اور دو دو اینٹیں اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر رہے تھے، آپ بھی تو اس وقت موجود تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور تم جنتی ہو، تب حضرت

عمرو رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: ہم نے اس شخص کو شہید کر دیا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم فرمان ان کی شان کے بارے میں موجود ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خاموش ہو جایئے، خدا کی قسم! تم ہمیشہ اپنے ہی پیشاب میں کپڑے دھوتے رہو گے، کیا ان کو ہم نے قتل کیا ہے؟ ان کو علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے مروایا ہے، کیونکہ انہوں نے ہی ان کو لا کر ہمارے نیزوں کا نشانہ بنوایا۔

5661۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَخْتَصِمَانِ فِي دَمِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَسَلَبِهِ، فَقَالَ عَمْرٌو: خَلِّيَا عَنْهُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اُولِعَتْ قُرَيْشٌ بِعَمَّارٍ، اِنَّ قَاتِلَ عَمَّارٍ وَسَالِبَهُ فِي النَّارِ وَتَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهُوَ ثِقَةٌ مَاْمُونٌ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ اَبِيهِ فَاِنْ كَانَ مَحْفُوظًا فَاِنَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

✧✧ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں: دو آدمی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے خون کے بارے میں اور ان کے ساز و سامان کے حصول کے لئے آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ موضوع چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ "اے اللہ! قریش عمار کے خون کے بہت شوقین ہیں۔ بے شک عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل اور ان کا ساز و سامان لینے والا دوزخی ہے۔

❁❁ اس حدیث کو معتمر بن سلیمان سے روایت کرنے میں عبدالرحمن بن مبارک منفرد ہیں۔ اگر وہ محفوظ ہے تو یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔ کچھ محدثین نے یہی حدیث معتمر کے واسطے سے، لیث سے، اور ان کے واسطے سے مجاہد سے روایت کی ہے۔

5662۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَاْذَنَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آنے کی اجازت مانگی، اس وقت میں بھی بارگاہ رسالت میں موجود تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی، جب وہ اندر آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ان کا استقبال کیا۔ طیب ومطیب کو خوش آمدید۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5663۔ اَخْبَرَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّي قَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اَمِيرًا وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ مُعَلِّمًا وَّوَزِيْرًا وَهُمَا مِنَ النُّجَبَآءِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَاسْمَعُوْا وَقَدْ جَعَلْتُ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَلٰى بَيْتِ مَالِكُمْ فَاسْمَعُوْا فَتَعَلَّمُوْا مِنْهُمَا وَاقْتَدُوْا بِهِمَا وَقَدْ آثَرْتُكُمْ بِعَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِي صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہماری جانب خط لکھا کہ میں تمہاری جانب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نجباء صحابہ میں سے ہیں، دونوں بدری صحابی ہیں۔ تم ان کی اطاعت کرو، میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو تمہارے بیت المال کی ذمہ داری دی ہے، ان کی بھی اطاعت کرنا، ان سے قرآن کی تعلیم بھی حاصل کرو، ان کی اقتداء کرو، میں نے تمہارے لئے اپنے آپ پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ترجیح دی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

5664۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْدَلَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ سُمَيَّةَ مَا عُرِضَ عَلَيْهِ اَمْرَانِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ بِالْاَرْشَدِ مِنْهُمَا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ مُتَابِعٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن سمیہ کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک چننے کا موقع ملا تو انہوں نے ان میں سے وہ چنا جس میں ہدایت زیادہ ہے۔

۞۞ اگر سالم بن ابی الجعد کا سماع حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہو جائے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

5665۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو جب بھی دو کاموں میں سے کسی ایک کو چننے کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے ہمیشہ زیادہ ہدایت والا کام پسند کیا۔

5666۔ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَمَّارٍ وَاَهْلِهِ وَهُمْ يُعَذَّبُوْنَ، فَقَالَ: اَبْشِرُوْا آلَ عَمَّارٍ، وَآلَ يَاسِرٍ، فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل وعیال کو تکالیف دی جاتی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے آل عمار! اے آلِ یاسر تمہیں خوشخبری ہو کہ تم سے جنت کا وعدہ کر لیا گیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5667۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ شَيْءٌ فَشَكَوْتُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَسُبَّ عَمَّارًا يَسُبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُعَادِ عَمَّارًا يُعَادِهِ اللّٰهُ

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے اور عمار کے درمیان کچھ ناراضگی سی چل رہی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کی شکایت کر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عمار رضی اللہ عنہ کو گالی دے، اللہ اس کو گالی کا بدلہ دیتا ہے، جو عمار سے دشمنی کرے، اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرتا ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5668۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ بِصِفِّيْنَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيْهِ، وَهُوَ يُنَادِي: اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ، وَزُوِّجَتِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ، الْيَوْمَ نَلْقٰى حَبِيْبَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّ آخِرَ زَادِكَ مِنَ الدُّنْيَا ضَيْحٌ مِنْ لَبَنٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

5665-سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل عمار بن ياسر' حديث147: الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب عمار بن ياسر وكنيته أبو اليقظان رضي الله عنه' حديث3814: السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - عمار بن ياسر رضي الله عنه' حديث8005: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث24296:

✧✧ ابراہیم بن سعد اپنے والد سے، وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جنگ صفین جس میں آپ کی شہادت واقع ہوئی یہ نداد یتے ہوئے سنا ''آج جنت کو سجادیا گیا ہے اور حورعین سے نکاح کرادیا گیا ہے، ہم اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے والے ہیں، جنہوں نے مجھے بتایا تھا کہ اس دنیا میں میرا آخری طعام پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن ان دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5669۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اُتِيَ بِشَرْبَةٍ مِنْ لَّبَنٍ، فَضَحِكَ فَقِيلَ لَهُ: مَا يُضْحِكُكَ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آخِرُ شَرَابٍ اَشْرَبُهُ حِينَ اَمُوتُ هٰذَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوالبختری فرماتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس دودھ لایا گیا تو وہ دودھ کو دیکھ کر مسکرادیے، آپ سے مسکرانے کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق میری زندگی کا آخری مشروب جو کہ میں نے مرنے سے پہلے پینا تھا وہ یہی ہے۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں اس کو نقل نہیں کیا۔

5670۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْاَشْتَرِ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ وَمَعِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَاَصَبْنَا نَاسًا مِنْهُمْ اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ ذَكَرُوا الْاِسْلَامَ، فَقَالَ عَمَّارٌ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ وَحَّدُوا، فَلَمْ اَلْتَفِتْ اِلٰى قَوْلِهِ، فَاَصَابَهُمْ مَا اَصَابَ النَّاسَ، قَالَ: فَجَعَلَ عَمَّارٌ يَتَوَعَّدُنِي لَوْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَلَمَّا رَآهُ لَا يَنْصُرُهُ وَلَّى وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ، قَالَ: فَدَعَانِي، فَقَالَ: يَا خَالِدُ لَا تَسُبَّ عَمَّارًا، فَاِنَّهُ مَنْ يَسُبَّ عَمَّارًا يَسُبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُبْغِضْ عَمَّارًا يُبْغِضْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُسَفِّهْ عَمَّارًا يُسَفِّهْهُ اللّٰهُ، قَالَ خَالِدٌ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَوَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِي اَنْ اُجِيبَهُ اِلَّا تَسْفِيهِي اِيَّاهُ، قَالَ خَالِدٌ: وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَخْوَفَ عِنْدِي مِنْ تَسْفِيهِي عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَئِذٍ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ،

اَمَّا حَدِيثُ مَسْعُودِ بْنِ سَعْدٍ،

✧✧ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک جنگی مہم پر بھیجا، میرے ہمراہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے، اس مہم کے دوران ہم ایک گھر میں پہنچے جو کہ اسلام کا تذکرہ کرتے تھے، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ توحید کا

ماننے والے ہیں، لیکن میں نے ان کی بات کی جانب کوئی توجہ نہ دی اور ان کے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا جو دوسرے لوگوں کے ساتھ کیا۔ حضرت عمار مسلسل مجھے دھمکی دیتے رہے کہ میری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں یہ بات عرض کروں گا، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پورا واقعہ سنایا، جب انہوں نے دیکھا کہ کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملا تو وہ آبدیدہ ہو کر واپس لوٹ گئے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا: اے خالد! عمار کو گالی مت دو، کیونکہ جو شخص عمار کو گالی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو گالی کا بدلہ دیتا ہے اور جو عمار سے بغض رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بغض کا بدلہ دیتا ہے، جو عمار کو بے وقوف کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بے وقوف کہتا ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ خدا کی قسم! ان کا سامنا کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں نے ان کو بے وقوف سمجھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس دن میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بے وقوف سمجھا اس سے زیادہ مجھے کسی بات کا خوف نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا، اور اسی حدیث کو مسعود بن سعد جعفی نے اور محمد بن فضیل بن غزوان نے حسن بن عبید اللہ نخعی کے حوالے بیان کیا ہے۔ (مسعود بن سعد کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

5671۔ فَاَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسَى الدِّهْقَانُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ،

اس کی ایک سند مذکورہ بالا ہے۔

وَاَمَّا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ،

(محمد بن فضیل سے مروی حدیث درج ذیل ہے)

5672۔ فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَاَصَبْنَاهُمْ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: اِنَّهُمْ قَدِ احْتَجَبُوا مِنَّا بِالتَّوْحِيدِ فَلَمْ اَلْتَفِتْ اِلٰى قَوْلِهِ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ،

✧✧ محمد بن فضیل نے اپنی سند کے ہمراہ بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ قَدَّمْتُ حَدِيثَ اَبِي دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ اَنَّهُ مِنْ اَفْرَادِ اَبِي دَاوُدَ، فَوَجَدَهُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ شُعْبَةَ

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: میں نے اس سے پہلے ابوداؤد کی مروی حدیث نقل کی ہے جس کی سند یوں ہے

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ

اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ ابوداؤد کے افراد میں سے ہے، پھر مجھے عمرو بن مرزوق کی شعبہ سے روایت کردہ درج ذیل حدیث

مل گئی۔

5673۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، اَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: كَانَ وَقَعَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَشَكَوْتُهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ، مَنْ يُسَابَّ عَمَّارًا يَسُبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُعَادِ عَمَّارًا يُعَادِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يُحَقِّرْ عَمَّارًا يُحَقِّرْهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَخَالَفَ شُعْبَةَ فِي اِسْنَادِهِ فَاِنَّهُ، قَالَ: عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

✧✧ عمرو بن مرزوق کی مذکورہ اسناد کے ہمراہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوگئی تھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خالد! جس نے عمار کو گالی دی، اللہ تعالیٰ اس کو گالی کا بدلہ دیتا ہے اور جس نے عمار سے دشمنی کی، اللہ تعالیٰ اس کو دشمنی کا بدلہ دیتا ہے جس نے عمار کی تحقیر کی، اس کی اللہ تعالیٰ تحقیر کرتا ہے۔

❀❀ اسی حدیث کو عوام بن حوشب نے سلمہ بن کہیل کے حوالے سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں شعبہ نے مخالفت کی ہے کیونکہ انہوں نے سلمہ کے بعد علقمہ کے واسطے سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

5674۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَاَغْلَظْتُ لَهُ، فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ، فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ، وَلَا يَزِيدُهُ اِلَّا غِلْظَةً، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ، فَبَكٰى عَمَّارٌ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا تَرَاهُ؟ قَالَ: فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ، وَقَالَ: مَنْ عَادَ عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ، قَالَ خَالِدٌ: فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ فَرَضِيَ

حَدِيثُ الْعَوَّامِ بْنِ الْحَوْشَبِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لِاتِّفَاقِهِمَا عَلَى الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ وَعَلْقَمَةَ، عَلٰى اَنَّ شُعْبَةَ اَحْفَظَ مِنْهُ، حَيْثُ قَالَ: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ، وَالْاِسْنَادَانِ صَحِيحَانِ

✧✧ سلمہ بن کہیل، علقمہ کے واسطے سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (حضرت خالد بن ولید فرماتے ہیں کہ) میرے اور حضرت عمار کے درمیان کچھ چپقلش تھی، میں نے اس وجہ سے ان کو کچھ سخت سست کہہ دیا، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر میری شکایت کر دی، پھر حضرت خالد بھی ان کی شکایت کرنے کے لئے بارگاہ

مصطفوی میں پہنچ گئے اور یہاں آ کر بھی انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت سخت گفتگو کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی کے ساتھ سنتے رہے، حضرت عمار رضی اللہ عنہ رو پڑے، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس کو ملاحظہ نہیں فرمار ہے؟ راوی کہتے ہیں: تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: جس نے عمار رضی اللہ عنہ سے دشمنی کی، اللہ تعالیٰ اس کو دشمنی کا بدلہ دیتا ہے، جس نے عمار رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے بغض بدلہ دیتا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد مجھے سب سے زیادہ اس بات کی خواہش تھی کہ میں عمار رضی اللہ عنہ کو کسی بھی طرح منالوں، پھر میں نے عمار رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اوران کوراضی کرلیا۔

۞۞ عوام بن حوشب کی روایت کردہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عوام بن حوشب اور علقمہ کی روایات نقل کی ہیں، مزید برآں یہ کہ شعبہ، حوشب سے زیادہ مضبوط حافظہ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل سند منقول ہے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: دونوں اسنادیں ہی صحیح ہیں۔

5675۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنِ الْاَشْتَرِ، قَالَ: ابْتَدَاَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ اَنْ اَسْاَلَهُ، قَالَ: مَا اَتَى عَلَيَّ يَوْمٌ قَطُّ كَانَ اَعْظَمَ عَلَيَّ مِنْ شَاْنِ عَمَّارٍ، لَمَّا كَانَ يَوْمٌ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ وَاَمَّرَنِي عَلَيْهِمْ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ عَمَّارٌ، فَاَصَبْنَا قَوْمًا فِيهِمْ اَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَكَلَّمَنِي فِيهِمْ عَمَّارٌ وَنَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالُوا: خَلِّ سَبِيلَهُمْ، قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ حَتّٰى يَرَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَرَى فِيهِمْ رَاْيَهُ، فَغَضِبَ عَلَيَّ عَمَّارٌ، فَلَمَّا قَدِمْتُ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهُوَ يَسْتَخْبِرُنِي وَاَنَا اُحَدِّثُهُ فَاسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ، فَاَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ عَمَّارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ خَالِدًا فَعَلَ كَذَا وَفَعَلَ كَذَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا مَجْلِسُكَ مَا سَبَّنِي ابْنُ سُمَيَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمَّارُ اخْرُجْ، فَخَرَجَ عَمَّارٌ وَهُوَ يَبْكِي، وَيَقُولُ: مَا نَصَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَالِدٍ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَجَبْتَ الرَّجُلَ، قُلْتُ: مَا مَنَعَنِي اِنْ اَجَبْتُهُ اِلَّا مَحْقَرَةً لَهُ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ: اِنَّهُ مَنْ يُبْغِضْ عَمَّارًا يُبْغِضْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسُبَّ عَمَّارًا يَسُبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُحَقِّرْ عَمَّارًا يُحَقِّرْهُ اللّٰهُ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اَزَلْ اَطْلُبُ اِلٰى عَمَّارٍ حَتّٰى اسْتَغْفَرَ لِي

✧✧ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دل میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت اس دن سے ہر لمحہ بڑھتی جارہی ہے، جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک جنگی مہم میں بھیجا اور مجھے ان کا امیر مقرر فرمایا، میری قوم

میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہم ایک قوم کے پاس پہنچے جن میں مسلمانوں کا بھی ایک گھر تھا، اس گھرانے کے بارے میں عمار رضی اللہ عنہ نے اور کچھ مسلمانوں نے مجھے کہا کہ ان کو چھوڑ دیا جائے۔ لیکن میں نے کہا: میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیکھ لیں، اور آپ ان میں اپنا علم نہ دیکھ لیں۔ لیکن حضرت عمار رضی اللہ عنہ مجھ پر برہم ہو گئے۔ پھر جب میں واپس آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے باتیں پوچھ رہے تھے اور میں آپ علیہ السلام کو احوال بتا رہا تھا، اسی دوران حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ گئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی، ان کو اجازت دی گئی، وہ اندر آ گئے، اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے اس مہم میں خالد رضی اللہ عنہ نے فلاں معاملہ کیا۔ (حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ آپ کی مجلس نہ ہوتی تو ابن سمیہ مجھے برا بھلا نہ کہہ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو باہر جانے کا حکم دے دیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد رضی اللہ عنہ کے خلاف میری مدد نہیں فرمائی۔ (عمار رضی اللہ عنہ کے باہر چلے جانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے اس آدمی کی بات کیوں نہیں مانی؟ میں نے کہا: میں نے تو ان کو حقیر جانتے ہوئے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر برہم ہوئے اور فرمایا: جو عمار رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے، جو عمار رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو گالی کا بدلہ دیتا ہے، اور جو عمار رضی اللہ عنہ کو حقیر سمجھتا ہے، اس کو اللہ تعالیٰ حقیر کرتا ہے۔ (حضرت خالد رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں وہاں سے نکلا اور مسلسل عمار رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈ تا رہا حتی کہ (میں نے ان سے ملاقات کی، ان کو منایا اور) انہوں نے میرے لئے مغفرت کی دعا کی۔

5676- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَعْوَرُ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ، قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَسْاَلُهُ عَنِ الْفِتَنِ، فَقَالَ: دُورُوا مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ حَيْثُ مَا دَارَ، وَانْظُرُوا الْفِئَةَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ سُمَيَّةَ فَاتَّبِعُوهَا، فَاِنَّهُ يَدُورُ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ حَيْثُ مَا دَارَ، قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: وَمَنِ ابْنُ سُمَيَّةَ؟ قَالَ عَمَّارٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لَهُ: لَنْ تَمُوتَ حَتّٰى تَقْتُلَكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، تَشْرَبُ شَرْبَةَ ضَيَاحٍ تَكُونُ آخِرَ رِزْقِكَ مِنَ الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَالٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حبہ عرنی فرماتے ہیں: ہم حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس فتنوں کے بارے میں پوچھنے کے لئے گئے، انہوں نے فرمایا: کتاب اللہ کے ہمراہ گھومو جیسے وہ گھومے اور اس جماعت کو دیکھو جس میں ابن سمیہ ہیں اور اس گروہ کے ہمراہ ہو جاؤ، کیونکہ ابن سمیہ ''کتاب اللہ'' کا پیرو کار ہے، ہم نے ان سے پوچھا: ابن سمیہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''تم فوت نہیں ہو گے، بلکہ تمہیں ایک باغی گروہ شہید کرے گا تم پانی ملا دودھ پیو گے اور وہ تمہارے لئے دنیا کا آخری مشروب ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے، اس کی سند عالی ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5677- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ يُحِبُّ رَجُلًا اَنْ يَّدْخُلَ النَّارَ اَبَدًا قَالُوْا اِنَّا كُنَّا نَرَاهُ يُحِبُّكَ وَيَسْتَعِيْنُ بِكَ وَيَسْتَعْمِلُكَ فَقَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحُبِّي وَلٰكِنْ كَفٰى بِهِ وَكُنَّا نَرَاهُ يُحِبُّ رَجُلًا قَالَ وَمَنْ ذَاكَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَالُوا فَذَاكَ قَتِيْلُكُمْ يَوْمَ صِفِّيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ سَمِعَهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَاِنَّهُ اَدْرَكَهُ بِالْبَصْرَةِ بَلَا شَكٍّ

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ امید رکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دم تک جس سے محبت کرتے رہے وہ کبھی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم یہ دیکھا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تم سے محبت بھی کرتے تھے، تم سے معاونت بھی حاصل کرتے تھے اور تمہیں ذمہ داریاں بھی عطا فرمائیں۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ میری محبت کو جانتا ہے اور وہ مجھے کافی ہے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا) لیکن ہم یہ بھی تو دیکھا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک (دوسرے) آدمی سے (بھی تو) بہت محبت کرتے تھے، انہوں نے پوچھا: کون؟ لوگوں نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جو کہ جنگ صفین میں تمہارے ہی ہاتھوں قتل ہوئے۔

۞۞ اگر حسن ابن ابی حسن نے عمرو بن العاص سے سماع کیا ہے (کیونکہ بلا شک وشبہ بصرہ کے اندر ان دونوں کی ملاقات ثابت ہے) تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

5678- اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَاَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا آدَمَ طِوَالًا اَخَذَ الْحَرْبَةَ بِيَدِهٖ وَيَدُهُ تَرْعَدُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهٖ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَهٰذِهِ الرَّابِعَةُ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى بَلَغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هِجْرٍ لَعَرَفْنَا اَنَّ مَصْلَحَنَا عَلَى الْحَقِّ وَاَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں: میں نے جنگ صفین میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی، وہ طویل القامت شخص تھے، عموماً ہاتھ میں نیزہ رکھتے تھے، حالانکہ ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے، انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اسی نیزے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تین جنگیں لڑی ہیں اور یہ چوتھی جنگ ہے۔ اور اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ لوگ مجھے مار مار کر ہجر کی کھجوروں کی شاخوں میں جا کر لٹکا دیں تب بھی میں یہی سمجھوں گا کہ ہم لوگ حق پر ہیں اور وہ گمراہی پر ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5679۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَلِيمٍ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِي جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ لِي مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ اَرْضِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْعِلْمَ وَالْخَيْرَ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْفُرْقَانُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ خیثمہ بن ابی سبرہ جعفی فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں آیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مجھے کسی نیک آدمی کی صحبت عطا فرما، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میسر آ گئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا تعلق کن لوگوں کے ساتھ ہے؟ میں نے کہا: میرا تعلق سرزمین کوفہ سے ہے، میں مدینہ منورہ میں علم اور بھلائی لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے ہاں مجاب الدعوۃ (جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی اور نعلین شریف اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز داں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ فرمان جاری ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شیطان سے پناہ دے رکھی ہے، اور دو کتابوں (انجیل اور قرآن کریم) کا علم رکھنے والے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ موجود نہیں ہیں؟

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5680۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، وَهَارُوْنُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمٍ الْحَافِظُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، اِنْ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَعْقُوبَ حَفِظَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، فَاِنَّ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، اَخْبَرَنِي، قَالَ: وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5679–الجامع للترمذی" أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم" باب مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه حديث 3827:

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ کے رگ و پے میں ایمان سرایت کئے ہوئے ہے۔

۞۞ اگر محمد بن ابی یعقوب نے عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کو یاد کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ کیونکہ ابوعلی الحافظ نے اپنی درج ذیل سند کے ہمراہ بھی مجھے روایت سنائی ہے۔

وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5681۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ رُقْيَةً رَقَانِي بِهَا جِبْرِيلُ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَعَلَّمَهُ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ، خُذْهَا فَلْتَهْنِكَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ محمد بن علی بن حنفیہ فرماتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علیل تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دم کرنا سکھاؤں جو دم مجھے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دم سکھایا۔

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ، خُذْهَا فَلْتَهْنِكَ

''میں اللہ کے نام سے شروع کر کے تمہیں دم کرتا ہوں، اور اللہ تمہیں ہر اس بیماری سے شفا دے جو تمہیں تکلیف دے''۔ اس کو پکڑ لے اور خوش ہو جا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5682۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَّامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس وقت آپ علیہ السلام کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور ابوبکر تھے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

5683۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ

بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَاَبْلَغَ وَاَوْجَزَ، فَقُلْنَا: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَاَوْجَزْتَ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِنَّ طُولَ الصَّلَاةِ، وَقِصَرَ الْخُطْبَةِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ، فَاَطِيلُوا الصَّلَاةَ، وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بہت جامع مانع مختصر خطبہ دیا۔ میں نے کہا: اے ابویقظان! تم نے بہت فصیح و بلیغ خطبہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بے شک نماز کی طوالت اور خطبے کا اختصار انسان کی فقاہت کی نشانی ہے، اس لئے نماز لمبی کیا کرو اور خطبہ مختصر کیا کرو۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5684۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اُسْكُتْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا اَتُؤْذِي حَبِيبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن غالب فرماتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شکایت کی۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اس کو جھڑک کر فرمایا: اپنی بکواس بند کر اور خاموش ہو جا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ کو تکلیف دیتے ہو؟

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5685۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي نَصْرٍ الْمُزَكِّي بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اُنْظُرُوا عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ فَاِنَّهُ يَمُوتُ عَلَى الْفِطْرَةِ اِلَّا اَنْ تُدْرِكَهُ هَفْوَةٌ مِنْ كِبَرٍ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھو، وہ فطرت پر فوت ہو گا سوائے اس کے کہ وہ بڑھاپے کی وجہ سے پھسل جائیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

5686۔ اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْجَرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدٌ اَخْرَجَ فِي الْفِتْنَةِ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ

اللّٰهِ تَعَالٰى وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا جو فتنہ کے حالات میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی بھلائی کے ارادے سے نکلا ہو، سوائے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

5687- حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ بِلَالٍ الضَّبِّيُّ الشَّهِيْدُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَزِيْنٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُخَلَّدٍ عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْنَا صِفِّيْنَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ وَكَّلْنَا رَجُلَيْنِ فَاِذَا كَانَ مِنَ الْقَوْمِ غَفْلَةٌ حَمَلَ عَلَيْهِمْ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَخْضِبَ سَيْفَهُ دَمًا فَقَالَ اَعْذِرُوْنِي فَوَاللّٰهِ مَا رَجَعْتُ حَتّٰى نَبَا عَلٰى سَيْفِي قَالَ وَرَاَيْتُ عَمَّارًا وَهَاشِمُ بْنُ عُتْبَةَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصِّفَّيْنِ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا هَاشِمُ هٰذَا وَاللّٰهِ لَيَخْلِفَنَّ اَمْرَهُ وَلَيَخْذُلَنَّ جُنْدَهُ ثُمَّ قَالَ يَا هَاشِمُ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ الْاَبَارِقَةِ الْيَوْمَ اَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ يَا هَاشِمُ اَعْوَرُ وَلَا خَيْرَ فِي اَعْوَرَ لَا يَغْشَى الْبَاْسُ قَالَ فَهَزَّ هَاشِمُ الرَّايَةَ وَقَالَ

اَعْوَرُ يَبْغِي اَهْلَهُ مَحَلًّا ۔۔۔ قَدْ عَالَجَ الْحَيَاةَ حَتّٰى مَلَا

لَا بُدَّ اَنْ يَفِلَ اَوْ يَفِلَا ۔۔۔ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ فِي وَادٍ مِّنْ اَوْدِيَةِ صِفِّيْنَ

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَاَيْتُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُوْنَ عَمَّارًا كَاَنَّهُ لَهُمْ عِلْمٌ

✧✧ ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں جنگ صفین میں حاضر ہوئے، ہم دو آدمیوں کا ٹارگٹ رکھ لیتے تھے، جب قوم پر غفلت طاری ہوتی تو ان پر حملہ کیا جاتا اور ان کو قتل کر کے واپس آتے، انہوں نے کہا: مجھے معذور رکھو، خدا کی قسم! جب تک میرے پاس میری تلوار ہے میں واپس نہیں لوٹوں گا۔ اور میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ہاشم بن عتبہ کو دیکھا وہ صفین کے درمیان گھس رہے تھے، حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کو کہہ رہے تھے: اے ہاشم! خدا کی قسم! اس کا معاملہ ضرور پیچھے رہے گا اور اس کے لشکر کو شکست ہوگی۔ پھر فرمایا: اے ہاشم! جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے، آج محمد سے محبت کرنے والے اور ان کی جماعت اُن سے ملے گی، اے ہاشم اعور! اعور میں کوئی بھلائی نہیں ہے جنگ ٹل نہیں سکتی۔ راوی کہتے ہیں: ہاشم نے علم کو حرکت دی اور کہا:

اعور اپنے اہل کو بزرگی دینا چاہتا ہے اس نے اپنی زندگی جہاد میں گزار دی ہے آج مرنا یا مارنا مقدر ہو چکا ہے۔

پھر وہ صفین کی ایک وادی میں اتر گئے، ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے یوں جا رہے تھے جیسے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ ہی ان کی پہچان ہوں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کے فضائل

5688۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ جَزِىِّ بْنِ عَامِرِ بْنِ مَازِنِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ وَحُنَيْنًا وَتَبُوكَ وَقُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ صِفِّيْنَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن بدیل بن ورقاء بن عبدالعزیٰ بن ربیعہ بن جزی بن عامر بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ'' آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ، جنگ حنین اور جنگ تبوک میں شرکت کی۔ اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5689۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ زِيَادَةَ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَوْمَ صِفِّينَ وَكَانَ بَدْرِيًّا عَقَبِيًّا اُحُدِيًّا، وَهُوَ صَائِمٌ يَلْتَوِي مِنَ الْعَطَشِ، وَهُوَ يَقُولُ لِغُلَامٍ لَهُ: وَيْحَكَ رُشَّنِي فَرَشَّهُ الْغُلَامُ، ثُمَّ رَمٰى بِسَهْمٍ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا حَتّٰى رَمٰى بِثَلَاثَةِ اَسْهُمٍ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ اَوْ قَصَّرَ كَانَ ذٰلِكَ مِنَ السَّهْمِ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقُتِلَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

✧✧ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: میں نے ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ کو جنگ صفین میں دیکھا، آپ بدری صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے ہیں۔ جنگ احد میں روزے کی حالت میں شریک ہوئے۔ آپ شدت پیاس کی وجہ سے سیدھے کھڑے نہیں ہو پا رہے تھے انہوں اپنے بیٹے سے کہا: تیرا ستیاناس ہو میرے اوپر پانی ڈالو، اس لڑکے نے آپ پر پانی ڈالا پھر آپ کچھ سیدھا ہو سکے اور تین تیر پھینکے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکا، اس کو اس تیر کے بدلے قیامت کے دن نور دیا جائے گا'' آپ مغرب سے پہلے ہی شہید ہو گئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هُوَ اَخُو سَعِيْدِ بْنِ الْمُبَارِزِ بْنِ شَبَابٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سعید بن مبارز بن شباب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

5690- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُتْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَيَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى فَارِسَ، وَيَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الرُّومِ، وَيَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْاَعْوَرِ الدَّجَّالِ

✧✧ ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جزیرہ عرب پر غالب آ جائیں گے، مسلمان فارس پر غالب آ جائیں گے، مسلمان روم پر غالب آ جائیں گے اور مسلمان کانے دجال پر غالب آ جائیں گے۔

5691- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ كَانَ صَاحِبُ لِوَآءِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَوْمَ صِفِّيْنِ هَاشِمُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ الَّذِي يَقُوْلُ

اَعْوَرُ يَبْغِي اَهْلَهُ مَحَلًّا   قَدْ عَالَجَ الْحَيَاةَ حَتّٰى مَلَّا

لَا بُدَّ اَنْ يَّفِلَّ اَوْ يُفَلَّا

✧✧ محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں: جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم بردار حضرت ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص تھے وہی ہیں جو کہہ رہے تھے:

○ اعورا پنے اہل کے لئے بھوک ڈھونڈ رہا ہے اس نے زندگی گزار لی ہے اب بوڑھا ہو چکا ہے ضروری ہے کہ وہ لوٹ آئے یا اسے لوٹا دیا جائے۔

5692- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُوْنِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زُفَرَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ رَسُوْلَ مُعَاوِيَةَ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي وَقْعَةِ صِفِّيْنَ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ مَنْ قُتِلَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ ذَاكَ الرَّاْسُ يَتَّبِعُهُ النَّاسُ لِدِيْنِهِ قَالَتْ وَمَنْ قُلْتُ هَاشِمُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ الْاَعْوَرُ قَالَتْ ذَاكَ رَجُلٌ مَّا كَادَتْ اَنْ تَزِلَّ دَابَّتُهُ

✧✧ زفر بن حارث کہتے ہیں: جنگ صفین میں، میں حضرت معاویہ کا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب قاصد تھا۔ ام المومنین نے دریافت فرمایا: کون کون شہید ہوگیا؟ میں نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ ام المومنین نے کہا: وہ تو پیشوا تھا لوگ دین میں اس کی اتباع کرتے ہیں۔ انہوں پوچھا: اور کون؟ میں نے کہا: ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص اعور۔ ام المومنین نے کہا: وہ تو ایسا شخص تھا کہ جانور سے گر سکتا تھا۔

5693- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَسْتَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَاَمَّا هَاشِمُ الْاَعْوَرُ فَاِنَّهُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَسْلَمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَكَانَ اَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ وَهُوَ بْنُ اَخِي سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ شَهِدَ صِفِّيْنَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ عَلَى الرَّجَالَةِ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ہاشم اعور حضرت عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے، فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے، جنگ یرموک میں ان کی آنکھ ضائع ہوگئی تھی اس لئے وہ اعور (ایک آنکھ سے محروم) تھے۔ یہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں شریک ہوئے، اس دن آپ پیادہ فوج میں شامل تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5694- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْفَاكِهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَيَانِ بْنِ عَامِرِ بْنِ خَطْمَةَ بْنِ جَشْمٍ وَهُوَ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ يُكَنَّى اَبَا عَمَّارَةَ صَاحِبَ رَايَةِ خَطْمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

✧✧ عروہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''خزیمہ بن ثابت بن فاکہہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم'' آپ ذوشہادتین (اکیلے کی گواہی دو کے برابر) ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوعمارہ'' ہے، فتح مکہ کے موقع پر خطمہ کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔

5695- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْفَاكِهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَيَّانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ خَطْمَةَ وَهُوَ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ، جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، وَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاَى فِي الْمَنَامِ كَاَنَّهُ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاضْطَجَعَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهِ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: قُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِصِفِّينَ بَعْدَ قَتْلِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

مصعب بن عبداللہ زبیری ان کا نسب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''خزیمہ بن ثابت بن فاکہہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ'' آپ ذوشہادتین (دو کے برابر گواہی والے) ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر قرار دی تھی۔ اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا خواب سنایا تھا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے، نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے اور انہوں نے حضور ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں لڑتے ہوئے ان کی شہادت ہوئی۔

5696- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ شَهِدَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صِفِّيْنَ وَقُتِلَ يَوْمَئِذٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَكَانَ لِخُزَيْمَةَ اَخَوَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا دَحْرَجٌ وَلِلْآخِرِ عَبْدُ اللّٰهِ

محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت خزیمہ بن ثابت ذوشہادتین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں جنگ صفین میں شریک ہوئے اور اسی موقع پر ۳۷ ہجری میں شہید ہو گئے۔ حضرت خزیمہ کے دو بھائی تھے ان میں سے ایک کا نام ''دحرج'' تھا اور دوسرے کا ''عبداللہ''۔

5697- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مَعْشَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: كَانَ جَدِّي كَافًّا بِسِلَاحِهِ يَوْمَ الْجَمَلِ، وَيَوْمَ صِفِّيْنَ حَتّٰى قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَلَمَّا قُتِلَ عَمَّارٌ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، قَالَ: فَسَلَّ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ

محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دادا جنگ جمل اور جنگ صفین میں کافی ہتھیار رکھتے تھے حتیٰ کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا، پھر انہوں نے تلوار اٹھائی اور جنگ میں شریک ہو گئے، حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کے فضائل

5698- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: " صُهَيْبُ بْنُ سِنَانِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ عَقِيلِ بْنِ عَامِرٍ، وَكَانَ اَبُوهُ سِنَانُ بْنُ مَالِكٍ عَامِلًا لِكِسْرَى

عَلَى الْأُبُلَّةِ، وَكَانَتْ مَنَازِلُهُمْ بِأَرْضِ الْمَوْصِلِ فِي قَرْيَةٍ عَلَى شَطِّ الْفُرَاتِ، مِمَّا يَلِي الْجَزِيرَةَ وَالْمَوْصِلِ، فَأَغَارَتِ الرُّومُ عَلَى تِلْكَ النَّاحِيَةِ فَسُبِيَ صُهَيْبٌ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ، قَالَ عَمُّهُ:

(البحر الرجز)

أَنْشُدُ بِاللّٰهِ الْغُلَامَ النَّمَرِي ... دَجَّ بِهِ الرُّومَ وَأَهْلِي بِالنَّبِي

- قَالَ: وَالنَّبِيُّ اسْمُ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَ بِهَا أَهْلُهُ -. فَنَشَأَ صُهَيْبٌ بِالرُّومِ فَابْتَاعَتْهُ مِنْهُمْ كَلْبٌ، ثُمَّ قَدِمَتْ بِهِ مَكَّةَ، فَاشْتَرَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُدْعَانَ التَّيْمِيُّ فَأَعْتَقَهُ، فَأَقَامَ مَعَهُ بِمَكَّةَ حَتّٰى هَلَكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُدْعَانَ وَبُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: "لَقِيتُ صُهَيْبَ بْنَ سِنَانٍ عَلَى بَابِ دَارِ الْأَرْقَمِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تُرِيدُ؟ فَقَالَ لِي: مَا تُرِيدُ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ عَلَى مُحَمَّدٍ، فَأَسْمَعَ كَلَامَهُ، قَالَ: وَأَنَا أُرِيدُ ذٰلِكَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَعَرَضَ عَلَيْنَا الْإِسْلَامَ فَأَسْلَمْنَا، ثُمَّ مَكَثْنَا يَوْمَنَا عَلَى ذٰلِكَ حَتّٰى أَمْسَيْنَا، ثُمَّ خَرَجْنَا وَنَحْنُ مُسْتَخْفُونَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَدِمَ آخِرُ النَّاسِ فِي الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلِيٌّ وَصُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ، وَذٰلِكَ لِلنِّصْفِ مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَاءَ لَمْ يَرِمْ بَعْدُ، وَشَهِدَ صُهَيْبٌ بَدْرًا، وَأُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ جَمِيعِهِمْ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو حُذَيْفَةَ - رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ -، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: تُوُفِّيَ صُهَيْبٌ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ سَنَةً بِالْمَدِينَةِ، وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ، وَكَانَ يُكَنَّى أَبَا يَحْيَى

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "صہیب بن سنان بن مالک بن عبد عمرو بن عقیل بن عامر" ان کے والد سنان بن مالک ایلہ میں کسریٰ کے گورنر تھے، نہر فرات کے کنارے والی پٹی پر جزیرہ اور موصل کے مقام پر آپ کا خاندان آباد تھا، روم نے اس علاقے پر حملہ کیا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ قیدی ہوئے، اس وقت آپ چھوٹے بچے تھے۔ ان کے چچا نے یہ اشعار کہے:

انشد باللّٰہ الغلام النمری

دج بہ الروم واھلی بالنبی

راوی کہتے ہیں: اس شعر میں لفظ "نبی" ایک علاقے کا نام ہے جہاں ان کے اہل و عیال رہتے تھے، صہیب رضی اللہ عنہ نے روم میں پرورش پائی، رومیوں سے کلب نے ان کو خریدا اور مکہ میں لے آئی، یہاں پر کلب سے عبداللہ بن جدعان تیمی نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا، پھر حضرت صہیب، انہی کے ہمراہ مکہ میں رہے، جب عبداللہ بن جدعان کی وفات ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے عبداللہ بن ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کا یہ بیان سنایا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صہیب بن سنان کے ساتھ میری ملاقات دارارقم کے دروازے پر ہوئی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم ہی میں موجود تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ کیا ارادہ لے کر آئے ہیں؟ انہوں نے کہا: تم کیا ارادہ لے کر آئے ہو؟ میں نے کہا: میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر ان کی گفتگو سننا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ ہم دونوں آپ علیہ السلام کے پاس گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبول اسلام کی دعوت دی، ہم نے اسلام قبول کر لیا وہ سارا دن ہم وہیں پر رہے، اور شام کے وقت چھپتے چھپاتے وہاں سے نکلے

محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سب سے آخر میں ہجرت کے مدینہ شریف آئے۔ یہ ۱۵ ربیع الاول کی بات ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء میں تھے۔ تمام مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔

ابن عمر کہتے ہیں: مجھے ابوحذیفہ نے بتایا ہے کہ صہیب اولادوں میں سے کسی نے اپنے والد سے، اور اس نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ حضرت صہیب ماہ شوال میں سن ۳۸ ہجری کو مدینہ شریف میں فوت ہوئے اور ان کو بقیع پاک میں دفن کیا گیا، ان کی کنیت "ابویحیٰ" تھی۔

5699۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ صُهَيْبٌ يُكَنّٰى اَبَا يَحْيٰى وَهُوَ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانِ النَّمِرِيُّ مِنَ النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ وَّكَانَ اَصَابَهُ سَبِيٌّ فَوَقَعَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَقِيْلَ صُهَيْبُ الرُّوْمِ بَلَغَ سَبْعِيْنَ سَنَةً وَّكَانَ يَخْضِبُ بِالْحِنَّآءِ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ فِي شَوَّالَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: صہیب کی کنیت "ابویحیٰ" تھی یہ صہیب بن سنان نمری ہیں، نمر بن قاسط کی اولادوں میں سے ہیں۔ یہ قیدی ہو کر ملک روم میں چلے گئے تھے، اسی لئے ان کو صہیب رومی بھی کہا جاتا ہے، ان کی عمر ۷۰ برس تھی، آپ داڑھی شریف کو مہندی لگایا کرتے تھے، آپ ماہ شوال المکرم میں سن ۳۸ ہجری میں مدینہ شریف میں فوت ہوئے اور ان کو بقیع مبارک میں دفن کیا گیا۔

5700۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ صُهَيْبٌ مُهَاجِرًا تَبِعَهُ اَهْلُ مَكَّةَ فَنَثَلَ كِنَانَتَهُ، فَاَخْرَجَ مِنْهَا اَرْبَعِيْنَ سَهْمًا، فَقَالَ: -

قَالَ: وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ، وَنَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَبَا يَحْيٰى رَبِحَ

الْبَيْعُ، قَالَ: وَتَلا عَلَيْهِ الْآيَةَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عکرمہ کہتے ہیں: جب حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مکہ سے نکلے، تو اہل مکہ نے ان کا پیچھا کیا، انہوں نے اپنا ترکش خالی کر دیا، اس میں سے چالیس تیر نکالے۔ پھر فرمایا: تم مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرو گے تو میں تم میں سے ہر ایک کے سینے میں ایک ایک تیر پیوست کر دوں گا، پھر اس کے بعد میں شمشیر زنی کروں گا، تب تم مجھے جانو گے کہ میں (کیسا بہادر اور دلیر) مرد ہوں۔ میں نے مکہ میں اپنے پیچھے دو لونڈیاں چھوڑی ہیں، وہ تمہارے لئے ہیں۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ حدیث جیسی حدیث مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ (البقرة:207)

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: ابو یحییٰ کو بیع نے نفع دیا ہے پھر یہ آیت پڑھی

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5701- أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْإِمَامُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِصُهَيْبٍ: مَا وَجَدْتُ عَلَيْكَ فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ: اكْتَنَيْتَ أَبَا يَحْيَى، وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: وَإِنَّكَ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا إِلَّا أَنْفَقْتَهُ، قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: وَإِنَّكَ تَدَّعِي إِلَى النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ، وَأَنْتَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِمَّنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ صُهَيْبٌ: أَمَّا الْقَوْلُ إِنِّي تَكَنَّيْتُ أَبَا يَحْيَى، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِي أَبَا يَحْيَى، وَأَمَّا الْقَوْلُ: إِنِّي لَا أُمْسِكُ شَيْئًا إِلَّا أَنْفَقْتُهُ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ، وَأَمَّا الْقَوْلُ: إِنِّي أُدْعَى إِلَى النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ، فَإِنَّ الْعَرَبَ تَسْبِي بَعْضُهَا بَعْضًا فَسَبَانِي طَائِفَةٌ مِنَ الْعَرَبِ بَعْدَ أَنْ عَرَفْتُ أَهْلِي وَمَوْلِدِي، فَبَاعُونِي بِسَوَادِ الْكُوفَةِ، فَأَخَذْتُ لِسَانَهُمْ وَلَوْ كُنْتُ مِنْ رَوْثَةٍ مَا انْتَسَبْتُ إِلَّا إِلَيْهَا، قَالَ: صَدَقْتَ

✧✧ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے اسلام میں تیرے اندر تین خاص چیزیں پائی ہیں۔

نمبر (۱) تم نے اپنی کنیت ''ابو یحییٰ'' رکھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (مریم:7)

''ہم نے اس سے پہلے یہ نام کسی کا نہیں رکھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نمبر (۲) تمہارے پاس کوئی بھی چیز آتی ہے تو تم اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہو۔

نمبر (۳) تم اپنے آپ کو نمر بن قاسط کی جانب منسوب کرتے ہو حالانکہ تم ان مہاجرین میں سے ہو جن کے اوپر اللہ تعالیٰ کا

انعام ہوا ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

(۱) میری کنیت ابویحیٰ اس لئے ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ''ابویحیٰ'' رکھی تھی۔

(۲) یہ بات کہ میں کوئی چیز روک کر نہیں رکھتا ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (سبا: 39)

''اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا''

(ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

(۳) یہ بات کہ میں اپنے آپ کو نمر بن قاسط کی طرف منسوب کیوں کرتا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب کے لوگ ایک دوسرے کو قیدی بنا لیتے تھے، مجھے بھی عرب کے ایک گروہ نے قیدی بنا لیا تھا حالانکہ میں اپنے گھر والوں اور جائے پیدائش کو بھی جانتا ہوں۔ انہوں نے مجھے کوفہ میں بیچ دیا اس لئے میں نے انہی کی زبان سیکھ لی، اگر میں روشہ قبیلے سے ہوتا تو ان کی جانب منسوب ہوتا۔ انہوں نے کہا: تم سچ کہہ رہے ہو۔

5702 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: مَا جَعَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعَدُوِّ، وَمَا كُنْتُ اِلَّا عَنْ يَمِينِهِ اَوْ اَمَامَهُ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی اپنے اور دشمن کے درمیان نہیں رکھا بلکہ میں ہمیشہ آپ کے دائیں، یا آگے یا بائیں جانب ہوا کرتا تھا۔

5703 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهِجْرَةِ وَهُوَ يَاْكُلُ تَمْرًا، فَاَقْبَلْتُ آكُلُ مِنَ التَّمْرِ وَبِعَيْنِي رَمَدٌ، فَقَالَ: اَتَاْكُلُ التَّمْرَ وَبِكَ رَمَدٌ؟ فَقُلْتُ: اِنَّمَا آكُلُ عَلَى شِقِّي الصَّحِيحِ لَيْسَ بِهِ رَمَدٌ، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں تناول فرما رہے تھے، میں بھی آپ علیہ السلام کے ہمراہ کھجوریں کھانے لگ گیا، اس وقت میں آشوب چشم کی بیماری میں مبتلا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تمہیں آشوب چشم ہے اور تم کھجوریں کھا رہے ہو؟ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس جانب سے کھا رہا ہوں جو جانب درست ہے، یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5704 - حَدَّثَنِي اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ الْعَدْلُ الزَّاهِدُ، وَاَنَا سَاَلْتُهُ حَدَّثَنَا اَبُو حَبِيبٍ الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الطَّلْحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اَبُو حُذَيْفَةَ الْحُصَيْنُ بْنُ حُذَيْفَةَ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ: هُمُ السَّابِقُونَ الشَّافِعُونَ الْمُدِلُّونَ عَلٰى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُمْ لَيَاْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى عَوَاتِقِهِمُ السِّلَاحُ فَيَقْرَعُونَ بَابَ الْجَنَّةِ، فَتَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ: مَنْ اَنْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ الْمُهَاجِرُونَ، فَتَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ: هَلْ حُوسِبْتُمْ؟ فَيَجْثُونَ عَلٰى رُكَبِهِمْ، وَيَنْثُرُونَ مَا فِي جِعَابِهِمْ، وَيَرْفَعُونَ اَيْدِيَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَقُولُونَ: اَيْ رَبِّ، وَمَاذَا نُحَاسَبُ؟ فَقَدْ خَرَجْنَا وَتَرَكْنَا الْاَهْلَ وَالْمَالَ وَالْوَلَدَ، فَيُمَثِّلُ اللّٰهُ لَهُمْ اَجْنِحَةً مِنْ ذَهَبٍ مُخَوَّصَةً بِالزَّبَرْجَدِ وَالْيَاقُوتِ، فَيَطِيرُونَ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ الْاٰيَةَ اِلٰى لُغُوبٍ، قَالَ اَبُو حُذَيْفَةَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ صَيْفِيٌّ: قَالَ صُهَيْبٌ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَهُمْ بِمَنَازِلِهِمْ فِي الْجَنَّةِ اَعْرَفُ مِنْهُمْ بِمَنَازِلِهِمْ فِي الدُّنْيَا غَرِيبُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ ذَكَرْتُهُ فِي مَنَاقِبِ صُهَيْبٍ لِاَنَّهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ، وَالرَّاوِي لِلْحَدِيثِ اَعْقَابُهُ، وَالْحَدِيثُ لِاَصْحَابِهِ، وَلَمْ نَكْتُبْهُ اِلَّا عَنْ شَيْخِنَا الزَّاهِدِ اَبِي عَمْرٍو رَحِمَهُ اللّٰهُ

✧✧ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اولین (پہلے پہل ہجرت کرنے والوں) کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: وہ لوگ سبقت لے جانے والے ہیں، شفاعت کرنے والے ہیں، اپنے ربّ پر دلائل ثابت کرنے والے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئیں گے کہ ان کے کاندھوں پر ہتھیار ہوں گے، وہ جنت کا دروزاہ کھٹکھٹائیں گے، جنت کا دربان ان سے کہے گا: تم کون لوگ ہو؟ وہ کہیں گے: ہم مہاجرین ہیں۔ جنت کا دربان ان سے کہے گا: کیا تمہارا حساب کتاب ہو چکا ہے؟ وہ لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنا ترکش جھاڑیں گے، اور اپنے ہاتھ آسمان کی جانب بلند کر کے کہیں گے:

اے میرے رب! ہم کس چیز کا حساب دیں؟ ہم تو اپنے گھر بار، اہل وعیال، مال ودولت سب کچھ تو چھوڑ کر آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سونے کے پر عطا فرمائے گا، جو کہ زبرجد اور یاقوت کے موتیوں سے سجے ہوں گے، وہ لوگ ان پروں کی مدد سے اڑ کر جنت میں چلے جائیں گے۔ یہی وہ بات ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں کیا ہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ الَّذِي اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ (الفاطر: 34)

اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا بے شک ہمارا ربّ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے، وہ جس نے

ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت صہیب فرماتے ہیں: وہ اپنے جنتی مکانوں کو اپنے اس دنیا کے مکانات سے زیادہ پہچانتے ہیں۔

اس حدیث کا متن اور اسناد غریب ہے، اس کو میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے فضائل کے باب میں ذکر کیا ہے کیونکہ وہ اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ راوی حدیث کا حدیث میں ایک گہرا تعلق ہوتا ہے، اور حدیث اصحاب حدیث کی ہوتی ہے۔ اور میں نے اس کو اپنے شیخ زاہد ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5705۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ لَقَدْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آغاز وحی سے بھی پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہوں۔

5706۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مِيكَالٍ، اَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ حُذَيْفَةَ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، وَعُمُومَتِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ سَبِخَةً بَيْنَ ظَهْرَانَيْ حَرَّةٍ، فَاِمَّا اَنْ تَكُونَ هَجَرًا اَوْ تَكُونَ يَثْرِبَ، قَالَ: وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ مَعَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكُنْتُ قَدْ هَمَمْتُ بِالْخُرُوجِ مَعَهُ فَصَدَّنِي فِتْيَانٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَجَعَلْتُ لَيْلَتِي تِلْكَ اَقُومُ وَلَا اَقْعُدُ، فَقَالُوا: قَدْ شَغَلَهُ اللّٰهُ عَنْكُمْ بِبَطْنِهِ وَلَمْ اَكُنْ شَاكِيًا، فَقَامُوا فَلَحِقَنِي مِنْهُمْ نَاسٌ بَعْدَمَا سِرْتُ بَرِيدًا لِيَرُدُّونِي، فَقُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَكُمْ اَنْ اُعْطِيَكُمْ اَوَاقِيَّ مِنْ ذَهَبٍ وَتُخَلُّونَ سَبِيلِي، وَتَفُونَ لِي فَتَبِعْتُهُمْ اِلَى مَكَّةَ؟ فَقُلْتُ لَهُمْ: احْفِرُوا تَحْتَ اُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَاِنَّ تَحْتَهَا الْاَوَاقَ، وَاذْهَبُوا اِلَى فُلَانَةَ فَخُذُوا الْحُلَّتَيْنِ، وَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ مِنْهَا يَعْنِي قُبَاءَ، فَلَمَّا رَآنِي، قَالَ: يَا اَبَا يَحْيَى، رَبِحَ الْبَيْعُ ثَلَاثًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا سَبَقَنِي اِلَيْكَ اَحَدٌ، وَمَا اَخْبَرَكَ اِلَّا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارا مقام ہجرت دکھا دیا گیا ہے وہ مقام سبخہ ہے جو کہ حرہ کے دو راستوں کے درمیان ہے۔ اب وہ یا تو یثرب ہے یا ہجر ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی جانب روانہ ہو گئے اور آپ علیہ السلام کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ میں نے بھی ان کے ہمراہ نکلنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مکہ

کے کچھ جوانوں نے مجھے اس عمل سے روک دیا، میں وہ رات وہیں ٹھہر گیا، ساری رات میں نے کھڑے ہو کر گزاری ایک لمحے کے لئے بھی بیٹھا نہیں۔ وہ سمجھے کہ میرے پیٹ میں کوئی تکلیف ہے۔ اور مجھے کوئی شک نہیں تھا، (میں موقع پا کر وہاں سے نکل گیا۔ اوران لوگوں نے میرا پیچھا کیا) میں تقریباً ایک برید (بارہ میل کی مسافت) کا سفر کر چکا تھا، تب یہ لوگ بھی مجھ تک پہنچ گئے اور مجھے واپس جانے پر مجبور کرنے لگے، میں نے ان سے کہا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ میں تمہیں کچھ مقدار میں سونا دے دوں تو تم میرا راستہ چھوڑ دو؟ اور میرے ساتھ وفا کرو گے؟ (یہ معاہدہ طے کر لینے کے بعد) میں ان کے ساتھ مکہ میں واپس آیا میں نے ان سے کہا: دروازے کی چوکھٹ والے مقام سے زمین کو کھودو، اس کے نیچے سے خزانہ نکال کر فلاں عورت کے پاس لے جاؤ اور اس سے دو قیمتی لباس لے لو، میں یہ مال ان کو دے کر وہاں سے نکلا، اور قباء سے کسی اور جگہ منتقل ہونے سے پہلے پہلے میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: اے ابو یحییٰ تو نے منافع بخش سودا کیا ہے۔ یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائے، میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کی جانب مجھ سے آگے کوئی نہیں بڑھا اور میری خبر آپ کو سوائے جبریل امین علیہ السلام کے اور کسی نے نہیں دی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5707۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ" نَزَلَتْ فِي صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ وَاَبِي ذَرٍّ وَّاَنَّ الَّذِى اَدْرَكَ صُهَيْبًا بِطَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ قُنْفُذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَدْعَانَ قَالَ بْنُ جُرَيْجٍ وَّزَعَمَ عِكْرِمَةُ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ صُهَيْبًا اِفْتَدٰى مِنْ مَّكَّةَ اَهْلَهُ بِمَالِهِ ثُمَّ خَرَجَ مُهَاجِرًا فَاَدْرَكُوْهُ بِالطَّرِيْقِ فَاَخْرَجَ لَهُمْ مَا بَقِيَ مِنْ مَّالِهِ

✧✧ ابن جریج فرماتے ہیں: یہ آیت

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

درج ذیل آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور وہ شخص جو صہیب کو مدینہ کے راستے میں ملا وہ قنفذ بن عمرو جدعان تھا۔ ابن جریج کہتے ہیں: ابن عباس کے آزاد کردہ غلام عکرمہ کا خیال ہے کہ صہیب نے مکہ میں اپنے رشتہ داروں کو اپنا مال فدیہ کے طور پر دیا پھر وہاں سے ہجرت کر کے نکلے، ان لوگوں نے راستہ میں ان کو گھیر لیا تو جو مال باقی بچا وہ بھی نکال کر ان کے حوالے کر دیا۔

5708۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ الْعُقَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُغِيثٍ، عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ، حَدَّثَنِي صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اسْتَحْدَثْنَاهُ، وَلَا بِرَبٍّ ابْتَدَعْنَاهُ، وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ اَحَدٌ نَلْجَاُ اِلَيْهِ وَنَذَرُكَ، وَلَا اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِكُهُ فِيكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، قَالَ كَعْبُ الْاَحْبَارِ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً یہ دعا مانگا کرتے تھے ''اے اللہ! تو وہ الٰہ نہیں ہے جو ہم نے خود بنایا ہے، اور نہ ہی تو وہ ربّ ہے جو ہم نے تازہ گھڑ لیا ہے، نہ ہی تجھ سے پہلے ہمارا کوئی خدا جس کی ہم پناہ مانگتے ہوں، اور ہم تجھے چھوڑتے ہوں، اور نہ ہی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری تخلیق پر کسی نے تیری مدد کی ہے کہ اس سے شرک ثابت ہوتا ہو، تو ہی برکت والا ہے اور بلند ہے۔

حضرت کعب الاحبار فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5709۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَبْغَضُوا صُهَيْبًا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ''صہیب کے ساتھ بغض مت رکھو''

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5710۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِنَيْسَابُورَ، حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحِبُّوا صُهَيْبًا حُبَّ الْوَالِدَةِ لِوَلَدِهَا

✦✦ یوسف بن محمد بن یزید بن صیفی بن صہیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صہیب سے ایسے محبت کرو جیسے کوئی ماں اپنی اولاد سے محبت کرتی ہے۔

5711۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ صُهَيْبٌ يَقُوْلُ لَنَا هَلُمُّوْا نُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَغَازِينَا فَاَمَّا اَنْ نَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا قَالَ الْحَاكِمُ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيثِ

✦✦ سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت صہیب ہمیں کہا کرتے تھے ''آؤ، ہم تمہیں اپنے غزوات کی باتیں بتائیں۔ ہم پوچھتے: کیا آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان سنائیں گے تو وہ کہتے نہیں۔

5712۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ

حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي صُهَيْبٍ: مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ، قَدْ سَمِعْتُ كَمَا سَمِعُوا، وَلَكِنْ يَمْنَعُنِي مِنَ الْحَدِيثِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَنْ يَعْقِدَ طَرَفَيْ شَعِيرَةٍ وَلَنْ يَعْقِدَهَا

✧✧ صیفی بن صہیب فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: دیگر صحابہ کرام کی طرح آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: اے میرے پیارے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، وہ مجھے حدیثیں بیان کرنے سے روکتی ہے، (وہ حدیث یہ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میری جانب جھوٹ منسوب کیا اس کو قیامت کے دن اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ ایک بال کے دونوں کناروں پر گرہ لگائے، اور وہ یہ کام نہیں کر سکے گا۔

5713۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَدَمِيُّ الْقَارِءُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَ صُهَيْبًا مَوْلَى بَنِي جُدْعَانَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ قاتلانہ حملے میں زخمی ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت بنی جدعان کے آزاد کردہ غلام صہیب کو نماز پڑھانے کی ذمہ داری عطا فرمائی۔

5714۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْكَلْبِيُّ قَالَ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ حَلِيفُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُدْعَانَ التَّيْمِيُّ

✧✧ ہشام کلبی کہتے ہیں: صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ عبداللہ بن جدعان تیمی کے حلیف تھے۔

5715۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السُّبَّاقُ أَرْبَعَةٌ: أَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ، وَصُهَيْبٌ سَابِقُ الرُّومِ، وَسَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ، وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبقت لے جانے والے چار لوگ ہیں۔

(۱) میں پورے عرب سے سبقت لے گیا ہوں۔

(۲) صہیب روم سے سبقت لے گیا۔

(۳) سلمان، ایران سے سبقت لے گیا۔

(۴) بلال، حبشہ سے سبقت لے گیا۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھ حقیر و ناچیز کو حدیث پاک کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ چوتھی جلد کا ترجمہ آج مؤرخہ ۹ر دسمبر ۲۰۱۱ بمطابق ۱۳ محرم الحرام شریف ۱۴۳۲ھ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کو قبول فرمائے۔ قارئین کی خدمت میں التماس ہے کہ راقم کی صحت اور ایمان کی سلامتی کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے گھر کی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے در کی حاضری نصیب فرمائے۔

والسلام

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی ابوالعلائی جہانگیری